بیاد بود جشن صدمین سال تأسیس دانشکدهٔ خاور شناسی دانشگاه پنجاب لاهور، دسامبر ۱۹۷۲ع

فهرستِ مخطوطاتِ شفیع

(به فارسی و اُردُو و پنجابی)

در کتابخانهٔ

مرحوم پروفسور دکتر مولوی محمد شفیع

تألیف

دکتر محمد بشیر حسین

دانشیار فارسی، دانشکدهٔ خاورشناسی دانشگاه پنجاب، لاهور

با پیوستی

مشتمل بر یادداشتهای آن دانشمندِ فقید راجع به نسخ مزبور

گرد آورده

احمد ربّانی ایم اے

که این فهرست نیز بسعی و اهتمام ایشان مطبوع گردیده

انتشارات دانشگاه پنجاب، لاهور

یاد بود جشن صدمین سال تأسیس دانشکدۀ خاور شناسی دانشگاه پنجاب لاهور، دسامبر ۱۹۷۲ء

فهرستِ مخطوطاتِ شفیع

(به فارسی و اُردُو و پنجابی)

در کتابخانهٔ

مرحُوم پروفسور دکتر مولوی مُحمد شفیع

تألیف

دکتر مُحمد بشیر حُسین

دانشیار فارسی، دانشکدۀ خاورشناسی دانشگاه پنجاب، لاهور

با پیوستی

مشتمل بر یادداشتهای آن دانشمند فقید راجع به نسخ مزبور

گرد آورده

احمد ربّانی ایم اے

که این فهرست نیز بسعی و اهتمام ایشان مطبوع گردیده

انتشارات دانشگاه پنجاب، لاهور

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

طبع اول : دسامبر ۱۹۷۲ء/شوال ۱۳۹۲ھ ق/آذر ماہ ۱۳۵۱ھ ش

مطبع : پنجاب یونیورسٹی پریس، لاہور

صفحه نما

شماره	موضوع	عدد	صفحه
۱-	پیش گفتار، از دکتر محمد اجمل خان، رئیس دانشگاه	—	یه - یو
۲-	تعارف، از پروفسور حمید احمد خان رئیس سابق دانشگاه پنجاب، لاهور	—	ا - و
۳-	مقدمهٔ مؤلف	—	ز - ص
۴-	فهارس مختلفه	—	ق - خ
۵-	تفسیر و علوم قرآن	۱ - ۶	۱
۶-	حدیث	۷ - ۸	۷
۷-	منشآت و مکاتیب	۹ - ۲۳	۹
۸-	تاریخ عالم	۲۴ - ۳۳	۲۵
۹-	تاریخ هند (عمومی و صوبجات بنگال و آگره و کشمیر وغیره)	۳۴ - ۶۲	۳۶
۱۰-	تاریخ اسلام	۶۳ - ۷۰	۶۱
۱۱-	تاریخ ایران	۷۱ - ۷۶	۶۹
۱۲-	فرهنگ ها	۷۷ - ۹۰	۷۵
۱۳-	طب	۹۱ - ۹۷	۸۷
۱۴-	تذکره ها (شعراء و وزراء و عرفاء وغیره)	۹۸ - ۱۱۳	۹۴
۱۵-	شعر (دواوین و بیاض‌ها وغیره)	۱۱۴ - ۲۳۳	۱۱۰
۱۶-	نجوم و هیئت و هندسه	۲۳۴ - ۲۶۰	۲۰۰
۱۷-	نثر ادبی و قصص	۲۶۱ - ۲۷۸	۲۲۳

۱۸- شروح کتب نظم و نثر	۲۹۵ - ۲۷۹	۲۴۰
۱۹- تصوف	۳۵۰ - ۲۹۶	۲۵۴
۲۰- فقه و اوراد	۳۶۷ - ۳۵۱	۳۰۲
۲۱- عروض و صنائع	۳۷۱ - ۳۶۸	۳۱۸
۲۲- جغرافیا	۳۷۳ - ۳۷۲	۳۲۲
۲۳- کتب متفرق (معما ، جواهر نامه ها ، تجارت وغیره)	۳۹۵ - ۳۷۴	۳۲۴
۲۴- ضمیمه (دربارهٔ دستور و خطاطی و اغلب موضوعات دیگر)	۴۳۶ - ۳۹۶	۳۴۷
۲۵- ذخیرهٔ ربانی	۴۶۹ - ۴۳۷	۴۰۷
۲۶- یاد داشتهای مولانا برین نسخ	-	۴۴۷
۲۷- اردو مخطوطے	۱۶ - ۱	۵۴۵
۲۸- پنجابی مخطوطے	۵ - ۱	۵۶۳
۲۹- اشاریه (اماکن و اشخاص و آثار)	-	۵۶۷
۳۰- استدراک	-	۶۴۱
۳۱- فوائت	-	۶۴۵
۳۲- اختصارات فهرست	-	۶۴۷
۳۳- اختصارات یادداشتها	-	۶۵۱
۳۴- تعارف بزبان انگلیسی، از جناب آقای احمد ربانی	-	1-4

پیش گفتار

برای اینجانب بسیار مایهٔ خوشوقتی است که فهرست حاضر در معرفی نسخه‌های خطی و سایر نوادر و نفائس کتابخانهٔ شخصی علامهٔ فقید مرحوم مولوی محمد شفیع زیرنظر پسر ارشد ایشان آقای احمد ربانی بطبع رسیده و مؤلف آن آقای دکتر محمد بشیر حسین دانشیار زبان و ادبیات فارسی در دانشکدهٔ خاورشناسی دانشگاه در تهیه و تنظیم آن کنجکاوی‌ها و بررسی‌های لازم را بعمل آورده اند ـ

شخصیت علامهٔ فقید از برجسته ترین شخصیتهای فرهنگی ما و مخصوصاً در زمینهٔ تحقیقات و تتبعات ایرانشناسی از مفاخر دانشگاه بوده اند و کتابخانهٔ این دانشمند بزرگوار از مهم‌ترین کتابخانه های شخصی نیم قاره و دارای مواریث گرانبهای فرهنگی بالاخص در زمینهٔ زبان و ادبیات فارسی بوده است و این امر ایجاب میکرده که در تشخیص هر یک از نسخ خطی این کتابخانه در فهرست مزبور تتبع و تحقیق شایانی بعمل آید و موجب کمال رضایت و مسرت است که آقای دکتر محمد بشیر حسین از عهدهٔ انجام این خدمت مهم علمی و ادبی بنحو شایسته ای بیرون آمده اند و امید وارم زحمات ایشان مورد علاقه و تقدیر دانشمندان و دانش‌پژوهان که با کار تحقیق در زمینهٔ ادبیات فارسی سروکار دارند قرار خواهد گرفت ـ

کار تهیه و تنظیم فهرست های نسخ خطی در کشورهای مغرب زمین بسیار پیشرفت کرده و در زمینهٔ کتابشناسی عربی و فارسی و سایر زبانهای شرق عده‌ای از خاورشناسان عالیمقام شهرت جهانی دارند و کار آنها محل استناد دانشمندان میباشد و در عصر حاضر در کشورهای خاور میانه نیز درین صحنه خدمات برجسته‌ای انجام داده شده و فهرست‌هائی طبق روش تحقیقی امروزه تألیف گردیده است، بطوریکه کتابشناسی و فهرست سازی خودش یکی از زمینه‌های مستقل تتبع و تحقیق قرار گرفته و سایر زمینه‌های کار علمی و ادبی

احتیاج و اتکا بآن دارد و در کشور خودمان پاکستان کار کتابشناسی هنوز در حال پیشرفت است و ازین لحاظ این نوع تألیفات برای ما بسیار دارای ارزش و اهمیت و سزاوار هرگونه تشویق و تقدیر است ۔

دکتر محمد اجمل خان
رئیس دانشگاه پنجاب، لاهور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف

مولوی محمّد شفیع مرحوم و مغفور کی زندگی کے آخری ایّام لاہور کے جنوب مشرقی حصّے کے ایک پُرسکون اور گوشہ گیر مکان میں بسر ہوئے۔ یہاں وہ رات کی تنہائی میں گویا اُن متقدّمینِ اہلِ علم کے ساتھ مل کر اپنی بزمِ خیال کو چراغاں کرتے جن کے مخطوطات و نوادر اُن کے کاشانے کے طاق و رواق کی زینت تھے۔ اِس وقت میرے سامنے گو اُن کے کتب‌خانے کی فہرستِ مخطوطات کا مسوّدہ ہے، لیکن حافظے کی ایک پرانی تصویر کسی طرح مُرورِ ایّام کو خاطر میں نہیں لاتی اور بار بار ایک نقشِ تازہ کی طرح چمک کر مرکزِ نگاہ بن جاتی ہے۔ شاید دس بارہ برس ہوئے، موسمِ سرما کی ایک شام کو، جب لاہور کے سنسان رہگزاروں کی زمہریری ہوا میں نوکِ خنجر کی چبھن تھی، میں ڈاکٹر محمد شفیع سے بعض علمی استفسارات و معاملات کے متعلّق گفتگو کرنے اِس مکان پر پہنچا۔ مولوی صاحب نے مجھے ملاقات کے لیے نو بجے شام کا وقت دیا تھا۔ جب میں داخل ہوا تو گھر کے اندر کا سنّاٹا، اور باہر سڑک پر آغازِ شب کی خاموشی کا سماں، دونوں ایک دوسرے کا جزوِ لاینفک معلوم ہوئے۔ میں نے دیکھا کہ مولوی صاحب مطالعے کی میز کے سامنے بیٹھے ایک قلمی کتاب کو دیکھنے میں مستغرق ہیں۔ رات کی تنہائی کی یہ ساعت، جس کی یاد آج بھی میرے حافظے میں اپنی اوّلیں تابانی سے روشن ہے، ڈاکٹر محمد شفیع کی پوری علمی و تحقیقی زندگی کا مرقّع تھی۔ وہ اپنی زندگی کی پہلی، اور درمیانی، اور آخری، منزل میں ادبیّات و علومِ قدیمہ کی دولتِ بیدار کے قدر شناس بھی تھے اور محافظ بھی۔ اُن کا ذوقِ تحقیق و تجسّس سورج کی پہلی کرن سے چراغِ نیم شبی کی لَو تک ہر وقت، ہر سرچشمۂ نور سے، عالمِ کیف و نشاط میں بہرہ اندوز ہوتا رہا۔

وہ خزائنِ علم و ادب جو ڈاکٹر محمد شفیع نے عمر بھر کی تلاش و تفحّص سے جمع کیے، اب اُن کے فرزند رشید احمد ربّانی کی تحویل میں ہیں۔ پوری قوم،

مگر بالخصوص قوم کا اہلِ علم طبقہ، ربّانی صاحب کا شکر گزار ہے کہ اُنھوں نے اپنے والد مرحوم و مغفور کے اِن خزائنِ علمیّہ کے چہرے سے نقاب اُلٹ کر اِنھیں روشناسِ خلق کرانے کا اہتمام کیا اور اس غرض سے ڈاکٹر محمد بشیر حسین، استاد شعبۂ فارسی، اورینٹل کالج، کو فہرستِ مخطوطات در کتاب خانۂ دکتر مولوی محمد شفیع مرتّب کرنے پر آمادہ کر لیا۔ مخطوطات پر ڈاکٹر محمد شفیع کے تحریر کردہ حواشی کی تدوین خود احمد ربّانی صاحب نے ایک انگریزی ضمیمے کی صورت میں کی۔ چونکہ اِس کتاب کے متن کے دونوں مذکورہ جز علی‌التّرتیب فارسی اور انگریزی میں ہیں اس لیے راقم‌الحروف نے مناسب خیال کیا کہ کم از کم یہ تعارفی کلمات اُردو میں تحریر کیے جائیں۔

قارئینِ کرام کو یاد ہوگا کہ ہمارے برِّ عظیم میں فہارسِ مخطوطاتِ فارسی گزشتہ صدی سے یا تو انگریزی زبان میں تیّار ہوتی رہیں یا اُردو میں۔ چنانچہ مولوی عبدالمقتدر نے بھی اپنا عظیم کام انگریزی میں سرانجام دیا تھا۔ الحمد للہ کہ اب پاکستان و ایران کے درمیان ''دگر از سر گرفتم قصّۂ زلفِ پریشاں را'' کی کیفیت رونما ہوئی ہے اور تجدیدِ روابط کے اِس دَور میں ڈاکٹر محمد بشیر حسین نے یہ اجتہادی قدم اٹھایا ہے کہ علاّمۂ محمّد شفیع کے فراہم کردہ فارسی مخطوطات کی یہ فہرست فارسی ہی میں مرتّب کر دی ہے۔ یوں دیکھیے تو یہ کتاب نہ صرف اُس پیش پا افتادہ روایت سے انحراف کرتی ہے جس کے مطابق فارسی مخطوطات کی فہرست‌سازی صرف انگریزی (یا اُردو) میں ہو رہی تھی بلکہ اس کے ساتھ ہی یہ فارسی زبان سے ہمارے قدیم تہذیبی تعلّق کو از سرِ نو زندہ کرنے کی ایک سعیِ مشکور ہے:

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

جن متعدّد اور متنوّع مضامینِ نثر و نظم کو یہ نادر ذخیرۂ مخطوطات محیط ہے وہ ایک طرف تفسیر و حدیث سے شروع کر کے تصوّف اور فقہ و اوراد و وظائف تک پہنچتے ہیں اور دوسری طرف طب و نجوم و ہندسہ سے لے کر انشا و تاریخ، عروض و صنائعِ شعر، دواوین اور شعرا کے تذکروں پر حاوی ہیں۔ علاّمۂ محمد شفیع کا ذوقِ تخصّص مخطوطات میں بھی ''واحد'' یا ''بخطِّ مصنّف'' یا ''معاصر'' نسخوں کی تلاش میں رہتا تھا، لیکن جو نسخے اِن خاص صفات سے متّصف نہیں ہیں، اُن کے سلسلے میں بھی کوئی

نہ کوئی ایسا نکتہ سامنے آتا ہے جو ہماری تاریخِ تمدّن کے کسی گوہر پارے پر غیر مترقبہ روشنی ڈال دیتا ہے۔ صاحبِ نظر کتاب خواں کے لیے اس فہرستِ مخطوطات کا مطالعہ سیرِ ارم کی کیفیت رکھتا ہے۔ مثلاً تفاسیر و علومِ قرآنیہ کی تفصیلات پر نظر ڈالیے تو اندازہ ہوتا ہے کہ سمرقند و بخارا میں صدیوں تک ہمارے معارفِ دینیہ پر کیسا قابلِ قدر کام ہوتا رہا۔ کتبِ انشا و مکاتیب کے ضمن میں جو پندرہ نادرِ روزگار کتابیں جمع کی گئی ہیں وہ معاصر تمدّن و سیاست اور اخلاق و سیرت کا آئینہ ہیں۔ صرف ایک مکاتباتِ رشیدی کا ذکر لیجیے تو واضح ہوتا ہے کہ تیرھویں چودھویں صدی عیسوی تک عالمِ معاش کے متعلق ایک عمومی خیر سگالی کا دستور، اور معاد کے متعلق تاثیرِ دعا اور جزائے اُخروی پر ایمانِ محکم، مسلمانوں کی زندگی میں اصولِ موضوعہ کی حیثیت رکھتے تھے، اور یہ کیفیّت محض علما و مفکّرینِ اسلام کے اندازِ نظر ہی کی نہیں، بلکہ تعلیم‌یافتہ طبقے کے عام ذہنی اعمال کی بھی تھی۔ اس کی برجستہ مثال مکاتباتِ رشیدی میں خاتمۂ کتاب کا یہ قطعہ ہے:

بر صاحبِ این کتاب یا رب   درهای بهشت جمله بگشای
بر کاتب و هر که خواند این را   رحمت کن و راهِ راست بنمای

کچھ ایسا ہی بلند مقام (گو اُس کی نوعیّت مختلف ہے) اردو مخطوطات کے بغایت دلچسپ تصریحی ذکر کو ملنا چاہیے۔ فہرست کے صفحات ۵۴۶ تا ۵۴۸ پر شیخ داؤد ضعیفی کی مثنوی ہدایاتِ ہندی (یا ہدایت نامۂ ہندی) کے متعلق بعض تفصیلات درج ہیں۔ یہ مثنوی سترھویں صدی کے ربعِ آخر میں بعہدِ اورنگ‌زیب تصنیف ہوئی، اور کتبِ عربی و فارسی سے ترجمہ کی گئی۔ مثنوی کا موضوع فقہی و شرعی مسائل ہیں لیکن موضوع سے قطع نظر ان اشعار میں تاریخِ زبان کے محقّق کو قدیم اردو اور پنجابی کے لغوی، صرفی اور نحوی اشتراک کے متعلق عجیب و غریب اشارات ملتے ہیں۔ یہ دو شعر دیکھیے:

عربی هور فارسی الٰہی کتیک   مسائل ضروری لکھیا دیک دیک
ہدایات ہندی ککراس کا ناؤں   رکھیا هور لیایا هوں هندیا کی تھاؤں

ان مخطوطات کے مطالعے کی سعادت تو منتخب اربابِ ذوق ہی کے حصّے میں آئے گی لیکن فہرست کی بیانیہ تصریحات بجائے خود ایک لطفِ خاص رکھتی ہیں جس سے بہرہ یاب ہونا دور افتادہ قارئین کے لیے بھی بہ‌سہولت ممکن ہے۔ مثلاً غور فرمائیے کہ

شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری (معروف بہ ''پیرِ ہرات'') جو گیارھویں صدی عیسوی کے سربرآوردہ بزرگانِ کرام میں سے ہیں، ہرات میں صدیوں تک بدستور شمعِ بزمِ ارشاد بنے رہے۔ چنانچہ آن کی وفات کے تین سوا تین سو سال بعد بھی یوسفی ہروی ان کے ملفوظات کو بصد ذوق و شوق جمع کرنے میں مصروف تھے۔ یوسفی ہروی کی تالیف کا ایک مخطوطہ بنام کلمات خواجہ عبداللہ انصاری جسے مؤلّف کا قریب العہد مخطوطہ ہونے کی منزلت حاصل ہے، زیرِنظر فہرست کے صفحہ ۲۸۱ تا ۲۸۲ پر مذکور ہے۔ اس مخطوطے کی معنوی قدر و قیمت کا اندازہ اِس کے انجام کے ان چند نقل شدہ کلمات سے ہوتا ہے:

''بنظام الملک نوشت کہ در رعایت دلہا کوش و عذرہا نیوش و دین بدنیا مفروش۔''

علّامہ محمد شفیع کے لیے ان مخطوطات کی فراہمی جگرِ لخت لخت کو جمع کرنے کی مثال تھی۔ اس کنج کاوی کے ثبوت فہرست کے قارئین کو دورانِ مطالعہ میں جگہ جگہ ملتے ہیں۔ لطف اللہ مہندس نے (جو تاج محل کے شہرۂ آفاق معمار استاد احمد کے بیٹے ہیں) رسالہ در معرفتِ سمتِ قبلہ کی تالیف شاہجہان کے حینِ حیات میں کی تھی۔ اس رسالے کی ایک نقل جو تیرھویں صدی ہجری میں تیار ہوئی، علّامۂ محمد شفیع کے کتب خانے میں محفوظ ہے اور آن کی علمی جستجو کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ مخطوطے کا صفحۂ اوّل غائب تھا تو آنھوں نے ایک اور نسخے کا پتا چلایا اور اپنے مملوکہ نسخے کی تکمیل کے لیے صفحۂ اوّل کی نقل وہاں سے کی۔ اسی طرح مولانا کی تحقیقی سراغ رسانی کی کیفیت دیوانِ صائب (نسخہ ۹۰۲ مشمولۂ ''پیوست مشتملبر یاد داشت ہای مولانا بزیں نسخ'') کے ذکر میں یوں منکشف ہوتی ہے کہ قارئین لطف و انبساط سے جھوم جاتے ہیں۔ مولانا کا ارشاد ہے کہ اس مخطوطے کے ورق ۱۹۰ الف پر ''الراقمہ'' دراصل صائب کے دستخط ہیں۔ مگر جس ہاتھ میں ورق ۱۹۰ الف پر درج شدہ غزل لکھی گئی ہے، اُسی ہاتھ میں متعدد غزلیات کا اضافہ ورق ۴۴ الف، ورق ۶۶ الف وغیرہ پر ہوا ہے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ جن نو دس صفحات کا حوالہ مولانا نے دیا ہے آن کی مندرجہ غزلیات خود صائب کے ہاتھ کی تحریر ہیں۔

زہے وہ نوادرِ علمیہ جنھیں مولانا محمد شفیع کی نظرِ انتخاب نے فراہم کیا! اس بیش بہا کتب خانے میں اہلِ ذوق کو صدہا ایسے مخطوطے ملیں گے جن کے کاتب ہماری تاریخ کے نام‌ور خوش‌نویس ہیں۔۔ اور نام‌ور خوش‌نویس بھی کون؟ ایسے اکابرِ فن جن میں سلطان علی مشہدی، علی بن احمد، علی حزیں، علی شیر قانع

اور عبدالرشید دیلمی کے نام آتے ہیں ۔ ان کے علاوہ تحفۃ الکرام اور رسالۂ مروارید جیسے نسخے جو بخطِ مصنّف تحریر ہوئے ، خانِ آرزو کی چراغِ ہدایت اور دارا شکوہ کی مجمع البحرین جیسے نسخہ ہای معاصر ، مثنوی وامق و عذرا اور اخبار الاخیار جیسے نسخہ ہای قدیم تریں اس گنجینۂ گوہر کی آب و تاب بڑھا رہے ہیں ۔ ان نادر و گراں بہا مخطوطات کی فہرست سازی میں ڈاکٹر محمد بشیر حسین نے اور یادداشتوں کی ترتیب میں جناب احمد ربانی نے جوہرشناسی اور عقیدت و احترام کا حق ادا کر دیا ہے ۔ ہر کتاب کے کوائف میں حسبِ دستور طول و عرضِ صفحہ کی تفصیل کے ساتھ تعدادِ اوراق نیز تعدادِ سطور فی صفحہ دی گئی ہے ۔ مصنّف کے نام اور زمانے کے علاوہ اُس کے کام کا مختصر تعارف بھی ملتا ہے ۔ مثلاً مُلّا حسین واعظ کاشفی کی جواہر التفسیر یا مواہب علیہ کے بیان میں یہ ذکر آ گیا ہے کہ انوار سہیلی اور روضۃ الشہدا جیسی مشہور کتابیں بھی مصنّفِ مذکور کے قلم سے ہیں ۔ با ایں ہمہ اس فہرست کو مصنّف کے سوانح کے بجائے مخطوطے کے متن سے سروکار ہے ۔ چنانچہ متن کے علمی تعارف میں بخل نہیں کیا گیا ۔ مزید برآں ہر مخطوطے کے آغاز کی عبارت بھی نقل کی گئی ہے اور انجام کی بھی ۔ اس کے ساتھ ہر جگہ یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ مخطوطے کے دوسرے نسخے کہاں کہاں موجود ہیں ۔ اس معاملے میں معروف کتب خانوں (برٹش میوزیم، انڈیا آفس ، باڈلین ، کیمبرج ، ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ ، بانکی پور وغیرہ) سے قطع نظر پاکستانی قاری کے لیے ایسے شخصی ذخائر کا حوالہ ، جو بہ آسانی اس کی دسترس میں ہیں ، خاص طور پر مفید معلوم ہوتا ہے ۔

فہرستِ مخطوطات در کتاب خانۂ دکتر مولوی محمد شفیع اہلِ علم کے لیے ایک بےبہا ارمغان بھی ہے اور ایک کلیدِ خزائن بھی ۔ خزانوں کی یہ کنجی اُس عالمگیر تمدّن کے جلوے ہماری آنکھوں کے سامنے بکھیر دیتی ہے جس کی تعمیر میں برّعظیم کے مسلمانوں نے اہلِ ایران کے ساتھ صدہا برس تک اپنا پیمانِ مواخاۃ عملی طور پر قائم رکھا ۔ یہ تمدّن ہمارا زندہ قومی تمدّن ہے ۔ ہر وہ کوشش جو ماضی کے اس گراں قدر سرمایۂ علوم کو ہمارے حال سے ربط دے ، ایک مبارک کوشش ہے اور یقیناً اربابِ علم کے دلی تشکّرات کی مستحق ہے ۔

حمید احمد خاں

مجلس ترقی ادب ، لاہور
۱۴ - اکتوبر ۱۹۷۲

مقدمه

کتابشناسی و فهرست سازی مخصوصاً فهرست نگاری مخطوطات از جمله کارهائی است که از لحاظ اشکالات خطیر ولی از لحاظ افادات بی نظیر است - اشکالات را کسانی میتوانند درست درک کنند که در راه پر پیچ فهرست سازی قدم گذاشته و از عهده این کار با موفقیت درخشانی برآمده اند، و افادات را دانشمندانی میدانند که در کارهای تحقیقی خود بدینگونه آثار مراجعه کرده از آنها استفادهٔ شایانی نموده اند -

اغلب آن زحماتی که درین را کشیده میشود برای خوانندگان نادیده و فهمیده میماند و فقط از نتیجه هیچ بوضوح نمی پیوندد که فهرست ساز با چه نوع اشکالاتی رو برو بوده است -

اول کسی که بعد از این ندیم اهمیت و ارزش نسخه‌شناسی را درک نموده و باینکار همت گماشته است شاید آقای ستیوارٹ باشد که فهرستی از مخطوطات فارسی کتابخانهٔ سلطان ٹیپو شهید، در میسور را در سال ۱۸۰۹ء انتشار داد - بعد از او آقای اسپرنگر است که مخطوطات فارسی در کتابخانهٔ شاهان اوده، (لکهنؤ) را در سال ۱۸۵۴ء فهرست نمود - ازان پس آقای جوزف فهرست کتابخانهٔ میونخ (آلمان) را در سال ۱۸۶۶ء منتشر ساخت -

بعد ازین بنیان گذاران، چند تن از مستشرقین اروپا که در حقیقت قهرمانان این میدان بشمار میروند و آثار بی‌مانند را بوجود آورده اند، کار را در دست گرفتند - ازین دانشمندان آقای ریو، ایتھے، بلوشه و براخلمان را میشود نام برد که بالترتیب مخطوطات موزهٔ بریتانیه را در سال ۱۸۷۹ء، اندیا آفس را در سال ۱۹۰۳ء و کتابخانهٔ پاریس را در سال ۱۹۰۵ء، و کتابخانهٔ همبرگ در آلمان را در سال ۱۹۰۸ء فهرست ساخته و راهی به محققین و متتبعین زبان و ادبیات فارسی و علوم و فنون مختلف مربوطه باز نمودند -

به پیروی این مستشرقین، دانشمند شهیر بر صغیر مولوی عبدالمقتدر درین میدان قدم گذاشتند و تقریباً تمام عمر شریف را درین کار صرف نمودند ـ ایشان فهرست مخطوطات فارسی و عربی در کتابخانهٔ بانکی پور، پٹنه را در سال ۱۹۰۸ء شروع و در سال ۱۹۳۹ء بپایان رسانیدند ـ درین زمینه کاوشهای آقای ایوانو نیز قابل تحسین است که مخطوطات در کتابخانهٔ ایشیاٹک سوسائٹی، کلکته را در سال ۱۹۲۷ء فهرست ساختند ـ ازان بعد دانشمند معروف پاکستان جناب آقای دکتر سید محمد عبد الله فهرست قسمتی از مخطوطات فارسی در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب، لاهور را در سال ۱۹۲۷-۴۲ء منتشر ساختند ـ سپس دانشمندان ایرانی اهمیت نسخه شناسی و کتابشناسی را درک نموده و کار تحقیق درین میدان را در دست گرفتند و شاید آقای ابن یوسف شیرازی و استاد سعید نفیسی از نخستین کسانی باشند که بالترتیب فهرست کتابخانهٔ سپه سالار را در سال ۱۹۳۳ء و کتابخانهٔ مجلس را در سال ۱۹۵۰ء انتشار دادند ـ

بعد ازین استادان پژوهندهٔ معاصر ایران آقای محمد تقی دانش پژوه کار نسخه شناسی را در دست گرفته و علاوه بر مخطوطات کتابخانهٔ مرکزی دانشگاه تهران، چند کتابخانهٔ دیگر را نیز فهرست نمودند و تا امروز بالغ بر بیست جلد فهرست را منتشر ساخته اند ـ اوست که کار تحقیق و تدقیق در فهرست سازی را به اوج علیین برده است و میشود او را اینتهے در ایران نامید ـ

گرچه در بادی النظر کار فهرست سازی فقط معرفی نسخه‌ها بنظر میرسد ولی در حقیقت اساس و بنیان تحقیق در اغلب موضوعات، برین گونه آثار استوار است فهرست ـ سازی نه فقط ماضی یک ملت را با حال او مربوط میسازد بلکه وسیلهٔ راهنمائی برای آینده نیز میباشد ـ فهارس مخطوطات نه تنها زمینهٔ تحقیق را برای علماء و ادباء و اطباء هموار میسازد بلکه مطالعهٔ آن برای مفسرین و متصوفین و مؤرخین و منجمین و مهندسین نیز ضروری است ـ همانطور که تذکره نگاران و دستور نویسان ازین فهارس مخطوطات استفادهٔ شایانی میکنند، جغرافیا دانان و فیلسوفان نیز ازین آثار استفاضهٔ کاملی می نمایند ـ نه فقط مفتیان و منشیان از مطالب اینگونه آثار بهره بردارند بلکه هنرمندان مثل خطاطان و مغنیان

نیز برخوردارند ـ بعلاوه فهارس مخطوطات نه تنها برای تخلیق و تحقیق علمی و ادبی حکم بنیان محکم را دارد بلکه عمده اهمیت آنها اینست که دورنمائی از تهذیب و تمدن اسلامی نیز میباشد یعنی اگر خواسته باشیم خدمات یک ملت نسبت به فرهنگ و تمدن خود را در یکجا مطالعه کنیم فقط و فقط درین گونه آثار است که دران کتب و رسائل دربارهٔ تمام آن علوم و فنون معرفی شده است که یک ملت آشنائی و علاقه بآن‌ها داشته است و آثاری از خود باقی گذاشته است ـ بنا برین فهرستهای نسخ خطی عربی فارسی ترکی اردو پنجابی و پشتو وغیره فرهنگ و تمدن اسلامی و علم و هنر مسلمانان جهان را با طلاع خوانندگان میرساند و بدینطریق فهارس کتب خطی را میتوان گنجینهٔ اطلاعات دربارهٔ تاریخ و تهذیب اسلامی دانست ـ نظر به اهمیت و ارزش اینکار بنده نیز، کتابخانهٔ استاد معظم پرفسور دکتر مولوی محمد شفیع، نوّر الله مرقده، را که از مشاهیر و معاریف پاکستان بشمار میرفته اند، انتخاب نموده، باینکار خطیر همت گماشت و در حدود وسائل و اطلاعات ناقص خود، تا آنجا که مقدور بود سعی کرده است این سنت علمی و ادبی دانشمندان و دانش پژوهان پیشین را زنده نگهدارد ـ

کسانی که با استاد معظم روابطی داشته اند میدانند که ایشان عشق و علاقهٔ مفرطی با جمع‌آوری مخطوطات و نوادر عربی، فارسی، اردو و پنجابی وغیره داشتند و هر وقت اطلاع پیدا میکردند در یک شهری یا روستائی نسخه یا نسخ خطی فروشی وجود دارد، بی درنگ بآن محل‌می شتافتند و همه نوع مخطوطات را بهر قیمتی که بود خریداری نموده همراه می آوردند ـ عادت مبارک آنمرحوم این بوده که هر وقت نسخه‌ای را بخانه می آوردند بدون تفویت وقت مشغول مطالعهٔ آن میشدند و نه فقط اطلاعات نادر و مهم مسطور بلکه مختصات آن نسخه را نیز بعضی اوقات پشت جلد و بعضی اوقات روی پاره کاغذهای علاحده یادداشت می فرمودند و راجع به بعضی از نسخ مقالات مفصل تحقیقی مرقوم فرموده اغلب در اوریئنٹل کالج میگزین و یا در یکی از مجلات و جراید دیگر کشور منتشر میساختند ـ

عشق و علاقه ای که با نسخ خطی داشتند باعث میشد که اغلب به نقاط دوردست کشور مثل رامپور، آچ و علیگڑھ وغیره مسافرت مینمودند و مختصات نوادرات کتابخانه های آنجاها را در طی مقالات گرانبهای خود باطلاع علاقمندان میرسانیدند۔ هر وقت اتفاق مسافرت بکشور های خارج مثل ایران و ترکیه و افغانستان، عرب و فرانسه و آلمان و بریتانیه، میافتاد بدون ملاحظه از نوادرات در کتابخانه های آن ممالک، بوطن بر نمی گشتند۔

گرچه عمده اهمیت این مجموعهٔ مخطوطات از فهارس پنجگانه که در آخر این مقدمه ملحق است، هویدا خواهد بود و شاید کمتر مجموعهٔ شخصی وجود داشته باشد که دران تعداد مخطوطات رویهمرفته اینقدر کم ولی تعداد نسخه‌های قدیمه و وحیده و معاصر وغیره اینقدر زیاد باشد ولی بازهم بی مناسبت نخواهد بود اگر اشاره به مهمترین آنها کرده شود۔

۱- در کتب **تفسیر** نسخه‌های مواهب علیه یا تفسیر حسینی اهمیتی بسزا دارد که بنظر پرفسور دکتر مولوی محمد شفیع بخط بهار قرن دهم هجری استنساخ یافته۔

۲- در کتب **انشا** نسخهٔ ''مکاتبات رشیدی''، تألیف رشید الدین فضل الله اهمیت زیادی دارد چون نسخ خطی آن در کتاب خانه‌های دنیا خیلی کم است و بهمین جهت اولین بار بتصحیح و حواشی دکتر مولوی محمد شفیع بچاپ رسید۔ علاوه برین کتابی بنام ''دستور مسعودی'' از مسعود بن عبدالله حسینی‌را باید نام برد که نسخهٔ وحیدهٔ آن درین کتابخانه محفوظ است۔ نسخهٔ ''گلشن عنایت'' از عنایت الله کمبوه ملتانی را نیز باید ذکر نمود که بنا به کم بود نسخ یکی از نوادر است۔ بعلاوه نسخهٔ ''بیاض القاب'' اثر مؤلف گمنام است که از لحاظ اطلاعات تاریخی دربارهٔ صفویان حایز اهمیت زیادی است۔ نسخهٔ ''رقعات معانی نگار'' از سلطانی مل حیرت نیز جزواین کتابخانه است که نسخه‌ای ازان درفهارس مطبوعه بچشم نخورد و گویا منحصر بفرد مولوی محمد شفیع است۔

۳- در کتب **تاریخ** اول نسخهٔ ''تحفة الکرام'' از علی شیر قانع تتوی را می‌شود نامبرد که نه فقط در دنیا قدیم ترین است بلکه بخط خود مؤلف نیز می باشد - دیگر نسخهٔ ''بیان واقع'' که از لحاظ تاریخ کتابت مقدم تر از تمام آن نسخی است که در کتاب آقای استوری یاد شده - سه دیگر نسخه‌های ترجمهٔ سرالشهادتین ، وقایع سکهان و مثنوی تیمور شاه که هر سه منحصر بفرداست - نسخهٔ ''نظام التواریخ'' بیضاوی را نیز می شود ذکر نمود که از لحاظ تاریخ وفات بیضاوی اهمیت زیادی دارد - فتوحات نامه صمدی از غلام محی الدین نیز یکی از نوادرات این کتابخانه است که نسخ آن کمتر در فهارس مطبوعه دیده می شود - دریں نسخ عکس نسخهٔ مطلع السعدین را نیز باید ذکر کرد که از روی نسخه‌ای برداشته شده که بخط مؤلف (عبدالرزاق سمرقندی) است و اصل نسخه در یکی از کتابخانه‌های ترکیه موجود است -

۴- در کتب **فرهنگ** نسخهٔ ''شرف نامهٔ منیری'' که بخط قدیم استنساخ شده اهمیت زیادی دارد که بنظر دکتر مولوی محمد شفیع شاید نسخهٔ معاصر باشد - نسخهٔ معاصر ''چراغ هدایت'' از عالم بی بدل سراج دین علی خان آرزو نیز که تقریباً نه سال قبل از وفات مؤلف تکتیب یافت جزو این کتابخانه است -

۶- در کتب **طب** نسخهٔ ''ذخیرهٔ خوارزمشاهی'' قابل تذکراست که بخط کم نظیر یکی از نسخه نویسان نامی بنام محمد بن احمد سمنانی بسال ۶۷۱ھ کتابت شده - نسخهٔ دیگر کتاب الصیدنه ، است که ترجمهٔ رساله صیدنه از بیرونی است و بنابه کم بود نسخ یکی از نوادر است -

۷- درکتب **تذکره** نسخهٔ ''اخبارالاخیار'' از مولینا عبدالحق محدث دهلوی است که از لحاظ تاریخ کتابت مقدم تر از تمام آن نسخه هائیست که در کتاب آقای استوری یاد شده - دیگر تذکرهٔ مرآة الخیال از شیرخان لودهی که نسخهٔ خوب آن مکتوبه ۱۱۱۱ھ درین کتابخانه محفوظ است و فقط سه سال بعد از وفات مؤلف نقل شده - این نسخه نسبت به تمام آن نسخی که در کتاب آقای استوری ذکر شده قدیم تراست -

نسخهٔ 'ذکر میر' که گرچه بچاپ رسیده ولی نسخ خطی آن در کتابخانه‌های دنیا خیلی کم است ـ نسخهٔ خوبی ازین تذکره درین کتابخانه محفوظ است ـ

۸ـ در کتب **شعر**، مثنوی وامق و عذرای عنصری از همه مهمتر است که نه فقط یگانه نسخهٔ دنیا ست بلکه از لحاظ قدمت خط نیز بی مانند است ـ اخیراً این مثنوی بکوشش فرزند ارجمند مولانا بچاپ رسیده ـ دو مثنوی بنام دولرانی خضر خان و ''نه سپهر'' از حضرت امیر خسرو دهلوی نیز جزو این ذخیره است که تاریخ کتابت آنها مقدم تر از تمام آن نسخه‌هائی است که در فهارس مطبوعه شناسنده شده ـ نسخهٔ دیوان شاهی که بخط کم نظیر سلطان علی مشهدی استنساخ شده از روی فهارس مطبوعه قدیم ترین نسخهٔ دنیاست ـ نسخهٔ کلیات جامی گرچه قدیم ترین نیست ولی از لحاظ تذهیب و تکتیب کم نظیر است و فقط دو سال بعد از وفات شاعر نوشته شده ـ دومین قدیمترین نسخهٔ دیوان عرفی نیز که بسال ۱۰۳۳ھ کتابت شده، جزو همین کتابخانه است[1]ـ

۹ـ در کتب **علم نجوم و هندسه** چندین کتاب و رسالهٔ منحصر بفرد و با ارزش وجود دارد که مهمترین آنها بقرار است :

کتابی در علم رمل، مکتوبه ۸۷۹ھ است که معین الدین شیرازی یا یزدی متوفی ۸۹۷ھ آنرا بشعر فارسی تألیف نموده ـ نسخهٔ دیگری ازین رساله را نتوانستم در فهارس مطبوعه پیدا کنم ـ رساله بنام ''خلاصة البحرین'' از لطف الله نیشاپوری مکتوبه ۸۷۹ھ نیز جزو این کتابخانه است که نسخهٔ دیگری ازان در هیچ یک از فهارس مطبوعه دیده نشد ـ یگانه نسخهٔ ''شجره و ثمره'' از علی بن خلیل الطرابلسی متوفی ۸۴۴ھ نیز درین کتابخانه محفوظ است که درحدود ۸۷۹ھ کتابت شده ـ رساله جفر رومی که یکی از نوادرات قرن نهم هجری است، درین ذخیره موجود است ـ رساله اخوان الصفا، نیز یکی از نوادرات این کتابخانه است که نسخهٔ دیگری ازان در فهارس مطبوعه بچشم نخورد ـ رسالهٔ نادر ''در معرفت سمت قبله'' و یگانه نسخهٔ ''رساله لطف الله'' در علم

۱ـ دربارهٔ قدیمترین نسخهٔ این دیوان رجوع شود به مقالهٔ نگارنده در مجلهٔ ''انقلاب نو'' لاهور ژانویه ۱۹۶۲ع ـ

هندسه از لطف الله مهندس نیز از نوادرات این مجموعه است - رساله ''فواید الافکار'' درعلم ریاضی تألیف فریدالدین احمد که یکی از دانشمندان قرن سیزدهم هجری است، درین ذخیره محفوظ است که نسخهٔ دیگری ازان در فهارس مطبوعه شناسنده نشد - نسخهٔ ''بحرالغرائب'' درعلم‌تکسیر تألیف محمد الهروی که بفرمائش میر علیشیر نوائی نوشته شد نیز درین کتابخانه محفوظ است که نسخ آن خیلی کم در فهارس مطبوعه دیده میشود-

۱۰- در کتب **منثور ادبی** ''ترجمهٔ رساله تهذیب الاخلاق'' ابو علی مسکویه را میشود نام برد که یکی از نوادر است - ''مجالس قصهٔ یوسف'' از مؤلف گمنام که در سال ۱۰۰۵ھ کتابت شده، نیز درین کتابخانه محفوظ است که نسخهٔ دیگری ازان در فهارس مطبوعه دیده نشد - علاوه برین نسخهٔ معاصر ''بهارستان'' که شرحی است از گلستان سعدی و تألیف عارف معروف ملقب به خلیفهٔ قصوری است ، یکی از نوادرات این کتابخانه است -

۱۱- در کتب **شروح** یکی نسخهٔ '' شرح مخزن اسرار'' از ابراهیم تتوی و دومی ''شرح قصاید عرفی'' از سراجدین علیخان آرزوست که از نوادرات این کتابخانه است - نسخهٔ دیگری ازین (شرح قصاید عرفی) را نتوانستم در فهارس مطبوعه پیدا کنم -

۱۲- در کتب **تصوف** نسخهٔ کتاب معروف بنام ''کشف المحجوب'' تألیف عارف و عالم شهیر حضرت علی هجویری معروف به ''داتا گنج بخش'' خیلی مهم است که شاید بدست مبارک شیخ بهاؤالدین زکریا ملتانی بتاریخ ۶۶۴ھ کتابت شده - دومین نسخهٔ قابل ذکر ''ترجمهٔ احیاءعلوم الدین'' امام غزالی است که بکوشش یکی از دانشمندان دربار التتمش، بنام ابوالمعالی جاجرمی بوجود آمد - این نسخه که مسلّماً منحصر بفرد مولانا ست در قرن هفتم هجری کتابت شده است - علاوه برین نسخهٔ های ''ملفوظات'' حضرت رکن الدین علاءالدوله سمنانی، متوفی ۷۳۶ھ و ملفوظات خواجه احرار'' و رساله ''سخنان اهل‌الله'' و رساله ''بیان عناصر'' نیز از نوادرات این کتابخانه است - بعلاوه رساله ''رموزات خفیه'' و رساله ''تصفیة القلب'' و رساله ''نظامیه'' و رساله ''راحت الروح'' از شهاب‌الدین کنتوری و ''ترجمهٔ مقصودالمؤمنین'' و اقوال خلفای

راشدین و ''حدیقةالقادریه'' و ''کشف الغین فی شرح رباعتین'' از نوادراتی است که همه منحصر بفرد و واحد است - درین قسمت نسخهٔ ''مکتوبات شاه اسمعیل شهید'' خیلی مهم است که نسخهٔ دیگری ازان جزء نسختی که در ذخیرهٔ مولانا غلام رسول مهرست در هیچ یک از فهارس مطبوعه دیده نشد -

۱۳- در کتب **فقه و اوراد** نیز نسخه‌های واحد و نادر وجود دارد، مثلاً نسخهٔ ''فتاوای خسروی'' از عبدالعزیز نسفی است که نقل دیگری ازان در فهارس مطبوعه مذکور نشده - این کتابخانه نسخهٔ خوب ''فواید فیروز شاهی'' از شرف محمد بن العطاری نیز دارد که گرچه واحد و نایاب نیست ولی بنا به کم‌بود نسخ یکی از نوادر است - نسخهٔ وحیده از رساله ''کفایت اهل یقین'' از حسام الدین متقی نیز درین ذخیره محفوظ است که نسخهٔ دومی ازان در فهارس مطبوعه مذکور نیست - یگانه‌نسخهٔ ''سراج العاملین'' نیز مشمول این مجموعه است که مؤلفش یکی از شاهزاده‌های مغول باسم ابراهیم ملقب به خجسته اختر میباشد - رساله غسل جنازه' از ابوبکر قائض لاهوری که بنابه کم بود نسخ یکی از گوهرهای نادر این کتابخانه است نیز درین خزینه موجود است -

نسخهٔ ''عهد نامه یا شجرة الایمان'' از ملا قطبی شیرازی متوفی ۹۳۳ھ که بعلت یگانه بودن حکم گوهر یکدانه را دارد، درین گنجینه محفوظ است -

۱۴- از میان کتبی که مولانا در علم عروض و صنائع جمع نمودند رساله ''مستشهدات'' از نیازی بن سید علی قابل ذکر است که در سال ۹۶۲ھ تألیف شده و یگانه نسخهٔآن در کتابخانهٔ ایشان موجود است -

۱۵- بین کتب علم **جغرافیا** نیز آثاری با ارزش و گرانبها مثل ''تحفه‌العجائب'' از طایری هروی متوفی ۹۲۸ھ و ''رساله کشمیر'' از حسن شاه، درین ذخیره موجود است که اول الذکر نادر و ثانی الذکر منحصر بفرد است -

۱۶- ازمیان کتابهائیکه در **فن معما** جمع آوری شده رساله‌ای مکتوبه ۹۷۸ھ نیز یکی از نوادر است که شرح رسالهٔ معمای مولانا جامی است - شارح این رساله، ثانی بن

پیر محمد تاشکندی است که بگمان غالب یکی از معاصرین و معتقدان جامی بوده - نسخهٔ دومین ازین رساله را نتوانستم در فهارس مطبوعه پیدا کنم - رسالهٔ دیگری که هم درین فن نوشته شد ''نادره'' نام دارد و شاید اثر مولانا فصیح الدین کوکبی باشد و بنابه کم‌بود نسخ یکی از نوادرات این گنجینه است - ''شرح معمای میر حسین الحسینی'' نیز نسخهٔ منحصر بفرداست که اثر مولانا نظام الدین معمائی متوفی ۹۲۱ھ است و بسال ۹۷۸ھ کتابت شده - علاوه برین نسخهٔ ''رساله معما'' از شهاب الدین معمائی متوفی ۹۴۲ھ هم قابل ذکر است که نسخ‌آن کمتر در کتابخانه‌های دنیا یافته میشود -

۱۷- درکتب **دستور** نسخه ای از ''ضابطهٔ تصریف''، مکتوبه ۱۰۳۸ھ اثر مؤلفی که در قرن نهم هجری میزیسته، درین کتابخانه محفوظ است که نقل دیگری ازان را در فهارس مطبوعه نیافتم - نسخهٔ ''تاج المصادر و اسامی ترکی'' از حاجی تاشکندی نیز جزو این مجموعه است که نسخ‌آن کمتر در فهارس کتابخانه‌های دنیا دیده میشود -

علاوه برین بعضی کتب متفرق مثلاً نسخهٔ ''رساله مروارید'' از شیخ علی حزین، درجواهر شناسی، نسخهٔ ''جلیس انیس'' از حسین علوی، در سراپا نگاری، نسخهٔ ''قوانین تجارت'' از الهی بخش شوق' نسخهٔ ''مفید المخلوق'' مشتملبر نصائح سودمند برای پادشاهان و حاکمان، از مؤلف گمنام، و نسخهٔ ''رساله توپخانه'' درفن حرب از مؤلف گمنام، نیز از نسخهٔ های منحصر بفرد و همه جواهرات این خزینه است -

علاوه بر کتب مزبور، اصل نسخه‌های فرامین شاهجهان و عالمگیر که بالرتیب بسال ۱۰۴۸ھ و ۱۰۷۸ھ صادرشده بودند، درین کتابخانه محفوظ است و برای مرتبین تاریخ بس مهم است -

علاوه برین صدها نمونهٔ خطاطی که بدستخط خطاطان نامی ایران و پاکستان مثل سلطان علی مشهدی، میر علی کاتب، عبدالرشید دیلمی، عماد الحسینی، محمد درویش سمرقندی، شیرین رقم، یاقوت رقم، زرین رقم، وغیره نوشته‌شده، نیز درین ذخیره موجود است -

خیلی جالب خواهد بود اگر باطلاع خوانندگان گرامی رسانیده شود که بعضی ازین نمونه های خطاطی بخط چندتن از پادشاهان و شاهزادگان و امراء و ادباء وشعرای نامی

مثل جهانگیر، بدایونی، فیضی، محمد حسین تبریزی، بیدل و امام بخش ناسخ، نیز نوشته شده و درین گنجینه موجود است ـ مطالعهٔ این لوحه ها برای تاریخ و تذکره نویسی خطاطی اهمیت زیادی دارد بلکه ناگزیر است ـ فهرست مفصل و مصور ازین لوحه‌های خطاطی در دست تألیف است و هر چه زود تر خدمت علاقمندان تقدیم خواهد شد ـ

بنا برآنچه دربارهٔ این نسخ اجمالاً در سطور فوق نوشته شده میتوان گفت که شاید هیچ شعبه‌ای از علم و ادب نباشد که دران مولانای مرحوم دستی نداشته باشند و نسخه های متقدم و معاصر و منحصر بفرد و مهم جمع نکرده باشند ـ

روش کار ما درین تألیف از سایر فهرست نگاران متقدم و معاصر کمی مختلف بوده است ـ بنده بوجوه که درین جا لزومی به بیان آنها نیست، احوال زندگانی نویسندگان را که آثار آنها درین وجیزه شناسنده شده، شرح نداده و فقط به نوشتن تاریخ وفات یا زمان آنها اکتفاء نموده و البته سعی کرده است دربارهٔ کتب توضیحاتی هرچه بیشتر داده شود ـ اغلب فهرست نگاران پیشین فقط به درج کلمات آغاز نسخه اکتفاء نموده اند، در حالیکه ما کلمات آغاز و انجام هر دو را نقل نموده و متن آنها را تصحیح و تنقیح نیز کرده ایم ـ

در پایانِ توضیحات مطالب هر نسخه مراجعات فهارس مطبوعه را نیز نقل کردیم تا اگر کسی خواسته باشد تفاصیل بیشتری را بخواند دران فهارس نگاه کند و یا اگر کسی خواسته باشد بداند که نسخه های دیگر یک کتاب در کدام کتابخانه های دنیا موجود است برایش یک راهنمائی شده باشد ـ دربارهٔ هر یک ازین نسخ حتی‌الامکان کوشش کردیم تا بدانیم که آیا این نسخه از لحاظ تکتیب قدیمترین و یا منحصر بفرد هست یا نه و برای این منظور نام هر همهٔ این نسخ را لا اقل در صد جلد فهرست مطبوعه نگاه میکردیم ـ ازین صفات گذشته عمده اهمیت نسخه‌ها را نیز بیان نمودیم یعنی اگر یک نسخه معاصر یا بخط مصنف، یا نسخهٔ مصنف یا کامل ترین و یا بوجهی من‌الوجود مهم است، آنرا نیز تذکر دادیم ـ اندازهٔ نسخه ها را که زیر عناوین آثار بخط ریز نوشتیم، اندازهٔ برونی کتاب است ـ با اینهمه اصلا مدعی نیست که کار بنده عیبی و نقصانی ندارد لذا از خوانندگان فاضل استدعا دارد که هر سهوی و خطائی

که به بینند بعنوان اینجانب مرقوم فرمایند تا در چاپ آینده با تشکر و تذکر آنان اصلاح گردد -

مؤظفم پسر ارشد و ارجمند مولانا راکه بهترین مشوق و مؤید بنده درین کار ایشان بودند و این فهرست شامل پیوستی ازیشان نیز میباشد، بی نهایت سپاسگزار باشم که نه تنها اجازه دادند برای تهیهٔ این فهرست نسخه‌های گرانبها را هر وقت و بهر نحوی که خواسته باشم به بینم بلکه وسائل کار را چه در دولت منزل و چه در خارج فراهم آورده و تیسیر هر تعسیر را برای اینجانب مهیا ساختند و الحق اگر مساعی جمیلهٔ شان همراه من نبود، تصویب چاپ و نشر این فهرست از هزینهٔ دانشگاه برای من بهیچوجه مقدور نبود - چه تحسینی بزرگ تر ازین میتواند باشد که فرزندی نه فقط جواهر علمی و ادبی در گنجینهٔ پدر را بجان نگهداری نموده باشد بلکه تعداد قابل توجهی را بر آن افزوده باشد

چنان بود پدری کش چنین بود فرزند
چنین شود پسری کش چنان پدر باشد

خدمت مشفق و محسن گرامی و استاد نامی و فهامی جناب آقای پرفسور حمید احمد خان نهایت امتنان را دارد که نه تنها از حیث رئیس دانشگاه پنجاب، چاپ این فهرست را تصویب نمودند بلکه با وصف گرفتاری‌های گونا گون قبول زحمت نموده، دیباچه ای نیز بزبان اردو مرقوم فرمودند - از الطاف و اعطاف این دانشمند ارجمند همیشه سپاسگزار خواهم بود -

هدیهٔ سپاس خدمت فاضل یگانه و یکتای زمانه استاد عالی مقام جناب آقای پرفسور سید وزیر الحسن عابدی نیز تقدیم میدارم که همیشه و در هر کار علمی و ادبی با کمال شفقت و وسعت نظری توجه اشرف مبذول داشته و راهنمائی میفرمایند و امروز اگر نکته‌ای چند از نکات علمی و ادبی در سینه چو آئینهٔ من مرتسم است بیشتر از فیضان تعلیمات این دانشی‌مرد و هنرور فرد است - درین فهرست هم هر مشکل علمی که داشتم ایشان کما فی‌السابق برای بنده حل فرمودند -

وظیفهٔ خود میدانم از دوست صمیمی و قدیمی جناب آقای منظور حسین عباسی، دانشیار جغرافیا در دانشکدهٔ شهرداری اکاڑه که در تهیهٔ فهرستهای آثار و اشخاص و اماکن با منتهای جدیت و خلوص نیت بانگارنده همکاری نموده اند، صمیمانه تشکر کنم ـ همچنین از مدیر چاپخانهٔ دانشگاه پنجاب جناب آقای امجد رشید منهاس و معاونش جناب آقای محمد یوسف ملک یکدنیا ممنون است که نه فقط همه نوع تغییر و ترمیم بلکه در همه حال تحذیف و تضعیف را نیز با کمال خنده روئی تحمل نموده و منتهای همکاری را نشان داده اند ـ

محمد بشیر حسین

دانشیار زبان و ادبیات فارسی

دانشکدهٔ خاور شناسی دانشگاه پنجاب،

لاهور ـ

۲۳ اکتوبر ۱۹۷۲ء مصادف با

۱۵ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

فهرست نسخه‌های مصنفین

شماره	نام	موضوع	صفحه	کیفیت
۱-	تحفة الکرام	تاریخ	۳۳	بخط مصنف
۲-	سوهنی مهینوال	مثنوی بزمی	۱۸۷	دارای تصحیحات مصنف
۳-	چشمۀ فیض ازل	مثنوی بزمی	۱۸۸	”
۴-	تحفة الحبیب فخری	مجموعۀ اشعار	۱۹۳	شاید بخط مصنف
۵-	رساله مروارید	جواهر شناسی	۳۴۱	بخط مصنف

فهرست نسخه‌های معاصر

کیفیت	صفحه	موضوع	نام	شماره
نه سال قبل از وفات مؤلف (آرزو) کتابت شده	۸۲	فرهنگ فارسی	چراغ هدایت	-۱
چند بیت بدستخط خود شاعر تکتیب یافته	۱۷۸	کلامِ صائب	دیوان صائب	-۲
تألیف مظهر جانجانان، قریب ۳۵ سال قبل از وفات مؤلف	۱۸۵	انتخاب کلامِ شعراء	خریطهٔ جواهر	-۳
سه سال قبل از وفات شاعر نقل شده	۱۸۶	کلیات چندو لال شادان	عشرتکدهٔ آفاق	-۴
چهار سال قبل از وفات مؤلف (داراشکوه) کتابت شده	۲۸۸	تصوف	مجمع البحرین	-۵
قریب ۳۲ سال قبل از وفات مؤلف (غلام محی الدین قصوری) نوشته شده	۲۹۵	تصوف	رساله نظامیه	-۶

فهرست نسخه‌های قدیمترین[1]

شماره	نام	موضوع	صفحه	کیفیت
۱-	تحفة الکرام	تاریخ	۳۳	بخط مصنف
۲-	بیان واقع	،،	۵۲	—
۳-	اخبار الاخیار	تذکرهٔ صوفیا	۱۰۲	تألیف عبدالحق دهلوی
۴-	دولرانی خضر خان	مثنوی	۱۲۲	اثر امیر خسرو، بخط نفیس
۵-	نه سپهر	مثنوی	۱۲۳	،، ،،
۶-	دیوان شاهی سبزواری	—	۱۳۷	مکتوبه ۸۸۸ھ
۷-	دیوان حسن بیگ شاملو	—	۱۷۳	مکتوبه ۱۰۵۵ھ
۸-	دیوان مطائبات حکیم شفائی	—	۱۷۳	مکتوبه ۱۰۴۱ھ
۹-	اعتقاد نامه	تصوف	۲۸۰	اثر ملا جامی
۱۰-	مجمع البحرین	تصوف	۲۸۸	اثر دارا شکوه
۱۱-	مناقب غوثیه	تصوف	۳۰۰	مناقب شیخ عبد القادر جیلانی
۱۲-	مفتاح الجنان	فقه	۳۰۴	اثر محمد مجیر
۱۳-	معرفة المذاهب	فقه	۳۰۸	اثر محمد طاهر

۱- این اطلاع فقط از روی فهارس معروف مثل ریو ، ایتهے ، بانکی پور، باڈلین ، بلوشه وغیره داده میشود و الا ممکن است در یک کتابخانه ای و یا در مجموعهٔ شخصی که فهرستش بدست ما نرسیده ، نسخه ای قدیم تر ازین ها وجود داشته باشد

فهرست نسخه‌های واحد[1]

شماره	نام	موضوع	صفحه
۱-	دستور مسعودی	انشاء	۱۲
۲-	رقعات معانی نگار	انشاء	۲۲
۳-	مثنوی تیمور شاه	تاریخ	۵۰
۴-	وقایع سکهان	تاریخ	۵۶
۵-	گلدستهٔ همیشه بهار	تاریخ	۵۷
۶-	ترجمه سرالشهادتین	تاریخ	۶۴
۷-	شجرة الانساب از غلام رسول	سیرت	۶۷
۸-	شجرة الانساب از غلام حسین	سیرت	۶۷
۹-	نام خوشنویسان	تذکرهٔ خطاطین	۱۰۷
۱۰-	وامق و عذرا	مثنوی عشقی	۱۱۰
۱۱-	رانی کیتکی و سندر	مثنوی عشقی	۱۷۸
۱۲-	مرزا و صاحبه	مثنوی عشقی	۱۸۳
۱۳-	چشمهٔ فیض ازل	مثنوی عشقی	۱۸۸
۱۴-	مجموعةالعجائب	تذکرهٔ شعرا	۱۹۰
۱۵-	مجمع اللطائف	تذکرهٔ شعرا	۱۹۲
۱۶-	بوستان خیال	تذکرهٔ شعرا	۱۹۵

۱- ذکر این آثار در فهارس مطبوعه نیافتم و الا ممکن است نسخهٔ دیگری ازین کتب در کتابخانه‌ای وجود داشته باشد که هنوز فهرست نشده -

۱۷- کتاب رمل	علم رمل	۲۰۳
۱۸- رساله لطف الله	هندسه	۲۲۰
۱۹- بهارستان (شرح گلستان)	اخلاق	۲۳۷
۲۰- قصه رانجها و هیر	قصهٔ عشقی	۲۳۹
۲۱- شرح قطعهٔ نعمت خان عالی	تصوف	۲۵۱
۲۲- ترجمه احیاء علوم الدین	تصوف	۲۶۰
۲۳- رساله رموزات خفیه	تصوف	۲۹۰
۲۴- رساله نظامیه	تصوف	۲۹۵
۲۵- راحت الروح و حکمت الفتوح	تصوف	۲۹۸
۲۶- فتاوای خسروی	فقه	۳۰۳
۲۷- رساله کفایت اهل یقین	فقه	۳۰۶
۲۸- سراج العاملین	فقه	۳۱۲
۲۹- شجرة الایمان	اوراد	۳۱۶
۳۰- رساله مستشهدات	صنائع	۳۲۱
۳۱- شرح رساله معمای جامی	فن معما	۳۲۵
۳۲- رساله مروارید	جواهر شناسی	۳۳۱
۳۳- جلیس انیس	سراپا نگاری	۳۳۲
۳۴- مفید المخلوق	مملکت داری	۳۳۴
۳۵- رساله توپخانه	فن حرب	۳۴۴
۳۶- اقوال خلفای راشدین	نصائح	۳۶۳
۳۷- حدیقة القادریه	فقه	۳۶۶

فهرست نسخه‌های مهم و نادر

شماره	نام	موضوع	صفحه	کیفیت
۱-	کتاب الصیدنه/صیدله	طب	۸۹	نسخه های آن کمتراست
۲-	نظام التواریخ	تاریخ	۲۵	از لحاظ تاریخ وفات قاضی مهم است
۳-	سیر الاولیاء	تذکرهٔ صوفیاء	۹۴	نسخهٔ کاملترین در دنیا
۴-	اشعار مولانا نادم گیلانی	—	۱۷۴	بنابه کم بود نسخ
۵-	فواید فیروز شاهی	فقه	۳۰۵	بنابه کم بود نسخ
۶-	دانشنامهٔ جهان	متفرق	۳۲۶	نسخهٔ کامل ترین-نیز از لحاظ تعیین زمان مؤلف مهم است
۷-	دیوان قاسم انوار	—	۱۳۳	مکتوبه قبل از ۸۹۷ھ
۸-	انیس العارفین	مثنوی عرفانی	۱۳۴	مکتوبه قبل از ۸۹۷ھ
۹-	دیوان شاهی	—	۱۳۷	مکتوبه ۸۸۸ھ، بخط سلطان علی مشهدی
۱۰-	کلیات جامی	—	۱۳۹	مکتوبه بین ۹۰۱–۹۰۵ھ، از لحاظ حسن خط نیز بی نظیر است
۱۱-	دیوان آصفی	—	۱۵۷	مکتوبه ۱۰۱۲ھ
۱۲-	دیوان عرفی	—	۱۶۲	مکتوبه ۱۰۳۳ھ (۳۴ سال بعد از وفاتش) یکی از سه نسخهٔ قدیمترین در دنیا

۱۳- دیوان نظیری		۱۶۹	مکتوبه ۱۰۳۵ھ (۱۲ سال بعد از وفاتش)
۱۴- دیوان فیضی		۱۶۷	مکتوبه ۱۰۱۳ھ (۹ سال بعد از وفاتش)
۱۵- دیوان شوکت بخاری		۱۷۹	مکتوبه ۱۱۰۸ھ (دومین قدیمترین در دنیا) فقط سه سال بعد از وفاتش
۱۶- مکاتبات رشیدی	انشاء	۹	بنابه کم بود نسخ
۱۷- گلشن عنایت	انشاء	۱۶	بنابه کم بود نسخ، نسخهٔ دیگری فقط در دانشگاه پنجاب، لاهور
۱۸- کلیات سعید خان ملتانی	---	۱۷۷	بنابه کم بود نسخ، نسخهٔ واحد در پاکستان
۱۹- مرآة الخیال	تذکرهٔ شعراء	۱۰۶	مکتوبه ۱۱۱۱ھ (سه سال بعد از وفات مؤلف)، دومین قدیمترین در دنیا
۲۰- مرصع کار	انشاء	۲۳	بنابه کم بود نسخ، نسخهٔ دیگری فقط در فقیرخانهٔ لاهور
۱۲- خلاصة الاذکار	تاریخ	۵۴	بنابه کم بود نسخ، نسخهٔ دیگری فقط در دانشگاه پنجاب، لاهور
۲۲- ذکر میر	تذکره (سوانح)	۱۰۸	بنابه کم بود نسخ، نسخهٔ دیگری فقط پیش مولوی بشیرالدین احمد در اٹاوه
۲۳- ترجمهٔ رساله تهذیب اخلاق	فلسفهٔ اخلاق	۲۲۳	بنابه کم بود نسخ

پروفیسر ڈاکٹر مولوی محمد شفیع

احمد ریاض

تفاسیر و علوم قرآن

۱
―――
۳۷۲

تفسیر زاهدی

بخط بهار قرن نهم هجری (بنظر پرفسور دکتر مولوی محمد شفیع مرحوم) ۳۴ ورق، ۱۰"×۷"، ۱۹ سطر- ناقص الاول والاخر.

مؤلف این تفسیر سیف‌الدین ابو نصر احمد بن الحسن بن احمد السلیمانی معروف به زاهدی متوفی ۵۴۹ھ (۱۱۵۴ع) میباشد- بعضی‌ها اسم او را 'زاهد' نیز نوشته اند- او این تفسیر قرآن کریم را در سال ۵۱۹ھ (۱۱۲۵ع) در شهر بخارا بپایان رسانیده- در بعضی از فهارس این تفسیر بنام ''لطائف التفسیر'' و ''تفسیر سیف الدین'' نیز یاد شده-

نسخهٔ حاضر فقط تفسیر قسمتی از سورهٔ بقره (از آیه ۶۱ -- ۲۵۸) میباشد-

رش: ایوانو (کرزن) ۳۳۲؛ آصفیه ۱: ۵۶۴؛ بانکی پور ۱۴: ۲؛ مشهد جلد ۱ فصل ۳ شماره ۲۶؛ نشریه ۱: ۶۷؛ شیرانی ۱: ۱؛ استوری ۴-

آغاز: . . . من بقلها و قثائها و فومها . . . یاد کنید که گفتید هرگز صبر نتوانیم کردن ما بر یک طعام، بخوان باز بهر ما خداوند خود را تا بیرون آرد از بهر ما . . .

انجام: وی خود عالم بود- معنی آنست که بدین علم باش که هستی و روا بود که گوئی بدان دلنشینی . . .

۲
―
۲۶

مصباح العاشقین*

بخط نستعلیق شکسته آمیز محمد امین، بتاریخ ۲۷ رجب . . . . ؟
۵ ورق، ۹×۴ انچ، ۱۶ سطر.

مصنف این کتاب بهاءالدین محمود ابن ابراهیم (ص ۱ س ۶) نبیرهٔ بندگی مخدوم قاضی حمیدالدین ناگوری (متوفی طبق اغلب فهرست‌نگاران ۶۷۳ھ / ۱۲۷۴ء ولی طبق آقای استوری ص ۱۱۹۲ بسال ۶۹۵ھ / ۱۲۹۶ء) میباشد ـ کتاب حاضر مجموعهٔ ملفوظات قاضی موصوف است که بهاء الدین آنرا جمع آوری نموده و به حیطهٔ تحریر آورده ـ اصلاً این کتاب تفسیر سورهٔ والضحی است که قاضی نامبرده از تفاسیر معتبر و احادیث صحیح و از تصانیف دیگر خود مطالعه نموده برای مصنف بیان مینمود ـ تاریخ تولد و وفات بهاء الدین از هیچ کتابی بدست نیامد البته معلوم است که او این کتاب را در اوائل قرن هشتم هجری تصنیف کرده و یکی از دانشمندان نیمهٔ اول قرن هشتم هجری بوده است ـ او نام این رساله را در آغاز کتاب (ص ۱ س ۷) درج نموده ـ اثر دیگر او 'اسرار المشائخ' است که نسخه‌ای ازان در کتابخانهٔ آصفیه (۳ : ۳۶۲) موجود است ولی فهرست نگار مخطوطات این کتابخانه، اطلاعاتی دربارهٔ زندگی او را نداده ـ

رش : باڈلین ۱۸۱۱ ؛ ایوانو ۱۲۹۸ ؛ آصفیه ۱ : ۴۷۸ ؛ ایوانو (کرزن) ۴۳۵ ؛ استوری ۳۰، ۱۰۵۴ ـ

آغاز: الحمدلله خالق السموات والطین مالک السموات والارضین ، رازق الابرار و الفاجرین . . . میگوید بهاء الدین محمود ابن ابراهیم . . .

انجام : وجه پنجم نعمت ظاهر گویائی است و نعمت باطن خاموشی است ـ تمت بعون الله الملک الوهاب نسخهٔ 'مصباح العاشقین' بدست محمد امین ـ

---

* ص ۱، س ۷ ـ

۳
۳۷۵

جواهرالتفسیر*

بخط نسخ ریز که بتاریخ ۲۷ رجب ۹۹۸ھ (۱۵۹۰ء) کتابت شده۔
۲۰۷ ورق، ۱۰×۶"، ۲۹ سطر.

مؤلف این تألیف که تفسیر مفصل چهار سورهٔ اول قرآن مجید (از آغاز تا نساء) است ملا **حسین واعظ کاشفی** متوفی ۹۱۰ھ (۱۵۰۴ء) است۔ او برادرزن ملا جامی و مؤلف آثار معروف مثل 'انوارسهیلی' و، روضة الشهداء، میباشد۔ کاشفی این تفسیر مفصل قرآن را بفرمائش امیر **علیشیر نوائی** شروع نمود ولی بعدها بعللی نیمه تمام گذاشته ازین کار دست کشیده و تفسیر مؤجز دیگر بنام ''مواهب علیه'' را برای آن وزیر نوشت۔ او فقط جلد اول آنرا که مشتملبر چهار جزو بقرار زیر است، توانسته بنویسد:

۱ - در جزو اول بحث مفصل دربارهٔ علم تفسیر در چهار اصل نموده و بعد بسم الله و سورهٔ فاتحه را تفسیر کرده۔
۲ - جزو دوم تفسیر سورهٔ بقره است۔
۳ - جزو سوم تفسیر سورهٔ آل عمران است۔
۴ - جزو چهارم تفسیر سورهٔ نساء تا آیه ۸۴۔

نسخهٔ حاضر فقط سه جزو اول را دارد یعنی تفسیر قرآن تا آخر سورهٔ آل عمران است و طبق یادداشتی درآخر نسخه، تألیفش بتاریخ غرهٔ محرم ۸۹۷ھ (۱۴۹۱ء) باتمام رسیده۔ در شهرهای مختلف هند مثل کلکته، بمبئی، لکهنؤ و دهلی بچاپ رسیده۔

رش: ریو ۱۱و؛ ایتهے ۲۶۸۰؛ نشریه ۱: ۹۰؛ مشهد ۱: ۲۴؛ استوری ۱۲؛ بانکی پور ۱۴: ۹-۱۱؛ آصفیه ۱: ۵۶۴۔

آغاز: زینت فاتحهٔ هر کتاب و زیور خاتمهٔ هر خطاب جز به آیهٔ ثنای رب الارباب جلت کلمته که تفسیر انوار کلام جامعش کشاف حقائق تأویل و تقریر، اسرار مصحف مجیدش، مفتاح ابواب معالم تنزیلست، صورت نه بندد۔

---

* ص ۶، س ۴۔

انجام : یارب از لطف بی نهایت خویش نامش از عدل و شرع و نیاز باند . . . و تا بحشر نامی دار۔

۴
٣٧٦

نسخهٔ دیگر
(جزو دوم)

بخط نستعلیق بهزاد، بتاریخ ۱۲ جمادی الاول ۱۰۵۵ھ (۱۶۴۵ع)، ۳۷۱ ورق، ۱۲"×۷"، ۱۹ سطر.

درین نسخه که فقط جزو دوم کتاب است ، تفسیر سورهٔ بقره از اول تا آخر کرده شده ۔

آغاز: این سوره را در قرآن بکثرت عدد آیات نظیر نیست و دروست آیت مداینه که اطول آیات بحروف و کلمات . . .

انجام : قوت حافظه زیاده گردد و دل را بهجت و مسرت بیفزاید ۔ جعلنا الله من المبتهجین بعطایه والمسرورین بشرف لقایه ۔

۵
٣٧٣

مواهب علیه یا تفسیر حسینی
(جلد دوم)

بخط بهار ریز در قرن دهم هجری (بنظر پرفسور دکتر مولوی محمد شفیع مرحوم) ۳۶۶ ورق (از ۳۵۶ تا ۷۲۱)، ۱۲"×۷½"، ۲۸ سطر۔

مؤلف این تألیف که تفسیر موجز قرآن پاک است **ملا حسین** بن علی الواعظ کاشفی متوفی ۹۱۰ھ (۱۵۰۴ع) است ۔ کتب معروف مثل روضة الشهداء و انوارسهیلی نیز ازوست ۔ کاشفی بفرمائش میر **علی شیرنوائی** یک تفسیر مفصل قرآن بنام ''جواهر التفسیر'' شروع نموده بود ولی چون نتوانست بیشتر از یک جلد آنرا بنویسد از تصمیم خود منصرف شده و تفسیر حاضر را بنام آن وزیر تألیف نمود ۔ او این تفسیر را بتاریخ ۲ شوال سنه ۸۹۹ھ/

۱۲۹۳ء بپایان برد چنانکه از قطعهٔ تاریخ زیر که گفتهٔ فرزند ارجمندش (۲۱۰ا) میباشد، برمیآید ـ :

با خامه که این نامهٔ اقبال نوشت	وانجام سخن بیمن انفال نوشت
گفتم مه و روز و سال و تاریخ نویس	فی الحال ''دوم[1] ز شهر شوال''[2] نوشت

نسخهٔ حاضر تقریباً تفسیرِ نصف قرآن مجید یعنی از سورهٔ مریم تا آخر قرآن است ـ و ازینکه بطور قطعی تاریخ اتمام را میرساند اهمیت زیادی دارد ـ در شهرهای مختلف هند چندین بار بچاپ رسیده ـ

رش : ریو ۹ ب ؛ ایتھے ۲۶۸۱ ؛ باڈلین ۱۸۰۵ ؛ نشریه ۱ : ۹۱ ؛ عباسی ۴۵ ؛ مشهد ۱ : ۵۸ ؛ بانکی پور ۱۴ : ۱۲-۱۸ ؛ استوری ۱۲ ؛ پشاور ۴۴ ـ

آغاز: . . . . نشود ''ولو جئنا بمثله'' و اگر نیز بیاریم مثل دریا محیط ''مددا'' مدد آن و بران فزائیم گویند این آیه آن وقت نازل شد که یهود مر مسلمانانرا گفتند که در کلام خود میخوانید ـ

انجام : مکتوبه باتمام رسید و فرزند ارجمند لازال قدره علیا و قلیب صفیا در تاریخ اتمام آن رباعی انشاء فرمود و ایراد آن آخر این اوراق مناسب نمود و هوهی . . .

---

۱ - در اصل : بیست دوم

۲ - در اصل : ذالقعد

٦
———
٢٥٣

قواعدالقرآن*

بخط نسخ قرن یازدهم هجری - ۹۷ ورق، $6\frac{1}{2} \times 4\frac{1}{4}$ انچ، ۹ سطر.

مؤلف این کتاب که در باب علم تجوید و قرآت است، **یار محمد** بن خداداد سمرقندی (ص ۲، س ۷، ۸) است بنا به گفتهٔ خود، او این اثر را بنام سلطان المستنصر من النصیر المستعان **عبیدالله** بهادر خان (۹۳۹ھ تا ۹۴۶ھ/۱۵۳۲-۱۵۳۹ع) تحفه گردانید (ص ۵) - این کتاب مشتمل بر دوازده باب است بقرار زیر:

۱ - در بیان استعاذه و بسمله ۲ - مخارج حروف ۳ - رعایت کردن مخارج حروف - ۴ - صفات حروف ۵ - احکام نون ساکن و تنوین ۶ - متفقات ادغام ۷ - مد و قصر ۸ - هاء کنایه ۹ - تفخیم و ترقیق ۱۰ - وقف بر آخر کلمه ۱۱ - رسم الخط و کیفیت وقف ۱۲ - اختلافات راویان امام عاصم -

رش: استوری ۱، ۴، ۱۲۱۹؛ ریو ۸۰۳؛ ایتهے ۲۷۰۳؛ ایوانو ۹۷۳؛ ڈھاکا ۲۳۶ -

آغاز: حمد بیحد و ثنای بیعد حضرت قادری را که قرآن مجید و فرقان حمید برما فرو فرستاده و شکر آن منعمی را که نعمت ایمان و عرفان بما داد . . .

انجام: در سورهٔ نون زعیم شرکاء و در سورهٔ مدثر اصحاب الیمین فی جنات، و بدانکه اکثر اینها موافق تفسیر نیست بخلاف اولها که آنها موافق تفسیر است والله اعلم -

درآخر این نسخه ۱۰ ورق محتوی اوراد عربی و ۵ ورق دارای منظومات و مناجات فارسی از شاعری متخلص به **کامران** نیز درج است -

---

* ص ۵، س ۵ -

کتب حدیث

۷ / ۲۸

شرح مشکات انوار (ج اول)

یا

[اشعة اللمعات فی شرح المشکاة]

بخط نستعلیق ۲۲ شهر شعبان . . . . ؟ [قرن یازدهم هجری] - ۶۶۰ ورق، ۱۲¾ × ۷ انچ، ۲۹ سطر، ناقص الاول .

مترجم این کتاب شیخ **عبدالحق** محدث دهلوی متولد ۹۵۸ھ (۱۵۵۱ء) و متوفی ۱۰۵۲ھ (۱۶۴۲ء) است که کتاب حدیث (مشکوة شریف) را از عربی بفارسی ترجمه نموده . جناب محدث این کار را در ۱۰۱۹ھ (۱۶۱۰ء) شروع و در ۱۰۲۵ھ (۱۶۱۶ء) در دهلی بپایان رسانیده - این اطلاع از تحریر خود مصنف مؤرخ ۱۰۴۰ھ در آخر نسخهایکه در ۱۰۴۴ھ (۱۶۳۳ء) کتابت شده ، بدست آمده - این ترجمه در مطبع نولکشور بچاپ رسیده -

رش : ریو : ص ۱۳ الف ؛ ایتهے ، ۲۶۵۴ ، ۲۶۵۵ ؛ عباسی ۵۹ ؛ پشاور ۲۱۵-۲۱۸ ، ۳۴۳ ، ۳۴۶ -

آغاز : . . . سند رجال حدیث را گویند که روایت کرده اند و اسناد نیز بمعنی سند آید و گاهی بمعنی ذکر سند و اظهار آن . . .

انجام : یعنی حساب کن این نماز را و برابر کن با عمره که در حج و قول استعمال کرده میشود و در جمیع افعال و فی روایة . . . عمره و حجه مقصود بیان فضیلت نماز است درین بقعه شریفه که حکم عمره و حج دارد - رواة البخاری -

تمت جلد اول من ترجمهٔ المشکات الانوار فی علم الاحادیث النبی . . . من تصنیف **عبدالحق** والدین دهلوی -

8 / ٢٩

شرح مشکوة شریف

(جلد سوم)

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری - ۳۶۷ ورق، ۱۳ × $8\frac{1}{2}$ انچ، ۲۳ سطر- ناقص الاول - کرمخورده .

مترجمه شیخ عبدالحق محدث دهلوی (۹۵۸هـ- ۱۰۵۲هـ/ ۱۵۵۱-۱۶۴۲ع) است -

ترجمهٔ قسمتی از مشکوة است که از کتاب البیوع شروع شده و بکتاب الرؤیا تمام میشود - از مطبع نولکشور بطبع رسیده -

رش: ریو ص ۱۳ الف: ایتهے ۲۶۵۴: پشاور ۲۱۶، ۲۱۷ -

آغاز: کتاب البیوع - بیع گاهی بمعنی عقد آید که اثر آن بر آمدن مال است -

انجام: قال اصدق الرؤیا بالاسحار- راست ترین خوابها خوابی است که در سحر . . .

به بیند که وقت سعادت و اجابت است - رواة الترمذی والداری . تمام شد کتاب البیوع . . .

کتب انشاء و مکاتیب

۹
۲۹۶

مکاتبات رشیدی

بخط نستعلیق اواخر قرن دوازدهم هجری - ۹۹ ورق، ۹ × ۵ انچ، ۱۷ سطر.

نگارندهٔ این مکاتیب، مؤرخ معروف قرن هفتم، **رشیدالدین فضل‌الله** (۱۰ا، ۱۲۱ا، ۲۲۳ب، ۱۸۱ا) متولد ۶۴۵ه (۱۲۴۷ع) و متوفی ۷۱۸ هجری (۱۳۱۸ع) است - او مکتوبات را بنام فرزندان که نام شان علی، عبداللطیف، جلال الدین (حاکم کرمان)، سعد الدین (حاکم انطاکیه)، علاء الدین (حاکم روم) است و بکسانی و حاکمان دیگر در عراق و فارس نگاشت. موضوع این مکاتیب، فلسفه و پند و موعظت، بعضی برات‌ها و شقه‌ها و بعضی در تعزیت و تهنیت است - در وسط این مکتوبات، مکتوبی است بنام فرزندی که شش فصل دارد - اول در مصایب و تعازی، دوم در صبر و شکیبائی، سوم سلوک و معاشرت، چهارم شدت فراق و حدت اشتیاق، پنجم در تنگدستی و بدحالی، ششم تفویض حکومت ایالت قونیا که وطن مالوف آباء و اجداد نویسنده است -

بعد ازان مکتوبی است که آنرا رساله خوانده و آن در نصائح و مواعظ و مسایل علمی و تصوف و نیز از خصایل چهارگانهٔ آدمی (عقل، علم، حلم، سخا) بحث کرده -

مرتب و جمع کنندهٔ این مکاتیب محمد ابر قوهی است -

تحریری بسال ۱۲۴۲ه (۱۸۲۶ع) در آخر کتاب نیز موجوده است و نیز امضای **مهدی بیانی** بر سر ورق ثبت است - این مکاتیب را، دکتر مولوی **محمد شفیع** بسال ۱۹۴۷ع بعد از تصحیح و حواشی از لاهور بچاپ رسانیده - نسخهٔ خطی ازین مکاتیب در کتابخانهٔ ملک، تهران نیز موجود است -

چون نسخ خطی این مکاتیب در فهارس مطبوعهٔ کتابخانه‌های دنیا خیلی کم است لذا یکی از نوادر است -

آغاز: حمدی که بیان خوانندگان کون و مکان 'و ان من شئی الا . . . . . در تقریر
شطری ازان قاصر آید و ثنائی که بنان . . . در تحریر سطری ازان عاجز شود آن
حضرت خدائی را سزد . . .

انجام: چو جہان زو دریغ داشت وفا   تو ازو مغفرت دریغ مدار

و ذات مبارک آنجناب را بعد ازین از تجرع اقداح مصایب و کاسات نوایب مصون
و مأمون دارد:

برصاحب این کتاب یارب   در های بهشت جمله بگشای
برکاتب و هر که خواند این را   رحمت کن و راه راست بنمای

آمین یا رب العالمین .

۱۰ مناظر الانشاء*

۲۵۰

بخط نستعلیق شکسته آمیز ۷ ذی‌حجه ۱۱۰۶ هجری (۱۶۹۵ء)، ۱۰۳ ورق
۹¼ × ۵½ انچ، ۱۸ سطر .

مؤلف این کتاب انشاء عمادالدین محمود بن شیخ محمد گیلانی (ص ۲، س ۳)
المعروف به محمود گاوان مقتول ۸۸۶ هجری (۱۴۸۱ء) است . این کتاب مشتمل بر مقدمه
و دو مقاله و خاتمه است بشرح زیر:

مقدمه : بحث در بارهٔ ماهیت علم انشاء، موضوع علم انشاء، غایت علم انشاء،
مفهوم کلام، بیان بلاغه، فصاحت، تشبیه، استعاره و کنایه .

مقالهٔ اول: چهار منظر دارد . ۱ . شرایط قصیده و مثنوی و مسمط و قطعه ۲ . شرایط کلمه،
۳ . شرایط الکلام مستحسن . سجع و قافیه وغیره ۴ . شرایط منشی .

مقالهٔ دوم: دربارهٔ قواعد انشاء، فتح نامه، عهد نامه، تهنیت نامه، تعزیت نامه، رقعه، خط
وغیره بانمونهٔ آنها .

* ورق ۶ ب، س ۱۷ .

خاتمه : ماهیت خط و ضوابط آن بچهار قسم - در اسلامبول (ترکیه) بدون تاریخ بچاپ رسیده -

رش : ریوص ۵۲۸ ؛ ایتهے ۲۰۴۲ ؛ باڈلین ۱۳۳۸ ؛ سپه سالار ۲ : ۹۹ -

آغاز: یا مبدی‌الانشاء ببسط نور الوجود و یا مجری الکلم والقلم علی الوجود والعدم مقتضی الجود - یا مظهر ثمر نور الاعلام . . . . اما بعد چنین گوید فقیر جانی محمود بن شیخ **محمد گیلانی** که بر خاطر پاک و ضمیر دراک صدر نشینان محافل ادراک ظاهر و هویداست -

انجام : و مثل لفظ **ایاز** که در عربی بسین مینویسند و در فارسی بسین و زاء مینویسند و زاء اشهر است - و لفظ **قفص** که در پارسی بسین مینویسند و بصاد نیز جایز است و در عربی صاد نویسند و بس، والله اعلم بالصواب -

۱۱ / ۳۵۶ ریاض‌الانشاء*

بخط نستعلیق مرزا امام بخش بتاریخ ۱۲۱۹ھ (۱۸۰۴ء) در لکهنؤ۔
۲۱۰ ورق ۹ × ۶ انچ، ۱۹ سطر .

نگارندهٔ این کتاب انشاء نیز که مشتمل بر ۱۴۸ مکتوب است، محمود بن شیخ محمد گیلانی معروف به **محمود گاوان** مقتول ۸۸۶ هجری (۱۴۸۱ء) است - او این مکاتیب را طرف از خود و سلاطین و راجه‌های هند به سلاطین و امراء و وزراء و خوانین و شعراء و ادبای کشور و خارج مینوشته - ''مناظر الانشاء'' (رش شماره ۱۰) نیز ازوست

رش : ریوص ۹۸۳ ؛ ایتهے ۲۰۴۴ ؛ باڈلین ۱۳۴۹ وغیره

آغاز: یا من توحد ببدایع‌الابداع والانشاء و تفرد باجراء قلم الاختراع علی وفق علمه . . .

انجام : علت غائی زهندم نیست الا خاک پات ورنه بی آب بقا در ظلمت آبادم چکار
شدبجای‌خودسرا ساکن‌شدن‌درهندازانک مردم دیده نباشد ساکن الا جای تار

* ب ۶، س ۳ -

۱۲
۲۷۶

دستور مسعودی*

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری - ۱۲۵ ورق ۷½ × ۵ انچ، ۱۵ سطر - ناقص‌الاخر.

مؤلف این کتاب انشا، **مسعود بن عبدالله** الحسینی (ص ۱، س ۵) است که برای که تعلیم پسرش **سیف‌الدین محمد** تألیف نموده (ص ۱، س ۳، ۴) - او تألیف این کتاب را مشتمل بر مقدمه و سه باب و خاتمه است بشرح زیر، بسن چهل سالگی در ۹۳۸ھ (۱۵۳۱ء) بپایان رسانیده (ص ۱، س ۶):

باب اول در مکاتیب خطابی (جزو اول در مراسلات سلاطین، در ۲۸ رساله - جزو دوم در طریق نوشتن اجوبه طبقات . . . . که از جانب سلاطین . . . وارد میشود) -

باب دوم در ترقیم صکوک و قبالات مبنی بر سه قاعده -

باب سوم در اسامی صنایع و طریق کنایت . . در چهار فصل -

ذکر کتابی بعنوان ''دستور قاضی'' از قاضی مسعود بن قاضی عبدالله که معاصر شاه طهماسپ صفوی (۹۳۰-۹۸۴ھ / ۱۵۲۴-۱۵۷۶ء) بوده، در فهرست ایتهے (۱۱۰۲/۲۷۴) و فهرست دانشگاه بمبئی ص ۵۷ نیز آمده که ظاهراً همین دانشمند باشد -

نسخه‌ای ازین کتاب در فهارس مطبوعه بچشم نخورد، بنا براین یکی از نوادر است -

آغاز: الحمدلله المنشی السعید[1] الفعال لمایرید والصلوة علی سید البلغا و آله . . . و بعد بدان ای فرزند ارجمند **سیف‌الدین محمد** بلغک الله تعالی الی نعم السرمد، که این دستوریست در فن انشا و مراسلات و طریق ترقیم صکوک و قبالات که بطریق ایجاز . . . .

انجام:

بجود جوانمردی و مردمی — ز مامی نزاده چو او آدمی
زهی ذرهٔ فیض تو آفتاب — ز بحر عطایت فلک چون سراب

---

*ص ۲، س ۳ -

۱- در اصل: المنتی البعید -

رساله ناز و نیاز*

۱۳
۲۷۵

بخط نستعلیق ۱۶ شوال سنه ۳۰ جلوس [شاهجهان] مطابق ۱۰۶۸ هجری (۱۶۵۶ع)
۱۵ ورق، $\frac{1}{4}$۷ × ۵ انچ، ۱۵ سطر.

مؤلف این ساله که در فن انشاء نویسی است و دران سخن از نیاز عاشق و ناز معشوق رفته، مولانا میر علی الکاتب **مجنون رفیقی** (ص ۱ ، س آخر) متوفی ۹۰۹ هجری (۱۵۵۲ع) است ـ آقای ریو (ص ۵۳۱ب) وفات او را در سال ۹۰۷ھ (۱۵۰۰ع) نوشته که شاید صحیح نباشد ـ این رساله که مشتمل بر مقدمه و ۱۶ باب است، دارای نامه هاست از طرف عاشق و جواب آن از طرف معشوق ـ اغلب این رساله منظوم است و نثر هم که دارد شاعرانه و مقفی است ـ نسخه‌های این رساله در فهارس مطبوعه کمتر دیده میشود ـ نسخه‌ای ازین رساله در کتابخانهٔ مجلس سنا (تهران) نیز موجود است ـ

رش : ایتهے ۲۱۱۸ / ۷؛ نشریه ۲ : ۲۹۳؛ شیرانی ۲ : ۳۷۸ -

آغاز: ای عاشق ناز ارجمندان — معشوق نیاز مستمندان
نسیم کرم تو عین ناز است — با آنکه درو دوصد نیاز است
لیلی ز تو حسن ناز دارد — مجنون بتو این نیاز آرد[1]

انجام : زد شعله بدل آتش پنهانی من — زاندازه گذشت محبت جانی من
معذورم که سخن پریشان افتاد — معلوم شود مگر پریشانی من

---

*ص ۲، س ۱۲ -
۱ - در اصل : آورد

۱۲
۲۵۸

مکاتبات علامی*

بخط نستعلیق اواخر قرن یازدهم هجری - ۳۰۴ ورق، ۹ × ۵ انچ، ۱۷ سطر - ناقص الاخر.

نگارندهٔ این کتاب انشاء که مجموعهٔ نگارشات است و بنام ''انشای ابوالفضل'' و رقعات ابوالفضل'' نیز معروف است، علامه **ابوالفضل** علامی متولد ۹۵۸ھ (۱۵۵۱ء) و مقتول ۱۰۱۱ هجری (۱۶۰۲ء) است - این کتاب مشتمل بر مقدمه و سه قسم یا دفتر است، بشرح زیر -

دفتر اول: مکتوبات که از طرف حضرت شاهنشاهی (اکبر اعظم) بملوک ایران و توران و امرای عالیشان نگاشت -

دوم: عرایض و خطوط که ابوالفضل به شاه نوشت -

سوم: خطب و اختتام انتخاب کتب و بیاضها و نثرهای دیگر -

این مکاتیب را بعد از مرگش همشیرزادهٔ او **عبدالصمد** بن افضل محمد (ص ۳، س ۱۴) در سال ۱۰۱۵ هجری (۱۶۰۶ء) جمع آورده و بصورت کتاب ترتیب داد (ورق ۳ ا س ۶ تا ۸) چنانکه گفته:

این نسخه کزو علم و ادب نامی شد   یک موج ز بحر طبع فهامی شد
در ساعت نیک چو سرانجام گرفت   تاریخ 'مکاتبات علامی' شد

این مکاتبات از کلکته و لکهنؤ و لاهور و شهرهای دیگر پاکستان و هند چندین مرتبه بچاپ رسیده -

رش: ریو ص ۳۹۶؛ باڈلین ۱۳۷۸-۱۳۸۱؛ عباسی ۴۴۳-۴۴۶؛ ایتهے ۱۷۱-۲۸۷؛ ڈھاکا ۱۵۲ -

* ورق ۱۳ا، س ۶-۸ -

آغاز: گوناگون نیایش مر داوری را که وجود بشر را از کارخانهٔ عنایت کسوت حیات پوشانید و تیره درونان کوی ضلالت را چراغ هدایت براه افروخت۔

انجام: . . . که از روباه بازی در دانشگاه پدر بزرگوار به . . . خریده بودند و بآن گروه ناراست یکروئی و یکتائی . . . کردند و افسون خدا ازآری و افسانهٔ بیهوشی . . .

۱۵ / ۲۷۱ رقعات امان الله حسینی

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری - ۲۹ ورق ½۸ × ¾۳ انچ، ۱۵ سطر .

مؤلف این کتاب انشاء که بنام ''رقعات حسین'' و ''رقعات خانه‌زادخان'' نیز یاد شده ، امان الله حسینی (ص ۱ ، س ۵) خانزاد خان فیروز جنگ (یکی از امرای دربار جهانگیر و شاهجهان) بن مهابت خان متخلص به امانی متوفی ۱۰۴۴ هجری (۱۶۳۴ع) یا ۱۰۴۶ھ (۱۶۳۶ع)هجری است ـ امان‌الله دستگاه فوق‌العاده‌ای درعلم طب نیز داشت و چندین اثر مهم مثلاً ''ام العلاج'' و ''دستور الهنود'' وغیره ازو باقی مانده است ـ فرهنگی از عربی بفارسی بنام ''چهار عنصر دانش'' نیز ازوست ـ نسخهٔ حاضر مشتمل بر مکاتیب است که به احباب و دوستان و عزیزان نوشته ـ این مکاتیب که محتوی مطالب صوفیانه است، از کلکته و لکهنؤ بچاپ رسیده ـ

رش : ریو ص ۸۷۷؛ ریتھے ۱۷۶۳ / ۷ و ۲۰۷۷ ؛ باڈلین ۱۰۹۵ ؛ ڈھاکا ۱۵۷ -

آغاز: حمد وافر خدائی را که یاقوت قوت ناطقه . . . . در عقد انشاء کبریای او بی بهاست و آفتاب طبیعت درآسمان بیان ثنای او لا غیر چون سهاست۔

انجام : باید که آن آمدنی است نه آوردنی ـ الم نشرح لک صدرک ، حرفی از کتاب مراد دانند بمزید نامراد قلم دلیر بود اما ازجرأت مانع آمده والسلام . . .

۱۶
۱۳۱

گلشن عنایت*

بخط شکستهٔ رام چند بتاریخ ۱۱۱۲ هجری (۱۷۰۰ع) در شاهجهان آباد
۱۲۷ ورق، ۱۰ × ۶½ انچ، ۱۵ سطر.

کتاب مزبور مجموعهٔ مکاتیب عنایت الله (ص ۳، س ۶) متوفی ۱۰۸۲ هجری (۱۶۷۱ع) است که صاحب ''بهار دانش'' و برادر محمد صالح کنبو است۔ این مکاتیب را که عنایت بنام دوستان و عزیزان و بزرگان روزگار خود نوشته، محمد صالح در سال ۱۰۷۲ هجری (۱۶۶۱ع) (ص ۶، س ۱۲) جمع آوری نموده و دیباچه در اول آن نگاشته است۔ نسخهٔ حاضر از نسخهٔ رادها کشن که منقول از نسخهٔ عنایت خان داماد عنایت الله بود، نقل شده۔ در آخر نسخه خاتمه‌ای نیز از قلم محمد صالح نگاشته شده که دران بر فوت برادر خود تأسف‌ها خورده است، بنا برین معلوم است که خاتمه بعد از ۱۰۸۲ھ (۱۶۷۱ع) افزوده شده۔ این مکاتیب نمونهٔ خوب انشای فارسی است۔

نسخه ای ازین کتاب در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب (ذخیره شیرانی شماره ۵۴۵ / ۳۵۶۹) نیز موجود است۔

چون در فهارس مطبوعه نسخ خطی این کتاب کمتر دیده میشود، بنابراین یکی از نوادر است۔

رک: شیرانی ۲: ۳۶۹۔

آغاز: بتوفیقی سخن کردم چو آغاز　　زبانم شد بحمدش نکته پرداز
جز او نبود سزاوار ستایش　　هم او دارد بدین معنی سزایش

حمدی که میزان ذهن محققان دقایق نطق از سنجیدن آن بعجز و قصور معترف و سپاسی که فکرت مدققان حقایق معنی از احاطهٔ آن باضطرار اقرار نماید مر خداوندی‌را سزاست۔

---

* ص ۵، س ۲۔

انجام : لازم آنکه به صبر پردازم و به خیرات و مبرات دست آویز استوفا وسیلهٔ خوشنودی آن مغفور بدست آورم . قطعه :

تربتش زانوار رحمت تا بحشر — همچو چشم مهر و مه پر نور باد

پیشتر از خود فرستاد آنچه داشت — خانهٔ عقباش ازین[1] معمور باد

۱۷
۲۴۸

بہار سخن

بخط نستعلیق ۱۹ ربیع الثانی ۱۱۵۰ هجری (۱۷۳۷ع)، ۲۱۰ ورق، $11\frac{1}{2} \times 7\frac{1}{4}$ انچ، ۱۸ سطر .

نگارندهٔ این مجموعهٔ نگارشات ادبی محمد **صالح کنبو** ملتانی (۱۲، ۱۸۸ الف، ۲۰۹ب ، ۲۱۰ الف) متوفی ۱۰۸۵ هجری (۱۶۷۴ع) است - این کتاب که محتوی رقعات و مکاتیب و دیباچه‌ها و نگارشات دیگر اوست مشتمل است بر مقدمه ، چهار چمن و خاتمه بشرح زیر :

چمن اول : رقعات حمد و نعت و منقبت و مراسلات از طرف **شاهجهان** و **اورنگ زیب** بشاهان ایران و توران و نامه‌ها بشاهزادگان وغیره -

چمن دوم : رقعات و مکاتیب که مصنف بعزیزان خود و بزرگان وقت بطرز بدیع و روش غریب حضرت **امیر خسرو** رقم گردانیده -

چمن سوم : توصیف شاهجهان آباد ، نهر کوثر و حوضهای دیگر ، احوال جلوس عالمگیر ، ستایش لاهور ، اکبر آباد ، کشمیر وغیره -

چمن چهارم : دیباچهٔ دیوان ابوالفیض فیضی، دیباچهٔ تذکرهٔ منیر ، دیباچهٔ دیوان سعید خان قریشی ملتانی ، رقعات عنایت و دیباچهٔ بادشاه نامه وغیره -

تاریخ تصنیف این تألیف ۱۰۶۵ هجری (۱۶۵۵ع) است چنانکه گفته :

"بسعی قلم شکسته رقم . . . محمد صالح . . . بتاریخ ۱۶ شوال ۲۶ سنه

۱- در اصل : این -

جلوس مبارک شاهجهانی موافق سال هزار و شصت و پنج هجری در خطهٔ شاهجهان آباد حسن تمامیت یافت و صورت اتمام پذیرفت''

ولی او تا ۱۰۷۴ھ (۱۶۶۳ء) اضافه‌ها مینمود و در بعضی نسخه‌ها سال ۱۰۸۴ھ را تاریخ اتمام نوشته اند۔ این نسخه نقلِ نسخهٔ اول است۔

رش: ریو ص ۳۹۸ ؛ ایتھے ۲۰۹۰ ؛ عباسی ۳۶۴ ؛ شیرانی ۲ : ۳۵۰۔

آغاز: ایزد سخن‌آفرین را سپاس که چراغ گفتار را از تاب خرد روشن گردانیده۔ نی نی غلط گفتم سخن لمعه‌ایست از انوار تجلیات او چه بر پرتو اندوزان نور معرفت روشن است . . . .

انجام: این روضهٔ فردوس‌نشان سر از حبیب حجاب بر نمی تواند آورد و فکر ناقصش مانند غنچه از دریافت . . . مراتب نزاکت این سفینه که از غایت لطافت چون اوراق گل بر روی هم پیچیده ، در لجهٔ حیرت فرو میرود۔

۱۸/۲۷۰ جامع القوانین*

بخط نستعلیق ساده ۱۳ ذی‌الحجه ۱۲۵۱ هجری (۱۸۳۶ء) - ۶۴ ورق، ۸ × ۵ انچ ۱۳ سطر .

مؤلف این کتاب انشاء که بنام ''انشای خلیفه'' نیز یاد شده ، خلیفه **شاه محمد** قنوجی معاصر **اورنگ زیب عالمگیر** (۱۰۶۷-۱۱۱۸ھ) است۔ مدتی پیش سید **خیر الله** متوفی ۱۱۱۴ھ/۱۷۰۲ء دربلگرام درس میخواند۔ او درین کتاب مکاتیب و رقعات خویش را که بعزیزان و بزرگان مینوشت جمع نموده کتابی ترتیب داد مشتمل بر مقدمه و چهار فصل و خاتمه ، بشرح زیر :

فصل اول محتوی مکتوبات۔ دوم دارای رقعات است۔ سوم در دو قسم است، اول مراسلات تهنیت‌انگیز و دوم مکاتبات تعزیت‌آمیز۔ چهارم در آداب و القاب۔

* ص ۶، س ۹۔

تاریخ تصنیف این مجموعه ۱۰۸۵ هجری (۱۶۷۴ع) است ، چنانکه گفته :

در سلک نثر چون در ناسفته سفته شد

مجموعهٔ فضائل تاریخ گفته شد (ص ۵، س ۱۰)

۱۰۸۵

این مجموعهٔ مکاتیب چندین بار از کلکته و لکهنؤ بنام ''انشای خلیفه'' بچاپ رسیده۔

رش : ریو ص ۴۱۴ ؛ ایتهے ۲۰۹۷-۲۱۰۵ ؛ باڈلین ۱۳۹۱--۱۳۹۴ ؛ عباسی ۴۵۵، ۴۵۷--۴۶۰ ؛ ڈھاکا ۱۶۱ ایوانو ۳۷۵ ؛ وغیره

آغاز: ستایش و نیایش مر خدائی را که کاتب فصاحت بیان خرد دانشوران از تحریر انشای ثنای بیکرانش چون قلم سرگردان است و منشی بلاغت نشان دانش خرد پروران از تقریر املای وصف بی‌پایانش خامه وار بریده زبان . . .

انجام : از حرمت آنکه ایزد پاک کرده است مخاطبش بلولاک

۱۹ بیاض القاب

۲۷۴

بخط نستعلیق اواسط قرن دوازهم هجری - ۶۱ ورق، ۷ ۱/۴ × ۵ انچ، ۱۵ سطر .

اسم مؤلف این کتاب انشاء بر ما معلوم نیست۔ کتاب مجموعهٔ مکاتیب است از طرف شاه طهماسپ صفوی بشاهان و شاهزادگان هند و روم و عراق و نامه های دیگر اعیان و امرا بنام او۔ درین مجموعه مکاتیب بطور نمونه نیز نگاشته شده که چطور باید آداب و القاب شاهان و شاهزادگان و امراء را انشاء نمود۔ از لحاظ اطلاعات تاریخی و ادبی این کتاب حایز اهمیت زیاد، است۔

این کتاب در زمان سلیمان شاه (ص ۲ ، س ۱۲) تألیف شد که از ۱۰۷۷ھ ۱۱۰۵ھ (۱۶۶۶ - ۱۶۹۳ع) در روم حکومت داشته و بنظر ما ، بین سالهای

۱۰۷۷-۱۰۸۹ هجری (۱۶۶۶-۱۶۷۸ع) بپایان رسید ، چون مهری بتاریخ ۱۰۸۹ﻫ (۱۶۷۸ع) در آخر نسخهٔ ایتهی ثبت است ـ

مهری بتاریخ ۱۱۷۳ هجری (۱۷۵۹ع) در آخر نسخهٔ حاضر نیز موجود است

رش : ریو ص ۳۹۰ ؛ ایتهی ۲۰۶۷ -

آغاز: نامه ای [که] نواب غفران پناه جنت[1] بارگه شاه **طهماسپ** الموسوی الصفوی در مبارکباد جلوس بسلطان سلیمان خواندگار[2] روم نوشته ـ

انجام : تائیدات الهی و عنایات پادشاهی شامل حال خجسته مآل امارت و ایالت پناه حشمت و شوکت دستگاه خان والا شان . . . . المکان بخشی الملکی باد ـ بعد از اظهار اشتیاق ملاقات مکشوف میگرداند ـ

۲۰/۲۵۹ نگارنامهٔ منشی*

بخط نستعلیق شکسته‌آمیز اواخر قرن دوازدهم هجری ـ ۹۷ ورق، ۱۰ $\frac{1}{4}$ × ۶ انچ، ۱۹ سطر ـ ناقص الاخر .

نگارندهٔ این مجموعهٔ نگارشات ملک لعل چند منشی معروف به ملک زاده (ص ۱، س ۱۲ ، ۱۳) است که بملازمت معظم شاه، پسر عالمگیر بوده ـ او این کتاب انشاء را که مشتمل بر مقدمه و دو دفتر و خاتمه بشرح زیر است، بتاریخ ۲۷ شعبان ۱۰۹۵ هجری (۱۶۸۴ع) در دیار دکن تدوین نموده (ص ۹، س ۱۶) ـ

در مقدمه از دبیران و منشیان پیشین نام برده و سطری چند دربارهٔ فن انشاء نگاشته ـ دفتر اول محتوی مکتوبات خویش که در ایام ملازمت از طرف سلاطین و خوانین نگاشته ـ در دفتر دوم مکتوبات منشیان دیگر را نقل کرده ـ

---

* ص ۵، س آخر ـ

۱ - دراصل: خطیب ـ

۲ - در اصل : خونکار ـ

نسخهٔ خوبی ازین کتاب در کتابخانهٔ پرفسور سید **وزیرالحسن** عابدی، استاد فارسی در دانشگاه پنجاب و دوسی در ذخیره ''فقیر خانه'' (لاهور) نیز محفوظ است۔

رش : ریوص ۹۸۰؛ باڈلین ۱۳۹۰؛ بانکی پور ۹ : ۱۰۶ کیمرج ص ۲۱۹؛ عباسی ۴۷۸،۴۷۷۔

آغاز: منشی حکمت کامله ایزدی چون بارادت ازلی به نشاء صحیفهٔ شریفهٔ کاینات پرداخت دیباچهٔ این نو آئین‌نامهٔ بدیع‌رقم، بنام نامی و اسم گرامی مجموعهٔ شاملهٔ حدوث و قدم حضرت آدم . . .

انجام : چون حسب الحکم الاقدس الاعلی خدمت داروغگی سلطان گنج وغیره متعلقهٔ بلدهٔ تته تابع صوبهٔ بهار از تغیر فلان بفلان مطابق تفصیل مسطوره فی‌الضمن مقرر و مفوض گردیده که بلوازم و مراسم آن از راه دیانت و راستی قیام و اقدام نموده عمله و فعله آن محال . . .

۲۱ / ۱۵۱ مطلع السعدین*

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۱۴۳ ورق ۸ × ۴ انچ ۱۳ سطر .

مؤلف این تألیف که در علم انشاء است ، سیالکوٹی مل **وارسته** لاهوری (ص ۱، س آخر) متوفی ۱۱۸۰ هجریست (۱۷۶۶ء) او شاگرد میر محمد علی **رائج** سیالکوٹی متوفی ۱۱۵۰ هجری (۱۷۳۷ء) بوده ۔ او در سال ۱۱۶۸ هجری (۱۷۵۴ء) شروع باین تألیف نموده ، چنانکه گفته : ''لهذا در سر آغاز سنه هزار و صد و شصت و هشت هجری شروع در تألیف نمودم'' (ص ۲، س ۵) ۔ این کتاب مشتمل بر مقدمه، ۲ باب و خاتمه است و مؤلف در ترتیب و تحریر مطالب از ''مناظرالانشای'' عمادالدین معروف به **محمود گاوان** (رش شماره ۱۰) تقلید کرده و ازان اثر بحد اکثر استفاده نموده است۔

* ص ۲، س ۸ ۔

این کتاب در سال ۱۲۹۷ هجری (۱۸۷۹ع) از مطبع نولکشور بطبع رسید ولی نسخهٔ مطبوعه نسبت به این نسخهٔ خطی خیلی ناقص است - وارسته مؤلف آثار دیگر مثل ''مصطلحات الشعراء'' و ''صفات الکائنات'' نیز هست -

آغاز: سجدهٔ نیاز خدائی را سزاوار است که کاخ سر بفلک کشیدهٔ سخن را بنقش و نگار استعارات و تشبیهات پرداخته ، خلوتخانهٔ پریزادان معنی ساخته - نام خدا سخن جان جهان است بل جهان جان -

انجام: و لفظ ایاز در عربی بسین مینویسند و در پارسی بجای سین زاء را مینویسند و زاء اشهر است و لفظ قفص را که در پارسی بسین مینویسند و بصاد نیز جایز است و در عربی بحرف صاد مینویسند و پس در پارسی بسین نوشتن درست است -

۲۲ / ۲۶۹ رقعات معانی نگار*

بخط نستعلیق غلام محمد خان ولد حسین خان اکاری ساکن قصور، بتاریخ ۳ ربیع‌الثانی ۱۲۶۲ هجری (۱۸۴۶ع) - ۲۸ ورق، ۸ × $6\frac{1}{4}$ انچ، ۱۱ سطر .

مؤلف این کتاب انشاء که ''رقعات معانی نگار'' (۱۲۱۳) اسم تاریخی آنست (ص ۲ ، س ۳) سلطانی مل[1] حیرت (ص ۱ ، س آخر) است - چنانکه از اسم برمیآید تاریخ تألیف این کتاب ۱۲۱۳ هجری (۱۷۹۸ع) و مؤلف در آنزمان ساکن ملتان بود (ص ۲، س ۲)

این کتاب مجموعهٔ رقعات و مکتوبات حیرت است که بعزیزان و احباب نگاشته - او گاهی غزلیات خود را نیز در نسخه نقل نموده -

نسخه ای ازین کتاب در فهارس مطبوعه بچشم نخورد لذا یکی از نوادر است -

---

* ص ۲، س ۳ -

۱- در اصل : سلطانی بل -

آغاز: حمد و ثنای بی ریا ، انشا[1] پرداز کاینات را سزد که عبارت رنگین و صور عجیب رقم پذیر کلک صنعت اوست و مضامین نزاکت آگین ارواحِ لطیف، نگارشات قلم قدرت او

انجام: برنگی از صفای جلوه اش گردید نورانی
که افتد سایهٔ از رفتن دلها براه او
برون می آید از لب‌های زخمم بوی[2] می حیرت
ز موج باده باشد آب شمشیر نگه او

۲۳ / ۲٦۸ مرصع کار*

بخط نستعلیق شکسته مانند اواخر قرن سیزدهم هجری - ٦۴ صفحه ۸ × ٦$\frac{1}{4}$ انچ، ۱۳ سطر - ناقص الاخر.

مؤلف این کتاب انشاء مولوی قاسم علی ابن قاضی عبدالرسول کلانوری (ص ۸، س ۷) است - او این کتاب را در سال ۱۲۳۴ هجری (۱۸۱۸ء) بپایان رسانید - "گل گلزار سخنوری" اسم تاریخی آن است (ص ۹، س ۲) - پدرش عبدالرسول نیز کتابی در انشاء بیادگار گذاشته که ذکرش در فهارس هست (رش: باڈلین ۱۳۹٦ وغیره) ولی زمانش معین و معلوم نبوده - ازین نسخه میتوان استنباط نمود که عبدالرسول در اوائل نیمهٔ اول قرن سیزدهم هجری میزیسته است -

این کتاب که در بنگاله نوشته شد (ص ۸، س ۸) مشتمل بر دو باب است - در باب اول مکاتیب تجارتی و خطوط و رقعات منشیان دیگر نقل شده و در باب دوم دو سفر نامه از خود ، که درین نسخه فقط یکی از آنهاست و آنهم ناقص مانده -

---

*ص ۸، س ۵ -
۱- در اصل : بعد حمد ثنای بے ریای انشای -
۲- در اصل : ز چشم بوی -

نسخه‌ای ازین کتاب بنام ''انشای رنگا رنگ'' در ذخیرهٔ ''فقیر خانه'' لاهور نیز محفوظ است۔

رش : ایوانو (کرزن) ۲۰۷، ۲۱۷؛ شیرانی ۲ : ۳۷۱-

آغاز: انشای رنگا رنگ و املای هوش و فرهنگ، نثار توحید ذات خالق الارض والسموات که دو جهان [را] به دو حرف ایجاد ساخته و مابین دو حروف یک نقطهٔ شنگرف انداخته۔

انجام: قضا را درانجا چند سرهنگ ناخوش آهنگ، فی‌الحال [و] بیدرنگ، [آتش] جنگ بدامان‌زده مانع عبور ما[1] شدند، چه دران مکان مقرر بود که مردم این ملک. . .

۱- در اصل: پای -

تاریخ عالم

۲۴
—
۶۷

نظام‌التواریخ*

بخط نستعلیق بتاریخ ۱۰۱۴ھ (۱۶۰۵ء)، ۱۲$\frac{۳}{۴}$ صفحه، ۱۸ × ۱۱ انچ، ۵۰ سطر.

این کتاب تاریخ اثر مولانا **ابوالقاسم عمر** البیضاوی، معروف به 'قاضی بیضاوی' (ص ۱، س ۶) است که بنا به شواهد و اطلاعات این نسخه تا ماه ذیقعد ۷۱۹ھ (۱۳۲۰ء) بقید حیات بوده - در تاریخ وفات مصنف، بین دانشمندان اختلاف نظر وجود دارد - بعضی‌ها مرگ او را در ۶۷۳ھ (۱۲۷۴ء) یا ۶۸۵ھ (۱۲۸۶ء) یا ۶۹۲ھ (۱۲۹۲ء) و بعضی‌ها بعد از ۷۱۰ھ (۱۳۱۰ء) یا در ۷۱۶ھ (۱۳۱۶ء) دانسته اند -

مطابق استوری (ص ۷۰) اصلاً قاضی این تاریخ را در سال ۶۸۴ھ (۱۲۸۵ء) باتمام رسانید ولی بعد ازان تا آخر عمر مطالب را برآن می افزود - دربن نسخه که از آدم گرفته تا زمان سلطان **ابو سعید** (۷۱۶-۷۳۶ھ / ۱۳۱۶-۱۳۳۵ء) احوال دران مندرج است، تاریخ تألیف را چنین ذکر نموده:

''الی یومنا هذا و هو حادی العشرین ذی‌القعد سنه تسع عشر و سبعمایه هجریه'' (ص ۱، س ۱۱) -

کتاب در چهار قسم است - قسم اول از آدم تا نوح، احوال ۱۰ نبی - قسم دوم محتوی احوال شاهان قدیم ایران (قبل و بعد از اسلام) که تعداد آنها ۷۳ است - در قسم سوم احوال پیغمبر اسلام صلعم و خلفاء و ائمه که عدهٔ آنها به ۵۵ میرسد - در قسم چهارم احوال ملوک و سلاطین ایران که از دورهٔ عباسی گرفته تا زمان مؤلف بسلطنت رسیدند و تعداد آنها ۸۶ بیان نموده - از لحاظ تاریخ وفات قاضی این نسخه اهمیت زیادی دارد - در سال ۱۹۳۰ء از حیدرآباد دکن بچاپ رسیده -

رش: استوری ص ۷۰، ۱۲۳۰؛ ریو ۸۲۳ ب؛ باڈلین ۱۸-۲۲؛ ایتھے ۱۶ -

---

*ص ۱، س ۹ -

آغاز: حمد بی غایت و شکر بی نہایت مبدعی را کہ بیک امر کن عالم ارواح و اشباح را پیدا کرد و اجرام فلکی و اجسام عنصری را از کتم عدم بفضای[1] وجود آورد۔

انجام . . . در سنہ تسع و عشر و سبعمایہ امراء معول بہم بر آمدند و قصد **امیر چوپان** کہ امیر الامراء بود کردند و امیر چوپان آگاہ گشت۔ بگریخت و بخدمت سلطان ابو سعید آمد۔ سلطان بالشکر تمام آہنگ آن لشکر کرد و . . . . . . باز شد و ازان امراء بیشتر تقبل آورد۔ و بسی خاندان بر افتاد۔ ایزد سبحانہ و تعالی این پادشاہ و پادشاہزادگان اسلام [را] سالہا بر کافۂ خلایق مخلد و مؤید داراد۔ بحق النبی و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

۲۵ جامع التواریخ

۹۴ (جلد دوم)

بخط نستعلیق قرن یازدہم ہجری، ۳۱۴ ورق $9\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{2}$ انچ، ۲۰ سطر۔
ناقص الاول و الاوسط والاخر.

مؤرخ این تاریخ **رشیدالدین** فضل اللہ مقتول ۷۱۸ ہجری (۱۳۱۸ع) است۔ این جلد مشتمل بر دو قسم است، در قسم اول تاریخ سلاطین قبل از اسلام یعنی از آدم گرفتہ تا حضور صلعم و در قسم دوم از حضرت رسالت مآب صلعم تا زمان مصنف۔ جلد اول این تاریخ محتوی احوال سلاطین منگول تا غازان است کہ در ۷۰۰ھ (۱۳۰۰ع) شروع و در حدود ۷۰۵ھ (۱۳۰۵ع) بپایان رسیدہ۔ جلد دوم در سال ۷۰۵ھ (الی یومنا ھذا کہ شہور سنہ خمس و سبعمایہ ہجری است ورق ۲۶۳ الف، ۳۸۱ ب، س ۲۰) شروع و قبل از ۷۱۰ھ (۱۳۱۰ع) بپایان رسیدہ۔ ممکن است تاریخ اتمام این جلد ۷۰۸ ہجری (۱۳۰۸ع) باشد چون در مقدمۂ این نسخۂ آمدہ ''و بعنایت اللہ تعالی و بیمن ہدایت و فرمان کہ تاریخ ہجری بہ ہشت صد بیست و ہشت رسید'' (۱الف، س ۱٦) - چون این عبارت در مقدمۂ نسخہ است محال است کہ تاریخ کتابت باشد و ظاہراً سہو کاتب است کہ ''ہفت صد و ہشت'' را بہ ''ہشت

---

۱ در اصل: بقضاء -

صد و بیست و هشت'' تحریف نموده - در آخر این نسخه تاریخ فرقهٔ اسماعیلیه نیز در دو قسم نوشته شده - اقتباسات و تراجم آن در کشورهای مختلف دنیا بچاپ رسیده -

رش : استوری ص ۲۷ ؛ ریو ص ۷۴ الف ؛ ایوانو ۴ ؛ ایتھے ۲۸۲۸ ؛ مشهد ۳ : ۸۲

آغاز: حمد و ثنا و آفرین مالک الملکی [را] تواند بود که انشاء موجودات از لمعه [و] اشعهٔ انوار قدرت اوست و ابداع مکنونات -

انجام: . . . دران خود را طوی نمود و قومی را که بر سبیل مدد و نصرت بدو پیوسته بودند اویغور نام نهاد یعنی بی‌رو و متابعان بزبان ترکان، و قومی دگر را که به هنگام غارت کردن. . .

۲۶ / ۹۱ حبیب السیر*

(جلد اول)

بخط نستعلیق شکر الله ولد ملاعیسی ابن ملا سائیدنه عرف سه ساکن بهکر، بتاریخ ۱۷ ربیع الاول ۱۱۰۶ھ (۱۶۹۴ع) - ۴۳۱ ورق، $11\frac{1}{4}\times 7$ انچ، ۲۱ سطر.

مؤلف این کتاب که تاریخ عمومی است از بدو آفرینش تا زمان مصنف، غیاث الدین ابن همام الدین المدعو به **خواندمیر** هروی (۳ب، س ۷،۶) است که طبق آقای استوری (۱ : ۱۰۴) شاید در ۹۴۲ھ (۱۵۳۵ع) فوت کرده و طبق آقای دانش پژوه (ادبیات ص ۲۰۲) تا ۹۴۷ھ (۱۵۴۰ع) بقید حیات بوده - کتاب مشتمل بر افتتاح و ۳ جلد و خاتمه است و نسخهٔ حاضر فقط افتتاح و جلد اول را دارد - او تألیف این تاریخ را بفرمایش غیاث الدین امیر محمد الحسینی (ورق ۴الف) در سال ۹۲۷ھ (۱۵۲۰ع) در قندهار شروع (۲۹۴ ب ، س ۱۷) و در سال ۹۳۵ھ (۱۵۲۸ع) در آگره (هند) بپایان رسانیده (ورق ۴۳۰الف، س ۴، ۵) - تاریخ اتمام را در مصراع ''شد سال اختتام خبر از جهانیان'' بیان نموده و نوشته که ''لفظ

* ۶ پ، س ۱۷ و ۲۹۴ ب، س ۳ -

خبر از جهانیان ازین سال مخبر است'' (ورق آخر ج ۳) - درین جلد اول احوال انبیای بزرگ از آدم علیه السلام تا حضور سرور کاینات صلعم بیان نموده و نیز ذکر سلاطین و امراء و حکمای ایران و یونان و توران وغیره بمیان آورده و بعد احوال زمان خلفای راشدین را بضبط تحریر آورده -

او کتاب را بنام سلطان کریم‌الدین حبیب الله ساوجی، حاکم هرات معنون ساخته و نوشته :

ع کریم دولت و دین آصف سلیمان جاه. . . . فرد:

حبیب الله آن عالی مقامی

که عدلش داد عالم را نظامی. . . .

مجلدات ثلثه حبیب السیر بذکر حمیده [و] اطوار پسندیدهٔ این صاحب حشمت مزین و محلی است (ج ۳، ص ۱۲، س ۳۴، ۳۵) - در تهران و بمبئی بچاپ رسیده -

او مؤلف چندین اثر مهم مانند دستور الوزراء، خلاصة الاخبار، مآثر الملوک و مکارم الاخلاق وغیره نیز میباشد -

رش : استوری ۱ : ۱۰۴؛ ادبیات ۲۰۲: ریو ۹۶ب؛ عباسی ۳۸۹، پشاور ۱ : ۱۳۰۱ -

آغاز: ربنا آتنا من الدنک. . . . لطایف اخبار لآلی، نثار انبیای عالیمقدار و شرایف آثار سلاطین ذوالاقتدار. . .

انجام: مزین مسند صدارت و برتری، مرتب اسباب امارت و سروری، مقوی ارکان ملت غَرا، مربی سالکان شریعت بیضا، ملاذ فضلای سخنور و پناه سخنوران فضل پرور آنکه ع

کند در علم طبعش موشگافی

شیخ زین‌الدین‌الدوله والدین الخوافی ادام‌الله علو مناصبه و سمو مناقبه مثنوی :

الهی تا بود خورشید تابان ز مشرق جانب مغرب شتابان

دلش روشن ز انوار یقین باد دعا گویش همه روی زمین باد

و تمت بعون الملک الوهاب و الیه المرجع و المآب -

۲۷ / ۱۲۰

حبیب السیر*

(جلد سوم)

بخط نسخ ریز کم نظیر که متعلق به عهد جهانگیر بنظر میرسد - ۲۷۳ ورق، ½۱۰ × ۶ انچ، ۲۳ سطر -

اثر **خواند میر** است که ذکرش گذشت - نسخهٔ حاضر فقط جلد سوم و خاتمهٔ کتاب است و درین جلد از احوال سلاطین ترکستان گرفته تا **شاه اسمعیل** صفوی بیان شده - درخاتمه اطلاعات مختلفه دربارهٔ بلاد ایران و عراق و اقالیم دیگر را داده و یادداشتها در باب هفت اقلیم ، هفت بحر ، جزائر، وحوش ، و طیورِ غریب وغیره نگاشته -

آغاز: یارب به ثنای خود سخن سازم کن در گلشن حمد نغمه پردازم کن.....
بر ضمیر خورشید ... هوشمندان... مخفی نخواهد بود که این صحایف.....
مجلد سیم است که از کتاب حبیب السیر مشتمل بر وقایع ایام سلطنت خانان ترکستان و پادشاهانی که لوای سلطنت بر افراشته از انقضای زمان عباسیان....

انجام: زنام تو این نامه شد نامور ازان گشت نامش حبیب السیر...
بارقام اسلام ده اختتام کتاب بقای ترا والسلام

۲۸ / ۶۸

نسخهٔ دیگر*

(ج ۳)

بخط نستعلیق بتاریخ بین سالهای ۱۰۱۲-۱۰۱۴ھ (۱۶۰۳-۱۶۰۵ع) در لاهور- ۱۳ صفحه، ۱۸ × ۱۱ انچ، ۰ ۵ سطر- ناقص الاخر .

درین قسمت که موسوم به خاتمهٔ کتاب است مؤلف ذکر هفت اقلیم نموده که ازانجمله ذکر فقط پنج اقلیم درین نسخه هست-

---

*ص ۱، س ۳ -
*ص ۱۲، س ۳۵ -

آغاز: اختتام در ذکر بدایع غرائب ربع مسکون و عجائب وقائع جهان بوقلمون . . . بعد از حمد و ثنای صانع جهان غرابت آئین . . . نموده میشود که حکمای دقیقه شناس برین معنی اتفاق دارند که نصفی از کرۂ زمین . . .

انجام: در اوقات سابقه دران بلده کتیبه‌ای بود که عمود عالی در سیصد گز طول و ده گز عرض بران نصب کرده بودند و بر سر عمود . . . . . .

۲۹ / ۱۰۱ لب التواریخ*

بخط نستعلیق بتاریخ ۱۰۱۷ هجری (۱۶۰۸ع) - ۱۳۴ ورق، ۸ × ۶ انچ - ۱۷ سطر.

مؤرخ این تاریخ که بفرمایش سلطان **ابوالفتح** بهرام میرزا الحسینی صفوی (ص ۲، س ۱۳) چهارمین پسر شاه‌اسمعیل‌صفوی، نوشته شد، **میر یحیی** بن عبداللطیف قزوینی متولد ۸۸۵ھ (۱۴۸۰ع) و متوفی ۹۶۲ هجری (۱۵۵۵ع) است - در فهرست ادبیات تاریخ وفات او را ۹۷۲ھ نوشته اند - او این تاریخ را در سال ۹۴۸ هجری (۱۵۴۱ع) (ورق ۱۰۳ الف، س ۱) تألیف نموده - این تاریخ مشتمل بر چهار قسم است بقرار زیر:

۱ - احوال حضرت رسالت پناه صلعم و ائمۂ هدی ۲ - ذکر پادشاهان ایران قبل از اسلام ۳ - ذکر قبائل و سلاطین بعد از اسلام تا صفویه ۴ - ذکر شاهان صفویه تا شاه طهماسپ - اقتباسات آن در آلمان و فرانسه بچاپ رسیده - خود کتاب نیز بسال ۱۳۱۵ھ ش در تهران بچاپ رسیده -

رش: استوری ۱۱۱، ریو ص ۱۰۴ الف، بلوشه ۱: ۳۲۷؛ ایتھے ۱۰۱؛ باڈلین ۸۸؛ عباسی ۹۰۴؛ بانکی پور ۶: ۳۷؛ ادبیات ۴۰۳ -

آغاز: حمد و سپاس خدایراست که سلاطین جهان بر آستانۂ عظمتش کمینه بندگانند و خواقین زمان بر درگاه جلالش مأمور و امر و فرمان مملکتش از سمت انتقال مصون است . . . اما بعد این مختصریست . . .

*ص ۳، س ۱ -

انجام: . . . این بندهٔ جانی نیز به بیان شمه‌ای از حالات نواب کامیاب اشرف اعلی و دوام دولت روز افزون مسکیة الختام گردانید ـ نظم :

الا تا توانی ز فیاض جود   پذیرند همواره فیض وجود . . .
سپهرش بفرمان جهانش بکام   دعا گوی او انس و جان والسلام

۳۰ / ۲۷۲ نگارستان غفاری

بخط نستعلیق اوایل قرن یازدهم هجری، ۲۶۱ ورق، ۸ × ۳/۴ م، ۱۷ سطر ـ ناقص الاول والاخر .

نگارندهٔ این تاریخ که مجموعهٔ ۳۳۰ داستان تاریخی است ، **قاضی احمد** بن غفاری قزوینی متوفی ۹۷۵ هجری (۱۵۶۷ء) است ـ در مقدمه گفته که او این داستانها را از کتب معتبر تاریخ مثل تاریخ فتوح، مروج‌الذهب، تاریخ آل عباس، جامع الحکایات، جامع التواریخ ، تاریخ گزیده، وصایای نظام‌الملک، طبقات ناصری، تاریخ وصاف تاریخ بناکتی، ظفرنامه تیموری ، تاریخ جهانگشای جوینی ، مطلع السعدین ، روضة الصفا ، حبیب السیر ، تذکره دولت شاه، مجالس النفایس و بسیاری از کتب دیگر استخراج و استنباط نموده و نیز اینکه اگر در نقل سهوی رفته باشد معذور دارند (ص ۲ ، س آخر)

تاریخ تصنیف این تألیف که بنام شاه **طهماسپ** صفوی (۹۳۰-۹۸۴ھ / ۱۵۲۴-۱۵۷۶ء) نوشته شده است ، ۹۵۹ هجری (۱۵۵۲ء) است و ''نگارستان واقع'' اسم تاریخی این کتاب است ـ در ۱۸۲۹ و ۱۸۵۹ میلادی از بمبئی منتشر شده ـ

رش : استوری ۱۱۴؛ ریو ۱۰۶ الف ؛ باڈلین ۳۳۷، ۳۳۹ ؛ بانکی پور ۶ : ۴۴، ص ۱ : ۲ ؛ حقوق ۲۲۱ ؛ ادبیات ۵۱۳ ـ

آغاز: ای طرازندهٔ بهارستان   وی نگارندهٔ نگار ستان . . .
آغاز این نسخه : تمام در انتظام کلام و توضیح مقام داشت لیکن سر رشتهٔ مقصود را از دست می برد ـ

انجام این نسخه: تمام شهزادگان و خوانین و نوینان از شرق و غرب از منازل خود در حرکت آمده متوجه اردوی بزرگ شدند۔

انجام اصل: پی تاریخ و نامش فکر کردم خرد گفتا که هست این نکته جامع
چو در واقع نگارستان حسن است ازان آمد ''نگارستان واقع''
۹۵۹

۳۱ — نسخهٔ دیگر
۲۸۰

بخط نستعلیق استادانهٔ اوایل‌قرن یازدهم هجری ۳۹۷ ورق، $8\frac{1}{4}$ × ۶انچ، ۱۵ سطر۔ ناقص‌الاخر.

این نسخه قدری مفصل تر از نسخهٔ قبلی است۔ بر سر ورق این نسخه مهری بتاریخ ۱۲۵۲ هجری (۱۸۳۶ع) ثبت است۔

آغاز: ای طرازندهٔ بهارستان وی نگارندهٔ نگارستان
از کرم تازه کن بهارم را رقم صدق ده نگارم را

انجام ...و در بعضی تواریخ مسطور است که نزار بن....عدنان که در سلک اجداد پیغمبر ما صلی الله علیه وسلم، منسلک است، سه پسر والا گهر بل سه اختر خورشید اثر........داشت و آن یک را ایاد نام بود ....

۳۲ — منتخب التواریخ*
۱۲۲

بخط نستعلیق‌قرن سیزدهم هجری - ۳۶۵ ورق، ۱۰ × $6\frac{1}{2}$ انچ ۱۷ سطر۔ ناقص الاخر .

مؤلف این تاریخ عمومی که باسم 'احسن‌التواریخ' نیز یاد شده، **حسن بیگ** بن محمد بن الخاکی شیرازی (ص ۱، س ۷) متوفی ۱۰۲۲ هجری (۱۶۱۳ع) است۔ او این

*ص ۲، س ۱۴ -

تاریخ را که محتوی واقعات عمومی انبیاء ، اولیاء ، سلاطین و مشایخ و علماست و تلخیص و انتخاب کتب مانند روضة الصفا ، حبیب السیر ، مجمل التواریخ ، جهانگشای جوینی، تاریخ رشیدی و اکبر نامه وغیره است (ص ۲، س ۸-۱۲) در سال ۱۰۱۹ھ (۱۶۱۰ء) پایان رسانیده (ص ۲، س ۱-۷) نسخهٔ حاضر فقط تا حالات ۹۹۸ هجری (۱۵۹۰ء) نقل شده -

رش : استوری ص ۱۲۳ ؛ ریو ص ۸۸۶ الف ؛ عباسی ۱۵۹ -

آغاز: زبان قلم و قلم زبان را قدرت و قوت آن کجاست که وصف بیچونی ذات بی همتا و قادر توانا که عقل کل از کمال حیرت در بحر تفکر غوطه خورده، تواند کرد -

انجام: شاه عباس بنیاد خان ذوالقدر را حاکم شیراز کرده بقزوین معاودت نمود. . .قزوین چشم ابو طالب میرزا برادران خود و اسمعیل میرزا. . . . را که. . . . در قلعه محبوس ساخت -

۲۳ / ۳۶۶ تذکره تحفة الکرام*

بخط نستعلیق شکسته‌آمیز خود مؤلف بتاریخ ۴ جمادی الاول ۱۱۸۲ هجری (۱۷۶۸ء) - ۳۳۰ ورق، $11\frac{1}{2}$ × ۸ انچ، ۲۶ سطر - بعلاوه ۳۶ پاره کاغذ که بین بعضی اوراق چسپانیده شده.

مؤرخ این تاریخ که اسمش تذکره گذاشته شده ، **علی شیر** قانع تتوی (ص ۱، س ۲) متولد ۱۱۴۰ھ (۱۷۲۷ء) و متوفی ۱۲۰۳ هجری (۱۷۸۸ء) است - این نسخهٔ مصنف است که بعضی یادداشتها را در اول نسخهٔ نگاشته - بعضی ازین یادداشتها تواریخ ۱۲۰۱ھ (۱۷۸۶ء) و ۱۲۰۳ھ (۱۷۸۸ء) دارد و نیز بعضی مطالب را بر پاره های کاغذ نوشته بنسخه افزوده است - بعضی مطالب را بر حواشی بعضی صفحات اضافه نموده - در اول نسخه بعضی یادداشتهائی از پسر مصنف بنام **غلام علی** نیز دیده میشود که بعضی از آنها تواریخ ۱۲۰۵ھ (۱۷۹۰ء) ، ۱۲۰۶ھ (۱۷۹۱ء) و ۱۲۰۷ھ (۱۷۹۲ء) هم دارد -

* ص ۱، س ۸ -

این تذکره در اصل یک کتاب تاریخ عمومی است در سه مجلد بشرح ذیل :

مجلد اول : حاوی مقدمه و سه دفتر است ـ مقدمه مشتملبر ۲ ذکر : ۱ـ بلاد آفرینش ۲ ـ خلقت چند ـ دفتر اول ذکر سائر انبیاء دوم ذکر ملوک ، سوم ذکر حکماء ـ دفتر دوم دارای ۵ مجلس : ۱ـ اجداد آنحضرت صلعم ، ۲ ـ از ولادت تا رحلت آنحضرت[ص]، ۳ ـ ذکر خلفای اربعه ـ ۴ ـ ذکر ائمۀ اطهار ـ ۵ ـ ذکر مشاهیر اولاد ائمه ـ دفتر سوم در ۳ طبقه : اول ذکر خلفای بنو امیه ۲ ـ ذکر خلفای بنو عباس ۳ ـ ذکر سلاطین جهان که معاصر بنو عباس بودند ـ

مجلد دوم : متضمن احوال و تاریخ مختصر بلاد و قرای جهان (مثل هفت اقلیم یا آثار البلاد وغیره)

مجلد سوم : حالات ولایت سند ـ

تاریخ تصنیف این تألیف ۱۱۸۱ هجری (۱۷۶۷ء) است ، چنانکه از قطعۀ زیر بر میآید :

شکر خدا که تذکرۀ تحفة الکرام — اندر سه جلد یافته تزئین اختتام

سال تمامیت چو نمودم ز دل سؤال — اینک چه منتخب ز دل آمد مرا پیام

۱۱۸۱

سال تمامیت بنمودم ز دل سؤال — هاتف زده ندا که نو آئین انتخاب

۱۱۸۱

(۳۴۰ ب، س ۲۰ تا ۲۳) .

این تاریخ بسال ۱۳۰۶ هجری (۱۸۸۶ء) از لکهنؤ و جلد سوم آن اخیراً از طرف ''سندهی ادبی اکیڈمی'' کراچی بچاپ رسیده

بنا بر اطلاعات فوق نسخۀ زیر بحث ، قدیمترین و کامل ترین و معتبر ترین و مهم‌ترین از تمام نسخ جهان است ـ

رش : استوری ص ٦٥٦ ؛ ریو ص ۸۴٦ ، ۹۵۰ب ؛ بانکی پور ٦ : ٦۴ ؛ تذکره نویسی ص ۳۰۴ ؛ اوریئنٹل کالج میگزین فروری ۱۹۳۸ء۔

آغاز: بعد حمد خالقی که آثارات کون و مکان رشحه‌ای از عمان قدرت بیکران اوست و نعمت مجزی که اخبارات انس و جان شمه‌ای از والا شأنی آن والا شأنست. . . .

انجام : شکر خدا که یافته تزئین انتخاب   این تحفة الکرام بآئین انتخاب
سال تمامیت بنمودم ز دل سؤال   هاتف زده ندا که نو آئین انتخاب
۱۱۸۱

کاتبه جامعه ۴ جمادی الاول هزار و صد و هشتاد و دو هجری۔

تاریخ هند

(عمومی و صوبجات بنگال و آگره و کشمیر)

۳۴
۱۵۶

مثنوی قران السعدین*

بخط نستعلیق محمد قایم بن جعفر بتاریخ ۲۹ محرم ۱۱۵۶ هجری (۱۷۴۳ع)
۱۳۳ ورق، $9 \times 7\frac{1}{2}$ انچ، ۱۵ بیت.

این مثنوی تاریخی از شاعر شهیر شبه قاره پاکستان و هند حضرت **امیر خسرو** دهلوی متوفی ۷۲۵ هجری (۱۳۲۵ع) است - او این مثنوی را بمناسبت ملاقات سلطان معزالدین **کیقباد** (سلطان دهلی ۶۸۶-۶۸۹ھ / ۱۲۸۷-۱۲۹۰ع) با پدرش سلطان ناصرالدین **بغرا خان** (سلطان بنگاله ۶۸۱-۶۹۱ھ / ۱۲۸۲-۱۲۹۲ع) که در ۶۸۸ھ (۱۲۸۹ع) اتفاق افتاد در همان سال فقط در عرض سه ماه سروده - در حواشی و بین السطور این نسخه شرح کلمات مشکله را نیز داده اند - در لکهنؤ، علیگڑھ و تهران بچاپ رسیده -

رش: ریو ص ۶۱۱؛ ایتهے $\frac{۱۱۸۶}{۵}$؛ باڈلین ۷۷۳؛ سپرنگر ص ۴۷۰؛ ایوانو ۵۶۳؛ بانکی پور ۱: ۱۹۲؛ ڈهاکا ۷۶ -

آغاز: شکر گویم که بتوفیق خداوند جهان / بر سر نامه ز توحید نوشتم عنوان
نام این نامهٔ والاست 'قران السعدین' / کز بلندیش بسعدین سپهراست قران

انجام: دردا که دل ز خسرو بیچاره میرود / وآگه[1] نئی که این دل حیران که میبرد
(بیت غزل که مشمول این مثنوی است)

---

* ص ۱، س ۲ -
۱- در اصل: وآگاه -

۳۵
۱۶۴

نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق قرن دوازهم هجری - ۱۳۳ ورق، ۸ × ۶¼ انچ، ۱۵ بیت - ناقص الاوسط .

آغاز: شکر گویم که بتوفیق خداوند جهان   بر سر نامه ز توحید نوشتم عنوان

انجام: بو که بر آرد به چنین نامه نام   بر در شه خدمتی شد والسلام
در نظر شاه مبادا کهن   این غزلم ختم برین شد سخن

۳۶
۱۲۴

منتخب التواریخ

بخط نستعلیق محمدبخش بتاریخ ۱۲۶۰ هجری (۱۸۴۴ء) - ۳۸۶ ورق، ۱۰½ × ۶½ انچ، ۲۱ سطر

مؤلف این تاریخ معروف که از سلطان سبکتگین تا اکبر است مؤرخ شهیر مولانا **عبدالقادر** بدایونی (ص ۳، س ۱۵) متولد ۹۴۷ھ (۱۵۴۰ء) و متوفی ۱۰۲۴ هجری (۱۶۱۵ء) است - او تألیف این تاریخ را بعد از اتمام 'انتخاب تاریخ کشمیر' در سال ۹۹۹ هجری شروع و طبق قطعهٔ تاریخ در آخر نسخه، در سال ۱۰۰۴ هجری (۱۵۹۵ء) بپایان برده (ورق ۳۸۵ ب) - او تاریخ خود را در طبقات زیر تقسیم نموده :

۱ - از سلطان ناصر الدین سبکتگین تا خسرو ملک
۲ - از شهاب الدین غوری تا ابراهیم لودهی
۳ - از بابر تا همایون ۴ - از جلوس اکبر تا ۱۰۰۴ هجری / ۱۵۹۵ء

در آخر این تاریخ مؤلف احوال مختصر علماء و فضلاء و شعراء و امرای معاصر خود را نیز بیان نموده (ورق ۳۸۲ب، س ۸) - در ۱۸۶۵ میلادی از کلکته بچاپ رسیده -

رش : استوری ۴۳۹ ؛ ریو ۲۲۲ب ؛ ایتهے ۲۳۴ ؛ باڈلین ۱۹۲ ؛ ایوانو ۱۱۹ ؛ بلوشه ۵۳۴ -

آغاز: ای یافته نامها زنام تو رواج   شاهان بدرت چو ما بدیشان محتاج

جهان پادشاها با این دل بیحاصل که منزل دیو و دد شده سپاس تو چسان اندیشم و با این زبان فرسوده و بیهوده گو که طعمهٔ گربه و سگ گشته ستایش تو چگونه سرایم. . . .

انجام: بنا بران بتاریخ روز جمعه بیست و سوم از شهر جمید الثانی سنه اربع و الف طناب اطناب را کوتاه ساخته برین قدر اکتفا نمود و ازین قطعه بعمل تعمیهٔ تاریخ یافت که:

شکر لله که باتمام رسید   منتخب از کرم ربانی
سال تاریخ ز دل جستم گفت   انتخابی که ندارد ثانی
۱۰۰۴

۳۷ / ۹۳ آئین اکبری

بخط نستعلیق شکسته‌آمیز احمد علی شاه بتاریخ ۱۲۵۰ھ/۱۸۳۴ء
۳۰۹ ورق، ۱۵ × $8\frac{1}{2}$ انچ، ۲۳ سطر.

مؤلف این اثر معروف فاضل و علامهٔ شهیر عهد اکبری **ابوالفضل** علامی بن مبارک (ص ۱، س ۶) متولد ۹۵۸ھ (۱۵۵۱ء) و مقتول ۱۰۱۱ هجری (۱۶۰۲ء) است که تفاصیل نظم و نسق و قواعد و قوانین اداره کردن کشور با آمار و اعداد مختلف را درین تألیف درج نموده۔ این کتاب دراصل دفتر سوم 'اکبر نامه' است که باین نام خوانده میشود۔ آئین اکبری در سال ۱۰۰۵ یا ۱۰۰۶ھ/۱۵۹۶ یا ۱۵۹۷ء تألیف شده چون دفتر اول اکبر نامه در سال ۱۰۰۴ هجری ۱۵۹۵ء بپایان رسیده و نیز نسخه‌ای از آئین مکتوبه ۱۰۰۷ھ/۱۵۹۸ء در کتاب استوری (ص ۵۴۹) یاد شده۔ در سال ۱۲۷۴ھ از دهلی و بسال ۱۸۷۳ء از کلکته چاپ و منتشر شد۔

رش: ریو ص ۲۴۸؛ ایتهے ۲۶۴؛ ایوانو ۱۲۷؛ عباسی ۵۱۱؛ استوری ۵۴۹، بانکی پور ۷: ۵۱۔

آغاز: ای همه در پرده نهان راز تو	بیخبر انجام ز آغاز تو
در تو هم آغاز و هم انجام گم	هر دو به شهر قدمت نام گم

انجام: و ازین نعمتهای گونا گون مژده آن میرسد و دل سامعه افروز می شنود که خاتمهٔ کار بر نیکوئی شود و ابدی سعادت یاوری نماید اگرچه پور مبارک امروز مورد اضداد و عبرت نامهٔ جهانیان است و هنگامهٔ مهر وکین ازو در شورش و شر۔ باتمام رسید کتاب آئین اکبری. . . .

۳۸/۱۰۰ توزک جهانگیری

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۲۶۸ ورق، ۱۰×۶ انچ، ۱۷ سطر.

تألیف نورالدین **جهانگیر** پادشاه دهلی (۱۰۱۴ھ تا ۱۰۳۷ھ/۱۶۰۵-۱۶۲۷ء که بسال ۱۰۳۷ھ وفات یافت۔ از ولادت خود تا سال ۱۰۲۷ھ/۱۶۱۷ء واقعات اهم را درین کتاب درج نموده ۔ در اول و آخر نسخه مهر سید واجد علی شاه والی لکهنؤ (حکومت نومبر ۱۸۴۷ -- سپتامبر ۱۸۵۷ء) نیز ثبت است۔

متن و ترجمهٔ این کتاب چندین بار در پاکستان و هند بچاپ رسیده۔

رش: استوری ص ۵۵۶؛ ریوص ۲۵۳ب؛ بانکی پور ۷ : ۵۴؛ ایتهے ۳۰۹؛ باڈلین ۲۲۲ وغیره۔

آغاز: از عنایات بیغایات الهی یکساعت نجومی از روز پنجشنبه هشتم جمادی الثانی سنه هزار و چهارده هجری گذشته در دارالخلافهٔ آگره در سن سی و هشت سالگی بر تخت سلطنت جلوس نمودم۔

انجام: شب. . . شنبه ۲۳ ربیع الاول ۱۰۲۷ هجری (۱۶۱۷ء) بعد از گذشتن چهارده و نیم گهڑی ، تحویل حضرت نیر اعظم و عطیه بخش عالم به برج حمل اتفاق افتاد تا این نو روز جهان افروز دوازده سال از جلوس این نیاز مند درگه الهی بخیر و خوبی گذشته سال نو بمبارکی و فرخی آغاز شد۔

۳۹
—
۱۱۷

اقبال نامهٔ جهانگیری

بخط نستعلیق ۲۰ جیٹھ ۱۸۹۶ بکرمی (مطابق ۱۸۳۹ع)
۱۲۸ ورق، $11\frac{3}{4} \times 6\frac{3}{4}$ انچ، ۲۲ سطر.

مؤلف این تاریخ **محمد شریف** معتمدخان بن دوست محمد متوفی ۱۰۴۹هجری/ ۱۶۳۹ع میباشد که وقایع سلطنت **جهانگیر** را از سال جلوس وی (۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۵ع) تا سال وفات وی (۱۰۳۷ھ/ ۱۶۲۷ع) بلکه تا جلوس **شاهجهان** درین تاریخ ضبط و ثبت نموده ـ درکلکته ، لکهنئو و الهآباد بچاپ رسیده ـ

رش : استوری ص ۵۶۱ ؛ ریو ص ۲۵۵الف ؛ ایتھے ۳۱۲ ؛ شیرانی ۱ : ۲۹ ؛ عباسی ۵۰۷، ۵۰۸ ؛ بانکی پور ۷ : ۶۰ ؛ باڈلین ۲۴۴ ـ

آغاز: شایستهٔ سریر سلطنت و فرمانروائی ، زیبندهٔ افسر خلافت و کشور کشائی ، بلند اقبالی تواند بود که نهال مرادش از جویبار عنایت ایزدی سر سبز و شاداب باشد......

انجام خرمن خرمن زر مسکوک بر یمین و یسار نثار ریخته دامن اهل حاجت را مالا مال مراد ساختند و از مردم شهر و ده که به هوای نظاره آمده بودند از زمین کوچه تا پشت بام خانه‌های خلق ، انبوه بیرون از شمار و خارج از حساب تماشائی بودند ـ

۴۰
—
۱۲۷

نسخهٔ دیگر

بخط شکستهٔ استادانه و کم‌نظیر مولوی حیات علی که در قرن سیزدهم هجری میزیسته ـ
۱۵۶ ورق، $8\frac{1}{4} \times 5\frac{1}{2}$ انچ، ۱۵ سطر.

در آخر این نسخه ذکر حکما، و فضلا، و گوینده ها و سازنده‌های معاصر نیز رفته

آغاز: شایسته سریر سلطنت و فرمانروائی و زیبندهٔ افسر خلافت و کشور کشائی بلند اقبالی تواند بود که نهال مرادش از جویبار رحمت ایزدی سر سبز و شاداب باشد ـ

انجام : ذکر گوینده‌ها و سازنده‌ها که در زمان آنحضرت بودند ـ حافظ ناد علی . . . حافظ عبدالله استاد محمد نائی . . . نغمه سرایان . . . جهانگیر دار ، چتر خان ، پرویز داد ، خرم داد ، ماکهو ، خمره ـ

۴۱/۱۰۵ مآثر جهانگیری

بخط شکستهٔ محمد بخش متخلص به آشوب بتاریخ ۱۱۹۳ هجری (۱۷۷۹ع)
۱۸۶ ورق ، ۸½ × ۵ انچ ، ۱۹ سطر ـ ناقص الاول ـ

مؤرخ این تاریخ خواجه **کامگار** مخاطب به غیرت خان متوفی ۱۰۵۰ هجری / ۱۶۴۰ع است که واقعات اعظم از ولادت **جهانگیر** تا جلوس **شاهجهان** را درین تاریخ گنجانیده است ـ تاریخ تصنیف این کتاب ۱۰۴۰ هجری / ۱۶۳۰ع است ـ در آخر این کتاب چند مکتوب که جهانگیر و **شاه عباس** صفوی بیکدیگر فرستادند ، نیز نقل شده و بعد ازان ۲۶ صفحه از 'اقبالنامهٔ جهانگیری' از **محمد شریف** معتمد خان و ۳۷ صفحه از 'شاهجهان نامهٔ' **محمد صالح** کنبو نیز منقول است ـ

رش : استوری ص ۵۶۳ ؛ ریو ۲۵۷ الف ؛ ایتهی ۳۲۴ ؛ بانکی پور ۷ : ۶۳

آغاز : . . . روانهٔ ملازمت شوند لیکن بنا بر بعضی ملاحظه‌های دور از کار این معنی را در توقف انداختند ـ

انجام : الحمد لله والمنة که این دستور العمل شاهنشاهی و منشور الآداب کارآگاهی ، گنجنامهٔ ارکان سلطنت و خلافت ، کارنامهٔ دیوان عدل و رأفت باتمام رسید و باختتام انجامید و خلاصهٔ وقایع و سوانح مرقوم قلم مشکین رقم گردید ـ ایزد جل و علا جمیع اهل اسلام را حسن عاقبت و نیکی خاتمت نصیب گرداناد ـ

۴۲
۱۲۳

شاهجهان نامه

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۱۹۵ ورق، ۱۱ × ۶ ۳/۴ انچ، ۱۹ - ۲۱ سطر - ناقص الاول.

مؤرخ این تاریخ که بنام 'پادشاه نامه' نیز یاد شده و محتوی واقعات عهد شاهجهانی از ۲۸ شعبان ۱۰۴۱ھ (۱۶۳۲ع) گرفته تا ۱۱ شوال ۱۰۴۵ هجری (۱۶۳۶ع) است، مرزا **جلال الدین** عرف جلالا، طباطبائی زواری اصفهانی متوفی چندی قبل از ۱۰۸۳ هجری/۱۶۷۲ع میباشد - او در سال ۱۰۴۴ھ (۱۶۳۴ع) بعهد **شاهجهان** به هند آمد و بعنوان وقائع نویس یک چندی بدربار او خدمت کرد و نتوانست تا دیر این کار را ادامه دهد و از دست حاسدین بتنگ آمده بکشور خویش برگشت -

رش: استوری ص ۵۶۰ ؛ ریو ص ۹۳۳ الف ؛ آصفیه ۱ : ۲۴۴ .

آغاز: . . . پذیرای سعادت دو جهانی شد و از سجدهٔ خاک آستانهٔ سپهر نشانه‌اش رأس المال سر افرازی جاودانه بدست آورد و سر اسپ صر صر نسب عراقی. . . .

انجام: ابواب و ضبط مداخل و مخارج حصار بند بدل کلی داشتند همگی را بدست. . . . محبوس ساخت و قلعه را با جمیع اسباب به تسلیم نموده. . مضافات و محال متعلقه قلعه را بتصرف اولیای دولت روز افزون داد -

۴۳
۱۲۶

ظفر نامه عالمگیری

بخط نستعلیق بتاریخ ۱۲۰۶ھ (۱۷۹۱ع) - ۱۰۰ ورق، ۹ × ۵ ۱/۲ انچ، ۱۱ سطر - کمی ناقص الاول .

مؤلف این تاریخ که باسم ''واقعات عالمگیری'' یا ''تواریخ عالمگیری'' یا ''تاریخ اورنگ زیب'' یا ''عالمگیرنامه'' نیز یاد شده، **عاقل خان** رازی متوفی ۱۱۰۸ هجری

/۱۶۹۶ء است - او درین کتاب احوال و واقعات اورنگ زیب را از ولادت گرفته تا سال ۱۰۷۳ھ / ۱۶۶۲ء بیان نموده - احوال جنگهائی را که با شاهزادگان دیگر نموده نیز داده - در آخر ذکر علالت و وفات شاهجهان بتاریخ ۱۰۷۶ھ/۱۶۶۵ء نموده - ذکر تعمیر تاج محل نیز درین تاریخ موجود است - در ۱۹۳۶ء بکوشش دکتر عبدالله چغتائی از لاهور بچاپ رسیده -

رش : استوری ص ۵۸۴ ؛ ایتهے ۳۱۱۲۴ ؛ ریو ص ۲۶۵ ؛ ڈهاکا ۹ ، شیرانی ۱ : ۳۰ ؛ بانکی‌پور ض ۲ : ۱۶۹ ؛ ایوانو ۱۵۹ -

آغاز : ... آن قطب فلک سلطنت و جهانداری ، مرکز دایرهٔ عظمت و بختیاری ، مقتدای خوانین جم شکوه ...

انجام : ... بران حضرت نماز خواندند و مطابق سنن سید المرسلین صلوات علیه وسلم والسلام جسد لطیف و جثهٔ[1] شریف دران مرقد منور و مضجع مطهر نهاده بمغفرت سبحانی و رحمت رحمانی سپردند -

۴۴/۹۵ نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق شکسته آمیز بتاریخ ۱۲۲۹ھ/۱۸۱۳ء - ۹۰ ورق ، $9\frac{1}{4} \times 5\frac{1}{2}$ انچ ، ۱۳ سطر -

در آخر این نسخه که نامش ''ظفر نامهٔ عالمگیری'' (۸۳ب ، س ۸) آمده مکتوب شاه ایران بنام محمد شاه (در ده صفحه) نیز درج است -

آغاز : ابوالمظفر محی‌الدین محمد اورنگ زیب بهادر پادشاه غازی ابدالله ملکه و سلطانه آن قطب فلک سلطنت و جهانداری ، مرکز دایرهٔ عظمت و بختیاری ....

انجام : و مطابق سنن سنیهٔ حضرت سید المرسلین صلواة الله و سلامه ، جثهٔ لطیف و جسد شریفش در مرقد منور و مضجع مطهر نهاده بمغفرت سبحانی و رحمت رحمانی سپردند -

---

۱- در اصل : جسه -

نسخهٔ دیگر

بنام

۴۵

۱۰۸

(واقعات عالمگیری)

قسمتی بخط نستعلیق و قسمتی بخط شکستهٔ غلام مرتضی عرف خوجم بتاریخ ۱۷ جمادی الاول ۱۲۳۵ھ/۱۸۲۰ء در لکهنئو۔

نام این نسخه ''تاریخ اورنگ زیب'' (۴۲ الف، س ۱) نوشته شده۔

آغاز: ابوالمظفر محی‌الدین محمد **اورنگ زیب** بهادر شاه پادشاه غازی۔ آن قطب فلک سلطنت و جهانداری، مرکز دایرهٔ عظمت و بختیاری...

انجام: بران حضرت نماز خواندند و مطابق سنن سید المرسلین خاتم النبین احمد مصطفی محمد مجتبی صلواة الله والسلام علیه، جثهٔ لطیف و جسد شریفش دران مرقد منوره و روضهٔ مطهره نهاده بمغفرت سبحانی و رحمت یزدانی سپردند۔

۴۶

۱۱۸

مرآة العالم*

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۳۸۵ ورق، ۹ × ۵$\frac{1}{4}$ انچ، ۱۹ سطر۔ ناقص‌الاخر.

مؤلف این تاریخ که احوال انبیای کرام و وقایع تاریخی تا زمان عالمگیر دران درج است، شیخ **محمد بقاء** سهارنپوری متولد ۱۰۳۷ھ (۱۶۲۷ء) و متوفی ۱۰۹۴ھ (۱۶۸۳ء) است که برای **بختاور خان** (ص ۴، س ۸) متوفی ۱۰۹۶ هجری/۱۶۸۵ء نوشتند۔ او این تاریخ را بسال ۱۰۷۸ هجری / ۱۶۶۷ء بپایان برده، چنانکه از قطعهٔ زیر روشن است:

شد دفترا[1] دلپذیر مرقوم　　در عهد شهنشه زمانه
تاریخش گفت هاتف غیب　　مرآت سکندر زمانه
۱۰۷۸

---

*ص ۱، س ۲، ۵ نیز ص ۴، س ۸ -

۱- در اصل: دار-

نسخهٔ حاضرفقط تا احوال اولاد **شاهجهان** است و قسمتی که دران وقایع **اورنگ زیب** درج است درین نسخه نیست۔ علاوه بر مقدمه و خاتمه، این کتاب دارای هفت آرایش است بقرار زیر:

۱ ۔ انبیاء و حکماء، ملوک عجم قدیم و ساسانیان ۔ ۲ ۔ حالات سید کائنات صلعم، خلفای راشدین، ائمه، محدثین و مشائخ ۔ ۳ ۔ ملوک بنی امیه، خلفای عباسیه و سلاطین روم و ترک ۔ ۴ ۔ ذکر صاحبقران امیر تیمور و فرزندانش که بر ایران و توران حکومت کردند ۔ ۵ ۔ سلاطین دهلی از شهاب الدین غوری تا استیلای بابر ۔ ۶ ۔ سلاطین گورگانیه از بابر تا شاهجهان ۔ ۷ ۔ احوال عالمگیر ۔

رش: استوری ص ۱۳۲ ؛ ریو ص ۱۲۵ب ؛ باڈلین ۱۱۴ ؛ ایتهے ۱۲۴ ؛ ایوانو (کرزن) ۶ ؛ بانکی پور ۶ : ۵۵ ۔

آغاز: برترین گوهری که تاجداران کشور فصاحت و تخت نشینان خطهٔ بلاغت را پیرایهٔ افتخار باشد حمد و ثنای یگانه ایست که 'مرآت عالم' جلوه‌گه بدایع قدرت اوست ۔

انجام: انزوا و عزلت حضرت فردوس آشیانی در ضمن گرامی احوال نعمت اشمال پادشاه دین پناه مرقوم کلک سوانح نگار خواهد گردید ۔ این نمایش بذکر اسامی اولاد والا نژاد آن پادشاه با عدل و داد زینت اتمام و پیرایهٔ اختتام یافت ۔

۴۷ **جنگنامهٔ اعظم شاه و بهادر شاه***

۱۰۹ پسران اورنگ زیب

بخط شکستهٔ غلام مرتضی خان عرف خوجم، بتاریخ ۲ جمادی الثانی ۱۲۳۵ھ/۱۸۲۰ء در لکهنئو ۔ ۱۳ ورق، ۸ × ۵ انچ، ۱۵ سطر ۔

این جنگنامه که دران ذکر جنگ و نزاع های پسران اورنگ زیب یعنی **اعظم شاه** و **بهادر شاه** رفته، تألیف مرزا محمد نورالدین متخلص به **نعمت خان عالی** شیرازی متوفی

* ورق ۱۳ الف، س ۴ ۔

67452

۱۱۲۲ھ/۱۷۱۰ء میباشد ـ او این جنگنامه را از وقائع جنگ اورنگ زیب با راجه اودے پور شروع نموده ولی در نسخهٔ حاضر فقط احوال جنگهای پسران عالمگیر نقل شده ـ

در سال ۱۲۵۹ھ / ۱۸۴۳ء از لکھنؤ و در سال ۱۲۷۹ھ/۱۸۶۲ء از کانپور منتشر شد و بعد ازان نیز چندین بار درین دو شهر بچاپ رسید ـ

رش : استوری ص ۵۹۲ ؛ ریو ۴۹ .۱ب ؛ ایوانو (کرزن) ۱۶۲، ض ۱ : ۶۱ : ۷ ؛ بانکی پور ۷ ا : ۱۶۲ ؛ شیرانی ۱ : ۳۶ ـ

آغاز: زیب دیباچهٔ سخن ، نیایش بی نیازیست که در بارگاه کبریایش ، زبان چون و چرا لال است و در جناب عظمت والایش مقولهٔ کم و کیف از امر محال . . .

انجام : منعم خان را که از ابتدای متوجه شدن الویهٔ عالیه به هندوستان تا الان بفراوان تردد و حسن تدبیر جانفشانی بکار برده بخطاب خانخانان بهادر مظفر جنگ شرف اختصاص بخشیده[1] . . . و بخطاب و القاب و ترقیات منصب، فرق عزت بر افراختند ـ

۴۸ رقایم کرایم*

۱۰۷

بخط شکستهٔ قرن دوازدهم هجری ـ ۵۰ ورق، ۷ × $4\frac{1}{2}$ انچ، ۱۶ سطر ـ

نسخهٔ حاضر را که که مشتمل بر رقعات و شقه‌جات عالمگیر است، سید اشرف خان میر محمد حسینی (ص ۱، س ۷) ولد میر عبدالکریم ملقب به امیر خان ترتیب داده ـ میر عبدالکریم در سال ۱۱۳۱ھ / ۱۷۱۹ء فوت کرده و مرتب این رقعات را کمی بعد از فوت او جمع کرده و بنام او کرده ـ اغلب این رقعات بنام میر عبدالکریم است ـ بر سر ورق مهر 'ماه یار علی خان' نیز ثبت است که تاریخش ۱۱۴۹ھ / ۱۷۳۶ء خوانده میشود ـ بنا برین این نسخه پیش ازین تاریخ کتابت شده ـ در آخر این نسخه سالهای تولد و جلوس و وفات شاهان مغلیه از امیر تیمور گرفته تا شاه عالم متوفی ۱۲۲۲ھ/۱۸۰۷ء نیز بخط دیگری درج است ـ شاید این اطلاعات را چودهری سیڈھے مل نوشته که مهر او نیز بتاریخ ۱۲۳۱ھ / ۱۸۱۵ء در آخر نسخه ثبت است ـ

---

* ص ۱، س ۱۰ ـ

۱- در اصل : حاصل نموده ـ

رش : ریو ص ۸۰۰ ؛ ایتهے ۳۷۵ ؛ باڈلین ۲۰۳ ؛ عباسی ۳۶۴ ؛ شیرانی ۱ : ۴۰ ۔

آغاز: سخن جانست و دیگر گفتگو جانا[1] زمن بشنو اگر هر لحظه جان تازه ای خواهی سخن بشنو
خاصه سخن سلاطین خرد پژوه و خسروان بیدار مغز . . . کلمات سعادت تأثیر پادشاه پادشاهان . . . فرمانروای کشور دلنوازی ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب پادشاه غازی . . .

انجام: شقه : درین مقدمه به از خیر اندیش خان کسی نیست اما میگویند که چشم ها از کار رفته ۔ باری او یا دیگری [را] مقرر کنند ۔ عتیق الله خان هم خود را، باین کو دارد ۔

۴۹/۱۱۲ نسخهٔ دیگر

بخط شکستهٔ منگل سین قوم کاٹهیه ساکن مراد آباد، بتاریخ ۱۵ جمادی الاول ۱۲۲۷ هجری/۱۸۱۲ع، ۵ ورق، ۱۰ × $6\frac{1}{2}$ انچ، ۱۶ سطر .

درین نسخه فقط نه شقه یا رقعه از ''رقائم کرائم'' درج است ۔ صفحهٔ اول از جهانگیرنامه است و بعد عبارت رقعات شروع میشود ۔ در آخر این نسخه ۱۸ مسوده و نمونه از عرایض و تهنیت نامه ها و تعزیت نامه ها وغیره نقل شده ۔

آغاز: بظهور آمد و جمع کردن کسان قزلباش و افغانان که هریک دیو صورت و شیر پیکر بودند . . . . سخن جانست و دیگر گفتگو جانا زمن بشنو
اگر هر لحظه جان تازه خواهی این سخن بشنو
خاصه سخن سلاطین خرد پژوه و خسروان بیدار مغز . . . .

انجام: هر که آمد بران مزید کرد ۔ ابراهیم خان را تا انفصال مقدمهٔ قاضی و دیگر مردم کشمیر کار نمیشود و . . . . . . هم معلوم ۔

۱- در اصل : جانان ۔

۵۰
―
۱۰۳

فتوحات نامه صمدی*

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۷۲ ورق ۸ × ۵ انچ، ۱۵ سطر -

مؤلف این تاریخ که مشتمل بر احوال و جنگها و فتوحاتِ **عبدالصمد** خان دلیر جنگ حاکمِ لاهور متوفی ۱۱۵۰ هجری / ۱۷۳۷ء است ، **غلام محی الدین** است - او این کتاب را بعهد محمد شاه بعد از ۱۱۳۵ هجری / ۱۷۲۲ء تألیف نموده - بعد از هر واقعه یک مثنوی نیز گفته که در نسخه موجود است - در آخر این نسخه چند صفحه محتوی مکاتیب است که یکی از آنها بتاریخ ۱۱۵۶ هجری/۱۷۴۳ء نگاشته شد - ازاینکه تا کنون فقط یک نسخهٔ دیگر ازین تاریخ در فهرستهای مطبوعهٔ دنیا آمده است ، یکی از نوادر است -

در حاشیهٔ این نسخه اشعار شعرا مثل فطرت، شوکت، سید، آصفی، بیخود، ناصر علی ، صائب ، و غنی وغیره ، نیز منقول است -

رش : ربو ص ۹۷۰ب -

آغاز: بنام جهانداور بی نشان — که میدان کنهش بود لا مکان . . .
محمد شهنشاه ملک و ملک — بگرد سرش دورهٔ نه فلک

انجام: مکافات اعمال بیکار نیست — خنک آنکه مغرور پندار نیست
شد افغان مغرور آفت شکار — ظفرها بنواب ما مزدِ کار

---

* ۱۵۸، س ۱۱ -

۵۱
―
۱۱۱

رمز و اشاره‌های عالمگیری*

بخط شکستهٔ کرم علی بتاریخ ۲۸ صفر ۱۲۲۰ هجری/۱۸۰۵ع -
۵۰ ورق، ۱۰ × ۶½ انچ، ۲۰ تا ۲۸ سطر-

کتاب مزبور مشتمل بر 'رقعات خاص' **عالمگیر** پادشاه است که سید **همال** متخلص به رام (ورق ۶ الف، س ۱۱) آنها را بفرمایش راجه آیامل (ورق ۶ الف، س ۱) در سال ۱۱۵۷هـ/ ۴۴-۱۷۴۳ع (ورق ۶ الف، س ۲، ۳) جمع آوری نموده و بصورت کتابی در آورده است - از اسم این کتاب تاریخ تصنیف برمیآید چنانکه خود گفته :

نام 'رقعات خاص' و هم تاریخش
شد 'رمز و اشاره های عالمگیری' (ورق ۶ الف، س ۲)

بطوریکه در بیت فوق دیده شد ''رقعات خاص'' نیز اسم این رقعات است - درین رقعات رمز و اشاره‌های خاصی بکار رفته و مدون در دیباچه آنها را شرح داده - درین مجموعه رقعه‌ای از **داراشکوه** نیز هست که پیش از قتل خود برای جان‌بخشی **باورنگ زیب** نوشته بود - ازاینکه نسخه‌های زیادی ازین مجموعهٔ رقعات در فهارس مطبوعه نیامده، یکی از نوادرست -

رش : ریو ص ۳۰۱ -

آغاز: تمهید نگارش کلام و تسوید گزارش مرام تحمید واحد بر حق و توحید محیط مطلق است که صورت مثال موصوف بصفاتش معنی بی نظر و پرتو ذات تقدس آیاتش عالمگیر . . . اورنگ نشین ملک وحدت زیبنده بفرق چتر کثرت -

انجام : جواب حضرت عالمگیر برخاسته ، رقعه - الان و قد عصیت قبل و کنت من المفسدین -

---

* ۶ الف، س ۲، ۳ -

مثنوی تیمور شاه

بخط نستعلیق شکسته آمیز قرن سیزدهم هجری - ۹۳ ورق، ۸ × ۵ انچ، ۱۱ بیت -
ناقص الاخر -

گویندهٔ این مثنوی تاریخی که بنام **تیمور شاه** ابدالی گفته شد شاعری است متخلص به **فیضی** - تیمور شاه از طرف احمد شاه ابدالی در سال ۱۱۷۰-۱۱۷۱ھ / مه ۱۷۵۷ -- آوریل ۱۷۵۸ میلادی حاکم لاهور معین شده بود - دربارهٔ تیمور شاه چنین گفته :

به پیوندم این قصهٔ دلگشاه	بنام شه تیمور دین پناه

مدح احمد شاه ابدالی و تاریخ وفاتش و مرثیه‌اش (ورق ۷ الف) نیز درین مثنوی موجود است - واقعات تخت نشینی شاهزاده سلیمان را نیز نظم کرده -

تخلص شاعر در بیت زیر آمده :

چو فیضی گر اهل دلی جان بباز
که مردن بر دوستان زندگیست

اطلاعات مفیدی دربارهٔ اواخر عهد مغول درین مثنوی دیده میشود و نسخهٔ دیگری ازان در فهارس مطبوعه بچشم نخورد -

آغاز: بنام خداوند لیل و نهار	که از خاک خار آرد و گل زخار
کریم خطا بخش روزی رسان	پناه کسان و کس بیکسان

انجام هیونان زرین جلاجل چو کوه	به پی کرده کوه و بیابان ستوه
تگاور نویدان چون پیل مست	بپویه ز باد صبا برده دست

MALIKRAM COLLECTION

ملاحت مقال*

۵۳
۱٦۰

بخط نستعلیق منشی غفرالله عرف خیرات الله بتاریخ ۱۸ جمادی الثانی ۱۲۴۷ هجری مطابق ۱۸۳۱ میلادی - ۸۷ ورق، ۳/۴ ۱۰ × ۱/۲ ٦ انچ، ۱۷ سطر -

مؤلف این تألیف که مجموعهٔ داستانهای تاریخی دربارهٔ شاهان تیموری هند است **دلپت رائے** مخاطب به دلپت سنگھ احمدآبادی پسر گلاب رائے (۸٦ب، س ۴، ۵) میباشد - او این کتاب را که محتوی واقعات زمان امیر تیمور تا راجه راجیندر **مادهو سنگھ** والی ریاست انبیر است بسن ۵۷ سالگی (۸٦ب، س ۱۰) بفرمایش راجه مادهو سنگھ متوفی ۱۱۸۱ھ (۱۷٦۷ع) تألیف نموده - دلپت رائے این اثرِ خود را کمی بعد از مرگ راجه بپایان برده - در آخر این تألیف سخنان دانش‌آموز و دلپذیر از دانشمندان و بزرگان دین و **مادهو سنگھ** را نیز درج نموده که یک ثلث کتاب را فرا گرفته است - نسخه ای ازین کتاب در دانشگاه پنجاب (ذخیرهٔ شیرانی) نیز موجود است -

رش: استوری ص ۵۱۹؛ ریو ۱۰۰۵ب؛ ایوانو (کرزن) ۱۱۹ -

آغاز: ملاحت مقال از مدح ممدوحیست که جلوه اش مستغنی است از خط و خال کم و کیف و قدرتش مبراست از شائبهٔ میل و حیف......

انجام: زانکه هشیاری و فراموشی هست اندر بشر بهمدوشی -

* ص ۲، س ۲ و ۸۷ الف، س ۲ -

۵۴
۱۰۶

بیان واقع*

بخط شکسته بتاریخ ۱۴ رمضان ۱۲۱۴ھ (۱۸۰۰ء) - ۱۹۷ صفحه، ۷×۴ انچ، ۱۵ سطر۔

مؤرخ این تاریخ که باسم ''نادر نامه'' یا ''تاریخ نادری'' نیز یاد شده ، خواجه عبدالکریم ولد خواجه عاقبت محمود بن خواجه محمد بلاقی است (ص ۱، س ۷)۔ مؤلف در یورش نادر شاه بدهلی بدست سپاهیان وی دستگیر شده بود و لشکریان نادر شاه او را به افغانستان بردند۔ مدتی بعد از آنجا رهائی یافته رهسپار مکه شده و فریضهٔ حج ادا کرده در سال ۱۱۵۶ھ (۱۷۴۳ء) بدهلی باز گشت۔ دوران این یورش او هر چه در دهلی و افغانستان و بلاد ایران بچشم خویش دیده بود درین تاریخ ضبط نمود و احوال زمان خود را تا سال ۱۱۹۸ھ (۱۷۸۴ء) بیان نموده۔ تمام نسخ که در کتاب استوری یاد شده از لحاظ تاریخ کتابت مؤخر تر ازین نسخه میباشند۔ این کتاب مشتمل بر پنج باب و خاتمه است بقرار زیر۔

۱۔ در ذکر عروج و خروج نادر و آمدن او به هندوستان ۲۔ در بیان معاودت نادر بتوران ، خراسان و مازندران تا دارالسلطنت قزوین که بندهٔ عاصی درانجا برای طواف و حج بیت الله رخصت گرفته ۳۔ در ذکر وقایع در اطراف عراق ۴۔ از ابتدای ورود به بندر هوگلی تا انتقال نادر شاه ۵۔ در ذکر وقایع احمد شاه ۶۔ خاتمه

کتاب حاضر از طرف ادارهٔ تحقیقات پاکستان، دانشگاه پنجاب، لاهور زیر چاپ است۔

رش : استوری ص ۳۲۶؛ ریو ص ۱۰۰۸ب، ۳۸۱ب، ۳۸۲ب؛ باڈلین ۳۸۲؛ عباسی ۵۳۳؛ ایتھے ۵۶۶؛ ڈھاکا ص ۳۳۵؛ شیرانی ۱ : ۵۶۔

آغاز: الهی محفل آرا کن بذکر خود زبانم را   تجلی شعله گردان در سخن شمع بیانم را
الحمدلله الذی علم الانسان... حقیر سراپا تقصیر بواسطهٔ.. خطهٔ کشمیر جنت نظیر...

انجام: نواب معین الملک صوبه دار پنجاب که خالوی حقیقی و خسرو عمادالملک بود برای کمک رسیده باعث مزید... گردید۔ میخواستند که بدستور حریف در جنگ سد نشینی نمایند که بجهت خان بهادر اظهار..سی کرده [باشند]

* ص ۳، س ۷۔

۵۵
―
۹۷

تاریخ عالم آشوب*

بخط نستعلیق شکسته آمیز قرن نوزدهم میلادی - ۱۹۱ ورق، ۹ × ۵½ انچ، ۱۷ سطر - ناقص الاخر -

مؤلف این کتاب تاریخ که باسم 'عبرت نامه' هم موسوم است ، مولوی **خیرالدین** محمد الهآبادی (ص ۲، س ۷) متولد ۱۱۶۵ھ (۱۷۵۲ء) و متوفی ۱۲۴۳ هجری (۱۸۲۷ء) است - او این تاریخ را که بفرمایش گورنر جنرل مسٹر هیستین بهادر (Lord Hasting) جلادت جنگ ، نگاشته شد ، در سال ۱۲۳۵ھ (۱۸۱۹ء) بپایان رسانیده (ص ۵، س ۱۰) و دران واقعات این مملکت را از وفات **عالمگیر** (۱۱۱۸ھ / ۱۷۱۶ء) گرفته تا سال ۱۲۰۵ھ (۱۷۹۰ء) که زمان شاه عالم ثانی بود بیان نموده و نیز افزوده که : ''وقایع هر سالهٔ هر ملک را که موجب عبرت دیده وران بود. . . آراستم و باسم 'عالم آشوب' موسومش ساختم (ص ۵، س ۶) نسخهٔ حاضر تا وقایع **بهادر شاه** (۱۱۷۳ھ /۱۷۵۹ء) میرسد -

رش : استوری ص ۶۴۱ ؛ ریو ۹۴۶ ؛ ایوانو ۱۷۷ ؛ بانکی پور ۷ : ۹۶ -

آغاز: سپاس و ثناء صانع سوانح مصنوعات را سزاست که از گردش روزگار و تبدیل آثار و لیل و نهار چها حوادث تازه و کوایف بی اندازه از مکمن بطون ، بر منصهٔ شهود آشکار ساخته -

انجام : **شجاع الدوله** بملک و صوبهٔ خود برگشته هفتم جمادی الاول سنه ثلث و سبعین و مایه و الف وارد بلگرام و نهم منه داخل لکهنؤ گردید -

---

* ص ۵، س ۶ -

۵۶
۱۳۰

خلاصة الاذکار*

بخط نستعلیق بتاریخ ۲۹ شعبان ۱۲۵۱ هجری (۱۸۳۵ع) که دران دست برده شد۔
شاید ۱۲۵۵ھ (۱۸۳۹ع) یا ۱۲۵۸ هجری (۱۸۴۲ع) بوده۔
۹۶ ورق، ۱۰ ½ × ۶ ⅓ انچ، ۱۹ سطر۔

مؤرخ این تاریخ که بنام رابرٹ **کٹکاف** صاحب بهادر سشن جج (داد گستر) نوشته شد، **اکبر علی** سهارنپوری است (ص ۲، س ۴)۔ او این تاریخ را که مشتمل بر دو مقاله است، در سال ۱۲۴۹ھ (۱۸۳۳ع) بپایان رسانیده (ص ۲، س ۱۸)۔ مقالهٔ اول محتوی حالات مختصر از امیر تیمور گورگانی تا ۱۱۴۰ هجری (۱۷۲۷ع) است که زمان نجیب الدوله بوده و مقالهٔ دوم محتوی احوال بنگاله، عظیم آباد، اوڑیسه و صوبه‌های دیگر تا زمان محمد اکبر شاه (۱۲۲۱-۱۲۵۳ھ / ۱۸۰۶-۱۸۳۷ع) است۔ دراصل این تاریخ خلاصه ایست از زبدة التواریخ **عبدالکریم** و سیر المتاخرین سید **غلام حسین** طباطبائی۔

ذکر این تاریخ در کتاب استوری نیامده نسخه‌ای ازین تاریخ درکتابخانهٔ دانشگاه پنجاب (ذخیرهٔ شیرانی) و فقط ۴ صفحه در کتابخانهٔ موزهٔ بریتانیه نیز محفوظ است (ریو ص ۱۰۷ب) و ازینجهت یکی از نوادراست۔

رش: شیرانی ۱ : ۳۸

آغاز: جواهر زواهر حمد و ثناء نثار بارگاه عالیجاه مالک‌الملکی است که درطرفة العین یکی را خلعت عزت دربر و دیگری را خاک ذلت بر سر میگرداند۔

انجام: شاه عالم [۱۱۷۳-۱۲۰۲ھ] ازین جهان فانی بعارضه جسمانی رحلت نمود و بدرگاه شاه **قطب‌الدین** مدفون گردید۔ بعده ناظم‌الدوله سیٹن صاحب باتفاق **شاه نواز خان** [و] امرای عالم شاهی، محمد اکبر شاهزادهٔ ولی عهد را بر تخت خلافت نشاند و تا حال که سنه یکهزار و دو صد و چهل و نه هجری است بادشاه ظل الله محمد اکبر شاه درقلعه مبارک شاهجهان آباد بکمال شوکت و جاه، بحمایت صاحبان عالیشان انگریز بهادر مصروف برفاه خلق و رعایاست۔

---

* ص ۲، س ۱۵، ۱۶۔

۵۷
۱۲۵

جام جم

بخط نستعلیق بتاریخ ۱۱ شوال ۱۲۶۱ هجری (۱۸۴۵ء) -
۲۷ ورق، ۱۲ × ۷ انچ، بصورت جدول -

مؤلف این رساله راهنمای شهیر مسلمانان هند سر **سید احمد خان** (ص ۱، س ۸) بن سید متقی خان، متولد ۱۸۱۷ میلادی و متوفی ۱۸۹۸ میلادی است - او این رساله را در سال ۱۲۵۵ھ برابر با ۱۸۳۹ میلادی تألیف نموده (ص آخر، س ۸) - دربن رساله اطلاعات مفید و مختصری از قبیل تاریخ تولد، تاریخ جلوس، تاریخ وفات، لقب در حیات و لقب بعد از ممات، نام پدر وغیره دربارۂ ۴۳ پادشاه سلطنت دهلی از امیر **تیمور** گرفته تا **بهادر شاه** که درسال ۱۲۵۳ هجری (۱۸۳۷ء) جلوس کرده، داده شد - در اول رساله مقدمه‌ای نگاشته که دران احوال خود و مختصری دربارۂ آباء و اجداد خود درج نموده - این رساله بسال ۱۸۴۰ء در اکبر آباد (آگره) و بسال ۱۲۶۸ھ/۱۸۵۱ء در دهلی بچاپ رسیده -

رش: استوری ص ۳۸۷؛ ریو ص ۳۸۲ب؛ بانکی پور ۷: ۱۱۳ -

آغاز: ازانجا که گل زمین خیر البقاع دهلی که پاره‌ای ازان از وقت گل کردن نهال دولت شاهجهان پادشاه صاحبقران ثانی . . . به شاهجهان‌آباد موسوم است، همیشه دارالایات را جهانی والا شأن و دارالخلافت پادشاهان عالی دودمان. . . . . .

انجام: ترتیب یافت هر گه این نسخه جام جم نام — خامه بعزم سالش بگرفت مهر و مسطر[1]
هم مهر و هم قلم را تاریخ دلکش آمد — آئینۂ سکندر جام جم است بنگر
[غالب][2]

۱- دراصل: مضطر -
۲- این قطعۂ تاریخ از غالب دهلوی است - (افادات استاد محترم جناب آقای پرفسور سید وزیرالحسن عابدی) -

۵۸
۱۱۳

رقعات عالمگیری

بخط شکستهٔ منشی پرشاد پنڈت بتاریخ ۲۲ صفر ۱۲۳۱ هجری/
۱۸۱۶ء - ۳۸ ورق، ۸×۶ انچ، ۱۵ - ۱۷ سطر۔

نام مدون این رقعات مجهول است و معلوم نیست که تدوین این‌ها بچه زمانی بعمل آمده است ۔ دو رقعهٔ اول بنام شاهجهان است و رقعه‌های بعد بنام فرزندان و امرای دولت است ۔ در آخر چهار وصیت نامه نیز منقول است ۔ چندین مجموعه از رقعات عالمگیر در دنیا موجود است و بعضی از آنها بچاپ نیز رسیده ۔

رش : ریو ص ۸۰۱ ؛ باڈلین ۲۵۲ ، ۲۵۴ ؛ ایوانو (کرزن) ۱۴۸ ؛ ڈھاکا ص ۳۶۶ ۔

آغاز: و منه المدد بالمعاد ۔ بجناب اعلیحضرت در جواب خطیکه مشتملبر طلب خواجه سرای . . . رسیده بود ، تحریر یافت ۔ بعد از ادای مراسم عقیدت بعرض اقدس میرساند که فرمان والا شأن سراسر نگاشتهٔ قلم مبارک . . . عز وصول بخشیده ۔

انجام : هر که بدارالخلافت راضی باشد ده صوبه ملک قدیم شاهجهان آباد و پنجاب و کابل و ملتان و تهته و بنگاله و بهار و اله آباد و اوده و اوریسه ۔ والسلام والاکرام ۔

۵۹
۹۲

وقایع سکهان

قسمتی بخط نستعلیق و قسمتی بخط شکستهٔ قرن نوزدهم میلادی
۱۵۹ ورق، ۱۲×۱۰ انچ، ۱۹ سطر۔

مؤرخ این تاریخ که محتوی واقعات حکومت سیکها، از مهاراجه **رنجیت سنگه** (حکومت ۱۷۹۹ تا ۱۸۳۹ء) تا **سکهان رام** کهریه میباشد سردار **لعل سنگه** ولد سردار گنڈا سنگه (ص ۱، س ۴) است ۔ مؤلف واقعات تسخیر کشمیر و لاهور و ملتان، بدست سیکها، را

نیز درج نموده ـ نسخهٔ دیگری ازین تاریخ در فهارس مطبوعه بچشم نخورد و ازینجهت یکی از نوادر است ـ

آغاز: بعد نیایش و ستایش ایزد مطلق که هر رهنورد بادیهٔ ایجاد و تکوین را جیقهٔ فرق عقیدت است و طبقات بشر را که بر همه مخلوقات و جمیع کاینات در شرف ایجاد بوجوهات تفوق دارند.....

انجام: و مدت حیات معهود خود در آنجا بر آورده ـ درمیان قلعه انتقال کرد و اولاد آن در کیور چهره های (؟) سرکار شرف ملازمت دارند و تفصیل پرگنات مقبوضهٔ سرداران مذکور اینست.....

۶۰ گلدستهٔ همیشه بهار

۱۱۹(۲) (تاریخ آگره)

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری ـ ۵ ورق، ۹ × ½۳ انچ، ۱۰ سطر ـ

اسم مؤلف این رساله که دراصل تاریخ مختصر آگره، از قدیم الایام تا روزگاران جهانگیر (۱۰۱۴ھ - ۱۰۳۷ھ) است، معلوم نشد ـ او خود را یکی از اهالی آگره معرفی کرده بدین کلمات:

"دارالخلافه که وطن مؤلف این گلدستهٔ همیشه بهار، است" (ص ۱) ـ دربارهٔ رجال و حکام و عمارات و مزاراتِ آگره اطلاعاتی از نگارشات جهانگیر اخذ کرده و برای ما بیان نموده ـ دربارهٔ تاج محل نیز اطلاعات مفیدی درج نموده است ـ سال ۱۰۴۵ھ (۱۶۳۵ع) نیز در رساله دیده میشود ـ

نسخهٔ دیگری ازین تاریخ در فهارس مطبوعه دیده نشد و ازینجهت یکی از نوادر است ـ

آغاز: دراصل آگره دیهی بود از توابع بیانه و قلعهٔ خشین (خشتی) از قدیم داشت......

انجام: درون و برون آن بقعهٔ منیعه تختههای سنگ مرمر بصفائی تمام وصل یافته گویا موج نور است که از ته و بالای آنمکان جوش میزند۔

۶۱/۱۱۶ تاریخ کشمیر

بخط شکسته بتاریخ ۹ شوال ۱۲۱۴ هجری (۱۸۰۰ء)-۹۷ ورق، ۸½×۵½ انچ، ۱۵ سطر۔

مؤرخ این تاریخ که دران احوال کشمیر از قدیم الایام تا سال ۱۱۲۲ هجری (۱۷۱۰ء) باختصار بیان نموده شد، **نرائن کول** عاجز است (ص ۳، س ۱۰)۔ تاریخ تصنیف این کتاب نیز ۱۱۲۲ هجری (۱۷۱۰ء) است (ص ۴، س ۵، ۶)۔ گرچه از مصراع تاریخ (احوال بایجاز تمام کشمیر) ۱۱۲۱ھ (۱۷۰۹ء) بر میآید۔ مؤلف بیان نموده که در قرون اولی نام این خطه چه بوده و بعد بچه نامها نامیده میشد تا آنکه اسمش 'کشمیر' نهاده شد۔ پادشاهان و حاکمان کشمیر را نام برده و نیز اینکه شاهان مغول هند هر کدام بچند مرتبه برای گردش و تفریح به کشمیر رفته۔ درآخر حدود اربعهٔ کشمیر را معین نموده۔

رش: استوری ص ۶۸۲؛ ریو ص ۲۹۸ب؛ ایتهے ۵۱۱؛ بلوشه ۶۲۷؛ باڈلین ۳۱۸؛ مرکزی ۱۵: ۵۳۲۷۔

آغاز: سپاس بیرون از مقیاس قیاس سزاوار جناب پادشاهی که پادشاهی بخش پادشاهان فلکرخش است که بحکم 'توتی الملک'... مملکت گردون رفعت کشمیر را باوجود اقلاع۔

انجام: چون یافته این صحیفه نقش تسطیر احوال ملوک آمده در تحریر
نام تألیف و سال تحریرش 'احوال بایجاز تمام کشمیر'
۱۱۲۱

۶۲
۱۲۸

واقعات کشمیر*

بخط نستعلیق نورالدین عرف کول بتاریخ ۱۳ جمادی الثانی ۱۲۶۴ھ (۱۸۴۸ع) -
۱۹۲ ورق، ½۱۰ × ½۶ انچ، ۱۷ سطر-

مؤرخ این تاریخ **محمد اعظم** ولد خیرالزمان خان دیده‌مری (ص ۴ سطر ۱۰) متوفی ۱۱۸۵ هجری (۱۷۷۱ع) است- او تألیف این تاریخ را در سال ۱۱۴۸ھ (۱۷۳۵ع) شروع نموده (ص ۴، س ۱۴) که زمان **محمد شاه** (۱۱۳۱-۱۱۶۱ھ) بوده (ص ۵، س ۳) ولی طبق قطعۀ تاریخ زیر در سال ۱۱۵۹ھ (۱۷۴۴ع) شروع کرده و در سال ۱۱۶۰ھ (۱۷۴۷ع) باتمام رسانیده:

اگر پرسند تاریخش چسان یافت	بگو ترتیب ابواب الجنان یافت ۱۱۵۹ھ
بسال اختتامش باز فرمود	که زیب و زینت کشمیر این بود ۱۱۴۰

مؤلف این تاریخ عمومی را که از قدیم الایام تا سال اتمام واقعات دران درج است در مقدمه و سه قسم و خاتمه نوشته بقرار زیر:

قسم اول در حالات ارباب حکومت که پیش از ظهور اسلام درین ملک حکمرانی کردند-
دوم در حالات سلاطین که بعد از فروغ اسلام بسلطنت رسیدند و از کشمیر برخاستند-
سوم در ذکر سلاطین دودمان چغتائیه که متصرف این شهر شدند- در آخر ذکر مشائخ و بزرگان و شعراء و ادبای کشمیر نیز رفته-

و بنابه گفتۀ مؤلف مفصل‌ترین و کامل‌ترین تواریخ کشمیر است که تا زمان او نوشته شد (ص ۴، س ۲-۴)- این تاریخ در سال ۱۳۰۳ هجری (۱۸۸۵ع) در لاهور بچاپ رسیده-

---

* ص ۴، س ۱۴-

رش : استوری ص ٦٨٣ ؛ ریو ص ٣٠٠ ؛ ایتھے ٥١٣ ؛ بلوشه ٦٢٩ ؛ بانکی پور ٧ : ١٢٦ ؛ باڈلین ٣١٩ -

آغاز: زینت صفحات دفتر ابداع و ایجاد و نزهت طبقات منظر عالم کون و فساد ، بستان ثنای مالک الملکی و... بقا ، لازمۂ ذات اوست ـ

انجام : اگر پرسند تاریخش چسان یافت بگو ترتیب ابواب الجنان یافت

١١٥٩ھ

بسال اختتامش باز فرمود که زیب و زینت کشمیر این بود

١١٦٠ھ

:O:

تاریخ اسلام

۶۳
―
۱۲۱

کتاب فتوح

بخط نسخ قدیم - ۳۴۰ ورق، ۱۱ × ۷ انچ، ۲۳ سطر - ناقص الاول والاخر -

مترجم این تاریخ اسلام که بنام 'فتوح ابن اعثم' یا 'تاریخ اعثم کوفی' یا 'تاریخ فتوحی' نیز یاد شده **محمد** ابن احمد المستوفی الهروی مابیژن آبادی است که کتاب 'فتوح ابن اعثم' از **ابومحمد احمد** بن اعثم کوفی متوفی ۳۱۴ه (۹۲۶ع) را بعد از سال ۵۹۶ هجری (۱۱۳۲ع) از عربی بفارسی ترجمه نموده - درین تاریخ ، مؤلف احوال و واقعات را از زمان حضور سرور کاینات صلعم گرفته تا سانحهٔ کربلا بیان نموده - در سال ۱۳۰۰ه / ۱۸۸۳ع و ۱۳۰۵ه / ۱۸۸۷ع از بمبئی منتشر شده -

رش : استوری ص ۲۰۸ ؛ ریو ص ۱۵۱ ؛ ایتهے ۱۳۱ ؛ باڈلین ۲۴ ۱ ؛ مشهد ۳ : ۷۶ ؛ بانکی پور ۶ : ۴۹۳ ، پشاور ۱ : ۲۸۳ -

آغاز: . . . خدایتعالی نویسنده را و خواننده را از آنچ خلاف رضای اوست نگاهدارد -

انجام : ترا حد آن باشد که با برادران من این سخن گوئی که گفته ای - **مروان** خاموش ایستاد و هیچ جواب نداد - **عایشه** باز گشت - مروان نوشت بمعاویه و آنچ رفته بود باز نمود - چون نامهٔ مروان . . . . .

٦۴

٢٥

مطالع الانوار فی ترجمة الآثار

بخط نستعلیق قرن ١٨ میلادی - ١٥٩ ورق، ½١٠ × ٧ انچ، ١۴ سطر -

مؤلف این اثر عفیف الدین ابن نورالدین کاشانی معروف به **عفیف نور** کاشانی است (ص ١، ٢) که بگفتهٔ خود ضحوهٔ یوم الخمیس من شعبان سنه تسعین و سبعمائه یعنی بتاریخ ٥ شعبان ٧٩٠ھ (١٣٨٨ع) تألیف آنرا بپایان رسانیده (ورق ١٥٨ الف س ١) - طبق فهرست نگاران مثل ایتھے، ایوانو وغیره این کتاب در قرن دهم هجری تألیف شده که شاید صحیح نباشد نسخهٔ حاضر چون تاریخ تألیف و زمان مؤلف را بطور قطعی میرساند بنا برین اهمیت بسزا دارد -

درین کتاب مؤلف اول احوال پیغمبر صلعم را در ١٧ فصل شرح داده و بعد احوال خلفاء تا معاویه را بیان نموده - در فصل آخر درباب عمارت خانه کعبه و احوال آخرت (فرمودهٔ پیغمبر صلعم) سخن رانده است - این کتاب جمعاً مشتمل بر ٢١ فصل است -

رش: ریو ص ١٠٣٧؛ ایتھے ١٦٣٠؛ باڈلین ١٣١، ١٣٢؛ ایوانو ٦٢؛ استوری ١٩۴، عباسی ١٦٣، ١٨٢ -

آغاز: الحمدلله رب العالمین والعاقبت للمتقین والصلوة علی رسوله سید المرسلین و خاتم النبیین محمد و آله اجمعین - بندهٔ ضعیف ترین از بندگان حضرت ربانی **عفیف نور** کاشانی.

انجام: موجب دریافت مرادت دوجهانی نیل سعادت کامرانی و احراز دولت شادمانی او گردد انشالله تعالی بحمده و نصلی تمت الکتاب یوم الثانی -

من نوشتم صرف کردم روزگار — من نمانم این بماند یادگار
هر که خواند دعاء طمع دارم — زانکه من بندهٔ گنه گارم

٦٥

٨٠

براهین قاطع در ترجمهٔ صواعق محرقه[1]*

بخط نستعلیق سعدالله در حدود ١٠١۴ھ (١٦٠٥ء)، در لاهور۔
١٥ صفحه، ١٨ × ١١ انچ، ١٥ سطر۔ ناقص الاخر۔

مترجم این کتاب **کمال‌الدین** بن فخر الدین جهرمی (ص ١، س ٢٨) است که بفرمایش سلطان خلیل‌الله ابوالمظفر ابراهیم **عادل شاه** (٩٨٧-١٠٣٥ھ / ١٥٨٩-١٦٢٥ء) کتاب شیخ **شهاب‌الدین احمد** ابن حجر الهیثمی الملکی متوفی ٩٧٣ھ/١٥٦٥ء را در سال ٩٩۴ھ/١٥٨٦ء از عربی بفارسی ترجمه نموده (ص ١، س ٢٨، ٢٩)۔ این کتاب که محتوی فضائل و شان صحابهٔ کبار و در بیان اعتقادات اهل سنت والجماعت میباشد، مشتمل است بر دو مقدمه و ده باب و خاتمه، بقرار زیر:

١۔ در بیان امیرالمؤمنین **ابوبکر** صدیق ٢۔ در آنچه از اکابر بیت وارد شده از مزید ثنا بر شیخین ٣۔ در فضیلت امیرالمؤمنین ابوبکر بر تمام خلفاء ۴۔ در خلافت حضرت **عمر** ۔ ٥۔ در فضایل حضرت عمر ٦۔ در فضایل حضرت **عثمان** ٧۔ در فضایل خلافت امیرالمؤمنین حضرت **علی** کرم‌الله وجهه ٨۔ در فضایل بعضی حالات خلافت حضرت علی ٩۔ در خلافت امام **حسن** و بعضی فضایل ١٠۔ در فضایل اهل بیت و ذکر ائمهٔ اهل‌بیت خاتمه۔ در بیان اعتقادات اهل سنت و شان صحابهٔ کبار۔

این کتاب در سال ١٨٩٥ء در لاهور بطبع رسید و نسخ مطبوعهٔ آن در کتابخانهٔ دانشکدهٔ اسلامیه پشاور (٢ : ث ٣۴) و کتابخانهٔ موزهٔ بریتانیه موجود است۔

رش: ایتهے ٢٥٧١؛ پشاور ١ : ٨٣٦، ٢ : ث ٣۴ ۔

آغاز: الحمدلله الذی فضل علی نبینا محمد صلعم ..... از سپاس و ستایش ملک و درود نا معدود بر سید انام ....

انجام: و ابن عساکر از عایشهٔ صدیقه رضی الله عنها که گفت چون رسول الله صلعم وفات کرد درمیان مردم نفاق برخاست و عرب مرتد شدند و انصار رضی الله عنهم در یکجا جمع نشدند و دران وقت۔

---

* ص ١، س ٣۴ ۔
١۔ در اصل: محروقه۔

٦٦
٣٥٠

ترجمهٔ اسرار شهادت یا سرّالشهادتین

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۲۲ ورق، ۹ ۳/۴ × ۶ انچ، ۱۶ سطر - ناقص‌الاخر -

مترجم این کتاب که یکی از آثار شاه **عبدالعزیز** (متولد ۱۱۵۹ھ/۱۷۴۶ء و متوفی ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۳ء) بن **شاه ولی‌الله** دهلوی متوفی ۱۱۷۶ھ است، سید ابوالقاسم عرف میر **قدرت‌الله** قادری (ص ۱، س ۵، ۶) است - مترجم در مقدمهٔ خود، برای مولانا عبدالعزیز کلمات ''دام ظله'' را بکار برده (ص ۱، س ۹) بنا برین معلوم است که در حیات ایشان و قبل از ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۳ء این کتاب را ترجمه نموده - او مؤلف تذکرهٔ شعرای اردو بنام ''مجموعهٔ نغز'' (ایتهی ۲۸۴۹، سپرنگر ۱۸۶، برلن ۶۷۴) نیز میباشد که در سال ۱۲۲۱ھ/۱۸۰۶ء نوشته شده - سرّ الشهادتین بعربی است و مشتمل است بر ذکر اجمالی شهادت سبطین جناب رسالت پناه صلعم، در میدان کربلا و نسخهٔ حاضر ترجمهٔ فارسی آنست -

اصل عربی در سال ۱۲۵۷ھ/ ۱۸۴۱ء، ۱۲۸۵ھ/ ۱۸۶۸ء و ۱۲۹۶ھ/۱۸۷۸ء در لکهنؤ، دهلی و سهارنپور بطبع رسیده است -

نسخهٔ دیگری ازین ترجمه در فهارس مطبوعه بچشم نخورد و ازینجهت یکی از نوادر است -

آغاز: لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا . . . اما بعد بندهٔ عاصی . . . سید ابوالقاسم عرف میر **قدرت‌الله** قادری . . . هرگاه رسالهٔ موسومه به اسرار الشهادت مشتمل بر ذکر اجمالی شهادت سبطین جناب رسالت . . . . . .

انجام: فرمود که بیدار سازید اینها را - چون بیدار ساختند، بیدار شده گریه و زاری آغاز کردند - و گفتند که گرسنه هستیم -

٦٧
——
٣٥

معارج النبوه*

بخط نستعلیق استادانه که از روی خط و کاغذ وغیره تحریر اواخر قرن دهم هجری بنظر میرسد -
۵۳۱ ورق، ۱۵×۱۰ انچ، ۲۵ سطر -

مؤلف کتاب حاضر که سیرت پیغمبر صلعم میباشد، معین بن الحاج محمد الفراهی (ورق ۵۳۱الف، س ۲ - نیز ورق ۳ب، س آخر وغیره) است که در سال ۹۰۷ هجری/۱۵۰۱ء فوت کرده - بنا بنوشتهٔ خود، برای مدت ''سی و اند سال بمطالعهٔ کتبِ احادیث و سیر و تتبع روایات پرداخته'' (ورق ۳ب، سطر آخر) و ''قریب مدت سی و پنج سال لطایف و نکات و احادیث و رواة و حکایات تعاقب و اشارات سراة از نتائج افکار کبار که بنظر این فقیر بیمقدار رسیده بر آن می افزود'' (ص آخر) تا آنکه در سال ۸۹۱ھ / ۱۴۸۶ء شروع بتالیف نمود، چنانکه گفته: ''بنا بر اشارات شریفه فقیر حقیر بران امر خطیر اقدام نموده و غرهٔ شهر ربیع‌الاول سنه احدی و تسعین و ثمانمایه بنیاد این عالی ارکان بر اساس تقدیر و بیان مبتنی گردانید'' (ص ٦ سطر ۱۵-۱۷) و بعد از پنج شش سال این کار را باتمام رسانید، چنانکه نسخه‌ای مکتوبه ۸۹٦ھ/۱۴۹۰ء را آقای استوری ذکر نموده - آثار دیگر که ازو باقی مانده خلاصهٔ بحرالدرر تفسیر سورهٔ فاتحه و یوسف و تاریخ موسوی وغیره میباشد-

این کتاب مشتمل است بر مقدمه و چهار رکن و خاتمه باین شرح :

مقدمه	:	داری پنج فصل	
رکن اول	:	از ایجاد خلقت نور حضور صلعم تا ولادت مبارک، در سه باب	
رکن دوم	:	از ولادت با سعادت آنحضرت تا نزول وحی، در پنج باب	
رکن سوم	:	از وقایع بعثت تا هجرت ،	در پنج باب
رکن چهارم	:	او وقایع هجرت تا وفات ،	در چهارده باب
خاتمه	:	معجزات آنحضرت و کرامات خلفای راشدین ، در دو باب	

---

*ورق ۵ا، س ۵ -

کتاب حاضر در سال ۱۸۷۵ میلادی از لکهنئو و لاهور و در سال ۱۸۸۲ء و ۱۸۸۳ء از کانپور و بمبئی بچاپ رسیده۔

رش: ریو ص ۱۵۰ب؛ ایتھے ۱۳۸؛ باڈلین ۱۲۸؛ ایوانو ۵۰؛ استوری ۱۸۷؛ ڈھاکا ۲۲، عباسی ۱۷۱-۱۷۳۔

آغاز: ربنا آتنا من الدنک رحمة... صحایف لطایف اطباق فلکی بنقوش تقریر آن موشح بود و ثنائی که صفائح مدائح اوراق ملکی مرقوم تحریر آن مرشح باشد۔

انجام: هذا الکتاب و اختتامه و آلان...من تسوید هذه‌الاوراق... فی یوم‌الاحد....... من شهر شعبان المعظم.....'' النبویه[1]۔

۶۸ / ۴۶ نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق استادانهٔ میر ماه بن میر عرب برادر زادهٔ میر کلنگی کاتب بخاری بتاریخ جمادی‌الاخر ۱۰۲۲ھ/۱۶۱۳ء-۲۰۵ ورق، ۱۵ × ۱۰ انچ، ۲۷ سطر۔

درین نسخه فقط مقدمه و رکن اول و دوم است۔ اسم مؤلف (معین) در ورق ۴ب، س ۱۵ و ورق ۵ ب، س ۳، آمده۔

آغاز: حمدی که صحایف لطایف اطباق فلکی بنقوش تقریر آن موشح بود۔

انجام: تمت رکن الثانی من ارکان الاربعه من کتاب معارج النبوه فی سیر حضرت.... بر دست بندهٔ محقر میرماه....

۱- سال کتابت از مرور ایام بطوری محو شده که حالا دیگر اصلاً خوانا نیست۔

٦٩ / ١٦

شجرة الانساب

بخط نستعلیق، بتاریخ ۳ ماه ربیع‌الاول ۱۲۳۳ه/۱۸۱۸ع-
ورق ۵۳، ۹ × ۶ $\frac{1}{4}$ انچ، ۱۵ سطر- غیر مجلد

اثر مولوی **غلام رسول** قصوری است (ص ۱، س ۵) که بسال ۱۱۹۰ه/۱۷۷۶ع (ص ۱، س ۶) - تألیف نموده- شجرهٔ مبارک حضرت پیغمبر صلعم است که از اجداد آنحضرت شروع نموده و تا صحابهٔ کرام بیان نموده است و احوال بعضی از ازواج مطهرات آنحضرت را نیز نقل نموده- خدمات اغلب مدعیان اسلام را تا حضرت طلحه ذکر نموده - علاوه برین تذکار حضرت آدم و نوح و ابراهیم و داؤد و موسی و عیسی علیهم‌السلام هم درین کتاب هست-

نسخهٔ دیگری ازین شجره در فهارس مطبوعه پیدا نشد بنا بر این یکی از نوادر است-

آغاز: حمد و تحیات و ثناء و سپاس بیقیاس مر آن ذات مصدر صفات را که عالم علم اولین و آخرین و قاصص رسل متقدمین اوست-

انجام: بعد ازان طلحه نیز آمد و مسلمان شد و در حرب نهاوند بدرجهٔ شهادت رسید والله اعلم بالصواب- نسخهٔ شجرة الانساب بتاریخ . . . .سیوم ماه ربیع الاول ۱۲۳۳ه-

٧٠ / ١٧

شجرة الانساب

بخط نستعلیق، بتاریخ ۱۶ ماه صفر ۱۲۶۲ه/۱۸۴۶ع مصادف با ۱۹۰۲ سمت -
ورق ۶۰، ۸ $\frac{3}{4}$ × ۵ $\frac{3}{4}$ انچ، ۱۵ سطر-

مؤلف این شجره مولوی **غلام حسین** قصوری (ص ۱، س آخر) برادر کهین مولوی **غلام رسول** قصوری است که از ''شجرة الانساب'' او زیر شمارهٔ فوق ذکر رفته - در مقدمه گفته است که چون برادرم در تألیف خود نتوانسته بود بعضی از مطالب ضروری را درج نماید

من از نظر تکمیل این شجره را ترتیب داده ام ـ سال تألیف این شجره ١١٩٢هـ (١٧٧٨ء) (ص ٢ س ٧) است ـ مؤلف از کتابهائی مثل معارج النبوه ، روضة الاحباب و جذب القلوب وغیره استفاده کرده ـ

نسخهٔ دیگری ازین کتاب در فهرست‌های مطبوعه بچشم نخورد بنا بر این یکی از نوادر است ـ

آغاز: الحمدلله الذی خلقنا من نفس واحدة . . . . . اما بعد میگوید تراب الاقدام خدام ذوالاحترام . . . . . . فقیر حقیر غلام حسین ـ

انجام : تمت تمام شد هذالرساله المسمی به شجرة الانساب ـ تحریر فی التاریخ شانزدهم ماه صفر ١٢٦٢ / ١٨٤٦ء مطابق چهارم ماه پهاگن ١٩٠٢ والله ولی التوفیق ـ

——:o:——

تاریخ ایران

۷۱
۹۶

تاریخ مظفری

بخط شکستهٔ کم نظیرِ کفایت خان بتاریخ دو شنبه ۲ فروردین ماه الهی ۱۰۹۴ ه/ ۱۶۸۳ ع - ۲۱۹ ورق، ۷½ × ۱۱½ انچ، ۱۸-۱۹ سطر -

مؤرخ این تاریخ که باسم 'تاریخ آل مظفر' یا 'تاریخ معینی مظفری' یا 'مواهب الهی' نیز یاد شده، **معین‌الدین** یزدی (ص ۵، س ۸) متوفی ۷۸۹ ه (۱۳۸۷ ع) میباشد که واقعات و احوال شاهان آل مظفر را از ۷۵۷ ه / ۱۳۵۴ ع (۶ ب، س ۱۵)، تا ۷۶۷ هجری / ۱۳۶۵ ع بحیطهٔ تحریر آورده - جلد اول این تاریخ در تهران بچاپ رسیده است -

رش: استوری ص ۲۷۷؛ ریو ص ۱۶۸ الف؛ باڈلین ۲۸۳؛ بلوشه ۴۵۳؛ آستان قدس ۷ (۱) ۱۷۵؛ ادبیات ۵۰۳؛ مرکزی ۴۳۰۱ -

آغاز: حمد و ثنائی که اشعهٔ لمعاتش چون بارقهٔ نور از چهرهٔ حور تابان باشد و قطرات زلالش چون رشحات سلسبیل روحیات ریاحین خلد، روان گردد -

انجام: الهی پادشاه جهانی و بندهٔ امیدوارِ شاه شجاع را هر زمان بلطیفه‌ای از لطایف مرحمت و سطری از سطرهای عنایت مخصوص فرموده توفیق اعمال‌خیر و تسهیل موجبات سعادت کرامت فرمای........کلما ذکره الذاکرون و کلما عقل عنه العاقلون -

۷۲
۹۹

ظفر نامهٔ تیموری

بخط نستعلیق بتاریخ ۸۸۲ هجری (۱۴۷۷ع) - ۳۸۱ ورق، ۹ × ۶½ انخ، ۲۳ سطر -

مؤرخ این تاریخ که بنام 'تاریخ یزدی' و 'تاریخ تیمور یزدی' و 'ظفر نامهٔ یزدی' نیز یاد شده ، شرف الدین علی **یزدی** متوفی ۸۵۸ھ (۱۴۵۴ع) است - او درین تاریخ واقعات تاریخی **امیر تیمور** متوفی ۸۰۷ھ (۱۴۰۴ع) و **خلیل سلطان** متوفی ۸۱۴ هجری (۱۴۱۱ع) را گنجانیده است - تألیف این کتاب بسال ۸۲۸ھ (۱۴۲۵ع) بپایان رسیده - این تاریخ اخیراً از تهران چاپ و منتشر شد -

رش : استوری ص ۲۸۴ ؛ باڈلین ۱۵۳ تا ۱۵۸ ؛ ریو ص ۱۷۳ الف ؛ ایتهی ۱۷۳-۱۸۹

آغاز: حمداً کثیراً طیباً مبارکاً لمن یوتی الملک من یشاء. . . مقالهٔ اول در ذکر صادرات افعال و واردات احوال حضرت صاحبقرانی. . . . .

انجام : که جاوید این شاه پاک اعتقاد | بماناد و اقبال بر ازدیاد. . . . .
خلایق مرفه ز احسان او | زمین و زمان تحت فرمان او
بران در زکمتر غلامان **شرف** | دعا تیرش و استجابت هدف

۷۳
۹۸

هشت بهشت*

بخط نستعلیق ریز قرن دوازدهم هجری - ۱۸۵ ورق، ۹ × ۶ انچ، ۲۰ سطر -

مؤرخ این تاریخ حکیم الدین ادریس بن حسام الدین **البدلیسی** (۱۰ب، س۶) متوفی ۹۲۶ھ (۱۵۲۰ع) است - اسم دیگر این تألیف ''کتاب الصفات الثمانیه فی اخبار قیاصرة العثمانیه'' (۱۳ب، س ۱۵، ۱۶) نیز هست - درین تاریخ مؤلف احوال زندگانی و وقائع تاریخی

* ورق ۱۲ الف، س آخر ؛ ۱۳ ب، س ۸، ۱۴، ۱۵ -

در زمان نخستین هشت تن از سلاطین آل عثمان (از عثمان بیگ تا وفات با یزید ثانی) را. گنجانیده که از ۶۹۹-۹۱۸ھ/۱۲۹۹-۱۵۱۲ء حکومت داشتند و بهمین جهت بنام ''هشت بهشت'' موسوم ساخته است ـ در نسخهٔ حاضر (۲۱ب، س ۵، ۴) گفته که او تبیین واقعات سلاطین مزبور را از سال ۷۱۰ھ / ۱۳۱۰ء شروع نموده است ـ

این کتاب مشتمل است بر مقدمهٔ مبسوطی که دران بحث مفصل و سودمندی درباب علم تاریخ شده است و هشت کتیبه بقرار زیر :

کتیبهٔ اول در ذکر عثمان اول (جلوس ۶۹۹ / ۱۲۹۹ء)، سلطان محمد خدا بنده، سلطان غازان و چنگیز خان وغیرہ ـ

کتیبهٔ دوم در ذکر سلطان اورخان (جلوس ۷۲۶ھ / ۱۳۲۶ء) و سلاطین معاصر تورانی و ایرانی وی ـ

کتیبهٔ سوم در ذکر سلطان مراد اول (جلوس ۷۶۱ھ / ۱۳۶۰ء)

کتیبهٔ چهارم در ذکر سلطان بایزید یلدرم (جلوس ۷۹۲ھ / ۱۳۸۹ء)

کتیبهٔ پنجم در ذکر سلطان محمد اول (جلوس ۸۰۵ھ / ۱۴۰۲ء)

کتیبهٔ ششم در ذکر سلطان مراد ثانی (جلوس ۸۲۴ھ / ۱۴۲۱ء)

کتیبهٔ هفتم در ذکر سلطان محمد ثانی (جلوس ۸۵۵ھ / ۱۴۵۱ء)

کتیبهٔ هشتم در ذکر سلطان بایزید ثانی (جلوس ۸۸۶ھ / ۱۴۸۱ء و وفات ۹۱۸ھ / ۱۵۱۲ء) که معاصر و ممدوح ملاّ نور الدین جامی بوده ـ

بدلیسی تألیف این تاریخ را بفرمائش سلطان ابوالنصر بایزید ثانی (ورق ۱۲ب) در سال ۹۰۸ء / ۱۵۰۲ء شروع نموده بود ـ

نسخهٔ حاضر فقط دو کتیبهٔ اول را دارد یعنی محتوی واقعات زمان عثمان اول و سلطان اورخان میباشد ـ

رک : استوری ۴۱۳ ؛ ریو ۲۱۶ ؛ ایتهے ۵۷۱ ؛ باڈلین ۳۱۱ ؛ ایوانو ۲۱۱ ؛ بلوشه ۵۲۳ : بانکی پور ۶ : ۲۰۳ ؛ مجلس ۲ : ۲۷۶ ؛ مرکزی ۵۳۰۹ ـ

آغاز: تبارک‌الذی بیده الملک و هو علی کل شیٔ قدیر. . . ای سلطان ملک لم یزل و مالک ملک لایزال ، وی پادشاه عالم پناه. . . . .

انجام: از ملک جهان چو رحلت ماست ضرور   وان دار سرور به که این دام غرور
چون قبلهٔ جان بخاک کوی تو بود   احرام درت بسته بیایم بحضور
کل نفس ذائقة الموت والینا ترجعون. . . . .

٧٤ / ٢٨٣ نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق ١٦ شعبان ١٢٥٧ هجری (١٨٤١ء) مطابق ١٨٩٨ بکرمی - ٢١٦ ورق، ٩½ × ٦ انچ، ٢٠ سطر -

این نسخه نیز دارای دو کتیبه یعنی پنجم و ششم است که در احوال **سلطان محمد** اول (جلوس ٨٠٥ھ / ١٤٠٢ء) و **سلطان مراد** ثانی (جلوس ٨٢٤ھ / ١٤٢١ء) نگاشته شده ،

آغاز: بسم الله الرحمن الرحیم[1]   مخزن اسرار قرآن حکیم
کرد[2] نقطه سر وحدت را عیان   قطره آن گوهر درو دریا نهان

انجام: و بعد از انقیاد حکم مضمون حقایق شیون کل شیٔ هالک الاوجه الحکم والیه یرجعون، در اندیشهٔ ضبط ملک و دین ، بجلوس همایونِ سلطانی، انجمنِ جمعیت و اتفاق، ملتئم گردانیدند - الحمدلله رب العالمین و صلی الله علی محمد و آله و اصحابه اجمعین -

---

١- در اصل : هست بسم الله الرحمن الرحیم - ٢- در اصل : کرده -

۷۵
۱۳۲

مثنوی تمر نامه

بخط نستعلیق خواجه ضیاءالدین - ۳۴۱ ورق، ۱۱ × ۶½ انچ، ۱۰ سطر -

گویندۀ این مثنوی که بنام 'ظفر نامۀ تیموری' یا 'ظفر نامۀ هاتفی' نیز معروفست، مولانا عبدالله **هاتفی** اصفهانی متوفی ۹۲۷ هجری (۱۵۲۱ء) است - هاتفی همشیرزادۀ ملا نور الدین **جامی** است - او این مثنوی را بتقلید سکندر نامۀ **نظامی** سروده و بعد از حمد و نعت احوال و فتوحات **امیر تیمور** را بسلک نظم کشیده است - این نسخه برای یکی از کتابخانه های شاهی نگاشته شده بنظر میرسد - در سال ۱۸۶۹ میلادی بنام 'ظفر نامۀ تیموری'، از لکهنئو و بعدها از مدراس نیز بچاپ رسیده -

رش : ایتهے ۱۴۱۰ ؛ باڈلین ۱۰۰۶ ؛ ریو ص ۶۵۳ ، سپه سالار ۲ : ۵۴۲ : استوری ۲۸۹ ؛ ایوانو ۶۴۹ ؛ بانکی پور ۲ : ۱۱۶ ؛ آستان قدس ۷ (۱) : ۲۰۱؛ مرکزی ۱۳۶۰ -

آغاز: بنام خدائی که فکر و خرد — نیارد که تا کنه او پی برد
همین دید ازو عقل چون بنگریست — که هست او ولیکن ندانست چیست

انجام: جگر کرد خون خانۀ نقشبند — بنقاشی این همایون پرند
الهی چو این نقش فرخ نهاد — بآخر رسید آخرش خیر باد

۷۶
۲۶۴

خلاصۀ شاهنامه

بخط نستعلیق گجا دهر لعل بتاریخ ۱۱۳۱ هجری (۱۷۱۹ء) در شاهجهان آباد -
۲۶۹ ورق، ۸½ × ۵½ انچ ، ۱۵ سطر -

مصنف این تلخیص منثور شاهنامۀ فردوسی ، **توکل بیگ** ولد تولک بیگ (ص ۱، س ۹) است که بعهد **شاهجهان**، واقع نویس و امین **شمشیر خان** حاکم غزنین و کابل، بود -

(ص ۱، س ۱۰-۱۲)- **شمشیر خان** از طرف **دارا شکوه** حاکم آنجا بوده و بواقع‌نویس خود (توکل بیگ) فرمایش این کار را کرده بود - بمناسبت اسم اوست که این کتاب بنام ''شمشیر خانی'' نیز معروف است - مراد از ''شاهنامهٔ توکل بیگ' منتخب شاهنامه، تاریخ دلگشای شمشیر خانی'' نیز همین تلخیص است -

تاریخ تصنیف این تلخیص ۱۰۶۳ هجری (۱۶۸۲ء) است (ص ۱، س ۶، ۷)- توکل بیگ درین تلخیص جاهائیکه مناسب دید ابیات شاهنامه را نیز نقل کرده -

رش: ریو ص ۵۳۹؛ ایتھے ۸۸۳-۸۹۰؛ باڈلین م. ۵؛ عباسی ۲۹۱-۲۹۳؛ مرکزی ۲۹۷ ۵ -

آغاز: حمد بیغایت و ثنای بینهایت حضرت کبریا واجب‌الوجودی را که جنابِ قدسی هویتِ جلالش از ادراک و افهام مقدس و کنه صمدیت ذاتش از احاطهٔ اوهام منزه است -

انجام: سر انجام گوهر بکار آورد　　همان میوهٔ تلخ بار آورد
زبد اصل چشم نکو[1] داشتن　　بود خاک در دیده انباشتن

——:o:——

۱- در اصل : تهی -

فرهنگ ها

۷۷ / ۳۴۷

شرح نصاب صبیان

بخط نستعلیق قرن دهم هجری - ۸۱ ورق، ۷ × ۶ انچ ، ۱۹ سطر - ناقص الاول والآخر -

اسم شارح این رسالهٔ **ابو نصر فراهی** (دانشمند اواسط قرن هفتم هجری) بر ما مجهول ماند - بگمان غالب او در قرن هشتم هجری میزیسته - پدر و استادش بعضی ابیات را بر نصاب ابونصر الحاق نموده بود و شارح آنها را نیز شرح داده -

آغاز: . . . نصاب صبیان که مشتمل است بر انواع فواید و اصناف . . . نسخه خوبتر و مرغوبتر نبود و جناب مخدومی و استاذی و والدی . . . بیتی چند مشتمل بر لغات که درین کتاب نبود . . . الحاق کرده و بنده ازین الحاق ، این کتابرا شروح نوشته بود . . . .

انجام : و نام منزلیست از منازل ماه و آن چهار ستاره است و آنرا منطقة الاسد گویند و مصدر . .

۷۸ / ۳۰۷

شرفنامهٔ منیری

بخط نسخ اواخر قرن نهم هجری - ۲۹۶ ورق، $8\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{2}$ انچ ، ۱۷ سطر - ناقص الاول والاوسط والاخر -

مؤلف این فرهنگ که بنام 'شرفنامهٔ ابراهیمی' و 'فرهنگ ابراهیمی' نیز معروفست و دران کلمات و اصطلاحات فارسی با شواهد از کلام اساتذه، معنی شده، **ابراهیم قوام فاروقی**، مرید **شرف الدین** احمد یحیی منیری (متوفی ۷۸۲ هجری/ ۱۳۸۰ع) است - او این فرهنگ را بعهد سلطان ابوالمظفر رکن الدین **باربک شاه** حاکم بنگاله (حکومت ۸۶۲ - ۸۷۹ھ

/۱۴۵۸-۱۴۷۴ء) در حدود سال ۸۷۷ هجری / ۱۴۷۲ء تألیف نموده۔ بنا بخط و کاغذ و قراین دیگر دکتر مولوی محمد شفیع مرحوم احتمال داده که شاید این نسخهٔ معاصر باشد۔

رش: ریو ص ۴۹۲ ؛ ایتھے ۲۴۵۷ ؛ باڈلین ۱۷۱۸، ۱۷۱۹ ؛ بانکی پور ۹ : ۱۷ ؛ شیرانی ۲ : ۳۱۵ ؛ سپه سالار ۲ : ۱۸۹-۱۹۲ ؛ مرکزی ۲۹۰۶-

آغاز: این جهان آفتاب زده... زعفرانی این مهد، این فلک و هوای زمین ادب آوازه کرد.....

انجام: کجا روم چکنم هیچ ره نمیدانم — مرا که نیست بهجر تو چاره و یارا
چرا کباب نسازی ز بهر نقل دلم — چو با شراب ترا هست رغبتی یارا

نسخهٔ دیگر

۷۹ / ۳۰۲

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری۔ ۳۲۴ ورق، $\frac{۱}{۲}$۱۰ × $\frac{۱}{۲}$۵ انچ، ۱۸ یا ۱۹ سطر۔ کرمخورده و پوسیده۔

بر سر ورق این نسخه کسی اسم این کتابِ لغت را ''فرهنگ ابراهیم شاهی'' نوشته است که خطاست۔ نسخه بقدری کرمخورده است که تقریباً ناقص الآخر شده۔

آغاز: بنام خداوند هستی به است — سر آغاز هر نامه ای را که هست
خداوند انس و خداوند جان — خداوند جسم و خداوند جان

انجام: نسخه خیلی کرمخورده است و از آخر اصلاً خوانا نیست۔

۸۰
۲۹۹

کنز اللغات*

بخط نستعلیق ۱۰۸۸ هجری (۱۶۷۷ء) - ۱۱۴ ورق، ۸ × ۴ ۳/۴ انچ، ۲۲ سطر۔

مؤلف این کتاب لغت **محمد بن عبدالخالق** بن معروف (ص ۱، س ۷) است که بنام کارکیا **سلطان محمد** گیلانی (حکومت ۸۵۱ھ - ۸۸۳ھ / ۱۴۴۷-۱۴۷۸ء) تألیف نموده۔ درین فرهنگ لغات قرآن شریف و احادیث نبوی و کلمات دیگر عربی را که در زبان فارسی مستعمل است بفارسی معنی کرده شده۔ در آخر مقدمهٔ نسخهٔ بانکی‌پور مؤلف حادثهٔ قتل پسر سلطان محمد بنام **مرزا علی** را که در سال ۹۱۱ھ (۱۵۰۵ء) بدست برادر خود کشته شد نیز نقل نموده۔ این مطلب میرساند که مؤلف تا سال ۹۱۱ھ بقید حیات بوده۔ این فرهنگ در تهران و تبریز بچاپ رسیده است۔

رش: ریو ص ۵۰۷، ۵۰۸؛ ایتھے ۲۳۹۲-۲۳۹۶؛ باڈلین ۱۶۷۰؛ بانکی پور ۹ : ۷۴؛ سپه سالار ۲ : ۲۵۱؛ ڈھاکا ۱ : ۲۰؛ مرکزی ۱۴۳۰، ۲۶۷۱-

آغاز: ابتدای هر سخن آن خوبتر در هر مقام کو بود باحمد[1] معبود خدای پاک نام

انجام: یلمعی، مرد زیرک که بچیزی چنان گمان برد که گوئی دیده است یا شنیده، یزنی، نیزه منسوب به ذوالیزن که پادشاه حمیر بوده است۔

---

* ص ۳، س ۱۷ -
۱- دراصل : گر بود تحمید -

۸۱
۷۷

تحفة السعادة

بخط نستعلیق سعد الله بین سالهای ۱۰۱۲ - ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۳ - ۱۶۰۵ء، در لاهور۔ ۱۰ صفحه، ۱۸ × ۱۱ انچ، ۱۰ سطر۔ ناقص الاول والاخر۔

مؤلف این فرهنگ لغات فارسی که بنام سلطان **سکندر لودهی** (ص ۱، س ۴، ۵) (۸۹۴ - ۹۲۳ھ / ۱۴۸۹ - ۱۵۱۷ء) تألیف شده، **محمود** بن شیخ ضیاء است، چنانچه خود گفته:

بنده محمود ابن شیخ ضیاء   خواهد از حق همی جلا و ملاء

(ص ۲، س ۱۱)۔

تأریخ تألیف این فرهنگ دهم صفر ۹۱۶ هجری (۱۵۱۰ء) است، چنانکه از بیت زیر مؤلف بر میآید:

که شد از فضل ذوالجلال تمام   داشته 'تحفة السعادة' نام

بُد گذشته دهم ز ماه صفر   سنه تسع مأة و ست عشر (ص ۲، س ۵)

رش: ایتهے ۹۱۶؛ باڈلین ۱۷۲۰؛ شیرانی ۲: ۳۱۳؛ ریو ص ۴۹۳؛ بانکیپور ۹: ۲۱؛ باڈلین ۱۶۷۱، ۱۷۳۲؛ بلوشه ۹۷۹؛ مرکزی ۲/۵۳۵۲۔

آغاز: گر نه در بدو فطرتش بودی   از دو عالم وجود پیمودی
هرچه بودست و هست و خواهد بود   همه عالم طفیل آن مقصود

انجام: بودال[1]، بوزن فرجال یعنی پرکار۔ باقل: قاف[2] مکسور نام مردی احمق که روزی..

۱- در اصل: بودل -   ۲- در اصل: کاف -

۸۲
۷۵

مؤید الفضلاء*

بخط نستعلیق سعدالله ولد عبدالعزیز بین سالهای ۱۰۱۲ھ — ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۳ — ۱۶۰۵ء، در لاهور - ۱۰۹ صفحه، ۱۸×۱۱ انچ، ۱۵ سطر- ناقص الاول -

مؤلف این فرهنگ فارسی، **محمد بن لاد** دهلوی (ص ۱، س ۸) است ، که لغات مشکله از شاهنامه ، خمسهٔ نظامی ، ستهٔ سنائی ، قصائد انوری و خاقانی ، دیوان سلمان و سعدی و حافظ را که در فرهنگهای دیگر مثل لسان الشعراء، ادات الفضلا، دستورالافاضل، مؤید الفواید و شرح مخزن وغیره نیامده بود، معنی کرده - کلمات عربی و فارسی و ترکی را سوا سوا درج نموده - طبق **بلاخمن** او این فرهنگ را درسال ۹۲۵ھ (۱۵۱۹ء) تألیف نموده- ترتیب کلمات از لحاظ حرف آخر کلمه است - قسمت آخر فرهنگ مشتمل است بر اصطلاحات فارسی که درین نسخه فقط تا حرف 'خ' موجود است و بقیه‌اش مفقود شده - این فرهنگ درسال ۱۳۰۲ھ/ ۱۸۸۴ء از مطبع نولکشور بچاپ رسیده -

رش : باڈلین ۱۷۲۰ : ریو ص ۴۹۴ : ایتھے ۲۴۵۹ : بانکی پور ۹ : ۱۸ : فرهنگ نویسی ۶۶ : ڈھاکا ۱۹۳ -

آغاز: محامد متوافره و مدایح متکاثره مر دادار دانا و تنگری توانا را که بتألیف چندین حروف معدوده ، چندین لغات نا محصوره و کلمات غیر محدوده پرداخت. . .

انجام : کلوخ انداز: یعنی آب شراب که پیوسته و بی ناغه خورند و نیز شرابی که در آخر ماه شعبان خورند - کذا فی الاصطلاح - کندر: نام شهری آبادان کردهٔ فریدون -

درآخر این فرهنگ ورقی از ''منشآت لطیفه'' مؤلفه ۹۲۵ھ، (ایتھے ۲۰۵۵) تألیف غیاث الدین **خواند میر** نیز منسلک است که بتاریخ ۱۰۱۲ھ بدست سعد الله ولد عبدالعزیز ، در لاهور کتابت شده - این ورق قطعات تواریخ وفات امیر خسرو ، مولانا نظام الدین قاضی ، امیر حسین معمائی ، تاریخ تألیف نسب نامه ، و خاور نامه و تاریخ جلوس **سلطان محمد مرزا** را دارد -

* ص ۱، س ۱۴ -

۸۳
۳۰۰

تحفة الاحباب

بخط نستعلق حبیب برس پوری بتاریخ ۴ رجب ۱۰۸۸ هجری/۱۶۷۷ء - ۵۰ ورق، $۸ \times \frac{۳}{۴}$ ۴ انچ ، ۲۲ سطر -

مؤلف این کتاب لغت، **حافظ اوبهی** خراسانی است که کلمات مشکل فارسی را بفارسی معنی کرده - او این فرهنگ را بنام مرزا **سعد الدین** وزیر مشهدی تألیف نمود - تاریخ تصنیف این لغت ۹۳۶ هجری (۱۵۲۹ء) است و ''اتمام الکتاب'' کلمات تاریخی آنست - مؤلف این فرهنگ قبل از ۹۷۴ھ (۱۵۶۶ء) در بخارا وفات یافت -

رش : ریو ص ۴۹۴ : ادبیات ۸۲ : نشریه ۳ : ۷ ؛ آریانا سال ۷ شماره ۹ : ۳۹ -

آغاز : فضلای فصیح زبان و فصحای بلیغ بیان افصح کلمات و افضل لغات حمد و ثنای متکلمی را دانند که رتبهٔ فصاحت و درجهٔ بلاغت را بمرتبهٔ اعلی علیین رسانید -

انجام : آن فلک رأئی که جانی از تصانیف سلیم   بهر خدام جنابش نسخه‌ای کرد انتخاب
تحفة‌الاحباب نامش کرد چون طغرانوشت   منشی طبعم باسم آصف عالی جناب
چون بنای این کتاب انتخاب اتمام یافت   شد رقم تاریخ اتمامش به ''اتمام الکتاب''
۹۳۶

۸۴
۳۰۹

فرهنگ جهانگیری*

بخط نستعلیق اواخر قرن یازدهم هجری - ۳۱۵ ورق ، $۱۰\frac{۱}{۳} \times ۶\frac{۱}{۳}$ انچ ، ۲۱ سطر - ناقص الاخر -

مؤلف این فرهنگ کلمات فارسی **جمال الدین حسین** انجو ابن فخر الدین حسن انجو [شیرازی] (ص ۱، س ۱۰) متوفی بعد از ۱۰۳۰ هجری / ۱۶۲۱ء است - او این فرهنگ را

* ص ۴، س ۶ -

بفرمایش **اکبر اعظم** شروع نموده بود ولی چون در زندگیش نتوانست باتمام برساند، بنام شاه وقت (جهانگیر) (۱۰۱۴-۱۰۳۷ھ / ۱۶۰۵-۱۶۲۸ع) موسوم ساخت۔ تاریخ اتمام این فرهنگ ۱۰۱۷ هجری (۱۶۰۸ع) است، چنانکه گفته:

مرتب گشت این فرهنگ نامی　　باسم شاه جم جاه جهانگیر
چو جستم سال تاریخش خرد گفت　　زهی فرهنگ نورالدین جهانگیر
۱۰۱۷ھ

این فرهنگ در لکهنؤ بچاپ رسیده۔

رش: ریو ص ۴۹۶-۴۹۸؛ ایتهے ۲۴۸۱-۲۴۹۳؛ باڈلین ۱۷۴۳-۱۷۴۶؛ بانکی پور ۹: ۲۳، فرهنگ نویسی ص ۸۱؛ ڈهاکا ۱۹۵؛ سپه سالار ۲: ۲۱۲-۲۱۷۔

آغاز: آنکه بر لوح زبانها حرف اول نام اوست　　آن همی گوید اله این ایزد و آن تنگری[۱]

حمد بیحد و سپاس بیقیاس مر صانعی را سزاوار است که کاخ دماغ صدر نشینان محفل سخندانی....

انجام: شیشه‌باز کنایه از دو چیز است، اول کنایه از دغاباز و محیل بود۔ دوم کنایه از آفتاب باشد۔ شیشه خوناب۔

۸۵ غرایب اللغات
۲۹۷

بخط نستعلیق ۱۱ صفر ۱۲۶۰ هجری مطابق ماه مارس ۱۸۴۴ میلادی۔
۵۲ ورق، $9\frac{1}{2} \times 6$ انچ، ۱۵ سطر۔

مؤلف این فرهنگ که دران لغات و کلماتِ نادر و غریب اردو و هندی بزبان فارسی معنی شده، **عبدالواسع** هانسوی (ص ۱، س ۴) است که معاصر **اورنگ زیب** عالمگیر (حکومت ۱۰۶۸ھ تا ۱۱۱۸ھ) / ۱۶۵۸-۱۷۰۷ع) بوده۔ در برابر کلمات هندی،

۱- در اصل: تنگری (تنگری، در زبان ترکی بمعنی خداست)۔

معادلات عربی آنها را نیز نقل کرده۔

رش: ریو ۹۹۸الف، ۱۰۳۰الف، ۱۰۹۶ب؛ بانکی پور ۹: ۵۱؛ ایوانو (کرزن) ۵۴۷-۵۴۸؛ شیرانی ۲: ۳۱۵؛ ایتھے ۱۱۵۰-

آغاز: سبحان ربک رب العزة عما یصفون... میگوید گرفتار بی معنی و کردار لایعنی عبدالواسع هانسوی که هر چند این هیچمدان را لیاقت ترتیب و قابلیت تألیف نبود۔

انجام: ملیله، بمیم ولام و یاء مثنا و هاء تحتانیه بروزن قلیله۔ یقال به ملیلهای حراره نی عظامه۔

۸۶ / ۳۰۳ چراغ هدایت*

بخط نستعلیق ۲۷ رجب ۱۱۶۰ هجری (۱۷۴۷ء) - ۱۴۵ ورق، $9\frac{1}{2}\times 5$ انچ، ۱۹ سطر۔ (نسخهٔ معاصر)۔

مؤلف این فرهنگ لغات فارسی بفارسی، که در حقیقت دفتر دوم از ''سراج اللغت'' اوست، دانشمند شهیر **سراج الدین علی خان آرزو** متولد ۱۱۰۱ھ/ ۱۶۸۹ء و متوفی ۱۱۶۹ھ/ ۱۷۵۵ء است۔ تاریخ تألیف این فرهنگ ۱۱۶۷ هجری / ۱۷۴۳ء است۔ این دفتر مشتمل بر دو قسم است:

اول، لغات مشکل که اهل هند معانی آنرا نمی دانند

دوم، لغات معروف ولی از صورت صحیح آن عموم مردم اطلاع ندارند۔

در آخر نسخه مهری از ابوالفخر **محمد معین الدین** فرزند علی... حنفی اشعری صدیقی، بسال ۱۲۳۳ هجری / ۱۸۱۸ء ثبت است۔ در لکهنؤ و کانپور و تهران بچاپ رسیده۔

رش: ریو ص ۵۰۱؛ ایتھے ۲۵۱۴؛ فرهنگ نویسی ص ۱۱۴؛ ڈھاکا ۱۹۹؛ پشاور ۱: ۲۵۱

* ص ۱، س ۲۔

آغاز: خداوندا چون از اشعار شیخ گرامی و خواجهٔ نامی ، **نظامی** گنجوی. . . .

خرد را تو روشن بصر کرده ای چراغ هدایت تو بر کرده ای

مرجو از جناب. . . . که این چراغ تا صبح قیامت روشن باشد. . . .اما بعد حمد واضع جمیع لغات و صلوة بر افصح و افضل موجودات. . . .

انجام : یونقار: بضم اول و واو غیر ملفوظ و سکون نون و قاف بالف کشیده و رای مهمله ـ تاری که از روده سازند و بمعنی مطلق ریسمان و تار نیز آمده چنانچه وقت و ساعت و اغلب که این لفظ ترکی است یا فرنگی ، شفائی گوید :

ریزد از تار تیز بی آهنگ از برونش اگر کنی یونقار

و میتواند که بمعنی سازی باشد ـ

۸۷ / ۳۰۶ نسخهٔ دیگر

بخط شکستهٔ ۱۲۲۳ هجری / ۱۸۰۸ء - ۱۱۱ ورق ، ۹ × $\frac{1}{2}$۶ انچ ، ۱۹ سطر ـ

این نسخه گر چه کتابتِ بعدی است ولی کامل تر و محفوظ تر از نسخهٔ قبل است و نیز از نسخه‌ای نقل شده که مؤلف مقابله نموده و امضای خود برآن ثبت کرده بود ـ

آغاز: خداوندا چون از اشعار شیخ گرامی و خواجهٔ نامی **نظامی** گنجوی رحمت الله علیه این بیت بطریقِ فال درحق این نسخه برآمده : خرد را تو روشن بصر کرده ای. . .

انجام : یونقار ، . . . . تاری که از روده سازند و بمعنی مطلق ریسمان و تار نیز آمده ، چنانچه. . . . که این لفظ ترکی است یا فرنگی ـ شفائی گوید :

ریزد از تار تیز بی آهنگ از برونش اگر کنی یونقار

و میتواند که بمعنی سازی باشد ـ

۸۸
―――
۳۰۵

مرآت الاصطلاح*

بخط نستعلیق پرست رام در قرن سیزدهم هجری - ۱۸۴ ورق، ۱۲ × ۷ ۳/۴ انچ ، ۱۹ سطر-

مؤلف این فرهنگ که دران اصطلاحات و تراکیب فارسی با شواهد از کلام شعرا، شرح داده شد ، **انند رام مخلص** (ص ۱ ، س ۶) متوفی ۱۱۶۴ هجری (۱۷۵۱ع) است که شاگرد مرزا بیدل بوده- بیشتر اصطلاحاتی را گرفته که در اشعار شعرای متأخر آمده-

او این فرهنگ را در سال ۱۱۵۶ هجری / ۱۷۴۳ع شروع (۴ب، س ۱۰) و در سال ۱۱۵۸ هجری (۱۷۴۵ع) بپایان رسانیده (ص ۲، س ۱۷، ۱۸) - ''تحقیق اصطلاحات'' اسم تاریخی آنست چنانکه گفته :

این نسخه را که نامش مرآت اصطلاح است   تألیف چون نمودم در بهترین ساعات
کلک سخن طرازم تحریر کرد مخلص   تاریخ اختتامش ''تحقیق اصطلاحات''
۱۱۵۸

ولی در آخر نسخه گفته که او این فرهنگ را بتاریخ ۹ ربیع الاول ۱۱۵۷ھ / مطابق ۲۶ جلوس محمد شاه باتمام رسانیده-

رش : استوری ص ۶۱۲ ؛ فرهنگ‌نویسی ص ۱۴۹ ؛ بانکی پور ۹ : ۳۱ ؛ ریو ص ۹۹۷

آغاز: ربنا در مقامیکه کروبیان ملاء اعلیٰ باوجود سرودن زمزمهٔ حمد بگوناگون نعت اعتراف بقصور نمایند، مخلص بی زبان را چه قدرت که لب به سخن گشاید. . . .

انجام : یکی از مردم شهر باو رسیده گفت الحال ترا خواجهٔ قند و نبات باید گفت- گـر گفت فهمیدم چه میگوئی یعنی کشک- مثل : یار باقی و صحبتش باقی-

---

* ص ۲، س ۱۶ -

۸۹
―――
۳۰۸

غرایب اللغات*

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۱۳۱ ورق، ۱۲ × ۶ $\frac{1}{2}$ انچ ، ۲۳ سطر- ناقص الاخر-

مؤلف این فرهنگ که دران کلماتِ نادر و غریب هندی و اردو بفارسی معنی شده ، **سراج‌الدین علی خان آرزو** (ص ۱ ، س ۲) متوفی ۱۱۶۹ھ/۱۷۵۵ء است - درین فرهنگ که بنام 'نوادراللغات' یا 'نوادر الالفاظ' نیز یاد شده ، مؤلف معادلات ترکی و تازی را نیز داده - بنا بگفتهٔ خود ، او فرهنگ **عبدالواسع** هانسوی را که بهمین نام است (رش شماره ۸۵) اصلاح کرده -

رش : استوری ص ۸۳۷ ؛ ریو ص ۱۰۳۰ ؛ بانکی پور ۹ : ۵۲ ، سپرنگر ص ۱۳۵ ؛ شیرانی ۲ : ۳۱۶ -

آغاز: سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم - بعد حمد و سپاس معلم الاسماء و صلوة و سلام (بر) افصح الفصحا، می گوید[1] قاصر سراج الدین علی **آرزو** تخلص که یکی از فضلای هندوستان -

انجام: هوتهنل : در رساله آدم بزرگ لب - برطام بباء موحده مکسور و سکون رای سهمله و طای سهمله . . . و لب گنده هر دو آورده . . . .

* ص ۱ ، س ۳ -

۹۰
۳۷۱

نور الابصار*

بخط نستعلیق ۲ شعبان [اوائل قرن سیزدهم هجری] - ۲۷۴ ورق، ۱۰″×۷″، ۱۶ سطر-

مؤلف این تألیف که در علم صرف و نحو زبان ترکی و فرهنگ کلمات ترکی بفارسی است، رائے **دهن سنگه** متخلص به کاشی ولد رائے **بیربل** کایستهه متوطن لکهنؤ میباشد - او این فرهنگ را بعهد **شاه عالم ثانی** (ص ۲، س ۵) بنام راجه اجیت سنگه متوفی ۱۲۰۸ھ (۱۷۹۳ع) که در ۱۱۹۲ھ (۱۷۷۸ع) قلعدار و ناظم دهلی بوده، تألیف نمود - کاشی این اثر را به همکاری شیخ **حیات علی** (ص ۳، س ۱۲) بتاریخ ۶ جمادی‌الثانی ۱۱۹۵ھ (۱۷۸۱ع) بپایان رسانید - این کتاب دارای چهار اشعه است بقرار زیر:

اشعهٔ اول : در بیان علم صرف و نحو

اشعهٔ دوم : در بیان اوامر (افعال امر مصادر زبان ترکی را بفارسی معنی کرده و بصورت فرهنگ در آورده است)

اشعهٔ سوم : در بیان اسماء جامد (اسمای زبان ترکی را بفارسی شرح داده است)

اشعهٔ چهارم : در بیان کارخانجات و مسائل دیگر (این اشعه بدو بارقه منقسم است - اول دربارهٔ کارخانجات و دوم درباب مسائل دیگر)

نسخهٔ دیگری ازین اثر در فهارس مطبوعه بچشم نخورد و لذا یکی از نوادر است -

آغاز: برگزید از جنس حیوان نوع انسانرا به نطق
بست نقش انتظام و نسق امکان را به نطق
ازسخن رنگ بلاغت ریخت تحسین کلام
داده پرداز تجلی جوهر جان را به نطق

انجام: قاری و سامع ز فیض این کلام
جاودان بادا مظفر بر مرام
از حوادث جاودان محفوظ باد
روح معنی و بیان محفوظ باد

* ص ۳، س ۹ -

طب

۹۱

۲۸۷

ذخیرهٔ خوارزمشاهی*

بخط نسخ کم نظیرِ محمد بن احمد سمنانی بتاریخ ۴ جمادی‌الاخر ۱۲۰۶ هجری ۱۷۹۲ء۔
۲۸۷ ورق ، ۱۲ × ۸ انچ ، ۳۶ تا ۳۹ سطر۔

مؤلف این کتاب ضخیم سید زین‌الدین ابو ابراهیم اسماعیل قریش بن محمد بن احمد الحسینی الجرجانی (ص ۱ ، س ۱۶) متوفی ۵۳۱ هجری/ ۱۱۳۶ء است۔ او تألیف این کتاب را بسال ۵۰۴ هجری/ ۱۱۱۰ء بپایان رسانید (ص ۱ ، س ۴)۔ کتاب را که مشتمل بر مقدمه و ۹ کتاب و تتمه بنام قرافادین بشرح زیر است ، بنام ابوالفتح قطب الدین [محمد] عماد الدوله امیر ارسلان خوارزمشاهی (ص ۱ ، س ۱۰) که حکومت وی از ۴۹۰-۵۲۱ھ/ ۱۰۹۷ — ۱۱۲۷ء بوده معنون ساخته :

کتاب اول : در حد طب یعنی جزو علمی و عملی از علم طب۔ دوم : در یاد کردن انواع خلطهای تن مردم۔ سوم : اندر نگاهداشتن تندرستی ، تدبیر طعام و هوا و شراب و خواب وغیره۔ چهارم : اندر شناختن هر بیماری۔ پنجم : احوال تب و علاج آن۔ ششم : علاج بیماری‌ها از سر تا پا ۔ هفتم : علاج آماسها و ریشها و تدبیر شکافتن آن۔ هشتم : پاکیزگی و آراستگی۔ علاج اندامی که تباه شود (کتاب آزردگی و زخم وغیره)۔ نهم : اندر احوال چیزهای زیان‌کار و زهرها و دفع مضرت آن (کتاب السموم)۔

رش : ریو ص ۴۶۶ ، ۴۶۷ : ایتھے ۲۲۸۰-۸۳ ؛ باڈلین ۱۵۷۶ تا ۱۵۷۸ ؛ عباسی ۲۴۵ ؛ پشاور ۱۵۸۸ ، ۱۶۵۰۔

---

* ص ۱ ، س ۷۔

آغاز: الحمدلله حمد الشاکرین . . . چون تقدیر ایزد تعالی چنان بود که جمع کنندهٔ این کتاب بندهٔ دعاگوی خداوند **خوارزمشاه** . . . اندر سال پانصد و چهار از هجرت و خوشی هوا و آب . . . . این کتاب بنام این خداوند کرد و کتاب را ''ذخیرهٔ خوارزمشاهی'' نام کرد ۔

انجام: و گفته اند تخم شلغم دشتی بدل آنست ۔ غار بدل آن برگ تمام است ۔ غاف بدل آن مثل آن سارون است و نیمهٔ وزن آن افسنتین ۔ غاریقون بدل آن نداشت و مثل آن خیر والله اعلم بالصواب ۔

۹۲ / ۲۸۶ نسخهٔ دیگر

بخط نسخ و نستعلیق ۱۲ شوال ۸۸۷ هجری (۱۴۸۲ع) - ۵۰۶ ورق ،
(۱—۲۶ نسخ ، ۲۷—۲۴۹ نستعلیق ، ۲۵۰—۳۵۴ نسخ ، ۳۵۵ تا آخر نستعلیق) ۔
۱۲ ۱/۲ × ۸ انچ ، ۲۳ سطر ۔

درین نسخهٔ کتاب ۶ ، ۷ ، ۸ را ندارد و بر سر ورق و صفحهٔ آخر آن مهری بتاریخ ۱۲۷۸ھ / ۱۸۶۱ع نیز ثبت است ۔

آغاز: اما بعد چون تقدیر ایزد تبارک و تعالیٰ چنان بود که جمع کنندهٔ این کتاب بندهٔ دعاگوی خداوند **خوارزمشاه** و بخدمت این خداوند نیک بخت شدم اندر سال پانصد و چهار از هجرت و خوشی هوا و آب این ولایت بدیدم . . .

انجام: و گفته اند نیم وزن قرنفل و نیم جزو قرفه خردل بدل آن و تخم سپندان سرخ است ۔ دو وزن آن گفته اند شلغم بدل آنست ۔ غاریقون اندک تمام است ۔ غافت بدل آن مثل اسارون است ۔ ختین غاریقون بدل آن ۔ تمت ۔

۹۳
۳۱۱

کتاب الصیدنه

(تلخیص رساله صیدله بفارسی)

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۲۰۱ ورق ، ۹ × ۷ انچ ، ۱۷ سطر -

مؤلف این کتاب طب که تلخیص آزاد رساله صیدنهٔ ابوریحان **بیرونی** از عربی بفارسی است ، **ابوبکر** بن علی بن عثمان اسفر الکاشانی است - او این کتاب را بین سالهای ۶۰۷ - ۶۲۶ هجری (۱۲۱۰ - ۱۲۲۹ع) برای **ایلتتمش** ترجمه کرده - درین کتاب اول کلمهٔ عربی که اسمای دواها و نبات و اشیای دیگر طب است نوشته و بعد مترادفات فارسی ، سریانی ، سندی ، و هندی وغیره با خاصیت آنها درج میکند و میشود این را یک لغت و فرهنگ طب محسوب داشت - اگرچه نسخه‌های این اثر در کتابخانهٔ موزهٔ بریتانیه زیر شماره ۵۸۴۹ و دیگری در کتاب خانهٔ علیگڑھ (هند) نیز موجود است ولی بازهم یکی از نوادر است -

آغاز: حرف الالف - اباعیس ، نباتیست که مألوف شتر مرغ است - آبدار......... سنبل مانند و اندک طعم باشد - اباعلس بعضی ابوعلس گویند ، فارسی گل خیری گویند ، خاصیت گرم و خشک و در درجهٔ اول قابض است -

انجام: ینبوت - لیث گوید ینبوت ، درخت خشخاش را گویند... و اگر با شراب پخته شود قوت او زیادت باشد و اگر شکوفه و برگ او را بروغن بپزند و اندام‌ها را بدان روغن بمالند سرما خورده را که در تب‌های کهنه بود ، منفعت کند والله اعلم -

۹۴
۲۸۱

مقدمهٔ دستور العلاج*

بخط نستعلیق اواخر قرن سیزدهم هجری - ۸۰ ورق، ۹×۶ انچ ۱۷ سطر- ناقص الاخر-

مؤلف این اثر که مقدمه ایست بر کتاب خودِ او بنام ''دستور العلاج'' **سلطان علی طبیب** خراسانی (ص ۲، س ۴) است که حکیم باشی **کوچم خان** (حکومت ۹۱۶-۹۳۶ھ/ ۱۵۱۰-۱۵۲۹ء) بوده - او این مقدمه را بعهد **سلطان ابو سعید** بهادر خان (حکومت ۹۳۶-۹۳۹ھ/ ۱۵۲۹-۱۵۳۲ء) بر کتاب خود نگاشت که محتوی ۱۶ باب است - بر سر ورق این نسخه مهری بتاریخ ۱۷ ربیع‌الثانی ۱۳۱۰ھ/ ۱۸۹۲ء نیز ثبت است-

رش: ریو ص ۴۷۳؛ ایتھے ۲۳۰۷؛ باڈلین ۱۵۹۳؛ عباسی ۲۴۹-

آغاز: حمد و سپاس کریمی را که... و ستایش بیقیاس رحیمی را که شفا بخش خلایق است و...... که در جیب آن نوش داروی دلهای رنجور است، تحفهٔ بارگاهی که مسجود هر عزیز و ذلیل و معبود هر صحیح و علیل است-

انجام: و آمدن بحران در روز نیک از روزهای بحرانی و اندازه کردن روزی مناسب آن روز و استفراغ از مادهٔ مرض باندازهٔ بی تقصیری و افراط و بدان طریق....

۹۵
۲۸۳

شافی الاوجاع*

بخط نستعلیق امام الدین در قرن دوازدهم هجری - ۱۶۴ ورق، $9\frac{3}{4}$×۷ انچ، ۲۰ تا ۲۴ سطر-

مؤلف این کتاب طب **حبیب الله** بن نور الدین محمد بن حبیب الله الطبیب (۲ب، س ۱) است که در سال ۹۴۹ هجری/ ۱۵۴۲ء بنام خان **محمد کریم خان** تألیف نموده (۳ب،

* ص ۴، س ۲-
* ص ۴ب، س ۲-

س ٥) ـ سال تألیف این کتاب از قطعهٔ زیر بر میآید :

چو اتمام این نامهٔ دلپذیر	بامداد توفیق حق شد نصیب
رقم کردم از بهر تاریخ آن	تمام کتاب حبیب طبیب
	۹۳۹

کتاب مورد بحث در مقدمه و دو مقاله است بشرح ذیل :

۱ـ در بیان امراضی که مخصوص به اعضای بدن است از سر تا قدم و دران ۳۳۶ مرض مذکور است ـ

۲ـ در بیان امراضی که از خوردن سموم و گزیدن حیوانات لاحق شود و دران ۱۲۰ عارضه بیان شده ـ

رش : مرکزی ج ۳، بخش ٥ ، مجلد ۷ ، ص ۲۷۳۱ ؛ ذریعه ۴ : ۳۹٥ ـ

آغاز: مراسم حمد صحیح و لوازم شکر صریح حکیمی را شاید که بمحض حکمت کامله و کمال قدرت شامله مزاج جمیع انام را از امتزاج عناصر مختلفة المآثر التیام و انتظام داده. . . .

انجام : مناسب آن است که پاک کنند معده را [از ما] بقی و بعد ازان عسل و فلفل میل نمایند که آن حل میکند و لطیف میسازد شیر بسته را ـ

الحمد لمن لـه دواء الاسقام
والشکر لمن لـه شفا الآلام. . . .

۹۶
۲۸۵

تحفة المؤمنين

بخط نستعليق اواخر قرن دوازدهم هجری - ۱۷۶ ورق، ۱۲ ۱/۲ × ۶ ۱/۲ انچ، ۲۵ سطر - ناقص الاول والآخر۔

مؤلف این تألیف که بمناسبت اسم شاه **سلیمان صفوی** (حکومت ۱۰۷۷-۱۱۰۵ھ/ ۱۶۶۶-۱۶۹۳ع) بنام ''تحفه سلیمانی، نیز یاد شده، **محمد مؤمن** بن میر محمد زمان حسینی طبیب تنکابنی دیلمی است که بملازمت شاه مذکور بسر میبرده۔ پدرش نیز در ملازمت دودمان صفویه بوده (ص ۱، س ۲۲) و در تألیف این کتاب با پسر تشریک مساعی داشت۔ او تألیف این کتاب را که مشتملبر پنج تشخیص و سه دستور بقرار زیر است، در سال ۱۰۸۰ هجری/ ۱۶۶۹ع بپایان برده :

تشخیص اول : در بیان سبب اختلاف اقوال اطباء - ۲- ذکر صفات افعال ادویه - ۳- ماهیت و خواص ادویه - ۴- مداوی سموم - ۵- در بیان اوزان -
دستور اول : در بیان اعمال متعلق به ادویهٔ مفرده مثل شستن و سوختن و امثال آن۔
دوم : در اعمال متعلق به ادویهٔ مرکبه و ذکر معاجین و حبوب وغیره۔
سوم : در معالجات

قسمت دوم (دستورات) این اثر در دهلی و اصفهان و تهران بچاپ رسیده۔

رش : ریو ص ۴۷۷ ؛ ایتهے ۲۳۲۸ ؛ باڈلین ۱۶۰۵-۱۶۰۸ ؛ ادبیات ۸۹ ، نشریه ۳ : ۳۰۶ ؛ عباسی ۲۶۲ ، ڈھاکا ۳۱۹ -

آغاز : ... خادم مخادیم نجیب مومن حسینی طبیب مجرب یافته و از صاحبان تجربه اقتباس نموده مجموعه سازد ، بنا برین لازم دانسته است که بقدر امکان در تشخیص ادویه بارعایت اختصار پردازد -

انجام: . . . . نزد جمعی مومی کم عسل است که در آشیانهٔ زنبورِ عسل یافت میشود و نزد بعضی وسخ الکوایر است که بفارسی برمو گویند و آن موم سیاهیست که رخنه‌های آشیانه را بآن مسدود میکنند ـ ـ ـ ـ دوم گرم و خشک و لطیف. . . .

۹۷
―――
۲۸۲

قرابادین قادری*

بخط نستعلیق غلام محی الدین بتاریخ ۱۵ جمادی الثانی ۱۲۵۱ هجری (۱۸۳۵ء) ۵۲۱ ورق، ۱۰×۷ انچ، ۱۹ سطر -

مؤلف این کتاب طب، امیر محمد اکبر عرف محمد ارزانی (ص ۱، س ۹) است که در سال ۱۱۲۶ھ/ ۱۷۱۴ء شروع و در سال ۱۱۳۰ھ (۱۷۱۸ء) بپایان برده (ص ۲، س ۳) - مؤلف چون ارادتمند سید عبدالقادر جیلانی است اسم کتاب را بنام او نهاده (ص ۲، س ۹، ۱۰) و آنرا به ۲۲ و در بعضی نسخ به ۲۳ باب تقسیم نموده (ص ۲، س ۱۱) -

او مؤلف چندین اثر مهم در طب است که دربن کتاب نیز از آنها اسم برده مانند، تلخیص طب النبی از شیخ جلال الدین سیوطی، طب الاکبر، مفرح القلوب، میزان الطب، تعاریف الامراض و مجربات اکبری (ص ۲، س ۱-۳) -

اصل و ترجمه‌های اردوی این کتاب چندین بار از بمبئی، دهلی و شهرهای دیگر هند و پاک بچاپ رسیده -

رش: ریو ص ۴۸۰؛ ایتهے ۲۳۴۴؛ عباسی ۲۳۲؛ ڈھاکا ۳۱۷؛ پشاور ۱: ۳۰۱ -

آغاز: ثنائی که شایان جناب مستطاب حضرت الهی تعالیٰ است بجز وی سبحانه نیاید پس السنهٔ بندگان چنین ذاتی را بغیر. . . .

انجام: و این درویش نیز در اکثر علل به تشرب وی امر کرده و نافع یافته و در علل مزمنه بعد تنقیهٔ کامل اثر کلی دارد -

* ص ۲، س ۱۰ -

تذکره ها

۹۸/۶۵ سیر الاولیاء*

بخط نستعلیق عنایت ولد سید فضیل بتاریخ شوال ۱۰۷۷ھ/۱۶۶۶ء در اجمیر شریف۔ ۲۵۷ ورق، ۱۰×۶ انچ، ۲۱ سطر۔

مؤلف این کتاب **محمد بن مبارک** معروف به میر خورد متوفی ۷۷۰ھ/ ۱۳۶۸ء است که در زمان **فیروز شاه** تغلق (۷۵۲-۷۹۰ھ/ ۱۳۵۱ء-۱۳۸۸ء) میزیسته۔ بنا بر این زمان تألیف این اثر بین سالهای ۷۵۲-۷۷۰ هجری (۱۳۵۱-۱۳۶۸ء) میباشد۔ این کتاب مشتمل بر ده باب است بقرار زیر:

۱- مناقب و کرامات حضرت نظام الدین اولیاءؒ و شجرۂ خواجگان چشت ۲- مناقب و فضایل خواجه معین الدین چشتیؒ ۳- مناقب و کرامات اولاد شیخ فرید الدینؒ ۴- کرامات خلفای حضرت نظام الدینؒ اولیاء ۵- مناقب و فضایل یاران حضرت نظام الدین اولیاءؒ ۶- ارادت و خلافت مشائخ قدس ۷- ادعیۂ ماثوره و اوراد مقبولۂ حضرت نظام الدینؒ و شیخ فرید الدینؒ ۸- محبت و شوق و عشق باریتعالیٰ ۹- سماع ۱۰- ملفوظات و مکتوبات حضرت نظام الدین اولیاءؒ۔

درین کتاب ذکر و تبصره بر آثار و کلام حضرت امام غزالی، حکیم سنائی، حضرت امیر خسرو و حسن سجزی نیز هست۔ گرچه نسخۂ ایوانو (مکتوبه ۱۰۴۰ھ/ ۱۶۳۰ء) قدیمترینِ نسخِ معلوم است ولی ناقص است۔ تمام نسخه هائیکه در کتاب استوری ذکر شده از جهتی من الجهات ناقص است بنا بر این نسخۂ حاضر یکی از نسخِ کاملترین دنیاست۔

---

* ۱۰ الف، ص ۱۸۔

بسال ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۴ء در دهلی بطبع رسیده ـ ترجمهٔ اردوی آن نیز بچاپ رسیده است ـ

رش : استوری ص ۹۴۳ ؛ ایوانو ۲۴۳ ، ریو ص ۹۷۶ ؛ آصفیه ۱ : ۴۴۴ ـ

آغاز: حمد وافر و شکر متکاثر مر خدائی را که مکرم گردانیده اولیای خود را بزهد در دنیا تا بآرایش آن التفات ننمایند و مصفی گردانید ازانکه غیر حضرت او را ملاحظه ننمایند ، این ضعیف گوید. . . .

انجام : . . . و حرم محرمه او را نیز بر حکم شرع در حبالهٔ خود آورد ـ نفس آن پادشاه زاده در کار شد ـ بمنه و کمال کرمه ، اینْ کتاب سیر الاولیاء باتمام رسید. . . .

۹۹ / ۲۴۰ آثار الوزراء*

بخط نستعلیق و شکسته بتاریخ ۱۰۶۷ هجری (۱۶۵۶ء) ۱۲۳ ورق ، ۱۰ $\frac{1}{2}$ × ۶ $\frac{1}{2}$ انچ ، ۱۹ سطر ـ

مؤلف این تذکره که دران ذکر وزرای سلاطین قدیم تا خواجه قوام الدین **نظام الملک خوافی** رفته ، **سیف الدین** حاجی بن نظام الدین (ص ۴، س ۹ ، ۱۰) است ـ این تذکره بنام نظام الملک در سال ۸۸۳ھ (۱۴۷۸ء) تألیف شده (ورق ۱۲۱ ، س ۲) ـ

تذکره مشتمل بر دو مقاله است ـ در مقالهٔ اول که ۱۲ باب دارد ، ذکر وزرای سلاطین قدیم ، خلفای راشدین ، وزرای بنی امیه ، وزرای بنی عباس ، وزرای آل سامان ، وزرای غزنویان ، وزرای دیلمیان ، آل سلجوق ، خوارزمشاهیان، چنگیز خانیان، آل مظفر و ملوک غور و وزرای حضرت صاحب‌قران و اولاد بزرگ او ، رفته ـ در مقالهٔ دوم که چهار

* ص ۷، س آخر ـ

باب دارد احوال خواجه قوام الدین نظام الملک بیان شده - از لحاظ تاریخ کتابت نسخهٔ ذیقیمتی است - در ایران بطبع رسیده است -

رش : استوری: ص ۱۰۹۰ ؛ بانکی پور ۸ : ۸ ؛ ریو ضمیمه ۱۰۱ ؛ ایتھے ۶۲۱ ؛ باڈلین ۳۴۷ ؛ مجلس ۶۱۹ -

آغاز: شرایف تحمیدات حضرت پادشاهی را که در ایجاد کائنات بشریک و وزیر محتاج نیست و در بدو فطرت موجودات بعدیل و مشیر مشاورت نکرد -

انجام: حکام و دیوانیان دارالسلطنت هرات و ناظمان مناظم انوال و مباشران امور و اشغال و محاسبان دفتر خانهٔ همایون در استقرار و استمرار فرمان واجب الاذعان طریقهٔ اجتهاد مرعی و مبذول داشته ازان احکام خیر انجام عدول و انحراف نورزند و در عهدهٔ ما دانند -

۱۰۰ / ۹۰ تذکرة الشعراء

بخط نستعلیق سعدالله در حدود ۱۰۱۴ھ (۱۶۰۵ء) ، در لاهور - ۶۰ صفحه ، ۱۸ × ۱۱ انچ ، ۱۵ سطر -

مؤلف این تذکره ، دانشمند معروف **دولت شاه** بن علاء الدولت بختیشاه سمرقندی متوفی است ۹۰۰ھ / ۱۴۹۴ء که کتاب را بفرمایش امیر **علی شیر** نوائی متوفی ۹۰۶ھ/ (۱۵۰۰ء) ، وزیر **سلطان حسین بایقرا** (حکومت ۸۷۳-۹۱۱ھ / ۱۴۶۸-۱۵۰۵ء) در سال ۸۹۲ھ (۱۴۸۷ء) تألیف نموده - کتاب مشتمل بر مقدمه و هفت طبقه و خاتمه است که دران شرح حال و نمونهٔ کلام ۱۰۵ تن شاعر داده شده - در خاتمه وقایع تاریخی سلاطین و امرای اعظم را از عهد اسلام تا زمان سلطان حسین بایقرا درج نموده -

این تذکره در لکهنئو ، کلکته (هند) و تهران (پایتخت ایران) **بچاپ رسیده** -

رش : استوری ۵۸۷ ؛ ریو ص ۳۶۴ ؛ باڈلین ۳۴۸ ، سپرنگر ص ۷، ۸؛ بانکی‌پور ۸ : ۷۰ -

آغاز: تحمیدی که شاهباز بلند پرواز اندیشه بساحت و فضای کبریای آن ، طیران نتواند نمود و تمجیدی[1] که سیمرغ قله قاف عقول انسانی بذروهٔ عزت و عظمت آن بال نتواند گشود ، حضرت با رفعت واجب الوجود را سزاوارست -

انجام : . . . و قنوات که از عهد[2] چنگیز خان خشک و بی آب بود [ممد] سیراب و دهقنت و زراعت است -

ازان بیشتر کاوری در ضمیر
ولایت ستان باش و آفاق گیر

۱۰۱
۲۴۲

مجالس النفائس

بخط نستعلیق محمد فاضل بتاریخ ۲۵ صفر ۱۱۴۱ هجری/۱۷۲۸ع - ۹۵ ورق ، ۸ × $\frac{1}{2}$۴ انچ ، ۱۵ سطر -

مؤلف این تذکره که بزبان ترکی است و مشتمل بر ذکر شعرای فارسی و ترکی زبانِ معاصر است ، میر **علی شیر** نوائی متوفی ۹۰۶ھ / ۱۵۰۰ع است - بعضی ازین شعرا بعد از وفات مؤلف فوت کردند - زبان این تذکره ترکی است - درین تذکره ذکر احوال و نمونهٔ کلام شعراء خیلی مختصر است - نوائی در سال ۸۹۶ھ / ۱۴۹۱ع شروع بتألیف این تذکره که در هشت مجلس است ، نموده - در آخر ذکر **سلطان حسین بایقرا** (۸۷۳-۹۱۱ھ/ ۱۴۶۸ - ۱۵۰۵ع) است و قریب ده ورق از کلام ترکی او را درج نموده - این تذکره در تاشکند بطبع رسیده -

فخری بن امیری این تذکره را بنام 'لطائف نامه' بفارسی ترجمه نموده است که در تهران و لاهور بچاپ رسیده -

---

۱ - در اصل : تحمیدی -   ۲ - در اصل : عهده -

رش: ریو ۳۶۶ الف، ۱۰۸۶ الف؛ ضمیمه شماره ۴.۱: ایتهے ۶۶۴؛ باڈلین ۳۹۰؛ استوری ۷۹۱؛ مرکزی ۳۰۲۹-

آغاز: نورحمد انکا کیم باسباب جهان لسانی-

انجام: اولسون یارب کوکب عدی سپاهی او لسون یارب-

۱۰۲
۲۴۴

نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۱۲۳ ورق، $8\frac{1}{2} \times 4\frac{3}{4}$ انچ، ۱۳ سطر- ناقص الاول و الاوسط و الاخر-

آغاز: نظم رعنا لاریغه جلوه برور لار ایردی

انجام: اولقو باش کم آی یوزی ننیک دوریدا-

۱۰۳
۲۴۷

لطایف نامهٔ فخری*

بخط نستعلیق اواخر قرن یازدهم هجری - ۱۱۲ ورق، $9 \times 5\frac{1}{4}$ انچ، ۱۵ سطر- ناقص الاول و الاخر-

مترجم این تذکرهٔ شعرا که اصلاً در ترکی تألیف شده بود، **سلطان محمد** بن امیری فخری است که در اواخر قرن دهم هجری درگذشته - مصنف اصلی تذکرهٔ ترکی میر علی شیر نوائی بوده که فخری درباره اش میگوید - ''و حضرت امیر علی شیر که مصنف ترکی این مختصر است بنام پادشاه مرحوم **سلطان حسین** میرزا بایقرا (۸۷۳-۹۱۱ھ/۱۴۶۸-۱۵۰۵ء) کرده'' (۱۱۲ الف، س ۱۲، ۱۳)- اصل تذکره که 'مجالس النفائس' نام دارد در حدود ۸۹۶ھ/

---

* ۱۳، س ۴-

۱۳۹۱ء تألیف شده بود و ۸ مجلس داشت۔ فخری مجلس نهم را که مشتمل بر احوال شعرای معاصر اوست بران افزوده و در سال ۹۲۷ھ (۱۵۲۱ء) بنام وزیر 'حبیب الله ساوجی' معنون ساخته۔

مهری بتاریخ ۱۱۲۱ھ (۱۷۰۹ء) بر ورق ۶۸ ب این تذکره ثبت است۔ دو مهر دیگر از محمد جعفر بتاریخ ۱۲۰۵ھ / ۱۷۹۰ء (۷۶ب) و از محمد فاضل بتاریخ ۱۲۰۶ھ / ۱۷۹۱ء (۲الف) نیز بر این نسخه ثبت است۔

این تذکره در تهران بتصحیح آقای علی اصغر حکمت و در لاهور بتصحیح دکتر سید **محمد عبدالله** بچاپ رسیده۔

رش : استوری ص ۷۹۲ ؛ ریو ص ۳۶۵ب۔

آغاز: بر خاک اگر نسیم ملک تو وزد | خیزد ز پی سلطنت روی زمین

و قادری که بمصداق ''و تنزع الملک ممن تشاء'' خلعت خلافت را از دوش پادشاهان بی داد و هوش به اثر سوز سینه. . .

انجام : چنان باز کردم سر درج باز | که گردد جهانی ازین چشم باز
نکردم تمامش بنام کسی | که باشد پشیمانیم زو بسی

۱۰۴ / ۵۱ سیرالعارفین یا تذکرهٔ هندی*

بخط نستعلیق محمد علی بتاریخ ۲۷ جمادی الثانی سنه (؟) جلوس محمد شاه [۱۱۳۱ھ—۱۱۶۱ھ / ۱۷۱۹—۱۷۴۸ء]۔ ۲۲۵ ورق ، $8\frac{1}{2} \times 5$ انچ ، ۱۵ سطر۔

مؤلف این کتاب شیخ حامد بن ملا فضل الله دهلوی معروف به **درویش جمالی** کنبو (ص۱، س۱۱) متوفی ۹۴۲ھ/۱۵۳۵ء است۔ او این اثر را در زمان حکومت همایون پادشاه

* م۱، س۱۲۔

(۴ب، س ۶) که در سال ۹۳۷ھ / ۱۵۳۰ء جلوس کرده تألیف نمود۔ بنا بر این تألیف این کتاب بین سالهای ۹۳۷ھ / ۱۵۳۰ء و ۹۴۲ھ / ۱۵۳۵ء بعمل آمد۔ درین کتاب شیخ **جمالی** احوال و کرامات مشائخ چشتیهٔ هند (از خواجه **معین الدین** چشتی گرفته تا شیخ **سماءالدین** که مرشد جمالی است) بیان نموده۔ بعضی ازین مشائخ را جمالی دیده و از محضر ایشان کسب فیض هم نموده بود۔ کتاب در بیست بخش تألیف شده و در سال ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء در دهلی بچاپ رسیده۔ مؤلف این کتاب شاعر صاحب‌دیوان است و مثنویات 'مرآة المعانی' و 'مهر و ماه' نیز ازوست۔

رش: ریو ص ۳۵۴؛ ایتهے ۶۳۷؛ ایوانو (کرزن) ۱۷؛ استوری ص ۹۷۰۔

آغاز: حمدی که ابواب سعادت بر ارباب ارادت و عبادت مفتوح گرداند و سپاسی که سرگشتگان بادیهٔ طلب را بمنزل مراد رساند۔

انجام: جمیع افعال و اقوال و اسماء آن درویشانی که درین تذکره مرقوم اند به بخشی

گر نیک آیم مرا از ایشان گیری
ور بد باشم مرا به ایشان بخشی

۱۰۵/۶۰ نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق فیض‌الله که در قرن دوازدهم هجری میزیسته۔ ۱۴۸ ورق، ۹ × ۵ ½ انچ، ۱۷ سطر۔

درین نسخه اسم مصنف در ص ۲، س ۹ و زمان تألیف در ص ۵، س ۱۲، آمده۔ در حاشیهٔ این نسخه کسی مطالب سودمندی را نیز اضافه نموده۔

آغاز: حمدی که ابواب سعادت بر ارباب عبادت مفتوح گرداند و سپاسی که سرگشتگان وادیهٔ طلب را بمنزل مقصود رساند، مر حضرت واجب الوجود را که از زلال حیاض عنایت ریاض ارواح و اشباح اصحاب نبوت و ولایت را مخضر ساخت...

انجام: الہا! عالم پناہا! پروردگارا! آمرزگارا! این عاصی بدکردار سیہ روزگار را بخدمت درویشان کہ درین تذکرہ مرقوم اند بہ بخشی

گر نیکم مرا از ایشان گیر
و گر بدم مرا بدیشان بخش

۱۰۶ / ۲۳۱ تحفۂ سامی

بخط نستعلیق نظام الدین احمد بتاریخ ۱۲ ربیع الاول ۱۱۹۷ھ / ۱۷۸۳ء در بندر کلکتہ - ۱۱۸ ورق، ۸×۶ انچ، ۱۵ سطر-

مؤلف این تذکرۂ شعراء و ادبای اواخر قرن نہم تا اواسط قرن دہم ہجری، شاہزادہ ابوالنصر **سام میرزا** (ص ۲، س ۳) متوفی ۹۷۴ھ / ۱۵۶۶ء، پسر شاہ اسماعیل اول صفوی متوفی ۹۸۳ ہجری (۱۵۷۵ء) و برادر کوچک شاہ طہماسپ اول (۹۳۰ - ۹۸۴ھ) میباشد - تاریخ تألیف این تذکرہ ۹۵۷ھ / ۱۵۵۰ء (ص ۱۲، س ۱۳) است و مشتمل است بر ۷ صحیفہ بدین قرار:

۱- در ذکر احوال صاحبقران و اولاد ایشان ۲- در ذکر سادات عظام و علمای کرام ۳- در ذکر شاہ اسمٰعیل کہ اگرچہ شاعر نبودہ ولی گاہی شعر میگفتہ ۴- در ذکر وزراء و سایر ارباب قلم ۵- در ذکر شعراء و فصحای کشمیر ۶- در ذکر طبقۂ ترکان و شعرای نامور ایشان ۷- در ذکر سایر عوام و اختتام کلام-

این تذکرہ در الٰہ آباد (ہند) و تہران بچاپ رسیدہ-

رش: استوری ص ۷۹۸؛ ریو ص ۳۶۸؛ ایتھے ۶۶۵؛ بانکی پور ۲: ۸۷؛ ادبیات ص ۸۵؛ مرکزی $\frac{۲۵۹۱}{۱۰۷}$، ۳۰۰۷؛ سپرنگر ص ۱۲-

آغاز: لله الحمد قبل کل کلام   بصفات الجلال و الاکرام
حمد او تاج تارک سخن است   صدر هر نامۀ نو و کهن است

اختتام: همیشه تا بچمن گل زند سرا پرده   مدام تا که شکوفه کند گهر ایثار
محب آل علی باد سرفراز جهان   عدوی آل علی باد پست و زار و نزار

۱۰۷ / ۵۲

اخبار الاخیار فی اسرار الابرار*

بخط نستعلیق شکسته‌آمیز سیف الله ابن شیخ نورالله بن شیخ نورالحق بتاریخ چهارشنبه [۰۰] شعبان المعظم ۱۰۶۷ھ / ۱۶۵۷ء - ۳۵۷ ورق، ۷×۶ انچ، ۱۲—۱۷ سطر - ناقص الاوسط یعنی از ورق ۶۵۰ تا ۶۵۵ افتاده۔

این تذکرۀ صوفیاء که مشتمل بر احوال و کرامات ۲۳۸ تن از مشائخ و مجاذیب و نساء صالحات است، یکی از آثار شیخ عبدالحق محدث دهلوی (۹۵۹ - ۱۰۵۲ھ / ۱۵۵۲-۱۶۴۲ء) است که در سال ۹۹۶ھ / ۱۵۸۸ء (۳۵۶ الف، س ۱۰، ۱۱) تألیف نموده - بنا بنوشتۀ مؤلف (ورق ۱۱ الف، س ۷-۱۰) او درین کتاب احوال بزرگانی که از "ابتدای زمان خواجۀ بزرگ حضرت معین الدین . . . تا منتهای مأۀ عاشره" (قرن دهم هجری) بوده اند، ذکر نموده - کاتب نسخۀ مصنف، عصمت الله بوده (ورق ۲۱ب، س ۱) - نسخۀ حاضر از لحاظ تاریخ کتابت مقدم‌تر از تمام نسخه‌هائی است که در کتاب استوری یاد شده لذا نسخۀ ذیقیمتی است۔

در اول نسخۀ فهرست مشائخ در هفت صفحه و مقدمه را در پانزده صفحه تحریر نموده است و قبل ازان ثنای الله تعالی با مطلع و مقطع زیر نیز گفته شده است - مطلع:

فهرست جمال شاهد غیب   فهرست تجلیات لا ریب

مقطع: بر صفحه رقم کنیم و انشا   این است خیال ما و سودا

---

* ۱۱ب، س ۱۰، ۱۱-

این تذکره و ترجمهٔ آن بزبان اردو در پاکستان و هند چندین مرتبه بچاپ رسیده۔

رش: استوری: ص ۹۷۹؛ میگزین: نوامبر ۱۹۲۶ع؛ باڈلین ۳۶۳؛ ایتهے ۶۴۰؛ ریو ص ۳۵۵؛ بانکی پور ۸: ۲۷؛ بلوشه ۱۳۴؛ آصفیه ۱: ۳۴۶؛ مرکزی ۲۴۰۳۔

آغاز: الحمد لله الذی جعل الذوات استار الذاته لیکون منها اظهر و اخفی...... الحمد لله الجواد بافضل انواع النعماء المنان.......

انجام: اینقدر کرده شد، زیاده برین مقدور نبود، معذور دارند، بی عیب خداست و عیب پوشِ بندگان اوست۔ و صلی الله علی محمد و آله وسلم و تمت به کلمهٔ ربک صدقاً و عدلاً لا مبدل لکلماته و هو السمیع العلیم۔

۱۰۸/۴۷ نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق محمد علی بتاریخ ۱۱۶۱ھ/ ۱۷۴۸ع۔ ۲۷۶ ورق، ۱۲×۷ انچ، ۱۷ سطر۔

در اول این نسخه احوال حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی و در آخر احوال زندگانی خود را نیز درج نموده۔

کاتب اصل نسخه عصمت الله (ورق ۱۲ الف، س ۱۵) بوده و بنا به یادداشتی بر سر ورق، این نسخه ''منقول از نسخهٔ مصنف'' است۔ دربن نسخه نام کتاب را بر ورق ۱۲ الف، س ۲ و تاریخ تصنیف این تذکره را که ۹۹۶ هجری (۱۵۸۸ع) است، بر ورق ۲۷۵ب، س ۷، نشانداده اند۔

آغاز: شکر مر حضرت واهب العطیات را تعالی و تقدس که عطای او را پایان نیست و شکر آلای او در حیز امکان نه۔

انجام: اینقدر کرده شد و زیاده برین مقدور نبود، معذور دارند. بی عیب خداست و عیب پوش اوست. و صلی الله علی محمد و آله وسلم و تمت کلمة ربک صدقاً و عدلاً لامبدل لکلماته و هو السمیع العلیم قد تمت الکتاب المسمی به اخبار الاخیار بعون الملک الوهاب.

۱۰۹

۲۴۵

هفت اقلیم *

بخط نستعلیق اواخر قرن یازدهم هجری - ۶۸۸ ورق، ½ ۱۰ × ¾ ۷ انچ، ۲۳ سطر.

مؤلف این تذکره امین ابن احمد رازی (ص ۱، س ۹، و ص ۳، س ۵) است که کتاب را بر هفت اقلیم منقسم ساخته، بقرار زیر:

۱- یمن، ۲- مکهٔ معظمه و مدینهٔ منوره و دکن، ۳- ایران و عراق و هند شمالی، ۴- سرخس روشجان، شمال ایران و کشمیر. ۵- شروان، باکو، ارس، شماخ، بخارا، فرغانه، ۶- ترکستان، فاراب، ختن، روس، قسطنطنیه، ۷- بلغار، صقلاب، روم وغیره.

اول بلاد هر اقلیم را شرح داده و بعد شعراء و ادبائی را که ازان بلاد برخاسته اند ذکر نموده. تاریخ تألیف این تذکره ۱۰۰۲ هجری (۱۵۹۳ع) است چنانکه از قطعهٔ زیر بر میآید:

این نسخه کتابیست همچو فردوس نکو　　تا مونشوی، درو نه بشکافی مو
گر از تو کسی سؤال تاریخ کند　　تصنیف امین احمدِ رازی گو
۱۰۰۲

پیش دانشمندان معلوم نیست که او بعد از تألیف این تذکره کی بدرود زندگانی گفت. این تذکره سابقاً در کلکته و اخیراً در تهران بچاپ رسیده.

*ص ۳، س ۳.

رش : استوری ص ۱۱۶۹ ؛ تذکره نویسی ص ۱۱۶ - ۱۲۳ ؛ باڈلین ۱۶م ؛ ریو ۳۳۵ب
مرکزی ۱۹۱۷، ۲۷۲۶ -

آغاز: خرد هر کجا گنجی آرد پدید / بنام خدا سازد آنرا کلید
خدای خرد بخش بخرد نواز / همان ناخردمند را چاره ساز

انجام : که تا مطلوب حاتم حاصل آید / مگر قولم قبول یک دل آید
بود کز ملک معنی آشنائی / کند یادم باخلاص دعائی

۱۱۰/۱۹۰ تذکره میخانهٔ عبدالنبی

بخط نستعلیق بی تاریخ - ۳۰۸ ورق ، $8\frac{1}{2} \times 5$ انچ ، ۱۵ بیت درصفحه -

مؤلف این تذکره که بنام 'ساقی نامه' یا 'تذکرهٔ ساقی نامه گویان' نیز یاد شده عبدالنبی فخرالزمانی متولد ۹۹۸ھ / ۱۵۹۰ء و متوفی بعد از ۱۰۴۱ هجری (۱۶۳۱ء) است که ساقی نامه های شعراء با احوال آنها را دران درج نموده - او تألیف این تذکره را در سال ۱۰۲۲ هجری (۱۶۱۳ء) در اجمیر شروع و در سال ۱۰۲۸ هجری / ۱۶۱۹ء در پٹنه باتمام رسانیده و گفته : "الحال که هزار و بیست و هشت از سال هجرت حضرت رسالت صلعم گذشته" (ورق ۳۴۳الف، س ۱۰، ۱۱) - تاریخ اتمام را درابیات انجام کتاب نیز بسلک نظم کشیده -

در لاهور بتصحیح پرفسور دکتر مولوی **محمد شفیع** مرحوم و در تهران بکوشش دانشمند معاصر آقای **احمد گلچین معانی** بچاپ رسیده -

رش : استوری ص ۸۱۳؛ تذکره نویسی ص ۱۸۳، ۱۸۴ -

آغاز: مقدمه : .... و گویند پیشتر از روزگار اسلام علماء و حکماء شعر گفته اند آنچه حالا مشهور است سخن های اسلام است فی الجمله ....
کسی کو شود مست از جام دوست / تراود ز هر موی او نام دوست

انجام: شیر گیری گر ازو آید برون — بشکند بتهای هر بتخانهٔ
عقل آورد از پی تاریخ آن — باده در میخانهٔ رندانهٔ
۱۲ — ۱۰۱۶

۱۱۱/۲۳۶ مرآة‌الخیال

بخط شکستهٔ استادانه، بتاریخ ۲۳ ذی‌الحجه ۱۱۱۱ﻫ (۱۷۰۰ع)-
۳۳۳ ورق، ۱۰×$6\frac{1}{2}$ انچ، ۱۷ سطر-

مؤلف این تذکرهٔ شعرا **شیر خان** بن علی امجد خان لودهی است که مقدمهٔ مبسوطی در اول این تذکره نگاشته - از تاریخ وفات وی اطلاعاتی در دست نیست جز اینکه او منشی **نواب شکرالله** خان (در بنگال) بود - در مقدمه دربارهٔ خط و خطاطین و فن شعر بحث مفیدی نموده و احوال و آثار شعرا و شاعرات فارسی گو را از آغاز تا زمان خود ذکر نموده - او این تذکره را در سال ۱۱۰۲ هجری (۱۶۹۰ع) تألیف نموده چنانکه از قطعهٔ زیر برمیآید:

این چمن زاری که مرآت الخیالش خوانده ام
دارد از حسن معانی یکجهان رنگ کمال
صورت تاریخ انجامش توان بی پرده دید
گر تأمل پرده بردارد ز مرآت الخیال
۲۱۱ — ۱۳۱۳

اگر از عدد "مرآت الخیال" (۱۳۱۳) عدد "پرده" (۲۱۱) کم کنیم ۱۱۰۲ برمیآید - این تذکره در شهرهای مختلف هند از قبیل کلکته و بمبئی و بریلی بچاپ رسیده است -

از لحاظ تاریخ کتابت این نسخه نسبت به تمام آن نسخی که در کتاب استوری ذکر شده قدیم‌تر است و لذا نسخهٔ ذیقیمتی است -

رش : استوری ص ۸۲۴ ؛ تذکره نویسی ص ۲۲۰-۲۲۹ ؛ باڈلین ۳۷۴ ؛ ریو ۳۶۹ ؛
بانکی پور ض ۱ : ۱۶۲ ؛ ایتھے ۶۷۳ ، سپرنگر ۱۱۵ -

آغاز: ای زتو بند بر زبان نطق سخن سرای را　　فکر تو باعث جنون عقل گره‌گشای را
گلدستهٔ محمدت ایزدی بر طاق ایوان رفیع البنیانی اتفاق نیفتاده که اگر منشیان روزگار......

انجام : بجانت که یک لحظه جوشم ببر　　بته جرعهٔ جام هوشم ببر
که گردد فراموش هر مطلبم　　زمستی نیاید سحر بر لبم

۱۱۲ نام خوشنویسان
۲۹۱

بخط نستعلیق اواخر قرن سیزدهم هجری - ۶ ورق، ۹ × ۵ ۱/۴ انچ، ۱۲ سطر -

این اوراق تتمه یا ضمیمهٔ ایست که از انند رام مخلص متوفی ۱۱۶۴ هجری (۱۷۵۱ء) بر "تذکرهٔ خوشنویسان" خود که آن نیز بخشی از کتاب "مرآة الاصلاح" اوست، نگاشته - درین اوراق بعد از یک مقدمهٔ مختصری در سه صفحه، ذکر کاتبین ذیل را نموده :

محمد عارف، عصمت الله، محمد افضل، کلو خان، قاضی عصمت الله، قاضی فیض الله، عباد الله، میر گدائی، ابوالحسن، میر کرم علی، حافظ مسعود، عنایت الله بروص، میر امام علی، میر جلال الدین، حکیم محمد حسین، زین العابدین، میر مندهی، ، شاه وارث علی، میان محمدی و محمد تقی الحسینی خطیب - در اول و آخر نسخه نمونهٔ خوشنویسی بعضی از خوشنویسان بدون ذکر اسمای آنها هم دیده میشود -

در فهارس ایوانو (کرزن) ص ۱۵۶ و بانکی پور ۹ : ۱۱۰، نسخ مقدمه‌ای که مخلص بر مرقع خطاطی و تصویرها بنام پریخانه نگاشته، معرفی شده است که غیر ازین بنظر میرسد - چون نسخه‌ای از اوراق حاضر در فهارس مطبوعه بچشم نخورد، یکی از نوادر است -

آغاز: زهی خوشنویس قضا و قدر که سر نوشت خطوط باشکال ابجد بر لوح خاطر جهان و جهانیان عیان کرده - من هیچمدان را چه یارا که اسم نامی خوش‌قلمان که عَلم اوستادی در میدان قواعد افراشته ، بیان سازم -

انجام: باوجود علم و همه‌دانی خلیق و متقی ، با حلم اوقات حیات بسر میبرد - علم دوست بود ، پای بند نماز و روزه بود ، یکتای عصر ، خوشرو [و] خجسته خوی گذشت -

۱۱۳ / ۱۱۴ ذکر میر*

بخط شکستهٔ منشی پرشاد پنڈت بتاریخ ۲۶ ربیع الاول ۱۲۳۱ هجری (۱۸۱۶ء)-
۴۸ ورق ، $8 \times 5\frac{3}{4}$ انچ ، ۲۰ سطر-

مؤلف این کتاب که باسم "ذکر لطایف میر" نیز معروف است شاعر شهیر اردو میر محمد تقی میر متولد ۱۱۳۷ھ/۱۷۲۴ء و متوفی ۱۲۲۵ هجری (۱۸۱۰ء) میباشد - او درین کتاب احوال زندگانی خویش را بیان نموده و در آخر چند لطیفهٔ انبساط بخش را نقل کرده - بنا به قطعهٔ تاریخ زیر این تذکره در سال ۱۱۸۶ھ/ ۱۷۷۲ء بپایان رسیده :

مسمی باسمی شد ای باهنر — که این نسخه گردد بعالم ثمر
ز تاریخ آگه شوی بیگمان — فزائی ده و شش عدد گر بران

بر اعداد 'ذکر میر' (۱۱۷۰) اگر ۱۶ اضافه کنیم ۱۱۸۶ بر میآید - در کتاب (ورق ۱م الف) گفته که عمر من اکنون به پنجاه سال میرسد - نسخهٔ دیگری ازین تذکره در کتابخانهٔ شخصی خان بهادر مولوی بشیرالدین احمد در اٹاوه نیز موجود است که در ۱۲۲۲ھ/ ۱۸۰۷ء استنساخ شده - کتاب حاضر در اورنگ آباد و لاهور بچاپ رسیده است -

رش : استوری ص ۸۵۱ ؛ سپرنگر ص ۶۲۷ -

* ورق ۴۷ ب س ۲ -

آغاز: حمد بیحد مر سخنوریرا که سکهٔ بیت یکتای او بعالم دوید و ثنای لاتعد صنعتگری را که گوهر معنی در سلک نظم و نثر کشید۔

انجام: من هیچمدان این چند فقره از زور طبیعت نگاشتم و بر جریدهٔ عالم یادبودی گذاشتم۔ عرضکه نام این نسخه 'ذکر میر' کرده‌ام و در تألیف این رنج بی‌پایان برده‌ام برین امید که شاید بدست صاحبدلی در آید و در حق من دعای خیری نماید. . . .
(بعد ازین قطعهٔ تاریخ است که در فوق نقل کردیم)۔

———:O:———

شعر

۱۱۴
___
۳٦٧

مثنوی وامق و عذرا

بخط نسخ مانند قدیم (شاید قرن هفتم هجری) - ۱۱ ورق، ۸½ × ٦½ انچ، ۱۸ یا ۱۹ بیت - ناقص الاول و الاخر -

گویندهٔ این مثنوی شاعر شهیر دورهٔ غزنوی ابوالقاسم حسن **عنصری** متوفی ۴۳۱ھ (۱۰۳۹ع) است - درین مثنوی داستان عشقِ وامق و عذرا بسلک نظم کشیده شده - نسخهٔ دیگری ازین مثنوی را تاکنون در هیچ جای دنیا سراغ نداریم و گویا منحصر بفرد دکتر مولوی **محمد شفیع** مرحوم است - استاد مزبور این مثنوی را ترتیب و تصحیح نموده که بعد از رحلت او (بتاریخ ۱۴ مارس، ۱۹٦۳ میلادی)، بسال ۱۹٦٦ع از طرف دانشگاه پنجاب، لاهور چاپ و منتشر شده است -

این همان نسخه‌ایست که اوراق پراکندهٔ آنرا مولانای مرحوم از حسن تصادف سالها پیش در زیر جلد چرمی کتابی پیدا کرده بودند و ازان ببعد تقریباً تمام عمر در پیرامون آن تتبعات می نموده‌اند -

آغاز : بیک هفته از بانگ و چنگ و رباب — کسی را نبد یاد آرام و [خواب]
بهر جای شد کشتی آراسته — پراز مردم [و] جامه وزخواسته

انجام : چو من گیرم اندر دل خاک جای — روان بگذرانم بدیگر سرای
دلش باد خرم بجای دیگر[1] — به از من بروی و به موی و هنر

---

۱ - یعنی 'دگر' -

۱۱۵ / ۸۳ دیوان حجت

بخط نستعلیق سعدالله در حدود ۱۰۱۴ھ (۱۶۰۵ع)، در لاهور - ۹ صفحه، ۸ ۱ × ۱۱ انچ، ۱۳ ۰ بیت در صفحه - ناقص الاول و الاوسط و الاخر -

دیوان مزبور که مشتملبر ۳۵ قصیده و ۲۱ قطعه است، اثر طبع حکیم ابومعین حمیدالدین **ناصر بن خسرو** قبادیانی متخلص به **حجت**، متولد ۳۹۴ھ / ۱۰۰۴ع و متوفی ۴۸۱ھ/۱۰۸۸ع میباشد - ترتیب قصاید درین نسخه از لحاظ حروف تهجی نیست بلکه قصاید هر ردیف پس و پیش مندرج است - دیوان و سفر نامهٔ او را از تهران منتشر ساخته اند -

رش: ریو ص ۳۷۹ و شماره ۲۸۳۵ OR؛ ایتھے ۹۰۳؛ سپه سالار ۲: ۶۸۶؛ مرکزی ۳۲۰۱ -

آغاز: شناسی تو خانهٔ کهین و مهین را بجان تو هست این سه تن نیک بنگر

انجام: مگر بخود چه پسندی جز آن بخاق مکن که ندروی بجز از کشت هر چه خواهی کار

۱۱۶ / ۱۶۳ دیوان ابوالفرج رونی

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۶۵ ورق، $8 \times 4\frac{3}{4}$ انچ، ۱۷ بیت -

اثر طبع **ابوالفرج** بن مسعود رونی معاصر **سلطان ابراهیم** غزنوی (۴۵۱-۴۹۲ھ /۱۰۵۹-۱۰۹۹ع) است که مشتمل است بر ۷۰ قصیده و ۸ قطعه و ۱۱ هجو و ۷ غزل و ۷۸ رباعی -

این دیوان در هند و ایران بچاپ رسیده -

رش: ریو ص ۵۴۷؛ سپرنگر ص ۳۰۸؛ ایتھے ۹۰۵؛ باڈلین ۳۶۶؛ ڈھاکه ص ۵۷؛ حقوق ص ۱۰۹؛ مرکزی ۱۴۵۷، $\frac{۳۷۲۷}{۱}$ -

آغاز: امروز نشاطیست فره فضل و کرم را
و امروز وفاقیست عجب تیغ و قلم را

انجام: چون دیدهٔ من بسوی جانان نگرد ترسان نگرد ز خلق و پنهان نگرد
چشم سر من در تو بدانسان نگرد چون دیدهٔ مرده کز پس جانان نگرد

۱۱۷

۱۹۸

قصاید سنائی

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری - ۸۷ ورق، $\frac{۱}{۲}$۸ × ۵ انچ، ۱۴ بیت -

اثر طبع ابوالمجد حکیم سنائی غزنوی متوفی ۵۴۵ هجری / ۱۱۵۰ء است - اثر معروف دیگر او مثنوی 'حدیقة الحقیقه' است که سابقاً در هند و اخیراً در تهران چاپ و منتشر شده -

رش : ایتهی ۹۲۸؛ باڈلین ۵۳۷؛ ریو ص ۵۵۱ الف -

آغاز: در روش حسن و ناز هست بسی خوشنما
غمزه بطرز ستم عشوه برنگ جفا

انجام: الا تا ابر باشد در گدائی ترا پاینده باد این پادشائی

در آخر این نسخه غزلی از شاعری درج است که مقطعش اینست:
بخاک پای نظامی بگوش جان شنوم
که با کلام سنائی چراغ من غلط است

۱۱۸
۱۷۲

دیوان انوری

بخط نستعلیق ریز استادانۀ قرن دهم هجری - ۳۷۱ ورق، ۹ × ۵ $\frac{1}{2}$ انچ، ۱۶-۱۸ بیت -

اثر طبع اوحد الدین **انوری** ابیوردی متوفی ۵۸۰ یا ۵۸۷ھ / ۱۱۹۱ء است -
این دیوان مشتمل است بر قصاید و غزلیات و هجویات و رباعیات و قطعات وغیره -
چاپ اول این دیوان بتصیح استاد **سعید نفیسی** و چاپ دوم آن بتصحیح آقای **مدرس رضوی** در تهران چاپ و منتشر شده -

رش : ریو ص ۵۵۷ : ایتھے ۹۳۵-۹۴۳ ؛ باڈلین ۵۴۳-۵۵۸ ؛ سپرنگر ص ۳۳۱ ؛ سپهسالار ۲ : ۵۶۴ ؛ مرکزی ۱۳۹۳، ۱۴۳۳ -

آغاز : مقدری نه بآلت بقدرت مطلق — کند بشکلی بخاری چو گنبد ازرق
نه خشت و رشتۀ معمار را درو بازار — نه چوب و تیشۀ نجار را درو رونق

انجام : زان همی ترسم ای برادر من — که چو خر بر نهند ما پالان
خر ز روباه باز نشناسند — اینت کون خران بی خبران

۱۱۹
۱۷۱

مثنوی خسرو و شیرین

بخط نستعلیق برج لعل بتاریخ ۱۸۶۴ میلادی - ۲۷۵ صفحه، ۸ $\frac{1}{4}$ × ۵ $\frac{1}{2}$ انچ، ۱۳ بیت در متن و ۴۱ در حاشیه -

گویندۀ این مثنوی عاشقانه مولانا **نظامی** گنجوی متوفی ۵۹۸ھ / ۱۲۰۱ء یا ۵۹۹ھ / ۱۲۰۲ء است - او این مثنوی را بسال ۵۷۶ هجری / ۱۱۸۰ء سروده ، چنانکه گفته :

گذشته پانصد و هفتاد و شش سال
نزد بر خط خوبان کس چنین خال

این مثنوی چند مرتبه در هند و ایران بچاپ رسیده است۔

رش : ریو ص ۵۶۴، ایتهے ۹۷۲؛ باڈلین ۵۸۵-۶۱۹، سپه‌سالار ۲ : ۵۲۸؛ مرکزی ۴۲۳۹۔

آغاز: خداوندا در توفیق بگشای / نظامی را ره تحقیق بنمای
دلی ده کو یقینت را بشاید / زبانی کافرینت را سراید

انجام: سخن را بر سعادت ختم کردم / ورق کاینجا رساندم در نوردم
روانش باد جفت شادکامی / که گوید باد رحمت بر نظامی

مثنوی تحفة العراقین

۱۲۰
۱۴۷

بخط نستعلیق سید محمود بن حافظ طاهر بن ابو اسحاق سیالکوٹی، بتاریخ ۱۱۰۴ھ/۱۶۹۲ء - ۹۸ ورق، ۱۰×۸ انچ، ۱۶ یا ۱۷ سطر۔

یکی از آثار منظوم افضل‌الدین بدیل ابراهیم **خاقانی** شروانی متوفی ۵۹۵ هجری/ ۱۱۹۹ء است که دران بعد از حمد و نعت و منقبت و مدح احوال سفر حج خویش از شروان بمکهٔ معظمه و مدینهٔ منوره (باذکر خاص از حالات عراق عرب و عراق عجم) بیان نموده۔ گویا ره آوردی بود که از سفر حج بمردم وطن ارمغان آورده۔

این مثنوی در آگره، لکهنؤ و تهران بچاپ رسیده۔

رش : ریو ص ۵۵۸؛ ایتهے ۹۵۰؛ باڈلین ۵۶۰، سپه سالار ۲ : ۳۶۳؛ عباسی ص ۳۱۰ - ۳۱۲؛ مرکزی ۲۰۰۰، ۳۶۹۰ ۱۔

آغاز مقدمه : خیر ما اعتصم المرأ بحباله کلمة العجز لقصور باله . . . اما بعد این تحفه تذکره ایست بلک تبصرهٔ عقلای وقت را ازین مجنون الهی که . . . . . .

آغاز مثنوی :

مائیم نظارگان غمناک / زین حقهٔ سبز و مهرهٔ خاک
کین حقه و مهره تا بجایند / سر کیسهٔ عمر میگشایند

انجام: نورالانوار بر سرش باد | رب الارباب یاورش باد
این دعوت را بگاه تهلیل | آمین آمین کناد جبریل

۱۲۱/۱۴۳

مثنوی لیلیٰ مجنون *

بخط نستعلیق استادانهٔ قرن یازدهم هجری - ۴۸ ورق، ۱۱×۷ انچ، ۲۰ بیت - ناقص الاخر -

گویندهٔ این مثنوی عشقیه که دران داستان عشق لیلی و مجنون نظم شده مولانا جمال الدین ابو محمد الیاس نظامی گنجوی متولد ۵۳۵ھ/۱۱۴۰ء و متوفی ۵۹۸ھ/۱۲۰۱ء یا ۵۹۹ھجری/۱۲۰۲ء است - (ب، س ۹) - او این مثنوی را بسال ۵۸۴ھ/۱۱۸۸ء سروده چنانکه گفته :

تاریخ عیان که داشت باخود
هشتاد و چهار بعد پانصد

این مثنوی سابقاً در هند و اخیراً در ایران بچاپ رسیده -

رش: ریو ص ۵۶۶ ؛ ایتھے ۹۲۷/۳ و ۱۰۰۰ ؛ باڈلین ۵۸۰ ؛ سپہسالار ۲ : ۵۲۸ ؛ عباسی ۳۰۵ ؛ مرکزی ۵۰۳۳، ۵۱۴۳ -

آغاز: ای[1] نام تو بهترین سر آغاز | بی نام تو نامه کی کنم باز
ای کارگشای هرچه هستند | نام تو کلید هرچه بستند

انجام: من خود که ام و مرا که خوانند | جز سایهٔ تو مرا چه دانند
خود را بشمار هیچ دانم | کز هیچ کسی بهیچ مانم

---

* ورق ۵ ب، س ۲۰ -

۱- دراصل : الهی -

۱۲۲
۱۳۵

مثنوی سکندر نامهٔ برّی*

بخط نستعلیق بتاریخ ۲۲ رجب ۱۰۹۱ھ (۱۶۸۰ع) در قصبهٔ حاجی پور - ۲۰۷ ورق ، ۹ × ۵ ۱/۴ انچ ، ۱۷ بیت - ناقص الاول

اثر طبع مولانا جمال‌الدین الیاس **نظامی** گنجوی (۲۰۶ب، س آخر و ۲۰۷الف، س اول) متوفی ۵۹۸ھ/۱۲۰۱ع یا ۵۹۹ھ/۱۲۰۲ع است که دران داستان اسکندر یونانی و رفتن او در جستجوی چشمهٔ آبحیات نظم شده - او این مثنوی را در سال ۵۹۷ھ/۱۲۰۰ع بپایان رسانید، چنانکه گفته :

بتاریخ پانصد نود هفت سال   که خواننده را زو نگیرد ملال
بگفتم من این نامه را در جهان   که تا روز آخر بود جاودان
(۲۰۶ب، س ۹، ۱۰)

این مثنوی در هند و ایران بچاپ رسیده -

رش : ریو ص ۵۶۸ ؛ ایتهے ۹۷۲/۵ و ۱۰۰۸ ؛ باڈلین ۵۸۹ھ ؛ عباسی ص ۲۹۸ - ۳۰۳ ؛ پشاور ۱۸۳۶، ۱۸۴۵ -

آغاز: دو هندوی بر آیند ز هندوستان   یکی دزد باشد دگر پاسبان

انجام : بیا ساقی آن جام رخشنده می   بمن ده که افسرده گشتم ز خوی
که تا از می خوشگوار افگنم   غمی کان گرفتست جان و تنم

---

* ۲۰۶ ب، س آخر -

۱۲۳
۱۶۵

مثنوی مخزن اسرار

بخط نستعلیق سعد الدین نبیرهٔ ملا دو پیازه - ۱۱۰ ورق ، $\frac{1}{2}$۸ × $\frac{1}{2}$۵ انچ ، ۱۰ بیت -

گویندهٔ این مثنوی مولانا جمال الدین ابو محمد الیاس **نظامی** گنجوی متوفی ۵۹۸ھ/ ۱۲۰۱ء یا ۵۹۹/۱۲۰۲ء است - طبق ایتھے شماره ۹۷۲/۱ این مثنوی در سال ۵۷۲ هجری/ ۱۱۷۶ء سروده شد و بنام سلطان **بهرام شاه** (۵۶۳-۵۸۳ھ / ۱۱۶۷ء-۱۱۸۷ء) معنون شده ولی در نسخهٔ حاضر تاریخ اتمام این ۵۸۲ هجری / ۱۱۸۶ء بیان شده که ایتھے آن را بدلایلی که نگفته صحیح نمیداند - ابیات تاریخ درین نسخه چنین است -

پای ز سر کرد و زلب دُر فشاند	مخزن اسرار بپایان رساند
از که هجرت شده تا این زمان	پانصد و هشتاد و دو افزون بران

بنظرم مثنوی در سال ۵۷۲ ھ گفته شده بود و مردم نسخه‌ها برداشتند ولی شاعر در سال ۵۸۲ھ لفظ 'هفتاد' را با کلمهٔ ''هشتاد'' بدل ساخت و نسخه هائی که بعد ازین سال برداشته شد در آنها تاریخ تألیف ۵۸۲ هجری ثبت شد - متن و ترجمه و شروح این مثنوی چندین بار در هند و ایران بچاپ رسیده -

رش : ریو ص ۵۶۵ب ، ۵۷۳ب؛ ایتھے ۹۷۲ / ۱ ، ۹۸۹-۹۷؛ باڈلین ۵۸۵؛ سپه سالار ۲ : ۵۷۲؛ عباسی ص ۳۰۶؛ مرکزی $\frac{۲۲۱۱}{۲}$ ، ۳۸۰۵ -

آغاز: هست کلید در گنج حکیم	بسم الله الرحمن الرحیم
فاتحهٔ فکرت و ختم سخن	نام خدایست برو ختم کن

انجام: حمد خدا را که بخط کبیر	گشت تمام این درر بی نظیر
خامه درین بحر که سرعت نمود	مختتم تشریف و شه دور بود

۱۲۴ / ۲۱۹ نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق استادانهٔ محمد حسین بن سلطان حسین، بتاریخ ۹۸۱ هجری (۱۵۷۳ع) -
۱۰۴ ورق ، ۱۱×۷ انچ ، ۱۱ بیت -

دو صفحهٔ اول این نسخه مذهب و منقش و از هر حیث نسخهٔ کم نظیر است -
درین نسخه نیز سال تألیف ۵۸۲ھ نشانداده شده -

آغاز: بسم الله الرحمن الرحیم — هست کلید در گنج حکیم
فاتحه فکرت و ختم سخن — نام خدایست برو ختم کن

انجام: باد مبارک گهر افشان او — بر ملکی کین گهر است آن او
شکر که این نامه بعنوان رسید — پیشتر از عمر بپایان رسید

۱۲۵ / ۲۱۱ دیوان عطار

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری - ۱۹۰ ورق ، $8\frac{1}{2} \times 5\frac{3}{4}$ انچ ، ۱۳ - ۱۴ بیت -

اثر طبع خواجه فرید الدین **عطار** متولد ۵۱۳ھ/ ۱۱۱۹ع و متوفی ۶۲۷ هجری (۱۲۲۹ع) است و مشتمل است بر غزلیات و رباعیات و مفردات وغیره - بر سر ورق این نسخه مهر محمد حسین القریشی المهمی بتاریخ اپریل ۱۹۱۴ میلادی نیز ثبت است - اثر معروف او مثنوی ''منطق الطیر'' است که سابقاً از هند و اخیراً از تهران منتشر شده - این دیوان نیز در هند و ایران بچاپ رسیده است -

رش: ریو ص ۵۷۶ - ۵۸۰؛ ایتهے ۱۰۳۱-۱۰۳۳؛ باڈلین ۶۲۲؛ سپرنگر ص ۳۴۶؛ مرکزی ۲۲۳۸ بانکی‌پور ۱ : ۷۰، ۷۶؛ شیرانی ۱ : ۱۲۲ -

آغاز: خدایا رحم بخش آن یار مارا   نگار دلبر عیّار ما را

انجام: ما را باشی به که هوا را باشی   وین عشق ضعیف مبتلا را باشی

۱۲۶/۲۳۲ مثنوی منطق الطیر

بخط نستعلیق استادانهٔ حسن بن محمد شیخ رند، بتاریخ ۸۸۷ هجری/۱۴۸۲ع - ۱۱۸ ورق، ۷ ۱/۴ × ۵ ۱/۲ انچ، ۱۱ یا ۱۲ بیت، در متن و ۶ یا ۷ در حاشیه ـ

گویندهٔ این مثنوی عارفانهٔ معروف، عارف و صوفی شهیر خواجه فرید الدین **عطار** مقتول ۶۲۷ھ (۱۲۲۹ع) است که در سال ۵۸۳ هجری / ۱۱۸۷ع این مثنوی را سروده ـ اسم مثنوی که اسم دیگر آن شاید، مقامات طیور، نیز باشد در ابیات زیر ملاحظه شود:

ختم شد بر تو چو بر خورشید نُور   منطق الطیر و مقامات طیور
این مقامات ره حیرانی است   یا مگر دیوان سر گردانی است
(ورق ۱۱۳ الف، س ۱۲)

بر سر ورق علاوه بر تحریر ۱۰۵۰ھ / ۱۶۴۰ع از کسی، و مهر ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ع از حسین بن سیف الرحمٰن صدیقی المهمی نیز ثبت است ـ این مثنوی سابقاً در لکهنؤ و بمبئی (هند) و اخیراً در تهران بچاپ رسیده ـ

رش: ریو ص ۵۷۶؛ ایتهے ۱۰۳۱/۵؛ باڈلین ۶۲۲؛ سپرنگر ص ۳۵۴؛ ڈهاکا ص ۶۵؛ مرکزی ۲۳۹۶/۲، ۲۶۸۶؛ شیرانی ۱: ۱۸۶ -

آغاز: آفرین جان آفرین پاک را   آنکه جان بخشید و ایمان خاک را
عرش را بر آب بنیاد او نهاد   خاکیان را عمر بر باد او نهاد

انجام: شیخ را گفته بگو ای پاک جان   تا جوانمردی چه باشد در جهان
شوخی و بی شرمی ما در گذار   شوخی ما پیش چشم ما میار

۱۲۷
۱۵۲

دیوان کمال الدین اسمعیل اصفهانی

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری - ۳۹۰ ورق، ۸×۵ انچ، ۱۴ بیت -

اثر طبع **کمال الدین** اسمعیل اصفهانی معروف خلاق المعانی (پسر **جمال الدین** عبدالرزاق متوفی ۵۸۸ھ / ۱۱۹۲ء است) که در سال ۶۳۵ هجری / ۱۲۳۶ء بقتل رسیده - دیوان بیشتر مشتمل بر قصاید است - در آخر غزلیات و مثنویات و قطعات و رباعیات نیز دارد - این دیوان اخیراً در ایران چاپ و منتشر شده -

رش: ریو ص ۵۸۱؛ باڈلین ۶۳۸؛ سپر نگر ص ۴۵۴؛ سپه سالار ۲: ۶۶۱؛ مرکزی ۲۸۵۰ -

آغاز:
ای جلال تو بیانها را زبان انداخته
عزت ذاتت یقین را در گمان انداخته

انجام: دل خوش شد و شرط جانگدازی نیست — در مذهب او کمینه بازی نیست
با اینهمه هم هیچ نمی‌یارم گفت — شاید که مرا بنده و نوازی نیست

۱۲۸
۲۷۹

مثنوی گلشن راز

بخط نستعلیق اواخر قرن یازدهم هجری - ۲۱ ورق، $6\frac{1}{2} \times 10\frac{1}{2}$ انچ، ۱۴ بیت -

گویندهٔ این مثنوی معروف عرفانی و فلسفیانه عارف شهیر **محمود شبستری** متوفی ۷۲۰ هجری / ۱۳۲۰ء است - او این مثنوی را در جواب سؤال نامهٔ یکی از اهل باطن خراسان گفته - دربارهٔ نام مثنوی میگوید:

ازان گلشن گرفتم شمه ای باز
نهادم نام او را گلشن راز (ورق ۲۰ ب)

او این مثنوی را در ماه شوال ۷۱۰ هجری (۱۳۱۰ء) تألیف نموده چنانکه گفته :

گذشته هفت و ده از هفتصد سال
ز هجرت ناگهان در ماه شوال (ص ۲، س : ۱)

متن و شروح این مثنوی در هند و ایران چندین بار بچاپ رسیده -

رش : ریو ص ۶۰۸؛ ایتهے : ۱۶۷۱، ۱۷۶۵، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵؛ باڈلین : ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۶۰؛
سپرنگر ص ۴۷۷؛ عباسی ۳۳۰؛ پشاور ۱ : ۱۰۱۶؛ مرکزی $\frac{1930}{3}$، ۲۲۳۷ -

آغاز: بنام آنکه جانرا فکرت آموخت — چراغ دل به نور جان بر افروخت
ز فضلش هر دو عالم گشت روشن — ز فیضش خاک آدم گشت گلشن

انجام : غرض زین جمله آنم تا کند یاد — عزیز گویم [و] رحمت برو باد
بنام خویش کردم ختم پایان — الهی عاقبت محمود گردان

$\frac{129}{175}$ انتخاب غزلیات خسرو

بخط نستعلیق قرن نهم هجری - ۳۲۵ ورق، $9\frac{1}{4} \times 6\frac{1}{2}$ انچ، ۱۰-۱۶ بیت- ناقص الاول و الاخر-

انتخاب غزلیات از هر چهار دیوان حضرت امیر خسرو دهلوی متوفی ۷۲۵ھ/ ۱۳۲۵ء است - این نسخه مسلماً در ایران زمین کتابت شده است - نسخه ای ازین انتخاب در فهارس مطبوعه پیدا نشد و از انتخاب غزلیات وی که بنام ''دواوین امیر خسرو'' توسط نولکشور بچاپ رسیده، فرق دارد دیوان کامل غزلیات او را (بانضمام قصاید و قطعات و رباعیات) بجز غزلهای 'نهایت الکمال' در سال ۱۳۴۳ ھ ش از تهران منتشر ساخته اند -

آغاز: آنانکه گفته اند طلاق عروس دهر — کاوین این عروس دهند آن سرای را
ای یوسفی که همت عالی خطاب تست — بشکن بیک لکد فلک دیر پای را

انجام: این درد که در مغاک میباید ریخت — خون از مژهٔ دردناک میباید ریخت
امروز مگو که آب‌روئی دارم — فردا چو میان خاک میباید ریخت

۱۳۰/۱۳۷ مثنوی دولرانی خضرخان*

بخط نستعلیق انوری بن بیانی بتاریخ رجب‌المرجب ۸۸۵ هجری (۱۴۸۰ع)۔
۹۱ ورق، $8\frac{1}{2} \times 5\frac{1}{2}$ انچ، ۱۷ بیت۔

گویندهٔ این مثنوی که دران داستان عشق شاهزاده خضرخان و دولرانی بسلک نظم کشیده شده است و بنام 'خضر خان دولرانی' یا 'عشقیه' نیز یاد شده حضرت **امیر خسرو** دهلوی متوفی ۷۲۵ هجری / ۱۳۲۵ع است۔ او این مثنوی را که در حاشیهٔ نسخه منقول است، در سال ۷۱۵ هجری / ۱۳۱۵ع بپایان رسانیده است۔ کتابت این نسخه از تمام نسخه‌هائی که در فهارس مطبوعه ذکر شده قدیم‌تر است۔ بنا بر این نسخهٔ قابل توجهی است۔ این مثنوی درحدود سال ۱۳۳۲ھ در مطبع قیصریه دهلی بچاپ رسیده۔

رش: ریوص ۶۱۲ب؛ ایتهے $\frac{1187}{11}$؛ باڈلین ۷۷۲؛ بانکی پور ۱ : ۱۹۴، ۱۹۵؛ مجلس ۲۶۸؛ بلوشه ۱۰۳۰-۱۰۳۳۔

آغاز: سر نامه بنام آن خداوند — که دلها را بخوبان داد پیوند
ز عشق آراست لوح آب و گل را — بدان جان زندگی بخشید دل را

انجام: همه کس حاجتی دارند در پیش — چه حاجت من که گویم حاجت خویش
نمیخواهم ز تو بخشش چو هر کس — تو خسرو را چه می بخشی همان بس

* ۸۷ الف، س ۱۴، ۱۵۔

۱۳۱
۱۳٦

نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق - ۲۵ ورق ، در حاشیه ، $۸\frac{۱}{۲} \times ۵\frac{۱}{۲}$ انچ ، ۱٦ یا ۱۷ بیت -
ناقص الاول والاخر -

این نسخه از کاتب دیگر نقل شده و از روی خط وغیره کتابت قرن یازدهم هجری بنظر میرسد -

آغاز: کرم شرطست بر اجرت ستانی — که جانی میفروشد بهر نانی
ملک باید که گیرد پایهٔ داد — چه غم گر باد گیرد آسیا باد

انجام: نگشت آن رأی زیرک گرد جنگی — برون آمد ز قلعه بی درنگی
چو هم در ره دویدن فتح فرخ — سپه را هم بکار اصل شد رخ

۱۳۲
۱۳۸

مثنوی نه سپهر*

بخط نستعلیق انوری بن بیانی بتاریخ ۸۸۵ هجری (۱۴۸۰ء) - ۱۰۲ ورق ،
$۸\frac{۱}{۲} \times ۵\frac{۱}{۲}$ انچ ، ۱۵ بیت - ناقص الاخر -

گویندهٔ این مثنوی تاریخی که محتوی واقعات عهد قطب الدین مبارکشاه خلجی (۷۱٦-۷۲۰ھ / ۱۳۱٦ء - ۱۳۲۰ء) است ، حضرت امیر خسرو دهلوی متوفی ۷۲۵ هجری / ۱۳۲۵ء است - او این مثنوی را در سال ۷۱۸ھ / ۱۳۱۷ء سروده - این مثنوی نه سپهر دارد و هر سپهر ببحر مختلف سروده شده -

از لحاظ تاریخ کتابت این نسخه مقدم تر از تمام آن نسخه‌هائی است که در فهارس مطبوعه ذکر شده و بنا بر این نسخهٔ مهمی است - این مثنوی در حدود سال ۱۳۳۲ھ در مطبع قیصریه دهلی بچاپ رسیده -

---

* ۱۰۲ ل ، س ۸ -

رش : ریو ص ۶۱۲، باڈلین ۶۷۷؛ ایتھے $\frac{۱۱۸۷}{۱۲}$؛ بلوشه ۱۵۲۰ ؛ شیرانی ۱ : ۱۸۹ -

آغاز: خدا را کنم بر سر نامه یاد — که بر بنده درهای معنی گشاد
نه اندک متاعی بجانم سپرد — که نقد همه آسمانم سپرد

انجام : بسخن هر که نه چندان ورزد — گو در افشان که بچیدن نرزد
نمن این گفته بخود میگویم — مثل از آه[1] خرد می جویم

۱۳۳/۱۳۵ دیوان حسن دهلوی

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۱۳۸ ورق، $۸\frac{۱}{۲}\times ۵$ انچ، ۱۵ بیت - ناقص الاول -

اثر طبع امیر نجم الدین **حسن دهلوی** متوفی ۷۲۷ یا ۷۳۸هـ/ ۱۳۲۷ یا ۱۳۳۷ء است - درین نسخه بعد از حمد و نعت، غزلیات و قطعات و رباعیات مندرج است -

این دیوان در سال ۱۳۵۲هـ در حیدرآباد (دکن) چاپ و منتشر شده -

رش : ریو ص ۶۱۸؛ ایتھے ۱۲۲۳؛ باڈلین ۸۰۷؛ سپه سالار: ۲ : ۵۸۶ ؛ شیرانی ۱ : ۱۱۵ -

آغاز: این نامه را بنام خدا میکنیم باز — سر نامهٔ سخن ز سر آغاز میکنیم
از جنبش قلم که کلید معانی است — در های ذکر بر و رقت باز میکنیم

انجام : ای رویتو والنهار اذا جلّها — گیسویتو واللیل اذا یغشها
ای عقل تو سر بنه بکوی طاها[2] — آن قبلهٔ ماست قبلهٔ ترجها

---

۱ - در اصل : مثلی زآه -
۲ - یعنی طهٔ -

١٣٤
١٩١

دیوان اوحدی مراغه‌یی

بخط نستعلیق قرن نهم هجری - ۲۳۸ ورق ، ۶ ۱/۲ × ۹ ۱/۲ انچ ، ۱۳ بیت -

دیوان غزلیات رکن‌الدین اوحدی مراغه‌یی متولد ۶۷۰ھ / ۱۲۷۱ء و متوفی ۷۳۸ هجری (۱۳۳۷ء) است - غزلیات را بترتیب الفبائی نقل کرده اند -

دیوان اوحدی درسال ۱۳۴۰ ھ ش در تهران بچاپ رسید -

رش : ریو : ص ۶۱۸ ب ؛ سپرنگر ص ۳۶۰ ؛ بلوشه ۱۹۷۵ -

آغاز: چگونه دل نسپارم بصورت تو نگارا | که در جمال تو دیدم کمال صنع خدارا
(مطلع غزل اول)

ای غم عشق تو یار غار ما | جز غمت خود کس نزیبد یار ما
(مطلع غزل دوم)

انجام: درغصه اوحدی را موقوف چندداری | باکشتن خطائی باگفتن صوابی
چنان قدم بنه ای اوحدی تو درطلبش | که تا بدست نیاید زپای ننشینی

١٣٥
١٥٩

دیوان عبید زاکانی

بخط نستعلیق خیرات الله بتاریخ ۱۲ رمضان المبارک ۱۲۴۷ ھ مطابق ۱۸۳۲ میلادی - ۳۷ ورق ، ۱۰ ۳/۴ × ۶ ۱/۲ انچ ، ۱۵ بیت -

اثر طبع مولانا نظام الدین عبید زاکانی متوفی ۷۷۱ یا ۷۷۲ هجری / ۱۳۶۹ یا ۱۳۷۰ء است - این نسخه مشتمل بر غزلیات و قصاید و ترکیب بند و ترجیع بند و

رباعیات و فردات است ـ در آخر این دیوان 'قصهٔ نجیب' معروف به 'گلشن عصمت' مطبوعه ۱۲۶۸ھ/۱۸۵۱ع نیز مجلد است۔ این دیوان در سال ۱۳۳۶ خورشیدی از تهران منتشر شده ـ

رش : سپرنگر ص ۵۲۷ بلوشه ۱۳۶۳، ۱۹۷۵ ـ

آغاز: ای خط و خالِ خوشت مایهٔ سودای ما
ای نفسی وصل تو اصل تمنای ما

انجام : دریچهٔ نظر [و] رهگذار خاطر من   بجز خیال تو بر هر[1] چه هست مسدود است ـ

۱۳۶ــ۱۴۱ کلیات عماد فقیه

بخط نسخِ شکسته‌مانند قرن نهم هجری ـ ۱۱۷ ورق ، (از ۷۰ تا ۱۸۷) ۹×۶ انچ ، ۲۲ یا ۲۳ بیت ـ ناقص الاول و الاخر ـ

اثر طبع مولانا **عماد الدین فقیه** کرمانی متوفی ۷۷۳ هجری/۱۳۷۱ع است ـ این نسخه شامل ۵ مثنوی و قصاید و قطعات اوست بقرار زیر و فقط مثنوی 'طریقت نامه' و غزلیات و رباعیات درین نسخه نیست ـ دو نسخه از کلیات عماد در دانشگاه پنجاب ، لاهور زیر شماره Pi vi ۳۰۱ نیز محفوظ است ـ

۱۳۶/۱۵۸(۱) مثنوی صفا نامه

از ورق ۶۹ب تا ۱۰۰ب منقول است و مجموعاً ۳۲ ورق دارد ـ این مثنوی در سال ۷۵۶ھ / ۱۳۵۵ع گفته شد ـ مثنوی عرفانی است و بنام ''مونس الابرار'' نیز یاد میشود ـ

---

۱ ـ در اصل : 'دیگر' بجای 'بر هر' ـ

رش : باڈلین شمارہ ۸۰۳، ۸۰۴؛ سپرنگر ص ۴۳۶-۴۳۸؛ ایوانو ۵۸۳ -

آغاز: حمد الہی بہ‌نگارای دبیر   چون رقم از مشک زنی بر حریر

انجام: شکر خداوند جہان گو بگوی   جز بره حمد و ثنایش مپوی

هفتصد و پنجاه و ششم سال بود   کاخر این نظم نکو فال بود

۱۳۷ / ۱۵۸(۲) مثنوی فاتحة‌الاخلاص

دراین مثنوی نیز مطالبِ عرفانی بیان شده است و از ورق ۱۰۱ب تا ۱۰۶ب منقول است و جمعاً ۱۰ $\frac{۱}{۲}$ صفحه است -

رش : باڈلین $\frac{۸۰۳}{۲}$، $\frac{۸۰۴}{۵}$؛ سپرنگر ص ۴۳۶-۴۳۸ -

آغاز: بنام آنکه ذکرش ورد جانست   مبارکنامه‌اش معجز نشانست

انجام: فلک را سیر بر وفق مرادش   ملک داعی دولت چون عمادش

۱۳۸ / ۱۵۸(۳) مثنوی صحبت نامه

این مثنوی عرفانی از ورق ۱۰۷ب تا ۱۳۱الف منقول است و جمعاً ۲۲ ورق است - تاریخ تصنیف این مثنوی چنانکه از اختتام پیداست ۷۳۱ هجری / ۱۳۳۱ع است -

رش : باڈلین $\frac{۸۰۳}{۴}$، $\frac{۸۰۴}{۲}$؛ سپرنگر ص ۴۳۶ - ۴۳۸؛ ایوانو $\frac{۵۸۳}{۵}$ -

آغاز: بنام خدائی که توفیق ازوست		دل زنده را نور تحقیق ازوست

اختتام: زهجرت شده هفتصد و سی و یک		شد این مثنوی حرز ورد ملک
باخر رسید این همایون مثال		بتوفیق باری بتاریخ ذال

۱۳۹ مثنوی محبت نامهٔ صاحبدلان

۱۵۸(۴)

این مثنوی فلسفی از ورق ۱۳۱ب تا ۱۵۳ب منقول است و بفرمایش عزیزی در هشت باب و مقدمه، بطریق مناظره تألیف شده، بقرار زیر:

۱- تعلق جوهر علوی با جسم سفلی؛ ۲- تعلق جسم سفلی با جوهر علوی؛ ۳- تعلق جمادی با جمادی- ۴- تعلق جمادی با نباتی؛ ۵- تعلق نباتی با نباتی- ۶- تعلق حیوانی با جمادی؛ ۷- تعلق حیوانی با نباتی- ۸- تعلق حیوانی با حیوانی-

چنانکه از قطعهٔ تاریخ برمیآید این مثنوی در سال ۷۳۲ هجری/۱۳۳۲ع سروده شد-

رش: باڈلین ۸۰۳، ۸۰۴؛ سپرنگر ص ۳۳۶-۴۳۸؛ ایوانو $\frac{۵۸۳}{۶}$-

آغاز مقدمه: الحمد لله الذی ابدع الخلق محبة لعرفانه و اودع فی...عوارف احسانه-
آغاز مثنوی:

بنام آنکه در کاشانهٔ دل		محبت را معین کرد منزل

اختتام: بپایان آمد این منشور میمون		که بادا برهمه عالم همایون
بود این مثنوی تاریخ ایام		که تاریخش موافق گشت با نام
'محبت نامهٔ صاحبدلان' است		که تاریخ کتاب مقبلان است

۱۴۰ / ۱۵۸(۵)

مثنوی ده نامه

این مثنوی که مشتمل بر ده نامهٔ منظوم او بنام **شاه شجاع** (حکومت ۷۵۹ - ۷۸۶ھ/ ۱۳۵۸ - ۱۳۸۴ء) و وزیر خواجه **قوام الملک** و احباب دیگر است از ورق ۱۵۴ب تا ۱۷۰ب منقول است -

رش : باڈلین ۸۰۳/۳ ؛ سپرنگر ص ۳۳۶-۳۳۸؛ ایوانو ۵۸۳/۷ -

آغاز: بنام آنکه معجز نامهٔ اوست حروف کاینات از خامهٔ اوست

انجام : روز هجران **عماد** معذورست سر برون گر نمی کند ز وثاق

۱۴۱ / ۱۵۸(۶)

قصاید و قطعات

از ورق ۱۷۱ب تا ۱۸۷ب منقول است البته دو ورق (۱۷۹، ۱۸۰) افتاده است و ورق ۱۸۴ و ۱۸۵ با اوراق مثنوی ده نامه منسلک است - جمعاً ۱۵ ورق موجود است -

رش : باڈلین ۸۰۳/۷؛ ایوانو ۵۸۳/۳؛ سپه سالار ۳۴۳۶ -

آغاز: ای حکمتت[1] زبان را فصل‌الخطاب داده کشت امید جانرا از دیده آب داده

انجام : فکنده در بر خورشید جامهٔ[2] زربفت کشیده بر سر ناهید معجر[3] اخضر

۱- در اصل : حکمت

۲- در اصل : نامه -

۳- در اصل : ناه ...... معجر -

۱۴۲
۲۲۰

دیوان سلمان ساوجی

بخط نستعلیق ۹۹۵ھ / ۱۵۸۷ء - ۲۳۳ ورق، ۹ ۱/۴ × ۵ ۱/۲ انچ، ۲۰ یا ۲۱ بیت -

اثر طبع خواجه جمال‌الدین سلمان ساوجی متولد ۶۹۰ھ/۱۲۹۱ء و متوفی ۷۷۹ هجری/ ۱۳۷۷ء است و مشتمل است بر قصاید و غزلیات و قطعات و رباعیات و مثنویات وغیره - در اول و آخر این نسخه مهرهای محمد حسین بن مولوی سیف الرحمن صدیقی المهمی ثبت است -

رش: ریو ص ۶۲۴؛ باڈلین ۸۰۷؛ ایتهے ۱۲۳۷؛ سپرنگر ص ۵۵۵؛ مرکزی ۳۸۷۶ -

آغاز: هر دل که در هوای دو رویت[1] مجال یافت عنقای همتش دو جهان زیر بال یافت

انجام: چون تو مسعودی و ثابت قدم و دولت یار همت آنست که محمود بود آخر کار

۱۴۳
۱۶۱

مثنوی مهر و مشتری

بخط نستعلیق استادانهٔ نظام کاتب بتاریخ ربیع الاول ۸۸۰ھ/ ۱۴۷۵ء -
۱۸۰ ورق، ۷ ۳/۴ × ۴ ۱/۲ انچ، ۱۴-۱۵ سطر -

این مثنوی عشقیه نتیجهٔ طبع مولانا شمس الدین محمد عصار تبریزی (۸ب، س ۳ و ۱۰ ب، س ۲) متوفی ۷۸۴ هجری / ۱۳۸۲ء است - تاریخ تصنیف این مثنوی دهم شوال ۷۷۸ هجری / ۱۳۷۷ء است چنانکه خود گفته:

بروز واو دال از ماه شوال ز هجرت رفته حا، و عین با ذال

۸ ۷۰ ۷۰۰

(۱۷۸ب، س ۷، ۸)

۱- در اصل: بیویت -

مصنف تعداد ابیات مثنوی را نیز که ۵۱۲۰ میباشد، نظم کرده، بقرار زیر:

که ابیات بدیعش را عدد چیست
بگویش پنج الف است و صد و بیست (۱۷۹الف، س ۲)

رش: ریو ص ٦٢٦؛ ایتهے ۱۲۴۴؛ باڈلین ۸۱۱-۸۱۴؛ سپرنگر ص ۳۱۱ -

آغاز: بنام پادشاه عالم عشق — که نامش هست نقش خاتم عشق
.... — بجان جنس غمش را مشتری مهر

انجام: چو دادی زاولم ز ایمان سعادت — در آخر بر زبانم ران شهادت
بختم انبیاء و ختم قرآن — که ختم کار ما بر خیر گردان

۱۴۲ / ۱۸۹ دیوان حافظ

بخط نستعلیق استادانهٔ عبدالرحمان الخوارزمی بتاریخ ۱۹ شعبان ۸۵۹ هجری/۱۴۵۵ع -
۱۸۶ ورق، $7\frac{1}{2} \times 4\frac{1}{2}$ انچ - ۱۳ بیت -

اثر طبع رسای خواجه شمس الدین محمد **حافظ** شیرازی متوفی ۷۹۱ هجری/۱۳۸۹ع است و مشتمل است بر غزلیات و قطعات و رباعیات و ساقی‌نامه و مثنویات دیگر -

بر ورق ۳۵، ۷۳، ۹۲ و ۱۵۱ مهرِ **جمال‌الدین حسین** بتاریخ ۱۲۲۸ هجری/ ۱۸۱۳ع ثبت است و بر سر ورق نسخه مهرِ پنڈت **وزیر چند** دیده میشود -

رش: ریو ص ٦٢٧؛ ایتهے ۱۲۴٦-۱۲۷۴؛ باڈلین ۸۱۵-۸۵۳؛ سپرنگر ص ۴۱۵ وغیره -

آغاز: الا یا ایها الساقی ادر کاسا و ناولها — که عشق آسان نمود اول ولی افتاد مشکلها

انجام: ای که برما بگذری دامن کشان — حافظ الحمدی همیخواهد بخوان

مصرعِ دوم این بیت بدینطور بین مردم معمول و معروف است: از روی اخلاص الحمدی بخوان

۱۲۵
―――
۱۹۷

نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۸۴ ورق ، ۷ ۱/۴ × ۴ ۱/۴ انچ ، ۱۴ – ۱۵ بیت - ناقص الاول والآخر -

این نسخه از غزلیات ردیف دال شروع میشود و در آخر مخمس و مثنوی و ساقی نامه دارد که آن هم ناقص‌الاخر مانده -

آغاز: دلم که لاف تجرد زدی کنون صد شغل   ببوی زلف تو با باد صبحدم دارد

انجام: بیا ساقی ایمن چه باشی که دهر   بر آنست کت خون بریزد بقهر

۱۲۶
―――
۲۳۶

نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری- ۲۸۰ ورق ۷ × ۴ ۱/۴ انچ ، ۱۲ بیت -

مشتمل بر قصاید و غزلیات و قطعات و رباعیات و مثنویات وغیره است - در آخر این نسخه یک مثنوی اوست که خواننده را به بی ثباتی دنیا متوجه میسازد -

آغاز: الا یا ایها الساقی ادر کاسا و ناولها

انجام: هیچ کس را نیست زین منزل گزیر   از گدا و شاه و از برنا و پیر
ای که برما بگذری دامن کشان   از سر اخلاص الحمدی بخوان

۱۴۷
۱۹۹

دیوان قاسم انوار

بخط نستعلیق استادانهٔ قبل از ۸۹۷ھ / ۱۴۹۲ع - ۲۹۰ ورق، ۵ × ۳$\frac{1}{2}$ انچ، ۸ یا ۹ بیت -

اثر طبع سید معین‌الدین علی **قاسم انوار** متولد ۷۵۷ھ/۱۳۵۶ع و متوفی ۸۳۷ هجری/ ۱۴۳۳ع است که مشتمل است بر غزلیات و قطعات و ترجیع بند وغیره - او گاهی 'قاسمی' نیز تخلص میکرد - بر سر ورق این نسخه مهر سکهٔ **قاسم برید** بزرگ متوفی ۹۱۰ هجری/۱۵۰۴ع ثبت است که تاریخش ۸۹۷ھ / (۱۴۹۲ع) خوانده میشود - بنا برین معلوم است که این نسخه قبل از ۸۹۷ هجری / ۱۴۹۲ع کتابت شدهٔ بتاریخ ۱۲ شعبان ۱۰۲۷ھ (۱۶۱۸ع) داخل کتابخانهٔ **ابراهیم عادلشاه** ثانی (۹۸۷-۱۰۳۵ھ/ ۱۵۷۹-۱۶۲۵ع) شد که بر آخرین شاه برید تاخته سلسله آن خاندان را منقرض ساخته بود -

رش: ریو ص ۶۳۵؛ ضمیمه ۲۸۱، ایتهی ۱۲۸۵؛ باڈلین ۸۶۲-۸۶۶؛ سپرنگر ص ۵۳۲؛ بانکی پور ۲: ۲۱۴، ضمیمه ۱: ۱۰۹؛ سپه سالار ۶۵۵؛ ادبیات ۲۶۸ -

آغاز: من بیچارهٔ[1] سودا زده سرگردانم که باوصاف خداوند سخن چون رانم
من و توحید تو هیهات دلم میلرزد اینقدر بس که حدیثت بزبان میرانم

انجام: تو واقف نه بر این حکایت مگوی بچوگان عرفان توان برد گوی
عزیزان که راهی بحق برده اند بعجز و بانصاف دل‌زنده اند

۱- دراصل: بیجان -

۱۴۸
۲۰۰

مثنوی انیس العارفین

بخط نستعلیق ریز استادانهٔ قبل از ۷۸۹۵ه/ ۱۳۹۲ء-۱۳ ورق، ۵ × ۳½ انچ، ۱۰-۱۱ بیت ناقص الاخر ـ

گویندهٔ این مثنوی عارفانه سید [معین الدین] علی بن نصیر بن هارون بن ابی القاسم الحسینی التبریزی المشهور بالقاسمی (ص ۵، س ۳) و نیز معروف به شاه **قاسم انوار** متولد ۷۵۷ه/ ۱۳۵۶ء و متوفی ۸۳۷ هجری / ۱۴۳۳ء است ـ در ابیات مثنوی (ص ۱۳، س ۴) میخوانیم که او این منظومه را بسن بیست سالگی سروده بود ـ بنا برین این مثنوی در حدود سال ۷۷۷ه/ ۱۳۷۵ء تألیف شد ـ دربارهٔ نام مثنوی چنین گفته است:

خوش نمایم کرده‌ام[1] ترتیب ازین
نسخهٔ ای نامش 'انیس العارفین' (ص ۱۳، س ۸)

در اول مثنوی مقدمه‌ای نیز نگاشته شده که چنین شروع میشود ـ

بسم الله الرحمٰن الرحیم ـ منت خدایرا جلت عظمته و علت کامته که بشعشهٔ انوار اسرار شموس ارواح اقمار قلوب انسانرا . . . . .

این مثنوی با دیوان شاعر (شماره ۱۴۷) مجلد و خط و کاغذ و مرکب هر دو یکی است ـ

رش: ریو ص ۶۳۶؛ باڈلین ۸۶۲؛ ایتھے ۲۸۸۸؛ ریو ضمیمه ۲۸۱؛ بانکی پور ۲: ۱۵، ۹: ۱۹۶ ـ

آغاز: یا مغیث المذنبین معطی السوال — یا انیس‌العارفین یا ذوالجلال

انجام: ای ولایتِ خاتم جانرا نگین — نور یزدان رحمت للعالمین
لاف فرزندی ندارم یا رسول — در رهت خاکم قبولم کن قبول

۱- در اصل: کردیم ـ

۱۴۹
۱۷۰

دیوان کاتبی

بخط نستعلیق عوض علی بن جلال الدین کرخی بتاریخ ۹۸۱ھ/۱۵۷۳ء - ۱۴۷ ورق، ۸$\frac{۳}{۴}$ × ۵$\frac{۳}{۴}$ انچ، ۱۲ - ۱۴ بیت -

اثر طبع شمس‌الدین محمد بن عبدالله المعروف به کاتبی نیشاپوری متوفی ۸۳۸ھ/۱۴۳۴ء یا ۸۳۹ هجری/۱۴۳۵ء است که مشتمل بر قصاید و غزلیات و قطعات و رباعیات است -

رش: ریو ص ۶۳۷؛ ایتهے ۱۲۹۰؛ باڈلین ۸۶۹-۸۷۰؛ سپرنگر ص ۴۰۷؛ سپه سالار ۶۵۹ -

آغاز: ای گل آدم بخمر جان مخمر ساخته   خاک ره را کیمیای مهر تو زر ساخته
حکمت از بهر قتل ماهی عقل و حواس   آب را در چشمهٔ خورشید خنجر ساخته

انجام: زاتشِ قهر وبا چون گشت ناگاهان خراب
استرآبادی که خاکش بود نیکو تر زمشک
از جوانان تا به پیران کس ز بدنامی نماند
آتش اندر بیشه چون افتد نه تر ماند نه خشک

۱۵۰
۱۶۸

مثنوی مجمع البحرین*

بخط نستعلیق عوض ابن جلال الدین کرخی بتاریخ ۴ ربیع‌الاول ۹۸۱ھ/۱۵۷۳ء - ۴۴ ورق، ۸$\frac{۳}{۴}$ × ۵$\frac{۳}{۴}$ انچ، ۱۴ بیت -

گویندهٔ این مثنوی عرفانی که بنام ''ناظر و منظور'' نیز یاد شده، شمس الدین محمد بن عبدالله نیشاپوری المعروف به کاتبی (ص ۱، س ۷، ۸) متوفی ۸۳۸ھ/۱۴۳۴ء یا ۸۳۹ هجری/۱۴۳۵ء است - مؤلف دیباچه‌ای نیز براین اثر نگاشته بدین آغاز:

---

* ص ۲، س ۱ نیز ورق ۹۱، س آخر -

مدام از حضرت مبلغ الهام و متکلم بردوام علوّ شانه جواهر زواهر صلوات و براقیت مواقیت تحیات نثار روزگار سخن گزاری باد.....

رش: ریو ص ۶۳۷-۳۹؛ ایتهے ۱۲۹۰؛ باڈلین ۸۶۷-۷۰؛ سپرنگر ۷۵۴؛ سپه سالار ۶۵۹ (ذکرش)؛ بانکی پور ۲: ۱۸-

آغاز: ای شده از قدرت تو ما و طین — لوحهٔ دیباجهٔ دنیا و دین
دیدهٔ جان روشن از انوار تست — مخزن دل گلشن از اسرار تست

انجام: در دل و جانِ همه جایش بده — بر سر نظم همه پایش بنه
بیت وی از نام تو معمور باد — نامش از انعام تو مشهور باد

١٥١ / ١٦٩ مثنوی ده باب*

بخط نستعلیق عوض علی ابن جلال الدین کرخی، بتاریخ ۹۸۱ھ/۱۰۸۱م ۸۴ ورق، ۸¾×۴¾ انچ، ۱۴ بیت -

گویندهٔ این مثنوی عارفانه شمس‌الدین محمد بن عبدالله نیشاپوری المعروف به کاتبی (۱۰ الف، س ۲ نیز ۱ب، س ۱) متوفی ۸۳۸ھ / ۱۴۳۴ع یا ۸۳۹هجری / ۱۴۳۵ع است - ده باب این مثنوی بدین قرار است - باب اول در طریق عاشقی، دوم در صحبت داشتن، سوم در عجب و عجیب، چهارم در عزت، پنجم در نکوئی، ششم گذشتن از بدی، هفتم در قناعت، هشتم در 'از دل غم برداشتن، نهم در سیر سوی حق، دهم در طریق وحدت (ورق ۸ب) -

رش: ریو ص ۶۳۷-۶۳۹؛ ایتهے ۱۲۹۰؛ باڈلین ۸۶۷-۸۷؛ سپرنگر ۷۵۴ -

آغاز: ای برحمت در دو عالم کارساز — جمله عالم را برحمت کارساز
ای که هستی گمرهان را رهنمای — کرده‌ام ره گم بلطفم ره نمای

انجام: گر دهی داد سخن را چون کمال — غیر نقصانت نباشد زان کمال
ختم قرآن به ازین چون حافظت — ختم کن حق باد یار و حافظت

*(۸ ب، س ۱)

۱۵۲
۱۳۹

دیوان شاهی

بخط نستعلیق کم نظیر سلطان علی مشهدی بتاریخ ۸۸۸ هجری / ۱۴۸۳ع- ۵۰ ورق، $9\frac{1}{2}\times6\frac{1}{2}$ انچ ، ۱۱ بیت-

انتخاب غزلیات آقا ملک بن جمال‌الدین امیر شاهی معروف به ملا **شاهی** سبزواری متوفی ۸۵۷ هجری / ۱۴۵۳ع است که تقریباً ...۱ بیت دارد- تمام نسخه مذهب و در حاشیهٔ نسخه نمونهٔ نقاشیِ زرّینِ بی نظیر دیده میشود- در آخر نسخه مهری از سراج الدوله افتخارالملک **محمد سر بلند خان** شیر بهادر جنگ بتاریخ ۱۲۳۹ھ / ۱۸۲۳ع نیز ثبت است- بنا به قول پیر حسام‌الدین **راشدی** نسخهٔ معاصرِ این دیوان درکتابخانهٔ ملی پاکستان، کراچی نیز موجود است-

رش : ریو ۶۴۰؛ ایتهے ۱۲۹۳؛ باڈلین ۸۷۵؛ سپرنگر ص ۵۶۳؛ بانکی‌پور ۲ : ۲۳، ۲۶-۲۸، ضمیمه ۱ : ۲۱۲؛ ایوانو ۶۰۳-۶۰۵ ؛ بلوشه ۱۶۶۲-۱۶۶۸؛ شیرانی ۱ : ۱۱۸-

آغاز: بیا ای از خط سبزت هزاران داغ بر دلها — مروکز اشک مشتاقان بخون آغشته منزلها

مقطع غزل آخر :

غمی مباش گر از دل قرار شد **شاهی** — چو کارهای جهان نیست برقرار یکی

انجام : یار بگذشت و نبودش سرحالِ دل ما — گفتم انصاف نه اینست همانده برگشت

۱۵۳/۱۶۸ نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق کم نظیر سلطان علی مشهدی متوفی ۹۲۶ هجری/۱۵۲۰ع - ۱۲ ورق، $7\frac{1}{2} \times 5\frac{1}{4}$ انچ، ۶ - ۱۰ بیت -

مشتمل بر انتخاب غزلیات و رباعیات و مفردات وغیره است - تمام نسخه مذهب و مهری بتاریخ ۱۰۴۷ھ / ۱۶۳۷ع بر سر ورق ثبت است -

آغاز: ما بستهٔ بسلسلهٔ مشکبو گره — جانهای بیدلانست درین آرزو گره
عمری گذشت و آن گره زلفم آرزوست — یارب مباد در دل کس آرزو گره

انجام: آن بت چو ز دوستی کناری دارد — ما نیز ز دوستی کناری گیریم

۱۵۴/۲۳۰ نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق ریز و استادانهٔ ۹۶۹ هجری/۱۵۶۱ع - ۴۳ ورق، $7\frac{1}{4} \times 4\frac{3}{4}$ انچ، ۱۱ بیت -

مشتمل بر انتخاب غزلیات و قطعات و رباعیات وغیره است که جمعاً ۹۲۷ بیت میشود - این نسخه ۳ مهر **شاهجهان** بتاریخ ۱۰۶۲ هجری/۱۶۳۲ع دارد، بنا برین نسخهٔ کتابخانهٔ شاهی است - مهرهای پنڈت **وزیر چند** نیز ثبت شده -

آغاز: ای نقش بسته نام خطت با سرشت ما
وین حرف شد ز روز ازل سرنوشت ما

انجام: نام رمضان خوشست و گلگشت هرات — با نعره و تکبیر و خروش و صلوات
خوبانش بتاریکی بازار ملک — چون آب خضر نهان شده در ظلمات

۱۵۵
۱۷۶

دیوان جامی

بخط نستعلیق (اواخر قرن نہم هجری) و قسمتی بتاریخ ۱۲۴۴ هجری / ۱۸۲۸ء (۱۳۸ الف) بخط کاتب دیگر در حاشیهٔ نسخهٔ شماره ۱۷۵، از صفحه ۵ تا ۱۳۸ که $9\frac{1}{4} \times 6\frac{1}{2}$ انچ، طول و عرض دارد۔

این دیوان مشتمل بر غزلیات و قطعات و رباعیات مولانا عبدالرحمن **جامی** متولد ۸۱۷ هجری / ۱۴۱۴ء و متوفی ۸۹۸ هجری / ۱۴۹۲ء است۔ بر ورق ۹۸ الف مهری از آقای **بیانی** بتاریخ ۱۲۶۹ھ / ۱۸۵۲ء ثبت است۔

آغاز: لله الحمد قبل کل کلام بصفات الجلال و الاکرام
حمد او تاج تارک سخن است صدر هر نامهٔ نو و کهن است

انجام: بر حاشیهٔ لوح جمال تو قلم حرفی دو ز مشک سوده کردست رقم
هوش من ازان دو حرف مدهوش شدست مدهوش ترا ز رفتن هوش چه غم

۱۵۶ - ۱۶۵ کلیات جامی

بخط نستعلیق کم‌نظیر علی ابن احمد بن نورالدین بین سالهای ۹۰۰ هجری/۱۴۹۴ء تا ۹۰۵ هجری (۱۴۹۹ء) - $9\frac{1}{2} \times 6$ انچ، ۱۶ - ۱۷ بیت در متن و ۱۸ - ۱۹ بیت در حاشیه۔

اثر طبع مولانا نور الدین عبدالرحمٰن **جامی** متوفی ۸۹۸ هجری / ۱۴۹۲ء است۔ نسخهٔ حاضر مشتمل بر سه دیوان و هفت مثنوی اوست بقرار زیر:

کلیات جامی سابقاً در شهرهای مختلف هند و اخیراً در ایران چاپ و منتشر شده است۔

۱۵۶
۲۲۳ (۱)

دیوان اول

از ورق ۱ - ۲۶۲ الف - مکتوبه ۹۰۱ هجری/۱۴۹۵ء - (ورق ۲۶۲ الف) -

مشتمل است بر قصاید و نعت‌ها بصورت ترکیب و ترجیع بند، مثنویات کوچک کوچک، غزلیات و قطعات و رباعیات وغیره و با مقدمه‌ای در اول آن - تاریخ تصنیف و تدوین این دیوان ۸۷۱ هجری/۱۴۶۶ء است -

رش: ریو ص ۶۴۳ - ۶۵۰؛ ایتھے ۱۳۰۰-۱۳۸۹؛ باڈلین ۸۹۴-۹۷۶؛ سپرنگر ص ۴۴۷-۴۵۱؛ راس براؤن ۳۳ -

آغاز مقدمه: بسم الله الرحمٰن الرحیم — هست صلای سرخوان کریم

آغاز قصاید: زان پیش کز مداد دهم خامه را مدد
جویم مدد ز فضل تو ای مفضل احد

انجام: ماه و خور خالی ز سیلی نیستند — پیش رویت تا بخدمت ایستند
چه خوش باشد که در کاشانهٔ غم — دو همدم درد دل گویند باهم

۱۵۷
۲۲۳ (۲)

دیوان الثانی

از ورق ۲۶۲ ب - ۳۷۵ الف، مکتوبه ۹۰۱ هجری (۱۴۹۵ء) -

مشتمل است بر قصاید و غزلیات و قطعات و رباعیات و معمیات با مقدمه‌ای مختصر در اول که در سال ۸۸۴ھ / ۱۴۷۹ء نگاشته شد و دران گفته است (ص ۲، س ۳) که عمر من از شصت گذشته بهفتاد قریب است - بنا برین سال تدوین این دیوان همان ۸۸۴ هجری/۱۴۷۹ء است -

آغاز: بسم الله الرحمن الرحیم — املی حمد المنان الکریم
آنکه باین نکتهٔ سنجیده گشت — فاتحه آرای کلام قدیم

انجام: جامی ز پریرخان یکی روز برید — وز کردهٔ خویشتن بسی رنج کشید
امروز ازان روز که گفتم سیم[1] است — اندر عجبم که چون بامروز رسید

۱۵۸
(۳) ۲۲۳

دیوان سوم

از ورق، ۲۷۷ب – ۳۳۸الف، مکتوبه ۹۰۱ هجری/۱۴۹۵ع یا ۹۰۲ هجری/۱۴۹۶ع -

مشتمل بر قصاید و غزلیات و قطعات و رباعیات است و در سال ۸۹۶ھ / ۱۴۹۰ع مرتب گشت چنانکه خودش در مقدمهٔ این دیوان گفته : آغاز تسوید این بیاض و بنیاد توشیح[2] این ریاض در شهور سنه ست و تسعین و ثمانمایه اتفاق افتاد (ص ۱، س ۸)

آغاز: بسم الله الرحمن الرحیم — طرفه خطابیست ز سفر قدیم
کرده ازین حرز ستایش گران — نقش نگین خاتم پیغمران

انجام: بر حاشیهٔ جمال لوح تو قلم — حرف دو ز مشک سوده کردست رقم
هوش من[3] ازان دو حرف مدهوش شده است — مدهوش ترا ز رفتن هوش چه غم

۱۵۹
(۴) ۲۲۳

مثنوی تحفة الاحرار

از ورق ۱ب تا ۳۸الف در حاشیه، مکتوبه جمادی الاول ۹۰۰ هجری/۱۴۹۴ع -

این مثنوی عارفانه در سال ۸۸۶ هجری/۱۴۸۱ع گفته شد چنانکه کلمات زیر از قلم ملا جامی تائید این مطلب را میکند: "منتظم در سلک شهور سنه ستة و ثمانین و

۱- در اصل : سیوم -
۲- در اصل : ترشح
۳- در اصل : هوش از من -

ثمانمایه لازال مبارکا علی کافیه، اتفاق افتاد'' (۸۴الف) ـ مقدمه‌ای نیز در اول این مثنوی نگاشته شده که بدینطور شروع میشود :

قدر همتِ خدای شناس — هست بر نعمت خدای سپاس
خاصه بر نعمتی که دیر بقاست — در جهان تا جهان بجاست بجاست

دربارهٔ نام مثنوی گفته :

تحفة الاحرار لقب دادمش — تحفه باحرار فرستادمش

رش : ص ریو ۵۴۶ شماره ۷ ؛ ایتهے ۱۳۰۰ / ۴ ؛ باڈلین ۸۹۴ / ۶ ؛ سپرنگر ص ۴۴۹ / ۳ ؛ ڈھاکا ۸۸ ؛ بانکی پور ۳ : ۱۷۹ ـ

آغاز: بسم الله الرحمٰن الرحیم — هست صلای سر خوان کریم
فیض کرم خوان سخن ساز کرد — در ز دبستان[1] کهن باز کرد

انجام: شکر که این رشته بپایان رسید — بخیهٔ این خرقه بدامان رسید
مهر نه خاتمهٔ این کتاب — شد رقم خاتم تم الکتاب

۱۶۰
۲۲۳ (ه)

مثنوی سبحة‌الابرار

در حاشیهٔ ۸۴ ب تا ۱۲۰ ب، مکتوبه رمضان‌المعظم سنه ۹۰۰ هجری/۱۴۹۵ع ـ

این مثنوی صوفیانه نیز شاید در حدود سال ۸۸۷ هجری/۱۴۸۲ع سروده شد و با مقدمه‌ای مختصر شروع میشود بدین ابیات، رباعی

المنة لله که بخون گر خفتم — یکچند چو غنچه عاقبت بشگفتم
از کشمکش چرخ بسی آشفتم — کز گوهر راز سبحه واری سفتم

۱- در اصل : پرده ز دستان ـ

رش: ریو ص ۴۴۶ شمارہ ۲؛ ایتھے ۱۳۰۰ / ۵؛ باڈلین ۴۹۸/۷؛ سپرنگر ص ۵۰۴/۴؛ عباسی ۳۵۰ (ب)؛ راس براؤن ۳۹؛ مرکزی ۳۶۴۸—۴۹۵۲۔

آغاز: ابتدای بسم اللّٰه الرحمٰن — الرحیم المتوالی الاحسان
میکنم از نمِ این آبِ حیات — زندگی بخش دل اهل نجات

انجام: حسن مقطع چو بود رسم کهن — قطع کردیم برین نکته سخن
ختم اللّٰه لنا بالحسنی — و هو المولانا نعم المولی

۱۶۱
۲۲۳ (۶)
مثنوی یوسف و زلیخا

ورق ۱۲۱ ا تا ۲۱۷ الف، مکتوبه ۱۱ ربیع‌الاول ۹۰۱ هجری / ۱۴۹۵ء در حاشیهٔ

در این مثنوی قصهٔ حضرت **یوسف** علیه‌السلام و **زلیخا** نظم کرده چنانکه گفته:

کتابی بین بکلک صدق مرقوم — بنام عاشق و معشوق موسوم
ز نامش طوطی آسایم شکر خا — چو بردم نام یوسف با زلیخا
(۲۱۶ب، س۷ تا ۱۰)

این مثنوی در سال ۸۸۸ هجری/۱۴۸۳ء سروده شد۔ تاریخ تألیف را در ابیات زیر چنین بیان نموده است۔

قلم نساجی این جنس فاخر — رسانید آخر سالی بآخر
که باشد بعد ازان سالی مجدد — نهم سال از نهم عشر از نهم صد
(۲۱۶ب، س ۳۵ تا ۳۸)

تعداد ابیات این مثنوی را که چهار هزار است نیز بیان کرده:

گرفتم بیت بیتش را شماره — هزار آمد و لیکن چار باره (۲۱۶ب)

از لحاظ تاریخ کتابت یکی از نوادر است و در شهرهای مختلف پاکستان و هند بچاپ رسیده -

رش : ریو ص ۶۴۵ شماره ۳ ؛ ایتهی ۱۳۰۰/۶ ؛ باڈلین ۸۹۴ / ۸ ؛ سپرنگر ص ۵۰۴ / ۵ ؛ عباسی ۳۴۲ ؛ شیرانی ۱ : ۱۹۶ ؛ بانکی پور ۲ : ۳۷ -

آغاز: الهی غنچهٔ امید بگشای — گلی از روضهٔ جاوید بنمای
بخندان از لب آن غنچه باغم — وزین گل عطر پرور کن دماغم

انجام : ازین صحرا جواد خامه بی کن — وزین سودا سواد نامه[1] طی کن
زبان را گوشمال خامشی ده — که هست از هرچه گوئی خامشی به

۱۶۲ / ۲۲۳ (۷) مثنوی لیلی و مجنون

ورق ۲۱۷ب تا ۳۰۰ب، مکتوبه ۱۴ ذیقعد سنه ۹۰۱ هجری/۱۴۹۵ء (ورق ۳۰۰ب در حاشیه)

درین مثنوی داستان عشق لیلی و مجنون نظم شده - تاریخ تألیف این مثنوی ۸۸۹ھ/ ۱۴۸۴ء است چنانکه خود گفته :

کوتاهی این بلند بنیاد
در هشتصد و نه فتاد و هشتاد (۳۰۰ ب)

تعداد ابیات این مثنوی چنانکه از بیت زیر بر میاید ۳۸۶۰ است :

ور تو بشمارِ آن بری دست
باشد سه هزار و هشتصد و شصت[1] (ورق ۳۰۰ب، س ۱۵، ۱۶)

۱- در اصل : خامه -
۱- در اصل : شست -

از لحاظ تاریخ کتابت یکی از نوادر است ـ این مثنوی در شهرهای مختلف پاکستان و هند چاپ و منتشر شده ـ

رش : ریو ص ۶۳۵ شماره ۳ ؛ ایتهی ۱۳۰۰/۷ ؛ باڈلین ۸۹۳/۱۰ ؛ سپرنگر ص ۵۰۳/۶ ؛ عباسی ۳۳۱ ؛ پیشاور ۱ : ۱۸۰۹ ؛ بانکی پور ۲ : ۳۸ -

آغاز: ای خاک تو تاج سر بلندان | مجنون تو عقل هوشمندان
محجوب ترانه های لیلی | مکشوف ترانه‌ها سهیلی

انجام: هر چند که قدر این تهی دست | زین نظم شکسته بسته بشکست
زو حقهٔ چرخ درج دُر باد | ز آوازهٔ او زمانه پُر باد
پاکان به نیاز صبحگاهان | آمرزشم از خدای خواهان

۱۶۳ / ۲۲۳ (۸) مثنوی خرد نامهٔ اسکندری

مکتوبه اول رجب المرجب ۹۰۲ هجری/۱۴۹۶م ـ در حاشیهٔ ورق ۳۰۱ ا تا ۳۷۲ ب ـ

در این مثنوی که در جواب سکندر نامهٔ **نظامی** گفته شد ، نکات خرد که آموختن آن برای پادشاهان لازم است بیان شده ـ نام مثنوی را در ابیات زیر معین نموده :

خرد هست ازان نامه حرف نخست | که دیباچهٔ نامه زان شد درست
بود آخرین حرف ازان آدمی | برو ختم شد منصب خاتمی

تاریخ تألیف این مثنوی چنانکه از بیت زیر بر میآید ۸۹۰ هجری/۱۴۸۵ء است :

چو فیض قدسی آمد، جای توبیخ
نباشد گر کنندش فیض تاریخ

از لحاظ تاریخ کتابت یکی از نوادر است ـ

رش : ریو ص ۵۳۵/۶۴۵ ؛ ایتهی ۱۳۰۰/۸ ؛ باڈلین ۱۳/۸۹۴ ؛ سپرنگر ص ۵۴۱ -

آغاز: الهی کمال الهی تراست جمال جهان پادشاهی تراست
جمال تو از وسع بینش برون کمال از حد آفرینش فزون

انجام : که تا پنبه از گوش دل بر کشیم همه گوش کردیم و دم در کشیم

درآخر این نسخه رباعی زیر نیز منقول است :

با اینهمه بی حاصلی هیچکسی درمانده به پارسائی و بوالهوسی
دادیم نشان ز گنج مقصود ترا گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

۱۶۴
۲۲۳ (۹)
مثنوی سلامان و ابسال*

مکتوبه ۲۲ ذی‌حجه ۹۰۵ هجری/۱۵۰۰ء (ص آخر) - در حاشیهٔ ورق ۳۷۳ ا تا ۶۰۵ ب -

درین مثنوی بوسیلهٔ دو مظهر نیکی و بدی حقایق عرفانی بیان شده - چنانکه در ابیات زیر تصریح نموده 'سلامان' نمایندهٔ روح و نیکی و 'ابسال' نقش جسم و بدی را ایفا میکند :

زادهٔ بس پاک دامان آمد ست نام این زاده 'سلامان' آمد ست
کیست 'ابسال' این تن شهوت پرست زیر احکام طبیعت گشته پست
(ورق ۵۰۴ ا، س ۶ تا ۹)

جامی این مثنوی را بنام سلطان **یعقوب بیگ** بن **حسن بیگ** (۸۸۳ھ تا ۸۹۶ھ /۱۴۷۸-۱۴۹۰ء) سروده است - بگمان غالب این مثنوی قبل از ۸۹۰ هجری/۱۴۸۵ء سروده شد -

* ۵۰۴ ب، س ۲۲ -

رش: ریو ص ۶۴۵ شماره ۶؛ ایتھے ۱۳۰۰/۱۰؛ باڈلین ۸۹۴/۵؛ سپرنگر ص ۴۴۹/۲؛
راس براؤن ۳۸؛ بانکی پور ۲: ۳۵ -

آغاز: ای بیادت تازه جان عاشقان | زاب لطفت تر زبان عاشقان
از تو بر عالم فتاده سایه‌ای | خوبرویان را شده سرمایه‌ای

انجام: عالم از فیض نوایش تازه شد | نوبت عدلش بلند آوازه شد
هردمش جاه و جمالی تازه باد | مدت ملکش برون زاندازه باد

۱۶۵ / ۲۲۳ (۱۰) مثنوی سلسلة‌الذهب (دفتر ثانی)

مکتوبه در حدود ۹۰۵ هجری/۱۴۹۹ء در حاشیهٔ ورق ۲۰۶ الف تا ۴۴۳ الف -

این مثنوی صوفیانه در سه دفتر سروده شد - تاریخ کتابت این مثنوی درج نیست - شاید زندگی کاتب وفا نکرده والّا او شاید میخواست دفتر بعدی را هم بنویسد و در آخر آن تاریخ بگذارد - چون خط و مرکب این نسخه با خط و مرکب نسخهٔ قبل یکی است لذا باحتمال قوی در سال ۹۰۵ هجری/۱۴۹۹ء نوشته شد - تاریخ تألیف این مثنوی حقیقةً ۸۸۹ هجری/۱۴۸۴ء است چنانکه مولانا **جامی** در آخر نسخهٔ خود که بخط خویش نوشته بود مینویسد:

راقم الکتاب ناظمه و هوالفقیر عبدالرحمٰن **جامی** عفی عنه فی الحادی عشر من ذی‌الحجه سنه تسع و ثمانین و ثمانمایه - تمام شد دفتر ثانی سلسلة الذهب من غیر ملال و تعب - همین تاریخ را او بسلک نظم کشیده و گفته:

چون رقومش بصاد و ضاد رسید | خامه را حکم ایستاد رسید -

یعنی تا اینکه رقومش به ۸۹۰ برسد خامه ایستاد و داخل سال ۸۹۰ هجری نشد و هنوز اواخر ۸۸۹/۱۴۸۴ء (ذی الحجه) بوده که قلم از نوشتن باز ماند چنانکه در نثر فوق بتصریح نوشته.

اینکه ایتهے و ریو و دیگران سال تألیف این مثنوی را ۸۹۰ھ (۱۴۸۵ع) دانسته اند اشتباه است۔

از کلمات منثور فوق باین نتیجه میرسیم که این نسخه منقول از نسخهٔ مصنف است که خود کتابت نموده بود و بنا برین یکی از نوادر است۔

رش: ریو ص ۶۴۴ شماره ۱؛ ایتهے ۹/۱۳۰۰؛ باڈلین ۱/۸۹۴؛ سپرنگر ص ۴۴۹ / ۱؛ راس براؤن ۳۸؛ پیشاور ۱ : ۱۹۵؛ بانکی پور ۲ : ۳۴ -

آغاز: بشنو ای گوش بر فسانهٔ عشق — از صریر قلم ترانهٔ عشق
قلم اینک چو نی بلحن صریر — قصهٔ عشق میکند تقریر

انجام: لیک خامه ز جنبش پیوست — چون بدینجا رسید سر بشکست
چون رقومش بصاد و ضاد رسید — خامه را حکم ایستاد رسید
هم بدین حرف این خجسته کلام — ختم شد والسلام والاکرام

۱۶۶ / ۱۹۵ دیوان جامی (جلد اول)

بخط نستعلیق استادانهٔ فضل‌الله قادری شاید بتاریخ ۹۵۰ هجری / ۱۵۴۳ع - ۲۴۹ ورق، $8\frac{3}{4} \times 6\frac{1}{2}$ انچ، ۱۴ بیت۔

این دیوان مشتمل است بر حمد و نعت و غزلیات و قطعات و رباعیات وغیره۔ تاریخ کتابت در آخر نسخه درج بوده که کسی دست مالیده و کوشش کرده است پاکش کند ولی بازهم ۹۵۰ھ/۱۵۴۳ع خوانده میشود۔

کلیات او را بطوریکه در صفحات قبل نیز گفته شد سابقاً از شهرهای مختلف پاک و هند و اخیراً از ایران بنام ''دیوان کامل جامی'' منتشر ساخته اند۔

آغاز: بسم الله الرحمٰن الرحیم — اعظم اسمای علیم و حکیم
محترمان حرم انس را — تازه حدیث است ز عهد قدیم

انجام: ماه و خور خالی ز میلی نیستند — پیش رویت تا بخدمت ایستند

بعد ازان کاتب بیت زیر را نقل کرده۔

چه خوش باشد که در کاشانهٔ غم — دو همدم درد دل گویند باهم

۱۶۷ / ۲۰۸ دیوان جامی (جلد دوم)

بخط نستعلیق استادانهٔ فضل‌الله قادری در حدود ۹۵۰ هجری / ۱۵۴۳ ع - ۶۱ ورق ، ۸½ × ۵ انچ ، ۱۳ یا ۱۵ بیت۔

در اول این نسخه دیباچه‌ای که از قلم مصنف نگاشته شده بود نیز منقول است۔ این نسخه مشتمل است بر قصاید و غزلیات و قطعات و ترکیب‌بند و ترجیع بند وغیره۔ در ترکیب‌بندی دربارهٔ عمر خود چنین گفته :

عمر نزدیک شد از شصت بهفتاد مرا — هرگز این واقعهٔ صعب نیفتاد مرا
(۵۵ ب)

آغاز: شعراء را که سیاحان بحر شعرند جمع مباحثه و کمندِ لامِ استغراق در گردن انداخته گه در غرقاب......

انجام: جامی اگر یافت درین کشت زار — فکر تو بر کار زراعت قرار
در دل خود تخم قناعت فشان — بهتر ازین هیچ زراعت مدان
تخم پراکنده که در گِل بود — تخم پراکندگی دل بود

۱۶۸
۱۹۴

دیوان ثالث جامی

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری - ۲۰ ورق ، $8\frac{1}{2} \times 5\frac{1}{4}$ انچ ، ۱۴ یا ۱۵ بیت -

این نسخه مشتمل بر ۲۰ قصیدهٔ بی‌ترتیب است - در قصیده‌ای (ورق ۳ لف) تاریخ ۸۹۳ھ / ۱۴۸۷ء نیز نظم شده -

آغاز: درین صحیفه چو آغاز کردم املی را / گرفتم از همه اولی ثنای مولی را
زهرچه هست طریق ثنای او اولی است / بپای صدق سپردم طریق اولی را

انجام: الا تا جهان را بقا هست بادش / پس از بودن تخت و افسر میسر

۱۶۹
۱۹۲

خرد نامهٔ اسکندری

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری - ۸۱ ورق ، $8\frac{1}{2} \times 5\frac{1}{4}$ انچ ، ۱۴ - ۱۵ بیت -

اثر مولانا **جامی** متوفی ۸۹۸ هجری/۱۴۹۲ء است که در جواب سکندر نامهٔ **نظامی** گفته - این مثنوی پنجم اوست که گفته است (ورق ۱۴ لف) - تاریخ تألیف این مثنوی ۸۹۰ هجری/۱۴۸۵ء است -

رش: ریو ص ۶۴۵ / ۵؛ ایتهے ۱۳۰۰/۸ ؛ سپرنگر ص ۱۵۴ ؛ باڈلین ۸۹۴/۱۳ -

آغاز: الهی کمال الهی تراست / جمال جهان پادشاهی تراست

انجام: که تا پنبه از گوش دل بر کشیم / همه گوش کردیم و دم در کشیم

۱۷۰ / ۲۱۴ مثنوی سلسلة الذهب (هرسه دفتر)

بخط شکستهٔ قرن یازدهم هجری - ۱۲۱ ورق ، ۷ ½ × ۵ انچ ، ۱۳ یا ۱۴ بیت در متن و بهمین تعداد در حاشیه -

در اول این نسخه مقدمه‌ایست که دران ذکر تمام مثنویات رفته - در آخر این نسخه ورقی به مرکب دیگر و بخط دیگر نوشتهٔ **محمد مصطفی** بتاریخ ۱۲۳۱ هجری/۱۸۴۵ع نیز منسلک است -

رک : نسخه شماره ۱۶۵ -

آغاز مقدمه : حمدالرب جلیل من عبد ذلیل و سلاماً علی حبیب خالق من محب صادق و علی آله و اصحابه -

آغاز مثنوی : لله الحمد قیل و کل کلام ‎ ‎ ‎ بصفات الجلال و الاکرام

حمد او تاج تارک سخن است ‎ ‎ ‎ صدر هر نامهٔ نو و کهن است

انجام : هر دعا را بقای او مضمون ‎ ‎ ‎ بسعادات سرمدی مقرون

همه مقبول و مستجاب شده ‎ ‎ ‎ همه مقرون بفتح باب شده

برهمین نکته ختم شد مقصود ‎ ‎ ‎ لله الحمد والعلی والجود

۱۷۱ / ۱۷۸ نسخهٔ دیگر (دفتر دوم)

بخط نستعلیق ریز و استادانهٔ ۹۷۹ هجری/۱۵۷۱ع - ۵۱ ورق، ۹ × ۶ ½ انچ، ۱۵ - ۱۶ بیت -

این مثنوی عارفانه و صوفیانه نیز از مولانا **جامی** متوفی ۸۹۸ هجری/۱۴۹۲ع است که در سال ۸۹۰هـ/۱۴۸۵ع سروده شد ، چنانکه گفته :

چون رقومش بصاد و ضاد رسید ‎ ‎ ‎ خامه را حکم ایستاد رسید

(۵۱ الف، س ۲)

آغاز: بشنوای گوش بر فسانهٔ عشق | از صریر قلم ترانهٔ عشق

انجام: داشت جهدی دبیر چرخ برین | در رقم کردن حروف سنین . . .

هم برین حرف این خجسته کلام | ختم شد والسلام والاکرام

۱۷۲ / ۲۰۹ نسخهٔ دیگر (دفتر سوم)

بخط نستعلیق محمد حسین سمرقندی بتاریخ ذی قعده ۹۷۹ هجری/۱۵۷۱ع ۳۶ ورق ، ۹ × ۵ $\frac{1}{2}$ انچ ، ۱۵ — ۱۷ بیت -

این قسمت مثنوی شاید در ۸۹۰ هجری/۱۴۸۵ع سروده شد و نسخهٔ حاضر در کتابخانهٔ سلطان **محمد قطب شاه** (۱۰۲۰ — ۱۰۳۵ھ / ۱۶۱۱-۱۶۲۵ع) بوده که مهرش بر سرورق ثبت است -

آغاز: حمد ایزد نه کار تست ای دل | هرچه کار تو بار تست ای دل

پشت طاقت به عاجزی خم ده | واعترف بالقصور عن حمده

انجام: همه مقبول و مستجاب شده | همه مقرون بفتح باب شده

برهمین نکته ختم شد مقصود | لله الحمد و العلی والجود

۱۷۳ / ۲۱۵ مثنوی تحفة‌الاحرار

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۶۱ ورق، ۸ × ۶ انچ ، ۱۵ یا ۱۶ بیت -

درین نسخه بعضی ابیات و مطالب بر تراشه و پاره کاغذهای کوچک تر نگاشته شده - **جامی** مقدمه‌ای مختصر نیز در اول این مثنوی نگاشته که چنین شروع میشود :

آغاز: حامد المن جعل جنانِ کل عارف مخزن اسرار کماله و لسانِ کل آصف مطلع انوار جماله

گنجینهٔ اسرار کمالش مائیم آئینهٔ انوار جمالش مائیم

انجام: شکر که این رشته بپایان رسید بخیهٔ این خرقه بدامان رسید

مهر نه خاتمهٔ این کتاب شد رقم خاتم تم الکتاب

۱۷۴
۱۹۳
مثنوی سلامان و ابسال*

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری - ۱۴ ورق ، ۸ $\frac{۱}{۲}$ × ۵ $\frac{۱}{۴}$ انچ ، ۱۴ – ۱۵ بیت -

مثنوی عارفانهٔ ملا **جامی** است و به بحر مثنوی معنوی سروده شد - ابسال نمایندهٔ تن شهوت پرست و سلامان نمایندهٔ پاکدامنی است - این مثنوی بنام سلطان **یعقوب بیگ** بن **حسن بیگ** (۸۸۳-۸۹۶ھ / ۱۴۷۸ - ۱۴۹۰ء) معنون است -

رش: نسخهٔ شماره ۱۶۴ -

آغاز: ای بیادت تازه حال عاشقان ز آب لطفت تر زبان عاشقان

انجام: عالم از فیض نوایش تازه شد نوبت عدلش بلند آوازه شد

هر دمش جاه و جمالی تازه باد مدت ملکشں برون زانداز ه باد

* ۱۴۱ -

۱۷۵ / ۱۳۶ یوسف و زلیخا

بخط نستعلیق ملا فدا محمد بتاریخ ۱۲۵۵ هجری / ۱۸۳۹ع - ۱۵۰ ورق ، ۱۰×۶ انچ ، ۱۴ بیت -

اثر طبع مولانا عبدالرحمٰن **جامی** متوفی ۸۹۸ هجری/۱۴۹۲ع است . او این مثنوی را در سال ۸۸۸ هجری/۱۴۸۳ع سروده ، چنانکه از بیت زیر برمیآید :

که باشد بعد ازان سال مجدد — نهم سال از نهم عشر از نهم صد
(۱۴۹ب، س ۴)

این مثنوی در کلکته و بمبئی و لاهور و تهران بچاپ رسیده - در حاشیهٔ این مثنوی کسی لغات و اصطلاحات مشکله را شرح داده - رجوع کنند شماره ۱۶۱ -

رش : ریو ص ۶۴۵ ؛ ایتھے ۱۳۰۰/۶ و ۱۳۱۷ ؛ باڈلین ۸/۸۹۴ ؛ عباسی ۳۴۲ -

آغاز: الهی غنچهٔ امید بگشای — گلی از روضهٔ جاوید بنمای
بخندان از لب آن غنچه باغم — وزین گل عطر پرور کن دماغم

انجام: ازین صحرا جواد خامه پی کن — وزین سودا سواد نامه طی کن
زبان را گوشمال خامشی ده — که هست از هرچه گوئی خامشی به

۱۷۶ / ۱۴۲ سبحة الابرار

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری - ۳۶ ورق ، ۱۱×۷ انچ ، ۲۰ بیت -

گویندهٔ این مثنوی عارفانه مولانا عبدالرحمن **جامی** متوفی ۸۹۸ هجری/۱۴۹۲ع است - این مثنوی چندین مرتبه در هند و ایران بچاپ رسیده - برای این مثنوی **جامی** مقدمه‌ای نیز

نگاشته که این نسخه فاقد آنست ـ در آخر این نسخه مہر آصف جنگ بتاریخ ۱۱۹۳ھ/ ۱۷۷۹ء نیز ثبت است ـ رجوع کنند شماره ۱۶۰ ـ

رش : ریو ص ۶۴۴ ؛ ایتھے ۱۳۰۰/۵ ؛ باڈلین ۸۹۴ ـ

آغاز: ابتدای بسم الله الرحمان / الرحیم المتوالی الاحسان
میکنم از نمِ این آبحیات / زندگی بخش دل اهل نجات

انجام: حسن مقطع چو بود رسم کہن / قطع کردیم برین نکته سخن
ختم الله لنا بالحسنیٰ / و هو المولانا نعم المولیٰ

۱۷۷ / ۱۹۶ نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق استادانهٔ سلطان محمد نور بتاریخ اواخر رجب‌المرجب ۹۲۹ هجری/ ۱۵۲۳ء ـ ۲۷ ورق ، $7\frac{1}{2} \times 4\frac{3}{4}$ انچ ، ۱۱ بیت ـ

بر سر ورق این نسخه مہری از محمد حسین بن مولوی سیف‌الرحمن صدیقی سہمی، بتاریخ ۱۳۲۴ هجری/۱۹۰۶ء ثبت است ـ

آغاز مقدمه المنة لله که بخون گر خفتم / یکچند چو غنچه عاقبت بشکفتم
از کشمکش چرخ بسی آشفتم / کز گوهر رازسبحه واری سفتم

آغاز مثنوی : ابتدای بسم الله الرحمان / الرحیم المتوالی الاحسان

انجام : حسن مقطع چو بود رسم کہن / قطع کردیم برین نکته سخن
ختم الله لنا بالحسنیٰ / و هو المولانا نعم المولیٰ

۱۷۸
―
۲۴۳

سلسلة الذهب

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۳۵ ورق ، ۸ ۱/۲ × ۴ ۳/۴ انچ ، ۱۲ — ۱۳ بیت - ناقص الاول والآخر -

اوراق نسخهٔ ناقص این مثنوی عرفانی و فلسفیانهٔ **جامی** بی‌ترتیب است و بعد از ساعتها کنجکاوی توانستم این مثنوی را بشناسم - درین مثنوی شاعر بعد از حمد و نعت و مدح **سلطان حسین بایقرا** (۹۰۸-۹۱۱ھ/۱۵۰۲-۱۵۰۵ع)، قصهٔ شفقت موسیٰ علیه‌السلام بر برّه، ذکر خفیه ، فرق میان اهل کمال و ارباب نقص ، ذکر قلبی، از خودی خود رستن ، مراقبه، بندهٔ مختار در اختیار خود مجبور وغیره را بیان نموده - از مدح سلطان **حسین بایقرا** معلوم است که جامی این مثنوی را بزمان شاهزادگی این پادشاه گفته بود -

آغاز: یا نبی الله السلام علیک   انما الفوز و الفلاح لدیک
[به] سلام آمدم جوابم ده   مرهمی بر دل خرابم نه

انجام: وحی تنزیل و رویت[1] جبریل   هست زاحکام آنجهان بی‌قیل
نطق و تسبیح کز جماد و نبات   بشنوی یا ز عجم حیوانات

۱۷۹
―
۱۷۴

مثنوی بهروز و بهرام

بخط نستعلیق اواخر قرن دوازدهم هجری - ۲۲۹ ورق ، ۸ ۱/۲ × ۶ ۱/۴ انچ ، ۱۶ — ۱۷ بیت - ناقص الاوسط و الآخر -

گویندهٔ این مثنوی عارفانه و اخلاقی که باسم ، باغ ارم ، نیز یاد شده مولانا کمال الدین بنّائی متوفی ۹۱۸ هجری/۱۵۱۲ع است - درین مثنوی 'بهروز' نماینده نیکی و 'بهرام' نمایندهٔ بدی است - نام مثنوی در بیت زیر آمده :

نام او شد نهال باغ ارم   تا که روشن کند چراغ ارم

۱- در اصل : صورت -

رش : ریو ص ۱۵۰ ب ؛ ایتھے ۱۳۹۰، ۹۱ ؛ باڈلین ۹۸۷ ؛ ایوانو ۴۴۶، سپرنگر ص ۳۸۲،
بانکی پور ۲ : ۹۷ -

آغاز: ای وجود تو اصل کل وجود | هستی و بودهٔ و خواهی بود
ملک الملک جلّ سلطانه | خالق الخلق عم برهانه

انجام: خط و خال سیه نگاه مکن | دل خود نقطه سان سیاه مکن
عشق خوبان و مهر مهرویان | هست زیبنده از سیه مویان

۱۸۰ / ۱۷۷ دیوانِ خواجه آصفی

بخط نستعلیق شوال ۱۰۱۲ هجری / ۱۶۰۴ء - ۹۴ ورق ، ۸ × ۵ انچ ، ۱۱ - ۱۲ بیت -

اثر طبع خواجه کمال الدین **آصفی** (بن نعیم الدین نعمت الله کوهستانی) ، متوفی ۹۲۳ هجری/ ۱۵۱۷ء است و مشتمل بر غزلیات و قطعات و رباعیات اوست - اسم کامل او معلوم نیست - او شاگرد ملا **جامی** و یکی از دوستان میر **علی شیر نوائی** بوده - پدرش وزیر دربار سلطان **ابو سعید** تیموری (۸۵۵-۸۸۳ھ)/ ۱۴۵۱-۱۴۶۷ء) در هرات بوده -

این دیوان سابقاً در هرات و در سال ۱۳۴۲ ھ ش در تهران بچاپ رسیده -

رش : ریو ص ۶۵۱ ؛ ایتھے ۱۳۹۳ - ۱۳۹۷ ؛ باڈلین ۹۹۰ ؛ ڈھاکا ۸۹ شیرانی ۱ : ۱۰۷ ؛
بانکی پور ۲ : ۱۰۵ -

آغاز: ساز آباد خدایا دل ویرانی را | یا مده مهر بتان هیچ مسلمانی را
چهرهٔ لاله رخان بهر عتابم مفروز | برمن آتشکده مپسند گلستانی را

انجام: حقا که اگر چو مرغ پر داشتمی | روزی بتو صد بار گذر داشتمی
گر مرا [سوی عدم] راه نبودی در پیش | کی دگر دیده زیدار تو برداشتمی[1]

۱- در نسخهٔ چاپی این رباعی نیامده -

۱۸۱
۲۰۱

مثنوی نقش بدیع*

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری - ۲۲ ورق ، ۸¼ × ۵¾ انچ ، ۱۳ - ۱۴ بیت - ناقص الاخر -

گویندهٔ این مثنوی عارفانه که بتقلید 'مخزن اسرار' **نظامی** سروده شد ، اولین ملک الشعرای **اکبر** پادشاه (۹۶۳ -- ۱۰۱۴ھ / ۱۵۵۶-۱۶۰۵ع) ، **غزالی** مشهدی متولد ۹۳۳ھ / ۱۵۲۶ع و متوفی ۹۸۰ھ / ۱۵۷۲ع است - اسم کامل این شاعر معلوم نیست - غزالی دیباچهٔ مختصری نیز در اول این مثنوی نگاشته که چنین شروع میشود :

المنة لله که ز هستی رستم   با نقد بقاء ز تنگدستی رستم
یعنی که غنی شدم بمعشوق ازل   وز ننگ خودی و خودپرستی رستم

انسانرا در طریق بندگی و شناخت هیچ حجابی بزرگتر از هستی نیست و هیچ سدّی عظیم تر از خودی و خودپرستی نی . . .

رش : ریو ص ۶۶۲ ؛ باڈلین ۲/۱۰۳۳ ؛ مرکزی ۳۴۷۶ (جنگ) -

آغاز: بسم الله الرحمٰن الرحیم   نقش بدیع است ز کلک قدیم

انجام : دل نه بهر چشم سیه مبتلا ست   تیر نگه کردن خوبان بلا ست

۱۸۲
۱۸۲

محمود نامه

بخط نستعلیق سید محمد باقر بتاریخ ۱۱۴۴ هجری/۱۷۳۱ع در دیوانخانهٔ چودهری قادر خان ترین - ۱۰ ورق ، ۶½ × ۴ انچ ، ۱۲ - ۱۳ بیت -

گویندهٔ این رسالهٔ منظوم، شاعری مسمی و متخلص به **محمود** است که ۳۱ غزل خود را جمع آورده و رساله ترتیب داده - از الف تا یاء ، جز گاف در هر ردیف غزلی گفته و یا از دیوان خود که اکنون ناپید است، انتخاب نموده و در رساله گنجانیده است -

* ص ۲ ، س ۹

تاریخ تصنیف این رساله ۹۸۲ هجری/۱۵۷۴ء است چنانکه از قطعهٔ تاریخ که آخر این رساله منقول است برمیآید ـ مهری از سید اجمل پسر سید محمد باقر (کاتب) بتاریخ ۱۱۳۵ھ نیز بر ورق ۲۷۳ الف و ۲۷۳ ب ثبت است ـ این رساله چندین بار در پاک و هند بچاپ رسیده ـ

طبق مؤلف ''هفت اقلیم'' **محمود** یکی از اهالی لاهور بود ـ تاکنون زمان این شاعر بدانشمندن درست معلوم نبوده و نسخهٔ حاضر برای تعیین زمان او خیلی مفید است ـ علاوه برین نگارنده دو مثنوی این شاعر بنام ''عاشق و معشوق'' و ''هفت کشور'' را نیز پیدا کرده ـ مثنوی اول او (عاشق و معشوق) در سال ۱۰۰۷ھ سروده شده و میرساند که او تا این سال بقید حیات بوده ـ

رش : ایتهے ۱۲۶۸-۶۹ : عباسی شماره ۳۹۳ ؛ شیرانی ۱ : ۱۷۷ ؛ بانکی پور ۳ : ۲۷۲ ـ

نسخهٔ دیگر آن نیز در دانشگاه پنجاب؛ زیر شماره Pi VI-295 و Pi VI-221/1273 موجود است که فاقد قطعهٔ تاریخ [1] است البته یکی از نسخه های مجموعهٔ شیرانی شماره $\frac{۲۱۴۳}{۲}$ این قطعه را دارد ـ

آغاز: ای داغ بر دل از غم خال تو لاله را — شرمنده ساخت آهوی چشمت غزاله را

انجام: بهر تاریخ این رسالهٔ خوار — بود از روی فکر پرده گشای
تاکه از غیب در دل **محمود** — گفت هاتف که گشت بزم [1] آرای [2]

۱۸۳ / ۱۶۷ مثنوی فرهاد و شیرین

بخط نستعلیق ریز استادانه ـ ۳۹ ورق ، $۶\frac{۱}{۳} \times ۳\frac{۱}{۲}$ انچ ، ۱۴ بیت ـ

گویندهٔ این مثنوی عشقیه مولانا **وحشی بافقی** متوفی ۹۹۰ھ / ۱۵۸۲ء یا ۹۹۱ھ/ ۱۵۸۳ء است ـ از ایران بهند آمده و بدربار **اکبر** اعظم (۹۶۳-۱۰۱۴ھ/۱۵۵۶-۱۶۰۵ء) میزیسته ـ این مثنوی با کلیات او در تهران بچاپ رسیده ـ

۱- در اصل : پر ـ
۲- دکتر ظهورالدین احمد در ''پاکستان میں فارسی ادب'' ص ۱۰۴ از همین قطعه ۹۹۲ درآورده است ـ

رش: ریو ۶۶۳ب؛ ایتهے ۱۴۴۴؛ سپرنگر ص ۵۸۶-۸۷؛ سپه سالار ۶۹۷؛ مرکزی ۴۰۲۲۵-

آغاز: الهی سینه‌ای ده آتش افروز — دران سینه دلی، وان دل همه سوز
هر آن دل را که سوزی نیست دل نیست — دل افسرده خود جز آب و گل نیست

انجام: نوای عشقبازان خوش نوائیست — که هر آهنگ او را ره بجائیست
اگرچه صد نوا خیزد ازین چنگ — چو نیکو بنگری باشد یک آهنگ

۱۸۴ / ۱۳۱ کلیات محتشم کاشی

بخط نستعلیق بتاریخ ۱۲۱۱ هجری/۱۷۹۶ء در پیشاور - ۱۷۷ ورق، $6\frac{3}{4}\times 10$ انچ، ۲۲ بیت -

نتیجهٔ طبع شاعرانهٔ مولانا **محتشم** کاشانی است که در سال ۹۹۶ھ/۱۵۸۸ء فوت کرده - این کلیات را یکی از دوستانِ محتشم، تقی‌الدین محمد الحسینی معروف به **تقی کاشی**، بموجب وصیت محتشم در سال ۱۰۰۱ھ/۱۵۹۲ء جمع آوری نموده و بصورت کلیات ترتیب داده است - **تقی کاشی** دیباچهٔ مختصری نیز در اول کلیات نگاشته که دران احوال مولانا را بیان نموده - سال تدوین از قطعه‌ای که در آخر نسخه درج است بر میآید - کلیات مشتمل است بر هفت دیوان که هر یکی از آنها رساله، نام دارد بقرار زیر:

۱- شبیبه ۲- شبابیه ۳- صبائیه ۴- جلالیه ۵- نُقل‌عشاق ۶- ضروریات ۷- معمیات -

دیوان اول محتوی قصاید است - دوم، سوم، چهارم و پنجم شامل غزلیات است - ششم مجموعهٔ تواریخِ و احیاء و امواتِ بعضی شعراء و دوستان است و هفتم دارای معمیات است -

ازین هفت رساله فقط قسمتی از رسالهٔ سوم و رسالهٔ چهارم کامل در نسخهٔ حاضر نیست - ترتیبِ دواوین نیز درین نسخه پس و پیش یعنی بدینطور است: دیباچه، رسالهٔ ششم، هفتم، اول، دوم، سوم و پنجم -

رسالهٔ جلالیهٔ او در سال ۱۳۰۴ھ در بمبئی بچاپ رسیده بود و کلیات او را بعنوان "دیوان محتشم" در سال ۱۳۴۴ھ ش در تہران چاپ و منتشر ساخته اند۔

رش: ریو ص ٦٦٥؛ ایتھے ۱۴۴۷؛ باڈلین ۱۰۵۰؛ عباسی ۳۷۰؛ مرکزی ۱۲٦۱-۲۷

آغاز: ای نام تو در هر لغتِ ذکر انام — وز تذکرهٔ نام تو شیرین لب و کام
بی نام تو شغلها تباه اند تباه — با نام تو کارها تمامند تمام

حمد و ثنائی که دیباچهٔ دواوین[1] فصحاء را شاید خلّاقی را لایق است که نهال وجود اعیان ممکنات را...... (رساله پنجم)

انجام: در تسوید این مشوش اوراق چیزی که هیولای آن بفکر صورت یافته تاریخ انشای این محقر نسخه است که مرکب است از دو بیت که جمیع مضارعش تاریخ سال تألیف واقع شده اند.....

نُقل عشاق که قنادی فهم — بخشد از چاشنی وی همه جای
سال وی را بدو شکل ار طلبند — دوششش آور نهی از بی همه جای

بخشد + طلبند = ۱۰۰۱ھ

۱۸۵/۱۸۳ مرثیهٔ محتشم کاشانی (معروف به هفت بند کاشی)

بخط شکستهٔ اواسط قرن دوازدهم هجری شاید بدست سید محمد باقر۔ ٦ صفحه $6\frac{1}{2}\times4$ انچ، ۱۰ – ۱۱ بیت۔

گویندهٔ این بندها که بنام 'مرثیهٔ حسن و حسین' نیز یاد شده مولانا محتشم کاشانی متوفی ۹۹٦ هجری/۱۵۸۸ء است۔ این مراثی را جزو کلیات او در سال ۱۳۴۴ھ ش، در تہران چاپ و منتشر ساخته اند۔

۱-

رش: ایوانو ۱۷۶۱؛ باڈلین ۱۲۳۹/۴۵، ۹۴-؛ عباسی ۳۷۰-

آغاز: باز این چه شورش است که در خلق عالم است
باز این چه نوحه و چه عزا و چه ماتم است

انجام: خاموش محتشم که ز ذکر غم حسین — جبریل را ز روی پیعمبر حجاب شد...
گلی ز باغ رسول خدا امام حسین — چراغ چشم علی مرتضی امام حسین
بکربلا شده سیراب جوی تشنه لبی — چشیده آب ز تیغ جفا امام حسین

درآخر این نسخه ابیات مثنوی از مقیم و چند غزل از شعرای دیگر نیز منقول است۔

۱۸۶ / ۲۰۷ دیوان عرفی شیرازی

بخط نستعلیق بتاریخ محرم ۱۰۳۳هجری/۱۶۲۳ء ۳۳۲ صفحه، $8\frac{1}{2} \times 4\frac{3}{4}$ انچ، ۱۴—۱۵ بیت

مشتمل بر غزلیات و رباعیات جمال‌الدین عرفی شیرازی متوفی ۹۹۹ھ/۱۵۹۰ء است که بنا به شمارهٔ ۱۴۵۱ در فهرست ایتھے، در سال ۹۹۶هجری/۱۵۸۸ء مرتب شده۔ ''اول دیوان عرفی شیرازی'' کلماتِ تاریخ است۔ او ملازم دربار حکیم ابوالفتح گیلانی بوده و تا زیست قصایدی بمدح وی میگفته۔ از لحاظ تاریخ کتابت این نسخه اهمیت زیادی دارد۔ دیوان عرفی در ۱۳۰۸ھ ق در بمبئی و چند سال پیش در تهران منتشر شد۔

رش: ریو ۶۶۷الف؛ ایتھے ۱۴۵۱؛ باڈلین ۱۰۵۱-۱۰۵۴؛ بلوشه ۱۸۳۹-۱۸۴۴؛ ڈھاکا ۹۵؛ راس براؤن ۴۴؛ مرکزی ۳۰۳۳-

آغاز: ای نه فلک ز خوشهٔ صنع تو دانه‌ای — وز قصر کبریای تو عرشی آستانه‌ای...
تحفهٔ مرهم نگیرد سینهٔ افگار ما — سایهٔ گل بر نتابد گوشهٔ دستار ما
(غزل)

انجام: عرفی تو کجا بیش به میخانه شوی — کودل که بسعی مست و دیوانه شوی
پروانه نمیشود مگس لیک بسوز — تا تهمتی شیوهٔ پروانه شوی

۱۸۷
۱۳۲

نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۱۳۱ ورق ۸ × ۴ ۳/۴ انچ، ۱۳ بیت -

مشتمل بر غزلیات و رباعیات است - محتویات این نسخه نسبت به نسخهٔ سابق کم‌تر است -

آغاز: تحفهٔ مرهم نگیرد سینهٔ افگار ما   سایهٔ گل بر نتابد گوشهٔ دستار ما

انجام: یارب بر عفوت به پناه آمده ام   سر تا بقدم غرق گناه آمده ام
چشمی بکرم بخش کز غایت شوق   بی دیده بامید نگاه آمده ام

۱۸۸ - ۱۹۱ کلیات عرفی شیرازی

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۶۹۸ صفحه، ۱۱ × ۶ ۳/۴ انچ، ۱۵ بیت -

اثر طبع مولانا سید محمد بن خواجه زین الدین علی بن جمال الدین **عرفی** شیرازی متوفی ۹۹۹ هجری/۱۵۹۰ء است - این نسخه مشتمل است بر قصاید و غزلیات و قطعات و رباعیات، ترکیب بند و ترجیع بند و مثنویات و ساقی نامه و رساله‌ای در فلسفهٔ علم نفس - در اول این نسخه مقدمه‌ای از قلم محمد صادق **ناظم** تبریزی نگاشته شده - درین مقدمه گفته شد که این نسخه را مولانا عرفی چند روز قبل از مرگ خود خدمت **خانخانان** فرستاده بود و بعضی از قصاید و غزلیات و قطعات وغیره که درین نسخه هست در نسخه‌های دیگر نیست - **ناظم** این نسخه را در سال ۱۰۳۱ھ/۱۶۲۲ء دوباره ترتیب داده (ص ۴، س آخر) و از کلمات ''طے ترتیب'' تاریخ گرفته، چنانکه گفته: ''چون طریق ترتیبش طے شد، تاریخش از حروف 'طے ترتیب' ظهور نمود'' - ازین لحاظ اهمیتی بسزا دارد - قصاید در حواشی و غزلیات و اصناف دیگر در وسطِ کاغذ منقول است -

رش : ریو ۲۶۶۷الف ؛ ایتھے ۱۴۵۱ تا ۱۴۶۳ ؛ باڈلین ۱۰۵۱-۱۰۵۴ -

محتویات این نسخه بدین قرار است :

١٨٨ قصاید و غزلیات و قطعات و رباعیات وغیره -
۲۱۲ (۱)

آغاز غزلیات :

زخوان نطق چو دادی غذای جان مرا   حلاوتی بده از حمد خود زبان مرا

آغاز قصاید :

از رغبت دنیا الم آشوب نگردم   زین باد پریشان نکنم زلف علم[1] را

انجام قصاید :

رموز حکمت و اسرار قدس جلوه دهد   بمدح خویش لب عقل اولین مگشای

١٨٩
۲۱۲ (۲)
مثنوی مجمع الابکار

این مثنوی عارفانه و فلسفیانه را **عرفی** بتقلید 'مخزن اسرار' **نظامی** سروده -

رش : ایتھے ۱۴۵۱/ه ؛ ریو ص ۶۶۷ب ، ۸۴۵ب؛ باڈلین ۱۰۵۱؛ ایوانو ۶۸۵ -

آغاز: بسم الله الرحمٰن الرحیم   موج نخست است ز بحر قدیم

انجام : ریش فزون کن غم بیهود چند   کم ز زنی خود نتوان بود چند

این مثنوی در کانپور (هند) بطبع رسیده -

۱- در اصل : الم -

١٩٠
٢١٢(٣)

مثنوی شیرین فرهاد

این مثنوی بنام 'خسرو شیرین' و 'فرهاد و شیرین' نیز یاد شده ـ موضوع این مثنوی نیز فلسفه و عرفان است ـ

رش : ایتهے ١٤٥١-٦ ، ریو ص ٦٦٧ب ؛ ایوانو ٦٨٥ ؛ مرکزی ٥٠٢٩/٥٩ -

آغاز: خداوندا دلم بی نور و تنگست		دل من سنگ و کوه طور سنگست

دلم را غوطه ده در چشمهٔ نور		تجلی کن که موسیٰ هست در طور

انجام: کسی را کز زبان این هرزه خیزد		اگر من خون نریزم عشق ریزد

١٩١
٢١٢(٤)

رساله در فلسفهٔ علم نفس

١١ صفحه ـ ١٧ سطر ـ ناقص الاخر ـ

رسالهٔ کوچکی است در نثر فارسی که در اصل مقدمهٔ کلیات اوست و بنام 'رساله نفسیه' و 'رساله نفس نفیس' نیز یاد شده ـ

رش : ایتهے ١/١٤٥٢ ؛ باڈلین ١٠٥٣ -

آغاز: حمدی که از نهایت شایستگی منزه از شائبهٔ تعیین[1] و تخصیص آمده ، اجمال آن . .

انجام: فریب‌زار لذات و شهوات را موی پیشانی گرفته ، از وادی آشفته گردیها سراسیمگیها روی . . .

١- در اصل : تعیّن -

۱۹۲ - ۱۹۴ نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق اواخر قرن یازدهم هجری ـ بفرمایش خواجه نورالدین کتابت شده ـ
۱۱۵ ورق، ۹½ × ۵½ انچ ، ۱۶ – ۱۷ بیت ـ

این نسخه مشتمل است بر غزلیات و مثنویات بقرار زیر :

۱۹۲ / ۲۱۶ (۱) غزلیات

درین نسخه غزلیات تمام ردیف ها موجود نیست ـ ورق اول موجود است ولی بعد ازان چند ورق که دارای غزلیات ردیف الف تا ت بود ، از بین رفته ـ از ردیف 'ت' تا 'ی' موجود است ـ

آغاز: ای متاع درد در بازار جان انداخته — گوهر هر سود در جیب زیان انداخته

انجام : مفروش ناز عصمت قدح شراب در کش — که به هست شرم عصیان زغرور بیگناهی

۱۹۳ / ۲۱۶ (۲) مثنوی مجمع الابکار

۳۷ ورق ، ۱۹ بیت ، ناقص الاول

رش : بانکی پور ۲ : ۱۹۲ ـ

آغاز: . . . انجمن آرای حریم سماع — نوحه طراز لب کرم وداع
از نفس گرم ترحم فشان — وز اثر گریه تبسم چکان

انجام : عرفی ازین می قدحی نوش کن — وز غم جز دوست فراموش کن
ریش فزون کن غم بیهود چند — کم ز زنی خود نتوان بود چند

۱۹۴
۲۱٦ (۳)

مثنوی فرهاد و شیرین

۸ ورق — ۱۹ بیت ، ناقص‌الاخر۔

آغاز: خداوندا دلم بی نور و تنگست — دل من سنگ و کوه طور سنگست
دلم را غوطه ده در چشمهٔ نور — تجلی کن که موسی مست در طور

انجام: پرستاران نشاط از سر نهادند — بروی دل در حیرت گشادند
که این اندیشه آیا از چه رو داد — چه رفت آخر که اندوه از طرب زاد

۱۹۵
۸۲

دیوان فیضی

بخط نستعلیق سعدالله در حدود سال ۱۰۱۳ھ/۱٦۰۴ء در لاهور۔ ۱۰ صفحه، ۱۸ × ۱۱ انچ، ۱۴۰ بیت۔ ناقص‌الاخر۔

دیوان غزلیات ابوالفیض **فیضی** فیاضی (متولد ۹۵۴ھ/۱۵۴۷ء و متوفی ۱۰۰۴ھ/۱۵۹۵ء) است۔ اوراق نسخه بی ترتیب است و غزلیات را از ردیف ا که ناقص است تا ردیف نون دارد۔ در آخر نسخه چند قصیده نیز منقول است۔

جلد اول کلیات او در سال ۱۹٦۷ میلادی از طرف ادارهٔ تحقیقات پاکستان لاهور منتشر شده۔ نظر به تاریخ کتابت دومین قدیم‌ترین نسخهٔ دنیاست۔

رش: ریو ص ۵۰۴؛ اینتهے ۱۴٦۴؛ باڈلین ۱۰۵۷؛ سپه سالار ٦۵۲؛ مرکزی ۳۲۲۸۔

آغاز نسخه:
مستانه سخن میرسد از دل بلب ما — عشق است که بربسته زبان ادب ما

انجام: آنی که تمنای تو در سینه نگنجد — خورشید جمال تو در آیینه نگنجد
حیران فسون سازی عشقم که جمالت[1] — از دیده درون آمد[2] و در سینه نگنجد

۱- در اصل: خیالست۔ ۲- در اصل: در آمد۔

۱۹۶
۲۲۹

مثنوی مرکز ادوار

بخط نستعلیق شکسته آمیز عبدالسلام بتاریخ ۱۰۵۵ھ/ ۱۶۴۵ء در مشهد مقدس۔
۱۴ ورق، ۶½ × ۳½ انچ، ۱۲ بیت۔

گویندهٔ این مثنوی عارفانه و فلسفیانه که بتقلید 'مخزن اسرار' **نظامی** سروده شد ابوالفیض **فیضی** متولد ۹۵۴ھ/۱۵۴۷ء و متوفی ۱۰۰۴ هجری/ ۱۵۹۵ء است۔ تاریخ تألیف این مثنوی ۹۹۳ هجری / ۱۵۸۵ء است۔ در آخر این نسخه مهر حافظ **غلام محمد** بتاریخ ۱۱۴۹ هجری/۱۷۳۶ء ثبت است۔ نظر به تاریخ کتابت، یکی از نسخه های مهم دنیاست۔

رش: ریو ص ۶۷۰ ؛ باڈلین ۱۰۵۷ ؛ سپرنگر ص ۶۲، ۱۲۷ ؛ شیرانی ۱ : ۱۸۱۔

آغاز: بسم الله الرحمٰن الرحیم — گنج ازل راست طلسم قدیم
گنج ازل چیست کلام خدا — مهر ابد کرده بنام خدا

انجام: خیز که دیگر به هزاران وداع — پیشتر از خود بروم الوداع
سوختم از غصه درین نو بهار — باده بود در خم و من در خمار

۱۹۷
۱۶۶

مثنوی سوز و گداز*

بخط نستعلیق ریز و استادانه۔ ۲۱ ورق، ۶¼ × ۳½ انچ، ۱۴ بیت۔

گویندهٔ این مثنوی **نوعی** خبوشانی متوفی ۱۰۱۹ هجری/۱۶۱۰ء است۔ او این مثنوی را بنام شاهزاده **دانیال** متولد ۹۷۹ھ (۱۵۷۱ء) متوفی ۱۰۱۲ھ (۱۶۰۴ء) سروده و دران داستان یک زن هندو را که بمرگ شوهرش با لاشهٔ او زنده در آتش جست، بیان نموده۔

---

* ورق ۱۸، س ۲۔

این مثنوی در سال ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۷ء در لکھنئو بچاپ رسیده۔

رش: ریو ص ۷۳۶ الف؛ ایتھے ۱۴۸۵؛ باڈلین ۱۰۶۳-۶۶؛ سپرنگر ص ۱۱۳؛ عباسی ۲۷۳؛ مرکزی ۱۴۲۷؛ بانکی پور ۱۱: ۱۳۳ -
۱۸

آغاز: الهی خنده ام را نالگی ده | سرشکم را جگر پرکالگی ده
نفس را جلوهٔ آه جگر بخش | نظر را سوی خود راه ظفر بخش

انجام: نهال شمع بزمش باد شاداب | چراغ مجلسش باد آسمان تاب
کند طغرای فرمانش منقش | چو باد از جلوه روی آب و آتش

۱۹۸/۲۲۲ دیوان نظیری

بخط نستعلیق استادانهٔ محمد صالح کشفی؟ بتاریخ ۱۰۳۵ هجری/۱۶۲۵ء - ۱۴۵ ورق، $9\frac{1}{2}$ × ۶ انچ، ۱۰-۱۱ بیت - ناقص‌الاخر -

اثر طبع مولانا محمد حسین **نظیری** نیشاپوری متوفی ۱۰۲۳ هجری/۱۶۱۴ء است و مشتمل است بر قصاید و غزلیات و قطعات و رباعیات وغیره - بر سر ورق مهرِ سکهٔ **شاه قاسم** برید ثانی (۹۹۷-۱۰۰۰ھ) ثبت است و معلوم است که این مهر خیلی بعد از وفات او زده شده - بر اختتام قصاید تحریر جودمیا ناتھ بتاریخ ۱۲۵۵ھ/۱۸۳۹ء و در آخر نسخه بتاریخ ۱۸۵۸ میلادی است - بنظر دکتر مولوی **محمد شفیع** این نسخه بدست محمد صالح **کشفی** متوفی ۱۰۶۱ھ/۱۶۵۱ء کتابت شده است که برادر میر محمد مومن **عرشی** متوفی ۱۰۹۱ھ/۱۶۸۰ء بوده -

طبق فهارس مطبوعه دومین قدیمترین نسخهٔ دنیاست - (قدیمترین مال سپرنگر مکتوبه ۱۰۳۲ هجریست) - این دیوان سابقاً در هند و در ۱۳۴۰ھ ش در ایران بچاپ رسیده -

رش: ریو ص ۸۱۷ب؛ ایتھے ۱۴۸۹؛ باڈلین ۱۰۷۳؛ سپرنگر ص ۵۱۰؛ بلوشه ۱۸۶۳، ۱۹۹۷ -

آغاز: [حمد خوا]نی که نه ذکر تو کند گویا نیست | ناظری را که تو منظور نه‌ای بینا نیست

انجام: ... که برای صدقه گرد سر او | گشتند چو بنده آسمان و اختر او

۱۹۹
۱۳۴

مثنوی محمود و ایاز

بخط نستعلیق ۱۱۲۹ هجری/۱۷۱۷ء - ۲۷۸ ورق ۷ × ۳/۴ ۵ انچ، ۱۲ بیت -

گویندهٔ این مثنوی عشقی **زلالی** خوانساری متوفی ۱۰۲۶ هجری/۱۶۱۷ء است که بعهد شاه عباس صفوی (۹۹۵-۱۰۳۸ھ/۱۵۸۷-۱۶۲۹ء)، بفرمایش میر **محمد باقر داماد** (۲۵ ب، س ۷) داستان **محمود و ایاز**[۱] را بسلک نظم کشیده - در تعریف خوانسار و در احوال خود نیز ابیات سروده است - زلالی این مثنوی را چنانکه از ابیات زیر برمیآید در ۱۰۰۱ھ/ ۱۵۹۲ء شروع و در ۱۰۲۴ھ/۱۶۱۵ء بپایان برده است -

در استفتاح این منشور نامی — بجو تاریخ نظمش از نظامی
که در اتمام محمود و ایازت — پی تاریخ ختم سوز و سازت
نی خامه بنغمه مژده باشد — الٰهی عاقبت محمود باشد

۱۰۲۴

(۲۷۶، س ۱-۳)

در سال ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۳ء در لکهنئو بچاپ رسیده -

رش : ریو ص ۶۷۷ب؛ ایتهے ۱۴۹۷ و ۱۴۹۴؛ باڈلین ۱۰۸۱ -

آغاز: بنام آنکه محمودش ایاز است — غمش بتخانهٔ ناز و نیاز است
شب و روز از پی خدمت بدرگه — سیاهی میکنم از دور چون آه

انجام : فلک را بین که خود روی زمین چیست — که هیچ انگشتری در این نگین نیست
دل نقش نگین بر خاتم دل — شود ختم سخن بر جان بسمل

۱- قبر ایاز در محلهٔ ''رنگ محل'' لاهور مرجعهٔ خاص و عام است -

۲۰۰
۲۰۲

ساقی‌نامۀ مرشد

بخط نستعلیق اواخر قرن یازدهم هجری - ۴ صفحه، ۹ × ۴ انچ ۲۰ - ۲۱ بیت -

گویندۀ این ساقی نامۀ مختصر **مرشد** بروجردی متوفی ۱۰۳۰ هجری / ۱۶۲۱ع است - او چندی بملازمت مرزا **غازی بیگ ترخان** والی سند (۱۰۱۱-۱۰۲۱ھ/۱۶۰۲-۱۶۱۲ع) بوده و بعد بدربار **جهانگیر** (۱۰۱۴-۱۰۳۷ھ/۱۶۰۵-۱۶۲۸ع) نیز بسر میبرده -

رش: میخانه، چاپ تهران ص ۶۰۳ - ۶۰۷ -

آغاز: بهارست و دل مست و من درخمار   خوشا جام می خاصه فصل بهار
ازان می که گر شیشه نبود نقاب   بپالایدش پرتو آفتاب

انجام: به **مرشد** ز جامی کرم کن شراب   که دروی برقصد سرم چون حباب...
چنان مستم از گردش چشم یار   که اهل دل از ساغر شهریار

۲۰۱
۱۵۵

مثنوی نان و حلوه

بخط نستعلیق بتاریخ ۷ صفر ۱۲۹۰ هجری/۱۸۷۳ع - ۴۱ ورق، $7\frac{1}{2}$ × ۵ انچ، ۱۴ - ۱۵ بیت -

گویندۀ این مثنوی عرفانی شیخ بهاءالدین **عاملی** متخلص به 'بهائی' (ص ۱، س ۳) متولد ۹۵۳ھ/۱۵۴۶ع و متوفی ۱۰۳۱ هجری/۱۶۲۲ع ست - عناوین مثنوی عربی است مثل 'فی ذم اهل ریا' و 'فی الفواید متفرقه' و 'فی ذم اصحاب... اظهار الفضل' وغیره - او مصنف 'کشکول' معروف است - یکی از چاپ‌های این مثنوی در حدود ۱۳۴۷ھ/۱۹۲۸ع در لاهور منتشر شد -

رش : ریو ص ۶۷۹ ؛ ایتھے ۱۵۱۷ ؛ باڈلین ۱۰۸۵ ؛ سپرنگر ص ۳۶۸ ؛ عباسی ۵۸۴ - پیشاور ۱۰۵۶ -

آغاز: ایها اللاهی عن العهد القدیم ایها الساهی عن النهج القویم
مرحبا ای بلبل بستان حی کامدی از جانب بستان حی

انجام: یا بهائی اتخذ قلباً سواه فهو ما معبوده الا هواه
آنچه از حق باز دارد ای پسر نان و حلوا نام کردم ای پسر

۲۰۲ / ۲۰۳ دیوان محمد صوفی ماژندرانی

بخط نستعلیق اواخر قرن یازدهم هجری - ۲۸ ورق ۹ × ۴ انچ، ۱۸ — ۱۹ بیت - ناقص‌الاول والآخر -

اثر طبع محمد صوفی متخلص به محمد متوفی بعد از ۱۰۳۵ هجری/۱۶۲۵ء است و مشتمل است بر قصاید و غزلیات و ترکیب بند و رباعیات و ساقی نامه وغیره - او ساقی نامهٔ خود را در سال ۱۰۳۰ هجری/۱۶۲۱ء باتمام رسانیده و گفته :

گه نظم این گوهر آبدار ز تاریخ هجرت شده سی هزار
۱۰۳۰

طبق فهرست نگار کتابخانهٔ بانکی‌پور، صوفی تا ۱۰۳۸ھ/۱۶۲۸ء خوش میزیسته -

رش : بانکی پور ۳ : ۶۰ ؛ میخانه، تهران ۱۳۴۰ هش، ص ۴۸۰ -

آغاز: آسمانا بدار ازین حرکت روزگارا برای زین هنجار. . .
به‌محمد زخلق میرسد آن که زکافر به احمد مختار

انجام: روشن بتی بخوبی همچون لطیف جانی یاران چو زاد سروی خرم چو بوستانی

۲۰۳
۱۷۹

دیوان مطائبات حکیم شفائی

بخط نستعلیق ۵ شوال ۱۰۴۱ هجری/۱۶۳۲ء - ۲۳۵ ورق ، ۹×۵ انچ ، ۱۵ بیت - ناقص الاول - کرمخورده -

اثر طبع شرف الدین حسن معروف به حکیم **شفائی** متوفی ۵ رمضان ۱۰۳۷ هجری (۱۶۲۸ء) است و مشتمل بر قصاید و غزلیات و قطعات و رباعیات است - او بملازمت دربار شاه عباس اول صفوی (۹۹۵-۱۰۳۸ھ / ۱۵۸۷-۱۶۲۹ء) بسر میبرده -

تاریخ کتابت این نسخه مقدم تر از تمام نسخه‌هائی است که در فهارس معروف ذکر شده و ازین لحاظ یکی از نوادر است -

رش : ریوص ۲ ۸۲۲ ل ؛ ایتهے ۱۵۳۱ ؛ باڈلین ۱۰۹۳ ؛ سپرنگر ۱۵۰ ، ۵۰۷ ؛ بلوشه ۱۸۸۵ ؛ ایوانو ۷۲۹ ؛ بانکی پور ۳ : ۵۸ -

آغاز : ... شفائی[1] از در بقراط همت — اگر درد دلی داری جگر خا
که گرد آسیای این کهن دیر — رعافی را نشد هرگز مداوا

انجام : عکس رخت آئینه را ساخته کفگیر — صرفی که ترا گفت که آئینه بکف گیر؟

۲۰۴
۲۲۴

دیوان حسن بیگ شاملو

بخط شکستهٔ نستعلیق آمیز عبدالسلام بتاریخ ۱۰۵۵ هجری/۱۶۴۵ء - در مشهد مقدس - ۱۳ ورق ، $6\frac{1}{2}\times3\frac{1}{2}$ انچ ، ۱۲ بیت - ناقص الاول -

اثر طبع **حسن بیگ شاملو** متوفی ۱۰۵۰ هجری/۱۶۴۰ء است - او حاکم خراسان بوده و در شعر ''حسن'' تخلص میکرد - دیوان او مشتمل است بر غزلیات و رباعیات وغیره -

---

۱- در اصل : شفاء -

او پس از وفات پدرش **حسن خان** در ۱۰۲۷ هجری / ۱۶۱۸ع حاکم خراسان شده بود۔ **قدسی** مشهدی نیز قصیده‌ای بمدح وی گفته۔

از لحاظ تاریخ کتابت قدیمتر از تمام نسخه‌هائی است که در فهارس معروف ذکر شده و ازین لحاظ یکی از نوادر است۔

رش: ریو ص ۶۸۲الف و ۱۰۹۱الف (ذکرش)؛ سپرنگر ۱۹۳؛ ایوانو ۸۰۰۔

آغاز: شال پوشی را که حسرت بر قماش دولت است
در لباس عافیت یک پیرهن آزار ده

انجام: تاکی ز غمت ناله به‌آهنگ کنم — تاکی مژه را بخونِ دل رنگ کنم
در بندِ رضایِ دوست بودن هنر است — **نمرود** نیم که باخدا جنگ کنم

۲۰۵ / ۲۲۵ اشعار مولانا نادم گیلانی

بخط نستعلیق شکسته آمیزِ عبدالسلام بتاریخ ۱۰۵۵ هجری/۱۶۴۵ع۔ در مشهد مقدس۔
۱۶ ورق، $6\frac{1}{2} \times 3\frac{1}{2}$ انچ، ۱۲ بیت۔

نتیجهٔ طبع مولانا **نادم** گیلانی متوفی در حدود ۱۰۵۰هجری/۱۶۴۰ع است۔ در تذکرهٔ **نصرآبادی** (چاپ تهران ص ۲۴۰) مذکور است که او شاگرد مولانا **نظیری** نیشاپوری بوده و بعد از وفات او که در ۱۰۲۳هجری/۱۶۱۴ع اتفاق افتاد، باصفهان رفت و در آنجا بسن بالا تر از هفتاد سالگی در گذشت۔ اگر عمر او را در ۱۰۲۳ھ/۱۶۱۴ع بین سی و چهل فرض کنیم وفات او باید بین ۱۰۵۰-۱۰۶۰ھ / ۱۶۴۰-۱۶۵۰ع اتفاق افتاده باشد۔ بنا برین ممکن است این نسخهٔ نادر را درحین حیات او و یا مثل دیوان **حسن خان شاملو** کمی بعد از وفاتش کتابت نموده باشند۔ بهر حال یکی از نسخ قدیم و ذیقیمتی است چون نسخه ای ازین دیوان جز در فهرست بانکی‌پور که آنهم بدون تاریخ کتابت است دیده نشد۔

رش : بانکی پور ض ۱ : ۱۵۵، ۲۰۹ -

آغاز: تا باغ از گل تو شناسد شمیم را پیوند کرده است بزلفت نسیم را
از بیکسی به هیچ غمی می طپد دلم اندک ملال سخت نماید یتیم را

انجام : گر بشنوی که از سخنم شکوه تا کجاست کاری که با قلم نکنی با زبان کنی

۲۰۶/۱۵۳ دیوان کلیم

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۱۴۵ ورق، ۶ ۳/۴ × ۴ ۱/۴ انچ، ۱۳، ۱۲ -- ۱۳ بیت -

نتیجهٔ طبع مرزا ابوطالب **کلیم** همدانی متوفی ۱۰۶۱ هجری/۱۶۵۱ع است که مشتمل است بر غزلیات و رباعیات و سه مثنوی - او ملک‌الشعرای دربار **شاهجهان** (۱۰۳۷-۱۰۶۸ه/ ۱۶۲۷ - ۱۶۵۷ع) بوده - قبل ازان چندی بدربار **ابراهیم عادلشاه** ثانی والی بیجاپور (۹۸۷ - ۱۰۳۵ه/۱۵۷۹ - ۱۶۲۶ع) نیز بسر برده بود - دیوان او سابقاً در هند و اخیراً در ایران بچاپ رسیده -

وفات او در کشمیر اتفاق افتاد و ملا **طاهر غنی** از مصراع ''طور معنی بود روشن از کلیم'' تاریخ او را یافته بود - بعضی از فهرست نگاران وفات او را در ۱۰۶۲ه نیز نوشته اند که شاید صحیح نباشد - **اصلاً** از همدان بود ولی چون در کاشان تربیت یافت کاشانی معروف گشت - با **صائب** تبریزی و **میر معصوم** کمالِ الفت و دوستی را داشت -

رش : ریو ص ۶۸۶ : ایتھے ۱۵۶۳ ؛ باڈلین ۱۱۱۶ ؛ سپرنگر ص ۵۳۴ : عباسی ۳۹۱ - سپه سالار ۶۵۹ -

آغاز: بدل کردم بمستی عاقبت زهد ریائی را رسانیدم به آب از یمن می بنیاد تقوی را
زسینه این دل بیمعرفت را میکنم بیرون چرا بیهوده گیرم در بغل مینای خالی را

انجام : به گُل تشبیه گلگونی تمام است
که ضعف و قوتش هر صبح و شام است
سبک چون رنگ جستی ... از جا
کنون رنگ .... [۱]

۲۰۷
۱۸۷

انتخاب مثنویات کلیم

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۴۵ ورق ۹ × $5\frac{1}{2}$ انچ، ۱۴ بیت -

گویندهٔ این مثنویات ابو طالب **کلیم** همدانی متوفی ۱۰۶۱ھ/۱۶۵۱ع است - او در تمام زندگی خویش در مواقع مختلف مثنویات میگفت و دران تاریخ آن را نظم میکرد - کسی از ارادتمندانش این نوع مثنویاتش را جمع و تدوین نموده بصورت کتابی در آورده - شاید جمع آورندهٔ این مجموعه شخصی بنام "گل محمد" باشد که مهرش بتاریخ ۱۲۱۰ھجری ۱۷۹۵ع در کتاب (ورق ۴۵الف) ثبت است - در "خلاصة الکلام" فهرست مثنویاتش داده شده -

رش : ریو ص ۶۸۶؛ ایتهے ۱۵۶۳-۲۰؛ باڈلین ۱۱۱۶-۲۱؛ سپرنگر ص ۴۵۳؛ عباسی ۳۹۱؛ سپه سالار ۶۵۹ -

آغاز: زهی دلنشین قصر آراسته
بباغ جهان سرو نو خاسته

انجام : وزد باد قهرش چو بر روزگار
ز حمام بر رو نشیند غبار
بود آتش و آب را تا فروغ
ز رویش بود مهر و مه با فروغ

۱- این کلمات را موریانه بکلّی از بین برده و نسخهٔ مطبوعه این قطعه را ندارد -

۲۰۸
۱۵۰

کلیات سعید خان قریشی ملتانی

بخط نستعلیق بتاریخ ۱۱۲۸ هجری/۱۷۱۶ء - ۲۴۶ ورق، ۱۰ × ۶ انچ، ۱۷ بیت -

مجموعهٔ قصاید و غزلیات، قطعات و ترکیب بند و ترجیع بند و رباعیات و ساقی نامه و مکاتیب و قطعاتِ تاریخ از **سعید خان** ملتانی متولد ۱۰۲۲ هجری/۱۶۱۳ء (۱۸۴ الف) است - طبق **شیر خان** لودی او در اواخر رمضان ۱۰۸۷ھ/۱۶۷۶ء در ملتان رحلت نمود (تذکره مرآة الخیال شماره ۱۱۱ ورق ۱۱۸ب) - او کلیات خود را اولین بار در سال ۱۰۶۳ هجری/۱۶۵۳ء در احمد آباد گجرات جمع آوری نموده (ورق ۲۰، س ۹) و در سال ۱۰۷۱ هجری/۱۶۶۰ء بدست کاتبی کتابت شد چنانکه دوستانش تواریخ گفتند که یکی ازانها اینست -:

سال تاریخ این چه گویم گفت　　'گو نشانهای کلک شکر الله'
۱۰۷۱

بعد ازان تا آخر عمر مطالبی را بر آن می افزود که اغلب در نسخهٔ حاضر موجود است - **شاهجهان** او را برای راهنمائی شاهزاده **مراد** بگجرات فرستاده بود - او چندی آنجا بماند ولی بنابه اوضاع نامساعدِ آنجا به پایتخت باز گشت - **عالمگیر** بعد از جلوس خود او را حاکم ملتان معین نموده بود - بعلت کم بود نسخه ها یکی از نوادر است -

رش: سپرنگر ص ۵۶۰؛ ایوانو ۷۷۱ -

آغاز: ای باهمه صفات برون از حسابها　　ذاتت منزه از اثر انقلابها
جز وحدت وجود تو حرفی نیافتیم　　خواندیم از جمیع مذاهب کتابها

انجام: شکر صد شکر **سعیدا** که بنعت　　یافتی مرتبهٔ حسانی .....
پیرو شیخ عراقی شده‌ای　　زان باقلیم سخن خاقانی

۲۰۹ / ۱۸۳ دیوان صایب

بخط نستعلیق ریز محمد رضا بتاریخ ۱۰۷۳ هجری / ۱۶۶۲ء - ۲۰۱ ورق ، ۱۰ × $6\frac{1}{4}$ انچ ، ۱۶ – ۱۷ بیت -

این نسخهٔ معاصر نتیجهٔ طبع مرزا محمد علی **صایب** تبریزی متولد ۱۰۱۲ھ/۱۶۰۳ء و متوفی ۱۰۸۸ هجری/۱۶۷۷ء است و مشتمل است بر غزلیات و مقطعات و رباعیات و متفرقات وغیره - این دیوان سابقاً در مطبع نولکشور، کانپور (هند) و اخیراً در تهران بچاپ رسیده است -

رش : ریو ص ۶۹۳ ؛ ایتهے ۱۶۰۶-۲۳ ؛ باڈلین ۱۱۳۱-۳۷ ؛ سپرنگر ص ۳۸۴ ؛ عباسی ۳۵۱ ؛ سپه سالار ۶۲۲-۶۲۴ ؛ شیرانی ۱ : ۱۱۸ -

آغاز: اگر نه مدّ بسم الله بودی تاج عنوانها — نگشتی تا قیامت نوخط شیرازه دیوانها
نه تنها کعبه صحرائیست، دارد کعبهٔ دل هم — بگرد خویشتن از وسعت مشرب بیابانها

انجام: دلفروزست جام خاموشی — ما و عیش مدام خاموشی
ندرد پردهٔ کسی هرگز — در مجالس مقام خاموشی
پستی نطق میشود معلوم — چون بر آئی ببام خاموشی

۲۱۰ / ۱۰۳ مثنوی رانی کیتکی و سندر

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۵۳ ورق ، ۸ × ۵ انچ ، ۱۵ بیت در صفحه -

گویندهٔ این مثنوی **محمد مراد** متخلص به‌لایق است که داستان عشق **رانی کیتکی** و **راجه سندر** را در سال ۱۱۰۰ هجری (۱۶۸۸ء) بپایان رسانیده - چنانچه خود گفته :

در سال هزار و یکصد افزون
این قصهٔ عشق گشت موزون (ورق ۵۲ الف ، س ۶)

نسخهٔ دیگری ازین مثنوی در فهارس معروف بچشم نخورد و لذا یکی از نوادر است۔

آغاز: پیشانی سجده سنج دارد از نقد قبول گنج دارد
روز و شب اوست وقف طاعت بی طاعت نیست هیچ ساعت

انجام: لایق خبرت ز درد سر نیست طومار شکایت اینقدر نیست
حاصل شود ار سخن نیوشی کام دو جهان بیک خموشی
صد شکر که از فروغ الهام آغاز سخن گرفت انجام

۲۱۱/۲۳۴ دیوان شوکت بخاری

بخط نستعلیق و شکسته بتاریخ ۲۵ ذی‌حجه ۱۱۱۰ هجری/۱۶۹۹ء - ۱۰۶ ورق ، ۹ × ۳/۴ ۴ انچ ، ۱۰ یا ۱۱ بیت۔

اثر طبع مولانا محمد اسحاق یا محمد ابراهیم متخلص به **شوکت بخاری** متوفی ۱۱۰۷ھ/۱۶۹۵ء است و مشتمل است بر غزلیات و قطعات و رباعیات و ترکیب بند وغیره۔ دو صفحهٔ اول مذهب و منقش است۔ تاریخ تدوین این دیوان ۱۰۹۳ هجری/۱۶۸۲ء است و خود **شوکت** آنرا جمع آوری نموده۔ نسخهٔ حاضر حسب فرمایش **عبدالجبار بیگ** نوشته شد۔ بر سر ورق مهر **محمد احتشام** بتاریخ ۱۱۴۴ هجری/۱۷۳۱ء ثبت است۔ طبق فهارس مطبوعه دومین قدیمترین نسخهٔ دنیاست (قدیمترین مال بلوشه مکتوبه ۱۱۰۸ هجریست) و بنا برین یکی از نسخ باارزش است۔

رش : ریو ص ۶۹۸؛ ایتھے ۱۶۲۸-۳۳؛ باڈلین ۱۱۴۵، ۱۱۴۶؛ سپرنگر ص ۵۶۸؛ عباسی ۳۶۲؛ بانکی پور ۳ : ۱۶۶؛ ضمیمه ۱ : ۱۷۰؛ بلوشه ۱۹۱۵-۱۷؛ ایوانو ۸۰۹؛ ڈھاکا ۱۱۳؛ راس براؤن ۹۴؛ شیرانی ۱ : ۱۱۸ -

آغاز: زهی راه سخن پیشت زبان دردناکی را   بسمعت ره صدای آبشار سینه چاکی را
بکنج معبدت جرم فلک خلوت نشین پیری   که همچون سبحه گرداند بکف اجسام‌خاکی‌را

انجام: شد بسکه دل آزاری مردم دینم   چون مهر بخود بخلق عالم کینم
پیری از قید خویشم آزاد نکرد   عینک بنظر می نهم و خودبینم

۲۱۲ / ۲۳۷ دیوان مخفی

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۱۶۵ ورق، $9\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{4}$ انچ ۱۱ بیت -

اثر طبع **مخفی** رشتی است و انتساب آن به **زیب‌النساء بیگم** (دختر اورنگ زیب عالمگیر) متخلص به مخفی متولد ۱۰۴۸ھ/۱۶۳۸ع و متوفیه ۱۱۱۴ هجری/۱۷۰۲ع، اشتباه است - مخفی رشتی نیز معاصر **عالمگیر** بوده و درعهد حکومت وی به هند نیز آمده بود - این دیوان مشتمل است بر غزلیات و قصاید و قطعات و رباعیات و مفردات وغیره - بر صفحهٔ شماره ۱ مهر میان **نبی بخش** ثبت است که تاریخش درست خوانده نمیشود، شاید ۱۲۲۶ھ / ۱۸۱۴ع باشد -

این دیوان در سال ۱۲۶۸ھ/۱۸۵۱ع در کانپور و در سال ۱۲۸۴ھ / ۱۸۶۷ع در لکهنئو بطبع رسیده -

رش : ریو: ص ۷۰۲ب؛ ایوانو ۸۲۴؛ شیرانی ۱ : ۱۲۹؛ پشاور ۱۸۳۰ -

آغاز: ای‌ز ابر رحمتت خرم گل و بستان ما   گفتگوی حرف عشقت مطلع دیوان ما
موی موی ماانالحق گوزشوق دارعشق   تشنهٔ خوان محبت ظاهر و پنهان ما

انجام: خوش آنکه **مخفی** نگار آید چو ماه تابان ز در درآید
چنانکه باید چنانکه شاید اگر نماید اجل مدارا

۲۱۳
۱۸۸

کلیات جعفر زٹلی

بخط نستعلیق و شکستهٔ اواسط قرن دوازدهم هجری - ۳۶ ورق، ½ ۷ × ¾ ۴ انچ،
۱۰ — ۱۲ سطر -

نتیجهٔ طبع میر **جعفر زٹلی** است که بحکم **فرخ سیر** در سال ۱۱۲۵ هجری/۱۷۱۳ ء بقتل رسید (لغت سوانحی بیل) و مشتمل بر فالنامه، زٹلینامه، منظومات و قطعات و هجویات وغیره است - در اول این نسخه اشعار فارسی، اردو و پنجابی دیگران منجمله رباعیات شاه عباس صفوی و شاهجهان نیز درج است و در آخر نسخه نیز رباعیات شیخ عطار، غزلیات قطب و صائب با اشعار اردو و پنجابی دیگران منقول است - بر ورق ۱ الف مهری بتاریخ ۱۱۴۶ هجری/۱۷۳۳ ء و تحریری بتاریخ ۲۵ محرم ۱۱۴۹ هجری/۱۷۳۶ ء بقلم **محمد غوث** ابن ابوالقاسم نگاشته شده .

این کلیات چندین بار در شبه قارهٔ پاک و هند بچاپ رسیده و نسخه‌ای در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب، لاهور نیز موجود است -

رش : بلوم هارٹ ۱۳۳-۱۳۶ ؛ لغت سوانحی بیل -

آغاز: هر زنی را که حمل نماند باید که بر این دایره انگشت بنهد (از فالنامه)

انجام: بسیتی ندارد خبر کاند کی   نه جیو بلک یه نسل هے بهاند کی

۲۱۴
۱۸۵

مثنوی محیط اعظم*

بخط نستعلیق شکسته آمیز علی شیر قانع شیرازی شکر اللهی حسینی بتاریخ ۱۲۰۲ھ/۱۷۸۸ء - ۷۹ ورق، ۷ × ۳ ۱/۲ انچ، ۱۶ بیت -

گویندهٔ این مثنوی عارفانه که دراصل ساقی‌نامهٔ اوست میرزا عبدالقادر بیدل متوفی ۱۱۳۳ هجری/۱۷۲۰ء است - این مثنوی مشتمل بر مقدمه و هشت دور است بقرار زیر:

۱- بزم وجود ۲- گلستان شهود ۳- بحر ظهور ۳- فیض حضور ۴- گلستان کمال ۶- لوح خیال ۷- عقد بیان ۸- تگ و پوی زبان -

تاریخ تصنیف این مثنوی ۱۰۷۸ هجری/۱۶۶۷ء است (ص ۴، س آخر و ص ۵، س ۱) چنانکه خود گفته:

این نسخه که از خامهٔ الهام رقم[1]	گردید مسمّٰی به محیط اعظم
دریافت دبیر[2] خرد از روی حساب	سال اتمام را بنامش مدغم

در سال ۱۳۴۲ھ ش این مثنوی جزو مثنویات دیگر او در کابل بچاپ رسیده -

رش: ریو ص ۷۰۶، ۷۰۷؛ ایتھے ۱۶۸۲ و ۱۶۸۳؛ باڈلین ۱۱۶۹؛ ڈھاکا ص ۱۱۹؛ سپرنگر ص ۳۷۸؛ شیرانی ۱ : ۱۷۸؛ بانکی پور ۳ : ۱۹۵ -

آغاز مقدمه: حمد [بیحد] نشئه آفرینی که میخانهٔ حقیقت انسانی را از نشئهٔ "[و لقد] کرّمنا بنی آدم" علو[3] مفاخرت بخشید و پیمانهٔ شهود جسمانی [را] به نسیم نفخت...

آغاز مثنوی:

خوش آندم که در بزمگاه قدم	مئی بود بی نشئهٔ[4] کیف و کم

انجام:

به بندم لب از گفتگوی دوئی	برون آیم از رنگ و بوی دوئی
کنم جرعهٔ صاف وحدت بجام	همه نشئهٔ می شوم[5] والسلام

---

*ص ۴،۵ - ۱- در اصل: شیم - ۲- دراصل: رهبر -
۳- دراصل: عفو - ۴- دراصل: نشأة و - ۵- در اصل: همه نشئه‌ها چون شود -

۲۱۵
۱۵۴

دیوان مشتاق

بخط شکستهٔ استادانهٔ میان غلام حیدر و محمد یوسف بتاریخ ۳ جمادی الاول ۱۲۶۰ هجری/۱۸۴۴ع - ۱۰۱ ورق، $\frac{1}{2}$ ۷ × $\frac{1}{2}$ ۴ انچ، ۱۴ یا ۱۵ بیت - ناقص الاول -

اثر طبع میر سید علی **مشتاق** اصفهانی متوفی ۱۱۷۱ هجری/۱۷۵۷ع است - تاریخ وفات او در بیت زیر ضبط شده:

بهر تاریخ او نوشت رفیق
جای مشتاق در جنان بادا
۱۱۷۱

کتابت دیوان او را اول **غلام حیدر** شروع نموده بود - قسمت اعظم را نوشت ولی نتوانست که بپایان ببرد - بنا برین یکی از دوستانش بنام **محمد یوسف** کتابت آنرا باتمام رسانید - دیوان مشتمل است بر غزلیات و رباعیات و ترجیع بند و درآخر ۳ قصیده در نعت سرور کاینات صلعم منقول است -

رش: سپه سالار ۲: ۶۷۹؛ مجلس ۳: ۴۱۴؛ ادبیات ۲: ۲۷؛ مرکزی ۱: ۳۶۱۱

آغاز: مکن ای گل جفا با بلبل خود اینقدر ترسم
رود از باغ و نتوانی تهی دید آشیانش را

انجام: گردد بلند کوکب بخت موالفت   تا صبح از سپهر کند سر بر آفتاب

۲۱۶
۲۳۱

مثنوی مرزا و صاحبه

بخط نستعلیق بتاریخ ۲۳ سپتامبر ۱۹۲۹ میلادی - ۱۵۳ ورق، $\frac{1}{2}$ ۶ × ۴ انچ، ۱۴ بیت -

گویندهٔ این مثنوی عشقیه که دران داستان عشق میرزا و صاحبه منظوم شده، شیخ **خیرالله** متخلص به **فدا** لاهوری متوفی بین ۱۱۶۷ - ۱۱۷۵ هجری/۱۷۵۳ - ۱۷۶۱ع

است - او پسر شیخ عبدالله امانت خانی بوده - دربارهٔ نام و تخلص خود گفته :

هست نام خدا تخلص من　　آشکارا فدا تخلص من
ثبت شد در جریدهٔ افواه　　نام این خاکسار خیرالله (ص ۱۳۶)

مرزا و صاحبه دو نفر عاشق و معشوق بوده اند در پنجاب زمین - مرزا 'کهرل' بوده و در دیهی بنام 'دانا آباد' مسکن داشت - دانا آباد تقریباً ۷ میل در جنوب تحصیل جڑانواله در ضلع لائل پور است و صاحبه 'سیال' بوده و در شهر جهنگ بسر میبرد و از قوم و خویشان یکدیگر بودند -

تاریخ تصنیف این مثنوی ۱۱۵۵ هجری/۱۷۴۲ع است چنانکه از ابیات زیر برمیآید :

سال تاریخ جستجو کردم　　با دل خویش گفتگو کردم
وحی منزل چو باده ریخت بجام　　کرد 'فاتو بسورة' الهام
۱۱۵۵

مثنوی بر تعریف شهر لاهور اختتام می پذیرد -

رش : 'پنجابی قصے فارسی زبان میں'، ص ۶۸ -

آغاز: حمد او گل بصد زبان گوید　　غنچه هم بی لب و دهان گوید
دم که بی یاد اوست دم نبود　　در جگر از خدنگ کم نبود

انجام : بار دیگر دعای شهر کنیم　　حصن[۱] روئین برای شهر کنیم
تا بود مدت سنین و شهور　　باد چشم بد از سوادش دور

۱- در اصل : حرص -

۲۱۷
―――
۳۰۴

خریطهٔ جواهر

بخط نستعلیق در حدود ۱۱۶۰ یا ۱۱۶۱ھ/۱۷۴۷ یا ۱۷۴۸ء است، ۴۶ ورق ، ۹½ × ۵ انچ، ۱۹ بیت -

مؤلف این کتاب که انتخاب کلام شعراست، شمس الدین حبیب الله ملقب به میرزا **مظهر جانجانان** مقتول ۱۱۹۵ هجری (۱۷۸۱ء) است - تقریباً کلام ۵۲ نفر شاعر است که درین مجموعه جمع آوری شده - در آخر نسخه، کاتب کلمات ذیل را نوشته :

''این چند اشعار انتخاب زدهٔ میرزا صاحب حضرت مظهر سلمه الله''

نه تنها تاریخ کتابت بلکه کلمات ''سلمه الله'' هم میرساند که نسخهٔ معاصر است - این انتخاب با دیوان **مظهر** بسال ۱۲۷۱ھ/۱۸۵۴ء در کانپور بچاپ رسیده -

این نسخه با نسخهٔ ''چراغ هدایت'' (رک: ص ۸۲) که مکتوبه ۲۷ رجب ۱۱۶۰ھ/۱۷۴۷ء است مجلد است و بدست همان کاتب، برهمان نوع کاغذ و در همان مرکب و خط کتابت شده -

آغاز: درین بهار نشد فرصت آنقدر ما را　　　که هم ترانهٔ بلبل کنیم مینا را
(میر صیدی تهرانی)

انجام : ز دست طالع ناساز خویش رسوائیم
سیاه بختی من همچو مشک بو دارد　　　(مفید بلخی)

۲۱۸
―――
۳۷۰

مثنوی وامق و عذرا

بخط نستعلیق شعبان ۱۲۶۳ هجری (۱۸۴۷ء) - ۱۱۰ ورق ، ۸½ × ۵½ انچ، ۱۳ بیت-

گویندهٔ این مثنوی که دران داستان عشق وامق و عذرا منظوم شده، میرزا محمد صادق **نامی** متوفی ۱۲۰۴ هجری/۱۷۸۹ء است - این مثنوی در لاهور بچاپ رسیده -

رش : ریو ص ۱۹٦ ا، ۸۱۳ ا : سپرنگر ص ۷۲؛ باڈلین ۱۱۹۲ -

آغاز: ای ز نامت نامهٔ نامی تمام — وی بنامت افتتاح هر کلام
ای ز عشقت جمله خوبان بیقرار — وامق تو همچو عذرا صد هزار

انجام : حق ز هر آفت نماید ایمنش — رُفته باد از خار و خس پیرامنش
نو گل او تا قیامت تازه باد — نامش از نامی بلند آوازه باد

۲۱۹ / ۱۳۳ عشرتکدهٔ آفاق*

(کلیات چندو لعل شادان)

بخط نستعلیق ۱۲۵۸ هجری (۱۸۴۲ء) - ۱۲۱ ورق، $9\frac{3}{4}$ × ۷ انچ، ۱۱ سطر در قسمت نثر و ۱۰ بیت در قسمت نظم -

این کتاب که در زمان حیات مؤلف کتابت شده کلیات نظم و نثر دیوان **چندو لعل** متخلص به **شادان** (ص ٥، س ٨) متوفی ۱۸۴۵ میلادی مطابق ۱۲٦۱ هجری است - او که از ۱۲۳۳-۱۲٥۹ھ/(۱۸۱۸-۱۸۴۳ء) دیوان **نظام** حیدر آباد بوده، کلیات خود را به سه بخش قسمت کرده - در بخش اول احوال آباء و اجداد خویش و ذکر خاندان آصفیه را باختصار درج نموده - قسمت دوم که دیوان اوست محتوی ۴۲ غزل و ۱۲ فرد است و در بخش سوم ذکر حکایات عجیبه و نکات غریبه را به نثر فارسی بیان نموده - احوال مفصل او را در ''تاریخ دل افروز'' از **غلام حسین** خان میتوان دید -

رش : تذکرهٔ مخطوطات، ادارهٔ ادبیات اردو حیدر آباد دکن شماره ۳۷۴، ۴۷۴؛ سپه سالار ٦۱۴-٦۱٦ -

آغاز: حمد و ثناء او را رواست که قرص خورشید را منور گردانیده و شکر و سپاس حضرتش را سزاست که کرهٔ[1] مه را ضیاء بخشیده -

---

* ص ۷، س ۴ -

۱- در اصل : کرده -

انجام : . . . همان کتکم پنج بار اگر میزنی حاضرم ـ بازرگان پسر که دود نخوت در سر داشت
چون هوا از سر گذاشت ـ بمصداقه[۱] :

تکبر کند هر که شد بی‌هنر مآلش ندامت بود سر بسر

۲۲۰ / ۱۳۹ مثنوی مهینوال و سوهنی*

بخط نستعلیق عنایت الله در اواخر قرن یازدهم هجری ـ ۳۰ ورق ، $۸\frac{۳}{۴} \times ۵\frac{۱}{۲}$ انچ ، ۱۲ بیت ،

گویندهٔ این مثنوی عشقی که دران داستان عشق مهینوال و سوهنی بسلک نظم کشیده شده، نجم‌الدین **مسکین** سیالکوٹی ولد **محمد بخش** (ورق ۳۰ الف، س ۶) است ـ در توابع سیالکوٹ دهی است بنام کورووال و شاعر اهل این ده بوده و تا ۱۳۰۴ھ خوش میزیسته ـ او سمت منشی نواب **علاءالدین علائی** که از ۱۸۶۹ میلادی تا مرگ خود در ۱۸۸۴ میلادی (۱۳۰۲ھ) نواب ریاست لوهارو بوده، را داشت و با او مکاتبه داشته چنانکه پنج نامه از نواب لوهارو درین نسخه تا کنون محفوظ است ـ در عبارات و مصرع های نسخه تصحیحات زیادی شده بنا برین میشود احتمال داد که این نسخهٔ مصنف است ـ

این قصه اول بزبان پنجابی بود و **مسکین** آنرا بپارسی برگردانید چنانکه گفته :

ز پنجابی زبان در پارسی گو
ز مهینوال و سوهنی دخت گلگو (ص ۲، س ۹)

او این مثنوی را بسال ۱۲۸۴ هجری/۱۸۶۷ء باتمام رسانیده و گفته :

ز تحریرش چو شد حاصل فراغت
بگوشم گفت هاتف 'قند لذت' (ص آخر)
۱۲۸۴

۱- در اصل : بمصنفه ـ
* ص ۲، س ۹ ـ

تقریباً چهل سال پیش این مثنوی از طرف مطبع محمودیه، لاهور چاپ و منتشر شده۔

رک: ''پنجابی قصے فارسی زبان میں'' ص ۲۵۹-۲۶۴-

آغاز: سر هر موی ار گردد زبانی — زمحی‌الدین برانم داستانی
خطاب پاک او شد غوث اعظم — ز اولاد حسن آید معظم

انجام: ز تحریرش چو شد حاصل فراغت — بگوشم گفت هاتف ''قند لذت''
بکن مسکین کنون پیشه خموشی — زبان در کام کن تا چند جوشی

در آخر این مثنوی دو ورق دارای مناجات بزبان اردو، قصیدۀ اردو بمدح نواب لوهارو بتاریخ دسامبر ۱۸۷۶ء، قطعۀ دعائیه برای نواب لوهارو بتاریخ ۱۸۸۱ء، سی حرفی بزبان پنجابی بیاد برادر مرحوم، وفات نامۀ حضرت بلال بفارسی سرودۀ ۱۶ آوریل ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۶ میلادی و ۳ ورق از منظومه‌های مختلف فارسی نیز منقول است۔

۲۲۱ / ۱۴۰ مثنوی چشمۀ فیض ازل

بخط نستعلیق اواخر قرن سیزدهم هجری - ۸ ورق $۸\frac{۳}{۴} \times ۵\frac{۱}{۲}$ انچ، ۱۲ یا ۱۳ بیت

گویندۀ این مثنوی که بنام ''مثنوی بائی'' نیز یاد شده نجم‌الدین مسکین (صاحب مثنوی مہینوال و سوهنی) است - این قصه نیز اول بزبان پنجابی بنام 'احوال بائی' از قادر بخش موجود بود - مسکین آنرا بشعر فارسی در آورده - چنانکه:

بنویس ز احوال بائی ز ملال او میساز رقم - (ص اول)

تاریخ تصنیف این مثنوی ۱۲۸۶ هجری/(۱۸۶۹) است چنانکه گفته:

''یا چشمۀ فیض ازل'' نامش هم نامش هم تاریخ بیبن (ص آخر)
۱۲۸۶

ازین کلمات بحساب ابجد ۱۲۸۷ھ برمیاید ''ولی چون کاتب نسخه روی این کلمات ۱۲۸۶ نگاشته ممکن است همان صحیح باشد۔

آغاز: ایدل زین پس بر احمد گو صد بار صلواة و سلام زجان
'لولاک لما' فرمود خدا بستود ز جن و هم انسان

انجام: سرمایه ندارم بیکارم خواهم من نظر فضل و کرم
بردار ز دنیا با ایمان بالخیر گذارم آخر دم

بعد ازین ۴ نامهٔ منظوم بنام عموی خود و سپس سی حرفي اردو در فراق پسرش ثناالله بتاریخ ۱۸۸۰ء نقل کرده و باز ۴ ورق دارای منظومات و قطعات اردو و فارسی منقول است۔ باحتمال قوی نسخهٔ مصنف است۔

۲۲۲/۲۳۵ انیس العشاق*

بخط نستعلیق شانزدهم ماه جون ۱۹۳۴ میلادی - ۵۸ صفحه، ۷ × ۴ انچ، ۱۷ تا ۲۵ سطر۔

مؤلف این تألیف حسن بن محمد اشرف رامی است (ص۴، س۳) که بنا به فهرست‌نگار کتابخانهٔ ادبیات، ریو و ایتهے کتاب را بنام شیخ ابوالفتح جلایری (۷۵۷-۷۷۶ هجری/ ۱۳۵۶-۱۳۷۴ء) تألیف نموده۔ ولی بنا بگفتهٔ خود مصنف او از مجلس نصیرالدین طوسی متوفی ۶۷۲ھ (۱۲۷۳ء) در مراغه، نیز متمتع بوده (ص ۲) و چلپی تاریخ تصنیف این رساله را ۷۲۶ھ/۱۳۲۶ء نوشته که درست تر بنظر میرسد۔

این کتاب مشتمل است بر انتخاب ابیاتی که استادان برای سراپای معشوق گفته اند، در نوزده باب بقرار زیر:

۱- در صفت موی ۲- پیشانی ۳- ابرو ۴- چشم ۵- مژگان ۶- روی ۷- خط ۸- خال ۹- لب ۱۰- دندان ۱۱- دهان ۱۲- زنخدان ۱۳- گردن ۱۴- سینه ۱۵- ساعد

*ص ۴، س ۳۔

١٦- انگشتان ١٧- قد ١٨- میان ١٩- ساق -

رامی اول هر عضو را در نثر شرح میدهد و بعد ابیات استادان نقل میکند -

اخیراً این رساله در تهران بچاپ رسیده -

رش: ریو ص ٨١٤؛ ایتھے ٢٠٣٥؛ ادبیات ص ٣٥؛ باڈلین ١٣٣٩ -

آغاز: حمد بیحد و ثنای بیعد مر آفریدگار را که بصنع قدیم و حکمت مستقیم خویش سقف[1] آسمان را بیستون بر سر جهانیان معلق داشت و او را از شعاع طلعت خسرو سیارگانِ منور شب، [و] بنور ماه که خاتون شب است، روشن گردانید . . .

انجام: . . . کلام در آخر منقول عنه بود - این منقول عنه در اصل نا درست بوده است اگر از جا بهم رسد توان درست نمود -

٢٢٣ مجموعة العجائب

٢٣٢

بخط نستعلیق ریز استادانهٔ منعم الدین الاوحدی الشیرازی - ٨٩ ورق، $6\frac{1}{4} \times 3\frac{1}{4}$، ٣٠ بیت - ناقص‌الاول والاوسط -

اسم مؤلف این تألیف که دران غزلیات و قطعات و رباعیات منتخب ٢٦ تن از شاعران فارسی، بدون احوال ایشان نقل شده، معلوم نشد ولی از کلام شعراء میتوان پی برد که او در اواخر قرن نهم ویا در اوایل قرن دهم هجری میزیسته - بعلاوه اگر بکاتب نسخه نگاه کنیم میدانم که او نسختی از دیوان خاقانی را در سال ٨٩٨ھ (رك فهرست آستان قدس، مشهد ج ٧ (١): ٣٠٣) استنساخ نموده - نسخهٔ دیگری که ازین کاتب اطلاع داریم کتاب ''عجائب المخلوقات'' است که در ٩٢٣ھ کتابت شده (رک احوال و آثار خوشنویسان از آقای مهدی بیانی ج ٣ ص ٩٢٢) - ازین هم معلوم است که گرد آورندهٔ این مجموعه در اواخر قرن نهم یا در اوایل دهم هجری میزیسته است -

١- در اصل: شفق -

در اول نسخه مقدمه‌ای نیز نگاشته شده - درین مجموعه کلام شعرای زیر منقول است :

کاتبی، شاهی، بساطی، حسن، ناصر بخاری، شرف الدین یزدی ، رکن صاین، بیاضی، غیبی، مقصود، غلامی، حبسی، علاء جامی، آذری، صاعدی، مسعود بک، خیالی، اشرف، سلامی، عارفی، طالعی، طوسی، ملیحی، سعد، عصمت، و ریاضی -

بر ورق ۲۷ب و ۲۸ الف دو نمونه از نقاشی زرّین دیده میشود که یکی نقل دیگری است - نظر به ذکر و کلام بعضی از شعرای غیر معروف قدیم که درین مجموعه حفظ شده خیلی مهم است - نسخه‌ای ازین مجموعه در فهارس معروف دیده نشد بنا برین یکی از نوادر است -

آغاز: . . . کرام و مخادیم عظام رسانیده میشود که نوح علیه السلام را در همه عمر یک نوبت حادثه افتاد بجهت طوفان بسفینه پناه جست - عاشقان مسکین که همه عمر کار ایشان با بحر محبت و در هر نفسی . . . اما 'عجائب' که سفینه در بحر میباشد و این سفینه ایست که دران ابحار قلزم عشق موّاج و متلاطم است . . .

انجام: آن ره که من آمدم کدامست ای دل   تا باز روم که کار خامست ای دل
در هر قدمی هزار دام است ای دل   نامردان را ز عشق حرامست ای دل

ازین ببعد کاتب دیگر غزلی بخط شکسته نقل کرده که مطلع و مقطعش اینست :

درین بیاض نگه کن بچشم عبرت بین   که رشک لعبت مانی و صورت چین است
عروسهای[1] معانیش در لباس حروف   ندیم خلوت و نزهت گه سلاطین است

۱- در اصل : وقیقهای -

۲۲۴
۲۲۱

مجمع اللطایف

بخط نستعلیق مصنف بتاریخ ۹۵۲ھ / ۱۵۴۵ء - ۱۰۸ ورق، $9\frac{1}{2} \times 8\frac{1}{4}$ انچ، ۳۰ بیت -

مؤلف این تألیف که دران انتخاب کلام شعرای فارسی گو، بدون احوال ایشان نقل شده، **مظفرحسین ابن درویش محمد** قصه خوان سمرقندی (۱۰۷ ب، س آخر) است - نام کتاب در بیت زیر آمده:

خرد از لطف او چو واقف شد
نام او ''مجمع اللطایف،، شد (۱۰۸ ا، س ۳)

در اول کتاب مقدمهٔ مفصل است که دران نصائح سودمندی برای شاهان و امراء و علماء و شعراء درج نموده و بعد کلام شعرای زیر را انتخاب نموده: انوری، سعدی، خاقانی، خسرو، شهیدی قمی، عبدالواسع، قاسم انوار، جامی، سلمان ساوجی، خواجه حسن، ابن یمین، معزی، حسین واعظ، کمال خجندی، خواجو، همام تبریزی، ناصر بخاری، مولانا خیالی، مولانا بساطی، کاتبی، شاهی، آصفی، حافظ، اسمعیل، قطعات از رشید وطواط، ابن سینا، شرف الدین علی یزدی، عبدالله انصاری، نجم الدین کبریٰ، ابن یمین، عماد الدین، خیام، طوسی، عطار و حیرتی، و در آخر کلام خود درج نموده -

در آخر ابیات شعراء را بموضوعات مختلف مثلاً وصال، مفارقت، خط، صفت محبوب وغیره نیز جمع آورده - از لحاظ قدمت تألیف و تکتیب یکی از نوادر است و نسخهٔ این کتاب در فهارس معروف دیده نشد -

آغاز: بسم الله الرحمن الرحیم - محمود ترین اسلوبی که در مطلع مقال و عنوان احوال عادت نقشبندان خامهٔ تحریر و آیین مرصعان پیرایهٔ تقریر نیست، سپاس و ستایش ذاتی است که . . .

انجام: هر که بیند درین لطیف کتاب — دارم از وی برای اجر و ثواب
گر جوان باشد و اگر پیری — التماس دعا و تکبیری

۲۲۵ تحفة‌الحبیب فخری

۲۱۰

بخط نستعلیق اواخر قرن دهم هجری ، بگمان غالب بخط مصنف - ۲۲۱ ورق ،
$8\frac{3}{4} \times 5\frac{1}{2}$ انچ ، ۱۶ یا ۱۵ بیت -

مؤلف این کتاب که دران غزلهای هم ردیف شعراء از سعدی تا زمان مؤلف ، جمع شده، **فخری** سلطان محمد بن امیری (ص ۱) است که در اواخر قرن دهم فوت کرده - او این کتاب را بنام وزیر **حبیب‌الله** ساوجی معنون ساخته و گفته :

''چون ترتیب این جواهر معانی جهت مجلس آنحضرت اتفاق افتاد ابتدا از شیخ سعدی کرده، تحفة الحبیب نام نهاد'' (ص ۳)

بعضی از غزلها ناتمام گذاشته شده و بعضی جاها اضافات بچشم میخورد - بنظر پرفسور مولوی **محمد شفیع** مرحوم کتابت این نسخه شاید بدست خود مصنف باشد - صاحب مآثر رحیمی نوشته که او خوشنویسی هم میدانست -

رش : ریو : ص ۳۶۶ (ذ کرش)، ضمیمه ۳۷۵؛ برلن ۶۴۴؛ سپرنگر ص ۱۲؛ ستوری ص ۷۹۶؛
بانکی پور ۱۱ : ۱۰۳۰؛ آصفیه ۱ : ۷۱۶؛ میگزین اگست ۱۹۲۷ع؛ بلوشه ۱۹۷۸ - لطایف نامهٔ این مصنف در لاهور و تهران بچاپ رسیده -

آغاز: هر جا که سخن ز دلربایان گذرد — زانجمله حدیث جانفزای تو خوش است

اما بعد بر صحایف ضمیر مهر تنویر ارباب ذکاء و اصحاب شعر و انشاء پوشیده نماند که این فقیر حقیر .....

انجام: گله ز تفرقهٔ دوستان مکن **فخری**
که این غم است بجان تو از هزار یکی (مقطع غزل خود)

۲۲۶
۲۰۶

نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق اواسط قرن چهاردهم هجری - شاید کسی از ارادتمندان اخیراً برای پرفسور دکتر مولوی **محمد شفیع** نقل کرده - ۳۸ ورق، ½۸ × ۷ انچ، ۱۶ - ۱۷ بیت -

در این نسخه از غزل شماره ۹۷۵ تا ۱۲۱۷ درج است -

آغاز: امیر **علی شیر** فرماید: بملک عشق کشم خیل غم بشعلهٔ آه
شهی که انس سپه باشد این بود عَلَمش

انجام: مولانا **هلالی** گوید:

عاشق و مستم هلالی مجلس رندان کجاست
تا دل و جان را فدای ساقی زیبا کنم

۲۲۷
۲۰۵

بیاض اشعار

بخط نستعلیق استادانهٔ قرن یازدهم هجری - ۱۹۷ ورق، ۷ × ¼۴ انچ، ۱۳ - ۱۴ بیت - ناقص‌الاخر -

مشتمل بر غزلیات خاقانی، امیر خسرو، حسن دهلوی، حافظ، هلالی، سلمان، خواجه آصفی و عرفی وغیره است - بیشتر غزلیات امیر خسرو دهلوی است -

آغاز: باده میریزند صافی دمبدم در جام ما تاچه خواهد شد زجام یار ما انجام ما

انجام: شبها خیال غمزهٔ[1] او غرق خونِ ناب این ماجرا به نرگس خوناب او بگوی

۱- در اصل: خیال منم ز غمزهٔ او -

۲۲۸
۱۴۴

بیاض اشعار

بخط شکستهٔ اواخر قرن دوازدهم هجری - ۳۹ ورق، ۱۱ ۱/۲ × ۷ ۳/۴ انچ، ۱۵ - ۱۷ بیت -

مرتب این بیاض لاله سُکهه جیون است - او اول غزلیات همردیف اساتذهٔ متقدم و متأخرین را نقل کرده و بعد قطعات و رباعیات و مخمس‌ها را انتخاب نموده - در آخر رباعیات و فردات ملکه **نورجهان، شاهجهان، زیب‌النساء بیگم** و کلام افراد دیگر خانوادهٔ شاهی را نقل نموده -

تاریخ تکمیل این بیاض ۱۱۸۵ هجری (۱۷۶۱ع) است چنانکه گفته:

یکهزار و یکصد و هفتاد و پنج　　سوکهه جیون آواره شد از مال و گنج
(۳۷ الف)

آغاز: الهی بخت تو بیدار بادا　　ترا دولت همیشه یار بادا
گل اقبال تو دایم شگفته　　بچشم دشمنانت خار بادا (ثنائی)

انجام: بیچاره ام و چاره چه[1] جویم تو بگو　　که بر آورده [است] آرزویم تو بگو
در سینه بسی راز نهانی دارد　　ور با تو نگویم بکه گویم تو بگو

۲۲۹
۲۳۹

بوستان خیال

بخط نستعلیق شیخ عبدالغفور بتاریخ ۱۴ ربیع‌الاول ۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۶ع - ۵۳۹ صفحه، ۸ × ۶ ۱/۲ انچ، ۱۶ یا ۱۷ سطر - صفحات بی ترتیب و کرمخورده -

اسم مؤلف این تألیف که دارای قصاید و غزلیات و رباعیات هم ردیف و هم قافیه و هم‌وزنِ ۱۳۱ تن شاعر بدون احوال آنهاست، معلوم نشد - قصیده یا غزلی را که از

۱- در اصل: بیچاره ام و چه چاره جویم تو بگو -

لحاظ زمانی مقدم تر است آن را سوال و قصاید و غزلیاتی را که در جواب یا استقبال آن سروده شد، جواب نامیده و بعد ازان اسم گویندهٔ آن را نقل نموده - از قرائن گمانِ غالب آنست که مؤلف در قرن دوازدهم هجری میزیسته و این کار را شاید در اواسط این قرن انجام داده باشد - نسخه ای ازین کتاب در فهارس معروف دیده نشد -

آغاز: سپاس و حمد بی پایان خدا را — که صنعش در وجود آورد ما را
الها ! قادرا ! پروردگارا ! — کریما! منعما! آمرزگارا! (سعدی)

انجام: بی قبول نسیم[1] عاطفتت — طاعت ماه و سالِ ما همه هیچ
هست با های و هوی مستانت — وجد جامی و حالِ ما همه هیچ (جامی)

۲۳۰ / ۲۳۸ گلدستهٔ صاحب سخنان

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۲۸ ورق ، $9\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{4}$ انچ ، ۱۱ بیت -

مشتمل بر انتخاب کلام شعراء مانند منیر لاهوری، شوکت بخاری، تسلّی، رائج سیالکوٹی، وحشی، محمد شاه، عرفی، قاسم انوار، صائب تبریزی، آفرین لاهوری، نظام، فتوت، ناصر علی، فطرت، واصل، غنی وغیره است - بگمان غالب در اواخر قرن دوازدهم هجری مرتب گشته - نسخه‌ای ازین گلدسته در فهارس معروف بچشم نخورد -

آغاز: ای جلوهٔ جمال تو حیرت فزای ما — حیران نشست جوهر اول زجای ما (منیر)

انجام: طبع خاموشان مکدر میشود از گفتگو
میشود باد نفس بر دل غبار آئینه را (ناصر علی)

۱- در اصل : بی نسیم قبول -

۲۳۱
۱۳۱

بیاض نظم و نثر*

بخط شکسته و نستعلیق بتاریخ های مختلف از ۱۲۳۲ھ تا ۱۲۶۹ھ/ ۱۸۱۷ - ۱۸۵۲ء -
۹۷ ورق ، ۱۱×۶ انچ -

مؤلف این بیاض سید **غلام محی الدین** قصوری متوفی ۱۲ ماه صفر ۱۲۷۰ هجری/ ۱۸۵۳ء است - در آخر این بیاض غزلیات و قطعات تاریخ دیگر نیز درج است که ایشان برای بزرگان و دوستان و احباب خود گفتند - چند بیت اردو از ایشان نیز منقول است - قطعهٔ تاریخ حضرت **گاما شاه** متوفی ۱۲۶۹ھ/ ۱۸۵۲ء هم درج است که آخرین قطعه از ایشان باشد - بیت آخرش اینست :

یکدم از یاد حق نبد غافل دائم اندر حضور گاما شاه

۱۲۶۹

بعضی از خطوط نیز درج است که ایشان باحباب نوشتند - علاوه بر این اشعار ابوالفضل، بابر و غزلیات غلام فرید خان، نواب غیاث الدین، واقف و بعضی بزرگان دیگر نیز درین بیاض محفوظ است - از نظر تواریخ وفات چندین بزرگانِ قصور و کلامِ چند تن از شعرای غیر معروف اهمیت بسزا دارد -

رساله نظامیه (رش شماره ۱۵۱ الف) نیز مشمول همین بیاض است نیز رجوع شود به مکاتیب طیبه شماره ۵۰ -

آغاز: نگارا مثل تو هرگز ندیدم هیچ به به به

زهجرت مرده‌ام جانا[1] زوصلت بهره ده ده ده

کمان از ابروان کرده ز مژگان تیر (و) ناوکها

برای قتل مشتاقان[2] بگوش آورده زه زه زه

(از کاتب نسخه)

---

* ورق ۱۳ ب -

۱- در اصل : جانان - ۲- در اصل : عشاقان -

انجام: ما اگر مکتوب ننوشتیم عیب ما مکن
درمیان راز مشتاقان قلم نا محرم است. . . .

فیضی از بزم نشاط ما حریفان غافل اند
هر کجا ما جام می نوشیم خم نا محرم است

(از فیضی فیاضی)

۲۳۲
۱۸۳

بیاض نظم و نثر

بخط شکسته و نستعلیق اوایل قرن چهاردهم هجری - ۱۲ ورق ، ۶ ۱/۲ × ۴ انچ -

این بیاض مشتمل بر غزلیات و رباعیات و اشعار شعرای مختلف است ۔ علاوه بر این مسایل فقهی دران درج است ۔ اوراق رسالهٔ رمل و نجوم بنام 'غالب و مغلوب، نیز دارد ۔ چند بیت از غزل **احمد جام** که در ردیف و قافیهٔ 'کمر نه بندد، سحر نه بندد، ثمر نه بندد وغیره گفته شده منقول است ۔ بعضی از ابیات و عبارات اردو نیز درین نسخه مندرج است ۔

چند رسالهٔ کوچک تصوف و رمل مثل ''محبت نامه؟'' و غالب و مغلوب و منصور نامه وغیره نیز دارد ۔

آغاز: بگویم ستایش خداوند اکبر — که پاکست از ضد و از جسم و جوهر
(از محی الدین)

انجام: شیخ گفت‌ای مردمان منصور گفت — قتل برمن گشت این ساعت درست

این بیت آخر 'منصور نامه، است که بیت اولش اینست:

بود منصور ای عجب شوریده حال
در ره حق بود او را صد کمال

۲۳۳
۲۰۴

بیاض اشعار

بخط شکسته و نستعلیق - ۴۹ ورق ، ۸ × ۵ $\frac{۱}{۲}$ انچ ، ۵ - ۱۰ بیت -

مرتب و مالک این بیاض که دران کلام شعرای اردو و فارسی جمع شده ، **کانشی رام** است - در آخرِ نسخه تاریخ بدینطور نوشته شده : ۳۰ مئی ۷۲ء ، که مسلماً ۱۸۷۲ میلادی است .

آغاز: جلایا آپ هم نے ضبط کر کر آہ سوزاں کو
جگر کو سینه کو پہلو کو دلکو جسم اور جاں کو (از ظفر بہادر شاہ)

انجام : خوشدل شدم که میگفت آن **نور دین** احمد
کشتی بکف بدریا درویش و پادشاهیم (ماسٹر [نور دین] صاحب)

علم نجوم و هیئت و هندسه

۲۳۲
———
۳۲۲

شرح صد کلمهٔ بطلیموس

بخط نستعلیق بتاریخ ۸۹۳ھ/۱۴۸۸ع - ۷۴ ورق، ۹×۶ انچ، ۱۹ سطر۔

مؤلف این رساله خواجه **نصیرالدین طوسی** (ص ۱، س ۱-۲) متولد ۵۹۷ھ/۱۲۰۰ع و متوفی ۶۷۲ هجری/۱۲۷۳ع است ۔ کتاب معروف بنام ''اخلاق ناصری'' ازوست ۔ او این رساله را که ترجمه و شرح ''کتاب الثمرۀ'' **بطلیموس** است و بهمین جهت بنام ''شرح کتاب الثمرۀ'' نیز یاد شده، بتاریخ ۲۰ رجب ۶۶۳ھ / ۸ مه ۱۲۶۵ع و بعقیدۀ بعضی‌ها بتاریخ ۹ جمادی الاول ۶۷۰ھ/۱۳ دسامبر ۱۲۷۱ع بفرمایش **بهاءالدین** متوفی ۶۷۸ھ/۱۲۷۹ع تألیف نموده۔ **بطلیموس** برای شاگردش **'سورس'**، بنام این کتاب را که در تأثیر کواکب و منفعت آن و در شناختن حوادث پیش از وقوع آنهاست، در صد کلمه ساخته بود ولی این ترجمه که از عربی بفارسی است ۱۰۰ کلمه را دارد۔ احوال و آثار خواجه را از کتاب استاد **مدرس رضوی** که در تهران بچاپ رسیده میشود نگاه کرد۔

رش : ایتهے ۲۲۳۱؛ ریو ص ۱.۸۸ a؛ نشریه ۲ : ۱۰۵، ۱۰۶؛ سٹوری ۲ (۱) : ۳۶- بلوشه ۱۳۷م؛ باڈلین ۱۵۱۰؛ مجلس ۶ : ۱۱۵؛ مشهد ج ۳، ف ۱۷، شماره ۲۷-

آغاز : بسم الله الرحمٰن الرحیم و به نستعین الحمد لله الشاکرین والصلوٰة علی محمد و آله الطاهرین ۔ چنین فرماید مولانا المعظم علامة العالم سلطان الحکماء....

انجام : و ما دیدیم که در مغرب پدید آمد و سیر کرد، در طول بجانب مشرق و در عرض از جنوب بشمال تا آنگاه که ابدی الظهور شد ۔ پس گفته است اگر سیر کند خارجی که قصد اقلیم کند از موضعی دور آید و اگر سیر نکند هم ازان اقلیم برخیزد ۔ تمامی کتاب ثمره و تفسیر آن، در آخر کتاب، باین عبارت آورده اند ''تم کتاب الثمره المسمی بالرومیه انظروا ... معناه المایة الکلمه والله اعلم بالصواب''۔

۲۳۵
۳۱۷

بیست باب در معرفت اسطرلاب

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۳۷ ورق، ۶ × $3\frac{3}{4}$ انچ، ۱۱ سطر -

مؤلف این رساله که باسم "بیست باب" یا "صد باب اسطرلاب" وغیره نیز یاد شده، خواجه **نصیرالدین طوسی** (ص ۱، س ۳) متولد ۵۹۷ھ / ۱۲۰۰ء متوفی ۶۷۲ هجری / ۱۲۷۳ء است - رسالهٔ حاضر بیست باب دارد دربارهٔ القاب و آلات و خطوط و دوایر اصطرلاب، ارتفاع گرفتن از آفتاب، طالع وقت وغیره و در ایران بامقدمهٔ **ملا مظفر** بچاپ رسیده -

رش : ریو ص ۴۵۳ ب، ۴۵۳ الف؛ ضمیمه ص ۱۱۱؛ ایتهے ۲۲۵۴؛ باڈلین ۱۵۰۳-۱۵۰۵؛ حقوق ص ۱۵۷؛ ادبیات ص ۵۰؛ سٹوری ۲ (۱) : ۵۲ -

آغاز : الحمد لله رب العالمین حمد الشاکرین - اما بعد این مختصریست در معرفت اصطرلاب . . . مشتمل است بر بیست باب - اول در معرفت القاب و آلات و خطوط و دوایر اصطرلاب - آنچه علاقه در وی است حلقه بود و آنچه حلقه در وی است آنرا عروه گویند . . .

انجام : بر بیشتر اسطرلاب‌ها این کواکب را نقش کنند - هر که اینها را بشناسد چنانکه درآن اشتباه نیفتد، او را درین باب کفایت باشد - اینست معرفت اسطرلاب والله اعلم -

۲۳۶
۳۱۶

رساله اشجار و اثمار*

بخط نسخ ۱۸ محرم ۱۰۸۷ هجری/۱۶۷۶ء - ۳۱۷ ورق، $\frac{1}{4}$۷ × $\frac{3}{4}$۴ انچ، ۱۸ سطر -

مؤلف این تألیف درعلم نجوم و حساب و هندسه که از "حساب هندسی و زیج جدید ایلخانی و زیج عمده" منتخب است (ص ۱، س ۱۳) **علاءالدین علی شاه** ابن محمد بن قاسم

* ص ۵، س ۶، ۷ -

خوارزمی معروف به علاءالبخاری (ص ۱، س ۶) متولد ۶۲۳ هجری / ۱۲۲۶ء (ص ۲۸۰، س ۱) و متوفی در حدود ۶۹۵ هجری / ۱۲۹۶ء است ـ او در ایام پیری خود که ''ملال خاطر بغایت رسیده بود و نازکی مزاج بنهایت پیوست و ضعف پیری قوی گشته'' (ص ۲، س ۲) در حدود سال ۶۸۶ هجری / ۱۲۸۷ء بفرمایش وزیر شمس الدین التتمش (سٹوری، ۲ (۱) : ۶۲) این کتاب را تألیف نمود ـ کتاب را در پنج شجره که هریک منقسم به چند ثمره است، مرتب ساخته، چنانکه گفته :

شجرهٔ اول در صفات و منسوبات بروج و کواکب ـ دوم در احکام قرانات و اتصالات دیگر ـ سوم در احکام طالع تحویل سال عالم ـ چهارم در احکام طالع موالید ـ پنجم در اعمال تسیرات ـ (ص ۵، س ۳-۷) ـ این کتاب در سال ۱۹۰۳ میلادی در لکهنئو بطبع رسید و ذکر آن در فهرست کتب ایلیس (Ellis) هست ـ

رش : مجلس ۱ : ۳؛ نشریه ۱ : ۵۱؛ نشریه ۲ : ۶۲؛ نشریه ۳ : ۱۴۹؛ مشهد ج ۳ فصل ۱۷ شماره ۳ ـ پیشاور ۱۹۵۸ ـ

آغاز : حمد و ثنا آفریدگاری را که افلاک و دوایر و نجوم و سوایر بیافرید ـ شکر و سپاس واجب الوجودی را که عناصر ارکان در وجود آورد . . .

انجام : در شرح تطویل کرد و آنچه دور تر بود ترک آن[1] واجب دید و اگرچه خود را در صدد مصنفان نداشت، ولی[2] نشان ساخت و از حق تعالی توفیق خواست باتمام او ـ والله ولی التوفیق ـ

۱- در اصل : اون ـ   ۲- در اصل : و ۔

۲۳۷
۳۲۴

کتاب رمل (منظوم)

بخط نستعلیق بتاریخ ۸۷۹ هجری/۱۴۷۴ع - ۱۸ ورق، $6\frac{1}{4} \times 5\frac{1}{2}$ انچ، ۱۳ بیت - ناقص الاول -

مؤلف این رسالهٔ منظوم 'در علم رمل' **معین** [الدین] است که اسم او سه جا در رساله آمده، بیت

زبان **معین** ثنا خوان کن   مرغ جان ورا سخن دان کن (ص ۱، س ۴)

مصراع : گفت باتو چنانک دید **معین** (ورق ۱۶الف، س ۱۲)

مصراع : با توگوید **معین** چنانک شنید (۱۲الف، س ۷)

او این رساله را بسال ۷۰۶هجری / ۱۳۰۶ع تألیف نموده چنانکه گفته :

بود از هجرت رسول امین
هفتصد و شش نه کم نه بیش ازین (ص ۲، س ۶)

مشخصات مؤلف درست معلوم نشد- شاید **معین الدین** شیرازی متوفی ۷۸۹هجری/ ۱۳۸۷ع و یا **معین الدین** یزدی که اوهم در سال ۷۸۹هجری / ۱۳۸۷ع فوت کرده، مؤلف این رساله باشد -

معین الدین این رساله را در ۱۶ باب تقسیم نموده بشرح زیر :

باب اول درصورت لحیان[1] و منسوبات او دوم درصورت قبض الداخل و منسوبات او

سوم	" "	قبض الخارج	" "	چهارم	" "	جماعت	" "	
پنجم	" "	کوسج	" "	ششم	" "	عقله	" "	
هفتم	" "	انکیس	" "	هشتم	" "	حمره	" "	
نهم	" "	بیاض	" "	دهم	" "	نصرة الخارج	" "	

۱- دراصل : و

یازدهم " " نصرة الداخل " " دوازدهم " " عتبه خارج " "
سیزدهم " " نقی الخدو " " چهاردهم " " عتبهٔ داخل " "
پانزدهم " " اجتماع " " شانزدهم " " طریق " "

بعد ازان عنوانات 'فی طریق الضمایر' دارد - نسخه‌ای ازین رساله در فهارس معروف دیده نشد -

آغاز : . . .(به) کس [نه] ماند او[1] نه با او کس — هرچه هست اوست در دو عالم و بس
. . .ثانیش را نهایت نیست — عقل را بیش ازین بدایت نیست
رهبر و دین‌پناه ما او باد — عذر خواه گناه ما او باد

انجام : هر کرا عقل بانظام بود — این قدر مرد را تمام بود
دارم از دوستان کنون امید — که بماناد نامشان جاوید
که روانم بخیر یاد کنند — بدعائی مرا چو یاد کنند

بعد ازین پنج بیت بران افزوده شد که اول و آخر آن درج ذیل است :

نوشتم این کتاب پر معانی — کنون باید که آنرا نیک خوانی
بشادی بگذرانی عمر خود را — نمایی سالها تو کامرانی[2]

۲۳۸ / ۳۲۸ رساله در علم فراست*

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری - ۱۶ ورق، ۸½ × ۶½ انچ، ۱۷ سطر -

مؤلف این رساله که در فن شناختن کسان از روی ملاحظهٔ سر و موی و رنگ و چهره وغیره است، امیر **سید علی همدانی** (ص ۱، س ۵) متولد ۷۱۳هـ/۱۳۱۳ء یا ۷۱۴هـ/۱۳۱۴ء و متوفی ۷۸۶هجری / ۱۳۸۳ء است - ایتهے در فهرست کتابخانهٔ باڈلین این رساله را از مصنف گمنام نوشته -

---

۱- در اصل : و -
۲- این مصراع شاید اینطور باشد : بمانی سالها باکامرانی -
* ص ۱، س ۲ -

رش : باڈلین ۱۸۸۱، ۱۲۴۱ (۲۸)؛ مجلس ۱۳ : ۱۵۹؛

آغاز : الحمد لله رب العالمین والصلوة علی . . . محمد و آله اجمعین اما بعد بدان . . . که این رساله ایست . . . در بیان علم فراست از مشاهدهٔ هیئت جمال ظاهری انسان که دلالت کند بر افعال حمیده و بخصال ذمیمه . . .

انجام : . . . باید که حمل بر اخلاق حمیده نماید که یک حمیده دفع چندین بدی نماید کما قال الله تعالی . . . . والله قادر علی . . . . من اتبع الهدیٰ ـ

۲۳۹ / ۳۲۵ خلاصة البحرین

بخط نستعلیق در حدود ۸۷۹ هجری/۱۴۷۴ع - ۲۳ ورق، $6\frac{1}{4}\times5\frac{1}{2}$ انچ، ۱۸ سطر ـ ناقص الاول والاوسط والاخر ـ

اسم مؤلف این رساله که در علم رمل و نجوم است، معلوم نشد ـ رساله مشتمل بر مقدمه و دو باب است بشرح زیر :

باب اول در بیان علم رمل در ۱۶ فصل و دوم در بیان علم اعدادِ وفق ـ درین نسخه دو فصلِ آخرِ باب اول و باب دوم تمام ندارد ـ

تاریخ تصنیف این رساله ۸۱۲ ھ / ۱۴۰۹ع است چنانکه گفته :

''الّفهٔ بتاریخ سنه اثنی عشر و ثمانمایه فی هجرة النبویه '' (ص ۱، س ۱۵) ـ کاغذ و خط و مرکب این نسخه با نسخهٔ شماره ۲۳۷ که مکتوبهٔ ۸۷۹ هجریست یکی است ـ

آغاز : . . . و خواص اشیاء واقف شده اند و بمرتبت‌ها و منزلت‌های قوی رسیده اند و اگر پرسند که رمل و اعداد وفق با همدیگر در یک نسخه نوشتن چه مناسبت دارد ـ چون هر یک را علی حدہ گفته اند و دُرهای نفیس سفته، جواب آنست که . . . .

انجام : ۹ بر فعل، ۱۰ بر طعم، ۱۱ بر تمام شدن برو، ۱۲ بر مکان که آنجا ساکن شده[1] . . .

۱- بعد ازین ۶ صفحه جدول هاست ـ

۲۴۰
___
۳۲۳

شجره و ثمره

بخط نستعلیق در حدود ۸۷۹ هجری/۱۴۷۴ع - ۱۳۷ ورق، ۵ ۱/۴ × ۵ ۱/۲ انچ،
۱۴ سطر - ناقص الاول والاوسط والاخر -

در علم رمل و نجوم وغیره این کتاب شاید از [علی بن خلیل] **الطرابلسی** متوفی ۸۴۴ھ / ۱۴۴۰ع باشد - در اول این نسخه ۹ صفحه از رسالهٔ دیگر ثمره و شجره مجلد است که در همان خط و کاغذ و مرکب است و تاریخ کتابت آن نیز ۸۷۹ هجری / ۱۴۷۴ع است - مؤلف اول شجره و بعد ثمرهٔ آنرا بیان میکند - در آخر این نسخه منظومه‌ای از **کمال سیف** بعنوان ''فال تخریجات امیر المؤمنین'' نیز درج است که بیت اول و آخر آن بقرار زیر است :

فال تخریجات را خواهی که دانی نیک و بد بر زمین خطها سه صف باید کشیدن . . .
هشت آفتد بر ذنب کارت بصبر آید بکام از **کمال سیف** باد این نظم یارب والسلام
(۱۳۶ الف)

آغاز : بسم الله الرحمن الرحیم . . . روایت کنند از حکمای اوایل که این علم نقطهٔ آن علم است که به **دانیال** پیغمبر علیه‌السلام رسیده است و ایشان این علم بر مردم پوشیده اند تا بدست هر جاهل نیفتد که این اسرار حق است -

انجام : اگر نیت از خبایا بود دلیل کند که خبی معدنی بود و در عمل آورده باشند و آتش دیده . . . اگر دو چیز باشد، یکی در دیگر حیوانی باشد . . . . و اگر سه چیز باشد یک دیگر از جنس زمین باشد آتش دیده که سیاهی در وی غالب باشد -

۲۴۱
۳۳۷

رساله جفر رومی

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری - ۱۱ صفحه، ۱۱×۶ انچ، ۲۷ سطر -

مؤلف این رساله که در علم جفر و خواص و تأثیر اسماء و حروفست، **علی جفری** رومی (ص ۲، س ۱۰) است که اسم کامل او سید علی حکیم رومی جفری صوفی است - او این رساله را بفرمایش سلطان **مؤید دین** بن حجازی سلطان الغ (؟) بیگ (ص ۲، س ۹) تألیف نموده - ازین بیان درست معلوم نمیشود که آیا مؤلف بفرمایش **مؤید دین** برجی (حکومت ۸۶۵-۸۶۵ھ / ۱۴۶۰-۱۴۶۰ء) این رساله را تألیف کرد و یا اینکه بخواهش **الغ بیگ** تیموری (حکومت ۸۵۰-۸۵۳ھ / ۱۴۴۶-۱۴۴۹ء) بتألیف آن پرداخته - بگمان غالب در زمان **مؤید دین** تیموری میزیسته -

در آخر این رساله ½ صفحه از نقوش و اعمال و اوراد مختلف نیز درج است - نسخه‌ای از این رساله در نشریهٔ[۲] کتابخانه مرکزی دانشگاه تهران ذکر شده و دومی در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب لاهور (ذخیره شیرانی شماره ۳۴۷) نیز موجود است -

رش : نشریه ۲ : ۸، ۱۰۰

آغاز : الحمدلله رب العالمین والعاقبة للمتقین . . . بدانکه اسعدک الله تعالیٰ فی الدارین که پیشوایان شفیق و مقتدیان طریق چنین گفته اند که حق سبحانه و تعالی طینت آدم علیه السلام به تخمیر حکمت اربعین . . .

انجام : و عزیمت بیست و هشت حروف اینست (الهم انی اسالک بحق اسمائک . . . و الحمد لله رب العالمین -

۲۴۲

۳۲۱

خلاصة التنجيم و برهان التقويم

بخط نستعلیق بتاریخ ۸۹۷ھ/۱۴۹۲ع - ۳۶ ورق، $5\frac{1}{2}\times4$ انچ، ۹ سطر۔

مؤلف این رساله **غیاث‌الدین علی** بن کمال الدین حسین بن علی امیران الحسینی الاصفهانی (ص ۲، س ۶) است۔ تاریخ تألیف این رساله که در ۲۲ باب است و در شهر بدخشان باتمام رسید، ۸۶۹ھ / ۱۴۶۴ع (ص ۲، س ۳) است۔ او درین رساله اول بروج وغیره را بیان نموده و بعد اطلاعات خود را دربارۀ بعضی از کارهای زندگانی که کدام کار باید در کدام ساعت انجام داد و نیزاینکه اگر کاری در وقتی انجام پذیرد، خیر است یا نه، ضبط کرده۔ او مصنف ''دانشنامۀ جهان'' نیز هست (رش: ریو ص ۴۳۹، باڈلین ۱۴۵۶) که در ۸۷۱ھ/۱۴۶۶ع در همان شهر تألیف یافت۔

تاکنون زمان مؤلف درست معلوم نبود ولی ازین نسخه که یکی از نوادر است زمان او معین میشود و ازین لحاظ بسیار مهم است۔

رش : ستوری ۲ : ۷۵: مرکزی $\frac{۱۴۰۲}{۳}$، $\frac{۱۹۹۷}{۴۶}$

آغاز : مقدس ذاتی که حرکات سماوات و سیارات روشن تر دلیلی بر قدیمیت افعال اوست و امتزاجات کیفیات عناصر که امهات مرکبات واقعند قاطع تر برهانی بر ازلیت و ابدیت آثار اوست۔

انجام : ناف سفر بود، پشت بیماری بود، ذکر زحمت بود، مقعد حضر[1] بود، براز[2] ظفر بود، پای عزت بود، کف پای دلیل بود بریافتن خبر۔

۱- دراصل: سفر -

۲- دراصل: راز -

۲۲۳
۳۲۹

سعادت نامه یا رساله در علم قیافه

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری - ۱۳ ورق، ۸½×۶½ انچ، ۱۷ سطر -

بگمان غالب مؤلف این رساله که در اصل باب هفتم از ''تحفة الهند'' است ، **میرزا محمد** ابن فخرالدین محمد معاصر **عالمگیر** است - او این رساله را بفرمایش **کوکلتاش خان** که در ۱۰۸۶ھ / ۱۶۷۵ع این لقب را یافت بنام محمد معزالدین **جهاندار شاه** (پسر عالمگیر) تألیف نموده -

رساله در علم نجوم و قیافه شناسی است یعنی از مشاهدهٔ قیافه طالع و احوال زندگی او را بیان کردن و مشتمل است بر دو فصل - فصل اول در باب رجال و دوم در باب نسا' -

رش : ریو ص ۶۲؛ ایتھے ۲۰۱۱؛ باڈلین ۱۷۶۳ -

آغاز : بدانکه این رساله ایست در علم قیافه که بزبان هندی آن را سام الدرک گویند و نام این رساله ''سعادت نامه'' نهاده شد - مرد را دست راست و عورت را دست چپ ملاحظه باید کرد و علامات سعادت و نحوست دران معلوم باید نمود -

انجام : اگر بتارک سر یکی یکی یا دو دو دایرهٔ وی جانب راست گشته باشد آن بعد از ده روز بیوه گردد - اگر در دست. . . دایره. . . جانب راست بود سعد باشد - اگر در وقت جواب آب از دهان بیرون آید و با چشمها یار باشد آن عورت بدکاره بود والله اعلم بالصواب -

۲۴۴
۷۹

رساله اخوان الصفا

بخط نستعلیق سعدالله در حدود سال ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ع، در لاهور- ۱۴ صفحه، ۱۸×۱۱ انچ، ۱۵ سطر-

رسالۀ مزبور در علم نجوم، رمل، تهذیب نفس، علم موسیقی و حدود مفرده است که شامل مطالب اشاراتِ **بوعلی سینا**، نکات[1] الحکمتِ خواجه **حسن** اصفهانی و کتاب **عبدالله** جبرئیل بن تجشوع میباشد- ذکر این رساله در فهارس کتابخانه‌های معروف پیدا نشد-

آغاز : رسالۀ مدخلی مختصر در نجوم- چون مدخلی را اعداد و هندسه باز نمودیم و گفتیم مشترک اند میان معقولات و محسوسات- همچنین مانند مدخلی در علم نجوم باز نمودیم، بدانکه علم نجوم سه نوع است- یکی را علم کلی خوانند... دوم حل زیجهاست...سوم علم احکام است و ما درین رساله ازین هرسه نوع مانند مدخلی باز گوئیم...

انجام : تمیز، جدا کردن باشد میان چیزهائی در یک معنی مشترک- حرام، احتراز بود برچیزی ....حقد، خشمی بود که زایل نشود، چون حقد سگ و گربه و مار و کژدم ....سعادت، یافتن مراد نفس باشد از آنچه طلب او میکند، والسلام-

۲۴۵
۱۳

رساله توکل نامۀ [هفته]

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری- دو صفحه، $7 \times 4\frac{1}{4}$ انچ، ۱۵ سطر- ناقص الاخر-

از مصنف گمنام این رساله در آخر محبت نامه (شماره ۱۲) مجلد است- درین رساله که در علم رمل و نجوم است بیان شده که چه روزی برای چه نوع کسانی سعد و نحس است-

---

۱- دراصل : نکاة

نسخه‌ای ازین قبیل رساله در فهرست کتابخانهٔ دانشگاه مدراس نیز مذکور است که شاید همین باشد۔

رش : مدارس ۱ : ۲۵۵

آغاز : در بیان فواید توکل نامه ۔ روزی مهتر جبرئیل علیه‌السلام از حضرت رب العالمین بنزدیک سید المرسلین بیامد و گفت یا رسول الله خدا بتو سلام میگوید و بعد از سلام تحفهٔ درود میفرستد و میگوید بر محمد بگو که این توکل نامه برای تو و امتیان تو فرستاده ام ۔

انجام : اگر دعا کند مستجاب نشود والله اعلم ۔ روز جمعه بین نیم پاس احراق . . . .

۲۴۶ / ۱۰ رساله حدیث روز

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری ۔ ۳ ورق، ۷ × ۳ ۱/۳ انچ، ۱۲ سطر ۔ ناقص الاخر۔

اسم مؤلف این رساله که در علم رمل و نجوم است معلوم نشد ۔ مؤلف رساله برای تمام روزهای ماه احادیث نبوی را بزبان فارسی بیان نموده که کدام روز سعد است و کدام نحس ۔ درین نسخه تا روز بیست و چهارم ماه فال‌های روز درج است و بقیه ناقص است ۔

آغاز : بسم الله الرحمن الرحیم : از اخبار محمد مصطفیٰ صلی الله علیه وسلم و علی آله و اصحابه اجمعین، اول روز از ماه نیک است و . . . خدایتعالی مر آدم پیامبر علیه السلام را بیافرید . . . .

انجام : اگر فرزند زاده شود . . . و الّا نه، زندگانی نخست دشوار بود و اگر بیمار شود به . . .

۲۴۷
———
۳۱۰

رساله در عمل ربع مجیب آفاقی*

بخط نستعلیق شکسته‌آمیز قرن دوازدهم هجری - ۸۶ ورق، ۷½ × ۴½ انچ، ۱۴ سطر - ناقص الاخر -

در علم تنجیم و هیئت این نسخه از مؤلفی است که اسمش معلوم نیست - در باب فضا و فلکیات این رساله مشتمل بر ۷۰ فصل است -

در اول این نسخه "رساله ربع مقنطر" بزبان عربی نیز مجلد است -

در فهرست مشهد (ج ۳، فصل ۱۷، شماره ۱۰۱۰۰) نسخه‌ای ازین قبیل به**قاضی زاده** رومی متوفی ۹۳۱ه‍/۱۵۲۵ع منسوب است - نیز رجوع شود فهرست ریو ص ۸۲۷ب و فهرست کتابخانهٔ دانشگاه کیمبرج ص ۱۰۸ که ازین قبیل نسخه‌ها را درانجا درج نموده اند -

رش : ستوری ۲: ۱۱۰۸۰؛ پیشاور ۱۷۲۳/۴؛ مرکزی ۳۳۷۱/۱۰؛ ایوانو (کرزن) ۵۷۸ -

آغاز : در معرفت عمل ربع مجیب آفاقی که آنرا دستور خوانند و این آلتی است از آلت‌های رصدیه خفیف الحجم کثیر الفواید که اکثر اعمال نجومی و امور حسابی بطریق تناسب ازین آلت روشن و مبرهن میگردد -

انجام : اگر سیاهی بلند دلیل کند در گریختن اسپ از لشکر یا باد و رمه از دزدان، اگر سیاه قامی صورت شانه . . . .

---

* ص ۲، س ۱ -

۲۲۸
۳۱۵

رساله رمل و نجوم

بخط نستعلیق اوایل قرن دوازدهم هجری - ۹۳ ورق، ۷½ × ۵ انچ، ۱۷ سطر -
ناقص الاول و الاخر -

از مصنف گمنام این رساله بصورت سؤال و جواب تألیف شده - بعضی سؤالاتِ متوقع را نیز با اشکال رملی آنها جواب داده شده - اغلب خواهشات انسانی را بیان نموده و جواب آنها را گفته -

آغاز : . . . رمال کند که در دستش بماند، یا نه و غایب بیاید یا نه - در خانهٔ دوم تعلق داشته باشد و نقطهٔ مطلوب در دوم مفقود شود، آن چیز در دست او باشد . . .

انجام : و نیز مطلوب خود را که خاک طریق است و خاک دشت[1] است در خانهٔ باد [باید؟] دید، گفتم باعتبار آنکه باد در خانهٔ خاک [است] سودا غالب کند -

۲۲۹
۳۴۲

رساله جفر مرتضوی*

بخط نستعلیق عزیز بخش بتاریخ ۵ ماه رمضان ۱۲۵۱ه/۲۵ دسامبر ۱۸۳۵ع - ۱۱ صفحه، ۱۱ × ۶ انچ، ۲۷ سطر -
اسم مؤلف این رساله که در علم جفر و تکسیر و خواص حروف و اسماست، معلوم نشد - رساله مشتمل بر سه مقدمه و سه باب است -

نسخه‌ای ازین رساله در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب، لاهور (ذخیرهٔ شیرانی شماره ۲۰۶۶) نیز موجود است -

---

۱- دراصل : هشت -
* (ص۱، س۱) -

آغاز : بسم الله الرحمن الرحيم ـ این مقدمه ایست در بیان دانستن جفر مرتضوی . . . . و [اساس] آنرا بر سه مقدمه و سه باب و چند فصل نهاده. . باب اول در دانستن وضع جفر ـ بدانکه جفر در لغت پوستِ بزغاله است و در اصطلاح علمای اهل جفر دانستن و استخراج امور و احوال عالم و آدم است. . .

انجام : اگر بعد از حرف اول الف باشد ثالث مکسور کنند و رابع نیز مکسور دارند با تنوین مثل ماجد'' و اگر حرف ثانی و اخرىٰ باشد حرف مضموم دارند و ثالث مکسور و رابع نیز مکسور مع تنوین، والسلام ـ

۲۵۰

۳۴۱

رساله در علم حروف

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری ـ ۱۱ صفحه ، ۱۱×۶ انچ ، ۲۷ سطر ـ

اسم مؤلف این رساله که در علم حروف و تکسیر و مداخل است، معلوم نشد ـ

مؤلف رسالهٔ خود را به ابواب و فصول وغیره قسمت ننموده ـ

آغاز : الحمد لله رب العالمین . . . . اما بعد این سفر آدم است علیه السلام و این سرّ بزرگ است و سرّ ربانی است در عالم جسمانی، اسراری که خدایتعالی بآدم آموخت ـ شریف ترین علمی علم حروف است و تحقیق کردن اسرار آن و متواصل شدن بنور اعظم که سرّ حکمت است ـ

انجام : همچنان اعوانش. . . . کنیتش ابو محرور. . . . هلمعیص. . . سماع. . . ما همه این باز نمودیم ـ تمت الرساله ـ

۲۵۱ / ۳۳۸

رساله خافیه مسمی به جفر الجامع*

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۱۸ ورق، ۱۱×۶ انچ، ۲۷ سطر -

تألیف این رساله که در علم جفر و تکسیرِ حروف و خواصِ اسماء و معرفت کلام وغیره است به امام **جعفر صادق** رضی‌الله عنه (ص ۱، س ۲) منسوب است - چنانکه از عنوان بر میآید اسم دیگر این رساله 'جفر الجامع' نیز هست -

رش : ایتھے ۲۲۷۳؛ ادبیات ص ۲۱۵؛ سپه‌سالار ج ۱ ص ۵۷۱؛ مرکزی ۳۲۷۵ / ۶

آغاز : بسم الله الرحمن الرحیم - هذا الکتاب الخافیه المسمی بالجفر الجامع و این کتاب محقق و منسوب است بحضرت امام جعفر صادق ع ... و بوی از امیرالمومنین **علی** کرم الله وجه رسید ... و بعضی میگویند از خزانهٔ علم سلیمان پیغمبر ... بیرون آوردند ...

انجام : شغلی که خواهد کردن بتأمل و آهستگی و فکر در این صواب بدین نوع باشد تا آن شغل و عمل بر وفق مراد حاصل گردد - بامرالله تعالی والله اعلم -

۲۵۲ / ۳۳۹

رساله در علم حروف

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۱۳ صفحه، ۱۱×۶ انچ، ۲۷ سطر -

اسم مؤلف این رساله که در علم تکسیرِ حروف و اسماء و تأثیر آنست، معلوم نشد - در علم رمل و نجوم این رساله مشتمل بر چهار فصل است -

آغاز : بسم الله الرحمن الرحیم و به العون و منه الصون ... اما بعد بدانکه این علم حروف علمیست شریف و جوهریست لطیف و یقین است که علم انبیاء و اولیاست ... بزرگان این علم را پوشیده داشته اند ...

* (ص ۱، س ۱) -

انجام : و اگر اسم طالب را با رحیم تکسیر کنی چنانچه اسم رحیم درمیان هر دو اسم نهی،
آنگاه عدد تمام این تکسیر را بگیری و در مربع و یا در مخمسی ثبت کنی نیکو بود
تمت بالخیر

الهی عاقبت محمود[1] گردان
بلای بود را نابود گردان

۲۵۳ / ۳۴۰ رساله مداخل*

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - $\frac{1}{2}$۱۶ صفحه، ۱۱×۶ انچ ، ۲۷ سطر -

اسم مؤلف این رساله که در علم جفر و تکسیر و خواصِ حروف و علم مداخل است، معلوم نشد - این رساله که مشتمل بر چهار فصل است، در اصل صورت ترمیم شدهٔ رسالهٔ قبل (شماره ۳۳۹) است چنانکه کلمات اول هر فصل در هر دو رساله یکی است البته از لحاظ ترتیب و تشریح مطالب این رساله بهتر از آن است -

بنا بگفتهٔ خود مؤلف او این رساله را بنام سلطان **ابو نصر** صاحبقران (ص ۱، س ۶-۱۰) تألیف نموده -

آغاز : الحمد لله رب العالمین . . . . اما بعد میگوید بدانکه علم حروف علمی است شریف
و نفیس که اولیاء و انبیاء و بزرگان، این علم را پوشیده داشته اند و دقایق این علم
بسیارست و نتائج بی شمار . . . .

انجام : و اگر اسم طالب و مطلوب را با رحیم تکسیر کنی چنانچه رحیم را درمیان هر دو
اسم بنهی و ازین، اعداد تمام این تکسیر بگیری و در مربعی یا مخمسی ثبت کنی
نیکو تر باشد، والله اعلم -

۱- در اصل : را خیر -
* (ص ۲، س ۲) -

۲۵۴ / ۳۳۶ رساله در علم تکسیر

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ½۳ صفحه، ۱۱ × ٦ انچ ، ۲۷ سطر -

اسم مؤلف این رساله که مشتملبر ۷ فصل در کیفیت اسمای الله تعالیٰ است برما مجهول ماند - بیان شده که مثلاً اگر 'کریم' را که اسم الله تعالیٰ است 'مکری' یا 'رمیک' وغیره کنند و ورد کنند چه تأثیر خواهد داشت، و چه کارها ازان بر می آید -

آغاز : بدانکه این چند فصول است مشتمل بر کیفیت اسمای الله تعالیٰ و قواعد علم تکسیر که منبی از علم جفراست و عدد و وفق آن . . . . در سرعت اجابت بدانکه از سایر در سرعت اجابت آنست که . . .

انجام : و بتاریخ اول و بتاریخ سوم[1] همچنان تا پانزدهم روز، چون روز شانزدهم آید آن تاریخ اول گیرند و تهته (؟) را دران روز تاریخ سوم[2] نهد بحساب تاریخ اول طلوع قمر مذکور-

۲۵۵ / ۳۳۵ رساله خواص حروف

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۵ ورق ، ۱۱ × ٦ انچ ، ۲۷ سطر-

اسم مؤلف یا مترجم این رساله که دران خواص و تأثیر همهٔ حروف تهجی از الف گرفته تا یاء بیان شده، معلوم نشد - مؤلف بیان نموده که اگر حرف خاصی را بتعداد معین ورد کنیم و بخوانیم فلان کار بر میآید-

---

۱ ، ۲ - در اصل : سیوم -

آغاز : بدانکه این کتاب را **قالینو** دروس گوید در خواص حروف که **اسکندر** رومی از حکماء عصر طلب کرد و بجهت او انشاء کردند و حکیم **ارسطاطالیس** پسندیده است و درین خواص و معانی بسیار است. . . .

انجام : ی اگر خواهد که زبان کس بند کند شصت باربگوید زبانش بند شود. . . . . بعضی گفته که این حروف را از عرش بر گرفته اند و حکماء بر آنند که این حرفها از گردش افلاک پیدا شده اند ـ تمت

۲۵۶ / ۳۳۴ رساله انواع البسط فی علم الجفر

بخط نستعلیق عزیز بخش در اواسط قرن سیزدهم هجری ـ ۹ ورق ، ۱۱ × ۶ انچ ، ۲۷ سطر ـ

اسم مؤلف این رساله که مشتمل بر دو مقدمه و چهار فصل و خاتمه، بشرح زیر است، معلوم نشد ـ مقدمهٔ اول در معنی جفر و تعریف آنست و دوم در بیان اصطلاحات علم جفر است ـ فصل اول در عمل بسط غریزی دوم در عمل بسط ترفع، سوم در اعمال بسط تجمیع و تضارب و چهارم در عمل بسط تمازج است ـ خاتمه در باب استخراج احوال آینده و استکشاف امور ماضیه است ـ در اول رساله کسی مبادیات این علم را بیان نموده و در حواشی بعضی مطالب را شرح داده ـ

کاتبِ این نسخه رساله 'جفر مرتضوی' را نیز در ۱۲۵۱ھ/ ۱۸۳۵ء کتابت نموده ـ رش : شماره ۲۴۹ ـ

آغاز : بسم الله الرحمن الرحیم ـ جعلت هذالرساله مشتمله علی مقدمتین و فصول و خاتمه ـ مقدمهٔ اولی در تحقیق معنی جفر و تعریف آن ـ مقدمهٔ ثانیه در بیان اصطلاحات که دانستن آن درین رساله از جمله ضروریاتست ـ

انجام : و هر کس که این انواع مذکوره را نیکو ضبط کند به تحقیق کامل شود و اطلاع یابد بر احوال جفر بهمه وجوه و انواع و الحمد لله علی ما انعم من اللطایف والعلوم و خفیات المرموزات فی فواتح سور الکلام من المتشابهات. . . و هو الهادی و علیه الاعتمادی، تمت. . . .

۲۵۷ / ۳۱۴ رساله در معرفت سمت قبله

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۷ ورق ، $\frac{1}{2}$۷ × ۴ انچ ، ۱۰ سطر -

مؤلف این رسالهٔ علم هندسه و حساب، **لطف‌الله** مهندس بن استاد **احمد** معمار لاهوری است که تا ۱۰۹۲ هجری / ۱۶۸۱ء بقید حیات بوده - تاریخ تألیف این رساله ۱۰۵۸ هجری / ۱۶۴۸ء است، چنانکه در آخر رساله گفته :

بسال یکهزار و پنجه و هشت　　　بچل بیت این لآلی منتظم گشت

(ورق ۷ الف، س آخر)

اسم این رساله و مؤلف آن در بیت زیر آمده :

تو سمت قبله را ای صاحب هوش　　　ز **لطف‌الله** احمد گوش کن گوش

(ورق ۵ الف، س ۷)

رساله در دو باب است و در آخر آن دو جدول هندسه است که توضیحات آنها را مؤلف بفرمایش حکیم **عبدالرحیم** بقالب شعر درآورده و این منظومه در آخر نسخه موجود است -

بنا به یادداشتی از مرحوم دکتر مولوی **محمد شفیع**، نسخه‌ای ازین رساله در کتابخانهٔ پرفسور **فضل‌الدین** قریشی نیز هست که صفحهٔ اول این نسخه را مولانا ازان نسخه نقل نموده اند - دکتر مولوی **محمد شفیع** این رساله را در مجلهٔ اوریئنٹل کالج میگزین (مئی ۱۹۰۹ء) چاپ و منتشر ساخته است -

رش : میگزین مئی ۱۹۰۹ء

آغاز : الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسوله محمد و علی آله و اصحابه اجمعین، بدان اسعدک الله تعالی فی الدارین که [این] رساله ایست مختصر در معرفت سمت قبله مشتمل بر دو باب ـ

انجام : بسال یکهزار و پنجه و هشت بچل بیت این لآلی منتظم گشت

۲۵۸ رساله لطف الله ۳۱۳

بخط نستعلیق محمد نعیم در قرن سیزدهم هجری ـ ۸ ورق، $7\frac{1}{2}\times 4$ انچ ، ۱۰ سطر ـ

مؤلف این رساله که در علم هندسه و اصول نقشه کشی به‌حساب اقلیدس است، **لطف‌الله** مهندس بن استاد **احمد** معمار لاهوری[1] (ص ۱، س ۱) است که تا سال ۱۰۹۲ھ/۱۶۸۱ء بقید حیات بوده ـ او این رساله را درجواب بعضی سؤالات برادر بزرگ خود **عطاالله**، تألیف نموده ـ او ''خلاصة الحساب'' از **بهاءالدین محمد عاملی** را، در سال ۱۰۹۲ھ/۱۶۸۱ء، ازعربی بفارسی ترجمه نموده (ریو ص ۱۵۰ ھ ۱) و مؤلف و مصنف چندین کتاب دیگر نیز هست ـ

نسخه‌ای ازین رساله که با دو مقدمه و جدول ها در دو فصل تألیف شده است، در فهارس معروف دیده نشد ـ این رساله در مجلهٔ 'اوریئنٹل کالج میگزین' شماره مئی ۱۹۵۹ء بتصحیح دکتر مولوی **محمد شفیع** چاپ و منتشر شده ـ

رش : میگزین مئی ۱۹۵۹ء ـ

آغاز : اما بعد این رساله مرقوم خامهٔ **لطف‌الله** ابن استاد **احمد** معمار لاهوری میگردد، در جواب سؤال افادت و افاضت پناه، فتوت و اخوت دستگاه، استادنا و اعتضادنا، اولٰینا و مولٰینا **عطاالله**....

انجام : پس حاشیهٔ هر چهار جانب متساوی العرض باشد و هوالمطلب....الاتمام و علی نبیه الصلوة والسلام ـ

۱- معمار روضهٔ تاج محل در آگره ـ

۲۵۹
۳۲۷

رساله پیمایش (در علم مسامت)

بخط نستعلیق ببولاس رائے در حدود سال ۱۲۲۴ھ / ۱۸۰۹ء - ۲۳ ورق ، ۸½ × ۴½ انچ ، ۱۰ سطر -

اسم مؤلف این رساله که در باب مواضع زراعت و پیمایش زمین‌ها و نمونهٔ حباله‌ها و اصطلاحات دیگر مربوط به املاک وغیره است، معلوم نشد - بگمان غالب این رساله در سال ۱۱۱۳ هجری / ۱۷۰۱ء تألیف شده چون عبارتی که در آخر رساله بطور نمونه نوشته است دارای این تاریخ است -

آغاز : در آئین پیمودن زراعت بدانکه هشت موی بال است - ترکی (؟) را یک جو و هشت جو را یک انگشت و چهار انگشت را یک مشت و دوازده مشت را یک ذرعه و سه ذرعه را یک عقد که بزبان عرف کنه گویند -

انجام : حدود عرض و طول صوبه - جانب مشرق اکبر آباد و جانب جنوب لاهور و جانب شمال . . . مسافت از شاهجهان آباد -

۲۶۰
۳۳۲

رساله فواید الافکار فی اعمال الفرجار*

بخط شکستهٔ قرن سیزدهم هجری - ۳۴ ورق ، ۱۱ × ۶ انچ ، ۱۹ سطر -

مؤلف این رساله که در علم هندسه و ریاضی است، **فریدالدین احمد** (ص ۱ ، س ۲) است - او این رساله را چندی بعد از ۱۲۱۲ هجری / ۱۷۹۷ء در کلکته تألیف نموده، چون بنا بنوشتهٔ خود درین سال در لکهنؤ بوده و کمی بعد به کلکته رفته و آنجا این رساله را ترتیب داده (ص ۳، س ۵) - رساله مشتمل بر مقدمه و هشت مقاله است بقرار زیر -

* (ص ۳ ، س ۱۱) -

اول، اعمال خط اجزای متساوی - دوم، اعمال خط اوتار - سوم، اعمال خط پول - چهارم، اعمال خطاقطار اظلال - پنجم، در بیان خط اول سطح دوم پرکارمتناسبه - ششم اعمال خط اظلال - هفتم اعمال خط تمام ظل - هشتم اعمال خطوط پرکار باشتراک یکدیگر - مطالب را با جدول و شکلهای هندسه‌یی توضیح داده -

بر سر ورق نسخه امضای یکی از دانشمندان بریلی بتاریخ ۱۲۵۷ هجری/۱۸۴۱ء نیز ثبت است -

آغاز : الحمد لله رب العالمین . . . اما بعد چنین گوید مؤلف این رساله **فریدالدین احمد** که چون فقیر را از ایام طفولیت شوق بود بعلم ریاضی و در حال تحصیل چیزی ازین علم حاصل نموده -

انجام : پس هرگاه سه مثل و یک سبع نصف قطر گرفته نصف قطر را دران مجموع سطح کنند مساحت دایره تخمیناً حاصل شود که نسبت قطر با محیط تخمیناً است -

نثر ادبی و قصص

261
―――
۳۳۳

ترجمهٔ رساله تهذیب الاخلاق*

بخط نستعلیق قرن ۱۸ میلادی - ۲۷ ورق ، ۱۱ × ٦ انچ ، ۲۳ سطر -

اسم مترجم این رساله که ترجمه‌ایست از رساله تهذیب الاخلاقِ **ابو علی مسکویه** متوفی ۴۲۱ھ/۱۰۳۰ع، معلوم نشد - گرچه 'اخلاق ناصری' نیز ترجمه از همین رساله است ولی این ترجمه خیلی مختلف از آنست - رساله مشتمل بر مقدمه و سه بحث است بشرح زیر :

مقدمه : دارای سه باب - اول در بیان شرف این علم - دوم در بیان آنکه کمال انسان در چیست - سوم در بیان خیر و سعادت -

بحث اول : در تهذیب الاخلاق مشتمل بر ۷ فصل

بحث دوم : در حکمت منزل مشتمل بر ۵ فصل

بحث سوم : در معرفت مدن مشتمل بر ۳ فصل

نسخه‌ای ازین رساله که یکی از نوادر است در نشریهٔ کتابخانهٔ مرکزی دانشگاه تهران شناسنده شده -

رش : نشریه ۱ : ۲۱٦ -

آغاز : اخلاق مهذبهٔ اهل کمال که لایق اتباع و انتخاب تواند بود، حمد حضرت مبدع قدیم است جل شانه و عزّ اسمه که قوت عاقلهٔ انسانی را بمصباح هدایت وانظار صحیحه . . . مقام داد -

---

* (ص۲ ، س۳) -

انجام : در هر کار که خود را مغرور داری دیگران را ملامت مکن - بر بیکاری و کاهلی راضی مباش که انواع شقاوت دوجهانی ازو تولد کند - پیوسته بر ملازمت سیرتِ عدل و الزامِ طریق حق موافقت کن تا نیک بختِ دوجهان باشی والله الموفق. . . والسلام

۲۶۲ / ۱۴ الفرج بعد الشدة*

بخط نستعلیق عبدالرشید بتاریخ دوازدهم شهر ذی‌قعده [۱۰۷۵ھ] (۱۶۶۵ع) بجهت کتابخانهٔ مرزا امینا جیو - ۳۵۴ ورق ، ۱۰ × ۶½ انچ ، ۱۷ سطر - در آغاز سرلوحهٔ زرّین -

مؤلف این کتاب حسین بن اسعد الحسین المؤیدی المعروف به **دهستانی** (ورق ۳ ب، س ۱۶) است که در زمان **طاهر بن زنگی** الفریومدی (ص۶، س۲-۷) میزیسته و کتاب را بین سالهای ۶۵۱ - ۶۶۳ھ/۱۲۵۳ع - ۱۲۶۴ع تألیف نموده - بنا به گفتهٔ خود مؤلف (ص ۶ س ۱۳-۱۵) او اسم این کتاب را از اثر عربی **ابوالحسن علی** بن محمد المداینی (متوفی ۲۲۵ھ - ۸۴۰ع) بنام ''الفرج بعد الشدة والضیقه'' گرفته که ترجمهٔ آن اثر در اول نسخه موجود است - قبل ازین قاضی **محسن** بن علی تنوخی (متوفی ۳۸۴ھ/۹۹۴ع) نیز کتاب مداینی را بهمین نام ترجمه کرده بود -

این کتاب حقیقةً تذکره‌ایست از کسانی که در مصائب و تشنج بسر می بردند ولی آخرِ کار خوشبختی بایشان رو نمود - مطالب را با حکایات و آیات و احادیث استناد داده -

در سال ۱۲۷۶ھ / ۱۸۵۹ع در بمبئی و چندین بار در شهرهای دیگر پاک و هند نیز بچاپ رسیده -

بر سر ورق مهر خان زمان **محمد امین** که برای او نسخه تهیه شده ثبت است که تاریخش ۱۰۷۵ھ/۱۶۶۵ع است - بعد ازان **میمنت خان** در سال ۱۱۲۰ھ/۱۷۰۸ع مهر خود بر سر ورق ثبت کرده - مهرهای ۱۱۲۱ھ/۱۷۰۹ع و ۱۱۳۰ھ/۱۷۱۸ع و ۱۲۹۶ھ/ ۱۸۷۹ع نیز روی نسخه هست -

---

* ۱۴، س ۱۵ و ص ۸، س ۱۵، ۱۶ -

رش : ریو ص ۵۲ ب؛ ادبیات ص ۳۶۵؛ ایتهے ۳۳ب - ۳۸ب؛ بانکی پور ۲۶ب؛ مقالهٔ علامه قزوینی در مجلهٔ یغما، مهر ماه ۱۳۳۳ هش، ص ۲۹۶ -

آغاز : حمد و ثنا قیومی را که عجز عقول ذُریات آدم از ادراک کنه ذات بیچون او چون آیات صنعش در ایجاد عالم ظاهر است و شکر و سپاس آن قدیمی را که . . . .

انجام : و آن بنده را فرمود تا قتل کردند - امراء القیس بعروسی و زفاف مشغول گشت - ابن بیره چون این حکایت بشنید گفت امشب بر حکایت ختم کنم و هیچ حکایت بعد ازین خوش نیامد و فرمود تا مرا صلهٔ گران و جایزهٔ سبز بدادند - تمام شد کتاب فرج بعد الشدت بقلم شکسته رقم فقیر حقیر **عبدالرشید** بتاریخ دوازدهم شهرذی قعده ختم الله بالخیر والامان - جهت کتابخانهٔ اقبال و اجلال پناه **مرزا امینا** جیو نوشته شد -

۲۶۳ / ۲۱ نسخهٔ دیگر

بخط نسخ ریز قرن یازدهم هجری - ۳۵۱ ورق ، $8\frac{1}{2} \times 6$ انچ ، ۲۱ سطر - ناقص الاول (ورق اول افتاده) -

از بعضی جهات این نسخهٔ با ارزش کامل تر از نسخهٔ اول بنظر میرسد - بر ورق ۳۱۵ب مهری از **محمد حسین** المهدی الصدیقی نیز ثبت است -

آغاز : منکر آن اصحابِ یقین بتیغ برّان حجت و برهان فرمود که . . .

انجام : بدان کریم که در خشک سال شدت قحط نشاند بر سر هر گل چه قهرمان فرج
که نیست در کتب منشیان علم و ادب باین شگفتی و شیرینی داستان فرج

۲۶۴

۵۷

الادب الوجیز للولد الصغیر

(ترجمۂ رسالہ عبداللہ ابن المقنع)

بخط شکستۂ ریز قرن یازدهم هجری - ۲۱ صفحه، ۹ × ۶ ½ انچ ، ۲۸ سطر - کرمخورده -

مترجم این رساله خواجه **نصیرالدین طوسی** (ص ۱ ، سر صفحه) متوفی ۶۷۲ھ/۱۲۷۳ء است - خواجه طوسی این رساله را بفرمایش **ناصرالدین عبدالرحیم**، محتشم قهستان ترجمه نموده (سر گذشت طوسی از **مدرس رضوی** ص۱۹۶) و بنا به یاد داشتی از مرحوم دکتر مولوی **محمد شفیع** (در نسخه) طوسی این رساله را در سال ۶۳۳ھ / ۱۲۳۵ء ترجمه کرده - این نسخه از نسخه‌ای منقول است که در سال ۶۸۷ھ / ۱۲۸۸ء ''سنه سبع و ثمانین و ستمایه" (ورق ۱ الف، س آخر) کتابت شده بود - این رساله در ''آداب و مواعظ و اخلاق و نصائح" (ص ۱، س ۱۰) - تألیف شده و بتصحیح **عبدالرحیم** خلخالی و **محمد تقی** دانش‌پژوه در تهران بچاپ رسیده -

رش : نشریه ۱ : ۲۱۶ : مرکزی ۲۳۶۴/۳۶ .

آغاز : بسم اللہ الرحمن الرحیم - افتتاح ایراد کلام و استجاح مراد و مرام بحمد و ذکر خداوندی سودمند آمد که ابتداء

انجام : و اگر این برادر بشرف ارتضا پیوندد و روزگار عادتِ شجاعت و سماعت ورزد[1] و از سر مضایقت و معاوقت برخیزد و توفیق رفیق باد - بعد ازین در ترجمۂ دیگر رسایل که در صدر این ترجمه ذکر رفته است، خوض پیوسته شود انشاءاللہ تعالی -

---

* (ص ۱، س ۱۵) -

۱- در اصل : برزد -

۲۶۵

اخلاق ناصری

۸۱

بخط نستعلیق سعدالله در حدود سال ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۵ء در لاهور - ۱۱ صفحه ، ۱۸ × ۱۱ انچ ، ۱۵ سطر - ناقص الاخر -

اثر معروف فلسفیانهٔ خواجه **نصیرالدین** طوسی (متولد ۵۹۷ھ/۱۲۰۰ء و متوفی ۶۷۲ھ/ ۱۲۷۳ء) است که مشتمل است بر مقدمه و سه مقاله بعنوان‌های ذیل :

مقالهٔ اول در تهذیب اخلاق، دوم در تدبیر منزل و سوم در سیاست مدن - در مقدمه که از قلم دانشمندِ دیگری است و مطالب آن از نگارشات طوسی مأخوذاست، گفته شده است که طوسی در ایام جلای وطنی خود کتابی بنام ''اخلاق بزرگی'' ترتیب داده بود (ص ۱، س ۱۲) ولی چندی بعد روزی در مجلس **ناصرالدین** ابی منصور حاکم کوهستان نشسته بود که ذکر ''کتاب الطهارة'' **ابو علی مسکویه** که در تهذیب اخلاق بوده، درمیان آمد - شاه درخواستِ ترجمهٔ آن بفارسی کرد وطوسی نه فقط آن را بفارسی برگردانید بلکه دو باب آخر (تدبیر منزل وسیاست مدن) را هم بر آن افزود - در باب 'تهذیب اخلاق' نیز هر کجا مناسب دید مطالب دیگر را اضافه نمود وکتاب را بنام **ناصرالدین** کرد و بجای 'اخلاق بزرگی' اخلاق ناصری نام نهاد - تألیفِ این اثر در سال ۶۳۳ھ/ ۱۲۳۵ء بپایان رسیده - نسخهٔ معاصر این اثرِ معروف (مکتوبه ۶۶۶ھ) درکتابخانهٔ دانشگاه پنجاب لاهور (ذخیرهٔ شیرانی) نیز محفوظ است -

رش : ایتهے ۲۱۵۵؛ ریو ص ۴۴۱، ۸۵۶ب؛ باڈلین ۱۴۳۵ - ۱۴۴۲؛ شیرانی ۲ : ۳۲۶

آغاز : حمد بیحد و مدح بیعد لایق حضرت عزت مالک الملکی باشد که همچنانکه در بدو فطرت اولی. . . که حقایق انواع را از مطالع ابداع بر می آورد و هیولای انسان را -

انجام : . . . که بکسی رسد مستشعر بود و همت بر ازالت آن مقصور دارد و اما صلت رحم [آن] که خویشان و پیوستگان را با خود در خیرات دنیاوی شرکت دهد -

* (ص ۱، س ۴۳) -

۲٦٦
۲۹۲

نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق ریز و استادانه بتاریخ ١٧ صفر ١٠٢٩ هجری/ژانویه ١٦٢٠ع - ٢٤١ - ٢٤٢ ورق ، ٧ × ٤ ١/٤ انچ ، ١٤ سطر -

این نسخه از روی نسخه‌ای نقل شده که میر **غیاث الدین منصور** شیرازی تصحیح نموده بود - در آخر این نسخه عبارتی بتاریخ ١١٨٠ هـ / ١٧٦٦ع نیز نوشته شده -

آغاز : حمد بی‌حد و مدح بی‌عد لایق حضرت مالک الملکی باشد . . .

انجام : و بعد ازین سخن قطع کنیم . خدای تعالی همگنان را توفیق اکتساب خیرات و اقتنای حسنات . . . و بر طلب مرضیات خود حریص گرداناد - انه لطیف مجیب و صلی الله علی محمد و آله اجمعین -

۲٦٧
۲۸۸

نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق عبدالرحمن ابن عبدالکریم عباسی برهانپوری ، بتاریخ ١٥ ذیقعد ١٠٨٤ هجری/١٦٧٣ع - ٢٦٣ ورق ، ٩ ١/٢ × ٦ ١/٤ انچ ، ١٣ سطر -

این نسخه با تصحیح و تنقیح و حواشی و شرح لغات و پیش گفتار **عبدالرحمن** ابن عبدالکریم عباسی برهانپوری مرتب گشته - او کار تصحیح و تحشیه را بسال ١٠٨٤ هـ / ١٦٧٣ع بپایان رسانیده و نسخهٔ تصحیح شده را بدست خود نقل نموده - درین پیش گفتار نوشته که او این نسخه را از نسخه‌ای نقل نموده که بدست خود **نصیرالدین** طوسی کتابت شده بود - بنا برین این نسخه از دو لحاظ اهمیت دارد - یکی اینکه از نسخهٔ مصنف نقل شده و دوم اینکه نسخهٔ منقح نیز بخط خود تنقیح کننده نوشته شده است -

آغاز : (پیش گفتار) اخلاق محامد حکیم حقیقی ازان مغلق تراست که عقلِ همه‌دان یاری لفظ و معنی از عهدهٔ ذکر آن بیرون تواند آمد -

آغاز کتاب :حمد بیحد و مدح بیعد لایق حضرت عزت مالک الملکی باشد . . .

انجام : خدایتعالی همگنانرا توفیق اکتساب خیرات و اقتنای حسنات کرامت کناد و بر طلب مرضیات خود حریص گرداناد - انه اللطیف المجیب -

انجامِ خاتمه که مصحح نگاشته : دقیقه‌ای از دقایق صحت لفظ و معنی و لطیفه‌ای از لطایف ضبط لغات و استعاراتِ صدق‌آیات و حواشی حقیقت سمات فرو نگذاشت - امید که چون بنظر عزیزان بگذرد و پیرایهٔ قبول یابد این خادم راجی **عبدالرحمن** ابن عبدالکریم عباسی برهانپوری را بدعاء خاتمه بخیر یاد کنند والله غفور الرحیم -

۲۶۸ قصه چهار درویش

۲۶۵

بخط نستعلیق پیر بخش بتاریخ ۱۲۴۹ هجری/۱۸۳۳ع - ۹۴ ورق ، ۸ × $\frac{۱}{۴}$ ۵ انچ ، ۱۰ سطر -

این قصهٔ معروف و دل‌انگیز به شاعر شهیر پاکستان و هند حضرت **امیر خسرو** دهلوی متوفی ۷۲۵ هجری / ۱۳۲۵ع منسوب است - **میر امّن** دهلوی همین قصه را بنام "باغ و بهار" باردو ترجمه نموده و شهرت جهانی را احراز نموده است -

رش : ریو ص ۷۶۲؛ ایتهے ۳۹-۲۷۴۷؛ باڈلین ۳۴۴ -

آغاز : راویان اخبار و ناقلان آثار [و طوطیان شیرین گفتار[1]] چنین روایت میکنند که در زمان قدیم پادشاهی بود در اقصای روم **آزاده‌بخت** نام داشت و رعیت و سپاه بیشمار

۱- از نسخهٔ ریو -

انجام : تا آنکه هریک را اجل در رسید و دنیای بی وفا را گذاشته از آن همه ملک و مال کفنی برداشتند و بس ـــه

گیرم که روزگار ترا میر ری کند آخر بزور نامهٔ عمر تو طی کند
گیرم که بگذری تو ز قارون بگنج و مال با او وفا نکرد و وفا با تو کی کند

۲٦۹ / ٧٠ بهارستان

بخط نستعلیق بین سالهای ۱۰۱۲ھ-۱۰۱۴ھ هجری/۱٦۰۳ع-۱٦۰۵ع ، در لاهور-
۱۹ صفحه ، ۱۸×۱۱ انچ ، ۱۵ سطر-

این کتاب یکی از آثار معروف عارف شهیر مولانا **عبدالرحمن جامی** (متوفی ۸۹۸ھ/ ۱۴۹۲ع) است که بتقلید گلستانِ **سعدی** در سال ۸۹۲ھ/۱۴۸۷ع تألیف نموده، چنانکه گفته :

تگ و پوی خامه درین طرفه نامه که جامی بدو کرد طبع آزمائی
بوقتی شد آخر که تاریخ هجرت شود نهصد ار هشت بر وی فزائی

کتاب را بنام **سلطان حسین** تیموری معنون ساخته چنانکه در ابیات زیر اشاره شده-

گلستان گرچه **سعدی** کرد زین پیش بنام **سعد** بن زنگی تمامش
بهارستان من نام از کسی یافت که شاید **سعد** بن زنگی غلامش
گذری کن برین بهارستان تا ببینی درو گلستانها
(ص ۱، س ۱٦)

کتاب را برای افادهٔ پسرش **ضیاءالدین یوسف** که او را گلستانِ **سعدی** تعلیم میکرد تألیف نموده- بهارستان مشتمل بر ۸ روضه است و در روضهٔ هفتم ذکر احوال و آثار و انتخاب کلام شعرای معروف فارسی، از رودکی گرفته تا زمان خود نیز نموده- کتابِ مزبور در هند و ایران و ترکیه بچاپ رسیده است-

رش : ادبیات ۷۴؛ عباسی ۳۰۴؛ ریو ۷۵۵؛ ایتھے ۱۳۸۳؛ نشریه ۱ : ۱۶۱ -

آغاز : چو مرغ امر ذی بالی ز آغاز نه از نیروی حمد آید به پرواز

اما بعد نموده می آید که چون درین وقت فرزند دل بند ارجمند **ضیاءالدین یوسف**..

بآموختن کلام عرب و ... قواعد ادب اشتغال نموده .. برای تلطیف .. خاطر

وی .. از کتاب گلستان .. سعدی ... سطری چند خوانده میشد - دران اثنا چنان

در خاطر آمد که ... ورقی چند بران اسلوب ساخته شود -

انجام : چون به بینی ز آشنا عیبی گر به بیگانگان نگوئی به

زانکه در کیش آخراندیشان عیب پوشی ز عیب جوئی به

والسلام علی محمد و آله الکرام و اصحابه العظام -

۲۷۰
۲۷۷

انوار سهیلی*

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری - ۳۲۷ ورق ، $9\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{2}$ انچ ، ۱۷ سطر - ناقص‌الاول -

مؤلف این تألیف که در حقیقت ترجمه ایست از " کلیله و دمنه " (ورق ۴ الف ، س ۴) ملا **حسین واعظ کاشفی** متوفی ۹۱۰ھ/۱۵۰۴ء است - این کتاب مشتملبر مقدمه و چهارده باب است - در مقدمه بحث مختصری دربارهٔ حکمت عملی، تهذیب اخلاق و تدبیر منزل نیز نموده است - تفصیل ابواب بدینطور است :

۱ - در اجتناب نمودن از سماع ۲ - سزا یافتن بدکاران و شامت عاقبت ایشان - ۳ - در مواقف دوستان و فواید معاضدت ایشان ۴ - ملاحظه کردن دشمنان و ایمن بودن از مکر ایشان ۵ - در مضرت غافل بودن و از دست دادن مطلوب - ۶ - آفت تعجیل و شتاب زدگی ۷ - حزم و تدبیر و بحیله خلاص یافتن از بلای

* (ورق ۵ الف، س ۱۱) -

اعداء ۸ - احتراز کردن از ارباب حقد ۹ - در فضیلت عفو ۱۰ - جزای اعمال ۱۱ - مضرت افزون طلبیدن ۱۲ - فضیلت حلم ۱۳ - در اجتناب از اقوال اهل عذر و خیانت ۱۴ - عدم التفات به انقلاب زمان -

کلیله و دمنه که اساس آن بر حکمت عملی است ۱۶ باب داشت که ازانجمله ۲ باب را **کاشفی** درکتاب خود نیاورده و آنچه پادشاهان و اعیان را برای سیاست و حکمرانی ضروری بوده بلباس فارسی در آورده -

این کتاب در هند و ایران چندین مرتبه بچاپ رسیده است -

رش : ریو ص ۷۵۶؛ ایتهی ۷۵۷-۷۶۶؛ باڈلین ۱۴۳۱-۱۴۳۷؛ عباسی ۱۱۴؛ پیشاور ۱۸۳۲-

آغاز : تو سهیلی تا کجا تابی و کی طالع شوی نور تو بر هر که می تابد نشان دولت است نظر بر تعمیم فواید انام و تکثیر منافع خاص و عام اشارت عالی ارزانی فرمود که این [فقیر] بی استطاعت و حقیر اندک بضاعت -

انجام : و امیدواری بمکارم اوصاف افاضل انام و محاسن اطوار امیر عالی مقام چنانست که ذیل اغماض بر کلمات نا سنجیده و عبارات ناپسندیده این کمینه [پوشند] و از روی ذرّه پروری و فقیر نوازی باآنکه سراسر همه عیب افتاد است بعین الرضا ملحوظ بسازند

دُر که درین سینه نهان داشتم[1] یک بیک از دل بزبان داشتم[2]
گر بد و گر نیک فکندم به پیش پوش بدامان نکوئی خویش
چونکه بدین پایه رساندم کلام به که کنم ختم سخن والسلام

۱، ۲- در اصل : داشته ام -

۲۷۱
۶۴

مجالس قصهٔ یوسف

بخط نستعلیق بتاریخ ۱۰۰۵ هجری/۱۰۹۶ع - ۶۲۲ صفحه ۹ × ۶ انچ ، ۱۵ سطر - ناقص‌الاول -

اسم مؤلف این تألیف که دران قصهٔ حضرت **یوسف** علیه السلام بیان شده، بر ما مجهول ماند - بنظر مرحوم دکتر مولوی **محمد شفیع** ممکن است این کتاب ترجمهٔ ''مجالس قصهٔ یوسف'' از **عمر بن ابراهیم** انصاری اوسی (حاجی خلیفه ۲ : ۳۷۸) باشد - کتاب در شصت مجلس است و دران قصص انبیای پیش از اسلام نیز بنحو احسن بیان شده - ذکر داستانهای انبیای پیشین از زبان مبارک پیغمبر صلعم نیز آمده و مؤلف دربارهٔ افادیت داستان گوئی بحث دقیقی کرده - او بیان خود را علاوه بر آیات و احادیث با ابیات و اقوالِ مستند مؤثر و مفید ساخته است -

چون نسخه‌ای ازین کتاب در فهارس معروفِ مطبوعه دیده نشد، یکی از نوادر است -

آغاز : . . . . گشتی چون آلودگی عیب تو بود چه عیب دنیا - دنیا جای آلایش است چه عیب بود که آلایش آید و بیالاید - چون بدنیا آمدی عاصی گشتی - آلوده چون بگور شوی . . .

انجام : این همه رنج و محنت بیند آنکس که شبا روزی بخلاف خالق اکبر بود - بانواع دروغ و غیبت و بهتان و ناصواب بگوید . . . . چه درو حسرت بیند والله اعلم -

۲۷۲
۲۲۶ (۱)

دیباچهٔ گلزار ابراهیم

بخط نستعلیق شکسته آمیز عبدالسلام بتاریخ ۱۰۵۵ھ / ۱۶۴۵ء در مشهد مقدس - ۷ ورق، ۶½ × ۳½ انچ ، ۱۰ سطر -

نویسندهٔ این دیباچه نیز که دران صفات نُه گانهٔ سلطان یگانه **ابراهیم عادلشاه ثانی** (۹۸۸ - ۱۰۳۷ھ / ۱۵۸۰ء - ۱۶۲۷ء) بیان نموده شد، ملا نورالدین محمد **ظهوری** متوفی ۱۰۲۵ هجری / ۱۶۱۶ء است -

'' گلزار ابراهیم ،، مجموعهٔ کلام منتخب **ظهوری و ملک قمی** بوده که آنها **به ابراهیم عادلشاه** تقدیم نموده بودند و دیباچهٔ آنرا ملا **ظهوری** نگاشته بود - ''سه نثر'' ظهوری شامل این دیباچه نیز میباشد -

رش : ریو ص ۶۷۸، ۶۷۹؛ ایتهی ۱۵۰۰ - ۱۵۱۴؛ باڈلین ۱۰۷۶-۱۰۸۰؛ سپرنگر ص ۵۸۰ -

آغاز : خرمی چمن سخن بطراوت حمد بهار پیرائیست که گلزار ابراهیم در رخسار یوسف طلعتان نمرود، نخوت رسانیده و تاجداری لفظ و معنی بحشمت ثنای تارک آرائیست که سر خلیل خود یعنی **ابراهیم عادلشاه** را در هفت اقلیم به نه صفت، یگانه و ممتاز گردانید -

انجام : عقل کل در مزرع استادیش   خوشه چین خرمن تعلیم باد
داستان شد ختم بستان رخش   غیرت گلزار ابراهیم باد

۲۷۳
۲۲۶ (۲)

دیباچهٔ خوان خلیل

بخط نستعلیق شکسته آمیز عبدالسلام بتاریخ ۱۰۵۵ هجری/۱۶۴۵ء - در مشهد مقدس - ۱۶ ورق ، ۶½ × ۳½ انچ ، ۱۰ سطر -

این دیباچه نیز تألیف مولانا **ظهوری** است - درین دیباچه **ظهوری** اول کمالات و صفات سلطان **ابراهیم عادلشاه** را بیان نموده و بعد در بارهٔ عدل چند نفر از امرای عصر یعنی

نواب شاهنواز خان، خدام ملک الکلام، حضرت شاه خلیل الله، جناب ملا فرخ حسین، خدام ملا حیدر ذهنی وغیره سخن رانده۔ "خوان خلیل" نیز مثل "گلزار ابراهیم" مجموعهٔ کلام منتخب **ظهوری** و **ملک قمی** بوده که آنها **به ابراهیم عادلشاه** تقدیم نمودند۔ این دیباچه یک ثلثِ "سه نثر ظهوری" را تشکیل میدهد۔

رش : ریو ص ۶۷۸، ۶۷۹؛ ایتھے ۱۵۰۰-۱۵۱۴؛ باڈلین ۱۰۷۶-۱۰۸۰؛ سپرنگر ۵۸۰

آغاز : ای از تو بر اهل تخت و اکلیل سهیل   گر ذکر جمیلست وگر قدر جلیل
نطق از تو بمهمانی ارباب خرد   انداخته خوان از سخن خوان خلیل

انجام : ...اولی اختتام می نماید و بدین بیت ختم گردید، بیت :
تا درین مهمان سرا خوان خلیل آمد بیاد   میزبان خلق **ابراهیم عادلشاه** باد

۲۷۴ / ۲۲۷ دیباچهٔ نورس

بخط نستعلیق شکسته آمیز عبدالسلام بتاریخ ۱۰۵۵ھ/۱۶۴۵ع۔ در مشهد مقدس۔
۷ ورق، ۶½ × ۳½ انچ، ۱۵ سطر۔

این دیباچه نیز از قلم مولانا نورالدین محمد **ظهوری** متوفی ۱۰۲۵ھ/۱۶۱۶ع است۔ که بر رسالهٔ **ابراهیم عادلشاه** ثانی (۹۸۸ - ۱۰۳۷ھ/۱۵۸۰ - ۱۶۲۷ع) بنام 'نورس' نگاشته است۔ **عادلشاه** این رساله را دربارهٔ موسیقی هند تألیف نموده است۔ نثر اول که "سه نثر ظهوری"، شامل آنست همین دیباچه است۔

رش : ریو ۶۷۸، ۶۷۹؛ ایتھے ۱۵۰۰-۱۵۱۴، باڈلین ۱۰۷۶-۱۰۸۰، سپرنگر ۵۸۰ وغیره

آغاز : سرود سرایان عشرت گه قال که به نورس سرابستان حال کارِ کام و زبان ساخته اند، بشهد ثنای صانعی...

انجام : هم بر آهنگ ثنایش نغمهٔ قانون دهر
هم توفق مدعایش رسم و قانونِ زمان

۲۷۵
───
۲۶۰

بهار دانش*

بخط نستعلیق بتاریخ ۲۹ جمادی الثانی ۱۲۱۹ هجری / ۱۸۰۴ع - ۲۱۳ ورق، ۱۱¾×۷ انچ، ۱۹ سطر - ناقص الاول -

مؤلف این تألیف معروف دانشمند شهیر **عنایت الله** کنبوه لاهوری متوفی ۱۰۸۲ھ/ ۱۶۷۱ع است - او برادر بزرگِ **محمد صالح** کنبوه صاحبِ شاهجهان‌نامه است - این کتاب مشتمل بر داستانهاست که دران با حکایات و امثله نکات دقیق و پند آموز و مواعظ سودمند را بیان نموده - او این کتاب را در سال ۱۰۶۱ هجری / ۱۶۵۱ع باتمام رسانیده -

رش : ریو ص ۷۶۵؛ ایتهی ۸۰۶ تا ۸۱۶؛ باڈلین ۲۶۶-۲۷۴؛ عباسی ۱۳-۴-۱۶؛ پیشاور ۱۸۰۳، ۱۸۰۴ -

آغاز : . . . . از خون ناپاک آنمرد که رنگین دید و تیغ آبدار برهنهٔ خون آلود بر سینه اش نهاده -

انجام : ازانجا که خاموشی مرد دانا را وسیلهٔ وقع و وقار است و نادان را وسیلهٔ عزت و اعتبار این ترانه را از دل پند آموز بسمع اجابت اصغا کرده بناء عمل بر آن نهاد، قطعه :

سیه‌کاری مکن چون خامهٔ خویش　　بشو از چشم تر چون نامهٔ خویش
زبانرا گوشمال از خامشی[1] ده　　که هست از هر چه گویم خامشی[2] به
[جامی]

---

* ۲۴۲ ب و ۲۴۳ ا -
۱، ۲- دراصل : خاموشی -

۲۷٦
۲۱۳

بهارستان*

بخط نستعلیق سید عنایت الله ولد حاجی سید نور محمد ساکن موضع ککرورک، بتاریخ ۲۹ رجب ۱۱۳۴ هجری/۱۷۲۲ء - ۲۳۷ ورق، ۱/۲ ٦×٦ انچ، ۱۹ سطر -

مؤلف این تألیف که شرحی است از گلستان سعدی، غلام **معین‌الدین** ملقب به عبید [الله] الخویشکی الچشتی ملقب به خلیفه قصوری (ص ۱، س ۵، ٦) است که تا سال ۱۱۳۳ھ/۱۷۲۱ء در قصبهٔ قصور خوش میزیسته، چون "اسرار معنوی و انوار مغنوی" او که شرح دفتر اول مثنوی معنوی است در سال ۱۱۳۳ھ/۱۷۲۱ء بپایان رسیده (رش فهرست راس-براؤن شماره ۵٦، و سپرنگر **ص** ۳۷۳) - او مؤلف چندین تألیف بوده که ذکر آنها در اخبار الاولیاء و آثار دیگر هست - نسخه ای از معارج الولایت فی مارج الهدایت" (شیرانی ۱ : ۸۲) او را دکتر **محمد شفیع** مرحوم، پیش پسر زادهٔ مولوی **غلام رسول** در قلعهٔ میهان سنگه دیده که در سال ۱۱۱۱ھ/۱٦۹۹ء نقل شده بود - درین کتاب نیز ذکر تألیفات دیگر خود را نموده است - بنا بر اطلاعات فوق گمان غالب اینست که نسخهٔ حاضر معاصر و شاید منحصربفرد هم باشد -

آغاز : منت و سپاس خداوندی را که فضل او بهارستان را شرح[1] گلستان و گلستان را شرح بهارستان ساخت

ای آنکه بهار کرده شرح گلزار　　وی آنکه نمود وی ز فرقت آثار
با وصل تو چون بهشت، دوزخ باشد　　بی وصل تو این بهشت آمد چون نار

انجام : درآخر قصیده‌ای بمدح مرشد خود گفته که مطلع و مقطعش اینست :

مطلع : درد خدنگت بدل لذت درمان شکست　　کفر سر زلف تو رونق ایمان شکست
مقطع : یارب ازین قطره ای[2] کام و دلم شاد باد　　تانه زدست قضا کام دل و جان شکست

---

* ۲۳٦ و، س ۱۲ -

۱- دراصل : خرج -　　۲- دراصل : این قطرهٔ -

۲۷۷
۲۶۳

داستان هیر و رانجه*

بخط نستعلیق شکسته‌مانندِ اوائل قرن سیزدهم هجری - ۹۲ ورق، ۹½ × ۵½ انچ، ۱۷ سطر -

نگارندهٔ این داستان عشق هیر و رانجا، منشی **منسا رام** خوشابی است که در سال ۱۱۵۷ یا ۱۱۵۸ھ/۱۷۴۴ یا ۱۷۴۵ع باتمام رسانید، چنانکه خود گفته:

سال تاریخ خود گواهی داد — عشق رانجه و هیر صادق بود
۱۱۵۸

سال تاریخ او ز هاتف غیب — قصهٔ عاشقی تمام شنو
۱۱۵۷

در مقدمه گفته که او این داستان را از **راجه رام** کهتری ساکن بهیره شنیده بود - چون نمی توانست بقالب شعر در آورد، به نثر سلیس بیان نمود -

بنا به یادداشتی از دکتر **محمد شفیع** مرحوم، نسخه ای از قصهٔ هیر و رانجه مؤلفه **گورداس** عرف کهتری پیش قاضی **فضل حق** نیز هست که بسال ۱۱۲۱ هجری / ۱۷۰۹ع تألیف شده - مؤلف آن نیز در مقدمهٔ گفته که او این داستان را از **راجه رام** کهتری ساکن بهیره شنیده و چون قادر بشعر گفتن نبود به نثر بیان نمود -

نسخه‌ای ازین داستان در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب لاهور (ذخیرهٔ شیرانی شماره ۱۰۶۵) نیز موجود است -

رش : ریو : ص ۷۷۰ب؛ میگزین اگست ۱۹۲۷؛ ایوانو (کرزن) ۱۱۸ -

آغاز : ابواب کتاب دانش و عنوان دیوان بینش، ستایش و نیایش خداوندی را که از سه حرف عشق با دو حرف کن موجودات عالم را موجود ساخته -

---

* ۱۳، ص ۱۵ و ۱۸، ص ۲ -

انجام : الهی همچو درد عشق انگیز بەمنسارام منشی شدسخن ریز
هیر و رانجه دو عاشق و معشوق عشق آن از قضا موافق بود
سال تاریخ خود گواهی............

۲۷۸ / ۲۶۲ قصهٔ رانجها و هیر

بخط نستعلیق اواخر قرن یازدهم هجری است - ۹۹ ورق، ۱۰ × $6\frac{3}{4}$ انچ، ۱۳ سطر - ناقص الاول و الاوسط و الآخر -

مؤلف این داستان منثور سردار[1] **بسنت سنگهه** متخلص به "نشاط" بن **سندر سنگهه** است (۵ ب، س آخر) که در زمان اکبر شاه ثانی (۱۲۲۱ - ۱۲۵۳ھ / ۱۸۰۶ - ۱۸۳۷ع) میزیسته - رانجها و هیر دو عاشق و معشوق بوده اند در ضلع 'جهنگ' (پنجاب) که عشق شان معروف است - بعد از حمد و نعت و منقبت و مدح اکبر شاه قصه را شروع نموده - چون نسخه‌ای ازین قصه در فهارس مطبوعه دیده نشد یکی از نوادر است -

آغاز : ...مجنون که دران دشت جنون را بلا واسطهٔ غیر....رسانید - کارسازی که زبان قدرت بیان کارسازی او محض وهم و خیال، چاره‌پردازی که شرح چاره پردازی او در اندازهٔ تقریر و تحریر بر آوردن محال...

انجام : که ایام برگشتهٔ آنها را یاور و مساعد ساخت و بکام بخشی و کامرانی آنها پرداخت- بهمین آئین مطالب ما و شما و همهٔ اهل دنیا را حاصل گرداند و هر یک را به تمنای دلخواهش برساند آمین آمین -

---

۱- کلمه ایست که سیکهها برای آقا و مستر بکار برند -

شروح کتب نظم و نثر

۲۷۹
───
۳۴۹

شرح قصائد خاقانی

بخط نسخ عبدالله ولد شیخ سعد الله صدیقی، بتاریخ ۷ رمضان ۱۰۱۴ھ هجری/ ژانویه ۱۶۰۶ء - ۲۱۲ ورق، ۱۰ × ۶ انچ، ۱۸ سطر - ناقص الاخر -

مؤلف این شرح **محمد** بن داؤد بن محمد بن محمود علوی شادی آبادی (ص ۱، س ۸) است که در زمان **ناصرالدین** خلجی یکی از سلاطین مالوه، (حکومت ۹۰۶ - ۹۱۶ھ/ ۱۵۰۰ - ۱۵۱۰ء) میزیسته - او قصاید مشکلهٔ تمام ردیف‌ها را شرح داده ولی قصاید بدون ترتیب الف‌بائی نقل شده است.

بر سر ورق این نسخه مُهری از محمد عارف عباسی بسال ۱۱۹۳ھ/ ۱۷۷۹ء ثبت است -

رش : ریو ص ۵۶۱؛ ایتهی ۹۶۸-۹۷۰؛ باڈلین ۵۷۲، ۵۷۳؛ سپرنگر ص ۳۶۲ -

آغاز : جواهر زواهر سپاس بیقیاس نثار حضرت صمدیت جل قدره سزاوارست که بکرم عمیم نعم جسیم خود لآلی نطق در اصداف افواه انسان نهاد و نوع انسان را بر سایر حیوانات تفضیل و ترجیح داد -

انجام : چون این خبر به **زلیخا** رسید زنان ملامت گر را در خانهٔ خود طلبید و در دست هر یکی کاردی و ترنجی داد و فرمود که ترنج بکارد باز کنند - چون ایشان [در] ترنج تراشیدن مشغول شدند فرمود تا مهتر یوسف را پیش ایشان حاضر کردند - ایشان بدیدن یوسف چنان مستغرق....

۲۸۰
―――
۳۰۹

نسخهٔ دیگر

قسمتی بخط نستعلیق و قسمتی بخط شکسته - ۲۹۰ ورق، $8\frac{1}{2}$ × ۵ انچ، ۲۱ سطر -

نام مؤلف درین نسخه بر صفحهٔ ۱ سطر ۱۱ آمده - این نسخه مفصل تر از سایر شروح این فهرست است یعنی شرح ۸۰ قصیدهٔ خاقانی درین نسخه موجود است -

بیت اول که شرح داده شده:

دل من پیر تعلیم است و من طفل زبان دانش
دم تسلیم سر عُشر و سر زانو دبستانش

آخرین بیت مشروح:

صاحب بدر و حنین از تو گشاید فقاع
کان گهر چون شد آب بر کشی از بهر کین

آغاز: جواهر زواهر سپاس بیقیاس نثار حضرت صمدیت جلت قدره سزاوار است...

انجام: دران وقت پیغمبر علیه السلام که صاحب بدر و حنین است از تو فقاع گشاید یعنی از تو فخر و ناز و مباهات کند و گوید در امت من اینچنین مردی شجاع و مظفر و منصور است که کافران را در دوزخ میفرستد و عالم را پاک میگرداند والله اعلم -

۲۸۱ / ۳۶۰ نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق چند سال پیش - ممکن است در حدود ۱۹۳۰—۱۹۴۰ میلادی نوشته شده باشد - ۳۸۹ ورق، ۸ × ۵ انچ، ۱۷ سطر -

درین نسخه اسم مؤلف بر صفحهٔ ۲، سطر ۲ آمده و شرح ۶۴ قصیده را محتوی است.

بیت اول که شرح داده شده:

دل من پیر تعلیم است و من طفل زبان دانش...

بیت آخر که شرح داده شده:

زید چون در خدمت احمد بترک زن بگفت

نام باقی یافت اینک آیت لما قضا

آغاز: جواهر زواهر سپاس بیقیاس نثارا[۱] حضرت صمدیت جل قدره سزاوار است.....

انجام: در حال زینب را بخدمت پیغامبر صلی الله علیه وسلم برد و مطلقه گرداند - پیغامبر متفکر شدند که با زنِ پسرخوانده چگونه نکاح روا باشد - در اثناء آن جبریل علیه السلام آیت مذکور آورد چون بر جواز نکاح...

۲۸۲ / ۱۵۷ شرح قران السعدین*

بخط نستعلیق در حدود سال ۱۱۵۶ هجری/۱۷۴۳ء - ۴۸ ورق، ۹ × $\frac{1}{2}$۷ انچ، ۲۰ سطر - ناقص الاخر -

مؤلف این شرح ملا **نورالحق مشرقی** (ص ۲، س ۱۳) مصنف 'زبدة التواریخ'، متوفی ۱۰۷۳ هجری/۱۶۶۲ء است - او پسر شیخ **عبدالحق** محدث دهلوی متوفی ۱۰۵۲ھ/

۱- دراصل: ثنای -

* ص ۵، س ۷ -

۱۶۳۲ء بوده ـ تاریخ تصنیف این شرح چنانکه از قطعهٔ زیر بر میآید، ۱۰۱۴ هجری/ ۱۶۰۵ء است :

شکر لله که باتمام رسید　　شرح ابیات قران السعدین
مشرقی از پی تاریخ تمام　　بره تعمیه رفتی به یقین
چشم عیب ار ز میان بردارند　　میشود 'شرح قران السعدین'

چشم 'عیب' یعنی 'ع' که اعداد آن ۷۰ است اگر از اعداد 'شرح قران السعدین' یعنی ۱۰۸۴ کم کنیم تاریخ ۱۰۱۴ بر میآید ـ آقای عباسی اسم این کتاب را ''نور العین'' نیز نوشته ـ

رش : ریو ص ۶۱۷؛ سپرنگر ص ۴۷۱؛ عباسی ۳۷۳؛ ایتهے $\frac{1185}{5}$ ـ

آغاز : (مقدمه) خطبهٔ کبریا و جلال مر پادشاهی را که پادشاهی او را آغاز و بدایت نیست و ملک او را انجام و نهایت نه ـ

انجام : او را رساً خوانند چه رساً در لغت بمعنی ریسمان است ـ عادت شست انداز آنست که رشته را بر دست پیچیده. . . .

۲۸۳ / ۳۶۲　مرج البحرین*
(شرح دیوان حافظ)

بخط نستعلیق شکسته آمیز قرن سیزدهم هجری - ۱۲۷ ورق ۱۰×۶ انچ، ۲۱ سطر ـ ناقص الاخر ـ

مؤلف این اثر که دران غزلیات حافظ، تا ردیف دال شرح داده شده، سیف الدین ابو الحسن عبدالرحمن بن سلیمان متخلص به ختمی لاهوری (۴ الف، س ۷ و ۹ الف، س ۲ و

* ۹ ب، س ۹ ـ

و ب، س ۱۳) است ـ او این شرح را بسال ۱۰۳۸ هجری / ۱۶۲۸ء بپایان برده چنانکه گفته :

ختمی از شوق ضمیر و صدق دل　　تحفهٔ شاهِجهانی زد رقم

گشت ازان تاریخ او بهر بیاض　　تحفهٔ شاهِجهانی با قلم (۱۲ الف، س ۱۴، ۱۵)

۸٦۸ + ۱۷۰ = ۱۰۳۸

طبق بعضی نسخه‌ها او این شرح را در سال ۱۰۲٦ھ/۱۶۱۴ء باتمام رسانیده بود ولی بعدها نیز مطالب را بران می افزود تا اینکه در ۱۰۳۸ بنام شاهجهان کرد و تاریخ گفت ـ مناسب بنظر میرود اشاره شود که آقای سپرنگر این کتاب را در سال ۱۰۴۱ھ/۱٦۳۱ء بپایان رسیده میداند ـ معلوم است که او اعداد ''با'' را نیز جمع کرده ـ

رش : ایوانو (کرزن) ۲۳۱؛ ایتهے ۱۲٦۹؛ سپرنگر ص ۲۱٦ ـ

آغاز : ز بطن نون خرامد خامهٔ ما　　چو ذوالنون سجده‌ها آورد بر جا . . .

. . . . . .　　کند بر ساحت کاغذ تماشا

پی تسخیر قوم خود شتابد　　بتصویر مضامین معلیٰ

انجام : چون بر حافظ جلوه کنی بنقش حضور مع الله، از باطن خود در شان او اعانتی و دعا خواه که مرشد سالکان کامل خواهد بود و بکمال خود رسیده مقامات عشق را شامل خواهد بود ـ

۲۸۴ / ۳۴۸　شرح تحفة العراقين

بخط نستعلیق شکسته آمیز تاج محمود بتاریخ رجب ۱۱۲۲ هجری/۱۷۱۰ء، در بلدهٔ ملتان ـ ۱۲٦ ورق، ۹½ × ٦ انچ، ۱۵ سطر ـ

مؤلف این شرح مثنویِ خاقانی، شیخ **عبدالسلام** است که پسر و شاگرد شیخ **عبدالکبیر** (ص ٦، س ۱ نیز ص ۵، س ٦) بوده ـ او این شرح را بسال ۱۰۵۷ هجری/۱٦۴۷ء، مطابق سنه ۲۰ جلوس شاهجهان (ص ۷، س ٦، ۷) تألیف نموده ـ

رش : ایتھے ۹٦۰؛ باڈلین ۱۰۸۱؛ سپرنگر ص ۳٦۳ -

آغاز : حمدی که کتاب ستایش و شرح نیایش را عنوان زیبد و اجزای تحسین و اوراق آفرین [را] شیرازه بندد، مر متکلمی را که بکلمهٔ دو حرفی دیوان فرخی آغاز هستی و کتاب میمنت‌انجامِ وجود را بمبانی پر معانی و عبارات ثقات را صفحه طرازی و نقش پردازی ساخته

انجام : الٰهی بحرمت محبوب خود که این شرح را مقبول قلوب داناداانِ سنجیده طبع و بلند مشربان سخن سنج گردانی و از دست رد نا اهلان که چشم شان به[1] دیدن امر معروض و مشاهده عیب مشغول است، نگاهداری - الحمد لله رب العالمین -

۲۸۵ / ۱۳۸ نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق محمود منشی بتاریخ ۱۱۲۲ هجری/۱۷۱۰ء - در ملتان - در حاشیهٔ تحفه العراقین (شماره ۱۳۷) منقول است -

آغاز : حقهٔ سبز کنایت از فلک و مهرهٔ خاک اشارت بزمین - زمن بکسر. . . آنکه از جائی جنبیدن نتواند بوالعجب شعبده باز -

انجام : ختم شد این نسخهٔ جامعه و رسالهٔ تنبیه. . . الٰهی بحرمت محبوب خود که این شرح مقبول قلوب دانا دلان. . . گردانی و از نا اهلان. . . نگاهداری -

---

۱- در اصل: از -

۲۸۶ شرح مخزن اسرار
۳۰۱

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۱۱۱ ورق، $9\frac{3}{4}$×۶ انچ، ۱۸ سطر -

مؤلف این شرح **ابراهیم** بن اسمعیل تتوی (ص ۳، س ۶) متوفی ۱۰۷۳ هجریست/ ۱۶۶۲ء که برای **یوسف محمد خان** والی سنده (حکومت ۱۰۴۱ - ۱۰۴۹ھ / ۱۶۳۱ - ۱۶۳۹ء) مخزن اسرار **نظامی** را شرح نموده، چنانکه گفته:

''درین هنگام خجسته فرجام فرحت انجام که ولایت سند از قدوم میمنت لزوم.... **یوسف محمد خان...**'' (ص ۲، س ۱۲ تا ۱۷) - یوسف محمد خان در سال ۱۰۴۹ھ/۱۶۳۹ء والی ملتان معین شده بود و در آنجا در همان سال بدرود زندگانی گفت - نسخه‌های این شرح در فهارس معروف کمتر دیده میشود - نسخه‌ای ازین اثر در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب لاهور (ذخیرهٔ شیرانی شماره ۱۰۵۲) نیز موجود است -

رش : عباسی شماره ۳۰۷ -

آغاز : شکر بیحد و سپاس بیعد حکیمی را سزد که بمقتضای حکمت بالغه و قدرت کامله لسان انسان را کلید مخزن اسرار غیبی ساخت و ضمیر اشراق پذیر دانشوران را مطلع انوار لاریبی داشت...

انجام : بود حقیقت بشمار درست   بست[1] و چهارم ز ربیع نخست
از گه هجرت شده تا این زمان   پانصد و [هفتاد و دو][2] افزون بران

سابقاً در ذیل بیت پانصد و پنجاه... پس ایام خواب مذکور شد که درمیان این دو تاریخ تناقض هست... تمام شد شرح مخزن اسرار -

---

۱- دراصل : بیست -
۲- تاریخ تالیفِ ''مخزن اسرار'' است -

۲۸۷
۳۶۱

نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق محمد حسین ولد سلطان پٹواری ساکن سبیه؟ علاقه لودهانه - ۱۲۶ ورق، ۱۲ × ۷½ انچ، ۱۶ سطر -

درین نسخه اسم مؤلف بر صفحه ۳، سطر ۱ درج است و این را کاتب برای تعلیم شاگردش **مینهان سنگه** ولد سردار **دیا سنگه** نوشته -

آغاز: شکر بیحد و سپاس بیعد حکیمی را سزد که بمقتضای حکمت بالغه و قدرت کامله -

انجام: سابقاً در ذیل بیت پانصد و پنجاه، پس ایام خواب مذکور شد که درمیان ایندو تاریخ تناقض هست...

۲۸۸
۳۵۳

کارنامهٔ فیض*[1]

(شرح قصاید عرفی)

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری - ۱۰۷ ورق، ۱۲ × ۸½ انچ، ۱۳ - ۱۹ سطر -

مؤلف این شرح **محمد شفیع** بن شیخ **شاه محمد** بن شیخ **راج‌الدین** عرف شیخ راجو سنبهلی زبیری (ص ۱، س ۶، ۷) است - او این شرح را که دران اغلب قصاید عرفی شرح داده شده در سال ۱۱۱۱ھ/۱۶۹۹ع آغاز و در سال ۱۱۱۲ هجری / ۱۷۰۰ع باتمام رسانید، چنانکه گفته:

"افتتاح این شرح در سال یکهزار و یکصد و یازده سنه هجریه بود و اختتامش در سال یکهزار و یکصد و دوازده بوقوع آمد" (ورق ۱۰۶ب، س ۵) ولی از قطعهٔ تاریخ

* ص ۳، س ۱ -

۱- سپرنگر در فهرست خود نام این شرح را: "نگار نامهٔ فیض" نوشته که بنظرم صحیح نیست -

۲- دراصل: و -

اختتام ۱۱۱۱ھ/۱۶۹۹ء بر میآید۔

سال ختم کتاب میجستم گفت هاتف ز پردهٔ تقدیر
خود تواش 'کارفیض' میگوئی صورتش خود بخود شده تصویر (ص آخر)

شاید همین مصنف در ۱۱۱۸ھ/۱۷۰۶ء 'شهر آشوبی' بمرگ پسر ارشد **عالمگیر** که در ایران فوت کرده بود گفته (رش: ریو ص ۸۵۰ب) بنا برین تا این سال بقید حیات بوده۔

نسخه‌ای ازین شرح در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب لاهور (ذخیرهٔ شیرانی، شماره ۱۱۳) نیز موجود است۔

رش : سپرنگر ص ۵۲۹؛ عباسی ۳۵۵۔

آغاز : بعد از تشریح قصیدهٔ پسندیده حمد واحد مطلق که حسن مطلعش را ''لوکان فیهما............ تا ردیفی است بس موزون و پس از تنقیح غزل مشکل نعت احمد بر حق....

انجام : گل صحرا [بود][1] سرمایهٔ تاج سر فطرت که در نظاره اش رقصان‌چمن‌اندر چمن رفتم
همیشه زیر سرو التفاتت سایه پروردم[2] بقطع نخل عمر حاسدان سر[3] تیشه زن رفتم

۲۸۹ / ۳۴۶ شرح مثنوی معنوی

بخط نستعلیق محمد معظم بتاریخ شوال ۱۱۳۸ھ/۱۷۲۶ء بعهد محمد شاه۔ ۱۳۲ ورق، ۷×۹ انچ، ۱۹ سطر۔ ناقص الاول۔ درحدود ۳۵ ورق از اول غائب است۔

اسم شارح این شرح که دران معانی ابیات مثنوی را اجمالاً بیان نموده اند، درست معین نشد شاید اثر میان **عبدالله** ملتانی باشد۔ نسخه ای ازین شرح هم در فهارس معروف شناخته نشد۔

۱- دراصل : و۔ ۲- دراصل : پرور باد۔ ۳- دراصل : بر۔

در آخر این نسخه دو صفحهٔ اول از ''راحت‌المؤمنین'' میان **عبدالله** ملتانی نیز محفوظ است ـ

آغاز : ... . باد از زندان حوض باصل خود میرسد ـ همچنان جانهای‌ما بمدد آمد و رفت انفاس اندک اندک بسوی اصل خود میرسند تا بدین حد که باستعانت عمل صالح صعود میکنند ـ

انجام : بدان ای عزیز این کتاب مستطاب قریب مدت هفت ماه مرتب گشته و تا هنوز نظر ثانی نشده و در عمر باقی معلوم نیست که نظر دوم باشد یا نباشد ـ والله اعلم بالصواب ـ

۲۹۰
۳۵۶

خیابان گلستان*

(شرح گلستان سعدی)

بخط نستعلیق ۶ ذی‌الحجه ۱۲۵۵ هجری/ ۱۸۴۰ع ، در موضع خیرالله‌پور ـ
۶۸ ورق، $10\frac{1}{2}$ × ۷ انچ، ۱۸ سطر ـ

مؤلف این شرح **سراج‌الدین علی خان آرزو** (ص ۲، س ۳) متولد ۱۰۹۹ھ / ۱۶۸۸ع یا بقول بعضی ۱۱۰۱ھ / ۱۶۸۹ع و متوفی ۱۱۶۹ هجری / ۱۷۵۵ع است ـ مطابق بیت آخرِ قطعهٔ تاریخ که مشمول رساله است، تاریخ تألیف این اثر ۱۱۱۹ هجری / ۱۷۰۷ع است ـ بیت :

کز ''خیابان گلستان'' چین ''گل نو'' آرزو
از می تاریخ تا طبع تو گردد تر دماغ (ص ۲، س ۳)

اگر از اعداد ''خیابان گلستان'' (۱۲۲۵) اعداد ''گل نو'' (۱۰۶) کم کنیم، تاریخ مذکور بر میاید ـ

* ص ۱۰، س ۶

این شرح در سال ۱۲۹۳ھ/ ۱۸۷۶ء در کانپور (هند) بطبع رسیده۔

رش : باڈلین ۷۲۵؛ سپرنگر ص ۵۵۰۔

آغاز : بسم الله الرحمن الرحیم ۔ خیابان گلستان سخن، حمد چمن پیرائیست که اگر خار است و اگر گل [همه][1] پروردهٔ ابر رحمت اوست و اگر سرو و شمشاد نهال کردهٔ جویبار عنایت او، مصرع بر جستهٔ سرو سرانگشت شهادت است. . .

انجام : از عالم نامراد و ناهنجار بمعنی کسی که بدعاقبت باشد یا کسی که عاقبت نداشته باشد و این کنایه است از عدم حسن عاقبت و عجب فقط۔

۲۹۱ / ۳۵۲ شرح قصاید عرفی

بخط نستعلیق اشرف بیگ خان بتاریخ ۵ ژوبه ۱۸۸۲ میلادی ۔ ۲۹ ورق، ۱۲ × ۸½ انچ، ۱۷ سطر ۔ ناقص الاوسط ۔

مؤلف این شرح سراج‌الدین علی خان آرزو متوفی ۱۱۶۹ هجری/۱۷۵۵ء است که ابیات مشکلهٔ قصاید عرفی شیرازی را شرح داده ۔ او نسخه‌بدل‌های اصل متن را هم میدهد و بدانست خود اصح‌ترین متن را شرح داده ۔ مطلع قصیدهٔ اول که شرح داده شد:

ای متاع درد در بازار جان انداخته
گوهر هر سود در جیب زیان انداخته

بیت آخر که شرح داده شد:

هزار مرده برو [ی] زمین بود هشدار
اگر تو مرده ندیدی دل زمین مگشای

بعضی جاها 'شرح قصاید عرفی' از منیر لاهوری را نیز تذکر داده۔

---

۱ - از نسخهٔ باڈلین ۔

آغاز : حمد حمدالک یا واهب العطیات... اما بعد این نسخه ایست در بیان حل ابیات مغلقه و اشعار مشکلهٔ افضل المتأخرین جمال‌الدین سیدی محمد المتخلص به **عرفی** شیرازی که آثارش از آفتاب مشهور تر است ـ

انجام : یعنی تو که امتیاز نداری که مرده از زنده شناسی و هزار مرده بروی زمین است و هیچ یک را مرده نپنداشتی بلکه زنده دانستی ـ در ینصورت دل زمین گشادن و کاختن برای دیدن مرده بی فایده است چرا که ترا چشم تمیز نیست والله اعلم ـ

۲۹۲
۳۵۸

شرح قطعهٔ نعمت خان عالی

بخط نستعلیق شکسته آمیز اوایل قرن بیستم میلادی ـ ۱۳ ورق، $9\frac{1}{2}$ × ۶ انچ، ۱۵ سطر ـ

شارح این قطعه که **نعمت خان عالی** شیرازی، بعد از فتح حیدر آباد در هزل **کامگار خان** ساخته بود (ص ۲، س ۶-۱۱ ص ۱، س ۴) میر **غلام علی خان بلگرامی** (ص ۱، س ۷) متولد ۱۱۱۶هـ / ۱۷۰۴ء و متوفی ۱۲۰۰ هجریست / ۱۷۸۶ء ـ او صاحب ''تذکرهٔ معروف بنام ''سرو آزاد'' و ''خزانهٔ عامره''.... نیز میباشد ـ

نسخه‌ای ازین شرح را در فهارس مطبوعه نتوانستم پیدا کنم بنا برین یکی از نوادر بنظر میرسد ـ

آغاز : بسم الله الرحمن الرحیم.........

یارب یارب رهین احسانم کن مشمول عنایت فراوانم کن
عمریست که طبع من ملامت زده است از جوش شگفتگی گلستانم کن

انجام : معهذا میدانم که لطف عام بآمرزش خاص مرا مینوازد و زهر[1] این جام خمار بدمستی را[2] رفع میسازد ـ استغفر الله و اتوب الی التواب الرحیم و لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم ـ

۱- دراصل : زهرش ـ ۲- دراصل : ها ـ

۲۹۳ بهارستان (حاشیهٔ گلستان)*

۳۵۷

بخط نستعلیق در حدود ۱۲۵۵ هجری/۱۸۳۹ء - ۴۸ ورق، ۱۰½ × ۷ انچ، ۱۹ سطر -

مؤلف این شرح که دران مشکلات مقدمه و هر هشت باب گلستان **سعدی** توضیح داده شده، **عبدالغنی** بن فیض الله ساکن قصبه سرای میر **نورالدین حسین** (ص ۱، س ۵، ۶) است -

نسخه‌ای ازین اثر در فهارس معروف دیده نشد - بنا برین یکی از نوادر است -

در آخر این نسخه سه صفحه از وصایای **عمرو ابن العاص** با ترجمهٔ فارسی آن نیز درج است -

آغاز : منت خدایرا عز و جل که باغبان لطفش گلستان چرخ نیلوفری را برياحين و ازهار [و] ثوابت و سیارات بیاراست و بوستان آمال ارباب فصاحت و بلاغت را به اثمار علم و عمل بارور ساخت. . . .

انجام : یعنی ای نظر کننده در کتاب من، سؤال کن از خدایتعالی رحمت را بر مصنف وی و آمرزش خواه از برای یار او و در خواه از برای ذات، از نکوئی که میخواهی تو آن نکوئی را، و ازین پس طلب کن آمرزش را برای کاتب این کتاب -

۲۹۴ شرح اشعار و کلمات عربی گلستان

۳۵۵

بخط نستعلیق درحدود ۱۲۵۵ هجری/۱۸۳۹ء - ۱۶ ورق، ۱۰½ × ۷ انچ، ۲۰ سطر -

اسم مؤلف این شرح که محتوی ترجمه و توضیحات عبارات و ابیات عربی گلستان سعدی است، معلوم نیست - کتاب در سه قسم منقسم است بقرار زیر :

اول در شرح آیات الهی - دوم در توضیح احادیث نبوی و اقوال مشائخ و امثال -

---

* ص ۲، س ۳ -

سوم اشعار و کلمات عربیه ـ شارح اول آیات و احادیث و اشعار را ترجمه میکند و بعد توضیحات بیشتری بر آن می افزاید ـ نسخه‌ای ازین قبیل شرح در فهرست ایتهی (شماره ۱۱۸۴) نیز موجود است ـ

آغاز : بسم الله الرحمن الرحیم ـ قسم اول در آیات الهی قسم دوم در احادیث نبوی و اقوال مشائخ و امثال و قسم سوم در اشعار عربیه و انه علی من یشاء قدیر بالاجابت خبیر . . .

انجام : اگر باشد بدرستیِ مرا روز قیامت قدر نزد خدای مهربان هر آینه گویم ای صاحب خداوند من گنه‌گار و بد کردارم و تو احسان کنندهٔ آمرزگار ـ بدانکه تحقیق بد کرده‌ام و می طلبم احسان را ـ

۲۹۵ / ۳۵۴ شرح تحفة الاحرار

بخط نستعلیق شکسته آمیز اوایل قرن سیزدهم هجری ـ ۹۰ ورق، ۱۱ × ۶½ انچ، ۲۵ سطر ـ ناقص الاول و الاوسط و الآخر ـ کرمخورده ـ

اسم مؤلف یا شارح این نسخه که شرح خوبی از مثنوی تحفة الاحرار مولانا عبدالرحمن جامی است، معلوم نشد ـ

رش : فهرست عباسی شماره ۵۸۳ ـ

آغاز : . . . بجامی است علم ثانی بقرینه علم اول بحذف مضاف‌الیه است ای عِلم فقیر سایه پسند، ای آرام و ثبات حاصل آنکه اگر سر جامی در عَلم شاهی از بخت اندوهگین و فسرده ـ

انجام : جزاء شرط که بیت سابق است ـ ام الکتاب لوح محفوظ ـ شین راجع به خامه است و مضاف الیه خطاب ـ این خطاب او حرف سقاک الله آمد یعنی سیراب دارد ترا الله تعالیٰ ـ این همواره نویسان باشی ـ روح امین دست. . . .

تصوف

۲۹۶
۲۹۴
رساله مناجات خواجه عبد الله انصاری

بخط نستعلیق اواخر قرن دوازدهم هجری - ۱۵ ورق، ۸×۵ انچ، ۱۱ سطر -

مؤلف این رساله که بنام ''مناجات عبدالله انصاری'' نیز معروف است، خواجه عبدالله انصاری متولد ۳۹۶هـ/۱۰۰۵ء و متوفی ۴۸۱ هجریست/۱۰۸۸ء- خودش را در شعر ''پیر انصار'' و در نثر ''عبدالله'' می نوشت-

در این رساله که مشتمل بر دعاها و اقوال و کلماتِ حکیمانه در شعر و نثر است از حضرت الهی مناجاتی نموده است بعبارات مسجع و مقفع و به طرز بس دلپذیر و دل انگیز-

رش : ریو ص ۳۵الف؛ ایتهے ۱۷۷۹، ۲۹۱۰؛ ایوانو ۱۱۵۳ - ۱۱۵۷؛ پیشاور ۱۰۵۶؛ مرکزی ۲۱۹۷/۲، ۲۸۳۸/۱ -

آغاز : ای ز دردت بیدلان را بوی درمان آمده   یاد تو مرعاشقان را مونس جان آمده..

.... پیر انصار از شراب عشق تو زد جرعه‌ای   همچو مجنون گرد عالم مستو حیران آمده

(مقطع)

انجام : ای درویش در عبادت صبر کن که محنت بسر آید و بچشم عنایت بر آید و بختِ ازلی بدر آید و درِ سعادت بگشاید و آفتابِ جمال الهی روی نماید- آمین یا[1] رب العالمین -

---

۱- دراصل : و -

۲۹۷
۱۱۵

نسخهٔ دیگر

بخط شکستهٔ قرن یازدهم هجری - ۸ صفحه، $8 \times 5\frac{3}{4}$ انچ، ۱۵ - ۱۶ سطر -

آغاز : ای ز دردت بیدلان را بوی درمان آمده یاد تو مرعاشقان را مونس جان آمده . .
پیر انصار از شراب شوق خورده جرعه‌ای همچو مجنون گرد[1] عالم مست و حیران آمده
ای کریمی که بخشندهٔ عطائی و ای حکیمی که پوشندهٔ خطائی . . .

انجام : . . . ای درویش در عبادت صبر کنی که محنت بسر آید و تخم عنایت بر آید، وصال میسر آید و در سعادت بگشاید و اقبال جمال الهی روی نماید - آمین یا رب العالمین -

۲۹۸
۳۶۵

کشف المحجوب*

بخط نسخ بهاء الدین زکریا[2] بتاریخ ۶۶۴ هجری/۱۲۶۵ع - ۲۸۵ ورق، $9 \times 6\frac{1}{2}$ انچ، ۱۹ سطر -

مؤلف این شاهکار معروف تصوف، دانشمند و عارف شهیر علی بن عثمان بن علی الجلابی غزنوی ثم الهجویری (ص ۱، س ۶) متوفی بین ۴۸۱ - ۵۰۰ھ/۱۰۸۸ - ۱۱۰۶ع در لاهور است - این کتاب مشتملست بر مقدمه (در هفت فصل) و ۳۹ باب است دربارهٔ علم و فقر و تصوف و توبه و جود و سخا و سماع و رقص وغیره -

در تاریخ کتابت این نسخه دست برده شده - بر سر ورق مهر جهانگیر بسال ۱۰۲۷ھ/۱۶۱۸ع ثبت است - سه مهر شاهجهان و تحریری بتاریخ ۱۰۳۸ھ/۱۶۲۸ع که دران سال این نسخه داخل کتابخانهٔ شاهی شده، نیز بر سرورق موجود است - بر صفحهٔ آخر نیز مهرها ثبت است که تاریخ یکی از آنها ۱۰۲۰ھ/ ۱۶۱۱ع خوانده میشود - عبارتی بتاریخ

۱- در اصل : گر دو عالم -
۲- در اصل : ذ کریا -
* س ۱، س ۱۰ -

۱۰۳۲ھ/۱۶۲۲ء نیز بر صفحهٔ آخر مندرج است -

عین متن این نسخه (بدون مقایسه تقابل با نسخ دیگر) بسعی جناب **احمد ربانی**، پسر ارشد دکتر مولوی **محمد شفیع** مرحوم، بسال ۱۹۶۸ میلادی در لاهور چاپ و منتشر شده - قبل ازین نیز این اثر جاویدانی در لاهور و ماسکو و تهران و سمرقند بچاپ رسیده بود -

رش : ریو ۳۴۳الف ؛ ایتهے ۱۷۷۳ - ۱۷۷۷ ؛ باڈلین ۱۲۴۵ ؛ شیرانی ۲ : ۲۴۰ ؛ عباسی ۱۱۸ ؛ میگزین فوریه ۱۹۶۰ء -

آغاز : بسم الله الرحمن الرحیم - ربنا آتنا من لدنک . . . الحمد لله الذی کشف لاولیائه . . . قال **علی** بن عثمان بن . . . . که طریق استخاره سپردم و اغراضی که بنفس باز میگشت از دل ستردم . . . .

انجام : و استعانت میخواهم از خداوند تعالی تا ظاهر و باطن من از آفات نگاهدارد و وصیت میکنم ترا و خوانندگان این کتاب را . . . . حقوق این کتاب و نویسنده را بدعای حفظ ایمان یاد دارند و بالله التوفیق -

۲۹۹ / ۳۶۴ نسخهٔ دیگر*

بخط نسخ اعلی بتاریخ ۱۲ محرم ۱۰۱۶ھ/۱۶۰۷ء - ۲۲۸ ورق، ۷×۴½ انچ، ۲۱ سطر -

آغاز : الحمد لله الذی کشف لاولیائه بواطن ملکوته . . . . قال **علی** بن عثمان ابن علی الجلابی الغزنوی . . . . که طریق استخاره سپردم و اغراضی که . . . .

انجام : استعانت خواهم از خداوند تبارک و تعالیٰ تا ظاهر و باطن مرا از آفات نگاه دارد و وصیت میکنم ترا و خوانندگان این کتاب را تا رعایت حقوق این کتاب نگاه دارند و نویسنده را بدعای حفظ قلم و ایمان یاد دارند و بالله التوفیق -

---

* ص ۱۰، س ۹ -

۳۰۰
―――
۳۶۳

نسخهٔ دیگر*

بخط نستعلیق سید عنایت ولد سید نور محمد مکتوبه قرن دوازدهم هجری - ۱۷۳ ورق، $۱۰\frac{۱}{۲} \times ۵\frac{۱}{۲}$ انچ، ۲۳ سطر -

آغاز : الحمد لله الذی کشف لاولیائه بواطن ملکوته.... که طریق استخاره سپردم و اغراضی که بنفس باز میگشت از دل ستردم...

انجام : از آنچه رفته است بر من [از] این آفت و استعانت میخواهم از خداوند تعالی تا ظاهر و باطن مرا نگاهدارد و وصیت میکنم ترا و خوانندگان این کتاب را... بدعای این و بالله التوفیق...

۳۰۱
―――
۵۹

کیمیای سعادت

بخط نسخ ریز قرن یازدهم هجری - ۲۰۲ ورق، $۹\frac{۱}{۲} \times ۵\frac{۱}{۳}$ انچ، ۲۵ سطر -

این اثر معروف از امام محمد بن محمد غزالیؒ متوفی ۵۰۵ھ/۱۱۱۱ء است که بین سالهای ۴۹۰ - ۵۰۰ھ / ۱۰۹۶ - ۱۱۰۶ء تألیف نموده - این کتاب چهار رکن دارد یعنی، عبادات، معاملات، پیدا کردن عقبات راه دین که آنرا مهلکات گویند و منجیات. نسخهٔ ما فقط رکن اولِ کتاب است (عبادات) که در آن ده فصل است بقرار زیر :

۱ - در اعتقاد ۲ - بطلب علم مشغول شدن ۳ - در طهارت ۴ - در نماز ۵ - در زکوٰة ۶ - در روزه ۷ - در حج ۸ - قرآن خواندن ۹ - در ذکر و تسبیح ۱۰ - در وردها و عبادات -

---

* ص ۱، س ۸ -

رش : باڈلین ۱۴۲۹؛ برلن ۲۶۲؛ ریو ص ۳۷؛ پیشاور ۹۲۶، ۹۲۷؛ نشریه ۲ : ۹۲ ؛ مرکزی ۱۳۳۴ -

آغاز : بسم الله الرحمن الرحیم، و به نستعین چون از معرفت عنوان مسلمانی فارغ شدی و خود را بدانستی و حق تعالی را بشناختی و دنیا و آخرت نیز بدانستی، به ارکان معامله مشغول باید شدن . . .

انجام : تمام شد سخن اندر عنوان مسلمانی و معرفت نفس و معرفت حق سبحانه و تعالی و معرفت دنیا و معرفت آخرت - والله اعلم بالصواب -

۳۰۲/۶۹ رساله تبرالمسبوک فی نصیحة الملوک

بخط نستعلیق، بین سالهای ۱۰۱۲ - ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۳ - ۱۶۰۵ع در لاهور -
۲۲¼ صفحه، ۸ × ۱۱ انچ، ۵۰ سطر -

این رساله نیز یکی از آثار حجة الاسلام ابو حامد محمد بن محمد معروف به امام غزالی طوسی متوفی ۵۰۵ هجریست، که برای سلطان محمد بن **ملکشاه سلجوقی** (۴۹۸ - ۵۱۱ھ/۱۰۱۴ - ۱۱۱۷ع) نوشته شده و مشتمل است بر ده اصل بقرار زیر :

۱ - اصول اعتقاد که پنج ایمانست ۲ - پاکی حق سبحانه و تعالیٰ ۳ - قدرت حق تعالیٰ ۴ - علم وی ۵ - خواست وی ۶ - بینائی و شنوائی وی ۷ - فرمان وی ۸ - افعال و کردار وی ۹ - آخرت ۱۰ - ذکر متابعت رسول مقبول صلعم -

بیانات فلسفیانه و بحث‌های دقیق را با آیات و احادیث، داستانهای قدیم و اقوال بزرگان و دانشمندان، استناد داده -

این رساله بتصحیح استاد جلال الدین **همائی** در تهران بچاپ رسیده۔

رش : ایتھے ۱۷۹۲؛ کیمبرج ۲۲۰؛ ریو ص ۳۷؛ عباسی : ۷۰: شیرانی ۲ : ۲۶۲ - نشریه ۱ : ۲۲۵؛ مرکزی ۳۶۳۶ -

آغاز : الحمد لله رب العالمین . . . بدان ای پادشاه اسلام که خداوند عزّ و جل را بر تو نعمتهای بسیار است و شکر آن بر تو واجب است ۔

انجام : هرچه بمردان رسید از محنت و بلاء زنان رسید و آخر از ایشان کم کسی بکام دل رسید، شعر :

عاصی شدن بندهٔ رحمان از زن — بر مرد نهیب و بیم سلطان از زن
دزدی که بکف نهاده است جان از زن — بر یوسف چاه و بند و زندان از زن
بر مرد رسد بلای دوران[1] از زن — آخر ناید وفای چندان[2] از زن

لمحرره :

هرچه هست اندر[3] جهان او نیست آخر پایدار
گر کسی کاری کند او هست آخر یادگار

۳۰۳ / ۲۹۳ نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق محمد تقی الحسنی بتاریخ ۱۶ جمادی الاول ۱۱۰۵ھ/۱۶۹۳ء - ۹۲ ورق، ۸ × ۵ انچ، ۱۵ سطر ۔

آغاز : الحمد لله رب العالمین . . . بدان ای پادشاه اسلام که حق عز و علا . . .

انجام : بر مرد رسد بلای جان از زن — آخر ناید وفای چنان از زن

۱- در اصل : دوجهانی   ۲- در اصل : چنین ۔   ۳- دراصل : در این ۔

۳۰۴
۲۷

ترجمه احیاء العلوم

بخط نسخ جلی - از روی کاغذ و خط وغیره کتابت قرن هشتم هجری بنظر میرسد - ۳۲۲ ورق، ۱۲ × ۹½ انچ، ۱۹ سطر - ناقص الاول والآخر و خیلی کرمخورده ولی تاکنون اغلب متن محفوظ است -

اسم مترجم این کتاب که اثر معروف امام **غزالی** (متوفی ۵۰۵ھ/۱۱۱۱ء) را از عربی بفارسی ترجمه نموده **ابو المعالی مجدالدین** مؤید بن محمد جاجرمی (ص آخر) است که بعهد مؤید الملک، وزیر **ایلتتمش** (۶۰۷-۶۳۳ھ/ ۱۲۱۰ - ۱۲۳۵ء) در لاهور اقامت داشت - در سال ۶۲۰ھ / ۱۲۲۳ء بدهلی رفت و آنجا **مؤید الملک** ازو فرمایش این ترجمه را کرد - بنا برین کار ترجمه را در سال ۶۲۰ھ یا کمی بعد ازان شروع نموده و قبل از ۶۳۳ھ بپایان رسانید و کتاب را باسم او کرد - (ص آخر) - طبق تذکرۂ علمای هند شخصی بنام **جاجرمی** بعهد **جلال الدین** خلجی (۶۸۹-۶۹۵ھ / ۱۲۹۰-۱۲۹۵ء) نیز بوده که مترجم احیاء نیست -

از چهار جزو ترجمۂ احیاء العلوم تا کنون سه جزو کشف شده است - جزو اول که ترجمۂ قسمت اعظم ربع اول احیاء (عبادات) است در کتابخانۂ موزۂ بریتانیه (Or ۸۱۹۴) محفوظ است. جزو دوم مکتوبه ۷۹۷ھ ۱۳۹۵ء / که ترجمۂ ربع سوم احیاء (مهلکات) است در کتابخانۂ دانشگاه پنجاب لاهور (ذخیرۂ شیرانی شماره ۱۰۳۷ / ۵۸۷۴) محفوظ است که ترجمۂ ص ۹ تا ۱۱۷ از نسخۂ احیاء طبع مصراست - جزو سوم نسخۂ حاضر است که ترجمۂ ربع چهارم احیاء (منجیات) و (ترجمۂ ج ۴، ص ۸۷۴ تا آخر کتاب، طبع مصر) است -

ذکر این ترجمه در اوراد شیخ **بهاءالدین زکریا** ملتانی متوفی ۶۶۶ھ/۱۲۶۷ء نیز آمده -

رش : اوریئنتل کالج میگزین (ضمیمه)، فروری، مئی ۱۹۵۳ و ۱۹۵۴ء؛ نشریه ۲ : ۲۷۲؛ شیرانی ۲ : ۲۰۷ -

آغاز : . . . جلیس آنک بامن مجالست گزیند و مونس آنکه [بدل بامن موانست] گیرد و یار آنک با من مصاحبت کند و اختیار کننده آنک مرا اختیار نماید ۔

انجام : . . . مؤید [بن] محمد جاجرمی که مترجم این کتابست. . . . که مواد رشد و توفیق ارزانی داشت و امداد. . . گردانید تا این ضعیف ترجمهٔ این کتاب را که حامل اسرار طریقت و انوار حقیقت است، باتمام و اکمال رسانید و این حقایق [و لطایف] از پردهٔ عربیت بیرون آورد و بر افهام خواص و عوام [رفع] اشکالات و ازالت شبهاتی کرد [و همت خود را بشرح؟] معانی و الفاظ [مغلق بقدر] وسع خود مصروف داشت و از حضرت ذوالجلال بتضرع و امهال می خواهد که میامن و برکات آنرا موجب ثبات سلطنت و مقتضی مزید مملکت سلطان السلاطین شمس‌الدنیا والدین[1] گرداند و مثو[بات] . . . . بایام دولت صاحبی مؤید الملکی[2] رساند و التماس از [سالکان] طریقت و طالبان حقیقت [آن] کی[3] چون [از فواید] و عواید آن نصیب گیرند از دعا دولت باو. . . خراجی دهند از یاری سبحانه و تعالیٰ ارتفاع . . .

وجودیه*

یا

۳۰۵
―
۱۱

رساله در بیان رگها

بخط نستعلیق ریز قرن سیزدهم هجری ۔ ۶ ورق، ۷ × ۴$\frac{1}{3}$ انچ، ۱۳ سطر ۔

مؤلف این رساله در تصوف، عارف شهیر خواجه معین‌الدین حسن سجزی چشتی (ص ۱، س ۱) متولد ۵۳۷ھ/۱۱۴۲ع و متوفی ۶۳۳ هجری/۱۲۳۵ع است. درین رساله مسایل روحانی و منازل سلوک را توسط تامیحات رگها بیان نموده و بعد ازان نود و نه نام باریتعالی را هم اسم برده ۔

۱- اشاره به سلطان شمس الدین ایلتتمش است ۔

۲- یعنی مؤید الملک که وزیر ایلتتمش بوده ۔ ۳- یعنی 'که' ۔

* ص ۱، س ۱ ۔

دو نسخه ازین رساله در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب، لاهور (ذخیرهٔ شیرانی) شماره $\frac{١٢٣٩}{٥}$ و $\frac{٥٧٥}{٨}$ نیز موجود است -

رش : ریو ص ٣٧٩ب (ذکرش)؛ ایوانو $\frac{١٣٤٧}{٣}$؛ ایوانو (کرزن) $\frac{٣٦٠}{٥}$؛ شیرانی ٢ : ٢٦٣ -

آغاز : رسالهٔ حضرت خواجه **معین‌الدین** حسن سجزی . . . در بیان رگها که در وجود آدمی اند - اول سکهمنا بعده انکلا و نپکلا . . . .

انجام : این نود و نه نام بیک نام[1] محو شود - یک نام است آن الف بود و در کشیدن هو . . . . . . و هو مقام خود میم ساخت و از میم نون شد -

$\frac{٣٠٦}{٢٧٨}$ مرصاد العباد الی المبدء و المعاد

بخط نسخ قدیم و کوفی مایلِ قرن یازدهم هجری - ٢٣٠ ورق ، $١٠\frac{١}{٢}$×٦ انچ، ١٨ - ٢٣ سطر - ورق شماره ١ و ٢١١ - ٢٣٠ بر کاغذ جدید تری ، شاید قرن یازدهم هجری -

مؤلف این کتاب تصوف شیخ **نجم‌الدین دایه** ابوبکر عبدالله بن محمد بن شاهاور الاسدی الرازی (٢٢٨ ب، س ٢) متوفی ٦٥٣ هجری/١٢٥٦ء است - اوتألیفِ این کتاب را که مشتمل بر پنج باب بشرح زیر است، در ماه رجب سنه ٦٢٠ هجری/١٢٢٣ء در بلدهٔ سیواس باتمام رسانیده (٢٢٨ب، س ٣) -

باب اول دربارهٔ سبب تألیف وغیره ، در ٣ فصل -

دوم در بیان مبدءِ موجودات ، در ٥ فصل -

سوم در بیان معاش خلق در ٢٠ فصل -

١- دراصل : تمام -

چهارم در بیان معاد نفوس، در ۳ فصل - پنجم در بیان سلوک طوایف مختلف، در ۸ فصل - این رساله بسال ۱۳۰۱ھ ق در تهران بچاپ رسیده -

رش : ریو ص ۳۸ ب؛ ایتهے ۱۸۰۳؛ باڈلین ۱۲۴۸؛ شیرانی ۲ : ۲۴۹؛ پیشاور ۹۹۶؛ ادبیات ۲۲۴؛ حقوق ۱۹۱؛ بانکی‌پور ۱۶ : ۹؛ مرکزی ۲۰۳۰، ۲۳۹۹ -

آغاز : حمد بیحد و ثنای بیعد مر پادشاهی را که وجود هر موجود نتیجهٔ جود اوست...

انجام : یا رب تو مر این سایهٔ یزدانی را   بگذار بدین جان جهانبانی را
اندر کنف عاطفت خویش بدار   این حامی بیضهٔ مسلمانی را

۳۰۷ / ۲۶ المعتمد فی المعتقد*

بخط نستعلیق بتاریخ چهار شنبه ۱۶ شهر ذیقعد ۱۰۷۱ھ/۱۶۶۱ء -
۱۹۲ ورق، ۱۰×۷ انچ، ۱۷ سطر -

مؤلف این اثر ابو عبیدالله فضل الله ابن الامام ابو سعید الحسن بن الحسین بن یوسف توران پشتی (ص ۱، س آخر) میباشد که در زمان سلغر سلطان اتابک ابوبکر سعد زنگی (۶۲۳-۶۵۸ھ/۱۲۲۶-۱۲۶۰ء) میزیسته است و کتاب را بنام او معنون ساخته - (ورق ۳ب، س ۵) بنا برین معاصر سعدی شیرازی بوده - کتاب مذکور محتوی مطالب ایمانی و مسایل فقهی‌است و مشتمل است بر سه باب بقرار زیر -

باب اول در ایمان بخدای عز و جل، باب دوم در ایمان بفرشتگان و کتابها و پیغمبران و باب سوم در مسایل اعتقادی دیگر که طالبان حق را احتیاج بدان افتد -

نسخه‌ای ازین کتاب مکتوبه ۹۱۷ھ/۱۵۱۱ء در دانشگاه پنجاب لاهور (ذخیرهٔ شیرانی شماره ۱۶۲۹/۶۷۹۳) نیز موجود است -

---

* ۳/۱، س ۱۴ -

رش : باڈلین ۱۷۶۵؛ شیرانی ۲ : ۲۵۲؛ عباسی ۷۲ -

آغاز : الحمد لله رب العالمین قال مولانا الصدر الاعظم الامام المعظم. . . ابو عبید الله فضل الله ابن الامام السعید المرحوم المغفور تاج الدین ابو سعید الحسن بن الحسین بن یوسف التوراپشتی. . .

انجام : و در حشر از سایهٔ لوای خواجهٔ اصطفاء سرور اصفیاء خاتم انبیاء مقدم محل کرامت و صاحب حوض و شفاعت . . . . محمد مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم دور مگردان انک انت الرحیم المنان -

۳۰۸ / ۲۸۹ مقصد اقصیٰ*

بخط نستعلیق شکسته آمیز بتاریخ ۱۱ شعبان ۱۰۷۵ھ/ ۱۶۶۵ء- ۲۵ ورق، ۳/۴ ۷ × ۳/۴ ۴ انچ، ۱۷ سطر -

مؤلف این رسالهٔ تصوف شیخ **عزیز** بن محمد النسفی (ص ۱، س ۲) متوفی ۶۶۱ھ/۱۲۶۲ء است . این رساله مشتملبر هشت فصل و هشت باب است بقرار زیر :

فصول : ۱- در بیان رونده کیست و راه چیست، منزل چند است و مقصد کدامست - ۲- شریعت و طریقت و حقیقت چیست ۳- انسان کامل ۴- در آزادی انسان کامل ۵- صحبت ۶- ترک اعتقاد اهل استدلال، استدلال اهل کشف، استدلال اهل وحدت ۷- سلوک اهل تصوف ۸- در بیان نصیحت -

ابواب : ۱- در سخن اهل تصوف، در معرفت ذات ۲- در صفت خدای ۳- در معرفت خدای ۴- در معرفت افعال اهل جکمت ۵- در معرفت ولایت و نبوت ۶- در اعتقاد اهل تقلید ۷- در معرفت انسان ظاهر و باطن ۸- در بیان چهار دریا (ذات خدا، روح اضافی و ملکوت وغیره)، مبدء و معاد انسان -

---

* ص ۱، س ۱۱ -

این رساله‌اخیراً در تهران بچاپ رسیده۔

رش : ریو ص ۸۳۳؛ باڈلین ۱۲۵۰؛ حقوق ص ۲۰۳؛ ادبیات ۳۳۸ ؛ مجلس ۲: ۳۰۳، مرکزی ۲۳۶۳ / ۱۲ -

آغاز : الحمد لله رب العالمین. . . اما بعد چنین گوید اضعف الضعفاء و خادم الفقراء عزیز بن محمد النسفی . . . .[1] که جماعت درویشان کثّرهم الله ازین بیچاره درخواست کردند که می باید که در معرفت ذات. . . .

انجام : و گرفتاری دنیا و آخرت در لقمۀ حرام و صحبت بدان است و امید آن باشد که آزار از وی بکسی نرسد بقدر آنکه می تواند راحت رساند۔ اینست کمال آدمی و درین است خلاصی آدمی ۔ سخن کوتاه شد والله اعلم بالصواب۔

۳۰۹ / ۵۸ رساله ینبوع الحیوة لهرمس الهرامسه*

بخط شکستۀ ریز قرن یازدهم هجری - ۲۳ صفحه، ۹ × $٦\frac{۱}{۲}$ انچ، ۲۸ سطر - ناقص الاخر -

مترجم این رساله که ترجمه‌ایست از عربی بفارسی، بابا افضل الدین محمد کاشانی (ص ۱، س ۱) متوفی ۷۰۷ھ / ۱۳۰۷ء است . این رساله مشتمل بر سیزده فصل در باب معاتیب و نصیحت نفس وغیره است که ازانجمله فقط $۱۱\frac{۱}{۲}$ فصل درین نسخه موجود است۔ $۱\frac{۱}{۲}$ فصل از آخر افتاده است ۔ چون درین رساله سخنان حضرت ادریس علیه‌السلام مندرج است، این را ترجمۀ ''سیزده فصل ادریس'' نیز می نامند۔

این رساله اخیراً در تهران بچاپ رسیده۔

رش : ایتھے ۱۹۲۱/۱۳؛ حقوق ۲۲٦؛ مرکزی ۲۵٦۲ -

---

* ص ۱، س ۱ -

۱- درینجا کاتب نسخه کلمات ''رحمت الله علیه'' را اضافه کرده که اشتباه بنظر میرسد۔

آغاز : بسم‌الله الرحمن الرحيم. . . ترجمهٔ فصل اول از جمله سیزده فصل از سخنان هرمس الهرامسه و هو ادریس النبی علیه الصلوة والسلام، بنام ینبوع الحیوة، در معاتیب و نصیحة نفس۔

انجام : چون بیدار شوی از هرچه دران خواب باتو حاضر آید. . .جدا شوی جدا گشتنی کلی و باز به احوال بیداری آئی که ما آن بیداری را خواب اول خوانده ایم و آن احوال را درست تر. . . .

۳۱۰ نزهة‌الارواح

۳۰

بخط نستعلیق محمد افضل ولد میر محمد هادی بتاریخ ۲۲ رمضان [. . . . .]- کتابت قرن یازدهم هجری بنظر میرسد - ۱۰۱ ورق، ۱۰ × $5\frac{1}{2}$ انچ، ۱۳ سطر-

مؤلف این اثر میر فخر السادات **رکن‌الدین** ''حسین بن عالم ابوالحسن الحسینی،، (ورق ۹۹ب) متولد ۶٦۱ھ/۱۲۷۲ع در غزنی و متوفی ۷۲۷هجری/۱۳۲۷ع یا کمی بعد ازان در هرات میباشد۔ مثنوی ''زاد المسافرین'' نیز ازوست۔ موضوع کتاب تصوف است و مؤلف آن بعد از حمد و ثناء و نعت و منقبتِ منظوم ۲۸ فصل در مبدءِ سلوک، معرفت سلوک، مقامات سلوک، تجرید سالک، طریقت و حقیقت وغیره نگاشته است۔

تاریخ تصنیف این کتاب ۷۱۱ھ/۱۳۱۱ع است چنانکه نوشته ''در شهور سنه احدی عشر و سبعمایه. . .موشح ساخت'' (ورق ۱۰۰الف)

این نسخه بفرمایش نواب صاحب مهربان؟ نواب **بسالت خان** جیو کتابت شده۔ این رساله در هند بچاپ رسیده و چندین کس بشرح آن نیز پرداخته اند۔ و شرحی که عبدالواحد بلگرامی در سال ۹۸۰ھ نوشته نسبت به شروح دیگر بیشتر معروف است۔ درحاشیهٔ چند صفحهٔ اول این نسخه، دو فصل از رسالهٔ حسنیه[1] نیز بخط شکسته نقل شده۔

۱- رش : شماره ۳۴۴-

رش : ریو ص ۸۰۳، ۶۰۸؛ ایتھے ۱۸۲۱ — ۱۸۲۸؛ باڈلین ۱۲۵۵، ۱۲۵٦؛ سپرنگر ۳۳۱؛ عباسی ۱۱۰؛ شیرانی ۲ : ۲٦۰؛ ڈھاکا ۲۸۳؛ بانکی پور ۱٦ : ۱۵ - ۱۷ -

آغاز : بتوفیقش چو روشن دیدم آواز — سخن را هم بنامش کردم آغاز
بگو ای مرغ زیرک حمد مولیٰ — که هست او را سپاس و منت اولیٰ

انجام : از حال ایشان خبر میدهد - محفوظ [و] مصون[1] باشد انشا الله، تمت الکتاب بعون الله الملک الوهاب والسلام -

۳۱۱ / ۲۵۷ طوطی نامه

بخط نستعلیق قبل از ۱۰۳۴ هجری/۱٦۲۴ء - ۲۰۱ ورق، ۸$\frac{1}{2}$ × ۵ انچ، ۱۷ سطر - کمی ناقص الاخر -

مؤلف این تألیف معروف که دران مسایل عرفانی و فاسفیانه با حکایات و امثله بیان شده، دانشمند شهیر ضیاءالدین نخشبی متوفی ۷۵۱ھ / ۱۳۵۰ء است . بر ورق ۵٦ و ۵۹ مهری بتاریخ ۱۰۳۴ھ / ۱٦۲۴ء ثبت است - ورقه‌ای که شماره‌اش ۹۸ است، خطش از سایر اوراق مختلف و عیناً شبیه به خط قرن نهم هجری است - ترتیب اوراق این نسخه درست نیست و بعضی جاها پس و پیش امت - تاریخ تصنیف این کتاب ۷۳۰ هجری / ۱۳۲۹ء است و آنرا در پاک و هند چندین بار بچاپ سنگی طبع و منتشر ساخته‌اند -

رش : ریو ص ۷۵۳؛ ایتھے ۷۴۳ تا ۷۵۳؛ باڈلین ۴۴۴ تا ۴۴۸؛ عباسی ۷۰۴؛ بانکی‌پور ۸ : ۷۱۲؛ مرکزی ۷۴۳/۱۲ -

آغاز : مناجات بحضرت رازق النعاب فی عشّهٔ که رزاق وحوش و طیور نعم عمیم اوست و خلّاق ظلمت و نور حکم رحیم او -

---

۱- در اصل : مضمون -

انجام : . . . وجامهٔ صوف بپوشید و در صومعه درون رفت و بطاعت و عبادت مشغول شد۔ بعد هیچ وقت ذکر زنی نکرد و عورتی بزبان نبرد و باقی عمر مردانه گذرانید۔ حق تعالیٰ همه را توفیق آن دهد که مردانه وار. . .

۳۱۲ / ۲۸ چهل مجلس

بخط نستعلیق ناشیانهٔ اوایل قرن دوازدهم هجری -۹۰ ورق، ۹ × ٦½ انچ، ۲۰-۲۳ سطر - ناقص‌الاخر -

مرتب این رساله که مشتمل بر افادات شیخ **رکن‌الدین** علاءالدوله **سمنانی** متوفی ۷۳٦ هجری / ۱۳۳۵ء است، حضرت **جلال‌الدین** امیر اقبال بن سابق سجستانی (مخدوم جهانیان جهانگشت) متوفی ۷۸۵ هجری / ۱۳۸۳ء که مجالس مرشد خودرا بین سالهای ۷۲۴-۷۳٦ھ/ ۱۳۲۳-۱۳۳۵ء تدوین نموده۔ موضوعات مجالس بقرار زیر است : المجلس اول فی فضیلة التسمیه ۲. فی‌الایمان ۳- زکوٰة ۴- قیام‌اللیل وغض‌البصر ۵- حساب یوم‌القیامت ٦- شکر و ذکر ۷- کبر و غیبت ۸- حج ۹- عدل ۱۰- عذاب‌القبر ۱۱- جمعه ۱۲- فقر و جهاد ۱۳- شهر محرم و صوم ۱۴- یوم عاشوره و ذکر شهادت حسین ۱۵- صفر ۱٦- عرس نبی ۱۷- شهر رجب ۱۸- استفتاح و قصهٔ حضرت عیسیٰ ۱۹- معراج ۲۰- شهرالنبی ۲۱- لیلة‌البراة ۲۲- شهر رمضان ۲۳- لیلة‌القدر ۲۴- رویت ۲۵- ذی‌الحجه ۲٦- رویت وغیره ۲۷- معرفت ۲۸- یوم‌النحر ۲۹- یوم‌الفطر ۳۰- زهاب‌الوقت ۳۱- تهلیل ۳۲- شهادت ۳۳- استغفار ۳۴- تسبیح ۳۵- صلوٰة‌النبی ۳٦- دعاء عاشوره ۳۷- نکاح ۳۸- سخاوت ۳۹- ایثار ۴۰- مذمت بخل۔

درین نسخه فقط ۳۷ مجلس محفوظ است و این رساله غیر از آنست که زیر شماره ۳۱۳ معرفی شده۔

رش : باڈلین ۱۴۴٦ -

آغاز : رب یسر بسم‌الله الرحمن الرحیم و تم بالخیر. المجلس الاول فی فضیلة التسمیه۔
المجلس الثانی فی‌الایمان۔

انجام : چون در آموختن سیاق طریق راست کردن باطل شاغل حق‌باشد آموختن بزه است و
اجر آن لازم آمده۔ نیست فی جواهر الفتاوی و فی العلوم ما یو الدی الاجر ان
لصاحب العلم و لغیره. . . . .والعدوان۔

۳۱۳/۳۰ ملفوظات حضرت رکن الدین علاء الدوله سمنانی*

بخط نستعلیق قرن ۱۷ میلادی - ۱۳۴ ورق ، ۸½ × ۵ انچ ، ۱۵ سطر۔

مرتب و مدون این ملفوظات یکی از مریدان حضرت رکن الدین علاءالدوله سمنانی
متوفی ۷۳۶ھ / ۱۳۳۵ء، بنام حضرت جلال‌الدین سجستانی (ص۱،س۵،۶) متوفی ۷۸۵ھ /
۱۳۸۳ء است که بعرف 'مخدوم جهانیان جهانگشت، نیز معروف است۔ تاریخ مجلس اول
را ۷۲۴ھ / ۱۳۲۳ء داده (ص ۲، س آخر) و در آخر نسخه نوشته که بین عیدین این ملفوظات
را جمع آوری نموده۔ بنا برین تاریخ تدوین این ملفوظات بین ۷۲۴ھ - ۷۲۵ھ / ۱۳۲۳ء -
۱۳۲۴ء بنظر میرسد۔ ولی اگر هم احتیاط بورزیم بین سالهای ۷۲۴ھ - ۷۳۶ھ / ۱۳۲۳ء -
۱۳۳۵ء مرتب‌شده۔ نام رساله در صفحه ۱، س ۸ آمده

کتاب مشتمل بر چهل مجلس است و موضوع بعضی از آنها بقرار زیر است۔
مجلس اول : تلاوت قرآن ۲- اقسام مردم ۳- در باب بیکار نبودن ۴- معنی
کلمه لا اله الاالله ۵- معانی آیه ''هوالذی خلق لکم ما فی‌الارض جمیعاً ۶- در پرستش
صفات حق ۷- معانی آیه ''هوالذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً و آیات دیگر ۸- معانی
بیت عربی ۹- کشف و کتمان معانی مختلف ۱۰- در کشف بعضی معانی ۱۱- دربارهٔ
دنیا ۱۲- دربارهٔ مخلوقات ۱۳- دربارهٔ مریدان وغیره۔

* (متوفی ۷۳۶ھ)۔

این عناوین مجالس را ما از مطالب رساله معین کردیم و الاّ در رساله بدون عناوین بیان شده - این رساله غیر ازآنست که زیر شماره ۳۱۲ شناسنده شده (رش باڈلین ۱۴۴۶) -

رش : پیشاور ۱۰۳۱ که درانجا اسمی از مؤلف برده نشده -

آغاز : الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین . . اما بعد بدان ای طالب حق مبین و مسالک صراط‌المستقیم که این نسخه را تألیف کرد برادر دینی . . . **جلال** الملة والدین امیر اقبال ابن سابق سجستانی -

انجام : و بر رأی نور عرض داشته آید و آنچه بخط مبارک او نیز دیده شود از فواید جدید غیر از رسایل ترتیب کرده آید انشا الله تعالی . . . . الهی گر برانی ور بخوانی تو دانی بنده بی اختیارم والسلام -

۳۱۴/۳۲ رساله فصل الخطاب

بخط نستعلیق بتاریخ ۹ رجب ۱۲۵۳ھ/۱۸۳۷ء - ۳ صفحه، $6\frac{1}{2}$ × ۵ انچ، ۱۳ سطر -

مؤلف این رساله خواجه **محمد پارسا** (ص ۱، س ۱) متوفی ۲۴ ذی‌الحج ۸۲۲ هجری/۱۴۲۰ء است - ایشان خلیفهٔ خواجه **بهاؤالدین** نقشبند بودند در بخارا و وفات ایشان بعد از اداء فریضهٔ حج بیت‌الله، در مدینهٔ منوره اتفاق افتاد - نسخهٔ حاضر فقط یک فصلی است از رسالهٔ کامل که دران علاوه بر محبت حقیقی، احوال دوازده امام اسلام نیز بیان‌شده - در اصل این رساله مجموعهٔ اقتباسات از رسائل صوفیانهٔ مختلف است -

رش : ریو ص ۸۶۳ ب؛ ایتھے ۱۸۵۵؛ ایوانو ۱۲۱۸؛ مرکزی ۲۴۱۰ -

آغاز : از فصل‌الخطاب تألیف خواجه **محمد پارسا** علیه‌الرحمه والمآب - محبت ثمرهٔ معرفت است -

انجام : و هر کرا دوستی وی تمام بود همه در وی موجود بود - بعضی ازین باشد [که] دوستی آن بمقدار بود -

۳۱۵
۳۹

کنزالعاشقین*

بخط نستعلیق بتاریخ ۹۰۰ھ/۱۵۴۸ء - ۹۴ ورق ، ۹ ۱/۲ × ۶ ۱/۲ انچ ، ۱۰ سطر - ناقص‌الاول -

مؤلف این اثر محی‌الدین طوسی[1] (ص ۱ ، س ۹) متوفی ۸۳۰ھ/۱۴۲۷ء است - او مطالب این کتاب را از احیاءالعلوم و کیمیای سعادت که آثار معروف جدّ امجد او حجةالاسلام امام غزالیؒ (متوفی ۵۰۵ھ / ۱۱۱۱ء) میباشد، اخذ نموده و در کتاب خود گنجانیده است - کتاب در ده مجلس است بقرار زیر :

مجلس اول	: در عشق و محبت	دوم	: در بکا و ریاضت
سوم	: در رحمت حق و شفاعت	چهارم	: در سکرات موت و تشدد قبر
پنجم	: در حقوق مسلمانان بر مسلمانان		
ششم	: در حقوق همسایه و قرابت و والده و ازواج		
هفتم	: در فضیلت جمعه و قرأت صلوة	هشتم	: در کسب حلال و فضیلت کاسبان
نهم	: در بیان عدل و احسان	دهم	: در بیان ثواب سخاوت و صدقه -

رش : ریو ص ۱۰۷۸ ؛ ایتھے ۲۵۶۷ ؛ آصفیه ۱ : ۶۲ ، ۳۶۶ -

آغاز : ... علیه وسلم که سید انبیاء و مرسلانست وسرور سرورانست و رهنمای مؤمنانست و پشت‌پناه عاصیان است خصوصاً بر صدیق که اصدق صدیقانست ... اما بعد چنین

گوید فقیر حقیر عاصی محی‌الدین طوسی که از برای برادران و محبان این ده مجلس سخن نوشتم از مصنفات جدّ خود سلطان المشائخ .... حجةالاسلام امام محمد ابن محمد غزالی الطوسی قدس الله العزیز از احیاء و کیمیاء و غیرهما تا بخوانند و درعمل آرند ..

---

* (ص ۱ س ۱۴) -
۱- طبق آصفیه : جلوسی -

چون بیشتر این کتاب ذکر عاشقان و صادقانست، بیت :

نام این کردیم کنزالعاشقین زانکه عاشق را بود رشدی ازین

انجام : . . . جواب آمد که ای اسمعیل و ای پسندیدهٔ جلیل و ای نور دیدهٔ خلیل مراد تو بر آوردیم و گناهگاران را در کار تو کردیم :

چون شدی از جان و دل قربان ما سر نه پیچیدی تو از فرمان ما
شد دعاهای تو در دم مستجاب عاصیان را از تو باشد فتح باب

۳۱۶ / ۱۲ محبت نامه؟

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۱۰ ورق ، ۷ × ۳ ۱/۴ انچ، ۱۲ - ۱۵ سطر -

مؤلف این رساله شاید شیخ **یارعلی** است که تا ۸۳۵ھ/۱۴۳۱ع بقید حیات بوده - شاید این 'محبت نامه' ضمیمهٔ آن شرحی باشد که او بر لمعات **عراقی** نوشته (نشریه ۲ : ۲۷۸) -

احتمال دیگر آنست که این 'محبت نامه' ملفوظات شیخ مقبول الحضرت یدالله است که شاگرد و خلیفه و پسر زادهٔ شیخ **بنده نواز** گیسو دراز متوفی ۸۲۵ھ / ۱۴۲۲ع بوده - این ملفوظات را ایشان در مجالس خود، در ماه رجب تا شوال ۸۴۳ هجری / ۱۴۳۹ع میفرمودند و شاگرد شان بنام **محمود فضل الله** حسینی بعنوان 'محبت نامه' جمع آوری نموده - **محمود** فضل الله شرح دیوان خاقانی را نیز بعنوان 'محبت نامه' تالیف نمود (ایتھے ۱۸۶۹ - ۱۱) ولی آن کتاب دیگر است -

در آخر این رساله **عبدالله** شطاری هفت سخن تصوف را اضافه نموده و بقول خود این رساله را بتکمیل رسانیده -

رش : نشریه ۲ : ۲۷۸ -

آغاز : قال النبی صلی الله علیه وسلم الشریعة اقوالی والطریقة افعالی والحقیقة احوالی، المعرفة. . . . بدانکه محبت را چهار مقام است - . . . شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت

انجام : آنگاه بمسجد درآیم و مقام ابراهیم را میان دو ابرو نهم و بهشت را. . . . . . این هفت سخن را فقیر الحقیر ذرهٔ بیمقدار عبدالله شطاری نوشته. . . . .

۳۱۷/۱۵ ملفوظات خواجه احرار

بخط نسخ که از قراین کتابت قرن یازدهم هجری بنظر میرسد - ورق ۲۷۷، ۷×۵ انچ، سطر ۱۵ -

این کتاب که بعضی‌ها این را ''مناقب خواجه احرار'' نامیده اند مجموعه‌ای از ملفوظات نصیرالدین عبیدالله بن محمود غجدوانی است که در سال ۸۰۶ھ/ ۱۴۰۳ع متولد شد و در سال ۸۹۵ھ/ ۱۴۹۰ع وفات یافته است (ورق ۲۳۴ ب) - کسی از مریدانش ملفوظات را ضبط و تنظیم نموده بیادگار گذاشته است - موضوع ملفوظات علم و عرفان و احوال و کرامات مشائخ کرام است - اطلاعات سودمندی درباب سعدی شیرازی و بزرگان دیگر درین نسخه محفوظ است - نسخه‌ای ازین کتاب بنام ''مناقب خواجهٔ احرار'' در فهرست ایوانو نیز شناسنده شده -

رش : ایوانو ۱۲۴۵ -

آغاز : الحمد لولیه والصلوة علی نبیه - حضرت ایشان قدس‌الله روح العزیز می فرمودند از احادیث نوادر. . .

انجام : خود را تمام خلاص ساختم - هر چند کردند که در من تصرف کنند، نتوانستند -

۳۱۸

۷۱

شبستان نکات و گلستان لغات*

بخط نستعلیق، بین سالهای ۱۰۱۲-۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۳-۱۶۰۵ع در لاهور۔
۱۸ صفحه، ۱۸×۱۱ انچ، ۱۵ سطر۔

مؤلف این کتاب **یحیٰی** ابن سیبک **فتاحی** نیشاپوری (ص ۱۸، س ۳۸) متوفی ۸۵۲ هجری / ۱۴۴۸ع است که قصهٔ ''حسن و دل'' نیز ازوست۔

او این کتاب را که مشتملبر مقدمه و ۸ باب و خاتمه است، در سال ۸۴۳ھ/ ۱۴۳۹ع تألیف نموده و تاریخ اتمام را از کلمات ''زیباشبستانی'' جُسته۔ (ص ۱۸، س ۴۳)۔
ابواب این کتاب بدین قرار است :

۱۔ اسلام و ایمان ۲۔ ذکر ملوک و عدل و سیاست[1] آنها ۳۔ علم، تعظیم العلوم و تفضیل الفضایل ۴۔ درباب مشائخ ۵۔ حواس خمسه و اخلاق ۶۔ در حروف ۷۔ لذاید و شهوات[2] ۸۔ فواید متفرقه۔

مؤلف در ابواب و فصول این کتاب، اول مطالبی دربارهٔ صوم، صلوٰة، حج، زکوٰة وغیره بیان نموده و بعد درباب مسایل دقیق تصوف و عرفان سخن رانده و اظهارِ نظر کرده۔ این کتاب را باسم ''شبستان خیال'' نیز یاد میکنند۔

این رساله در سال ۱۲۹۳ھ در هند بچاپ رسید و شرح این اثر نیز که شامل متن میباشد در چاپخانهٔ نولکشور (هند) بچاپ رسیده۔

رش : ریو ۱۴۷: ایتهی ۲۰۳۷؛ باڈلین ۱۳۴۴؛ پیشاور ۱۷۹۱، ۱۸۵۳؛ بانکی پور ۹ : ۱۲۸-

آغاز : حمد خدایرا که چشمهٔ میم حمدش دریائیست در حمد[3] کمال کرم و دایرهٔ میم نعمتش سفرهایست در نعت نوال قدم . . .

---

* ص ۳، س ۸۔

۱- در اصل : ریاست۔ ۲- در اصل : شبهات۔ ۳- در اصل : حد۔

انجام : . . . بندهٔ افتتاحی اگرچه در افتتاح این نسخه کلفت و تفرقه بسیار کشید . . .

شبستانی چنان زیباست نزد هر سخن دانی

که تاریخ تمام او بود ''زیبا شبستانی'' . . . .

مناجات ـ الهی دران دم که خاتمه شبستان حیات ما . . . به صبح وفات رسد و نم حسرت بدیدهٔ ما جلوه دهد، شین شربت شهادت ایمان از لب بای بیان و سین سیمای سعادت جاودان از تای تن عریان و الف الفت احسان از نون نفس بی سر و سامان ما دور باد ـ

اگرچه شبستان دیوان ما نماید سر شین از شین شر

شب ظلمت از روی او دور ساز ستان آنگهش از قبول نظر

۳۱۹ / ۲۴

انیس الطالبین و عدة السالکین

معروف به

مقامات خواجه بهاءالدین نقشبند

بخط نستعلیق امیر، محمد بن امیر محمود الکاتب سمرقندی بتاریخ جمادی الثانی ۹۵۶ھ / ۱۵۴۹ء ـ ۱۶۶ ورق ۹ × ۱/۲ ۴ انچ، ۱۵ سطر ـ

مؤلف این کتاب **صلاح بن مبارک** بخاری (ورق ۳ الف س آخر) است که احوال و تعلیمات و کرامات و ملفوظاتِ خواجه **بهاءالدین** نقشبند (۷۲۸ ـ ۷۹۱ھ/۱۳۲۸ ـ ۱۳۸۹ء یا بقول ایتهی ۷۱۸ ـ ۷۹۱ھ/۱۳۱۸ ـ ۱۳۸۹ء) را جمع آوری نموده ـ بنا به کلمات ''فی التاریخ شهر شوال سنه ست و سبعین و ثمانمایه'' که در آخر نسخه مندرجه است ـ او تألیف این کتاب را در سال ۸۷۶ھ / ۱۴۷۱ء بپایان رسانیده ـ مصنف در سال ۷۸۵ھ با خواجه **علاءالدین عطار** (متوفی ۸۰۲ھ) ملاقات نموده و بفرمایش او این کار رابعهده گرفته ـ بنا به کلمات ''مربی الفضلاء مقبول قلوب العلماء والعرفاء المختص مواهب الملک المستعان نظام الملک فی التاریخ . . .'' (ورق آخر) کتاب را بنام امیر **قوام الدین نظام الملک** که طبق بابر نامه در ۸۷۵ھ/۱۴۷۰ء وزیر **سلطان میرزا** بوده معنون ساخت ـ این همان

نظام الملک است که برایش ''آثار الوزراء و روضة الجنات'' نوشته شد - نسخهٔ بانکی پور که در سال ۸۵٦ھ / ۱۴۵۲ء کتابت شده میرساند که تألیف این اثر خیلی قبل از ۸۵٦ھ / ۱۴۵۲ء شروع شده بود و نیز اینکه نسخهٔ حاضر کاملتر ازانست -

کتاب مشتمل بر چهار قسم است بقرار زیر :

اول در تعریف ولایت و ولی - دوم در شرح ابتدای احوال خواجهٔ نقشبند و ذکر سلسلهٔ خواجگان - سوم در بیان اخلاق و بصیرت خواجه و روش و ذکر حقایق در مجلس . . . . چهارم در ذکر سایر کرامات خواجهٔ نقشبند (ورق ۵ ب) - نام کتاب در ورق ۴ ب، س ۱۰ - ۱۱ آمده -

رش : ریو ص ۸٦۲؛ ایتهے ۱۸۵۱؛ بانکی پور ۱٦ : ۴۵؛ ایوانو ۴۴۲؛ ایوانو (کرزن) ۴٦؛
استوری ص ۹۴۸؛ پیشاور ۱۰۴۷؛ شیرانی ۲ : ۲۰۳؛ میگزین نوامبر ۱۹۲٦ء -

آغاز : حمد بی منتها حضرت حمد آیتی را جل جلاله که محامد اولین و آخرین فاتحه تحمید اوست -

انجام : تم الکتاب و ربنا محمود وله المکارم والعلی والجود -

بعد ازین کلمات انتساب بخط شکسته مرقوم است -

۳۲۰
۳۸

نفحات الانس

بخط نسخ کم نظیر ابراهیم بن حسن المشهدی بتاریخ ۹۰۵ھ/۱۴۹۹ء -
۳۱۱ ورق، ۹ × $6\frac{1}{2}$ انچ، ۲۱ سطر -

مؤلف این کتاب که حقیقةً تذکرهٔ ۶۱۴ تن از مشائخ و صوفیای کرام است و دران احوال و کرامات آنان بیان شده، عارف و شاعر شهیر قرن نهم مولانا نورالدین عبدالرحمن جامی متوفی ۸۹۸ھ / ۱۴۹۲ء است - او تألیف این اثر را در سال ۸۸۱ھ / ۱۴۷٦ء شروع (ص ۲ س ۱۱) نموده و بطوریکه از قطعهٔ مندرج آخرِ نسخه بر میآید بسال ۸۸۳ھ / ۱۴۷۸ء بپایان رسانیده -

بنا بنوشتهٔ جناب آقای دکتر **شفق** (تاریخ ادبیات ص ۲۲۷) و ذبیح الله **صفا**، (مختصری در تاریخ نظم و نثر پارسی ص ۵۹) این کتاب ترجمه‌ایست از 'احوال مشائخ صوفیه' تألیف خواجه **عبدالله انصاری** از هروی قدیم بفارسی که خواجه نیز این را از 'طبقات الصوفیه' تألیف **عبدالرحمن سلمی**، از عربی به هروی ترجمه نموده در مجالس وعظ خود بیان نموده بود۔

در حاشیهٔ این نسخه تکملهٔ نفحات از ملا **عبدالغفور** نیز منقول است که بفرمائش **ضیاءالدین یوسف** (پسر زادهٔ جامی) نوشته شد۔ بر سرورق مهری بسال ۱۰۳۳هـ/۱۶۲۳ع ثبت است۔ این تذکره در تاشکند و در شهرهای مختلف پاک و هند (لاهور، کلکته، بمبئی) بچاپ رسیده۔

رش : استوری ص ۹۵۳؛ ریو ۳۴۹ب؛ ایتهی ۱۳۵۷؛ باذلین ۳۹۸؛ بانکی پور ۱: ۱۷۸ و ۲ : ۱۸۱؛ ایوانو ۶۱۲؛ عباسی ۱۳۵؛ پیشاور ۸۸۹۔

آغاز : الحمدلله الذی خلق مراتب قلوب اولیاء . . اما بعد میگوید پای شکستهٔ زاویهٔ خمول و گمنامی **عبدالرحمن بن احمد الجامی** . .

انجام : این نسخهٔ مقتبس ز انفاس کرام | کز وی نفحات انست آید بمشام
از هجرت خیر بشر و فخر انام | در هشتصد و هشتاد و سیم گشت تمام

(ورق ۲۳۶ب س آخر)

۳۲۱ / ۳۶ نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق ریز بتاریخ اواخر محرم ۹۶۳هـ/دسامبر ۱۵۵۶ع - ۲۳۶ ورق، ۱۰×۶ انچ، ۲۵ سطر۔

درین نسخه سال آغاز تألیف را در صفحه ۲ سطر ۱۳ نشانداده اند۔

آغاز : الحمدلله الذی جعل برای قلوب اولیاء . . . اما بعد میگوید پای شکستهٔ زاویهٔ خمول و گمنامی **عبدالرحمن** بن احمد الجامی۔

انجام : این نسخهٔ مقتبس ز انفاس کرام / کز وی نفحات انست آید بمشام
از هجرت خیر بشر و فخر انام / در هشتصد و هشتاد و سیم گشت تمام

بعد ازین کلمات اتمام کتابت از طرف کاتب مرقوم است۔

۳۲۲ حاشیهٔ نفحات الانس

ح

بخط نسخ کمال بن جمال خان لنگاه [ملتانی] در ماه ربیع الاخر ۹۶۸ھ / اواخر ۱۵۶۰ء۔
۲۸۶ ورق، $7\frac{1}{2}$ × ۵ انچ، ۱۳ سطر۔

نگارندهٔ این حاشیه ملا رضی‌الدین **عبدالغفور** لاری (ص ۳ س ۱) متوفی ۹۱۲ھ / ۱۵۰۶ء است که یکی از شاگردان و مریدان و مصاحبین **جامی** بوده۔ مرحوم دکتر مولوی **محمد شفیع**، از قول آقای ایوانو (که مراجعه‌اش پیدا نشد) این حاشیه را در سال ۸۹۶ھ / ۱۴۹۱ء، دو سال قبل از وفات ملا **جامی** نگارش یافته، میداند۔ ملا **لاری** این حاشیه را بفرمایش **ضیاءالدین یوسف** (پسر زادهٔ جامی) نگاشته است۔ اصل نسخه ناقص الاول بوده ولی کسی آن قسمت مفقود را از نسخهٔ دیگر نقل کرده، نسخهٔ حاضر را کامل نموده است۔

رش : ریو ص ۳۵۰؛ سپرنگر ص ۳۹۳؛ باڈاین ۹۶۰؛ ۹۶۱ ایوانو ۲۴۹؛ استوری ۹۵۶۔

آغاز : ثنایش و ستایش خدائی را که آئینهٔ دل دوستانِ خود را مرآة ذات کریم خود ساخت . . .

انجام : . . . و همیشه این دو صفت جلال و جمال در کارند علماً و عیناً۔ تمت حاشیهٔ مولانا **عبدالغفور** بر نفحات الانس فی یوم‌الجمعة شهر ربیع الاخر۔ حرره العبد المذنب کمال بن جمال خان لنگاه ۹۶۸ھ۔

۳۲۳
۸۴

نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق سعدالله در حدود سال ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء، در لاهور- ۲۲ صفحه، ۱۸ × ۱۱ انچ، ۵۰ سطر-

چنانکه در اوراق قبل نیز گفته شد نگارندهٔ این حاشیه یکی از مصاحبین و مریدان ملا جامی، رضی الدین عبدالغفور لاری متوفی ۹۱۲ هجری/۱۵۰۶ء است- در آخر این نسخه تکملهٔ نفحات از لاری نیز هست که دران تذکار احوال و آثار جامی به تفصیل رفته- ذکر حضور سرور کاینات صلعم نیز دران تکمله آمده- مطابق اطلاع ایوانو، لاری این حاشیه را دو سال قبل از وفات جامی در ۸۹۶ھ / ۱۴۹۰ء نگاشته-

آغاز حاشیه : لفظ مراحمت مشعر بر[1] آنست که قناع حقیقی با شعور جمع میشود اما با مزاحمت و ممانعت جمع نمی شود-

انجام تکمله : برهمین منوال صدای عام در دادند و خلق را به عیدگاه خواندند و کثرت ذکر تمام شد و بعد از حضرت امیر عمارت عالی بر قبهٔ قبر حضرت ایشان بنیاد نهادند- جمعی از حفاظ تعیین فرمودند وفقه الله المزید والاکرام-

۳۲۴
۱-۷

تکمله نفحات الانس

بخط نسخ کمال بن جمال خان لنگاه بروز پنجشنبه، ربیع الاخر ۹۶۸ھ / اواخر ۱۵۶۰ء- ۴۸ ورق، $7\frac{1}{2}$ × ۵ انچ، ۱۴ سطر-

این تکمله نیز از ملا رضی الدین عبدالغفور لاری متوفی ۹۱۲ھ/۱۵۰۶ء است- و کمی بعد از 'حاشیهٔ نفحات‌الانس، نگارش یافته- تکمله مشتمل بر احوال بعضی از مشایخی است که ذکر آنها در نفحات نیامده بود- نیز بعضی از اطلاعات دربارهٔ مشایخی که

۱- در اصل : به-

جامی در نفحات ذکر نموده، افزوده است ـ در این تکمله ملا **لاری** فهرست توالیف جامی را بیان کرده و تاریخ وفات وی‌را نیز ذکر نموده ـ

رش : ایتهی ۱۳۶۲؛ ریو ص ۳۰۱؛ باڈلین ۹۵۸؛ ایوانو ۶۵ (۳) ـ

آغاز : تیمناً بذکر الملک الاعلی و حمد الله تبارک و تعالیٰ ـ

انجام : ... و جمعی از حفاظ تعیین فرمودند وفقه الله المزید الاکرام و بدعائه تختم الکلام و صلی‌الله علی **محمد** و آله اجمعین ـ تمت الکتاب" بعنون الملک الوهاب، فی یوم الخمیس شهر ربیع الاخر ۹۶۸ هـ ـ حرره العبد المذنب کمال بن جمال خان لنگاه ـ

۳۲۵ اعتقاد نامه (منظوم)

۶۲

بخط نستعلیق جلی محمد صالح بتاریخ سنه ۱۰۱۲هـ/۱۶۰۳ع ـ ۳۵ ورق، ۹½×۶ انچ، اغلب هفت مصراع در صفحه ـ دو صفحهٔ اول و صفحهٔ آخر مذهّب و منقش ـ

این رسالهٔ منظوم شاید یکی از تألیفات ملا عبدالرحمن **جامی** متوفی ۸۹۸هـ/۱۴۹۲ع میباشد که بعد از حمد و نعت اشارات درباب وحدانیت، صفات حق سبحانه (از قبیل علم، ارادت، قدرت، سمع و بصر، کلام او، افعال او)، وجود ملایکه، ایمان به انبیاء، فضیلتِ سرور کائنات، شریعت نبوی، معراج، معجزات رسول، و بعضی مسایل اعتقادی و عرفانی دیگر، نگاشته ـ بر سر ورق نام این رساله، صفات العاشقین، نوشته شده که صحیح نیست ـ در آخر رساله مهری شاید بتاریخ ۱۲۸۱هـ/۱۸۶۴ع از 'اخوند امید؟ علی' ثبت است ـ

رش : ریو : ۸۲۷ ا؛ ایتهی ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۲۶۳۰؛ باڈلین ۱۲۷۹؛ بلوشه ۲۱۶۶؛ ایوانو ۱۲۵۵، ۱۲۵۶ ـ

آغاز : بعد حمد خدا و نعت رسول — بشنو این نکته را بسمع قبول
که نخستین فریضه بر عاقل — عاقلی کز بلوغ شد کامل

انجام : که به بیند خدایرا به بصر چون شب چارده مه انور
هست دیدار حق اجلّ نعم و به انتهی الکلام و تم

۳۲۶ / ۳۱۹ نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق اواخر قرن دوازدهم هجری - ۱۰ ورق ، ۸ × ۵½ انچ ، ۱۲ بیت -

آغاز : بعد حمد خدا و نعت رسول بشنو این نکته را بسمع قبول

انجام : هست دیدار حق اجلّ نعم و به انتهی الکلام و تم

در آخر این رساله سه ورق از مثنوی ''مهر و ماه'' نیز هست که چنین شروع شده :
دل آن بیدل که بر مهر مهی داد اگر خورشید بیند کی شود شاد

این اوراق بر بیت زیر ختم میشود :

شده قصر وفا از دهر منکوب چه جای آنکه باشد بر رخ خوب،

۳۲۷ / ۳۵ (۱) کلمات خواجه عبدالله انصاری*

بخط نستعلیق بتاریخ ۹۹۵ھ/۱۵۸۷ع - ۱۳ ورق، ۱۰ × ۶½ انچ، ۱۵ سطر -

جمع آورندهٔ این کلمات خواجه عبدالله انصاری متوفی ۴۸۱ھ / ۱۰۸۸ع، یوسف بن محمد معروف به یوسفی هروی است که درسال ۹۴۶ھ/۱۵۳۹ع کتابی بنام ''ریاض الادویه'' (نشریه ۳ : ۳۲۸) تألیف نموده و بنا برین تا این سال بقید حیات بوده - او مؤلف مثنوی ''فواید الاخیار'' که درسال ۹۱۳ھ / ۱۵۰۷ع سروده شد و رساله ''انوار حکمت[۱]'' که در

* ص ۱، س ۳ -
۱- رش : شماره ۳۲۸ -

سال ۹۱۹ھ / ۱۵۱۳ء باتمام رسید، نیز میباشد ـ اینکه آقای استوری (ص ۹۵۳) **یوسفی** را یکی از دانشمندان قرن نهم هجری پنداشته، صحیح نیست ـ

یوسفی این کلمات را که در فناء و بقاء، طریقت و شریعت است به چند فصل قسمت نموده و نسخهٔ حاضر که در نصائح و مواعظ میباشد فقط فصلِ اولِ آنست ـ

رش : ادبیات ۳۷۳؛ نشریه ۳ : ۳۲۸؛ پیشاور ۱۰۷۸ ـ

آغاز : الحمدلله رب‌العالمین و العاقبة للمتقین ... این چند کلمه‌ایست از انفاس متبرکه ... ابواسمعیل خواجه **عبدالله انصاری** ـ

انجام : ... حضرت ... بنظام الملک نوشت که در رعایت دلها کوش و عذرها نیوش و دین بدنیا مفروش ـ **نظام الملک** در جواب نوشت که تا عمر [را] نظام است این نصیحت او را تمام است ـ

۳۲۸ رساله **انوار الحکمة**

۳۵ (۲)

بخط نستعلیق بتاریخ ۹۹۵ھ/۱۵۸۷ء ـ ۱۵ ورق، $6\frac{1}{2}$×۱۰ انچ، ۱۵ سطر ـ

این رساله در اصل مجموعهٔ ۱۶۵ کلمه است که **یوسفی هروی** (مدون کلمات **عبدالله انصاری**) آن را جمع آوری نموده و بصورت رساله ترتیب داده است ـ درین کلمات نکات تصوف و عرفان و علم و حکمت بیان شده ـ بطوریکه **یوسفی** در آخر این رساله اشاره نموده این کلمات از فرد واحد نیست بلکه سخنان چند تن از عرفاء و حکماء است ـ اینکه آقای ریو در فهرست خود (ص ۳۷، ۸۳۰) و ایتھے در فهرست باڈلین (شماره ۱۲۴۶) این کلمات را به امام **غزالی** نسبت داده اند، شاید صحیح نباشد ـ

تاریخ تدوین این رساله، چنانکه در قطعهٔ زیر از **یوسفی** نظم شده، ۹ ربیع الاول ۹۱۹ هجری/۱۵۱۳ع است۔

از فضل حکیم مبدع این نقش جدید | کامد زان سان که یوسفی می طلبید
بگذشته نه از شهر ربیع الاول | در نهصد و نوزده باتمام رسید

(ورق ۱۳ ب، س ۹، ۱۰)

رش : نشریه ۲ : ۶۳،۶۴؛ نشریه ۳ : ۳۲۸؛ ادبیات ۳۷۳؛ ریوص ۸۳۰؛ باڈلین ۱۲۳۶؛ مجلس ۹ (۱) : ۲۹۵؛ مرکزی ۳۳۹۷/۱۲، ۳۸۵۷/۵۔

آغاز : الحمدلله الذی نوّر مصابیح القلوب بانوارالحکمة و زیّن بساطین الارواح بازهار نعمة... مناجات... و دیدهٔ دل مارا به آثار این کلمات که به ''انوار حکمت'' موسوم است، منور گردان۔

انجام : تمام شد ترتیب این حروف که متضمن سخنان فقراء و حکماست و از عیب تکلف مبرا و معرا، والحمدلله اولاً و آخراً، ظاهراً و باطناً۔

۳۲۹/۸۷ رساله سخنان اهل الله

بخط نستعلیق سعدالله در حدود سال ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ع، در لاهور۔ ۷ صفحه، ۱۸×۱۱ انچ، ۱۵ سطر۔

از مصنف گمنامی، این رساله محتوی اقوال و سخنان عارفانه و دقیق اهل الله است۔ مصنف که اکیداً التماس نموده (ص ۱، س ۳۲) اسم او را در رساله نجویند. از احادیث پیغمبر اسلام صلعم شروع نموده و تا اقوال **شبلی**رح نقل نموده۔ او این کار را بفرمایش پدر و مادر خویش انجام داده۔ رساله مشتمل بر مقدمه و سه باب است۔ در باب اول سخنان پیغمبر صلعم و صحابه و مکالمات صحابه با حضور صلعم۔ باب دوم همه اقوال عربی صوفیاء

است و باب سوم اقوال فارسی صوفیاء را در بر دارد - نام رساله از طرف نگارنده است چون خود مصنف هیچ نامی باین رساله نه گذاشته است -

نسخه ای ازین رساله که یکی از نوادر است در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب (ذخیرهٔ شیرانی شماره ۹۱۸/۲) نیز موجود است -

آغاز : حمد و ثناء مر خداوندی راست که دارند ۀ[1] جهانست و بنا کنندۀ زمین و آسمانست . . . اما بعد سبب تألیف این مختصر آن بود که والدین فقیر . . . باین فقیر امر کردند که باید که برای ما چیزی نویسی از سخنان اهل الله که عمل بآن، سببِ وصول به مقامات عِلّیه و حصول علوم حقیقیه . . . گردد -

انجام : چو گورستان نخستین منزل آمد بین تا آخرین چون[2] مشکل آمد
اگر خواهی صفای آن جهانی بگورستان نشین باقی تو دانی
که آن زنده شود از مرده دیدن بود نقدت بدان عالم رسیدن

۳۳۰ / ۴۴ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی

یا مکاتیب شیخ احمد فاروقی (جلد دوم)

بخط نستعلیق قرن ۱۸ میلادی - ۱۵۵ ورق، $۸\frac{۱}{۲}$ × ۶ انچ، ۱۵ سطر - ناقص‌الاخر -

مرتب و مدون این مکاتیب یکی از مریدان و ارادتمندان **شیخ احمد** سرهندی معروف به مجدد الف ثانی ، متوفی ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء ، آقای **عبدالحی** بن خواجه **چاکر** حصاری (ص ۲ س ۱۱، ۱۲) - میباشد - بنا به اطلاعاتی که عبدالحی در مقدمهٔ این نسخه درج کرده است، مطالب این مکاتیب را حضرت **مجدد**، از مشکاة انوار امام **غزالی** اخذ و اقتباس نموده اند - نیز اینکه وقتی تعداد جلد اول مکاتیب به ۳۱۳ رسید، حضرت سلمه الله سبحانه

۱- دراصل دارند - ۲- دراصل : چه -

فرمودند که باید این جلد را بهمین جا تمام کنی چون موافق تعداد بدر است ـ از کلمات، سلمه الله، معلوم است که تدوین و ترتیب این مکاتیب در زندگی حضرت **مجدد** (قبل از ۱۰۳۴ھ) صورت گرفت ـ طبق مقدمه‌نگار مکاتیب، چاپ لاهور این جلد را **عبدالحی** در ۱۰۲۸ھ/۱۶۱۸ء جمع آوری نموده و اسم تاریخی این دفتر ''نورالخلائق'' است ـ موضوع مکاتیب عشق و عرفان و توحید است ـ

درین نسخه فقط ۹۸ مکتوب موجوداست ـ سابقاً بتصحیح و تحشیهٔ مولانا **نور محمد** در امرتسر و در سال ۱۹۶۶ء در لاهور بچاپ رسیده ـ

رش : ایتهے ۱۸۹۱؛ بانکی پور ۱۶ : ۷۰، ۱۷؛ ڈهاکه ص ۲۹۰، ایوانو ۱۲۶۸؛ پیشاور ۹۳۸، ۹۴۰ ـ

آغاز : الحمدلله حمداً کثیرا .... اما بعد فهذا مکاتیب متضمن لعلوم غریبة و معارف عجیبة ....

انجام : برنهجی که اگر وهم و خیال باآن کلیه مرتفع گردد، ثبوت آن خلل نه پذیرد ـ

۳۳۱ / ۱۸۱ مکاتیب شیخ احمد سرهندی

بخط نستعلیق بتاریخ ۶ محرم ۱۱۴۹ھ/۱۷۳۶ء - ۸۱ ورق (از ورق ۲۰۴ تا ۲۸۷)، $6\frac{1}{2} \times 4$ انچ، ۱۳ سطر ـ

مدون این مکاتیب که قسمتی از جلد دوم مکتوبات حضرت **مجدد** است، **عبدالحی** بن خواجه **چاکر** حصاری است ـ در نسخهٔ حاضر فقط ۱۹ مکتوب است باین شرح :

اول در اقسام انسان، دوم در بیان موجودات، سوم در طلب علم، چهارم در بیان تجرید و تفرید، پنجم در عشق و محبت، ششم در اوصاف جان و روح، هفتم در نزول بلا، هشتم در وصول، نهم در تصفیهٔ باطن، دهم در رضا از بلا، یازدهم در شریعت و طریقت و حقیقت، دوازدهم در استقامت و مردانگی، سیزدهم در عیب های دنیا و بلاهای او، چهاردهم

در اینکه عقل علت معرفت هست یا نیست ، پانزدهم در ترک دنیا، شانزدهم در توبه، هفدهم در نیت، هیجدهم در بندگی، نوزدهم در افعال و احکام خداوند۔

در آخر نسخه شجرهٔ منظوم قادریه و قصیده‌ای برای حضرت **غوث اعظم** نقل شده است ۔ هر دوی این منظومه بزبان اردوست۔ بعد ازان یک صفحه دارای توضیح اصطلاحات صوفیه مثل میخانه، بتکده، ترسا، می، کلیسا، محبوب، ساقی و مطرب وغیره است۔ بعد ازان ۲۰ صفحه دارای غزلیات از استادانِ شعر است ۔ بروَرق ۳۷۲ و ۳۷۴ مهری از سید **اجمل** بن سید **باقر** بتاریخ ۱۱۴۹ھ / ۱۷۳۶ء نیز ثبت است۔

آغاز : خدایا رحمتت دریای عام است وزانجا قطره‌ای مارا تمام است
اگر آلایش خلق گنه‌گار بدان دریا فرو شوئی بیکبار
نگردد تیره آن دریا زمانی ولی روشن شود کار جهانی

ای برادر بر حکم حدیث، مردم همه بر سه قسم اند۔ قسمی مشابهٔ بهایم اند۔ همت ایشان بر اکل و شرب و نوم و مباشرت است چنانکه در کلام مجید میفرماید . . .

انجام : پس جواب آن باشد که اگر قدیم نباشد و اگر موجد نباشد نیز واجب نبود۔ پس هر کرا درست گردد که اسناد وجود بدوست، چاره نیست که گوید۔ ایجاد صفتی است مر او را ضروریة الوجود۔ تمام شد۔

۳۳۲
۲۲

تجلیات الجمال

(شرح لمعات عراقی)

بخط نستعلیق، در حدود سنه ۳۰ جلوس محمد شاه (۱۱۶۱ھ/۱۷۴۸ء)- ۱۱۵ ورق، ۸½ × ۵ انچ، ۱۵ سطر- نسخهٔ کرمخورده-

مؤلف این اثر حضرت شیخ **نظام الدین** تهانیسری بن **عبدالشکور** الفاروقی تهانیسری (ص آخر س آخر) متوفی ۱۰۳۵ھ/۱۶۲۵ء یا ۱۰۳۶ھ/۱۶۲۶ء میباشد که ۲۸ لمعهٔ

عراقی متوفی ۶۸۸ھ / ۱۲۸۹ء را درین کتاب شرح داده و مقدمهٔ مفصلی نیز بران نگاشته ـ او برادر زاده و داماد جلال‌الدین تهانیسری متوفی ۹۸۹ھ/۱۵۸۲ء بوده ـ قسمتی ازین تألیف را در مکهٔ معظمه و قسمتی را در مدینهٔ منوره ساخته است ـ مهری بر سرورق ثبت است که خیلی دست خورده است ولی باز هم کلمات ''سنه ۳۰ جلوس میمنت لزومش محمد [شاه؟] . . . شیخ نظام الدین'' خوانده میشود ـ بنظر بنده این تاریخ سال کتابت نسخه است ـ اسم کتاب را که در ص ۱، س ۱ آمده بر سرورق نیز نگاشته شده ـ او مؤلف رساله بحرالتصوف (رش ایتهے ۱۲ / ۱۹۲۳؛ عباسی ۱۶۰) نیز هست ـ

رش : باڈلین ۱۲۵۴؛ عباسی ۱۶۰؛ ایتهے ۱۲ / ۱۹۲۳؛ و شماره ۳۲ بر صفحه ۳۳۷ ـ

آغاز : الحمد لله الذی نوّر وجه حبیبه بتجلیات الجمال . . . جمیع محامد مختص است مر حضرت وجود مطلق را که . . .

انجام : . . . . تمام شد شرح لمعات من بندگی حضرت شیخ نظام‌الدین .

۳۳۳ / ۴۳ لطائف الحدائق من نفائس الدقائق*

یا

اشارات لطیفی

بخط نسخ کم نظیر که بگمان غالب تحریر قبل از ۱۰۶۸ھ/۱۶۵۷ء (آخرین سال حکومت شاهجهان) است ـ ۱۹۰ ورق، ۸ × ۶ انچ، ۱۶ سطر ـ ناقص الاخر ـ

مؤلف این کتاب که شرح حدیقة الحقیقهٔ سنائی است، عبداللطیف بن عبدالله العباسی المولوتنی (ص ۱ س ۵، ۶) متوفی ۱۰۴۸ھ / ۱۶۳۸ء است ـ او تألیف این کتاب را در سال ۱۰۴۰ھ / ۱۶۳۰ء شروع و در سال ۱۰۴۲ھ / ۱۶۳۲ء بپایان رسانید ـ ''اشارات لطیفی'' (۱۰۴۲) نام تاریخی این کتاب است ـ کتاب را بنام شاهجهان (۱۰۳۷ - ۱۰۶۸ھ /

* ص ۱، س ۳ ـ

۱۶۲۷ء-۱۶۵۷ء) معنون ساخته ـ نسخهٔ حاضر بلا شک متعلق به کتابخانهٔ شاهی بوده و بنا برین قبل از ۱۰۶۸ھ/ ۱۶۵۷ء تهیه شده ـ مؤلفِ این اثر همان دانشمندیست که ''نسخهٔ ناسخهٔ'' مثنویِ معنوی و لطائفِ اللغاتِ او معروف است ـ

مقدمه را ''راستهٔ خیابان'' ابواب را ''گل سر سبد'' و فصول را ''چهار چمن'' نامیده ـ ذکر تألیفات دیگر او در کتاب استوری (ص ۸۰۷، ح ۵) هست ـ این کتاب در ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۶ء از طرف مطبع نولکشور (هند) بچاپ رسیده ـ آقای استیفن سن (Stephenson) این کتاب را در سال ۱۰۳۸ھ / ۱۶۲۸ء بتکمیل رسیده دانسته است که صحیح نیست ـ

رش : ایتهی ۹۲۳؛ بانکی پور ۱ : ۲۵؛ علیگڑھ (سبحان) ص ۹۴؛ استوری ۸۰۷، ح ۵ ـ

آغاز : این گلدسته‌ایست از ریاحین . . . سخنوری . . . مجموعه‌ایست از لطائف نسخهٔ فرحت افزا ـ

انجام : برای ایشان عذابی خوار کننده و گفت پیغمبر علیه السلام گذاشتم من کتاب الله . . . .

۳۳۴ مجمع البحرین

۱۸ (۱)

بخط شکستهٔ فنی ریز لطف‌الله حسینی ترمذی بسال ۱۰۶۵ھ/۱۶۵۵ء ـ
۹ ورق، ۹½ × ۵½ انچ، ۱۹ تا ۲۱ سطر ـ

مؤلف این رساله **داراشکوه** (متولد ۱۰۲۴ھ/۱۶۱۵ء و متوفی ۱۰۶۹ھ/۱۶۵۸ء) پسر ارشد **شاهجهان** است و رساله را بسن ۴۲ سالگی در بیان رموز حقیقت تألیف نموده ـ چنانکه در آخر رساله مسطور است تاریخ تألیف این رساله ۱۰۶۵ھ/۱۶۵۵ء است ـ بنابرین یکی از نسخ معاصر و قدیمترین میباشد ـ نام رساله در آغاز و انجام نسخه آمده و اسم مؤلف آن در ص ۱، س ۱ ضبط است ـ این رساله بسال ۱۹۲۹ میلادی در کلکته بچاپ رسیده ـ در حاشیهٔ این رساله شاید قسمتی از ملفوظات **خواجهٔ احرار** (شماره ۳۳۵) نقل شده ـ

رش : ریوص ۸۲۸؛ باڈلین ۱۲۴۱/۱۳ ۱۸۲۰؛ ایوانو (کرزن) ۶۸۱؛ بانکی‌پور ۱۶ : ۱۳۰؛ ایتهے ۴۱۷/۶ وغیره ـ

آغاز : بنام آنکه او نامی ندارد بهر نامی که خوانی سر برآرد

انجام : چنانچه ظاهر گردانیدیم در اول خلقت و این اشاره به بی‌نهایتی او دال است ـ الحمد لله والمنه که توفیق اتمام این رساله مجمع‌البحرین یافته شد در سال یکهزار و شصت و پنج هجری [۱۰۶۵] که چهل و دویم از سنین عمر این بی اندوه بود و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین ـ

۳۳۵

۱۸ (۲)

بیان عناصر

یا

ملفوظاتِ خواجهٔ احرار

بخط شکسته، در حدود سال ۱۰۶۵ھ/۱۶۵۵ء، در حاشیهٔ نسخهٔ شماره ۳۳۴ ـ

اسم مؤلف این رساله که مبنی بر مطالب دینی و عرفانی است، معلوم نشد ـ چون خط و کاغذ و مرکبِ این رساله با کتاب شماره ۳۳۴ که مکتوبه ۱۰۶۵ھ/۱۶۵۵ء است یکیست، میشود با اطمینان خاطر گفت که این رساله نیز در همان سال نوشته شده ـ نسخه ای ازین رساله در فهارس معروف شناخته نشد بنابرین یکی از نوادر بنظر میرسد ـ

آغاز : **خواجهٔ احرار** قدس سره میفرماید که اگر دانم کافری در خطا زمزمهٔ توحید به هنجار میسراید میروم و ازو میشنوم و می آموزم و منت میکشم ..... بیان عنصر : بدانکه عنصر پنج است و مادهٔ جمع مخلوقات ـ

انجام : آنچه شمار ز بعد کهرب و دهکهرب[1] ، ای پسر مها پدم است .....

۱- دراصل : هکهرب ـ

۳۳۶
۳۴

رساله رموزات خفیه*

(ملفوظات شیخ شهاب‌الدین قادری هامانی)

بخط نستعلیق شکسته آمیز قرن ۱۸ میلادی - ۱۴ ورق، ۳/۴ ۶×۴ انچ، ۱۵ سطر -

مرتب و مدون این ملفوظات یکی از مریدان شیخ شهاب الدین قادری **هامانی**، شیخ **جمال الله** است (ص ۱، س ۴) - موضوع این رساله سلوک و طریقت، مقامات مشائخ و سالکان راه حقیقت، حبس نفس، اسم ذات، اسم اعظم، مقام جبروت و لاهوت و ملکوت و ناسوت است - در آخر رساله بعضی اوراد و وظائف نیز نقل شده -

جمال الله اولین بار درغرهٔ رمضان المبارک ۱۱۱۳ھ / ۱۷۰۱ء بزیارت و بیعت شیخ **هامانی** مشرف گشته و در همان ایام مأمور شد که ملفوظات را جمع کند - بنا برین تدوین و ترتیب این رساله بسال ۱۱۱۳ھ/۱۷۰۱ء شروع شده - دو رسالهٔ عربی نیز بااین اثر مجموع است -

آغاز : الحمد لله رب العالمین مظهر کل یوم هو فی شأن .. اما بعد مرقوم آنکه سبب تألیف این کتاب رساله ایست ..

انجام : و روح قدیم در وجود ماند و هرگز ازو جدا نمیشود و بدانکه روح قدیم را روح انسانی نیز گویند -

* ورق ۲ ب، س ۱ -

۳۳۷
۶

رساله تصوف

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری - ۳۲ ورق، $\frac{1}{2}$۷ × ۵ انچ، ۱۷ - ۱۸سطر - ناقص‌الاخر -

اسم مؤلف و نام این رساله که دران بوسیلهٔ مناظره و مذاکرهٔ حیوانات و پرندگان مسایل صوفیانه را بیان کرده اند، معلوم نشد - رساله مشتمل بر ۱۳ فصل بوده ولی در نسخهٔ موجود فقط ده فصل محفوظ است -

بر سر ورقِ نسخه مهر ۱۱۱۵ھ / ۱۷۰۳ع ثبت است و ورق آخر تاریخ ۱۱۲۷ھ / ۱۷۱۵ع نیز دارد -

آغاز : حمد و ثناء مر خدای را جل جلاله و عم نواله، آن صانعی که ذرهٔ خاک کثیف را از حضیض مرکز . . . .

انجام : ساعتی سر در گریبان کشید - پس گفت ترا حکیم عراق میگویند، بجهت آن آمدهٔ که تا تعلیم حکمت و دلایل و حجت گوئی، این سطح و طامات و لایعنی خرافات است -

۳۳۸
۱

رساله تصفیة‌القلب و تجلیة‌الروح

بخط نستعلیق شکسته آمیز هدایت‌الله ولد شیخ عمر حکیم مشهدی در حدود ۱۱۴۵ھ / ۱۷۳۲ع - ۱۲ ورق، ۷ × $\frac{1}{2}$۳ انچ، ۱۱ سطر - ناقص‌الاول -

اسم مؤلف این رساله که در بیان تزکیهٔ نفس و تصفیة القلب و تجلیة الروح، واجب الوجود و ممکن الوجود وغیره است ، معلوم نشد - بحث‌های خوبی در باب فناء و رضا و نیز دربارهٔ عقل و قلب و ایمان دارد که آن را لشکر عقل و لشکر قلب و لشکر ایمان گفته - در آخر ذکر بعضی از اعتقادات و مراقبات است و بعد ازان۶ صفحه از اشعار صوفیانه منقول است -

آغاز : ... الوصول الی وجهک الکریم .... ای عزیز طالب را باید که از صفات خود فانی شود ....

انجام : و سرّ او با حق مستتر گردد ـ المؤمن خواص الرحمن اینست والله اعلم بالصواب ـ

۳۳۹
۳۱

رساله واردات درد

بخط نستعلیق بتاریخ ۹ رجب ۱۲۵۳ھ/۱۸۳۷ء - ۳۶ ورق، ۶ ۱/۲ × ۵ انچ، ۱۳ سطر - ناقص الاخر ـ

مؤلف این رساله شاعر و عارف معروف قرن دوازدهم هجری خواجه میر محمدی المتخلص به **درد** (متولد ۱۱۳۳ھ/۱۷۲۰ء و متوفی ۱۱۹۹ھ/۱۷۸۵ء) معروف به خواجه **میر درد** است ـ (ص ۱، س ۲) ـ وفات او را بعضی ها در سال ۱۲۰۲ھ / ۱۷۸۷ء نیز گفته اند (ایوانو (کرزن) ۳۰۵م) ـ اسم پدرش میر **محمد ناصر** عندلیب که دیوان فارسی‌اش بنام ''ناله' عندلیب'' موجود است ـ گرچه خواجه **میر درد** دیوانی بزبان فارسی نیز دارد ولی بین مردم شبه قارهٔ پاکستان و هند بیشتر از حیث شاعر اردو معروف است ـ

درین رساله، خواجه هرچه گه گاهی در باب وجود موجودات، بطلان وجود ممکنات، ترک اسباب و مراعات، غفلت و حیرت، فناء و بقاء، صبر و شکر و شکایت وغیره بقلب او وارد میشد بصورت نثر و رباعیات بیان نموده ـ خواجه این رساله را که مشتملبر مقدمه و ۶۰ وارد است و هیچ ابواب و فصولی ندارد، بفرمایش برادر خود خواجه **میر اثر** ترتیب داده (ص ۱) ـ خواجه بعد از ترتیب این رساله، رساله‌ای بنام ''نالهٔ درد'' نیز تألیف نموده که سال تألیفش ۱۱۹۰ھ / ۱۷۷۶ء است ـ خود ایشان در سال ۱۱۸۰ھ شرح این رساله[۱] بنام ''علم الکتاب'' نوشتند که در سال ۱۳۰۸ھ/۱۸۹۰ء در مطبع انصاری (دهلی) بچاپ رسید ـ بنا برین سال تألیف این رساله قبل از ۱۱۸۰ھ/۱۷۶۶ء میباشد ـ تألیفات دیگر خواجه 'اسرار التوحید، آه سرد، شمع محفل' دواوین فارسی و اردو میباشد ـ

رش : ایوانو (کرزن) ۴۰۵؛ ایتھے ۱۹۱۲؛ بانکی پور ۱۶ : ۸۵ -

آغاز : الحمد لله العلیم الملهم والصلوة والسلام . . . . اما بعد میگوید فقیر خواجه میر محمدی المتخلص به درد . . .

انجام : و الّا آهسته آهسته آن پراگندگی رفع میگردد و این حالت قبض و بسط [که] تا زندگی است همه را وارد میشود -

۳۴۰
―
۳۳

رساله نالهٔ درد

بخط نستعلیق بتاریخ ۲۳ صفر ۱۲۵۳ھ/۱۸۳۷ء - ۸۷ ورق، ۶¾×۵ انچ، ۱۳ سطر -

رسالهٔ حاضر نیز یکی از آثار خواجه **میر درد** (ورق ۲ب، س ۷) متوفی ۱۱۹۹ھ/۱۷۸۵ء یا ۱۲۰۲ھ (۱۷۸۷ء) است که ذکرش زیر شماره ۳۳۹ گذشت - هرچه درباب موضوعات عشق و عرفان بقلب و ذهن خواجه وارد میشد، آنرا بصورت نظم و نثر برای احباب میگفت - این ملفوظات را برادر خواجه، محمد **میر اثر** جمع آوری نموده و هر یکی ازانها را 'ناله' نامیده و بصورت رساله ترتیب داد - رساله مشتمل بر ۳۴۱ ناله است - این رساله در ۱۱۸۴ھ/۱۷۷۰ء شروع و درسال ۱۱۹۰ھ/۱۷۷۶ء بپایان رسیده - مقدمهٔ این رساله از قلم خود مصنف است - درین رساله خواجه **میر اثر** تالیفات دیگر خواجه **میر درد** را ذکر نموده و گفته که 'نالهٔ درد' آخرین تالیف اوست (ورق ۸ ل) - درین رساله اسم ''نالهٔ عندلیب'' (بانکی پور ۱۶ : ۸۵) که تالیف پدر ایشان **ناصر** عندلیب است، را با عقیدت و ارادت زایدالوصفی ذکر نموده - این رساله در مطبع انصاری (دهلی) بچاپ رسیده -

رش : ایوانو (کرزن) ۴۰۳؛ بانکی پور ۱۶ : ۸۷ -

آغاز : حمد الهی کجا از دست من بی دستگاه کما هو حقه سر انجام[1] خواهد یافت تا زبان خامه بان تر نمایم -

---

۱- دراصل : ایام -

انجام : از بسکه ناله‌ها همه در یاد ناصر[1] است
تعداد آن موافق اعداد ناصر است

۳۲۱ / ۱۱۰ مکتوبات شاه اسمعیل شهید

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری - ۲۶۳ ورق، ۹×۶ انچ، ۱۵ سطر -

این مکتوبات که بین سالهای ۱۲۴۳ھ/۱۸۲۷ء و ۱۲۴۴ھ/۱۸۲۸ء باحباب فرستاده شد نگاشتهٔ **شاه اسمعیل** متوفی ۲۴ ذیقعد ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء است که یکی از پیروان **سید احمد** متوفی سال ۲۴ ذیقعد ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء بوده - هر دوی این بزرگ بتاریخ مذکور بمقام بالاکوٹ (نزد پیشاور) بدست دسته‌های جنگی سیکها جام شهادت نوشیده بودند - در اغلب این مکتوبات مسایل دقیق و عمیق عرفانی بیان شده - بنابه نظر مولانا **غلام رسول** مهر این مکاتیب را یکی از مریدانش بفرمایش نواب **وزیرالدوله** والی ٹونک متوفی ۱۸۶۴ میلادی جمع آوردی نموده است - در اولِ نسخه دو سه نامهٔ عربی قرار دارد و بعد مکاتیب فارسی نقل شده -

نسخه‌ای ازین مکاتیب که یکی از نوادر است، در کتابخانهٔ مولانا **غلام رسول** مهر، در لاهور، نیز محفوظ است -

آغاز : الحمد لله علی الذات عظیم الصفات سمی السمات کبیر الشان جلیل القدر .... (از ورق ۱۰ الف، س ۳ که فارسی است) سپاس بیقیاس و ستایش نیاز اساس مر حضرت خداوندیرا جلت عظمة و عمت رحمته که مؤمنان پاک و مسلمانان چست و چالاک را بفرمان واجب الاذعان ..... مخاطب فرمود -

انجام : از راه لطف و احسان نمود و در عطای مال دربارهٔ آن بی همال افزود - اگر مرا ..... خواندی ضرر تلطف قدر ... مرا بنهفتی، باقی والسلام -

---

۱- اشاره به خواجه میر محمد ناصر عندلیب، پدر میر درد است -

۳۴۲

۱۵۱ (۲)

رساله نظامیه

بخط نستعلیق یازدهم محرم ۱۲۳۸ھ/۱۸۲۲ء - ۷ صفحه، ۱۱×۶ انچ، ۱۲ بیت -

مؤلف این رسالهٔ منظوم که در بیان موضوعات تصوف مثل کمالات وجود، تأکید حفظ المراتب، مراتب ذات حق وغیره است، مولانا **غلام محی الدین** قصوری متوفی ۱۲ صفر ۱۲۷۰ هجری/۱۸۵۳ء است - او عالم و عارف عصر خود بوده و چندین تألیف مهم مثل 'تحفهٔ رسولیه' و 'مکاتیب طیبه' (شماره ۳۴۳) وغیره ازو بیادگار مانده است - او این رساله را بنام و بفرمایش حضرت **نظام الدین** کهیم کرنی تألیف نموده - دربارهٔ نام رساله گفته :

چو از بهر **نظام** این در کشادم　　**نظامیه** ازان نامش نهادم

(۴ ب)

نسخهٔ دیگری ازین رساله در فهارس معروف دیده نشد بنابرین یکی از نوادر بنظر میرسد -

آغاز : بنام آشکارا و نهانی　　بنام آن بلند از هر گمانی
بنام آنکه نامش نامها شد　　زبر شد زیر شد خور شد سها شد

انجام : ز توفیقت چراغی نه براهم　　قریشی کن چو زنگی روسیاهم
غلام محی الدین کن دردو عالم　　چگویم بیش ازین والله اعلم

۳۴۳

۴۱

مکاتیب طیبه

بخط نستعلیق اوایل قرن چهاردهم هجری - ۵۳ ورق، ۷×۶ انچ، ۹ سطر -

مؤلف و مرتب این مکاتیب که باحباب و دوستان و مرشد خود نوشته شد، مولانا **غلام محی الدین** قصوری (ورق ۱ب، س ۵ و ۲ ا، س ۶) متوفی ۱۲ ماه صفر ۱۲۷۰ هجری/

۱۸۵۳ء است ـ درین مجموعه بعضی از مکاتیب منظوم نیز هست ـ نامه‌هائی که بمرشد نوشته دربارهٔ مکاشفات حقیقت و مسایل دقیق عشق و عرفان است ـ نسخه‌ای ازین مکاتیب مکتوبه ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء در کتابخانه دانشگاه پنجاب لاهور (ذخیرهٔ شیرانی شماره ۵۰۱) نیز موجود است ـ ملفوظات مولانا **غلام محی‌الدین** را یکی از مریدانش بنام شیخ **جان محمد** بعنوان 'کلمات طیبات' ترتیب و تدوین نموده ـ

رش : شیرانی ۲ : ۳۷۴ ـ

آغاز : بعد از ابداع بدایع محامد تحیات الهی و پس از اصطناع صنایع بمقاصد صلوات حضرت رسالت پناهی . . . . چند مکاتیب . . . . صورت تبلیغ و ترسیل یافته بودند بتقاضای بعضی احباء درین دو سه اوراق[1] از سواد به بیاض آورده شد ـ

انجام : باشد که شافی بیمثال بتوسط آن کریم آیخصال این علیل الوجود [را] صحیح البنیه گرداند، انشا الله تعالی اجر جزیلِ همهٔ این عمل نبیل در دو جهان مترتب خواهد شد ـ

۳۴۴ رساله حسنیه

۵۰

بخط شکسته ، در حاشیهٔ نزهة‌الارواح (شماره ۳۰۱) ـ کتابت قرن ۱۳ هجری بنظر میرسد ـ ۱۰۰ ورق، در حدود ۲۰ سطر ـ

مؤلف این رساله که در اصلِ نسخه نامش ''حسنه'' نوشته شده (ص ۱، س ۱۵، حاشیه) شیخ **عزّالدین** آملی (ایتفی ۶۲۴/۱۱۸۹) که در زمان **حسن مت نامی**، والی مازندران میزیسته و رساله را بنام او کرده ـ او ''شرح نهج البلاغه'' را در سال ۵۹۴ھ/ ۱۱۹۷ء بپایان برده ـ رسالهٔ حاضر که در بیان واجب الوجود، ممکن الوجود، و اعتقادات و عقاید اسلامی است، دارای مقدمه و دو باب است ولی درین نسخه فقط مقدمه و دو فصلِ بابِ اول نقل شده ـ

۱- فارسی دانان بعضی اوقات معدود را بصورت جمع هم میآوردند ـ

رش : ریو ص ۳۵؛ ایتھے ص ۱۱۸۹/۳۶۸؛ برلن ص ۳۴۶؛ سپه سالار ۲ : ۵۷-۵۹؛ حقوق ۱۰۰ -

آغاز : حمد بیحد و ثنای بیعد مر واجب‌الوجودیرا که نظام اصول از فیض جود اوست ....اما بعد این رساله مسمی به ''رساله حسنیه'' در بیان اعتقادات و عقاید.... به اختصار نه اطناب و اکثار، مشتمل بر مقدمه و دو باب -

انجام : فصل سیوم در صفات سلبیه یعنی صفاتی که خدایتعالی منزه و مقدس است ازان، روا نباشد که ذات مقدس او را بآن نسبت کنند - مسئله، خدایتعالی واحد است یعنی یکیست و او را شریک و نظیر و مثل و مانند نیست، یکتای بی همتاست زیرا که اگر او را ....

۳۴۵ / ۳۷ رساله فی بیان حقیقت‌الوجود

بخط نستعلیق ناشیانه که تحریر اواخر قرن ۱۷ میلادی بنظر میرسد - ۲۵ ورق، ۹ × ۶ $\frac{1}{2}$ انچ، ۱۹ سطر -

اسم مؤلف این رساله که در بیان مسایل عرفان از قبیل حقیقت الوجود، واجب الوجود و ممکن الوجود وغیره است، معلوم نشد - او در بیان مسایل، از آیات قرآنی و احادیث نبوی استناد جسته - ممکن است این رساله قسمتی از کتاب دیگری 'مثل چهل مجلس' و یا 'ملفوظات حضرت علاءالدوله سمنانی' وغیره باشد -

آغاز : فی بیان حقیقت الوجود قال الله فاطر السموات والارض .... واجب الوجود حق است و او را وجود مطلق، و ممکن الوجود عالم است ...

انجام : چون در آموختن سیاق طریق راست کردنِ باطل شاغل حق باشد، آموختن بزه است و اجر آن لازم آمده - نیست فی جواهرالفتاوی و فی العلوم ...... انّ لصاحب العلم . . . والعدوان -

۳۴۶
۳

راحت الروح و حکمت الفتوح*

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۳۱ ورق، ۷ × ۴½ انچ، ۱۱ سطر- ناقص الاخر-

مؤلف این رساله که در چهار علم سرّی، (سیمیا، ریمیا، کیمیا و هیمیا) است، حضرت سید **علاء الدین** شهاب الحسینی عرف کنتوری (ص ۱، س ۳ و ص ۷، س ۷ و ورق ۲۸ ب، س ۳) است - او شاگرد شیخ یحیٰی بوده (ص ۹، س ۹) که بتاریخ ۲۰ رمضان ۸۵۰ھ فوت کرده (نزهت الخواطر اردو ۳ : ۲۱۳) و این رساله را بتاریخ ۲۳ ذی‌الحجه ۹۷۰ھ (ص ۱۱، س ۶،۷) تألیف نموده - ذکر شخصی بنام **سلطان محمد** درین رساله (ص ۱۲، س ۳،۵) آمده که مؤلفِ نزهة‌الخواطر اردو ۲ : ۱۱۳، او را سلطان **محمد تغلق** (۷۲۵ - ۷۵۲ھ/۱۳۲۵ - ۱۳۵۱ع) پنداشته و بنا بران مؤلف (کنتوری) را معاصر این سلطان نوشته که صحیح نیست -

در آخر رساله ذکر اسمای باری تعالیٰ است و بعد بعضی اوراد و ادعیه با فضایل و تأثیر آنها نیز بیان شده - بعضی مطالب را از ''خزانهٔ جلالی'' مؤلفه مخدوم جهانیان جهانگشت متوفی ۷۸۵ھ/۱۳۸۳ع گرفته و نوشته - چنانکه خود مؤلف نیز گفته ''این رساله کمتر در جهان است'' (ص ۳۰، س ۷) نتوانستم در فهارس معروف پیدا کنم و بنابرین یکی از نوادر است -

آغاز : الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین ...... بدانکه این رساله حضرت سید **علاء الدین** شهاب الحسینی عرف کنتوری ..... چهار علم درین رساله بیان فرموده ایم، علم سرّی ...

انجام : اگر خواهد که با خضر ملاقات کند چهل روز نیم شب برخیزد - دو رکعت نماز بگزارد و در هر رکعت قل هوالله احد و سلام ... [خواند]-

* ص ۱، س آخر و ص ۱۵، س ۹ -

۳۴۷
۲۰

مرآت مداریه

بخط نستعلیق بتاریخ ۲۸ ربیع‌الاول ۱۳۱۲ھ/۱۸۹۴ء - ۹۴ ورق، ۹ × ۶ انچ، ۱۳ سطر -

مؤلف این کتاب که مشتمل بر احوال و اقوال شیخ **بدیع‌الدین** ملقب به ''شاه مدار'' متولد ۷۱۵ھ / ۱۳۱۵ء و متوفی ۸۴۰ھ / ۱۴۳۶ء است، **عبدالرحمن** چشتی بن **عبدالرسول** (ص ۱، س ۶) متوفی ۱۰۹۴ھ/۱۶۸۳ء میباشد - او مطالب رساله ''ایمان محمودی'' از قاضی **محمود** کنتوری و ''لطائف اشرفی'' از میر سید **اشرف** جهانگیر سمنانی را نیز به کتاب خود افزوده - اطلاعاتی دربارهٔ بعضی از سلاطین و مشایخ نیز درج نموده - تاریخ تصنیف این کتاب ۱۰۶۴ھ / ۱۶۵۴ء (ورق ۳ الف) میباشد - او مؤلف چندین اثر مهم مثل مرآة مخلوقات، مرآة الحقائق، اوراد چشتیه، مرآة الاسرار، و مرآة مسعودی وغیره نیز میباشد -

رش : ریو ص ۳۶۱ ل، ۹۷۳ ل؛ ایوانو ۲۶۳؛ بانکی‌پور ۸ : ۶۳؛ استوری ۱۰۰۶: شیرانی ۱ : ۸۱ -

آغاز : الحمد لله الذی خلق الاشیاء و هو عینها یعنی شکر میگویم من آن پروردگار عالمیانرا که خلقت جمیع اشیاء عین مظهر اوست -

انجام : و بعد از چند ایام[۱] عمارت روضهٔ متبرکه حسب حکم سلطان **ابراهیم شرقی** باهتمام پسر میر **صدر جهان** جونپوری باتمام رسید - پس از آنوقت قصبه مکنپور قبلهٔ حاجات عالم بگردید -

۱- رک به یادداشتی در حاشیهٔ ص ۲۹۶ -

۳۸۴
۱۸۰

مناقب غوثیه

یا

مناقب غوث اعظم

بخط نستعلیق بتاریخ ۱۱۴۸ هجری/۱۷۳۵ء در خانهٔ قادر خان ترین - ۹۱ ورق، $6\frac{1}{2}$ × ۴ انچ، ۱۳ سطر- ناقص الاول -

مناقب شیخ **عبدالقادر** جیلانی معروف به غوث اعظم (متوفی ۵۶۱ھ/۱۱۶۶ء) است که یکی از معتقدانش بنام **محمد صادق** شهابی در اوایل قرن یازدهم هجری آنرا جمع آوری نموده - در آخر این نسخه غزلیات و ابیات شعرای مختلف و کرامات خواجه **حسن بایزید** و بزرگان دیگر نیز درج است - این رساله بسال ۱۸۸۶ میلادی در بمبئی بچاپ رسیده -

رش : استوری ص ۱۰۱۳؛ ایوانو ۲۶۸ - ۲۷۰؛ ایوانو (کرزن) ۷۶؛ ایتهے ۱۷۹۹؛ بانکی پور ۱۷ : ۱۵۸۹؛ آصفیه ۱ : ۹۰۴؛ اورینٹل کالج میگزین ۳ / ۱ / ۶۹؛ پیشاور ۱۰۱۴؛ ۱۰۹۴ -

آغاز : .... تشریف .... و شیخ اجل عارف بالله **سید قادری بنکانی** قدس سره در سفینهٔ خود باین نهج نوشته اند -

انجام : حاجت خود را عرض کند و ملایم حاجت آیتی بخواند و در هر قدمی برین نوع عمل کند و در هر قدمی سلام گوید -

۳۴۹
۱۸۱ (۲)

کرامات اولیاء

بخط شکسته ریز - در حاشیهٔ مکتوبات امام ربانی (شماره ۳۳۱) از صفحه ۲۰۷الف - ۲۳۹ب ناقص الاخر - از روی خط و کاغذ و مرکب وغیره مکتوبه در حدود ۱۱۵۰ھ/۱۷۳۷ء -

از مؤلف گمنام این نسخه محتوی کرامات و فضایل اولیاء مثل حضرت **بایزید بسطامی** (متوفی ۲۶۱ یا ۲۶۴ھ/ ۸۷۴ یا ۸۷۷ء)، **احمد** خضرویه، **داؤد** طائی، شیخ **حبیب** عجمی و **جنید** وغیره است -

آغاز : نقلست که حجت [الاسلام] سلطان‌الدین **بایزید بسطامی** قدس الله سره، به در مسجد رسیدی - ساعتی باستادی و بگریستی و متحیر شدی -

انجام : و آن برکت خُلق نیکوی شیخ بود که در طریقت داشت -

افعال نکو که در ازل رهبر ماست
مقبول خدای [و] هادی محشر ماست
با خَلق جهان خُلق نکو باید داشت
چون خُلق نکو سیرت پیغمبر ماست

۳۵۰ / ۳۷۴ ترجمه مقصود المؤمنین

بخط نستعلیق نتها ولد اخوند شیخ نور محمد بتاریخ ۱۴ ربیع‌الثانی ۱۲۲۴ھ/۱۸۰۹ء - ۹۵ ورق، ۷×۵ انچ، ۱۲ سطر -

اسم مترجم این کتاب معلوم نشد - 'مقصود المومنین' اثر **بایزید** انصاری بن **عبدالله** قاضی (آصفیه ۱ : ۳۹۰) بزبان عربی است و دارای مطالب تصوف مثل معرفت توحید، علم، ایمان، خوف، رجا، معرفت نفس، قلب روح، دنیا، آخرت، توکل و قناعت، توبه، شریعت، طریقت و حقیقت وغیره در ۱۲ فصل میباشد -

ممکن است این ترجمهٔ فارسی که بین‌السطورِ متن عربی مسطور است بدستخطِ خود مترجم باشد که عبارات نسخهٔ 'مقصود المومنین' خود را بفارسی ترجمه نموده، چون خط و مرکب این ترجمه از خط کاتب اصل نسخهٔ عربی جداست -

آغاز : ثنای مر خدائی را آنچنانکه بشمار دانسته شدست او - پس آن بسیارست بل بسیار تر -

انجام : بهشت بهر فرمان بردارانست و اگر باشد بنده و حبشی و دوزخ مر گناهگارانراست و اگر باشد سید و قریشی - تمام شد این رساله -

فقه و اوراد

۳۵۱ صلوة مسعودی
۳۹ (جلد دوم و سوم)

بخط نستعلیق ناشیانه که تحریر قرن دوازدهم هجری بنظر میرسد - ۲۹۳ ورق، $8\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{2}$ انچ، ۱۹ - ۲۱ سطر -

مؤلف این کتاب که محتوی مسایل فقهی مثل زکوٰة و روزه و حج و نکاح و طلاق وغیره است، **مسعود** بن محمود بن **یوسف** سمرقندی است که در اواخر قرن ششم هجری میزیسته است - مؤلف اسم خود را در مقدمهٔ جلد اول کتاب که ۷۴ باب دارد داده است - جلد دوم نیز مشتمل بر ۷۴ باب است و جلد سوم ۳۲ باب و فصول متعددی دارد -

نسخه‌ای ازین اثر معروف مکتوبه ۱۲۸۶ھ/۱۸۵۶ع درکتابخانهٔ دانشگاه پنجاب، لاهور (ذخیرهٔ شیرانی) و دیگری مکتوبه ۱۲۹۱ھ/۱۸۶۸ع درکتابخانه بانکی پور پتنه محفوظ است - این کتاب در سال ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۵ع در بمبئی چاپ و منتشر شده -

رش : بانکی پور ۱۴ : ۷۶، ۷۷؛ ایوانو ۱۰۲۳؛ عباسی ۶۳ - ۶۵؛ شیرانی ۲ : ۲۹۲؛ ریوص ۱۴ ل؛ مرکزی ۱۰۶۲ / ۳ -

آغاز : (ج ۲) رب یسر ولا تعسر بسم الله الرحمن الرحیم و تم بالخیر و به نستعین .... فصل باب اول دربیان چیزها که بروی مسح روا بود -

انجام : (ج ۳) .. و ایشان از پیغامبر صلعم بتلقین یاد گرفته اند و الله اعلم بالصواب و الیه المرجع والمآب - تمت کتاب صلوٰة مسعودی... هر که خواند بدعاء خاتمه بالخیر یاد آرد و سهو دیده بگذارد -

۳۵۲
۵۵

فتاوی خسروی*

بخط نستعلیق قرن ۱۷ میلادی - ۱۱۷ ورق، ۸×۶ انچ، ۱۵ سطر -

مؤلف این نسخه **عبدالعزیز** بن مجیر بن بهاءالنسفی الملقب به کبیر است که مرید بندگی شیخ **صدر الدین راجوحسینی** بخاری (ص ۱، س ۵ - ۷) متوفی ۸۲۷ھ/۱۴۲۴ء بوده - کتاب را بنام رائے[1] **خسرو** بن رائے **آدم** موشح ساخته و بهمین جهت 'فتاوی خسروی' نام نهاده - او ذکر مرشد خود را بکلماتِ ''قدس الله سره'' نموده - معلوم است که بعد از وفات ایشان این کتاب را تألیف نموده - اطلاعاتی دربارهٔ **خسرو** و **آدم** را نتوانستم از جائی بدست بیاورم - مطالب را از مآخذی مانند نوادر الفتاوی، کنزالدقائق و شرح کنز، فتاوای خانی، خزانهٔ جلالی از مخدوم جهانیان متوفی ۷۸۵ھ، محیطِ سرخسی، فتاوی غیاثی، طحاوی، فتاوی صغیر، هدایه، مجموع النوازل، ینابیع، و الوالجی، القدوری، مبسوط، بیهقی، واقعات حسامیه، واقعات ناطقی عمدة الفتوی، صلوٰة مسعودی، و فتاوی حجت، فتاوی ظهیری، فتاوی سراجیه، فتاوی **قاضی خان** و ترغیب‌الصلوة، تفسیر زاهدی، ترجمهٔ الاحیاء، رساله **شمس‌الدین یحیی** متوفی ۷۴۷ھ وغیره اخذ نموده ''مسایلی چند از علم فقه . . . جمع کرده'' -

نظر به اطلاعات فوق معلوم است که مؤلف **عبدالعزیز** النسفی متوفی ۶۶۱ھ/ ۱۲۶۳ء صاحبِ مقصدِ اقصی و کشف‌الحقائق نیست بلکه شخصی دیگر است که در قرن نهم هجری میزیسته و یا کاتبِ این نسخه را در نقل نام مؤلف اشتباهاتی رخ داده است -

نسخه‌ای ازین کتاب را که یکی از نوادراست، نتوانستم در فهارس معروف مطبوعه پیدا کنم البته کتابی بنام ''فتاوی نسفی'' در فهرست کتابخانهٔ بانکی پور (۱۴ : ۸۴) ذکر شده که شاید همین باشد -

آغاز : حمد بیحد و ثناء بیعد مر خدایرا که مستجمع صفات کمال -

انجام : خداوند تعالی گوید بکن ای بندهٔ من هرچه خواهی که ترا آمرزیدم - تمت تمام هذالکتاب نسخة المیمونه فتاوی خسروی عن علم الفقه -

---

* ص ۲، س ۹ -

۱- کلمه‌ایست که بعضی از هندوها قبل از اسم مردها بکار برند -

۳۵۳
۲۷۳

مفتاح الجنان*

بخط نسخ محمد شیخ بن سید حاجی التاشکندی بتاریخ صفر ۹۶۷ هجری/۱۵۵۹ء - ۳۰۷ ورق، ۳/۴ ۹ × ۱/۴ ۷ انچ - ۱۴ سطر-

مؤلف این تألیف معروف که در فقه و مسایل اسلامی است، **محمد وجیه** ادیب (ص ۲، س آخر) است که اسم کامل او **محمد مجیر** بن وجیه‌الدین (ریو ص ۴۰) میباشد - مؤلف معاصر **فریدالدین**(؟) گنج شکر متوفی ۶۶۴ھ بنظر میرسد - او مرید **نصیرالدین محمود** چراغ دهلی متوفی ۷۵۷ھ / ۱۳۵۶ء بوده و وفات او چندی بعد از این تاریخ اتفاق افتاده - مطالب را از کتب معتبر فقه و تفسیر مثل فواید الفواد، خیر المجالس، تفسیر مغنی، تفسیر منیر، صلوٰة مسعودی و سلک السلوک از نخشبی متوفی ۷۵۱ھ/۱۳۵۰ء وغیره استخراج نموده - کتاب مشتمل بر مقدمه و ۲۵ باب است بشرح زیر:

۱ - کلمه ۲ - وضو ۳ - نماز ۴ - روزه ۵ - زکوٰة ۶ - حج ۷، ۸ - ادب ۹ - حیاء ۱۰ - تهمت زدن و سود خوردن ۱۱ - حسن خلق ۱۲، ۱۳ - شکر ۱۴ - مناجات ۱۵ - دعاء ۱۶ - ادعیهٔ عصمت و عافیت ۱۷ - ادعیهٔ زحمت ها ۱۸، ۱۹ - دعای زیادت شدن حافظه ۲۰ - عذاب قبر ۲۱ - غنا و فقر ۲۲ - فواید بعضی اغذیه ۲۳ - حکایات عدل ملوک و خلفاء ۲۴ - علامات قیامت ۲۵ - دعاهای مواسم و شهور-

طبق ایتهے این کتاب در حدود سال ۷۷۰ هجری / ۱۳۶۸ء نوشته شده که شاید صحیح باشد - از لحاظ تاریخ کتابت این نسخه یکی از نوادر است -

رش : ریوص ۴۰، ۴۱؛ ایتهے ۲۵۶۵، ۲۵۶۶؛ ایوانو (کرزن) ۴۸۹؛ عباسی ۱۰۳، ۱۰۴؛ مرکزی ۱۶۶۱ / ۳ -

---

* ص ۴، س ۲ -

آغاز : حمد بیحد و ثنای بیعد[1] مر خالق احد و رازق[2] صمد را که برگزیده بشر را بر کلّ مخلوقات که ''و لقد کرّمنا بنی آدم'' و برگزید بعضی را بر بعضیکه . . .

انجام : و دیگر باید که از پشم و روغن هرچه از قربانی حاصل آید آنرا نیز صدقه دهند و دیگر قربانی را بدست خود ذبح کند [که] افضل است ـ اگر نتواند بر سر قربانی ایستد [و] کسی دیگر را فرماید ذبح کردن. تا ثواب بیشمار حاصل کند والله اعلم ـ

۳۵۴ / ۴۲ — فواید فیروز شاهی*

بخط نستعلیق ریز، بین سالهای ۱۰۱۲هـ ــ ۱۰۱۳هـ/۱۶۰۳ع، در لاهور- ۱۳ صفحه، ۱۸ × ۱۱ انچ، ۱۵ سطر- ناقص‌الاخر ـ

مؤلف این کتاب **شرف** بن **محمد** العطاری[3] معاصر سلطان ابوالمظفر **فیروز شاه** تغلق (۷۵۲ - ۷۹۰هـ / ۱۳۵۱ - ۱۳۸۸ع) است که کتاب را باسم این سلطان معنون ساخته (ص ۱، س ٦) ـ این کتاب مشتمل بر ۱۱۵ باب بوده که ازانجمله فقط ۱۰ باب درین نسخه موجود است ـ باب اول در علم و جهل و آخرین در احکام آخرت است ـ موضوع کتاب فقه و فلسفهٔ تصوف و عرفان است ـ نسخه‌ای ازین کتاب که یکی از نوادر است در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب لاهور، (ذخیرهٔ شیرانی شماره ۱٦۹۵) نیز محفوظ است ـ

در آخر این نسخه دو صفحه از ''حبیب السیر'' **خواند میر** نیز منقول است ـ

رش : بانکی پور ۱۴ : ۷۷؛ ایوانو ۱۰٦۹؛ شیرانی ۲ : ۲۹۷ ـ

آغاز : الحمد لله الذی الحمید الجنّان الشان . . . اما کتب. . . . . نظم :

رسمی است اکابر را [به] اصلاح خطایا

اخلاق حسن [اینست] بی عیب گرفتن

۱- در اصل : بیعدد ـ

۲- در اصل : رزاق ـ

* ص ۱، س ۳، ۴ ـ

۳- در اصل : العطائی و در نسخهٔ شیرانی : العطائی ـ

انجام : بدانکه وقت زوال همین است و این را بی زوال گویند امام ناصح‌الدین او را چندی در برساله . . .

۳۵۵ / ۲ رساله کفایت اهل‌الیقین فی طریق‌المتوکلین*

بخط نستعلیق هدایت‌الله ولد محمد حکیم مشهدی بروز دوشنبه ۲۵ رجب‌المرجب ۱۱۴۵ھ / دسامبر ۱۷۳۲ء - ۹ ورق، ۷×۴ ۱/۲ انچ، ۱۱ سطر-

مؤلف این رساله علی ابن حسام‌الدین المشتهر بالمتقی (ص۱ س۲، ۳) میباشد که که در سال ۸۸۵ھ / ۱۴۸۰ء یا ۸۸۸ھ / ۱۴۸۳ء متولد شده و در سال ۹۷۵ھ / ۱۵۶۷ء در مکهٔ معظمه فوت کرده (استوری ص۹۷۹) - این رساله که محتوی بعضی از اعتقاداتِ اسلامی و مسائل فقهی است مشتمل بر دو فصل و خاتمه است - مؤلف بعضی از فوائد را از دو فصل آخرِ 'کتابِ تنویر، که تألیف شیخ ابن عطاالله اسکندری است، بفارسی برگردانیده و درین کتاب آورده است (ص۱ س آخر، ص ۲ س ۱-۳) - در خاتمه ۶ عقیده را نیز بیان نموده است -

شیخ عبدالحق محدث دهلوی کتابی بنام 'زادالمتقین فی سلوک طریق‌الیقین، دارد که در آن شرح احوال متقی را داده است - آقای استوری بعضی از تألیفات متقی را در کتاب خود ذکر نموده ولی نامی ازین رساله درمیان نیاورده، بنا برین یکی از نوادر بنظر میرسد -

آغاز : الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسوله محمد و آله اجمعین اما بعد میگوید احقرالعبادالله علی ابن حسام الدین . . .

انجام : هر که این شش اعتقاد را بخاطر چندان تکرار کند که بر دل وی مستولی شود خدایتعالی او را توکل روزی گرداند و چون توکل حاصل شود کار دنیا و آخرت وی تمام شود - تمت تمام شد -

---

* ص ۲، س ۴ -

۳۵٦

۸۸

ترجمهٔ رسالهٔ برهانیه در اوزان

بخط نستعلیق سعدالله در حدود ۱۰۱۴ھ/۱٦۰۵ع، در لاهور - ۲ صفحه، ۱۸ × ۱۱ انچ، ۵۰ سطر -

مترجم این رساله شاید میر **محمد معین** استر آبادی است که در ۹۸۷ھ/ ۱۵۷۹ع در کاشان میزیسته (رک، فهرست سپرنگر ص ۴۲ شماره ۵۸۳) - بنا بگفتهٔ مؤلف او رسالهٔ برهانیهٔ قاضی **برهان‌الدین** ساوی، جواهر هدایت و رسالهٔ مولانا **حمید الدین** را از عربی بفارسی ترجمه و تلخیص نموده (ص ۱، س ۳) - علاوه برین از کتب دیگر حدیث و فقه نیز استفاده کرده - این رساله که مشتمل بر دو باب است، محتوی حساب اوزان مثل درم شرعی، مثقال، دینار، صاع و رطل وغیره میباشد -

رش : ایتھے ۲۳۱۰؛ سپرنگر ص ۴۲ شماره ۵۸۳ -

آغاز : الحمد لله رب العالمین والصلوة علی رسوله محمد و آله اجمعین بدانکه اسعدک الله تعالی فی الدارین که این چند سخن در حساب درم شرعی و مثقال و دینار و رطل، از رسالهٔ قاضی امام **برهان** الملة والدین ساوی طاب ثراه و 'جواهر هدایه' و رسالهٔ مولانای **حمید** الملة والدین . . . برسبیل ایجاز و اختصار بیرون آورده شد و بعبارت فارسی ترجمه کرده شد . . .

انجام : و اگر یک صاع جو دهد از یک هزار و صد و سی و هفت و نیم درم، ربع کم کند، بدهد و این به تجربه روشن شده است که صاع جو از صاع گندم در وزن ربع کم شود - تمت تمام شد رساله برهانیه -

۳۵۷
۸۶

معرفة المذاهب

بخط نستعلیق سعدالله در حدود ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء، در لاهور- ۲½ صفحه، ۱۸×۱۱ انچ، ۱۵ سطر-

مؤلف این رساله که ترجمه و شرح رسالهٔ مواقفِ عربی است (ص ۱، س ۲، ۳) محمود طاهر غزالی بن نظام مدرس مدرسهٔ جلالیه است - او این رساله را بنام سلطان دوست محمد (ص ۱، س ۱۱) تألیف نموده - مراد مؤلف از این سلطان شاید شاهزاده دوست محمد بن بداق خان شیبانی متوفی ۹۶۳ھ/ ۱۵۵۵ء باشد که در تاشکند از ۹۵۹-۹۶۳ھ/۱۵۵۱-۱۵۵۵ء حکومت داشت- این شاهزاده بحکومت نرسید (روضةالسلاطین، حیدرآباد سنده ۱۹۶۸، ص ۱۴۲) - علاوه بر مسایل فقهی، ۷۳ فرقهٔ اسلام را با ذکر عقاید آنها، شرح داده‌است - رساله مشتمل است بر مقدمه و دو باب - باب دوم هفت فصل دارد که دران از هفت موقف[1] اسلام (ص ۲، س ۶) سخن رفته، بقرار زیر :

۱ - در بیان اهل سنت و جماعت -
۲ - در بیان دوازده گروه رافضیه -
۳ - در بیان دوازده گروه خارجیه -
۴ - در بیان دوازده گروه جبریه -
۵ - در بیان دوازده گروه قدریه -
۶ - در بیان دوازده گروه جهمیه -
۷ - در بیان دوازده گروه مرجیه -

در نسخهٔ حاضر فقط باب دوم این رساله موجود است - کاملِ این اثر را در مجلهٔ دانشکدهٔ ادبیات تهران (مهر ماه ۱۳۳۵ ھ ش / اکتوبر ۱۹۵۶ء) بچاپ رسانیده اند-

رش : ایتهی ۱۹۲۰ (۱۱)، ۲۵۴۸، ۲۵۴۹؛ ایوانو (کرزن) ۱/۳۹۹؛ شیرانی ۲ : ۳۰۴؛ حقوق ۲۰۱ -

آغاز : الحمد لله الذی خلق الانسان اطواراً و شرف منه ... اما بعد روزی مبحث معرفة المذاهب ... مطالعه میکردم در شرح مواقف که بعبارهٔ تازی و اعظمِ کتاب است

۱- دراصل : موافق که شاید 'مواقف' بوده-

در علم کلام و از کتب مشهور در مرام و مشتمل است بر جمیع قواعد دین اسلام . . .

انجام : . . . و این ملت از فروغ آن هفتاد و دو ملت باشد که نخست بیان کردیم و هرچه مثل این فرقه‌ها که نه بر مذهب سنت و جماعت است، از ملت‌های باطله است ـ حق تعالی هیچکس را بران راههای[1] کج نیارد و همه را بر صراط مستقیم که شاهراه سنت و جماعت است، ثابت دارد، بحرمة النبی و آله الامجاد ـ

۳۵۸ / ۸۰ تیسیر الاحکام* (جزو اول)

بخط نستعلیق سعدالله در حدود سال ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ع، در لاهور - ۱۱ صفحه، ۱۸ × ۱۱ انچ، ۱۵ سطر ـ

مؤلف این تألیف قاضی **شهاب الدین** بن شمس ابن عمر دولت آبادی (ص ۱، س ۳) است که بدربار سلطان **ابراهیم** شرقی در جونپور (۸۰۳ - ۸۴۴ھ / ۱۴۰۰ - ۱۴۴۰ع) سمت قاضی القضاة و امیرالامراء را بعهده داشت و بسال ۸۴۹ھ/۱۴۴۶ع **بدرود** زندگانی گفت ـ او این کتاب را در مسائل فقهی و دینی در پنج باب نگشته که ازان چهار باب زیر در نسخهٔ حاضر موجود است ـ

۱ ـ در بیان ایمان ـ	۲ ـ در اجتناب از گناه ـ
۳ ـ در عبادت ـ	۴ ـ در مکروهات و محظورات ـ

او این کتاب را بدعوت سلطان **اشرف خان** (ص ۱، س ۵) نوشت که مطابق اینهے و ریودر زمان شاهجهان بسر میبرده و در عهد **عالمگیر** از خطاب میر محمد اشرف، مشرف گشت و درسال ۱۰۹۷ھ/۱۶۸۶ع فوت کرده ولی نظر بتاریخ کتابت این نسخه معلوم است **اشرف خان** در اوایل قرن دهم هجری بدربار جونپور میزیسته و قبل از ۸۴۹ھ/۱۴۴۶ع پس

۱- دراصل : رایها ـ

* ص ۱، س ۹ ـ

بلوغ رسیده بود تا فرمایش تألیف کتاب را کرد ـ بقید حیات بودن او تا ۱۰۹۷ھ/ ۱۶۸۶ء خیلی مشکل بنظر میرسد لذا این **اشرف خان** همان کسی است که یکی از امرای دربار جونپور بوده و لقب خاقانِ معظم (خانِ معظم ؟) را یافته بود ـ

رش : ریو ص ۸۷۷ الف؛ ایتهے ۲۵۹۵، ۲۶۹۶؛ ایوانو ۱۰۸۵؛ شیرانی ۲ : ۲۷۹؛ ڈھاکہ ۳۰۷؛ آصفیه ۲ : ۱۱۱۴ ـ

آغاز : حمد متوافر و ثناء متکاثر مر حضرت صمدیت ذوالجلال جل جلاله و عم نواله را که اساس دین حنفی را . . . . اما بعد میگوید اضعف بندگان کردگار هادی، **شهاب** ابن شمس ابن عمر دولت آبادی . . بنا برآن چند باب از مسایل دین در قلم آمده و این مجموعه را 'تیسیرالاحکام' نام کرده شد . . .

انجام : هرچه نیک بیند بگیرد و هرچه [بد] پندارد بگذارد و خود را و فرزندان خود را و شعر خود را نستاید و چون خواهد که بر خیزد مجلس را به تسبیح و تحمید و تجلیل و استغفار ختم کند ـ

۳۵۹ رساله فقه
۸۹

بخط نستعلیق ریز سعد الله در حدود ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء، در لاهور ـ ۳۰ صفحه، ۱۸ × ۱۱ انچ، ۱۵ سطر ـ ناقص الاول و الاخر ـ

اسم مؤلف این رساله که از باب هفدهم تا پنجاه و ششم محفوظ است، معلوم نشد ـ علاوه بر تمام مسایل فقهی و حقوق العباد وغیره در فصلی فواصل زمانی بین زمان پیغمبران اسلام را نیز بیان نموده ـ

گرچه تاریخ کتابت ندارد ولی چون جزو مجموعه‌ایست که بین سالهای ۱۰۱۲ - ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۳ء - ۱۶۰۵ء در لاهور بدست کاتب واحد، در همان قلم و مرکب و بر یکنوع کاغذ نوشته شده، میتوان با اطمینان خاطر گفت که حد اکثر در سال ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۵ء کتابت شده است ـ

آغاز : . . . گفته است هر که در نماز تعدیل ارکان نگاهدارد از عدل پروردگار ایمنی شود ـ فی الکافی ـ نزدیک امام **ابو یوسف و شافعی** ـ

انجام : و بالاتر از نفقهٔ درویشان واجب آید و هر دو فقیر باشند . . . . . اگر مرد از نفقه عاجز آید و زن از قاضی تصریف طلبد . . .

۳٦۰ / ٦۳

اوراد چشتیه

بخط نستعلیق جعفر بتاریخ ۲۷ رجب ۱۰۸۳ هجری / ۱٦٧۲ء - ۳۷ ورق، $9\frac{3}{4} \times 5\frac{1}{2}$ انچ، ۱۷ سطر ـ ناقص الاخر ـ

مؤلف این کتاب **عبدالرحمان** چشتی متوفی ۱۰۹۴ هجری/۱٦۸۳ء است که بین سالهای ۱۰۵۴-۱۰۵۵ھ/۱٦۴۴-۱٦۴۵ء (ورق ۱۸ ب، س ۲ - ۷) تألیف نموده ـ درین اثر او دو کتاب دیگر خود یعنی 'فضل الکلمه' (۵۳ ب) و 'عبادات الخواص' (۴۲ ب، ۴۹) را نیز متذکر شده ـ ذکر تألیفات دیگر او را ذیل ''مرآة مداریه'' نیز نگاه کنند ـ

رش : آصفیه ۳ : ۴۲؛ استوری ۱۰۰۵ ـ

آغاز : من نسبته الالوهیه للشمس کان کافراً فراغی الحق المعنی ـ

انجام : و ایشان پیغامبران و کبار اولیاء اند ـ اولئک علی هدی من ربهم و اولئک هم المفلحون ـ

۳۶۱
۳

رساله اوراد و وظائف

بخط نستعلیق شکسته آمیز اواخر قرن یازدهم هجری - ۹۹ ورق، $۷\frac{۱}{۲} \times ۵$ انچ،
۲۳ سطر - خیلی ناقص‌الاول - ۱۳ ورق اول را ندارد -

اسم مؤلف این رساله که مشتمل است بر خواص حروف و اوراد و وظایف و مطالب صوفیانه و عارفانه، معلوم نشد - کتاب در پنج مقال است و در هر مقال در حدود ۱۲ باب است - او مطالب را از کتب عرفانی مانند دُر التنظیم، سر المطالب، سر المصون، کتاب اللمحه، کتاب حسین سکاکی، هیاکل التماثل، دُر مکنونه، وغیره اخذ نموده - مهری بتاریخ ۱۱۱۵ھ / ۱۷۰۳ء بر این نسخه ثبت است -

آغاز : (از ورق ۱۴) فصل اول در خواص حروف تهجی باعتبار طبایع ایشان - بدانکه هر حرفی از حروف تهجی بحسب مزاج خود عمل خاص دارد -

انجام : آنشب حضرت پیغمبر را صلعم در واقعه بیند و بمشاهدهٔ جمال آنحضرت صلعم مشرف [گردد] . . والسلام -

۳۶۲
۱۹

سراج‌العاملین فی سبیل رب‌العالمین

بخط نسخ و نستعلیق (فارسی نستعلیق و عربی نسخ) - ۱۵۳ ورق، $۸\frac{۱}{۲} \times ۵\frac{۱}{۲}$ انچ،
۱۳ سطر - ناقص‌الاخر -

مؤلف این کتاب ابوالعلی ابراهیم ملقب به خجسته اختر المدعو به جهان شاه مقتول ۱۱۲۴ھ / ۱۷۱۲ء بن شاه عالم پادشاه است (ورق ۲ ب) و درین کتاب اوراد و وظایفی که از بامدادان (وقت بیداری) تا بخواب رفتن در شب، انسان را احتیاج بدان باشد بیان نموده (ورق ۳ ب) - کتاب مشتمل بر ۲۱ باب و خاتمه‌ای بوده که ازان جمله ۱۹ باب و

هفت فصل از باب بیستم درین نسخه موجود است ـ آثار دیگر خود از قبیل 'فرایدالفواید' رساله مغفرت الغفور؟ یا فواید کثیره، قاطع اللذایذ، را نیز ذکر نموده (ورق ۳ ب) ـ گرچه تاریخ کتابت را ندارد ولی از خط و کاغذ و قراین دیگر نسخهٔ معاصر بنظر میرسد ـ

نسخه‌ای ازین کتاب در فهارس مطبوعهٔ معروف پیدا نشد بنابرین یکی از نوادر است ـ

آغاز : الحمد لله منشی‌الموجودات و سامع‌الاصوات و مجیب‌الدعوات و کاشف‌الکرامات . . .
اما بعد میگوید ابوالعلی . . .

انجام : بطلبیدی او را بنزد حضرت آوردی و گفتی یا رسول الله بهای متاع ویرا بده ـ
رسول صلی الله علیه و آله وسلم . . . .'.

۳۶۳ / ۳۱۸ رساله غسل و جنازه

بخط نستعلیق اوایل قرن دوازدهم هجری ـ ۲۱ ورق ۹ × ۵$\frac{۳}{۴}$ انچ، ۱۲ سطر ـ ناقص‌الاوسط ـ

مؤلف این رساله که محتوی مسایل فقهی در باب غسل میت و نماز جنازه وغیره است، **ابوبکر** الفایض بن **محمد** لاهوری (ص ۱، س ۷) است ـ چون در زمان مؤلف در لاهور وبا پیدا شده بود و مردم بمسایل غسل و جنازه و عیادت وغیره احتیاج داشتند، مسئلهٔ چند از کتب معتبر فراهم آورده و رساله ترتیب داده که مشتمل بر مقدمه و سیزده فصل است ـ مؤلف در زمان **شاهجهان** یا **عالمگیر** میزیسته چون در برابر پیمانه‌های شرعی اوزان و پیمانه‌های شاهجهانی را میآورد و معلوم است که مراد او اوزان و پیمانه‌های وقت است مثلاً :

"در حساب شاهجهانی . . . . طول او دو گز شرعی و یک گز پا بالای رسمی شاهجهانی باشد و سینه بند ۳ گز شرعی باشد که دو گز پا و پای بالای شاهجهانی باشد" (ورق ۱۳ ب، س۴، ۱۱ ـ ۱۳) ـ بر سرورق نسخه مهری از **ابن سلیمان** بتاریخ ۱۱۲۸ھ /

۱۷۱۶ء ثبت است۔ شاید این دانشمند همان کسی باشد که مثنوی او در فهرست کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب از دکتر سید **محمد عبداللہ** (۲ : ۸۰۵) شناسنده شده۔

رش : بانکی پور ۱۷ : ۱۲۸۔

آغاز : بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ سپاس بیقیاس مر رزاقی را که رحمت بی نهایتش طفل جانرا به شیر دلپذیر از پستان ام الکتاب پرورش داد . . .

انجام : اگر کودکی زاده باشد بعد زادن گریه کرد و وفات یافت نام نهاده شود و غسل دهند و کفن داده نماز برو گزارند و اگر نگرید میت را غسل دهند و نماز نگزارند و در خرقه در آورده دفن کنند۔

۳۶۴
۲۶۶

رساله صیدیه

بخط نستعلیق ۱۰ شوال ۱۱۸۳ هجری/فوریه ۱۷۷۰ء - ۵۳ ورق، $7\frac{1}{2} \times 4\frac{1}{4}$ انچ ، ۱۱ سطر -

مؤلف این رساله که بنام 'احکام و خواص حیوان' (ص ۳) یا 'تذکره صیدیه' نیز یاد شده **محمد علی** ابن ابیطالب الزاهدی الجیلانی متخلص به **حزین** و معروف به 'علی حزین' متولد ۱۱۰۳ هجری/۱۶۹۱ء در اصفهان و متوفی ۱۱۸۰ هجری/۱۷۶۶ء است۔ ''رساله خواص الحیوان'' نیز اسم همین کتاب است (ریو ص ۴۸۳)۔

درین نسخه از روی شریعت و احکام فقه بیان شده که کدام یکی از مرغان یا حیوانات را باید صید کرد و کدام را نه۔ آنها که گوشتِ شان بر انسان حلال است در چه زمانی و بچه نحوی باید شکار کرد۔

طبق اطلاعاتِ بنده نسخهٔ حاضر دومین قدیمترین نقل است که برداشته شده، چون قدیمترین نسخه در فهرست ریو شناسنده شده است که مکتوبهٔ قبل از ۱۱۸۲ هجری/۱۷۶۸ء است۔

رش : ریو ص ۳۸۳ و ۸۷۳؛ ایتھے ۱۲۷۱؛ بانکی‌پور ۳ : ۲۳۲ -

آغاز : سپاس بیقیاس که مدارک اوهام از استقصای اصولش قاصر و مسالک افهام از استیعاب فروعش حایر آید . . .

انجام : و اشارت بهمین معنی است این بیت مثنوی :

جمله حیوان را پی انسان مکش

باز انسان را مکش از [بهر] هش[1]

[مثنوی، دفتر اول، بیت شماره ۳۳۰۹]

۳۶۵
۵۶

لباب الاخبار

بخط نستعلیق قرن ۱۷ میلادی - ۹۴ ورق ، ۸ × ۶ انچ ، ۱۵ سطر - ناقص الاول - شاید یک ورق از اول افتاده باشد -

مترجم این کتاب که محتوی مسایل فقهی و احادیث و سنن نبوی و علم حدیث است، **محمد** بن محمود میباشد - اصل این کتاب در عربی است و مؤلف آن **احمد** ابن عبدالله بوده - او اول متن عربی را نقل میکند و بعد ترجمهٔ آنرا مینویسد - کتاب مشتمل بر چهل باب است و در هر باب دربارهٔ یکی از مسایل فقهی مانند نماز و روزه و زکوٰة و حقوق والدین و صبر و خاموشی و علم و عمل وغیره بحث شده - این ترجمه در سال ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۳ء در بمبئی بچاپ رسیده -

رش : ایتھے ۲۶۳۹؛ بانکی‌پور ۱۴ : ۵۹؛ مرکزی ۲۳۹۸ -

آغاز : . . . پیغامبر فرمود صلی الله علیه وسلم مر پسر **مسعود** را رضی الله عنه، ای پسر **مسعود** چون نشستن تو در حلقهٔ علم که قلم بر دست نگیری و هیچ حرفی ننویسی، بهتر است . . .

۱- اصلِ بیت در مثنوی چنین است :
جمله حیوان را پی انسان بکش　　جمله انسان را بکش از بهر هش
که حزین آنرا تصحیف نموده مؤید و مفید مطلبِ خود ساخته است -

انجام : و هرگز از سیری آروغ نزدی و بطمع دست پیش کسی فراز نکردی صلی الله علیه وسلم و علی آله الاخیار والابرار وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا ۔ تمت کتاب لباب الاخبار۔

۳۶۶ عہد نامه یا شجرة الایمان*
۸

بخط نستعلیق درشتِ فتح محمد که شاید در قرن سیزدهم هجری نوشته - ۸۰ ورق ، ۷×۴ ۳/۴ انچ ، ۱۱ سطر - ناقص الاول -

این رساله شاید یکی از تألیفات ملا قطبی شیرازی متولد ۶۳۴ھ/۱۲۳۶ء و متوفی ۷۱۰ھ/۱۳۱۰ء (ریو ۸۳۴ ل) باشد - درین رساله اوراد و وظایفی را که برای مقاصد و مرادهای مختلف باید خوانده شود، آورده اند - علاوه برین اوراد و ادعیه که بعد از ادای فرایض شرعی از قبیل نماز و روزه و حج و زکوٰة وغیره، باید خوانده شود، نیز درین رساله درج است - دربارهٔ نام کتاب گفته :

''و نام این شجره 'عهدنامه' نهاده شد'' (ص ۱) ولی کاتب در آخرِ نسخه چنین نوشته : ''این کتاب شجرة الایمان بروز یکشنبه . . . . تمام شد'' -

نسخه‌ای ازین رساله در فهارس معروف دیده نشد بنابرین یکی از نوادر بنظر میرسد -

آغاز : . . . . اول کشاد میکند سینهٔ او را برای قبول کردن راه اسلام . . . .

انجام : اللهم نستعین . . . علی طاعتک - رب زدنی علماً مع العمل والاخلاص . . . . [و یقیناً و الحقنی بالصالحین]

* (ورق ۴ الف ، س ۸) -

٣٦٧
———
٣٢

رساله عقاید

بخط نستعلیق ریز که تحریر قرن ۱۷ میلادی بنظر میرسد - ۸۷ ورق، ۷$\frac{1}{4}$ × ۶ انچ، ۲۰ سطر - ناقص الاول و الآخر -

درین رساله که اسم مؤلفش معلوم نشد، عقاید اسلامی بصورت سؤال و جواب بیان شده است - مثلاً : اگر گویند که مبدء ایجاد، قدرت است نه تکوین، جواب گویم . . . . اگر گویند که خدایتعالی در ازل متکلم باشد بکلام ازلی . . . . . اگر گویند که تصدیق بوجود واجب و توحید از علوم نظریه مبرهن شده، در علم کلام چگونه از ضرورت دین باشد، گویم . . . . وغیره

ممکن است، سؤال و جواب **محمد باقر** قرشی (فهرست معقول ص ۴۲۴) یا 'سؤال و جواب' میرزای **قمی** (فهرست معقول ص ۴۲۵) باشد والله اعلم -

آغاز : . . . . امن گردانید او را از کذب و مخالفت یعنی او را بکذب نسبت نکرد . . .

انجام : اصحاب رسول صلی الله علیه وسلم . . . . بران بودند و ازین جهت همه ایشان خلاصی از نار دارند و هر چند - - - -

——:o:——

عروض و صنائع

۳٦۸
۳۳٦
رساله وافی بعلم قوافی*

بخط نستعلیق اوایل قرن دهم هجری - ۳۸ ورق، ۷ × ۳ ۳/۴ انچ، ۱۲ سطر-

مؤلف این رساله که در فن قافیه تألیف شده است، مولانا عبدالرحمن **جامی** متوفی ۸۹۸ هجری / ۱۴۹۲ء است - او این کتاب را از عربی بفارسی ترجمه کرده و شرح داده چنانکه گفته : ''نموده میشود این شرح مختصریست [از] وافی بعلم قوافی (ص ۱، س ٦) - تاریخ کتابت را کاتب نسخه چنین نوشته است ''فی شهور سنه ۹'' و بدین ترتیب درست معلوم نیست که چه سال قرن دهم هجری است ولی چون خط و مرکب و کاغذ این نسخه با نسخهٔ صنایع بدایع (شماره ۳۷۰) از **عطاالله** متوفی ۹۲٦ھ / ۱۵۲۰ء که نسخهٔ معاصر است یکی است میشود با اطمینان خاطر گفت که این نسخه نیز در اوایل قرن دهم هجری کتابت شده است - چندین نسخه ازین رساله در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب، لاهور (ذخیرهٔ شیرانی شماره ۱۸۹، ۲۰۱۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۲، ۲۰۳۷، ۲۰۴۲، ۲۰۴۴) نیز محفوظ است -

رش : ریو: ص ۵۲٦ ب؛ باڈلین ۱۳۴۳/۸۹۳؛ ایوانو (کرزن) ۱۷۱؛ ایوانو ۹/٦۱۲؛ نشریه ۲ : ۱۱۱ -

آغاز : بعد از تیمن بموزون ترین کلامی که قافیه سنجان انجمن[1] فصاحت بدان تکلم کنند اعنی سپاس و ستایش حضرت واهب‌العطایا جل جناب جلاله عن الاحاطة بکنه کماله . . .

انجام : بنای قافیه را یک الف زیاده کنم — بشرط آنکه نگیرند خورده اهل هنر
سؤال کردم ازان نور دیدهٔ ابرار — که بذات تو آورده کاینات قرار

---

* (ص ۱، س ٦) -

۱ - در اصل : چمن -

٣٦٩

٤٨

رساله عروض سیفی

بخط نستعلیق سعد الله بتاریخ ۹ محرم ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ع، در لاهور- ۱۲ صفحه، ۱۸ × ۱۱ انچ، ۱۵ سطر-

مؤلف این رسالهٔ معروف که باسم 'عروض قافیه' و 'میزان الاشعار' نیز یاد شده، مولانا **سیفی** است (ص ۱، س ۵) که چندی بدربار سلطان **حسین بایقرا** دار هرات میزیسته و شاید در ۹۰۹ھ/۱۵۰۳ع وفات یافته- او این رساله را بفرمایش احباب در ۸۹۶ھ/۱۴۹۱ع تألیف نموده- لفظ 'فیضها' تاریخ است (ص ۱۲، س ۱۷) چنانچه گفته :

اهل دل ازو چو فیضها می یابند　　　بنویس که هست 'فیضها' تاریخش

رساله محتوی فن عروض و قافیه و قواعد و نکات این علم است و در لاهور و کلکته و کانپور چندین مرتبه بچاپ رسیده است-

رش : ایتهی ۲۰۳۶؛ ریو ص ۵۲۵ ب؛ پیشاور ۱۸۸۱؛ حقوق ۱۶۳؛ ڈھاکه ۳۶۹-

آغاز : الحمد لله الذی جعل علم العروض میزان‌الاشعار والصلوة علی صاحب دیوان الرساله و اهل بیت الاطهار اما بعد بدانکه باعث این تألیف آن بود که گهی که با اصحاب از کتب عروض مباحث کرده میشد، در هر دقیقه نکتهٔ می طلبیدند و بر هر مدعی دلیل نقلی یا عقلی می پرسیدند . . .

انجام : . . . که این مصراع را چنین تقطیع میتوان کرد که العاش مفعول قفی هوا مفاعلن کساهنا مفاعیلن، مرفع والحمد علی الاتمام-

۳۷۰

۲۵۵

رساله صنایع بدایع

یا

وافی در علم قوافی

بخط نستعلیق اوایل قرن دهم هجری - ۲۸ ورق ، ۷ × $\frac{۳}{۴}$۴ انچ، ۱۲ سطر -

مؤلف این رساله که در علم قافیه و صنایع شعری است امیر جمال الدین **عطا الله** بن محمود الحسینی (ص ۲، س ۱) متوفی ۹۲۶ھ / ۱۵۲۰ء یا ۹۲۹ هجری/۱۵۲۳ء است - این رساله دراصل انتخاب و تلخیص کتاب ''تکمیل الصناعت'' است که خود او در فن شعر تالیف نموده بود و بفرمایش **میر علیشیر** نوائی این رساله را ترتیب داده (ص ۲) - رساله مشتمل است بر نه حرف بعدد حروف قافیه بقرار ذیل :

۱ - در تعریف قافیه ۲ - در تعداد حروف ۳ - حروفی که بعد از رویست ۴ - حرکات قافیه ۵ - انواع روی - ۶ - انواع قافیه - ۷ - عیوب ملقبۀ قافیه ۸ - عیوب غیر ملقبۀ قافیه ۹ - تحقیق حاجب و ردیف -

مالک اسبق این نسخه اکثر جاها در حاشیه زیر توضیحاتی که داده، مؤلف را ''مد ظله عمره و عزه'' نوشته بنابرین معلوم است که مصنف دران زمان بقید حیات بوده و این نسخه معاصر است -

دو نسخه ازین رساله در کتابخانۀ دانشگاه پنجاب، لاهور (ذخیرۀ شیرانی شماره ۶۹۵، ۳۳ . ۲) نیز محفوظ است -

رش : ریوص ۱۰۸۱ ب و ضمیمه ص ۱۲۵ ؛ ایتهے ۲۰۵۲ ؛ استوری ص ۱۸۹ -

آغاز : سپاس بیقیاس صانعی را که تأسیس بدایع مصنوعات و نظم سلسله موجودات بی دخیلی و شریکی نمود و بنور معرفت که ردف هدایت است عارفانرا از قید هستی خلاص فرمود . . .

انجام : .... و ردیف در لغت کسی را گویند که در عقب شخصی دیگر بر مرکب سوار باشد و چون حال ردیف نسبت بقافیه مشابه حال آنکس باشد آنرا ردیف نام کردند ـ

قد تم رسالتی بعون الوهاب   امید که باشد همگی صدق و ثواب
گر سهو و خطایی شده باشد واقع   رب اغفرلی انک انت التواب

۳۷۱
۷۳

رساله مستشهدات*

بخط نستعلیق ، بین سالهای ۱۰۱۲ھ/۱۶۰۳ء و ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء در لاهور ـ
۱۲ صفحه ، ۱۸ × ۱۱ انچ ، ۵۰ سطر ـ ناقص‌الاخر ـ

مؤلف این رساله که محتوی قواعد و صنایع شعری است، **نیازی** بن سید علی بن محمد الحجازی (ص ۱ ، س ۲) میباشد ـ او این رساله را در سال ۹۶۲ھ / ۱۵۵۵ء (ص ۱ ، س ۱۷) بنام سلطان امیر **فریدون محمد** تألیف نموده ـ رساله مشتملبر مقدمه و سه باب است بقرار زیر :

۱ ـ در مستشهدات غزل ۲ ـ در مستشهدات قصیده ۳ ـ در مستشهدات مثنوی و رباعی و قطعه ـ

آغاز : غزل سرایان بیت القصیدهٔ عالم مستولی، مستشهدات ..... بیت خداوندی، عقول عشره را میدانند و صلوات متواتر و درود مترادف به ارواح . . .

انجام : الحمد لله که قلمِ رطب اللسانِ فصیح بیان که شاهدات اند بر تکمیل نفس ناطقهٔ وی مال و جمال و کمال مدون نمود و برهمین قیاس و اساس[1] ذهن صافی وقاد و طبع وافی نقاد باید عمل کند و بنیاد نهد و داند که .... (ناقص)

---

* ص ۱، س ۷ ـ
۱ ـ در اصل : اسپاس ـ

جغرافیه

۳۷۲
۲۴۹

تحفة العجائب

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری - ۳۰ ورق، $9\frac{1}{4} \times 6\frac{1}{4}$ انچ، ۱۵ سطر، ناقص الاول و الآخر -

مؤلف این تألیف طایری هروی متوفی ۹۲۸ هجری/۱۵۲۲ء است - این کتاب در اصل ترجمهٔ جلد دوم ''آثار البلاد و اخبار العباد'' از زکریا قزوینی متوفی ۶۸۲ هجری/۱۲۸۳ء است و دران دربارهٔ شهرهای قدیم ایران و کسانی که از آنجا برخاسته اند' شرح داده - درین نسخه شهرهای زیر مذکور است :

ابهر، ابیورد، اردبیل، . . الموت، ایلایستان، بابل، بدخشان، بروجرد، بسطام، بصره، بغداد، بلخ، بکور، بوشح، باخرز، بیستون، بیهق، تبریز، جبل آنده، جبل مله بشم، جرجان، جوهسته، . . . جیره، خاوران، خراسان، هرات -

بتقلید حافظ شیرازی که گفته ''خوشا شیراز و وضع بی مثالش' قصیده‌ای بتعریف هرات سروده :

خوشا شهر هرات و حسن و خالش — که رَوحِ روح می بخشد کمالش
چو پرد مرغ دل تا دل قرارم — پرم چون طایری من هم ببالش
(۱۴۵، ب، س ۱۳)

ایتهے اسم مؤلف این تألیف را 'طاهری' نوشته -

رش : ریوص ۱۰۵۹ الف؛ ایتھے ۷۱۶ -

آغاز : . . . نقل کرد که مردم قالیهای خشک بکنار آن جوی می برند و ازان آب پرُ میکنند و خشتهای سنگین می بندند و ازانجمله است 'ابهر، شهریست بزمین جبال . . .

انجام : سفیه او اگر گوید کلافی　　کمینه نکته دان سحر حلالش
نظیر و مثل در عالم ندارد　　تعالی اللّٰه ز وضع بی مثالش

۳۷۳ / ۱۲۹ کشمیر*

بخط نستعلیق غلام محی‌الدین بتاریخ ۲ ۹ ذوالحجه ۱۳۴۹ھ/۱۹۳۱ع - ۶۰ ورق ، ۷×۱۰ ½ انچ، ۱۶ سطر -

اسم مؤلف این تألیف که اساساً در چهار بخش نوشته شده، شاید **حسن شاه** باشد - نسخهٔ حاضر قسمت اولِ آنست که در بیان جغرافیه وغیره است -

بنظر میرسد که این کتاب در اوایل قرن چهاردهم هجری تألیف شده چنانکه ذکر سال ۱۳۱۳ھ/ ۱۸۹۵ع در کتاب (ورق ۴۴ ب، س ۱۱) هست -

آغاز : حصهٔ اول در بیان جغرافیه، کشمیر و کمیت و کیفیت و حالات متعلقه و متفرقهٔ آن خطهٔ دل‌پذیر - خطهٔ کشمیر ولایتی است در حصهٔ ایشیا که سمت مشرق آن ایشیای چین و جانب شمال آن وسط ایشیا و طرف غرب و جنوب آن . . .

انجام : جبال این بلده خف گردید - یک قطعه زمین چهار هزار [گز] در طول و دو هزار گز در عرض با امکنه و بساتین در یک لمحه زیر زمین فرو رفت و غایب گشت . . .

---

* حصه اول -

کتب متفرق

۳۷۴ نفائس الفنون فی عرائس العیون *
۵۴

بخط نستعلیق بتاریخ ۱۰۰۶ھ/۱۵۹۷ء - ۴۷۲ ورق، $10\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{2}$ انچ، ۲۵ تا ۲۸ سطر-

اسم مؤلف این کتاب **شمس‌الدین محمد** بن **محمود** آملی (ص ۱، س ۲۷) است که بین سالهای ۷۳۶ - ۷۴۲ھ / ۱۳۳۵ء - ۱۳۴۱ء بنام **جمال‌الدین شاه** اینجو (۷۱۹ - ۷۵۸ھ / ۱۳۱۹ء - ۱۳۵۶ء) تألیف نموده - کتاب مشتمل بر 'پیش لفظ' (در ۲ صفحه) و مقدمه (در ۷ صفحه) و دو قسم است، در قسم اول از ۸۵ علم مانند علم تصوف، علم اسرار، علم انوار، علم تسخیر کاینات، و طریقت و حقیقت وغیره بحث نموده و در قسم دوم مقالاتی درباب ۷۵ علم مانند حکمت عملی، تهذیب‌الاخلاق، تدبیر منزل، سیاست مدن، اصول ریاضی، فروع طبیعی، علم هیئت، حساب، جبر، کواکب و رمل وغیره نگاشته - جمعاً دربارهٔ ۱۶۰ علم معقول و منقول و فروع و اصول اظهار نظر کرده - بر سرورق مهری بتاریخ ۱۰۸۱ھ/ ۱۶۷۰ء ثبت است و کلمات آن ''بابراهیم آتش گشت گلزار'' خوانده میشود - در آخر نسخه مهری بتاریخ ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۶ء نیز ثبت است - این کتاب در سال ۱۳۳۸ھ ش / ۱۹۵۹ء در تهران بچاپ رسیده -

رش : ریو ص ۴۳۵؛ ایتهے ۱۲۲۱؛ مرکزی ج ۸ ص ۲۷؛ مجلس ج ۱ ص ۲۹۴؛ باڈلین ۱۴۸۳؛ بانکی پور ۹ : ۱۴۲ -

---

* ص ۳، س ۱۶ -

آغاز : حمد و ثنا و شکر بی انتہا حضرت پادشاہی را کہ افکار اذکیاء و انظار عقلاء در پیدای عظمت و معرفت کبریای او از قصور ادراک ہردم ندای 'سبحانک ماعرفناک' میدہند ۔

انجام : و نیز آنکہ نقش کعبتین از ہیجدہ درنگذرد ۔ ہمین است دقیقہ کہ زیرکان را پوشیدہ نباشد ۔ واللہ تعالی اعلم ۔

۳۷۵/۳۴۴ شرح رسالہ معمای جامی

بخط نستعلیق محمد مؤمن ابن عبدالخالق بخاری بتاریخ ۹۷۸ھ/۱۵۷۰ع - ۵۴ ورق، ۸ ۱/۲ × ۶ ۱/۴ انچ، ۲۳ × ۲۹ سطر - کرمخوردہ و پوسیدہ ۔

مؤلف این شرح، **ثانی بن پیر محمد** تاشکندی (ص ۱، س ۶) است کہ احوال او در مآخذی کہ در دست داشتم پیدا نشد ۔ کتاب در فن معما گوئی است ۔

آغاز : شکر و سپاس بیقیاس خالق الناس را کہ ذات با ثباتش از امتزاج [و] تألیف و تبد[یل] مبراست و صفات با برکاتش از اعوجاج تشبیہ و تحلیل معراست و درود نامعدود افضل الموجودات را کہ ....

انجام : و مولوی مذکور کثیر از قاعدہ و بسیار از ضابطہ درین علم اختراع نمودہ ۔ بعد ازان حقایق پناہی و ولایت دستگاہی

جامی کہ دلش سر ازل را جابود — وز دیدۂ دل بنور حق بینا بود
یکتا گہری بود ز دریای فنا — وین طرفہ کہ ہم گوہر و ہم دریا بود

این علم را رواج دادہ اند ۔ پس تحقیر این علم[1]، تحقیر آن جماعت باشد و سبب ضلالت و گمراہی بود واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ۔

۱- در اصل : تحقیر این جماعت علم ۔

۳۷٦
۲۹۵

دانشنامۀ جهان*

بخط نستعلیق ۹ جمادی الثانی ۱۱۵۰ هجری/۱۷۳۷ء - ۱۵۲ ورق، ۱۱×۶¼ انچ ، ۱۷ سطر -

مؤلف این اثر که در فلسفه و تاریخ و جغرافیه و طب وغیره است **غیاث الدین** ابن علی امیران الحسینی الاصفهانی (ص ۲، س ۱۳ و ورق ۱۱۳ ا، س آخر) دانشمند و نویسندۀ اواخر قرن نهم هجری است - او کتاب خود را که مشتمل بر ده (۱۰) فصل، بیست اصل و چهار نتیجه و خاتمه و در سی و دو (۳۲) وصله بشرح زیر است، در سال ۸۷۹ هجری/ ۱۴۷۴ء در بدخشان بپایان رسانید، چنانکه نوشته :

''این خاتمۀ کتاب دانشنامۀ جهان است که کمترین خاندان علی شمران **غیاث الدین** بن علی امیران الحسینی الاصفهانی بر ترتیب آن اقدام نموده در شهور سنه تسع و سبعین و ثمانمایه'' . . .(ورق ۱۱۳ ا، س آخر) -

او این کتاب را بنام سلطان ابوالفتح **محمود** گرگانی که در ۸۷۹ھ/ ۱۴۷۴ء حاکم تونس بوده منسوب ساخت- او مؤلف ''دُر المساحت'' نیز هست که در ۸۹۰ھ/ ۱۴۸۵ء بپایان رسیده - رساله ای بنام ''حل نامه مرموزیه'' (ڈھاکه یونیورسٹی ۳۰۳) نیز ازوست که در سال ۹۰۸ھ/۱۵۰۳ء باتمام رسیده - بنابرین مؤلف تا این سال بقید حیات بوده -

فصول : ۱- بدید آمدن عقل کل و نفس کل ۲ - افلاک ۳ - گردش افلاک و مدت دور هریک ۴ - عناصر ۵ - تقسیم عناصر ۶ - کیفیات لازم عناصر ۷ - طبقات عناصر ۸ - شکل افلاک و عناصر ۹ - معنی و حقیقت جسم ۱۰ - تقسیم جسم بسیط و مرکب -

---

* ص ۴ ، س آخر -

اصول : استحالت عناصر، سبب بخار و دخان، باد، ابر، باران، تگرگ، نژم، رعد، برق، صاعقه، کواکب منقضه وغیره، علامت حمره، شیمیات، حدوث نیازک، قوس قزح، هاله، زلزله، آواز از زمین و معادن وغیره ـ

نتائج : معادن، نبات، حیوانات، انسان ـ خاتمه : در ایراد و تشریحات اعضای انسان ـ

بعد از خاتمه مطالب دیگر نیز بعنوان، وصله ها، افزوده ـ در سال ۱۸۸۰ء در هند بچاپ رسیده (آصفیه ۳ : ۹۲م) ـ

چون در هیچ کدام از نسخه های دیگر تاریخ تألیف درج نیست، نسخهٔ حاضر یکی از نسخ کامل‌ترین دنیاست که ازان زمان مؤلف معین شده ـ

رش : ریو ص ۴۳۹م، ۴۴۰م؛ ایتهی ۲۱۷۳، ۲۱۷۴م؛ باڈلین ۱۴۵۶م؛ ڈهاکه ۳۰۳؛ ایوانو ۱۳۶۳ ـ

آغاز : سزاوار ستایش و سپاس مبدعی است که باقتضای ذاتی که در اسان صاحب النهی بامر کن معبر گشته جواهر بسیط شریف بدرک بالذات و منشای مکونات که . . . .

انجام : تمام شد تشریحات تمام اعضای ظاهری و باطنی آدمی که خاتمهٔ کتاب دانشنامهٔ جهان مشتمل بود بران ـ امید که ناظران را کمال فایده حاصل گردد ـ

۳۷۷ / ۳۳۱ جواهر نامه

بخط نستعلیق گور بخش رائے در اوایل قرن سیزدهم هجری ـ ۶۲ ورق ، $8\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{2}$ انچ ، ۱۷ سطر ـ

مؤلف این رساله که دران خصایص جواهرات مانند الماس، لعل، فیروزه، عقیق، یاقوت، مرجان، لاجورد وغیره بیان نموده، **محمد** بن منصور (امیر صدر الدین محمد بن میر غیاث‌الدین **منصور دشتکی** شیرازی) است ص ۳، س ۱۱، که در ۸۲۷هـ/۱۴۲۳ء متولد و

در ۹۰۳ھ/ ۹۷-۱۴۹۷ء فوت کرده است ـ او این کتاب را بنام **ابوالنصر حسن بهادر** سر سلسلهٔ خاندانِ آق قویونلو (حکومت ۸۷۳ - ۸۸۲ھ/۱۴۶۸ء - ۱۴۷۷ء)، (ص ۵، س ۱۶) و بفرمایش **خلیل الرحمن** ابوالفتح جلیل بهادر (حکومت ۸۸۲ - ۸۸۳ھ/ ۱۴۷۷ء - ۱۴۷۸ء) ص ۷، س ۱، تألیف نموده ـ ولی در نسخهٔ کتابخانهٔ سپهسالار تهران تاریخ تألیفش ۸۸۶ھ / ۱۴۸۱ء آمده ـ بنابرین او این رساله را در زمان **ابونصر و خلیل** شروع نموده و در ۸۸۶ھ/ ۱۴۸۱ء بپایان رسانیده است ـ در خاتمه دربارهٔ فلزات بحث کرده ـ رساله دارای یک مقدمه و دو مقاله است ـ مقالهٔ اول مشتمل است بر ۲ باب و خاتمه و دوم ۷ باب و خاتمه‌ای دارد ـ این رساله در مجلهٔ ''فرهنگ ایران زمین'' در سال ۱۳۳۵ھ ش / ۱۹۵۶ء در تهران چاپ و منتشر شده ـ

رش : ایتهے ۲۷۷۸؛ ریو ص ۴۶۴؛ باڈلین ۱۸۷۷، ۱۸۷۸؛ ادبیات ص ۱۹۳؛ بلوشه ۸۰۵، ۸۰۶؛ سپهسالار ۲۸۷۲؛ مجلس ۲ : ۱۵۴؛ حقوق ۹۲ ـ

آغاز : سپاس و ستایش بی اندازه و قیاس صانعی را که جوهر[1] صنعش بازار کاینات را بجواهر ثوابت و سیارات آراسته داشت و حاکمی که صیرفی حکمتش دنیا را ......

انجام : .... و از برنج چهل و پنج مثقال و ازین چهل مثقال و نیم و سه تسو و از قلعی سی و هفت مثقال و نیم باشد والله اعلم بالصواب ـ

۳۷۸

۳۴۵

رساله معما

یا

رساله نادره

بخط نستعلیق ریز در اوایل قرن یازدهم هجری ـ ۵۴ ورق، $7\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{4}$ انچ، ۱۲ سطر ـ ناقص الاوسط و الاخر ـ کرمخورده ـ

مؤلف بن رساله که در فن معما گوئی است درست شناخته نشد ـ شاید از مولانا فصیح الدین کوکبی (ص ۱، س ۴) باشد که تا سال ۹۲۸ هجری / ۱۵۲۲ء بقید حیات بوده و در

۱- در اصل : جوهری ـ

یکیَ از ابیاتِ مقدمه تخلص خود را نظم کرده است ـ او مقدمه‌ای در تعریف معما و این فن نگاشته و گفته :

کلامی که نامش معما بود　　　بر اسمش دلالت بایما بود

درین رساله دربارهٔ اصطلاحات فن معما نیز بحث شده ـ

مولانا عبدالمقتدر در فهرست کتابخانهٔ بانکی پور (۱۷ : ۴۳) نام این رساله را 'نادره' بیان نموده و آنرا اثرِ یکی از مؤلفینِ گمنام که تألیفش را در سال ۱۰۰۸ھ/۱۵۹۹ع بپایان برد' گفته ـ چون نسخهٔ ما ناقص‌الاخراست نتوانستیم تصدیق یا تردید این نظر را بکنیم ـ بنابه کم بود نسخ یکی از نوادر است ـ

بر سرورق این رساله قطعهٔ تاریخ وفات میر ابوالبقا متوفی ۸۴۸ھ/۱۴۴۴ع مسطور است که مصراع زیر ازان حاکی از تاریخ وفات اوست :

در دهر دل چه بندی دنیا بقا ندارد

بر سرورق قطعهٔ تاریخ وفاتِ مولانا کوکبی نیز درج بوده که اکنون دیگر خوانا نمانده ـ

رش : بانکی پور ۱۷ : ۴۳ .

آغاز : باسم سبحانه . . .　الهی سر نامها نام تست　　[نعیم][1] دو عالم ز انعام تست
همه اصل پنهان و پیدا توئی　　کشایندهٔ هر معما توئی
. . . خدایا بحق ولی و نبی　　ز رحمت ببخشای بر کوکبی

تعریف معما : کلامی که نامش معما بود　　بر اسمش دلالت بایما بود
تقسیم اعمال : بدانکه اعمال معمائی سه قسم است ـ تحصیلی، تکمیلی، تسهیلی :

انجام : دل باد که الف است　　دل پنهان را باز آر

۱- در اصل فقط "م" باقی مانده و بقیهٔ کلمه را کرم خورده است ـ

۳۷۹
۳۴۳

شرح معمای میر حسین الحسینی

بخط نستعلیق درحدود ۹۷۸ھ/۱۵۷۰ع - ۶ ورق $7\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{4}$ انچ، ۲۱ سطر -
ناقص‌الاخر - باحتمال قوی بخط محمد مؤمن بن عبدالخالق بخاری -

شارح این رساله مولانا **نظام‌الدین** معمائی استرآبادی است که در اوایل قرن دهم هجری میزیسته - بگمان غالب او این رساله را بین سال‌های ۹۰۴ھ/۱۴۹۸ع (سال وفات میر حسین الحسینی) و ۹۲۱ھ/۱۵۱۵ع که سال وفات اوست شرح کرده است - **میرحسین** در رسالۀ خود معماها ساخته بود که ازان اسمای خداوند متعال و پیغمبران صلواة‌الله علیهم اجمعین استخراج میشد - مولانا **نظام‌الدین** این معماها را شرح و توضیح داده است - در فهرست کتابخانۀ سپهسالار تهران (۲ : ۴۹۸) تاریخ وفات معمائی را ۹۲۱ھ/۱۵۱۵ع نوشته اند -

این رساله با رسالۀ شماره ۳۷۵ مجلد است که در سال ۹۷۸ھ/۱۵۷۰ع کتابت شده - خط و کاغذ و مرکب هر دو نسخه یکی است -

آغاز : ص، باسمک الابتداء یا فتاح - ف - مخفی نباشد که وجه آنکه میر طاب الله سره، در ابتدای رساله این قرار داده و ترک بسم الله اختیار نموده با آنکه عمل بر خلاف دأب سلف کبار بسیار بی وجه است -

انجام : چنان کشاد زهم شانه سنبلِ مویش که زیر زلف تمامی نهفته شد رویش
مخفی نباشد که اشارت شد باسقاط رویش از لفظ 'شد رویش' که زیر زلف عبارت ازان است بامر او مستفاد شده و مخفی نباشد که زیر زلف روی خواستن دو وجه دارد یکی آنکه باعتبار همان لفظ 'شد رویش' باشد زیرا که زیر زلف او که دال است لفظ رویش . . . .

۳۸۰
۶۶

رساله معما

بخط نستعلیق، در حدود سال ۱۰۱۴ هجری - ۱۶۰۵ء - ۱۱ صفحه ۱۸ × ۱۱ انچ، ۱۵ سطر -

مؤلف این رساله که در فن معما گوئی است، میر شهاب‌الدین حقیری ابن نظام المعمائی (ص ۱، س ۳) متوفی ۹۴۲ھ/۱۵۳۵ء - او درین کتاب دوبارهٔ فنون شعری مثلاً مد و قصر، تشدید و تخفیف، تحریکه و تسکین، اظهار و اسرار، تعریب و تعجیم وغیره سخن گفته و نیز اسالیب مختلف شعر مثلاً اسمی، حرفی، انحصاری، حصالی و رقمی وغیره را تعریف نموده و در پیرامون آن -

چنانکه از قطعهٔ تاریخ معلوم است معمائی این رساله را در اواخر ذی حجه سال ۹۳۸ھ/ژانویه ۱۵۳۲ء تالیف نموده - او صاحب کتابی دیگر، در فن معا بنام ''فراید فواید'' نیز هست (ص ۱، س ۴) -

رش : فهرست کیمبرج شماره ۶۷۸؛

آغاز : ای وجود تو اصل ذات همه   نام تو حل مشکلات همه
همه ذرات اسم ذات تواند   سر بسر مظهر صفات تواند
اما بعد بر رای ..... اختفا نماند که ... شهاب ابن نظام‌المعمائی ...

انجام : آنچه در خاتمه ذکر کرده اند در ذیل قواعد و اعمال سابقه مذکور شده بتخصیص در رساله مولانا امیر حسین - صورت اتمام یافت .... در اواخر شهر ذی‌الحجه ..... فی التاریخ :

این نسخه بنام شه جمشید جناب   اتمام پذیرفت بفیض وهاب
تصنیف شهابست بنزد عقلا   تاریخ وی آمده است ''تصنیف شهاب''
۹۳۸

۳۸۱
۳۱۳

جمهرة الامانی

بخط نستعلیق شکسته آمیز - ۳۳ ورق ، ۷½ × ۵ انچ ، ۱۷ - ۱۸ سطر -

مؤلف این رساله که ترجمهٔ ''عیون الحقایق و ایضاح الطرایق'' اثرِ حکیم **ابو القاسم** احمد السماوی دانشمند قرن ششم هجری است (ص ۱ ، س ۲) و مشتمل بر اوراد و وظایف وغیره میباشد، مولانا **صفی الدین علی** ابن مولانا **حسین** الواعظ الکشفی (ص ۱ ، گوشهٔ پائین) متوفی ۹۳۹ هجری/۱۵۳۲ء است - این رساله در علم کیمیا و سیمیا و ریمیا وغیره مشتمل بر ۵ مقال و ۳۰ باب است -

پدرش **حسین** واعظ کاشفی متوفی ۹۱۰ھ / ۱۵۰۴ء نیز این کتاب (**عیون الحقایق**) را بنام ''اسرار قاسمی'' ترجمه نموده بود که نسخ آن در کتابخانه‌های دنیا موجود است و در هند و ایران چاپ نیز شده است - (رک، عباسی ۵۵۳)

در اول و آخر این نسخه مهری بتاریخ ۱۱۱۵ هجری / ۱۷۰۳ء نیز ثبت است -

رش : نشریه ۲ : ۳۷ که در آنجا کتابی بنام ''حرز الامان من فتن الزمان'' نیز شناسنده شده که شاید همین رساله باشد -

آغاز : الحمد لله رب العالمین .... اما بعد بدانکه این کتاب ترجمه **عیون الحقایق** و ایضاح الطرایق است که مشتمل است بر جمیع حیل از نوامیس یعنی علم سیمیا و...

انجام : سینه چنان کند که از فریاد کردن و برداشتنِ چیزهائی که قوت آن نداشته باشد، اجتناب کند -

۳۸۲
۵۳

لطایف الطوایف*

بخط شکستۀ فیض الله انصاری بتاریخ پنجشنبه سلخ شهر رجب‌المرجب سنه ۴ جلوس فرخ سیر مطابق ۱۱۲۷ھ/۱۷۱۵ء درشاهجهان آباد (دهلی) - ۱۱۳ ورق، $9\frac{1}{2} \times 5\frac{1}{2}$ انچ، ۹ سطر -

مؤلف این تألیف ملا فخر الدین **علی** صفی شیعی ابن ملا **حسین** واعظ کاشفی است (ص ۱، س ۲) که در سال ۹۳۹ھ / ۱۵۳۲ء فوت کرده - او این کتاب را که در ۱۴ باب است و مشتمل بر مزاح و مطائبات و خوش طبعی پیغمبر صلعم و حکایات ائمه کرام و لطایف سلاطین و امراء و علما، و ذکر مدعیان نبوت و لطایف شعراء و بدیع گفتن ایشان و لطایف زنان است، در سال ۹۳۹ھ / ۱۵۳۲ء بنام **شاه محمد** بن سلطان **محمد نصیر** پادشاه غرجستان تألیف نموده (ص ۱، س ۳) - این کتاب اول در بمبئی و اخیراً در تهران بچاپ رسیده - ایتهے در فهرست خود این کتاب را بنام 'لطالف الظرائف' درج نموده -

رش : ادبیات ۵۰۴؛ سپه تهران ۲۹۴۹؛ ریو ۷۵۸ / ۱؛ عباسی ۴۸۶؛ بانکی پور ۸ :۱۷۵؛ مشهد ۷ (۲) : ۱۱۱ -

آغاز : بعد از ادای لطایف و تحمیدات الهی و وظایف صلوات حضرت رسالت پناهی علیه و آله صلواة مصونة التناهی، چنین گوید فقیر حقیر . . . **علی** ابن الحسین الواعظ الکاشفی المشتهر بالصفی . . .

انجام : ریحانه مجنونه از مجذوبات بود همیشه در گورستان ها اقامت کردی و هرگز روی بعمارات نیاوردی - ازو سؤال کردند که همه عمر در گورستان می باشی، جهت آن چیست - گفت بر در دروازۀ وصال نشسته و انتظار آن میبرم که کی باشد که این باز شود، فرد :

منتظر باش و چشم بر در دار
کو نظر را در انتظار نهاد

---

* ص ۲، س ۱۸ -

۳۸۳ نسخهٔ دیگر
۶۱

بخط نستعلیق قرن یازدهم هجری - ۱۸۵ ورق، ۸$\frac{1}{2}$×۵ انچ، ۱۳ سطر -
ناقص الاول و الاخر -

گرچه تاریخ کتابت ندارد ولی از روی خط و کاغذ وغیره این نسخه قدیمتر از نسخهٔ قبل بنظر میرسد درین نسخه اسم کتاب در ورق ۲ الف، س ۱۲ آمده -

آغاز : ... عواطفه علی المفارق اهل الزمان دست داد ... اوقات میمنت سمات که خلاصه از درکات یزدان و ترقی درجات -

انجام : بهلول گفت نصف دیگر این دعا را گذاشته است گفتند آن کدام است گفت و الظفر علی الجمل ...

۳۸۴ تألیف قلب الالیف
۲۵۲

یا

رساله فهرست التوالیف شیخ عبدالحق دهلوی

بخط نستعلیق جلال الدین محمد بتاریخ ۱۱ ربیع الاول ۱۱۲۴ هجری/۱۷۱۲ء
۳۵ ورق ۸ × ۴$\frac{1}{2}$ انچ، ۱۵ سطر -

مؤلف این تألیف که دران فهرست کتب و رسایل فارسی و عربی خود اوست شیخ عبدالحق محدث دهلوی متولد ۹۵۸ھ / ۱۵۵۱ء و متوفی ۱۰۵۲ هجری / ۱۶۴۲ء است - کتاب مشتمل بر مقدمه و فهرست کتابهاست که تعداد آن به ۱۳۲ میرسد - در مقدمه که ۲۱ ورق را در بر دارد احوال صوفیان و شاعران پیشین را بیان نموده و بعضی از احوال خویش را نیز در آخر این مقدمه ذکر کرده - این مقدمه مشتمل بر ۵ وصل است که هر

یکی از آنها بمثابهٔ فصل است - درین فهرست او شرح مختصری دربارهٔ هر کتاب نگاشته و سبب تألیف و موضوع هر یک از آنها را نیز برای خواننده بیان نموده - جزو کتبی که درین رساله ازانها اسم برده شد ''شرح مشکوٰة'' است که در سال ۱۰۲۵ھ بپایان رسید - بنابرین این فهرست چندی بعد ازین تاریخ بلکه بگمان غالب در اواخر عمرش که تعداد کتب و رسائل او بالغ بر ۱۳۲ شده بود، مرتب گشت - این رساله بسال ۱۹۲۶ع در دهلی بطبع رسیده -

رش : ایوانو ۱۰۰۶؛ ریو ص ۱۰۱۱الف -

آغاز : پروردگار عالم جل جلاله و عم نواله بفرستادهٔ خود و برگزیدهٔ درگاه خود صلعم میفرماید '' قل لو کان البحر مداد الکلمات ربی . . .

انجام : . . . انی لا اضیع عمل عامل منکم، بشارتی می بخشد و الا الذین الخالص، کمر می شکنند والایمان بین الخوف والرجاء وما عندکم ینفذ وما عندالله باق والعاقبة بالخیر انشاالله الخلاق -

۳۸۵ / ۳۶۸ راگ مالا

بخط نستعلیق فیض بخش بپاسخاطر عبدالرحمن در قرن یازدهم هجری - ۱۴ ورق، ۱۲×۸ انچ، ۴ یا ۵ بیت - ناقص‌الاخر -

بگمان غالب مؤلف این تألیف که باسم ''هزار دهربد'' نیز یاد شده یکی از دانشمندان دربار **شاهجهان** (۱۰۳۷ - ۱۰۶۸ھ / ۱۶۲۷ - ۱۶۵۷ع) بوده که راگهای هندی 'بکشوا، را بحکم او بفارسی برگردانده - این نسخه مشتمل بر ۴۰ نمونهٔ نقاشی کم نظیر نیز میباشد - یک طرف ورق صحنهٔ نقاشی و بر پشت آن ابیات یا ترانهٔ فارسی که شرح مختصری ازان صحنه است، مندرج است - عنوانات آن ابیات را با جوهر سرخ نوشته اند و دران اسم و وقت سرودن آن راگ هم بیان شده - در نقاشی‌ها تصاویر مساجد و معابد هر دو دیده میشود و عکسهای مردم اغلب مذاهب هندوستان یعنی مسلمان و هندو و سیکهه وغیره

دران کشیده شده۔ در نقاشی آخر تصویرِ اکبر (حکومت ۹۶۳ - ۱۰۱۴ھ/۱۵۵۶ - ۱۶۰۵ء کشیده شده و در شرح آن، کلمات ''عرش آشیانی'' بکار رفته که لقب بعد از مرگ اوست۔

رش : ایتھے ۲۰۱۵؛ باڈلین ۱۸۴۶ -

آغاز : بسم الله الرحمن الرحیم :

چون گشت سپیده دم نمایان   شد جلوه گر آفتاب تابان
هندو پسری جوان و خوش رو[ی]   بر بسته بفرق عقدهٔ مو[ی]

انجام : ناگه یک شیر شد نمودار   شد صبر و قرار دل بیکبار
آن مرد کمان گرفته از بر   از تیر بدوخت آن غضنفر

۳۸۶ / ۲۹۸ تحفة الهند*

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۲۱۲ ورق، $6\frac{1}{4} \times 4\frac{1}{2}$ انچ، ۱۳ سطر- ناقص الاخر-

مؤلف این کتاب موسیقی و فنون دیگر که بعهد **اورنگ زیب عالمگیر** برای شاهزاده **محمد معظم** شاه (ص ۲، س ۳) ملقب به **جهاندار شاه** قبل از ۱۰۸۶ هجری/۱۶۷۵ء تألیف شده، **مرزا خان**[1] ابن **فخرالدین محمد** (ص ۱، س ۲) است - کتاب در علوم متداولهٔ هند مشتمل بر مقدمه و ۷ باب و خاتمه است بشرح زیر :

۱ - در علم پنگل یا پنگال یعنی عروض اهل هند ۲ - علم تُک یعنی قوافی اهل هند ۳ - علم النکار یعنی بدیع و بیان اهل هند - ۴ - علم سنگاررس یعنی عاشقی و معشوقی ۵ - علم سنگیت یعنی علم موسیقی ۶ - علم کوک یعنی علم معرفت

* ص ۳، س ۸ -
۱- در اصل : جان -

اقسام زن و مرد ۷ - علم سامدریک یعنی علم قیافه که علامات خیر و شر در انسان است - خاتمه در ذکر لغات و مصطلحات و کنایات اهل هند -

رش : ریو ص ۶۲؛ ایتهے ۲۰۱۱ — ۲۰۱۳؛ باڈلین ۱۷۶۳؛ بانکی پور ۹ : ۱۵۰ -

آغاز : الحمد لله رب العالمین . . . و اصحابه اجمعین اما بعد چنین گوید مست بادهٔ هذیان بیحد **مرزا خان**[1] ابن **فخر الدین محمد** که در عهد میمنت . . .

انجام : **پهنکی** باول مفتوح و نون منونه و کسر کاف تازی خفیفه و یای معروف بمعنی سفوف باشد **پهینی** بادل مکسور و یای مجهول و نون مکسور و یای معروف قسمی است از سنبوسه -

۳۸۷ / ۳۲۶ گنجینهٔ تاریخ

بخط نستعلیق اواخر قرن سیزدهم هجری - ۷۹ ورق، ۸½ × ۶ انچ، ۱۵ سطر - ناقص الاول و الاخر -

اسم مؤلف این کتاب که در فن تاریخ گوئی است ، معلوم نشد - بجهت ناقص الطرفین بودن عنوان کتاب نیز از نسخه پیدا نشد و عنوان مزبور از طرف ماست -

درین کتاب مؤلف کلمات و تراکیب فارسی که اعداد شان از اول هجری گرفته تا سال ۱۱۳۳ھ / ۱۷۲۱ع میرسد، درج نموده - در برابر اعداد هر سال چند کلمه و تراکیب را نیز درج کرده که میشود آنها را در شعر بکار برد تا کسی که خواسته باشد تاریخی بگوید از آنها استفاده نماید - نسخهٔ حاضر از سال ۵۳ شروع و به سال ۱۱۳۳ھ / ۱۷۲۱ع ختم میشود -

---

۱- در اصل : جان -

مهری از سید **شمس‌الدین** بسال ۱۲۲۷ھ/ ۱۸۱۲ء بر ورقی که از کتابی دیگر در اول این نسخه چسپانده شده، ثبت است - از مطالعه و مقایسه با کتب مختلف این فن معلوم شد که مؤلف این تألیف از ''ام التواریخ'' از **حسین علی فرحت** مؤلفه ۱۲۸۹ھ/ ۱۸۷۲ء حد اکثر استفاده را کرده است - بنا برین بعد از این سال تألیف شده -

آغاز : ۳ ھ لچک، مپای، بان، موحد، پولادی، الحبیب، حلیه، ماوا، جلدوی ۴ ھ جان، ند، هجوم، مواهب، محو، موجه . . .

انجام : ۱۳۲ ا خورشید بود، آفتاب فلک تحقیق، خلوتگه دیوان، ۱۳۳ ا غلام نبی -

۳۸۸

۲۹۰

چمنستان

بخط نستعلیق اوایل قرن سیزدهم هجری - ۲۶ ورق ، ۹ × $\frac{1}{4}$ ۵ انچ ، ۱۵ سطر - ناقص الاخر

مؤلف این تألیف که مشتمل بر چهار چمن و هشت گلدسته است، **آنند رام مخلص** (ص ۱ ، س ۲) متوفی ۱۱۶۴ هجری/ ۱۷۵۰ء است - درین کتاب 'چمن، حکم باب و 'گلدسته' حکم فصل را دارد - شرح ابواب و فصول که مجموعهٔ داستانها، توضیح بعضی اشجار و گلها و لطایف وغیره است ، بدینقرار است :

چمن اول =	گلدسته ۱ - نُقلهای شیرین و شور انگیز	۲ - نُقل هزل آمیز -
چمن دوم =	گلدسته ۱ - بعضی احوال مسموعی و وقوعی	۲ - حقیقت بعضی از درختان و نوعی از فواکه -
چمن سوم =	گلدسته ۱ - فواید چند	۲ - نکات حکمت و پند -
چمن چهارم =	گلدسته ۱ - لطایف بعضی مردم	۲ - لطایفی که بعضی اوقات بر زبان راقم گذشته -

تاریخ تصنیف این کتاب چنانکه از کلمات زیر پیداست ۱۱۵۹ھ/۱۷۴۶ء است :

''این نسخه‌ایست مشتمل‌بر چهار[1] چمن و هشت گلدسته که در سال یکهزار و یکصد و پنجاه و نهم هجری قلم آشفته رقم بتحریرش برداخته'' (ص ۱، س ۳) -

او این تاریخ را بسلک شعر زیر نیز کشیده که در نسخهٔ ما بعلت ناقص‌الاخر بودن نیست :

چون بپایان رسید تاریخش
نسخهٔ دلنشین نوشت قلم
۱۱۵۹

این کتاب در ۱۸۷۷ میلادی در لکهنؤ بچاپ رسیده -

رش : بانکی پور ۹ : ۱۱؛ ایوانو ۱۵۶ -

آغاز : بعد رنگا رنگ آرایش چمنستان حمد و ستایش او تعالیٰ شانه و عزّ برهانه کمترین انام فقیر آنند رام مخلص بر صفحه بیان مینگرد که این نسخه ایست مشتملبر چهار[1] چمن و هشت گلدسته .....

انجام : درین اثنا از اتفاقات، ایشان بریکی از خدمتگاران اعتراضی[2] شدند و از نهایت غضب یکی ازان سنگ قالیها را . . . .

۱- در اصل : چار - ۲- در اصل : اعتراض -

۳۸۹
۳۰۱

دستور العمل

بخط نستعلیق که بعد از ۷ نومبر ۱۹۳۸ میلادی نوشته شده - ۶۹ ورق، ½۸ × ½۶ انچ، ۱۰ سطر - ناقص الاول و الاخر -

مؤلف این تألیف که دربارۂ تاریخ و آمار مختلف هندوستان است، رائے **چترمن** سکسینه رائے زاده متوفی ۱۱۷۳ هجری / ۱۷۵۹ء است - او کتاب خود را هنوز باتمام نرسانیده بود که مرگ باو در رسید و بعد ازو **چندر بهان** منشی در سال ۱۱۷۹ھ / ۱۷۶۵ء این کتاب را بپایان رسانید -

مؤلف این کتاب را در چند قانون که هر یکی از آنها حکم باب را دارد، تألیف نموده و ازانجمله سه قانون (سوم، چهارم و پنجم) درین نسخه موجود است، بدین شرح :

قانون سوم، دارای چهار دفعه : ۱ - جواهرات ۲ - فلزات ۳ - جمادات ۴ - مستنبط از فلز و جماد -

قانون چهارم، دارای سه دفعه : ۱ - در معرفت اجناس نباتی (فواکه، سبزه، تره‌ها، ادویه و بذرها) ۲ - غلّه‌ها ۳ - اقسام پارچه، پنبه‌ئی یا نخی -

قانون پنجم، در چهارم دفعه : ۱ - در معرفت اجناس حیوانی مثل ریشم و پشم و پوست وغیره ۲ - پشمینه، مشک، عنبر، قرمزدانه، شیر، شهد، پنیر، موم، اطلس، مخمل، تافته، شب اندر روز، یکرنگه، گلبدن وغیره ۳ - مرکبات ابریشم از طلا و نقره و سوت نخ وغیره -

این تألیف اطلاعات مفیدی را دربارۂ تجارت و صنعت و حرفت و معدنیات هند دارد -

رش : استوری ص ۴۷۲؛ برلن ۴۷۳، ۴۷۴ -

آغاز : قانون سیوم، دفعه ۱ - در دانستن اشیاء معدنی یعنی آنچه از کان‌ها و معدنها خیزد اگرچه ضبط تمامی معدنیات درین پاره اوراق صورت گنجایش ندارد، لهذا آنچه[1] درین دیار هندوستان سمت اشتهار و سبیل رواج دارد . . . . در جدول ثبت میگردد -

انجام : کمبل : سفید و سیاه باشد از نوع پشمینه گنده . . . باشد - از پشم میش بافند - در همه جا بهمرسد - بهترین از پرگنهٔ باره . . . مضاف صوبه دهلی خیزد و این بیش قیمت باشد - بیشتر برای احتیاط در باران بکار آید و کمبل پاره گویند بعض مردم به پوشش و به سر نیز صرف نمایند -

۳۹۰ / ۲٦۷ رساله مروارید

بخط شکستهٔ محمد علی بن ابی طالب . . . الجیلانی حزین بتاریخ ۱۱۵۸ هجری/ ۱۷۴۵ع ، در دهلی - ٦ ورق، $۷\frac{۱}{۲} \times ۴\frac{۱}{۴}$ انچ، ۱۲ سطر - کرمخورده -

مؤلف و کاتب این رساله که درباب معادن سنگها و جواهر قیمتی و رنگ و شکل و منافع آنهاست، شیخ علی حزین متوفی ۱۱۸۰ هجری / ۱۷٦٦ع است - در این رساله دربارهٔ خواص و اقسام مروارید مفصل بحث شده -

آغاز : فراید محامد بالغه و جواهر ستایش سابغه که از اصداف قلوب سیاحان . . . جهانی خیزد و از درون (؟) افواه سیاحان بسیط اکوانی ریزد، نثار . . . کریمی است که

انجام : در لعاب بهدانه که با گلاب گرفته باشند حب‌ها بوزن یک دانگ بسته . . . . ملفوف نمایند -

---

۱- دراصل : اینچه -

۳۹۱

۲٦۱

جلیس انیس*

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۳۷ ورق، ۱۱ × ۷½ انچ، ۲۰-۲۱ بیت - ناقص الاخر -

مؤلف این کتاب حسین بن محمد العلوی الجامی (ص ۱، س ٥) است که بتقلید ملا محمود جونپوری و سید غلام علی آزاد بلگرامی متوفی ۱۲۰۰ هجری/۱۷۸٦ء دست بتألیف این رساله زده- کتاب که دربارهٔ عشقبازی و سراپا نگاری معشوق است، دارای ابواب و مناظر است -

در مقدمه اقوال فلاسفه مثل افلاطون، ارسطو، امام غزالی وغیره را (درباب عشق) نقل نموده و بعد اشعار شعراء در تعریف چهره،موی، سر، جبین، ابرو، چشم، مژگان، بینی، لب، دهن، زبان ،ذقن، گوش، گردن، قد و قامت، تن، رنگ معشوق وغیره نقل نموده -

کتابهائی که بهمین موضوعات نوشته شده مانند ''مرآت الجمال'' (ریو ص ٦۹۴ - ٦۹٥) و ''سبحة المرجان'' (ریو ص ۱۰۲۲ ب) وغیره در بعضی کتابخانه‌ها موجود است -

آغاز : محبوب ترین کلامی که بدستیاری مشاطهٔ قلم، گوش و گردن صحایف بیآراید، حمد مبدعی است که فراید معانی را بانقاب الفاظ در حجلهٔ بیان نشانید -

انجام : گه زلف برافگنم بدوشت گه حلقه برون کنم ز گوشت
گه در بر خود ....

* ص ۱، س ۱٥ -

۳۹۲
۳۳۰

قوانین تجارت

بخط نستعلیق بتاریخ جمادی‌الاول ۱۲۲۴ هجری مطابق ۱۸۰۹ میلادی - ۹۵ ورق، ۸ ۱/۲ × ۶ ۱/۲ انچ، ۱۵ سطر -

مؤلف این اثر که دران از قوانین تجارت بحث شده، الٰہی بخش شوق اکبر آبادی (ص ۴، س ۳) متوفی 'اواسط قرن سیزدهم هجری،'[1] است - بتقلید از رائے چترمن (رک ۳۸۹) باب را 'قانون' و فصل را 'دفعه' گفته - کتاب مشتمل بر مقدمه و ۲۱ قانون و خاتمه است - و در هر قانون چندین دفعه است - در مقدمه تألیفات دیگر خود از قبیل ''گلزار دانش'' (اختصار بهار دانش)، جهانگیر نامهٔ اردو، انشاء الفتوح، نلدمن (ترجمهٔ مثنوی فیضی باردو) وغیره را نیز اسم برده -

تاریخ تصنیف این کتاب ۱۲۲۱ هجری/۱۸۰۶ء مطابق ۱۸۰۶ میلادی است چنانکه گفته :

هر کس که کند بنام و تاریخش غور　　گردد ز قوانین تجارت آگه

۱۲۲۱

(ص ۴، س ۱۳)

سال میلادی را در بیت زیر نظم کرده :

تاریخ بسال عیسوی گفت　　قانون تجارت شریفه　　(ص ۴، س ۱۵)

۱۸۰۶

نسختی ازین کتاب در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب لاهور (ذخیرهٔ شیرانی شماره ۲۱۸۲) نیز هست -

آغاز : ستایش و نیایش بجناب منعمی سزد که انعام عامش مذمومان را تشریف خاصهٔ محمودی تن زیب ساخته و احسان تامش ناداران را به افسر دارائی سر بآسمان بر افراخته -

---

* (ص ۴، س ۸) -

۱- ''صبح گلشن'' بهوپال ۱۲۹۵ھ، ص ۲۲۶ -

انجام : این گل نو بهار را نگرید — ای عزیزان ز خار در گذرید
هر کرا در چمن به گل کار است — در پی خار گر شود خوارست

۳۹۳ مفیدالمخاوق
۱۱۹(۱)

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۱۱ ورق ، ۹ × ۱/۲ ۴ انچ ، ۱۰ سطربن -

اسم مؤلف این کتاب که مشتمل بر نصائح مفید برای شاهان و وزراء و حاکمان است، معلوم نشد -

آغاز : راجه جدشتهر بعد مهابهارت و فتحیاب شدن خود ، از کشته گشتن برادران و استادان . . . . ملول و مغموم گردیده خواست که ترک سلطنت نماید و بخدمت . . . . رفته اظهار مافی‌الضمیر نمود - مشارا" الیه ارشاد کرد که تقدیم امر جهانداری بهتر از عزلت و انزواست . . . . . .

انجام : در عالم بهتر ازین نیست که دلی بدست آری و راحتی بمسکین و غریبی رسانی و اینمعنی پادشاهان را بوجه اولی میسّر است -

۳۹۴ رساله توپخانه
۳۲۰

بخط‌نستعلیق اوایل قرن نوزدهم میلادی - ۲۸ ورق ، ۷ × ۱/۴ ۵ ، ۱۳ سطر -

رساله ایست از مؤلف گمنامی که دران دربارهٔ فن آتش‌بازی سخن رفته .. اسباب جنگ که هنگم جنگ میساختند، اسمها و طرز ساختن و استعمال آنها بیان شده، مثل فوزه، شتابه، مهتاب، سندیز، پوٹ رفو، کرکس پوڈر، باروت وغیره - بگمان غالب این رساله در اوایل قرن نوزدهم میلادی تألیف شده -

آغاز : بسم الله الرحمان الرحيم : اندازهٔ آتش‌بازی‌ها که در توپخانه هنگام جنگ بکار آید - فوزه یعنی فتیله، بنب (بم) - فتیله طیار میشود از برای آنکه آتش بدهد باروت را که درمیان بنب می باشد -

انجام : باروت از برای شکار باید که گوگرد کمتر داشته باشد از اندازه بر نوشتهٔ صدر زیاده‌تر کوفته میشود -

۳۹۵
۱۱۹ (۳)

رساله القابات

بخط شکستهٔ قرن سیزدهم هجری - ۳۴ ورق ، ۹ × ۱/۲ ۴ انچ ، ۱۵ سطر -

اسم مؤلف این رساله که محتوی ذکر کسانی است که از شاهان و وزرای دربار مغلیه باخذ القابات و خطاب مشرف شده اند، معلوم نشد - مؤلف این رساله را بفرمایش لارڈ منٹو اول (حاکم انگلیسی در هند ۱۸۰۷ - ۱۸۱۳ء) تألیف نمود -

در آخر این رساله ۱۲ ورق دارای مطالب دیگر مثلاً شرح مچلکا ، نسخه‌جات برای امراض مختلف وغیره و ۲۸ ورق دارای فرامین شاهان مغلیه است که بعضی از آن تواریخ ۱۱۸۷ھ / ۱۷۷۳ء و ۱۱۹۰ھ / ۱۷۷۶ء نیز دارد - این فرامین بنام حکام تته، بیجا پور، اجمیر، لاهور وغیره نوشته شده است - تحریری بتاریخ ۱۲۲۷ھ / ۱۸۱۲ء نیز در نسخه موجود است -

نامهای ماه الهی، اوزان و پیمانه‌های رائج هند در زمان اکبر تا عالمگیر ثانی، اسمای جدید بلاد که در زمان مغلیه نهاده شد، ضابطهٔ موسم کاشت و مقدار تخم و اطلاعات مفید دیگر نیز درین بیاض درج است -

آغاز : بخشی الملک اعتماد الدوله قمر الدین خان .... بهادر نصرت جنگ - سیادت و امارت مرتبت، ابهت و ایالت منزلت -

انجام : راجه جے سنگھ سوائی در وزارت اعتماد الدوله - عنایات الهی و تفقدات پادشاهی .... عمده راجه‌های عالیشان بلندمکان، مهربان دوستان باد -

ضمیمه

بعضی از نسخه‌ها بعد از تهیه شدن این فهرست بدست آمده بود و چاره‌ای نبود که آنها را در آخر فهرست ضمیمه کنیم، لذا در صفحات آینده بشرح آنها میپردازیم -

شروح و تراجم

۳۹۶

شرح قصاید انوری

۳۹۶

بخط نستعلیق شیخ عبدالکریم ولد شیخ فتح الله جونپوری، بتاریخ ۹ ذیقعد سنه ....۱[1] ـ ۸۱ ورق، ۹ × ۶ انچ، ۱۹ سطر ـ کرمخورده و پوسیده ـ

مؤلف این شرح **محمد داؤد** ابنِ محمد علوی شادی‌آبادی است که بفرمایش سلطان **ناصرالدین** خلجی (حکومت در مالوه ۹۰۶-۹۱۶ھ/۱۵۰۰-۱۵۱۰ء) بتألیف این شرح همت گماشته است ـ این همان دانشمندیست که شرح قصاید **خاقانی** را نیز نوشته (رک: شماره ۲۷۹) ـ درین اثر او تمام قصاید **انوری** متوفی ۵۸۰ یا ۵۸۷ھ را شرح نداده بلکه فقط به بیان معانی ابیاتی که بنظرش مشکل آمده، اکتفاء نموده ـ تاریخ تألیف این شرح بدانشمندان معلوم نیست ـ دو نسخه ازین شرح در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب، لاهور (ذخیرهٔ شیرانی، شماره ۱۲۹۸، ۱۳۶۰) نیز محفوظ است ـ

رش: بانکی پور ۱: ۳۷؛ ادبیات ۳۳۳ (ذکرش)؛ ایتهی ۷۴۹؛ ریو ۵۵۶؛ بمبئی ۲۴۹ ـ

آغاز: ستایش بیحد و نیایش بیعد مر صانع قدیمی را که بامر کن جملهٔ مکونات را از نهانخانهٔ کتم عدم در صحرای وجود آورد و از جنس حیوان انسانرا بدرجهٔ اعلیٰ بر آورد ـ

انجام: درخانه منتظر میباشم که تا کی صبح دمد و کی آفتاب بر آید که در خانه از نور چراغی بدمد و از شمع ماهتاب نیز مراد باشد والله اعلم ـ

۱- ازینجا کاغذ را کرمخورده و بکلی از بین برده است ـ اصلاً تمام اوراق نسخه را از وسط صفحه کرمخورده و سوراخ بزرگ کرده و آنرا خیلی ناقص ساخته است ـ

۳۹۷
۴۰۰

شرح سکندر نامه

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۹۵ ورق، ۱۱ × ۷ انچ، ۱۹ سطر -
ناقص‌الاول والاوسط - کرمخورده و پوسیده -

مؤلف این شرح شخصی است که اسم خود را **مخدوم** مینویسد - احوال یا زمان او را نتوانسم از مآخذی که در دست داشتم پیدا کنم - چون در ادوار گذشته چندین تن از دانشمندان باین نام معروف شده اند مثلاً **سید مخدوم**، صاحب 'مخزن قانون' (انجمن ص ۴۲)، پدر **اخوند درویزه** ننگرهاری (ڈھاکه ۴۰۴)، سید **فیض علی** مخدوم متوفی ۱۲۵۶ء (عباسی ۵۳۹)، پدر **عبدالکریم** صاحب 'مسایل زنان' (انجمن ص ۲۶) و **محمد مخدوم**، صاحب 'صرف پارسی' (انجمن ص ۵۵) وغیره -

نسخهٔ حاضر نه فقط ناقص و کرمخورده است بلکه اوراق موجود نیز پس و پیش شده و ترتیب آنها بکلی بهم خورده است - مؤلف این تمام ابیات سکندر نامه را شرح نداده بلکه به شرح ابیات مشکله اکتفاء نموده -

آغاز : (از ورق ۳۸و) --- در فارسی زمین نارانده و نازاینده و بمعنی ولایت و شهر و آبادانی نیز آید -

انجام : روزی گذر **سلیمان** علیه‌السلام بر وادیئی که مسکن مورچگان بود افتاد و مهترِ موران --- حضرت سلیمان علیه‌السلام قبول کرد -

۳۹۸

۳۰۷

ترجمهٔ قصیده برده

بخط نسخ قرن سیزدهم هجری - ۸۰ ورق، ۷ × ۴½ انچ، ۵ شعر - ناقص‌الاخر و کرمخورده -

اسم مترجم که قصیدهٔ میمیهٔ البوصیری متوفی ۶۹۶ یا ۶۹۷ھ/۱۲۹۶ یا ۱۲۹۷ء را از عربی بفارسی بصورت مخمس ترجمه نموده، معلوم نشد - این قصیدهٔ عربی در نعت پیغمبر صلعم است و نسخه‌ای ازان در کتابخانهٔ رامپور (۱ : ۵۹۹) نیز دیده میشود - نیز رک : ریو ۷۹۳، حاجی خلیفه ۱ : ۳۵۰ -

کاتبِ این نسخه اول مصراع یا بیت قصیدهٔ عربی را که آن هم بصورت مخمس است، نقل میکند و زیر آن ترجمهٔ فارسی را مینویسد -

رش : ایتھے ۲۶۳۹ که غیر از اینست -

آغاز: یا ایها المحتظی من لذة‌الالم یا ایها المغتذی من ذلة‌السقم
ای بهره مند ج - - -[1] تو از لذت الم وی یافته غذا ذلت از ذلت سقم

انجام: این سایه‌ها بنور توکم سازوکم ز کم بنگر ز روی لطف بفقر و مذلتم

۱- ازینجا ورق را کرمخورده و از بین برده -

۳۹۹

۳۲۱

کشف الغین فی شرح رباعتین

بخط نستعلیق محمد المدعو به صدر الدین بتاریخ ربیع الثانی ۱۲۵۳ھ/۱۸۳۷ء
در دارالسلطنت لکھنؤ - ۱۰ ورق، ۹ × ۵¾ انچ، ۱۹ سطر -

مؤلف این اثر که دران دو رباعی از خواجه **باقی بالله** متوفی ۱۰۱۲ھ/۱۶۰۳ء را شرح داده اند، **شاه ولی الله** بن **عبدالرحیم** الدهلوی متوفی ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء است۔ قبل ازیشان حضرت **مجدد** الف ثانی متوفی ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء نیز شرحی ازین رباعیات را نوشته بودند که ازان بعضی اشکالات عزیزانِ شاه صاحب رفع نمی شد - بنابرین ایشان خود شرحی مفصل و کاملتر ازین رباعیات نگاشتند -

رباعیات که شرح داده شد، درج ذیل است:

۱- گویند وجوه کون کون است و حصول   نوری بجز از کون نکرد است قبول
والله که درین پرده لسان الغیب است   برطبق قواعد است و بر طبق اصول

۲- بشناس که کاینات رو در عدم اند   بل در عدم استاده [نه] ثابت قدم اند
این کون معلق زخیال و وهم است   باقی همگی ظهور نور قدم اند

آغاز: الحمد لله الاکرم الذی علم بالقلم علّم الانسان مالم یعلم ---- اما بعد میگوید فقیر **ولی الله** عفی عنه عزیزی را بامعنی رباعتین از شرح رباعیات قدوة العارفین ---- حضرت خواجه **محمد باقی بالله** قدس سره العزیز سر و کار افتاد -

انجام: چو بشنوی سخن اهل دل مگو که خطاست   سخن شناس نهٔ دلبرا خطا اینجاست
و عند هذا انتهت الرساله ---- و الحمد لله اولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً و صلی الله علیه خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین -

تذکره ها

۴۰۰
―――
۳۲۵

روضة الاحباب

بخط نستعلیق پختهٔ اوائل قرن دوازدهم هجری - ۲۹۳ ورق ، ۸×۵ انچ ، ۲۵ سطر - ناقص الاول والاوسط والاخر -

مؤلف این اثر که تذکره ایست در احوال پیغمبر صلعم ، اهل بیت و صحابه رض ، امیر **جمال الدین عطا الله** ابن محمود حسینی متخلص به عطائی متوفی ۹۲۶ھ / ۱۵۲۰ء است - **خواند امیر** در حبیب السیر وفات او را در سال ۹۱۹ھ/۱۵۱۳ء بیان نموده (مشهد ۷ (۱) : ۲۱۶) و نیز گفته که او در زمان **سلطان حسین** بایقرا (۹۰۸ - ۹۱۱ھ/ ۱۵۰۲ - ۱۵۰۵ء) از حیث یکنفر عالم عالیقدر در هرات بسر میبرد -

این تذکره که در سال ۹۰۰ھ/۱۴۹۴ء بپایان رسید ، بفرمایش میر **علی شیر** نوائی متوفی ۹۰۶ھ/۱۵۰۰ء نوشته شد و دارای سه مقصد (باب) است بقرار زیر :

مقصد اول در احوال حضور سرور کاینات صلعم - دوم در احوال سه خلیفهٔ اول ، سوم در احوال حضرت علی رض و دوازده امام - در آخر این تذکره اسمهای صحابهٔ معروف نیز بترتیب الف بائی داده شده که نسخهٔ حاضر فاقد آن است - علاوه برین خیلی از اوراق از اول و وسط و آخر نسخه نیز افتاده است -

نسخه‌ای ازین تذکره در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب ، لاهور (شماره APeI-6) نیز محفوظ است ، این تذکره در سال ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۰ء در لکهنؤ بچاپ رسید ، تکمیل الصناعة ، در صنایع و بدایع شعری (بانکی پور ۱۷ : ۱۶۱ ؛ مشهد ۷ (۱) : ۲۱۶) نیز ازوست -

رش : مشهد ۲ (۱) : ۱۰۸ ؛ ریو ۱۴۶–۱۴۸ ؛ ایتهی ۱۴۵ ؛ عباسی ۱۸۱ ؛ ایوانو ۵۳ ؛ بلوشه ۱ : ۳۷۸ ؛ بانکی پور ۶ : ۱۲۳ ؛ پیشاور ۱۴۲۰ ؛ استوری ۱۸۹ -

آغاز : محمد صلی الله علیه وسلم ساخت و حیوت [حیات] او را بر حیوة خویش ایثار نمود - بروید بزمین و وی را از شرّ اعداء محافظت نمائید -

انجام : و میگفت سفر قطعه‌ایست از سقر یعنی از عذاب ، چه مرد در سفر قطع راحت و خواب و طعام و آب خود میکند و گه در غزوات و اسفار از رفقاء متخلف می شد و مردم ضعیف وامانده . . . . -

۴۰۱ / ۳۶۱ مرقع طهماسپ (عکس)

بخط نستعلیق استادانهٔ احمد الحسینی مشهدی بتاریخ ۹۷۲ھ/۱۵۶۴ع - ۱۹ برگ ، ۴×۳ انچ ، ۱۰ سطر یا بیت - ناقص الاول والاوسط -

در بیان روش‌های مختلف خطاطی و شجرهٔ استادان نادر و هنرمندان قادر این فن در عراق و خراسان و فارس و کرمان این رساله از مؤلفی است که نتوانستم اسم او را درست بدانم، چون نسخه ناقص است و اوراق نا مرتب - شاید نگارش **احمد الحسینی** باشد که کاتب این مرقع است -

اسمهای استادانی را که بترتیب زمانی درین رساله مذکور است درج ذیل مینمائیم :

مولانا درویش ، امیر منصور ، یاقوت مستعصمی ، ارغون کاملی ، مبارک شاه زرین قلم ، یوسف مشهدی ، پیر یحیی ، عبدالله صیرفی ، سید حیدر ، حاجی محمد ، معین الدین تبریزی ، شمش الدین قطابی ، جعفر تبریزی ، عبدالله طباخ ، عبدالرحیم خلوتی ، مولانا نعمت الله بواب و شمش الدین ثانی تبریزی وغیره -

"حکایت استادان نسخ تعلیق بدین منوالست":

واضع آن مولانا میر علی تبریزی، و بعد ازو عبدالله، مولانا اظهر، سلطان علی مشهدی، و شاگردان او مثل مولانا محمد ابریشمی، سلطان محمد خندان، سلطان محمد نور، زین الدین محمود، میر علی، سلطان علی قاینی، سلطان علی سبزواری و شاه محمود۔

متأخرین این فن در خراسان:

خواجه میرک، مولانا حاجی محمد، قاسم علی و استاد بهزاد۔

استادان فارس و عراق:

محمد حیوة، میر مصور و پسرش، میر سید علی، خواجه عبدالرزاق، خواجه عبدالوهاب و پسرش خواجه عبدالعزیز و سید میرک۔

نتوانستم معلوم کنم اصل نسخه که مولانا فیلمی ازان گرفته اند در کجاست۔ این مرقع برای شاه طهماسپ اول (۹۳۰-۹۸۴ھ/۱۵۲۴-۱۵۷۶ء) نگارش یافت، چنانکه اسمش در متن آن مرقوم و مسطورست۔

آغاز: کلید خرد را هنر شد عَلم　　کلید هنر چیست نوک قلم

و آنچه نوع نباتیست کام شیرین کن کتاب کرامت اياب است۔

انجام: چون مقصود ازین قصه خوانی و اظهار سخن دانی ذکر بعضی از استادان بی بدل بود که یادگار ایشان درین مرقع است، باطناب زیاده محتاج ندید۔ کتبه العبد الفقیر الحقیر...

خط خوب ای برادر دلپذیرست　　چو روح اندر تن برنا و پیرست

اگر منعم بود آرایش اوست　　وگر مفلس مرو را دستگیرست

فی شهور سنه اثنی و سبعین و تسمایه۔

نثر

۴۰۲
―――
۳۰۱

اخلاق محسنی

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۷۹ ورق ، ۹ × ۵ انچ ، ۱۵ سطر - ناقص الاول والاوسط والاخر -

مؤلف این اثر معروف دانشمند شهیر قرن نهم هجری ، **حسین واعظ** کاشفی متوفی ۹۱۰ھ/۱۵۰۴ع است که بنام **سلطان حسین** میرزا در سال ۹۰۰ھ/۱۴۹۴ع تألیف نمود . کتاب مشتملبر مقدمه و چهل باب میباشد که ازانجمله ۲۹ باب درین نسخه محفوظ است - در هر باب بحثی دربارهٔ یکی از اقدار مثل شکر و صبر و رضا وغیره نموده و در مقدمه رویهمرفته تعریف این اقدار را کرده که دران از آیات و احادیث استناد جسته - ابواب نسخهٔ حاضر بدینقرارست :

باب ۱ ، ۲ ، ۳ ندارد - ۴ در شکر ، ۵ در صبر ، ۶ در رضا ، ۷ ندارد ، ۸ در حیاء ، ۹ در عفت ، ۱۰ ندارد ، ۱۱ در علوهمت ، ۱۲ در عزم ، ۱۳ در جد و جهد ، ۱۴ در اثبات ، ۱۵ در عدالت ، ۱۶ در عفو ، ۱۷ در حلم ، ۱۸ در خلق ، ۱۹ در شفقت ، ۲۰ در خیرات ، ۲۱ در سخاوت ، ۲۲ در تواضع ، ۲۳ در امانت ، ۲۴ در وفا ، ۲۵ در صدق ، ۲۶ در انجاح حاجات ، ۲۷ در تأنی و تأمل ، ۲۸ در مشاورت ، ۲۹ در حزم ، ۳۰ در شجاعت ، ۳۱ در غیرت ، ابواب بعد را ندارد -

رش : ریو : ۴۴۳ ؛ ایتھے ۲۱۸۸ ؛ باڈلین ۱۴۶۰ ؛ عباسی ۱۴ ، ۱۵ ؛ شیرانی ۲ : ۳۲۴ -

آغاز : . . . . مر منعم را هر انعام او ، چون نعمت سلطنت بزرگترین نعمتهاست ، پس سلطان باید که پیوسته بشکرگزاری و سپاسداری این نعمت قیام و اقدام نماید ـ

انجام : باب سی و یکم در غیرت ، نگاهداشتن چیزیست که انسان را صیانت آن لازم باشد و در تدبیر مهمات و تأکید و سیاسات سلاطین را ازین صفت گزیر نه . . . .

——: o :——

مکاتیب

۴۰۳
۳۹۸

مکتوبات جان محمد

بخط نستعلیق شکسته آمیز قرن دوازدهم هجری - ۱۰ ورق، ۸ × ۵ انچ، ۱۵ سطر - ناقص الاول و الاخر -

این نسخه که یکی از کتب انشای فارسی است، مشتملست بر هفت مکتوب بقرار زیر:

۱- عرضداشت **جان محمد** بخدمت **فرخ سیر** -

۲- جواب آن از طرف شاه -

۳- عرضداشت **جان محمد** بخدمت **مرزا محمد عسکری** جیو -

۴- جواب آن از طرف **مرزا عسکری** -

۵- مکتوب نواب **زکریا خان** بخدمت پدرش نواب **عبدالصمد** خان ناظم لاهور - (۱۱۲۵ھ - ۱۱۳۹ھ / ۱۷۱۳ع - ۱۷۲۹ع)

۶- جواب این نامه از طرف نواب **عبدالصمد** خان -

۷- عرضداشت **جان محمد** بخدمت نواب عبدالصمد خان -

جان محمد عامل پرگنه دیبالپور بوده و در عرضداشت‌های خود رویداد مفصل این پرگنه در آن ایام را خدمت **فرخ سیر** و نواب **عبدالصمد** خان نوشته است - بنا برین این مکاتیب بین سالهای ۱۱۲۴ - ۱۱۳۹ھ / ۱۷۱۲ - ۱۷۲۶ع سالی که نواب **عبدالصمد** خان از لاهور بملتان رفت، نوشته شده -

آغاز: این نقل شده **جان محمد** عامل پرگنه دیبالپور، عرضداشت کمترین عقیدت نشان **جان محمد** ــــــ خدمت عالی آبروی روزگار ـــ

انجام: هنگامی بسبب چند روزه با رجوعه کار بجلوهٔ ظهور شد که جوهر فروش است یا شیشه گر ــــــ السلامت فی الوحدت ـــ

۴۰۲ / ۴۲۳ مکاتیب فارسی

بخط نستعلیق اواخر قرن دوازدهم هجری ـ ۲ ورق، ۸½×۶ انچ، ۱۹ سطر ـ ناقص الاخر ـ

درین اوراق ۶ مکتوب خانوادگی و دوستانهٔ دانشمندانِ زمانهای مختلف منقول است ـ نام مدون و مرتب این مکاتیب هم معلوم نشد ـ ترتیب مکاتیب بدین قرار است :

اول از ملا عبدالرحمن **جامی** بنام خواجه **محمد الدین** در جواب نامهٔ ایشان در اشتیاق ملاقات ـ دوم از قلم مولانا **عبدالواسع** [جبلی؟] بنام خواجه **کمال‌الدین حسین**[1] در اظهار ارادت و آرزوی ملاقات ـ سوم و چهارم و پنجم هم از طرف مولانای مذکور بنام احباب و یاران خود در جواب نامه‌ها و در اظهار اشتیاق ملاقات ـ ششم از قلم امیر سلطان **ابراهیم** بنام یکی از احباب ـ

آغاز: صبا از پیش یار آمد فدایش باد جان من
که میگوید حدیث مردم از جان جهان من

ـــ نامهٔ ارغوان نفحاتِ صبحِ سعادت فایح و صحیفهٔ رازِ مضمون از لمعاتِ آفتابِ عنایت لایح

انجام: و نسیم صراعتی که متضمن از خاک برگرفتن خاکسارانِ رهگذرِ اشتیاق تواند شد ـــ

۱- رش: دیوان عبدالواسع ج ۲ ص ۶۰۶، تهران ۱۳۴۱ شمسی که درانجا غزلی بمدح خواجه سروده شد ـ

عروض و قوافی

۲۰۵
۴۱۷

رساله میزان الاشعار

یا

عروض سیفی

بخط نستعلیق ، در حدود ۱۱۸۴ه / ۱۷۷۱ء ، شاید بدست ابوالبقاء - ۴۵ ورق ، ۳/۴ ۷ × ۱/۲ ۵ انچ ، ۱۴ سطر -

در علم عروض و قوافی این رسالهٔ معروف بسال ۸۹۴ه / ۱۴۹۱ء نوشته شد و مؤلف آن مولانا **سیفی** بخاری عروضی شاید متوفی ۹۰۹ه/۱۵۰۳ء میباشد - این رساله که نسخه‌ای ازان زیر شماره ۳۶۹ درین فهرست شناسنده شده چندین بار در شهرهای مختلف پاکستان و هند بچاپ رسید -

هفت نسخه ازین رساله در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب، لاهور (ذخیرهٔ شیرانی شماره ۲۴۱۳، ۲۱۳۷، ۶۳۷۹، ۲۰۱۲، ۲۰۴۲، ۲۱۸۴، ۲۰۳۱) نیز محفوظ است -

رش : ربو ۵۲۵ ؛ ایتهے ۲۰۴۶ ؛ مرکزی ۲۵۷۲/۳، ۳۷۳۵/۱، ۱۷۴۴ ؛ ادبیات ۳۵۶ ؛ حقوق ۱۶۳ ؛ ڈهاکا ۳۶۹ -

آغاز : الحمدلله الذی جعل علم العروض میزان الاشعار -

انجام : و شک نیست که این مصراع را چنین تقطیع هم میتوان کرد -

۴۰۶
۴۱۸

رساله صنایع بدایع

یا

رساله قافیه

بخط نستعلیق شیخ ابوالبقاء صدیقی مهمی قریشی سلطانپوری ، بتاریخ ۱۰ جمادی‌الثانی ۱۱۸۴ھ/۱۷۷۱ع - ۲۲ ورق ، ۳/۴ ۷ × ۱/۲ ۵ انچ ، ۱۵ سطر -

مؤلف این رساله که قبلاً زیر شماره ۳۷۰ ، درین فهرست شناسنده شد ، میر **جمال الدین** عطاالله ابن محمود الحسینی ، صاحب روضة الاحباب (شماره ۴۲۵) و تکمیل الصناعة (مجلس ۲ : ۳۶ ، مشهد ۷ (۱) :) است که طبق اغلب دانشمندان در ۹۲۶ھ/ ۱۵۲۰ع فوت کرد ، ولی بنا به گفتهٔ **خواند میر** در 'حبیب السیر' تا ۹۲۹ھ/۱۵۲۳ع و طبق مولوی **عبدالمقتدر** در فهرست مخطوطات بانکی پور ، حتی تا ۹۳۰ھ/۱۵۲۴ع بقید حیات بود -

نسخه‌ای ازین رساله در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب ، لاهور (ذخیرهٔ شیرانی شماره ۲۰۳۰) نیز محفوظ است -

رش : ادبیات ۵۴ ؛ بانکی پور ۹ : ۶۲

آغاز: سپاس بیقیاس صانعی را که تأسیس بدایع مصنوعات و نظم سلسلهٔ موجودات بی دخیل و شریک نموده -

انجام : و ردیف در لغت کسی را گویند که در عقب شخصی بر مرکبی سوار شده باشد و چون حال ردیف نسبت بقافیه مشابه حال آنکس بود او را ردیف نام کردند -

تصوف

۴۰۷
۳۱۹

رساله در ترتیب سلوک

بخط نسخ کمی بعد از ۱۱۰۲ھ/۱۶۹۰ع - ۸ ورق، ۷×۴ انچ، ۱۲ سطر -

در علم تصوف و مراتب سلوک (تزکیهٔ نفس، تصفیهٔ قلب، تنقیهٔ دماغ، تجلیهٔ روح و تخلیهٔ روح سری) و لطایف سته (لطیفهٔ قلبی، نفسی، وجودی، سری، خفی، اخفی) این رساله یکی از تألیفات **عبدالکریم** لاهوری (ص۱، س۶) میباشد - او خود را یکی از مریدان حضرت **میانجیو** که بگمان غالب حضرت **میان میر** لاهوری متوفی ۱۰۴۵ھ/۱۶۳۵ع، معاصر **شاهجهان** (۱۰۳۷ - ۱۰۶۸ھ/۱۶۲۷ - ۱۶۵۷ع) وانمود میکند و بنا برین در نیمهٔ دوم قرن یازدهم هجری میزیسته - در آخر این رساله دو کتاب از آثار حضرت میانجیو بنام 'خلاصة‌المعارف' و 'نکات‌الابرار' را بطور مآخذ خود ذکر نموده ولی میدانیم که هر دوی این کتاب از **سید آدم** بنوری است که بسال ۱۰۵۲ھ/ ۱۶۴۲ع در مدینهٔ منوره بدرود زندگانی گفته - (خزینة‌الاصفیاء ۱ : ۶۲۰) -

آغاز: الحمدلله الذی هدینا الی الاسلام و جعلنا من امت حبیب سیدنا محمد علیه و علی آله و اصحابه الصلوة و السلام - اما بعد میگوید فقیر حقیر خاکسار بیمقدار، تراب اقدام اولیاء الله -

انجام: و بعد کمال علم مجلس خاص که خاصهٔ کشف حضرت **میانجیو** است، آنرا وصول دارد و شرح آن در 'خلاصة المعارف' قسم ثانی از 'نکاة الابرار' از خود مبیّن و مفصّل ساخته اند، باید که آنجا مطالعه نماید والسلام اولاً و آخراً والله اعلم بالصواب -

۴۰۸
۴۰۵

اقوال خلفای راشدین

بخط نسخ استادانهٔ اوایل قرن دوازدهم هجری- ۱۰۱ ورق، $\frac{3}{4}$۷ × $\frac{1}{2}$۴ انچ، ۸ سطر-

مترجم این اقوالِ دل انگیز و سخنانِ دل‌پذیر دانشمند ارجمند قرن ششم هجری و شاعر شهیر دربار خوارزمشاهیان **محمد** بن محمد عبدالجیل[1] العمر الرشید الکاتب **الوطواط** معروف به خواجه **رشید الدین وطواط** متولد ۴۸۱ھ/۱۰۸۸ء و متوفی ۵۷۳ یا ۵۷۸ھ / ۱۱۷۷ یا ۱۱۸۲ء است- این همان نویسنده است که 'حدائق السحر فی دقائق الشعر' او در صنایع و بدایع شعری بین مردم مشهور و مقبول است-

بر سر ورق این نسخه سه تاریخ بدست یکی از شاهان مغول مرقوم است-(پنجم محرم سنه ۲۰، ۲۱ ذی‌حجه سنه ۲۱ و ۱۷ رمضان سنه ۴۲) و کلمات ''عرض دیده شد'' نیز با دو تاریخِ اول مسطور است- بنظرم این تواریخ و کلمات از قلم **محمد شاه** (۱۱۳۱-۱۱۶۱ھ/۱۷۱۹-۱۷۴۸ء) است که این نسخه در کتابخانهٔ شاهی او بوده-

در اصل این کتاب مجموعهٔ چهار رساله است که هریک ازان دارای صد سخن چهار خلیفهٔ اول‌رض بزبان عربی بشرح زیر میباشد:

۱- تحفة الصدیق الی الصدیق من کلام ابی‌بکر صدیق، مشتملبر صد کلمه با ترجمهٔ آن به نثر فارسی-

۲- فصل الخطاب من کلام عمر بن الخطاب، دارای صد کلمه باترجمهٔ آن بشعر فارسی-

۳- انیس اللهفان من کلام عثمان بن عفان، محتوی صد کلمه باترجمهٔ آن به نثر فارسی-

۴- مطلوب کل طالب من کلام علی ابن ابی طالب، مجموعهٔ صد کلمه با ترجمهٔ آن بشعر فارسی-

---

۱- دراصل: محمد-

ترتیبِ تألیفِ رسائلِ مزبور این بود که او از همه اول اقوال حضرت علی رض را بفرمایش "سلطان السلاطین [ایل ارسلان (۵۵۱-۵۶۸ھ)][1] شاه ابن خوارزمشاه" جمع آوری و ترجمه نموده بود و بعد بفرمایش احباب خویش که "ارکان دین و دولت و اعیان ملک و ملت" بودند۔ اقوال حضرت عمر رض و سه دیگر سخنان حضرت ابوبکر صدیق رض و در آخر کلمات حضرت عثمان غنی رض را تدوین و ترجمه نموده ولی کاتب نسخه این چهار رساله را به‌ترتیب مذکور نوشته و جلد کرده است۔

از کلماتِ مذکور برمیآید که رشید الدین اقوال حضرت علی رض را بفرمایش سلطان شاه که در سال ۵۶۸ھ/۱۱۷۲ع برای یک مدت کوتاهی بسلطنت رسیده بود، تألیف نمود و سه رسالهٔ دیگر را کمی بعد ازان تدوین نمود۔ این رساله (مطلوب کل طالب) چند بار در ایران بچاپ رسیده۔

رش: مرکزی ۲۳۹۸ / ۳۰ (فقط مطلوب کل طالب)؛ سپه سالار ۴۴ (ذکر تحفة‌الصدیق و انیس‌اللهفان و فصل‌الخطاب)

آغاز- تحفة الصدیق : الحمدلله علی تواتر آلایه و تقاطر نعمایه والصلوة والسلام علی رسوله محمد و آله و اصحابه اجمعین۔

انجام: خیر و شر اینجهان فانی و ثواب آنجهان باقی و فانی در مقابلهٔ [باقی] وزنی ندارد والله اعلم بالصواب۔

آغاز- فصل الخطاب: هذا صد کلمه خلیفهٔ ثانی عمر ابن الخطاب، الحمدلله علی ما افاض علینا۔

انجام: هر طرف خود که بدعت آموزست
مکن اندر سلوکِ آن سرعت
مرد را اقتصاد در سنت
بهتر از اجتهاد در بدعت

۱- اینجا نام سلطان بود که کاتبِ نسخه شاید سهواً آنرا ساقط کرده۔

آغاز- انیس الهفان : این صد کلمه خلیفۀ ثالث عثمان بن عفان ـ الحمدالله الکبیر صنایعة الکثیر بدایعة الجمعیل شرایعة الجلیل ـ

انجام: اسال الله لی و لکم الهدی و عملاً بطاعته حتٰی یرضٰی ـ معنی این کلمه اظهر است ـ

آغاز- مطلوب کل طالب یا مطلوب الطالبین : این صد کلمۀ خلیفۀ رابع ـ ـ ـ الحمد لله علی الطاف کرمه و اصناف نعمه والصلوة و السلام ـ

انجام: قلب الاحمق وراء لسانه

مرد احمق که سخن گفتن   دلِ خود تابع زبان دارد
هرچه خواهد بگوید و آنگه   دل بر آن قول گفته[1] بگمارد

۴۰۹ / ۳۰۸ دُرالمجالس*

بخط نستعلیق اواخر قرن دوازدهم هجری ـ ۱۱۰ ورق، ۸½ × ۵ انچ، ۱۹ سطر ـ

مؤلف این اثر که محتوی داستانهای پیغامبران و بزرگان اسلام است سیف‌الظفر نوبهاری (ص ۲، س ۱۰) است که تاریخ وفات یا زمان او را هیچ کس از فهرست نگاران ننوشته ـ

این تألیف مشتملست بر مقدمه و ۳۳ باب ـ

درین کتاب دربارۀ فضیلت هفت پیغامبر (آدمؑ و ابراهیمؑ و شعیبؑ و موسیؑ و سلیمانؑ و عیسیؑ و حضور صلعم) سخن رفته ـ حکایات حضرت علیؓ، خاتون جنتؓ، خوبان

۱- در بعضی نسخ: خویش ـ رک: صد کلمۀ علی، خطی، کتابخانۀ دانشگاه لاهور، شماره ۲ - P Ar i X

* ص ۲، س ۱۲ ـ

مصر، خالد بن ولید، حضرت بلال رض، لقمان حکیم، سلطان ابوسعید، ابراهیم ادهم، حسن بصری، خواجه سفیان ثوری را نقل کرده و فضایل رمضان المبارک، خانهٔ کعبه، حضرت امام حسن رض و حسین رض و اهل بهشت وغیره را نیز بیان نموده۔

این نسخه را با ''عین العلم'' که بزبان عربی است جلد کرده اند۔

رش: ایتهے ۱۸۸۲-۹۸؛ ریو ۳۳ب؛ شیرانی ۲: ۲۱۷؛ ڈھاکہ ۳۲؛ ایوانو ۱۰۳۶؛ برلن ۱۰۱۹۔

آغاز: [صفات] الهی [که] برزبان عارفان میرود و ثنائی که از سینهٔ محققان میگذرد مر معظمی را که از سابقهٔ ازل وجود ایشانرا بتاج خلافت و دواج ولایت بیاراست۔

انجام: الهی بکرم کریمی خویش ـــــ جمیع بندگان را بهشت کرامت کنی و بشرف پاک مشرف گردانی و جمله سختی [های] دین و دنیا را آسان گردانی بمنه و کمال کرمه و فضله۔

۴۱۰/۳۰۲ حدیقه القادریه*

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۳۰ ورق، ۸×۵ انچ، ۱۵ سطر۔
ناقص الاول و الاوسط و الاخر۔

مؤلف این رساله که در تعریف و تعداد ابدال و اقطاب و اوتاد و غوثین و نجباء وغیره تألیف شده، **رمضان بن شیخ حاجی بن شیخ عبدالواحد** (۲ل س ۱۱) نام دارد۔

چون ذکری از بیت مولانا **جامی** متوفی ۸۹۸ه‍/۱۴۹۲ع درین رساله آمده (۱۳ل) معلوم است که بعد ازین تاریخ نوشته شده۔ مؤلف در بیان مطالب این رساله که هیچ ابواب و فصولی ندارد اغلب از آیات قرآنی استفاده کرده۔ در آخر این رساله ۸ ورق از

* ورق ۱ل، س ۳۔

کتاب ''مجموعهٔ سلطانی'' (ایوانو ۱۰۴٦؛ ایتهی ۲۰۰۱؛ شیرانی ۲ : ۳۰۲) که در مسائل فقه و عبادات میباشد نیز مجموع است ـ نسخهٔ دیگری ازین رساله را نتوانسم در فهارس معروف پیدا کنم، بنا برین یکی از نوادر بنظر میرسد ـ

آغاز: ـ ـ ـ وما تغی درشان اوست و خطاب رب‌الارباب ''قل انکنتم یحبون الله فالتبعونی یحبکم الله'' شایان اوست ـ

انجام: من کل الوجوه طریق انفراد از هر ذره قبول کرده خود را بجائی رسانده که در آمدن بمرتبهٔ وصال و رویة لایزال هیچ شی مانع ـ ـ ـ

——: o :——

فقه و مذهب

۴۱۱ / ۳۰۶ مفتاح الجنان

بخط نستعلیق اوایل قرن دوازدهم هجری - ۲۹۷ ورق، $9\frac{1}{4} \times 5\frac{1}{2}$ انچ، ۲۱ سطر - کرمخورده -

مؤلف این اثر که در مسایل فقهی و دینی و فضایل کلمه و نماز و روزه و زکوٰة و حج و اوراد وغیره میباشد **محمد مجیر** بن وجیه الدین است که ذکرش قبلاً درین فهرست (صفحه ۳۰۴) رفت و در اواخر قرن هشتم هجری میزیسته - در مقدمه گفته است که چون مردم از فهم زبان عربی قاصر اند او مطالب فقهی و مذهبی را از کتب معتبر جمع آورده و بفارسی بیان نموده است و خود را برادر زادهٔ مولانا **ضیاءالدین**[1] صاحب ''تفسیر مغنی'' مینویسد - این کتاب مشتملست بر مقدمه و ۲۵ باب بقرار زیر:

۱- در فضیلت کلمهٔ تهلیل و ذکر و استغفار و درود ۲- در فضیلت وضو و غسل و مسواک ۳- در فضیلت نماز و ادا کردن آن باجماعت ۴- در فضیلت روزه ۵- در فضیلت زکوٰة و صدقات ۶- در ثواب نیت ۷- در فضیلت ادب ۸- در فضیلت حلم و تواضع و بیان غضب و کبر وغیره ۹- در حیاء ۱۰- در بیان صدق و کذب و نگاهداشتن زبان ۱۱- در فضیلت صله رحم و حسن خلق ۱۲- در فضیلت شکر ۱۳- در فضیلت صبر و رضا ۱۴- در بیان مناجات ۱۵- در فضیلت نماز و دعاء ۱۶- در بیان ادعیه عصمت و عافیت ۱۷- در بیان بعضی ادعیه برای دفع زحمتها ۱۸- ادعیه برای زیادت شدن حافظه ۱۹- در فضایل متفرق

۱- بنظرم ضیاءالدین برنی صاحبِ تاریخ فیروز شاهی باشد -

۲۰- درعصمت از عذاب قبر ۲۱- در اسباب غنا و فقر و قضاء ۲۲- در فواید و فضیلت هر چیزی از خوردنیها ۲۳- در بیان حکایات عدل بعضی از خلفای راشدین و ملوک ماضیه ۲۴- در بیان علامات قیامت ۲۵- در بیان نماز و دعاهای مواسم و شهور متبرکه و مشهور-

آغاز: حمد بیحد و ثنای بیعد مر خالق احد و رازق صمد را که برگزید بشر را......

انجام: از همه رنجها و آفتها و علتها محفوظ دارد - دعای بزرگوار اینست : بسم‌الله الرحمن الرحیم - صوان الله بلاء المیزان و منتهی العلم و مبلغ الرضا.....ولاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم برحمتک یاارحم الراحمین - والله اعلم بالصواب - تمت هذالکتاب -

۴۱۲ نسخهٔ دیگر

۴۰۳

بخط نستعلیق اوایل قرن دوازدهم هجری - در حدود ۲۱۰ ورق، ۱۰ × ۶ انچ، ۱۹ سطر - کرمخورده و پوسیده - ناقص الاول و الاوسط والاخر -

اوراق این نسخه پس و پیش و غیرمرتب و از هم جدا شده است بطوریکه بسختی و بمشکل میتوان ازش استفاده کرد -

۴۱۳ خیر البیان (عکس)

۳۶۰

بخط نستعلیق بهار تولیی (تولبی؟)، بتاریخ ۲۰ رمضان ۱۰۶۱ه‍/۱۶۵۱ء - برای بی‌بی خیر خاتون - ۳۳۲ صفحه، ۶ × ۵ انچ، ۱۱ سطر -

مؤلف این تألیف که هیچ ابواب و فصولی ندارد و دربارهٔ مسایل تصوف و مذهب و فقه مثل حقیقت و طریقت و معرفت و قرب الهی و صبر و شکر و رضا و قناعت و طلب پیر

و ذکر خفی و عذاب قبر و حساب قیامت و کلمه و شهادت و نماز و روزه و زکوٰة و حج و طهارت و نمازِ جنازه وغیره در عنوانات متعدی نوشته شد، حضرت **بایزید انصاری** متولد ۹۳۲ھ/۱۵۲۵ء و متوفی ۹۸۰ھ/۱۵۷۲ء معروف به **پیر روشان** میباشد۔ ایشان بودند که بوجوه دینی و دنیوی علیه **اکبر اعظم** (۹۶۳ - ۱۰۱۴ھ/۱۵۵۶ - ۱۶۰۵ء) یکی از شاهان مغول هند قیام نموده و دو بار در مقابل قشون او بر سر پیکار بوده و افواج شاهی را در نواحی 'تیراه' ــــ نزد پیشاور شکست فاش داد۔

مؤلف این کتاب که اصلاً به زبان پشتو نوشته شد مطالب را از قرآن و حدیث اتخاذ نموده۔ بعضی جاها اقوال صحابه و روایات دیگر عربی را نیز نقل کرده۔ اغلب آیات و احادیث و روایات را اول بفارسی و بعد به پشتو ترجمه نموده۔ جملات ربط و نظرات خود را نیز اغلب به پشتو نوشته۔ در مقدمهٔ مختصری آیات و احادیث را به هندوی (اردوی قدیم) نیز ترجمه کرده۔ علاوه بر کتاب حاضر ایشان آثار متعدد دیگر مانند صراطالتوحید، فخرالطالبین، مقصود المؤمنین (عربی) و حالنامه، نیز دارند۔

اصل این نسخهٔ وحیده که مولانا عکسی ازانرا فراهم ساخته اند در دانشگاه توبینگن (Tubingen) در آلمان است۔ بنا به نوشتهٔ آقای **قدوسی** (تذکرهٔ صوفیای سرحد ص ۱۸۴، ۱۸۸) عکسی دیگر از این نسخه در کتابخانهٔ پشتو اکیڈیمی پیشاور نیز محفوظ است۔ این کتاب که یکی از نوادراست، از طرف اکیڈمی مزبور در سال ۱۹۶۷ء بچاپ رسیده۔ دربارهٔ نسخهٔ اثر حاضر رجوع شود به مقالهٔ آقای دکتر مارگنستیهائرن (Morgenstierne) که به سال ۱۹۳۹ء در "New Indian Antiquery No. V" بچاپ رسیده و دربارهٔ مؤلف مقالهٔ مرحوم دکتر مولوی **محمد شفیع** را که بعنوان "بایزید انصاری" در دائرۃالمعارف اسلامیهٔ اردو در لاهور بطبع رسیده، باید نگاه کرد۔

اثر حاضر ازین لحاظ نیز دارای اهمیتی است که نمونهٔ از زبان هندوی در زمان اکبر اعظم را دارد۔

آغاز مقدمه: یا بایزید! اکتب علی بدایةالکتاب بتعظیم‌الحروف بسم‌الله ....
بنویس بر آغاز کتاب به بزرگی و به درستیِ حروفها[ی] بسم‌الله ....

آغاز کتاب: بسم‌الله‌الرحمن‌الرحیم بدایةالکتاب ـ

یا بایزید! اکتب حمدی حمداً کثیرا یبدو رضائی اذا قال من حمدی انسان[۱] اکتب فی هذاالکتاب صلواة علی خاتم‌الانبیاء و علی آله ....[۲]
سپاس و ستایش من بنویس که خوشنودی من پیدا می شود چون مرا ثنا می گویند ....
بنویس درین کتاب صلوٰة بر خاتم انبیاء محمد علیه السلام .... بسم‌الله‌الرحمن‌الرحیم ـ
پنامه دخدائے چی بخشاینده دے مهربان ـ معنی پنامه دخدائے [چه] پخدایئی دی عیان ـ
اغازد کتاب ـ

انجام: ذالک بان‌الله نزل‌الکتاب بالحق .... خدای فرو فرستاد کتاب را یعنی قرآن
را بحق و راستی .... بیان دے چه قرآن:
یعذب‌الله الانسان بسبب العصیان .... عذاب میکند الله تعالی آدمی را
بسبب گناهان .... هادی ویلے دے رحمت دخدائے پهدهٔ دا کلام ـ
بعد ازین بیت زیر از طرف کاتب نوشته شده:

هر آن حرف را کز قلم رانده ام
به خونابهٔ دیده را مانده ام

۴۱۴ طعن بر مجتهدین

۴۰۹

بخط نسخ عبدالله بن صدرالدین محمد شیرازی، بتاریخ ۱۱۰۷ھ/۱۶۹۵ء در کاشان ـ
۳۲ ورق، ۶ $\frac{3}{4}$ × ۴ انچ، ۱۶ سطر ـ

در مبحث سلوک و مسایل مذهبی این رساله یکی از آثار محمد بن ابراهیم صدرالدین
شیرازی معروف به ملا صدرا است که طبق ریو در ۱۰۵۰ھ/۱۶۴۰ء فوت کرده ـ کاتب

۱، ۲ ـ اینجا تقریباً دو صفحه عبارات عربی است ـ

نسخه که پسر ملا صدرای شیرازی است بر سر ورق نسخه مهر اسم خود بتاریخ ۱۱۰۵ھ/ ۱۶۹۳ء ثبت نموده و معلوم است که در حقیقت این مهر دو سال قبل از تکتیب این نسخه ساخته شده بود و او موقع کتابت نسخهٔ حاضر همان مهررا بر سر ورق زده۔ دو مهر دیگر نیز از فخرالدین محمد بتاریخ ۱۱۹۱ھ/۱۷۷۸ء در اول و آخر نسخه ثبت است۔ درین رساله او مفتیان و کسانی را که دربارهٔ درویشان کلمات سخت و سست میگفتند، هدف انتقاد خود قرار داده۔ عمده اهمیت این نسخه اینکه بدستخط پسر مصنف است۔

این رساله با نسخهٔ ''الواردات القلبیه'' که بزبان عربی است، مجموع است۔

رش : ریو ۸۲۹/x

آغاز: سپاس و ستایش بی انتها پروردگاری را سزاست که صحیفه‌نامهٔ قدسی‌خامهٔ پاکانرا که کتاب مسطور ورق منشور است، مصحف آیات بینات خودش گردانید ـ ـ ـ

انجام: با یار اگر آرمیده باشی همه عمر — لذات جهان چشیده باشی همه عمر
هم آخر کار مرگ باشد وانگه — خوابی باشد که دیده باشی همه عمر

—:o:—

فن شکار

۴۱۵ / ۴۲۰ رساله تیر اندازی

بخط نستعلیق، در حدود ۱۱۶۴ھ/۱۷۵۱ء - ۶ ورق، ۷×۴ انچ، ۱۳ سطر -

در مسایل و فواید و عیب‌های تیر اندازی این رسالهٔ خوبی از مؤلفی است که اسمش ناشناخته ماند - او مطالب را از آیات قرآنی و احادیث نبوی و اقوال حضرت علی رض اتخاذ و بعبارات سلیس فارسی بیان نموده -

آغاز: بسم الله الرحمن الرحيم - قال النبی صلی الله علیه وسلم اعلموا اولادکم سهم الرمی - یعنی بیاموزید امتان مرا و فرزندان خود را تیر اندازی و فواید دانستن [این علم]، استادان مقدمان گفته اند که هر کس بتعلم استاد این کار میکند - - -

انجام: دیگر شرط کشیدن اینست که اول نرم کشیدن در تیر تا کار او بصلاح آید والله تعالی اعلم بالحق والصواب و الیه المرجع والمآب -

دستور

۴۱۶
———
۴۱۴

زبدة الصرف

بخط نسخ کم نظیرِ اعظم ابن عالم دانیال، کمی قبل از ۱۰۳۸ھ/۱۶۲۸ع - ۱۶ ورق، $\frac{۱}{۴}$ ۱۰ × $\frac{۳}{۴}$ ۵ انچ، ۵ سطر -

مؤلف این اثر که بنام ''زبدهٔ ظهیر'' و ''رساله زبده'' نیز یاد شده، **ظهیر** ابن محمود ابن مسعود العلوی است - دربارهٔ زندگانی مؤلف اطلاعاتی در دست نیست ولی از روی سبک نگارش و قراین دیگر با اطمینان میتوان گفت که او در اواسط قرن نهم هجری میزیسته -

بر سر ورق و آخر این رساله که در علم صرف و نحو زبان عربی تألیف شده مهرهای اعظم (کاتب) بتاریخ ۱۰۳۸ھ/۱۶۲۸ع ثبت است و میرساند که او در همین حدود این نسخه را نقل کرده است -

نسخه‌ای ازین رساله در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب، لاهور (ذخیرهٔ شیرانی شماره ۲۱۶۹/۱) نیز محفوظ است - این رساله در سال ۱۸۰۵ع در کلکته و بعد ازان چندین مرتبه در شهرهای دیگر پاکستان و هند بچاپ رسیده - دو نسخهٔ صرف عربی نیز درین مجموعه محفوظ است -

رش : ریو ۸۰۵۲؛ ایتهے ۱۱۴۲/۴؛ ایوانو ۱۴۵۸-۵۹؛ ڈھاکه ۲۲۷ -

آغاز: الحمدلله الموصوف التصریف - - - بدان علمک الله تعالی - اسماء و افعال بر چهار گونه است، صحیح و مهموز و معتل و مضاعف - اما صحیح آن باشد که حرفی از حروف اصلی - - - - - -

انجام: هر جا که دو تاء در اول کلمه شوند [جایز] باشد که یکی را حذف کنند برای تخفیف قرأة چون تنزل و تناها۔

۴۱۷
۳۱۰

نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۱۷ ورق، $9\frac{1}{2} \times 6$ انچ، ۱۳ سطر۔

آغاز: الحمد الله رب العالمین و العاقبة للمتقین و الصلوة علی رسوله محمد و علی آله اجمعین بدان اسعدک الله تعالی فی الدارین که جمله اسماء و افعال بر چهار نوع است صحیح و مهموز و مضاعف و معتل۔

انجام: در دوم ادغام کردند و الف وصل در اولش در آوردند چنانکه اطهر و اثاقل۔

۴۱۸
۳۱۱

نسخهٔ دیگر

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۱۰ ورق، $9\frac{1}{2} \times 6$ انچ، ۱۶ سطر۔

آغاز و انجام این نسخه با نسخهٔ قبل یکی است۔

۴۱۹
۴۱۳

صرف میر

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۴۱ ورق، ۱۰ ۱/۴ × ۵ ۳/۴ انچ، ۹ سطر -

مؤلف این تألیف که بنام ''تصریف سید شریف'' و ''جامع القوانین'' نیز یاد شده میر **ابوالحسن** علی بن محمد بن علی معروف به **سید شریف** جرجانی متولد ۷۴۰ھ/۱۳۳۹ء و متوفی ۸۱۶ھ/۱۴۱۳ء است - او مصنف چندین اثر مهم عربی و فارسی دیگر نیز میباشد که مهمترین آنها ''کتاب التعریفات والاصطلاحات'' است - رسالۀ حاضر در صرف و نحو عربی است که بزبان فارسی نوشته شده -

دو نسخۀ عربی که آنهم در صرف عربی است بااین رساله مجموع است - این رساله در سال ۱۸۰۵ء درکلکته و بعد ازان چندین بار در شهرهای مختلف پاکستان و هند بچاپ رسیده -

دو نسخه ازین رساله در کتابخانۀ دانشگاه پنجاب، لاهور (ذخیرۀ شیرانی شماره ۲/۲۱۴۹، ۳/۲۲۴۷) نیز محفوظ است -

رش: ریو ۵۲۲؛ ایتهے ۹-۲۴۰۶؛ باڈلین ۱۶۵۳؛ بانکی پور ۹: ۱، ۱۷: ۴، ۱۳۵؛ بلوشه ۲: ۴/۹۳۱ -

آغاز: بدان اسعدک الله تعالی فی الدارین که کلمات لغت عرب بر سه قسم است، اسم است و فعل است و حرف -

انجام: و آن سه که مؤنث را بود چون ضُربیٰ، ضُربیانِ، ضُربیاتْ -

۴۲۰
۳۱۲

میزان الصرف

بخط نستعلیق بتاریخ ۱۱ رجب المرجب سنه ۳٦ [عالمگیری = ۱۱۰۳ھ/۱٦۹۲ء] -
۸ ورق ، $9\frac{1}{2}$ × ٦ انچ ، ۱۲ سطر - ناقص الاخر -

علاوه بر تاریخ کتابت (سنه ۳٦) از روی کاغذ و خط وغیره نیز این نسخه تکتیب اوایل قرن دوازدهم هجری بنظر میرسد - نام مؤلف این رساله که در صرف زبان عربی نوشته شد، **صفی بن نصیر** متوفی ۸۱۹ھ/۱۴۱٦ء است - او معاصر **سید شریف** جرجانی، صاحب ''صرف میر'' (شماره ۴۱۹) بوده -

درین نسخه توضیحات و تصریحات بیشتری نیز در بین السطور و حواشی داده شده - این رساله را بنام ''میزان واقع'' نیز یاد کرده اند - رسالهٔ حاضر در سال ۱۸۰۵ء در کلکته و بعد ازان چندین بار در شهرهای مختلف پاکستان و هند بچاپ رسیده -

نسخه‌ای ازین رساله در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب، لاهور (ذخیرهٔ شیرانی شماره ۲/۵۸۰) نیز محفوظ است -

رش : ایتهی ۲۴۱۳؛ ریو ۵۲۳؛ باڈلین ۱٦٦۲؛ بلوشه ۲ : ۹۳۱؛ بانکی پور ۱۷ : ۱؛ ڈهاکه ۲۲۲ -

آغاز : الحمد لله رب العالمین و العاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی رسوله و آله اجمعین -
بدان اسعدک الله تعالی فی الدارین که جمله افعال متصرفه بر سه نوع است - ماضی و مستقبل و حال -

انجام : از مضارع مجهول و علامت مضارع را دورکن و میم مفعول ---- تا اسم مفعول گردد ---

۴۲۱
―――
۳۱۵

ضابطهٔ تصریف*

بخط نسخ که مایل بخط دیوانی کم نظیر است ، بدست اعظم ابن عالم دانیال در حدود ۱۰۳۸ھ/۱۶۲۸ع - ۲۴ ورق، ۱۰$\frac{۱}{۴}$ × ۵$\frac{۳}{۴}$ انچ، ۷ سطر -

در صرف و نحو عربی این رساله از مصنفی است که اسم خود را هیچ جا در رساله ذکر نکرده، البته اینقدر میدانیم که او این تألیف را بنام شمس الدین **ابراهیم شاه شرقی** حاکم جونپور (۸۰۳–۸۴۴ھ/۱۴۰۰–۱۴۴۰ع) معنون ساخت (ص ۳، س ۱،۲) - بنا برین معلوم است که در ربع اول قرن نهم هجری میزیسته و معاصر **ظهیر علوی** صاحب ''زبدة الصرف'' (شماره ۴۱۶) بوده -

رسالهٔ حاضر مشتمل است بر مقدمه و دو فصل بقرار زیر :

فصل اول در تصریف کلمات و فصل دوم در بیان تغییرات -

مهرهای اعظم (کاتب نسخه) بتاریخ ۱۰۳۸ھ/۱۶۲۸ع، بر اوراق نسخه ثبت است - دو رسالهٔ صرف بزبان عربی نیز با این رساله مجموع است -

چون ذکر نسخه‌ای ازین رساله را نتوانستم در فهارس معروف پیدا کنم ، یکی از نوادر بنظر میرسد -

آغاز: الحمد الله الذی صرف السقام عز الکلام بعلاج علم الادب و الصلوة علی رسوله محمد و آله ـ ـ ـ ـ این مختصریست در علم صرف بعبارهٔ پارسی صِرف تا پارسی خوانان بوسیلهٔ الفاظ مألوفه با قواعد غیر مألوفه الفت یابند -

انجام: و قیاس ابن ابدال بواو است چون ـ ـ ـ و حذف تاء چون اسطاع بسطیع در استطاع بستطیع ـ ـ ـ و چون تنزل و تناهی که در تتنزل و تتناهی -

* ص ۲، س ۶ -

۲۲۲
۴۰۴

تاج المصادر و اسامی ترکی

بخط نستعلیق گل محمد هانسوی بتاریخ ۱۱۵۴ھ/۱۷۴۱ء - ۵۷ ورق ، ۱۰×۶ انچ ، ۱۳ سطر -

مؤلف این اثر که بزبان ترکی نوشته شد، **حاجی تاشکندی** است که معاصر شاهزاده **محمد معظم** بوده (ورق ۳ ل) که بلقب شاه عالم اول (۱۱۱۹ -- ۱۱۲۴ھ / ۱۷۰۷ / ۱۷۱۲ء) بر تخت سلطنت دہلی جلوس کرد - تاریخ تألیف این اثر ۱۱۱۳ھ / ۱۷۰۱ء است چنانکه از کلمات تاریخ (در بیت انجام) برمیآید - چون در قطعهٔ تاریخ اسم شاهزاده **محمد رفیع الدرجات** را نیز برده که درسال ۱۱۳۱ھ/۱۷۱۹ء برای چند ماه بحکومت رسیده بود ، معلوم است که او این کتاب را برای تعلیم شاهزادگان تألیف نموده بود -

کتاب در قواعد دستوری زبان ترکی است که کسی آنرا جمله بجمله بفارسی برگردانیده - اسم مترجم معلوم نشد - در ۲۲ ورقِ اول دربارهٔ افعال و اسماء بحث کرده - از ورق ۲۲ تا ۳۶ فرهنگ مصادر و از ورق ۳۶ تا ۵۷ اسمای ترکی را با ترجمهٔ فارسی آنها بترتیب حروف تہجی نقل نموده - در مقابل تمام مصادر، کلمات زبان عربی را نیز نوشته و اسماء را فقط بفارسی ترجمه کرده - مقدمه را که بزبان ترکی است بفارسی یا عربی ترجمه نکرده -

درآخر این اثر (از ورق ۵۷-۸۵) رساله ایست که دران دربارهٔ معراج رسول مقبول و مقام آنحضرت صلعم سخن رفته - این رساله را نیز مؤلف جمله بجمله بفارسی ترجمه کرده است -

نظر به کم بود نسخ و تاریخ کتابت، یکی از نسخه‌های با ارزشی است -

آغاز: الحمد الله رب العالمین ، قدراتی بیرلا بیز لارنی تشریف بیریب مخلوق ارا آدم یراتدی

انجام: تاریخی بولدی که ''قیلب'' اختتام ''کاف الف حقدی و ترکی'' تمام

نجوم

۴۲۳
―――
۳۲۴

الادوار و الاکوار (رساله)

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۵ ورق، $8\frac{1}{2} \times 6$ انچ، ۱۶ سطر - ناقص الاول -

درعلم نجوم و کواکب این رساله یکی از آثار نادر شیخ الرئیس **ابو علی سینا** متوفی ۴۲۸ھ / ۱۰۳۶ء است -

آغاز: --- خواهیم که در رساله باز نمائیم دورهای کواکب و آنچه از وی پدید آید و آنچه در خورد این رساله باشد بیاوریم -

انجام: و همه درجهان عمارت بعمارت در[1] عبادت مشغول شوند و آواز از میان خلق برخیزد - تمت الرساله فی النجوم -

۴۲۴
―――
۳۱۶

بحرالغرائب

بخط نسخ کبیر محمد الحسینی بتاریخ ۱۴ رجب ۱۰۹۹ھ/۱۶۸۸ء - ۹۶ ورق، $7 \times 4\frac{1}{2}$ انچ، ۱۷ سطر -

در علم تکسیر و نجوم وغیره این رساله یکی از تألیفات **محمد** بن شیخ **محمد** الهروی است که شاگرد **شمس الدین محمد** اسفزاری و معاصر امیر **علیشیر** نوائی متوفی

۱- در اصل: و -

۹۰۶ھ/۱۵۰۰ء بوده ـ او این رساله را بفرمایش و بنام **امیر علیشیر** تألیف نموده ـ

علاوه بر تکسیر اسمای باریتعالی و شرح و تبیین نود و نه نام باریتعالی، معانی اسماء را هم بیان نموده و نیز اینکه با ورد یک نام چه نوع مرادات بر آید و با تکسیر آن نام چه کارها انجام پذیرد و برای دفع کدام بلیات آن نامها مؤثر است ـ در آخر اصول و قواعد و روش علم تکسیر را نیز شرح داده ـ

ذکر **محمود** شبستری متوفی ۷۲۰ھ/۱۳۲۰ء صاحبِ مثنوی ''گلشن راز'' نیز نیز درین رساله آمده ـ یکی از رسایل مفید و نادر است

تحفة الغرائب او (ریو ۸۷۱) که آنهم در علم رمل و نجوم است در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب، لاهور (ذخیرهٔ شیرانی شماره ۱/۹۲۵) محفوظ است ـ

رش : آصفیه ۲ :۱۶۷۴ -

آغاز : الحمد الله ولیه وهوالذی له الاسماء الحسنی ـ ـ ـ ـ ـ ـ اما بعد بر رأی ارباب الباب پوشیده نماناد که اکابر اولیاء در[1] خواص اسماء الله تبارک و تعالی رسایل و کتاب نوشته اند

انجام : امل واثق و رجاء صادق [آن] که این کتاب مبارک ، معمول بجمیع خواص و عوام گردد و همگنان ازان فایده گیرند و جامع مسکین را بدعاء خیر فاتحه باخلاص مدد کنند، والله الموفق و المعین ـ

۱- در اصل : و -

۲۲۵
۳۲۲

رساله در رصد و نجوم

بخط نستعلیق اواخر قرن دوازدهم هجری - ۱۳ ورق، $8\frac{1}{2}$×۶ انچ ، ۱۵ سطر- ناقص الاخر -

مؤلف این رساله که در علم نجوم و هیئت وغیره است ، اسم خود را **خیر الله** مینویسد - بگمان غالب این دانشمند یکی از اولاد و احفاد **لطف الله** مهندس بن استاد **احمد** معمار لاهوری است - پدرش لطف الله تا سال ۱۰۹۲ھ/۱۶۸۱ء بقید حیات بوده -

خیرالله ''تحریر اقلیدس'' از **نصیر الدین** طوسی متوفی ۶۷۲ھ/۱۲۷۳ء را در سال ۱۱۴۴ھ/۱۷۳۱ء (ایتهے ۲۲۶۵) و''تحریرالمجسطی''او را بتاریخ ۲۴ محرم ۱۱۶۰ھ/۱۷۴۷ء بعنوان''تقریب التحریر'' از عربی بفارسی ترجمه نمود - این ترجمهٔ دوم را پسرش **محمد علی** ریاضی کمی بعد از ۱۱۶۱ھ / ۱۷۴۸ء و چندی قبل از وفات پدرش پاک نویس کرده و مقدمه ای بران نگاشته (استوری ۲ : ۴۷؛ ایوانو ض ۲ : ۹۵؛ بانکی پور ۱۱ : ۷۰) بنا برین معلوم است که وفات **خیر الله** بین ۱۱۶۱ و ۱۱۶۲ھ اتفاق افتاد -

آغاز : بر خرد خرده بین و واقفان رموز ایجاد و تکوین مخفی نماند که چون شرافت علم نجوم و علو رتبت آن [و] احتیاج خلق بدانستنِ وی، محتاج بیان نیست -

انجام : و طریقش آنست که زمینی را هموار سازند بقدر دوازده ذرع در دوازده ذرع و بران خطهای مربع بزنند - پس در یک زاویهٔ مربع یک سیخ اسطوانی

۴۲۶
۳۶۲

دیوان غزلیات غالب (عکس - چند برگ)

بخط نستعلیق بتاریخ ۲۳ شوال مطابق ۲۱ ژانویه ۱۸۳۸ء مطابق سنه احد جلوس [ظفر] بهادر شاه - ۱۳ برگ ، ۶×۳ انچ ، ۱۵ بیت - ناقص الاوسط -

عکس چند صفحه از دیوان غزلیاتِ فارسی مرزا اسدالله خان **غالب** دهلوی متوفی ۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۹ء است -

نسخهٔ حاضر مشتمل است برقسمتی از مقدمه، غزلی در ردیف الف ، چند غزل در ردیف دال ، لام، میم، ها، یاء و صفحهٔ آخر خاتمه - در چهار صفحه غزلیات را در حواشی نیز اضافه نموده اند که بدستخط خود **غالب** است -

از لحاظ تاریخ کتابت این نسخه تاکنون قدیم ترین نسخهٔ دنیاست و اصل این نسخه در کتابخانهٔ پرفسور سید **وزیرالحسن** عابدی ، در لاهور محفوظ است -

در تصحیح دیوانی که در سال ۱۹۶۹ء میلادی از طرف دانشگاه پنجاب ، لاهور بچاپ رسیده ، ازین نسخه نیز استفادهٔ کامل شده -

آغاز : یگانه یزدانرا بزبانیکه بخشیدهٔ اوست سپاس گزارم .

انجام : غالب اگر این فن سخن دین بودی
این دین را ایزدی کتاب این بودی

تمام شد بتاریخ . . . . از درستی فراغ دست داد -

۴۲۷
۳۶۳

خطبهٔ جمعه و غزل قصوری

بخط میاں احمد دین کهیم کرنی - قصیدهٔ عربی بخط نسخ و غزل فارسی بخط نستعلیق ۲۴×۵ انچ -
این نسخه صورت کتاب نیست بلکه بصورت فرمان یک برگی نوشته شده -

گویندهٔ این اشعار مولانا غلام محی الدین قصوری متوفی صفر ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۳ء است - خطبه بصورت قصیده بزبان عربی در توحید است و جمعاً ۵۰ بیت دارد و غزلِ فارسی جمعاً ۹ بیت دارد -

بیت اول قصیده: حمدت الله حمداً لا فناه — و حد الحمد لا یعلم سواه

بیت آخر قصیده: فرحمت ربنا بحر محیط — و فضل الله له لیس انتهاه

غزل فارسی :

برادر دل مبند اندر هوا ها — بآب توبه شو پاک از گناهها
کجی بگذار راه راستی گیر — که اندر راستی باشد صفاها
مشو درجمع دینار و دراهم — که مالت را مآل آید بلاها
هزاران گنج و لشکر جمع کردند — که میپرداختند عالی بناها
که نوشیدند شیر و شهد و شکر — که پوشیدند از دیبا قباها
چو موت آمد همه بیچاره گشتند — شدند آخر غریق آبِ فناها[1]
چراغی بر فروز از دین و تقوی — برای گور تنگ و تار جاها
صرفت العمر فی لهو و لعب — فآها ثم آها ثم آها[2]
غلام محی الدین بگذار غفلت — چو از مرگت بگوش آید نداها

در آخر نسخه کلمات زیر مرقوم است :

بارک الله لنا و لکم فی القران الحکیم . . . . . برّ رؤوف الرحیم -

---

۱- کلمهٔ "غریق" درین مصراع را بدون اضافت باید خواند -
۲- این بیت از انوری است که مولانا آنرا تضمین نموده اند -

۴۲۸
۳۶۳

فتاوی خمس و زکوة و صدقه

بخط نستعلیق محمد لطف الله که مهر خود را بتاریخ ۱۲۶۵ھ/۱۸۴۹ء ثبت نموده -
۷٫۵×۵ انچ -

این نسخه که بصورت کتابی نیست بلکه بصورت فرمانی است چندین فُت دراز -
اصل فتوی از مولوی **غلام اکبر** خان است که در جواب سوال کسی نگاشته بود - سوال این بود که خمس الخمس که در زمان **حضور** سرور کاینات صلعم رایج بود آیا درین زمان نیز جایز است یا نه -

مولوی **غلام اکبر** در سال ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۰ء این فتوی را داده و مهر خود ثبت نموده - بعد ازو چندین تن از مفتیان و علماء که اسمهای شان درج زیر است فتاوی خود را می نوشتند و در پاورقی فتوای اول می چسپاندند :

مولوی سعدالله در سال ۱۲۴۹ھ/۱۸۳۳ء ، مولوی حبیب الله در ۱۲۶۴ھ/۱۸۴۸ء ، مولوی محمد لطف‌الله (کاتب) در ۱۲۶۵ھ/۱۸۴۹ء ، مولوی محمد شریف در ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۵ء ، مولوی منصور علی در ۱۲۷۳ھ/۱۸۵۶ء ، مولوی ظهور الحق در ۱۲۷۸ھ/۱۸۶۱ء ، باز مولوی غلام اکبر در سال ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۳ء ، مولوی عبد الحی در ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء ، مولوی محمد یوسف محمد در ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء ، و باز در ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۷ء ، و مولوی عبدالقادر در ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۷ء - علاوه بر خمس مفتیان نامبرده دربارهٔ زکوة و صدقه نیز فتوی و نظر داده اند ، که آیا برای سادات درست است یا نه -

آغاز : دادن زکوة بنی هاشم را بر قول مضی به و ظاهر المذهب و ظاهر - - - آری در غیر ظاهرالروایت یعنی روایت نوادر ابو عصمد از امام - - - نقل کرده -

انجام : شعرانی بازگفته که درین نظرست چه منع **رسول الله** صلعم منع تحریم است پس گنهگار خواهد شد - میگویم که قول شعرانی را تائید میکند حدیث : اخذ الخمس - - -

تاریخ

۴۲۹ / ۳۵۹ مطلع السعدین و مجمع البحرین ج ۱، ۲ (عکس)

بخط نستعلیق کمال الدین عبدالرزاق بن اسحق سمرقندی [مؤلف] بتاریخ ۷ شعبان ۸۸۱ھ/۱۴۷۶ع - ۳۳۷ ورق، ۱۱ × ۹ ۱/۲ انچ، ۳۱ سطر۔

مؤلف این اثر گرانبها که تاریخ سیاسی تیموریان ایران است، کمال الدین **عبدالرزاق** بن اسحق سمرقندی متوفی ۸۸۷ھ / ۱۴۸۲ع میباشد۔ در جلد اول این تألیف احوال مملکت را از تولد **ابو سعید** چنگیزی گرفته تا مرگ **امیر تیمور** (۷۰۴---۸۰۷ھ/ ۱۳۰۴---۱۴۰۴ع) و جلوس **خلیل سلطان** در سمرقند بیان نموده و جلد دوم دارای وقایع از جلوس **شاهرخ** در هرات تا جلوس ثانوی ابوالغازی **سلطان حسین** بایقرا (۸۰۷---۸۷۵ھ/ ۱۴۰۴--- ۱۴۷۰ع) میباشد۔

طبق آقای **نقی** دانش پژوه (نشریه ۱ : ۱۹۹) او این کتاب را در محرم ۸۸۰ھ/۱۴۷۵ع ''بانتها رسانده'' - ولی بنا به اطلاعاتی که خود مؤلف در آخر مجلدات نسخهٔ حاضر داده میدانیم که او جلد اول این تاریخ را در جمادی الاخر ۸۷۱ھ / ۱۴۶۶ع بپایان رسانیده و بعد بتاریخ ۲۷ رجب المرجب ۸۷۵ھ/۱۴۷۰ع آنرا پاک نویس کرده و در ۸۷۷ھ/۱۴۷۲ع نقلی دیگر ازان برداشته و جلد دوم را بتاریخ ربیع الاول ۸۷۵ھ / ۱۴۷۰ع باتمام رسانیده و بتاریخ ۷ شعبان ۸۸۱ھ/۱۴۷۶ع نسخهٔ کاملی ازان تهیه کرده و تاریخ اتمام را از لفظ ''فاض'' استخراج نموده۔ بنا برین تاریخ اتمام این تاریخ ۸۸۱ھ اصح است۔

علاوه بر اینکه نسخهٔ قدیمترین است و صحیح ترین تاریخ تألیف را میرساند عمده اهمیت این نسخه اینست که بدستخط مؤلف کتابت شده و بنا برین یکی از نسخ اصح و اکمل جهانست۔

اصل این نسخه در کتابخانهٔ مسجد سلیمیه ادرنه (ترکیه) محفوظ است که مولانا محمد شفیع در ۱۹۶۰ میلادی میکروفیلم آنرا فراهم آورده و عکس آنرا تهیه نموده اند ـ

جلد دوم این تاریخ را که وقایع سال ۸۰۷–۸۷۵ھ را در بر دارد، مولانا در سال ۱۳۶۰ھ/۱۹۴۱ء تا ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۵ء در لاهور بچاپ رسانیده اند ـ

رش: ریو ۱۸۱ب؛ ایتھے ۱۹۲؛ ایوانو ۸۱؛ باڈلین ۱۶۳؛ بانکی پور ۶: ۱۶۹؛ ادبیات ۲۸ھ؛ مرکزی ۲۳۶۷، ۵۳۱۳؛ نشریه ۱: ۱۹۸؛ استوری ۲۹۳ـ

آغاز(ج۱) :حسن مطلع انوار اخیار در افتتاح مقال و لطف مظهر آثار اخبار در ایضاح مبدء و مآل

حمد رزّاقیت کز یک رشحهٔ تقدیر او
پنج حس و چار طبع و شش جهت آمد پدید

پادشاهی عظم سلطانه که فروغ طلعت سلاطین عالم از طلوع آفتاب عنایت او تواند بود ـ

انجام (ج۲) : الهی ــــ از دریاء فضل بی‌کرانت قطرهٔ نصیب این لب‌تشنگان گردان و از زلال احسان بی امتنانت جرعهٔ بکام این سوختگان چکان

چارهٔ ما ساز که بی یاوریم   گر تو نسازی بکه رو آوریم
از پی تست این همه امید و بیم   هم تو ببخشای و ببخش ای کریم

فرغ قلم التحریر ــــ

۴۳۰
―――
۳۶۹

مجمع التواریخ السلطانیه

یا

زبدة التواریخ بایسنغری (عکس)

بخط نستعلیق، ۱۵۶ برگ که هر برگی دارای عکس دو صفحه است - ۱۱×۸ انچ، ۲۷ سطر - صفحهٔ اول خیلی کرمخورده و تقریباً غیر قابل استفاده است -

مؤلف این تاریخ شهاب الدین عبدالله بن لطف‌الله بن عبدالرشید الخوافی بهدادنی معروف به **حافظ ابرو** است که طبق **عبدالرزاق** سمرقندی (صاحب مطلع‌السعدین) در هرات متولد شد و تحصیلات علوم را در همدان بپایان رسانید - او معاصر **تیمور** (۷۹۰-۸۰۷ه) و **شاهرخ** میرزا (۸۰۷ - ۸۵۰ه) بوده و بفرمایش شاهزاده **بایسنغر** میرزا در ۸۲۶ه/۱۴۲۳ع این تاریخ را شروع نموده بود - طبق استوری (ص ۸۸) بتاریخ ۳ شوال ۸۳۳ه/۱۴۳۰ع و طبق آقای **دانش پژوه** (فهرست میکروفیلمهای کتابخانهٔ مرکزی ص ۱۸۳) در سال ۸۳۴ه/۱۴۳۱ع در زنجان بدرود زندگانی گفت -

در چهار ربع این تاریخ عالم از آدم تا واقعات سال ۸۳۰ه/۱۴۲۷ع نوشته شد بقرار زیر:

ربع اول در حالات انبیای قبل از اسلام و سلاطین قدیم ایران - دوم در حالات پیغمبر اسلام صلعم و خلفای اسلام - سوم در تاریخ ایران تا وفات **ابو سعید** ایلخانی و چهارم که بنام زبدة التواریخ بایسنغری موسوم و معروف گشت دارای دو قسمت است - در قسمت اول حالات عهد تیمور و در قسمت دوم حالات **شاهرخ** میرزا بیان شده - مرگ **حافظ ابرو** را فرصت نداد که این تاریخ را باتمام رساند - نسخهٔ حاضر فقط ربع سوم و چهارم کتاب است که مولانا در یاد داشتی آنرا "نسخهٔ خود" گفته اند -

طبق یاد داشتی که از مولانا بجا مانده، استنباط میشود که این عکسها را ایشان از کتابخانهٔ استنبول (ترکیه) فراهم ساخته اند - قسمتی ازین تاریخ بکوشش دکتر **خان بابا** بیانی

در سال ۱۳۱۷ خورشیدی/۱۹۳۹ء در تهران بچاپ رسید - دو نسخه از ربع سوم این اثر در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب ، لاهور نیز محفوظ است -

رش : باڈلین ۱۶۱ (ناقص) ؛ مجلس ۲۵۷ ؛ بلوشه ۲۷۰ ؛ ادبیات ۱۴۳ ؛ فهرست میکرو فیلمهای مرکزی تهران ۱۸۳ که درانجا نسخه‌های زیادی را نشانداده اند -

آغاز : حمد و ثنا پادشاهی و مالک را که بندهٔ او از - - - زوال - - - و تحویل مصون و مأمون است -

انجام : از گمرهان دین چو بدان قصه را ظهور تاریخ این قضیه شد از روزگار ضلّ
۸۳۰

۴۳۱ فالنامه
۳۹۷

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۱۶ ورق، ۶×۴ انچ، ۱۱ سطر -
ناقص الاخر و کرمخورده -

اسم مؤلف این رساله که درعلم نجوم و رمل وغیره است، معلوم نشد - درین رساله چندین نقش برای مراد و مرام‌های مختلف بصورت جدول‌ها دیده میشود - با هر نقش، برجی را که مناسب آنست، نیز ذکر نموده اند -

آغاز: طالع آتشی بادی، خاکی [و] آبی معلوم کند - حمل - روز شنبه مرغ راس درین روز بیماری وقت فجر و شام در زیر درخت در کوچهٔ بلند آفت ازسایهٔ جن بود -

انجام: دیگر نقش بیست در بیست [برای] هرکاری مجرب است -

——: o :——

شعر

۴۳۲
۳۹۹

مجموعهٔ کلام خسرو

بخط نستعلیق که متعلق به قرن یازدهم هجری بنظر میرسد - ۹۰ ورق، ۸ × ۶ انچ، ۱۵ بیت - خیلی کرمخورده و ناقص الطرفین -

درین مجموعه، علاوه بر غزلیات و رباعیات و قطعات و مرثیهٔ **سلطان شهید** وغیره یک مثنوی **امیر خسرو** متوفی ۷۲۵ھ / ۱۳۲۵ع در دهلی ، بنام مفتاح الفتوح نیز محفوظ است - ترتیب کلام درین نسخه بدینطور است : غزلیات، مرثیه، مثنوی، رباعیات و قطعات -

این مثنوی (مفتاح الفتوح) را **خسرو** درسال ۶۹۰ھ/۱۲۹۱ع بسن چهل سالگی بپایان رسانید - او این مثنوی را بنام و بمناسبت جلوسِ **جلال الدین فیروز شاه** خلجی (۶۸۹ - ۶۹۵ھ/۱۲۹۰ - ۱۲۹۵ع) تألیف نمود - ذکر بعضی از فتوحات او نیز درین مثنوی هست -

'فتح نامه' نیز اسم همین مثنوی است - این مثنوی بتصحیح ڈاکٹر **یسین خان** نیازی در سال ۱۹۳۶، ۱۹۳۷ع در اوریئنٹل کالج میگزین، لاهور و بتصحیح پرفسور شیخ **عبدالرشید** بسال ۱۹۵۴ع در علیگڑه (هند) بچاپ رسیده -

رش : ریو ۱۱۳؛ باڈلین ۳۵۷؛ ایتھے ۱۱۸۴/۱۱، ۱۱۸۷/۱۳ (مفتاح الفتوح) ؛

آغاز: فخر دول یلی که فلک بهر افتخار
خود را بآستانهٔ او انتساب کرد

انجام: آن روی چو برگ ارغوان را نگرید
وآن غمزهٔ شوخ جانستان را نگرید
ابروش به نیکوئی دوم دارد لیک
چشمش که دوم ندارد آن را نگرید

۲۳۳

۳۶۶

فرمامین

بخط نستعلیق شکسته‌آمیز بتاریخ ۱۲ جمادی‌الثانی ۱۰۴۸ھ - ۲۳×۱۵ انچ، ۷ سطر تمام -

روی کاغذ دبیز این فرمان از طرف **شاهجهان** (۱۰۳۷-۱۰۶۸ھ) بنام شیخ **محمود** مفتی صادر شده و دران موازی ۱۸۵ بیگهه زمین در پرگنه ملیح آباد بطور مدد معاش باسم او مقرر شد -

مهر بزرگ **شاهجهان** در آغاز و دو مهر کوچک او بر پشت فرمان ثبت است - دو مهر دیگر (یکی از **افضل خان** و دیگری از **بندیداس**— غلام شاهجهان) نیز بر پشت این فرمان ثبت است - هشت تحریر در ماه‌های مختلف این سال (۱۰۴۸ھ/۱۶۳۸ع) نیز برپشت این فرمان دیده میشود - بعلاوه عبارتی دیگر بر پشت فرمان در پنج سطر بخط شکسته مسطور است که حاکی است جاگیر مذکور بتاریخ ۹ ماه تیر سنه ۸ الهی (۹۷۱ھ/۱۵۶۳ع) از طرف **اکبر** بنام شیخ **محمود** مفتی مقرر شده بود و بعد از فوت او بنام اولاد او بدستور سابق از طرف شاهجهان مسلّم شد:

متن فرمان بدینطور خوانده میشود: الله اکبر

چون بموجب فرمان عالیشان حضرت موازی یکصد و هشتاد و پنج بیگهه زمین از موضع سراوه معموله پرگنه ملیحاباد سرکار لکهنؤ در وجه مددمعاش اولاد فضایلمآب شیخ **محمود** مفتی و خرج خانقاه مقرر بود، درینولا حکم جهانمطاع عالم‌مطیع شرف اصدار و عز ایراد یافت که اراضی مذکور از محلقدیم بدستور سابق بشرط قبض و تصرف در وجه مددمعاش اولاد مشارٌالیه و خرج خانقاه حسب الضمن مقرر و مسلم باشد که حاصلات آنرا فصل بفصل [و] سال بسال صرف معیشت خودها نموده بدعا گوئی دوام دولت ابدپیوند اشتغال مینموده باشند - می باید که حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال

در استمرار و استقرار اینحکم اشرف اقدس اعلیٰ کوشیده اراضی مذکوره را بتصرف آنها باز گذاشته اصلاً و مطلقاً تغییر و تبدیل بدان راه ندهند و بعلت مالوجهات و اخراجات مثل قنلغه و پیشکش و جریبانه و ضابطانه و محصلانه و مهرانه و داروغکانه و بیگار و شکار و ده نیمی و مقدمی و صددئی و قانون گوئی و ضبط هر ساله و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند ـ درین باب هر ساله فرمان و پروانچهٔ مجدد نطلبند و اگر در محلی دیگر زمین داشته باشند، آنرا اعتبار نکنند از فرموده تخلف نورزند ـ تحریراً فی تاریخ ۱۳ شهر جمادی‌الثانی سنه ۱۲ جلوس همایون موافق ۱۰۴۸ھ ـ

۴۳۴/۳۶۷ فرمان دیگر

بخط نستعلیق شکسته آمیز بتاریخ ۱۳ جمادی‌الثانی ۱۰۴۸ھ/۱۶۳۸ء - ۳۳ × ۱۵ انچ، ۷ سطر تمام ـ

روی کاغذ دبیز این فرمان نیز از طرف **شاهجهان** (۱۰۳۷ - ۱۰۶۸ھ) بنام شیخ **فخرالدین** بن شیخ **الهداد** مفتی اصدار یافته و دران موازی ۱۰۰ بیگهه اراضی در پرگنه بحلور بطور مدد معاش باسم او مقرر شده ـ

یک مهر بزرگ **شاهجهان** بشکل مربع در آغاز و دو مهر مدور او نسبتاً کوچک تر بر پشت فرمان ثبت است ـ مهری از **افضل خان** و دیگری از **بندیداس** نیز بر پشت فرمان ثبت است ـ هشت تحریر در ماه‌های مختلف ۱۰۴۸ھ/۱۶۳۸ء نیز بر پشت این فرمان دیده میشود ـ

بعلاوه عبارتی دیگر در شش سطر نیز بر پشت فرمان بخط شکسته دیده میشود که حاکی است جاگیر مذکور بتاریخ ۲۵ شهر رجب ۹۸۱ھ/۱۵۷۳ء بنام شیخ **الهداد** مفتی معه فرزندان مقرر شده بود و بعد از فوت او بنام شیخ **فخرالدین** بدستور سابق مسلم میشود ـ

اینک عین فرمان :   الله اکبر

چون بموجب فرمان عالیشان حضرت موازی یکصد بیگهه زمین بطناب سن[۱] که بگز الهی هفتاد و هفت بیگهه و هشت بشوه میشود از موضع بهوهر معمولهٔ پرگنه بحلور سرکار لکهنؤ در وجه مددمعاش نقاهت دستگاه شیخ الهداد مفتی معه فرزندان وغیره مقرر بود - او فوت شد درینولاحکم جهانمطاع عالم‌مطیع شرف اصدار و عز ایراد یافت که اراضی مذکور از محاقدیم بدستور سابق بشرط قبض و تصرف در وجه مددمعاش شیخ فخرالدین وغیره ورثه متوفی مذکور حسب الضمن مقرر و مسلم باشد که حاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف معیشت خودها نموده بدعاگوئی دوام دولت ابدپیوند اشتغال مینموده باشند - می باید که حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار اینحکم اشرف اقدس اعلیٰ کوشیده اراضی مذکور را بتصرف آنها باز گذاشته اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راه ندهند و بعلت مالوجهات و اخراجات مثل قنلغه و پیشکش و جریبانه و ضابطانه و محصلانه و مُهرانه و داروغکانه و بیگار و شکار و ده نیمی و مقدمی و صددئی و قانون گوئی و ضبط هر ساله و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند - درین باب هر ساله فرمان و پروانچهٔ مجدد نطلبند و اگر در محلی دیگر زمین داشته باشند آنرا اعتبار نکنند ، از فرموده تخلف نورزند - تحریراً فی تاریخ ۳۱ شهر جمادی‌الثانی سنه ۱۲ جلوس همایون موافق ۱۰۷۸ هجری -

۴۳۵ / ۳۶۸ — فرمان دیگر

بخط شکستهٔ خوانا، بتاریخ ۱۲ شعبان سنه ۱۰ جلوس والا (۱۰۷۸ھ)، ۱۶ × $8\frac{1}{2}$ انچ، ۱۰ سطر تمام -

روی کاغذ عادی این فرمان ازطرف **خان جعفر** که یکی ازامرای عالمگیر (۱۰۶۸ - ۱۱۱۸ھ/۱۶۵۷ - ۱۷۰۷ع) بوده، بنام شیخ **سیف الله** صادر شده چنانکه مهر او بتاریخ ۱۰۷۳ھ/۱۶۶۳ع در آغاز فرمان ثبت است -

---

۱- یعنی معمول و رایج -

اینک عین متن فرمان درج زیر است :

گماشتهای جاگیرداران و کروریان حال و استقبال پرگنه سندیله سرکار لکهنؤ مضاف بصوبهٔ اوده بدانند چون بموجب فرمان عالیشان سعادت عنوان بندگانحضرت خدیو زمین و زمان خداوند مکین و مکان ذریعهٔ امن و امان وسیلهٔ آرامش عالمیان ظل ظلیل ایزد متعال نایب نبیل دادار بی‌همال مظهر اتم[1] پروردگار رحمت اعم آفریدگار بانی مبانی جهانبانی مشید قوانین گیتی‌ستانی خلافت پناه ظل [سبحانی] ، مرقومه بتاریخ بیست و چهارم شهر جمادی‌الاول سنه ۱ جلوس والا موازی پانزده بیگهه زمین افتاده لایق زراعت خارج جمع از پرگنه مزبور از نصف خریف **قوی بیگ** در وجه معاش شیخ **سیف الله** حسب الضمن مقرر گشته - می باید که بر طبق فرمان عالیشان عمل نموده اراضی مزبوره را پیموده و چک بسته بتصرف او واگذاشته اصلاً و مطلقاً تغییر و تبدیل بدان راه ندهند و بوجهی[2] من‌الوجود طلب و طمع ننمایند که حاصلات آن را صرف مایحتاج خود نموده بدعای بقای دولت ابدالاتصال مواظبت نماید - اگر در محلی دیگر چیزی داشته باشد آنرا اعتبار نکنند - درین باب قدغنی تمام دانسته حسب المسطور بعمل آرند - بتاریخ بیست و یکم شهر شعبان المعظم سنه ۱۰ جلوس والا قلمی شد -

۴۳۶ / ۳۶۵ لوحه‌های خطاطی

علاوه بر مخطوطات مذکور ، در حدود ۱۶۰ لوحهٔ خطاطی نیز درین کتابخانه محفوظ است که استادان این فن در خط‌های مختلف نگاشته اند - این نمونه‌ها بر کارت‌هائی وصالی شده که طول و عرض آنها را ما در برابر هریکی درج نموده ایم - جاهائی که خط کوتاه (—) کشیده شده مراد اینست که آنجا نام کاتب یا کتابتِ لوحه مکتوب نیست - تصاویر و تفاصیل بیشتری ازین نمونه‌ها و احوال و اطلاعاتی دربارهٔ هنرمندان آنرا بصورت کتابی علاحده که در دست تألیف است، تقدیم خوانندگان گرامی خواهد شد ، انشاء الله - عجالةً این لوحه‌ها را با اختصار معرفی مینمائیم -

---

۱- دراصل : امم - ۲- دراصل : بوجه -

شماره	نام کاتب	تاریخ کتابت لوحه	زبان نگاشته‌ها	نوع خط	طول و عرض
۱	احسان منشی	—	نثر فارسی	شکستهٔ بی نقط و بی نظیر شبیه بخط دیوانی	۷ × ۳
۲	عبدالباقی حداد	—	نثر عربی	نسخ	۵ × ۳
۳	یاقوت رقم عرف محمد عارف هروی	—	نثر عربی	نسخ در دو قلم (جلی و ریز)	۷ × ۵
۴	عماد الحسینی	—	نثر فارسی	نستعلیق	۷ × ۳
۵	—	—	نثر فارسی	شکستهٔ بی نظیر	۱۰ × ۵
۶	—	—	نثر عربی و نظم فارسی	طغرای بسم‌الله بشکل کبوتر و بیت فارسی بخط نستعلیق	۱۱ × ۶
۷	—	—	آیات قرآنی	نسخ هاله دار	۷ × ۳
۸الف	میر علی [کاتب]	—	ابیات فارسی	نستعلیق	۸ × ۵
۸ب	(پشت) حافظ نور الله	خیلی مؤخر تراز ۸الف	رباعی فارسی	—،،—	۸ × ۵
۹	محمود شهابی	—	قطعه فارسی	—،،—	۶ × ۳
۱۰	عماد الحسینی	—	ابیات فارسی	—،،—	۸ × ۳
۱۱الف	اعجاز رقم	—	نثر فارسی	شکستهٔ بی نظیر	۸ × ۳
۱۱ب	عبد الرشید [دیلمی]	۱۰۶۳ﻫ	ابیات فارسی	نستعلیق	۹ × ۳
۱۲	عبد الکریم	۱۲۷۷ﻫ	نثر فارسی	شکستهٔ شبیه بدیوانی	۸ × ۵
۱۳	—،،—	—	ابیات فارسی	نستعلیق	۷ × ۳

شماره	نام کاتب	تاریخ کتابت لوحه	زبان نگاشته‌ها	نوع خط	طول و عرض
١٤	جوهر رقم	—	ابیات فارسی حافظ	نستعلیق	٧ × ٢
١٥	محمد حسین تبریزی (مؤلف برهان قاطع)	—	رباعی فارسی	—،،—	٨ × ٤
١٦	شرین رقم	١٠٦٨ه	رباعی عربی	—،،—	١٠ × ٦
١٧	—	٢٢ محرم ١٠٧٢ه	نثر فارسی	—،،—	١١ × ٥
١٨	محمد عارف (یاقوت رقم) هروی	١٠٨٣ه	ابیات بوستان	—،،—	٩ × ٥
١٩	ابو البقاء موسوی	١٠٥٤ه	ابیات فارسی	—،،—	٩ × ٤
٢٠	صادق ناجی	١١٠٨ه	نثر عربی	—،،—	٨ × ٤
٢١	میر حامد علی	—	رباعی فارسی	نستعلیق	٨ × ٣
٢٢	سید محمد امیر	١٢٩٠ه	کلمات ابجد	—،،—	٨ × ٥
٢٣	عباد الله	١٢٧٥ه	رباعی فارسی	—،،—	٨ × ٥
٢٤	امام ویردی	١٢٧٥ه	—،،—	—،،—	٦ × ٤
٢٥	جمال الله خان	—	—،،—	نستعلیق	٨ × ٤
٢٦	تبریزی [شاید محمد حسین تبریزی]	—	رباعی عربی	نستعلیق	٧ × ٤
٢٧	[شاید نور الله لاهوری]	—	نثر عربی	نسخ کم نظیر	٩ × ٥
٢٨	—	—	نثر عربی	نسخ در دو قلم (جلی و خفی)	٥ × ٣

شماره	نام کاتب	تاریخ کتابت لوحه	زبان نگاشته‌ها	نوع خط	طول و عرض
۲۹	—	—	ابیات فارسی	نستعلیق	۶ × ۳
۳۰	—	—	آیات قرآنی	نسخ کم نظیر	۵ × ۳
۳۱	—	—	ابیات فارسی حافظ	نستعلیق	۱۰ × ۵
۳۲	قندهاری [اخوند عبدالرسول؟]	۱۲۷۵ ه	رباعی فارسی	—،،—	۱۰ × ۵
۳۳	محمد امیر رضوی	۱۲۷۳ ه	بیت فارسی	نستعلیق استادانه	۱۰ × ۹
۳۴	محمد امیر [رضوی]	—	رباعی فارسی	—،،—	۸ × ۳
۳۵	—،،—	۱۲۶۹ ه	کلمات فارسی	—،،—	۱۰ × ۵
۳۶	—،،—	۱۲۳۱ ه	سورهٔ اخلاص	—،،—	۸ × ۳
۳۷	—،،—	۱۲۶۸ ه	آیات قرآنی	نستعلیق بصورت طغرا	۸ × ۵
۳۸	—،،—	۱۲۶۵ ه	الف باء فارسی	نستعلیق	۱۲ × ۷
۳۹	عباد الله [بیگ]	۱۲۷۶ ه	بیت فارسی	—،،—	۱۰ × ۷
۴۰	—،،—	۱۲۸۲ ه	رباعی فارسی	—،،—	۱۰ × ۵
۴۱	پریم ناتهه	رجب ۱۱۸۴ ه	نثر فارسی	شکستهٔ بی نظیر	۶ × ۳
۴۲	بدیع الزمان	—،،—	نثر فارسی	شکستهٔ پخته	۹ × ۵
۴۳	محمد حفیظ خان	صفر ۱۱۸۵ ه	نثر فارسی	شکستهٔ بی نظیر	۸ × ۵
۴۴	محمد عزیز الدین	—	—،،—	شکستهٔ پخته	۱۰ × ۳
۴۵	عبد القادر [بدایونی؟]	—	رباعی فارسی	نستعلیق پخته	۶ × ۳

شماره	نام کاتب	تاریخ کتابت لوحه	زبان نگاشته‌ها	نوع خط	طول و عرض
۳۶	امام السد ؟	۹۵۳ھ	نثر فارسی	ثلث بی نظیر	۷ × ۳
۳۷	محمد مراد کشمیری	—	رباعی فارسی	نستعلیق	۷ × ۳
۳۸	محمد صبغة الله	—	رباعی فارسی	—،،—	۷ × ۳
۳۹	فیض الله لاهوری	—	الف باء فارسی	—،،—	۸ × ۳
۵۰	محمد علی	۱۱۲۳ھ	رباعی فارسی	—،،—	۷ × ۳
۵۱	محمد موسی [ابن کفایت خان]	—	ابیات فارسی	نستعلیق	۹ × ۳
۵۲	[محمد] موسی کاتب	شاید ۱۲۳۵ھ	رباعی فارسی	نستعلیق پخته	۶ × ۳
۵۳	—	—	قطعهٔ فارسی جامی	—،،—	۱۰ × ۵
۵۴	—	—	قطعهٔ فارسی	نستعلیق	۸ × ۳
۵۵	—	—	—،،—	—،،—	۷ × ۳
۵۶	—	—	ابیات فارسی	—،،—	۷ × ۳
۵۷	—	—	—،،—	—،،—	۵ × ۲
۵۸	—	—	نثر عربی	نسخ	۹ × ۶
۵۹	[شاید از امیر علی کاتب]	—	ابیات فارسی	نستعلیق ریز	۵ × ۱
۶۰	عباد الله محمد غوث	—	—،،—	نستعلیق	۱۰ × ۵
۶۱	محمد حسین	—	قطعهٔ فارسی	—،،—	۱۰ × ۵
۶۲	—	—	نثر فارسی	شکستهٔ پخته	۱۱ × ۲

شماره	نام کاتب	تاریخ کتابت لوحه	زبان نگاشته‌ها	نوع خط	طول و عرض
۶۳	—	—	نثر فارسی	نسخ	۸ × ۵
۶۴	—	—	ابیات فارسی	نستعلیق	۹ × ۴
۶۵	—	—	نثر عربی	نسخ	۷ × ۴
۶۶	—	—	نثر عربی	—،،—	۱۲ × ۶
۶۷	قندهاری [اخوند عبدالرسول؟]	۱۲۷۵ هـ	سه کلمهٔ عربی	نستعلیق جلی	۸ × ۵
۶۸	قندهاری	—	ابیات فارسی	نستعلیق	۹ × ۴
۶۹	—	—	—،،—	—،،—	۸ × ۳
۷۰	—	—	—،،—	—،،—	۵ × ۳
۷۱	عماد	—	نثر فارسی	—،،—	۱۰ × ۵
۷۲	—	—	رباعی فارسی	—،،—	۸ × ۵
۷۳	—	—	—،،—	—،،—	۶ × ۳
۷۴	—	—	آیات قرآنی	نسخ ریزا استادانه	۵ × ۲
۷۵	—	—	بیت فارسی و جمله عربی	نستعلیق	۱۰ × ۵
۷۶	اکبر علی	۱۱۹۹ هـ	رباعی فارسی	نستعلیق جلی	۶ × ۴
۷۷	—	—	ابیات فارسی	نستعلیق	۵ × ۲
۷۸	—	—	رباعی فارسی	نسخ	۶ × ۳
۷۹	—	—	—،،—	نستعلیق جلی	۹ × ۵

شماره	نام کاتب	تاریخ کتابت لوحه	زبان نگاشته‌ها	نوع خط	طول و عرض
۸۰	سید احمد	۱۳۰۴ه	—،،—	نستعلیق	۱۰ × ۵
۸۱	فضل الهی	۱۲۸۵ه	بیت فارسی	—،،—	۸ × ۵
۸۲	محمد اشرف	—	ابیات عربی	—،،—	۹ × ۵
۸۳	محمد هادیعلے	—	بیت عربی	نستعلیق	۹ × ۴
۸۴	—	—	نظم و نثر عربی	نسخ ریز	۶ × ۵
۸۵	—	—	آیات قرآنی	نسخ	۶ × ۳
۸۶	—	—	رباعی فارسی	نستعلیق پخته	۴ × ۳
۸۷	—	۱۲۴۴ه	مصرع حافظ	نستعلیق استادانه	۶ × ۳
۸۸	محمد دارا بخت بهادر [ولیعهد بهادرشاه]	—	رباعی عربی از حضرت علی رض	نسخ	۹ × ۳
۸۹	—	—	نثر عربی	—،،—	۶ × ۵
۹۰	—	—	نثر فارسی	نستعلیق	۴ × ۱
۹۱	—	—	آیات قرآنی	نسخ طلائی	۹ × ۴
۹۲	—	—	رباعی فارسی	نستعلیق	۹ × ۴
۹۳	—	—	ابیات عربی سعدی	—،،—	۱۰ × ۵
۹۴	—	—	ابیات فارسی	—،،—	۹ × ۵
۹۵	—	—	جملات فارسی	نسخ بی نظیر	۸ × ۴

شماره	نام کاتب	تاریخ کتابت لوحه	زبان نگاشته‌ها	نوع خط	طول و عرض
۹۶	[هدایت الله]	[۱۱۰۰ ه]	جملات فارسی	نستعلیق	۶ × ۳
۹۷	—	—	جملات فارسی	—،،—	۷ × ۵
۹۸	—	—	الف بای فارسی	—،،—	۷ × ۲
۹۹	—	—	ابیات فارسی	نستعلیق پخته	۱۰ × ۶
۱۰۰	الحاج ابو محمد	—	کلمات فارسی	—،،—	۱۱ × ۶
۱۰۱	—	—	سورهٔ اخلاص بصورت دائره	نسخ	۷ × ۶
۱۰۲	—	—	ابیات فارسی	—،،—	۹ × ۵
۱۰۳	—	—	حدیث نبوی	نسخ طلائی	۸ × ۵
۱۰۴	—	—	ابیات فارسی	نستعلیق	۸ × ۵
۱۰۵	—	—	نثر عربی	نسخ	۸ × ۵
۱۰۶	[سلطانعلی یا میر علی]	—	ابیات فارسی	نستعلیق ریزا استادانه	۶ × ۳
۱۰۷	—	—	—،،—	—،،—	۶ × ۳
۱۰۸	محمد امیر الدین نقشبندی مجددی	۱۳۲۰ ه	ابیات عربی	نسخ جلی	۱۱ × ۵
۱۰۹	—،،—	۱۳۲۰ ه	—،،—	—،،—	۱۱ × ۶
۱۱۰	نام کاتب از بین رفته	—	بیت فارسی	نستعلیق جلی	۱۲ × ۶
۱۱۱	سلطانعلی مشهدی	—	ابیات فارسی	نستعلیق	۷ × ۳

شماره	نام کاتب	تاریخ کتابت لوحه	زبان نگاشته‌ها	نوع خط	طول و عرض
۱۱۲	محمد سعید	—	—،،—	نستعلیق استادانه	۶ × ۳
۱۱۳	میر علی کاتب	—	نثر فارسی	—،،—	۹ × ۴
۱۱۴	محمد موسی	—	ابیات فارسی	—،،—	۶ × ۳
۱۱۵	محمد عارف هروی (یاقوت ثانی)	۱۱۱۷ ه	عبارات عربی	نسخ	۶ × ۴
۱۱۶	عبد الله	—	رباعی فارسی	نستعلیق استادانه	۶ × ۳
۱۱۷	حافظ نور الله	۱۱۸۰ ه	—،،—	—،،—	۶ × ۳
۱۱۸	[قاضی عصمت الله خان]	—	آیات قرآنی	نسخ استادانه	۷ × ۴
۱۱۹	عماد [الحسینی]	—	ابیات غزل حافظ	نستعلیق استادانه	۹ × ۳
۱۲۰	نام کاتب از بین رفته	—	ابیات فارسی	—،،—	۸ × ۴
۱۲۱	[عماد]	—	نثر فارسی	نستعلیق ریزا استادانه	۳ × ۲
۱۲۲	جواهر رقم	—	نثر فارسی	نستعلیق	۷ × ۳
۱۲۳	رضوی	[۱۲۷۳ ه]	کلمات اردو	نستعلیق جلی استادانه	۱۲ × ۷
۱۲۴	—	—	ابیات فارسی شاهی	نستعلیق ریز	۶ × ۳
۱۲۵	محمد امیر الدین	برای میرزا سلیمان شاه	ابیات فارسی	نسخ	۶ × ۴
۱۲۶	—	—	مصرع فارسی	نستعلیق جلی	۱۱ × ۶
۱۲۷	—	—	کلمات عربی	نسخ	۹ × ۴
۱۲۸	حجاب	—	رباعی فارسی	نستعلیق استادانه	۷ × ۴

شماره	نام کاتب	تاریخ کتابت لوحه	زبان نگاشته‌ها	نوع خط	طول و عرض
۱۲۹	—	—	عبارات فارسی	نستعلیق	۴ × ۳
۱۳۰	—	—	بیت فارسی	نستعلیق جلی	۸ × ۵
۱۳۱	زرین رقم	۱۱۹۰ھ	ابیات و عبارات فارسی	در خطاطی شانزده رقم از قبیل شکسته، ثلث، دیوانی، نسخ، ریحان، نستعلیق وغیره- لوحهٔ بی نظیر و بی مثال است-	۳۴ × ۱۰
۱۳۲	بیدل (مرزا عبدالقادر)	—	ابیات غزل فارسی خود	نستعلیق	۴ × ۰
۱۳۳	بیدل (مرزا عبدالقادر)	—	ابیات غزل فارسی خود	شکستهٔ نستعلیق آمیز	۶ × ۳
۱۳۴	عبد الله الحسینی	—	رباعی فارسی	نستعلیق	۸ × ۴
۱۳۵	—	—	بیت فارسی	نستعلیق جلی	۶ × ۳
۱۳۶	مولانا غلام جیلانی	—	سورهٔ فاتحه	نسخ	۸ × ۶
۱۳۷الف	—	—	بیت فارسی	نستعلیق	۸ × ۶
۱۳۷ب	—	—	—،،—	—،،—	۸ × ۶
۱۳۸الف	—	—	—،،—	—،،—	۸ × ۶
۱۳۸ب	—	—	—،،—	—،،—	۸ × ۶
۱۳۹	عماد الحسینی	—	رباعی فارسی	—،،—	۸ × ۵

این لوحهٔ مطبوعهٔ رنگین را مولانا از تهران آورده اند که بموقع جشن **ابن سینا** آنجا توزیع داده بودند-

عکسهای بعضی لوحه‌های خطاطی

علاوه بر لوحه‌هائی که در فوق ازانها یاد کردیم چند قطعه عکس از نمونه های خطاطی بقلم استادان این فن نیز در ذخیرهٔ مولانا محفوظ است که اینک بذکر آنها میپردازیم ـ یاد داشتی از آن مرحوم بجا نمانده که بتواند راهنمائی کند اصل این لوحه‌ها کجا است ـ

شماره	نام کاتب	تاریخ کتابت لوحه	زبان نگاشته‌ها	نوع خط	طول و عرض
۱۳۰	سلطان علی المشهدی	—	نظم و نثر فارسی	نستعلیق	۱۰×۷
۱۳۱	سلطان محمد خندان	—	غزلیات حافظ	نستعلیق	۱۰×۷
۱۳۲	میر علی	—	ابیات فارسی	—"—	"
۱۳۳	زین الدین محمود	۹۰۳ ه در هراة	ابیات فارسی	—"—	"
۱۳۴	محمود بن اسحاق الشهابی	—	—"—	—"—	"
۱۳۵	شاه محمود	—	—"—	—"—	"
۱۳۶	محمد حسین زرین قلم اکبر شاهی	—	ابیات غزل حافظ	—"—	"
۱۳۷	عبدالرحیم عنبرین قلم	—	ابیات فارسی	—"—	"
۱۳۸	محمد دارا شکوه	۱۰۵۱ ه	کلمات فارسی	—"—	۱۰×۷
۱۳۹	محمد حسین کشمیری	—	حروف مرکب عربی و فارسی	—"—	"

شماره	نام کاتب	تاریخ کتابت لوحه	زبان نگاشته‌ها	نوع خط	طول و عرض
١٥٠	علی الکاتب	—	ابیات فارسی	—،،—	٥ × ٣
١٥١الف	عبدالله الصیرفی	—	عبارات عربی	نسخ	،،
١٥١ب	شرف الدین حسین	—	—،،—	—،،—	،،
١٥٢	شاه محمود النشابوری	—	ابیات	نستعلیق	،،
١٥٣	—	—	ابیات فارسی	—،،—	،،
١٥٤	عبدالرشید (رک : بشماره ١٥١ ب)	—	رباعی فارسی	—،،—	٨ × ٥
١٥٥	جهانگیر پادشاه (نورالدین)	١٠١٤ھ	کلمات فارسی روی سرورق کتابی	—،،—	٧ × ٥
١٥٦	ابوالفیض فیضی	—	کلمات فارسی و امضاء روی سرورق تاریخ گزیده	نستعلیق	٥ × ٣
١٥٧	محمد درویش السمرقندی	—	دوبیتی فارسی	—،،—	٨ × ٥
١٥٨	دوست شاهی	—	رباعی فارسی	—،،—	٨ × ٥
١٥٩	جواهر رقم ثانی	—	دوبیتی فارسی	—،،—	٨ × ٥
١٦٠	امام بخش ناسخ	١٢٢٨ھ	ابیات غزل حافظ	نستعلیق استادانه	٧ × ٣

طبق یادداشتی از مولانا، اصل این چهار عکس آخر، متعلق به جناب آقای **مختارالدین احمد** در علیگڑھ میباشد -

ذخیرهٔ ربّانی

نسخه هائی که در صفحات آینده شناسنده شده است، متعلق به ذخیره ایست که بعد از رحلت دکتر مولوی **محمد شفیع**، پسر سعادتمند ایشان جناب آقای **احمد ربانی** درین دو سه سال اخیر از جاهای مختلف جمع آورده و باین کتابخانه افزوده اند ـ ای خوشا عالم که بعد از وفات آنان فرزندانشان کارهای علمی شان را دنبال نموده نام آنها را زنده تر میسازند:

او رفته و فرزند او آمد خلف الصدق[1]

اینک بذکر این اندوخته میپردازیم :

۱- تصریف مصراع امیرالشعراء برهانی—پدر امیر معزّی :
من رفتم و فرزند من آمد خلف الصدق

شعر

۴۳۷ / ۴۳۵ مثنوی معنوی

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۲۸۸ ورق ، ۱۰ × ۶ ½ انچ ، ۳۴ بیت - خیلی کرمخورده و ناقص‌الاخر -

مثنوی معنوی که گنجینه ایست پُر از معانی عشق و عرفانی و داری شهرت جهانی، اثر طبع مولانا **جلال الدین رومی** بلخی متوفی ۶۷۲ھ/۱۲۷۳ع است - تاریخ اتمام این مثنوی ۶۶۲ھ/۱۲۶۳ع گفته اند - در نسخهٔ حاضر فقط چهار دفتر اول محفوظ است و قبل از هر یکی از آنها مقدمهٔ منثور نگاشتهٔ **محمد بن محمد الحسین** بلخی نیز منقول است - مقدمهٔ دفتر اول و سوم و چهارم بزبان عربی است و آنکه قبل از دوم نگاشته شده بزبان فارسی است - توضیحات زیادی نیز در حواشی این نسخه نوشته شده -

چاپ‌های متعدد این مثنوی در شهرهای مختلف پاکستان و هند و ایران و اروپا منتشر شده -

رش : ریو ۵۸۴؛ سپرنگر ۳۸۹؛ باڈلین ۶۴۶؛ مرکزی ۴۳۴۲ ، ۲۷۰۵؛ ایتھے ۱۰۶۰؛ شیرانی ۱ : ۱۷۴، بانکی پور ض ۱ : ۸۷-۹۰؛ عباسی ۳۱۶-۳۱۹ وغیره -

آغاز مقدمهٔ دفتر اول : رب یسر ولا تعسر و به نستعین هذا کتاب المثنوی و هو اصول اصول الدین فی کشف اسرار الوصول و الیقین و هو فقه‌الله الا کبر و شرع‌الله الازهر و برهان‌الله الاظهر -

آغاز مثنوی : بشنو از نی چون حکایت میکند   از جدائیها شکایت میکند

انجام دفتر چهارم : عرش چه و چرخ چه ای ذو کتاب   فهم کن والله اعلم بالصواب
اینچنین فرمود ----------

۴۳۸
۳۲۷

دیوان حافظ

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۵۳ ورق ، ۱۰ × ٦ انچ ، ۱۹ شعر - ناقص الاول و الاوسط والاخر -

مشتملبر غزلیات شمس الدین محمد حافظ شیرازی متوفی ۷۹۱ھ / ۱۳۸۹ء است - از ردیف ت تا میم که آنهم ناقص مانده، نقل شده - رجوع شود به شماره ۱۳۴-۱۳٦ درین فهرست -

دیوان حافظ را دهها مرتبه در پاکستان و هند و ایران چاپ و منتشر ساخته اند -

آغاز: سیر سپهر و دور قمر را چه اعتبار
در گردش اند برحسب اختیار دوست

انجام : بخت ار مدد دهد که کشم رخت ازین دیار
گیسوی حور گرد فشاند ز مفرشم

۴۳۹
۳۲۶

یوسف و زلیخا (مثنوی)

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۱۳۲ ورق، ۸ × ۱/۲ ۵ انچ، ۱۵ بیت، ناقص الاول والاوسط -

مؤلف این اثر معروف عارف و شاعر شهیر مولانا عبدالرحمٰن **جامی** متوفی ۸۹۸ھ/ ۱۴۹۲ء است - این مثنوی چندین مرتبه در شهرهای مختلف پاکستان و هند و ایران بچاپ رسیده -

در نسخهٔ حاضر ورق شماره ۱، ۹۷، ۱۲۲ وغیره را ندارد -

رش: ریو ۶۴۵، ۴۶، ۴۸، ۴۹، ۷۷: ایتھے ۱۳۰۰ / ۶، ۱۳۱۷ / ۵: مرکزی ۱۳۸۳، ۲۲۵۶: عباسی ۳۴۲ -

آغاز: ز بود خود فراموشی گزینم　　بسی زانوی خاموشی نشینم

انجام: سخن را از دعا داد این تمامی　　بآمرزش زبان بگشای جامی
زبان را گوشمال خامشی ده　　که هست از هرچه گوئی خامشی به

۴۴۰
۳۳۱

نیرنگ عشق

بخط شکستهٔ مہتاب رائے بتاریخ ۲۵ ربیع الثانی سنه ۴ [جلوس محمد شاه = ۱۱۳۵ھ/ ۱۷۲۲ء؟] - ۶۱ ورق، ۱/۲ ۷ × ۴ انچ، ۱۳ بیت - خیلی کرمخورده و پوسیده -

یکی از مثنویات معروف عشقی و بزمی این مثنوی که دران عشق شاهد (معشوق) و عزیز (عاشق) نظم شده، اثر محمد اکرم **غنیمت** است که اهل کنجاه (قصبه ای در ضلع

گجرات، پاکستان) بوده و در سال ۱۱۱۰ھ/۱۶۹۸ء رخت از جهان بسته ـ او این منظومه را در سال ۱۰۹۶ھ/۱۶۸۵ء بپایان برد ـ

در شهرهای مختلف پاکستان و هند این مثنوی چندین مرتبه بچاپ رسیده ـ

رش : ایتهے ۱۶۳۹؛ باڈلین ۱۱۵۳؛ سرینگر ۱۰۴؛ بانکی پور ۸ : ۱۳۳؛ شیرانی ۱ : ۱۹۰ ـ

آغاز: بنام شاهد نازک خیالان عزیز خاطر آشفته حالان

انجام: شرابی ده که باشد غارت هوش چکیدن کن کبابم را فراموش

۴۴۱/۳۵۰ بوستان سعدی

بخط نستعلیق کرم الهی که برای پاسخاطر برخوردار خود عثمان خان بتاریخ ۱۲۵۵ھ مطابق ۱۸۹۵ بکرمی/۱۸۳۹ء نقل نموده ـ ۲۹۷ صفحه، ۹ × ۵ انچ، ۱۵ شعر ـ

ازسعدی شیرازی متوفی ۶۹۴ھ / ۱۲۹۵ء این مثنوی اخلاقی محتاج به هیچ معرفی نیست ـ نسخه‌های متعددی ازین اثر در کتابخانه‌های دنیا موجود و چندین مرتبه درشبه قاره پاک و هند و اخیراً در ایران زمین بچاپ رسیده است ـ

رش : مرکزی ۱۳۲۷/۲، ۲۲۱۱/۲ وغیره؛ شیرانی ۱ : ۹۰؛ عباسی ۳۲۳؛ ڈهاکه ۱۷ ـ

آغاز: بنام جهاندار جان آفرین حکیم سخنور زبان آفرین

انجام: بضاعت نیاوردم الا امید خدایا ز عفوم مکن نا امید

۴۴۲
۴۴۶

تضمین کریما

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۳۲ ورق، $\frac{1}{2}$۶ × ۱۰ انچ، ۱۵ شعر - کمی ناقص الاخر بنظر میرسد -

بصورت ''مسدس ترکیب'' این تضمین از شاعری است که اسم خود را نبرده و یا ممکن است بجهت ناقص بودن نسخه، اسم او ساقط شده باشد - بنظرم این تضمین از کرامت علی شهیدی متوفی ۱۲۵۶ھ / ۱۸۴۰ء[1] است که قصیدۂ برده را از عربی به نظم پنجابی درآورده است[2] -

درین منظومه او سه بیت را از طرف خود و بیت چهارم را از کریمای سعدی بصورت ترکیب تضمین میکند -

آغاز: زهی گلعذاری سمن غبغبی — طبرزد دهانی و شیرین لبی
به تدریسِ عشق آفت مذهبی — به تکمیلِ حسن آیتِ مکتبی
کتابی به بر غیرتِ کوکبی — همی خواند پیشِ معلم شبی
کریما ببخشای بر حال ما
که هستم اسیرِ کمند هوا

انجام: عطاردوشی باید ای نامور — که از بهر وصفِ توکلکِ گهر
تراشد، و بالای لوحِ قمر — نویسد ثنایت ز دودِ سحر
تو خود آفتابی و من بی هنر — ای ذره نوازا، سخن مختصر[3](؟)
دعا گوی این دولتم بنده وار
خدایا تو این سایه پاینده دار

مخمس اردوی این شاعر نیز در کتابخانۂ دانشگاه پنجاب، بشماره ۳۶۰۳ محفوظ است (رک: قومی زبان، آوریل ۱۹۷۱ء، ص ۳۶) -

---

۱- ''ریاض الفردوس'' (تذکرۂ شعرای اردو)، لاهور ۱۹۶۸ء، ص ۱۰۳ -
۲- نسخۂ این ترجمه پنجابی در ذخیرۂ دوستِ گرامیم جناب آقای اقبال صلاح الدین موجود است -
۳- شاید این مصراع اینطور باشد: تو ذرّه نوازی، سخن مختصر -

۴۴۳
۴۳۸

محمود نامه

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۷ ورق، ۸ × ۴½ انچ، ۵½ شعر - ناقص الاول -

مؤلف این رساله منظوم مولانا **محمود** لاهوری زنده تا ۱۱۰۷ھ/۱۶۹۸ع است که ذکرش زیر شماره ۱۸۲ رفت -

نسخهٔ حاضر از ردیف 'ع' شروع میشود و فقط یازده غزل آخر را دارد - کاتب این نسخه، رساله را به **هلالی** نسبت داده که اشتباه است -

آغاز: زار میسوزد، چو افروزد رخِ گلنار شمع

انجام: یافت، ای محمود هر کس بردرِ آن شاه، بار
این گدا را هم بر آن در بار بودی کاشکی

۴۴۴
۴۴۱

دیوان صائب

بخط نستعلیق ملکهه مل بتاریخ ۲۷ ربیع الاول سنه ۳۰ محمد شاه [۱۱۶۱ھ/۱۷۴۸ع]
در چکلهٔ شاه دولا، گجراتِ - ۱۰۱ ورق، ۹½ × ۵ انچ، ۱۰ – ۱۳ شعر -

در حقیقت این نسخه که با سر لوحهٔ زرین آغاز شده و محتوی قصاید و غزلیات و رباعیات و قطعات وغیره میباشد، انتخابی است از دیوان **صایب** تبریزی متوفی ۱۰۸۸ھ/۱۶۷۷ھ که ذکرش قبلاً زیر شماره ۲۰۹ رفت -

آغاز: اگر نه بای[۱] بسم‌الله بودی تاجِ عنوانها نگشتی تا قیامت نو خطِ شیرازهٔ دیوانها

انجام: شد حباب از خود نمائی گوی چوگان فنا سعی کن تا در محیطِ عشق نا پیدا شوی

۱- در اصل: هد -

۲۲۵
۴۳۷

فواید السالکین*

بخط نستعلیق ریز قرن سیزدهم هجری - ۱۱ ورق، ۶×۴ انچ، ۲۱ سطر - ناقص الاخر -

رسالهٔ حاضر که دران ملفوظات حضرت بختیار کاکیؒ متوفی ۶۳۳ھ/۱۲۳۶ع را جمع کرده اند، یکی از تألیفات حضرت فریدالدین مسعود اجودهنی (ص ۱، س ۸،۹) معروف به بابا فرید شکر گنج یا گنج شکر متوفی ۶۶۴ھ/۱۲۶۵ع است که مرید حضرت بختیار بودند - دربارهٔ سلک و سلوک این سخنان در مجالسی گفته شد که حضرت کاکی بین ماه رمضان و ذی الحجهٔ ۵۸۴ھ/۱۱۸۸ع تشکیل داده بودند - نسخهٔ حاضر تقریباً کامل و فقط دو سه سطر از عبارات آخر را ندارد -

اجودهن قصبه ایست در استان پنجاب در پاکستان عربی که بر کنار رود ''ستلج'' آباد و تقریباً ۱۰ فرسنگ در جنوب شهر ''ساهیوال'' واقع و امروز بنام ''پاک پتن'' بین مردم معروف است - مزار حضرت گنج شکر درین قصبه میباشد و مرجعه و زیارت گاهِ خاص و عام است -

این رساله چندین بار در شهرهای مختلف پاکستان و هند بطبع رسیده -

رش : ایوانو (کرزن) ۴۱۳؛ شیرانی ۲ :۲۳۸؛ بانکی پور ۱۷ :۱۱۲؛ مرکزی ۳۲۶۵ -

آغاز: الحمدلله رب العالمین و العاقبت للمتقین و الصلوة علی نبیه محمد و آله و اصحابه اجمعین بدانکه این سلوک اسرار الهی و این فواید انوار نامتناهی که از زبانِ دُربار و لفظ

---

* ص ۱، س ۷ -

گوهر نثار ملک المشائخ ـ ـ ـ شنوده می آمد درین مجموعه که ''فواید السالکین' نام است نبشته آمد ـ

انجام : همینکه خواجه ـ ـ این فواید تمام کرد هر یک [از] عزیزان روی بر زمین آوردند ـ ـ ـ چون نوبت بمن آمد سرم در کنار گرفت و بگریست و این لفظ ـ ـ ـ

۴۴۶ / ۴۳۴ مکتوبات شیخ عبدالحق

بخط نستعلیق بسال ۱۲۸۰ھ مطابق ۱۹۲۰ بکرمی / ۱۸۶۳ء - ۲۵۸ ورق ، ۱۰ × ۵ ۱/۲ انچ ، ۱۵ سطر ، خیلی کرمخورده و پوسیده ـ

نگارندهٔ این مکاتیب که دران نکات مذهبی و عرفانی بیان شده، عالم و عارف شهیر و صاحب آثار نفیس و کثیر شیخ عبدالحق محدث دهلوی متوفی ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء است ـ تذکرهٔ معروف بنام ''اخبار الاخیار'' نیز ازوست ـ

نسخهٔ حاضر که درحدود خود کامل بنظر میرسد مشتمل بر ۷۰ مکتوب میباشد که هر یکی از آنرا ''رساله'' گفته است ـ بعضی ازین رساله‌ها بزبان عربی است ـ

نسخهٔ با ارزشی ازین مکاتیب که برای مصنف نقل شده بود در کتابخانهٔ پرفسور سید وزیر الحسن عابدی نیز محفوظ است ـ

رش : پیشاور ۹۳۳ ـ

آغاز: الہی لا احصی ثناء علیک و صلوة علی نبیک الداعی الیک ـ ـ ـ بحقیقت حمد خدا و نعت مصطفی را جز خدا کسی نیارد گفت و گوهر این راز را جز دست قدرت حق نتواند سفت ـ

انجام : والانبساط والسرور و الحبور وصلی الله علی سیدنا و مولانا و مفتاح الوجود و مخدع الباطن و باب الظهور و علی آله و اصحابه و اتباعه مشارق الهدایت مطالع النور ـ ـ ـ ـ و آخر دعویهم ان الحمد لله رب العالمین ـ

۲۴۷
———
۳۳۵

شرح سُفر السعادت

یا

صراط مستقیم

بخط نسخ استادانهٔ یازدهم جمادی الأول ۱۱۵۳هـ/۱۷۴۰ع موافق سنه ۲۳ جلوس محمد شاه ـ ۳۷۹ ورق، $10\frac{1}{2} \times 5\frac{1}{2}$، ۳۵ سطر ـ منقول از نسخهٔ مکتوبه ۳ ربیع الثانی ۱۰۸۶هـ/ ۱۶۷۵ع ـ

مؤلف این شرح عالم و عارف معروف **عبدالحق** بن سیف الدین، محدث دهلوی متوفی ۱۰۵۲هـ/۱۶۴۲ع میباشد که کتاب **محمد** بن یعقوب بن محمد بن محمود بن ادریس بن شیخ الاسلام گاذرونی، المشتهر به شیخ **مجد الدین** شیرازی متولد ربیع الاول ۷۲۹هـ/۱۳۲۹ع و متوفی شوال ۸۱۷هـ / ۱۴۱۴ع، را در سال ۱۰۱۶هـ / ۱۶۰۷ع، بجز ادعیه و احادیث، از عربی بفارسی ترجمه و تشریح نمود ـ

این اثر در حقیقت مجموعهٔ احادیثی است که دران پیغمبر صلعم دربارهٔ جهاد، فضایلِ صحابه، بعضی مسایل مذهب و مطالب تصوف بیان فرموده اند ـ بعضی از احوال آن سرورکاینات نیز درین کتاب آورده شده ـ کتاب مشتملبر مقدمه و هفت باب و خاتمه است بقرار زیر :

مقدمه که باز بچهار قسم قسمت شده بدین شرح :

قسم اول دربیان بعضی مصطلحات علم حدیث، قسم دوم دربیان اختلاف مجتهدین و ذکر ائمهٔ اربعه و بیان حکم تقلید و اتباع ایشان ـ قسم سوم خلوتی که جمعی از طالبانِ

راه [تصوف و اجتهاد] برای دفع وحشت و پریشانی خاطر اختیار میکنند - قسم چهارم خلوتی است که برای طلب زیادتی لذت است - عناوین ابواب بدین قرارست:

باب اول در طهارت پیغمبر - دوم در نماز حضرت پیغمبر در ۲۷ فصل - سوم در زکوة و صدقات در ۶ فصل - چهارم در صیام آنحضرت در دو فصل - پنجم در بیان حج در ۶ فصل - ششم در اذکار در ۷ فصل - هفتم در عموم احوال آنحضرت -

شرح حاضر چندین مرتبه در کلکته و لکهنؤ بچاپ رسیده -

رش : ایتهے ۲۶۵۶ ، ۲۶۵۷ ؛ ایوانو ۱۰۰۲ ؛ آصفیه ۲ : ۸۷۸ ؛ بانکی پور ۱۳ : ۳۶ ؛ پیشاور ۳۱۹ ؛ ریو ۱۵ الف ؛ ڈهاکه ۲۴۳ ؛ استوری ۱۸۰ -

آغاز : سبحانک لا علم لنا الا ما علّمتنا . . . . همچنانکه حمد و سپاس صانع پروردگار تمت کلمته و عمت آلاؤه بر نعمت ایجاد و ابداع که در مبدء و معاد بر کل بندگان افاضه فرمود، واجب است -

انجام : و این فِرق همه اهل قبله اند و تکفیر آنها مذهبِ اهل سنت و الجماعت نه، اگرچه کفر آنها لازم آمده و درین مقام مقال بسیار است والله اعلم -

۴۴۸/۴۴۳ رساله فقر نامه

بخط نستعلیق میان نور احمد بتاریخ ۱۸ صفر ۱۲۶۷ھ مطابق ۱۱ پوه ۱۹۰۷ بکرمی/ اواخرِ دسامبر ۱۸۵۰ء - ۴۷ صفحه ، ۶ × ۳½ انچ ، ۱۱ سطر -

مترجم این رسالهٔ تصوف که ترجمهٔ ایست از رسالهٔ عربی، تألیفِ **امام جعفر صادق** متوفی ۱۴۸ھ/۷۶۵ء، اسم خود را بیان نکرده - بطوریکه از مقدمهٔ این رساله بر میآید، چند تن

از علمای ایرانی این رساله را از عربی بفارسی برگردانیده اند ـ در موضوعات مختلف تصوف این رساله، بیشتر بصورت سؤال و جواب نوشته شده مثلاً درویشی چند چیز است، چهار کلمه که گفته است، در وجود تو چند پادشاه و چند وزیر است، در وجود تو چند قبله و چند امام است، چهار پیر طریقت کدام اند وغیره ـ بعد ازین سؤال و جواب که آنرا مقدمهٔ مفصل باید شمرد، بحث فقر را در ده باب زیر بیان نموده:

باب اول در ارادت ـ دوم در توبه ـ سوم در بیان مقراض راندن ـ چهارم در کلاه پوشیدن ـ پنجم در خرقه پوشیدن ـ ششم در میان بستن ـ هفتم در قندیل و زنبیل و علم و ادب ـ هشتم در جاروب [کشیدن] و تکبیر گفتن ـ نهم در مقام فقر دانستن ـ دهم در معلوم کردنِ اولیاء و فقیر ـ

حافظ **عمر دراز** متخلص به **فایض** ساکن لاهور، در سال ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۸ع رساله‌ای مسمی به 'فایض الرشاد' معروف به 'فقر نامهٔ **امام جعفر صادق**' بزبان اردو تألیف نموده که دران حد اکثر استفاده ازین رساله کرده است ـ این فقر نامهٔ اردو بسال ۱۳۱۹ھ/ ۱۹۰۱ع در لاهور بطبع رسید و نسخه‌ای ازان در مجموعهٔ نگارنده محفوظ است ـ

رش : پیشاور ۹۲۳ ب؛ عباسی ۹۵ ـ

آغاز : الحمد لله رب العالمین والعاقبت للمتقین الصلوة والسلام علی رسوله محمد و آله و اصحابه اجمعین ـ اما بعد این رسالهٔ فقر نامه من تصنیف حضرت **امام جعفر صادق** در کلام عربی فرموده اند ـ مصنفان اهل فارس [رسالهٔ] مذکور را در زبان پارسی آورده اند و طالبان و متعلقان [متعلمان ؟] . . . . .

انجام : کشف القلوب نیز پیر نیست و قطب نیم پیر است و غوث تمام پیر است ـ هر که بغیر غوث و قطب دعوی میکند فردا[ی] قیامت روی سیاه برخیزد نعوذ بالله منها ـ تمام شد کتاب فقر نامه ـ

۴۴۹
۳۵۶

احکام الصلوة

بخط نستعلیق ناشیانهٔ پیر بخش ولد میاں عثمان بتاریخ ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۸ع - ۱۰ ورق ،
۹ × ۶ انچ ، ۱۷ شعر -

از مؤلف گمنام این رسالهٔ در بیان مسایل فقهی و دینی مربوط به نماز بصورت سؤال و جواب نوشته شده -

آغاز: حمد متواتر و ثنای متکاثر مر حضرت بی نیازیرا که انعام او عام است و اکرام او علی الدوام -

انجام: و اگر میت دختر باشد چنین بخواند الهم جعلناها - - - (دعای جنازه) -

۴۵۰
۳۵۷

حیرة الفقه

بخط نستعلیق پیر بخش ولد میاں عثمان بتاریخ رجب ۱۲۳۴ھ/۱۸۱۹ع - ۸ ورق ،
۹ × ۶ انچ ، ۱۷ سطر -

اثر عصمت الله بن محمود این رساله در بیان مسایل فقهی و دینی نوشته شده و دارای دو باب و خاتمه است بقرار زیر:

باب اول در ذکر اسوله در ۴۴ مسئله ـ باب دوم در ذکر اجوبه در ۴۴ مسئله ـ

آغاز: پاک آن صانعی که ذرۂ خاک تیره را از حضیض ظلمت جهل رهانیده به ید قدرت خود، خورشید اشعۂ علم و حکمت گردانید ـ

انجام: دران شب باعتقاد آنکه زن دیگریست دلچسپی [؟] کرده، چون روشن شد، معلوم شده که زن اوست بر وی هیچ چیز واجب نگردد، والله اعلم بالصواب ـ

۲۵۱ / ۴۵۸

حیرة الفقه

یا

تحفۂ حسین شاهی

بخط نستعلیق ناشیانۂ پیر بخش ولد میان عثمان بتاریخ ۷ شعبان ۱۲۳۴ھ/۱۸۱۹ع ـ ۷ ورق ، ۹ × ۶ انچ ، ۱۸ سطر ـ

مؤلف این رساله که در مسایل دینی و مذهبی بصورت سؤال و جواب نوشته شده، **ابو سعید علی** قریشی است ـ او این رساله را بنام **حسین شاه** بن محمود شرقی (۸۶۳ - ۹۰۵ھ/۱۴۵۸ - ۱۵۰۰ع) والی جونپور تألیف نموده ـ

نسخه‌ای ازین رساله در ذخیرۂ نگارنده و دیگری در کتابخانۂ رشیدیه، شاهدره، لاهور، نیز محفوظ است ـ

رش: پیشاور ۳۲۹ب: ڈھاکه ص ۲۶۲ ـ

آغاز: الحمد لله رب العالمین و العاقبت للمتقین ـ ـ ـ باب اول در بیان سؤال ـ کدام عضو است که در اندام متوضی که وقتی شستن آن فرض است و وقتی [فرض] نیست ـ

انجام: این کتاب حیرةالفقه است و میگویند مصنف این کتاب ـ ـ ـ ـ در مجلس از استاد پرسید، استاد از عهده آن بیرون نیامد شرمسار گشت ـ روی درهم کشید و بددعا کرد و او جان بحق داد و کتاب ناتمام [ماند] هم ازین سبب، نام این، جوان موئے، میگویند ـ ـ ـ ـ پس لازم است ـ ـ ـ ـ که کسی را معترض احوال نگردد ـ

۴۵۲
۴۵۵

بیت الاسلام (رساله)*

بخط نستعلیق ناشیانهٔ پیر بخش ولد میان عثمان قوم ساندی ساکن در ساندی نزد قصور، بسال ۱۲۳۲ھ / ۱۸۱۷ء ـ ۷۰ ورق، ۹ × ۶ انچ، ۱۷ سطر ـ کمی ناقص الاخر ـ

در مسایل فقهی مثل نماز و روزه و زکوٰة و حج وغیره این رساله بصورت سؤال و جواب نوشته شده ـ اسم مؤلف معلوم نشد ـ

آغاز: الحمد لله رب العلمین و العاقبة للمتقین و الصلوة و السلام علی رسوله محمد و آله و اصحابه اجمعین ـ بدانک این کتاب بیت الاسلام در بیان نماز و روزه و زکوة و حج وغیره ـ

انجام: سوال ـ کفن لائق کدام است ـ جواب ـ بگو چنانچه در روز عید جامه پوشند و زنان را در خانهٔ مادر و پدر ــــ (؟) تمت تمام شد ـ

* ص ۱، س ۲ ـ

۴۵۳
۴۴۴

شرح نام حق

بخط نستعلیق ۱۲۹۳ھ مطابق ماگھ ۱۹۳۲ بکرمی/۱۸۷۶ء - ۲۵ ورق، ۹½ × ۶½ انچ، ۱۵ سطر، ناقص الاوسط - (چند ورق قبل از ورق آخر که محفوظ است، افتاده) -

مؤلف این شرح که در مسایل فقهی است و مثنوی 'نام حق' یا 'مقدمة الصلوة' اثر **شرف الدین** بخاری (زنده تا ۷۰۳ھ/۱۳۰۳ء) را به نثر فارسی در آورده سید **اختیار الدین** بن **غیاث الدین** الحسینی، متوفی ۹۲۸ھ/۱۵۲۲ء است که تألیفاتی مثل ''اساس الاقتباس'' بعربی مؤلفه ۸۹۷ھ/ ۱۴۹۲ء (مشهد ۷ (۱) : ۱۹۶) و ''مختار الاختیار'' بفارسی (باڈلین ۱۷۷۸) نیز ازوست - اینکه آقای ایتھے (انڈیا آفس ۲۰۰۸ و باڈلین ۱۷۶۹، ۱۷۷۸) تاریخ وفات **اختیار** را ۸۹۷ھ نوشته است، صحیح نیست -

اصل مثنوی بسال ۷۰۳ھ/۱۳۰۳ء در مقدمهٔ مفصل و ده باب زیر سروده شده بود که ازانجمله ۶ باب اول درین نسخه موجود است -

(۱) در بیان وضو (۲) در بیان آنچه وضو را باطل کند (۳) در بیان غسل (۴) در بیان آنچه غسل را واجب کند (۵) در بیان تیمم (۶) در بیان نماز (۷) در بیان فریضه‌های شباروزی (۸) سنت های شباروزی (۹) روزهٔ ماه رمضان (۱۰) کفارت روزهٔ ماه رمضان -

رش : پیشاور ۶۲۰؛ ایتھے ۲۰۰۸؛ عباسی ۱۱ (ذکرش) -

آغاز: سپاس بیقیاس پرورنده را که رحمت بی نهایتش طفل جانرا به شیر دلپذیر خطاب، از پستان ام‌الکتاب، پرورش داده و نسیم لطف[1] عمیمش صبا آئین صبیِّ خرد را در مهد رحمتش بدست مرحمت در جنبش آورد -

۱- دراصل : لطیف -

انجام : نود و سه برفت و ششصد سال — از وفات رسول تا امسال
نیز رفت از جمادی الاول — بود کین نظم گشت مستکمل
(ابیات اصل مثنوی)

۴۵۴ / ۳۳۷ بدیع الفرایض (منظوم)

بخط نستعلیق شرف الدین ولد امام بخش ساکن موضع کامونکے، شاید در اواسط قرن سیزدهم هجری - ۲۱ ورق، ۷½ × ۴½ انچ، ۵ مصرع در صفحه -

اسم مؤلف این رساله که در مسایل فقهی مربوط به حقوق و قسمت ورثاست، معلوم نشد - تاریخ تألیف این اثر چنانکه از اسم رساله برمیآید ۱۲۰۸ھ/۱۷۹۳ع است - معلوم است که مؤلف تا این سال بقید حیات بوده -

این رساله که جمعاً مشتمل بر ۸۶ بیت میباشد، دارای مقدمه و ۲ کتاب و ۶ باب و ۲۱ فصل و خاتمه است بقرار زیر :

۱- کتاب الوارثین -

باب الفرایض در ۹ فصل - باب العصبات در ۲ فصل، باب ذوی الارحام در ۲ فصل -

۲- کتاب تخریج مسایل و تعیین الحقوق -

باب المخارج در ۳ فصل - باب التصحیح در ۵ فصل - باب فی قسمت ترکهٔ قلیل بر وارثان - خاتمه فی المتفرقات -

این رساله با نسخهٔ عربی بنام ''فرایض سراجی'' مجموع است و خط و کاغذ و مرکب هر دو یکی است -

نسخهٔ دیگری ازین رساله را در فهارس مطبوعه نتوانستم پیدا کنم بنا برین یکی از نوادر بنظر میرسد -

آغاز: فرایض حقِ وارث بی زوال ثنایش صلوة رسول است و آل
محمد که فرمود متروک ما همه صدقه و ترکهٔ مَن ورا

انجام: نباشد توارث در اموات یکدم سوی علم تاریخ والله اعلم
بدیع الفرایض بتاریخ نام بدیع از ره جمل بیتش تمام

۲۵۵ کتاب فقه
۴۳۶

بخط نستعلیق اواخر قرن یازدهم هجری - ۱۸۶ ورق، $\frac{1}{2}7 \times \frac{1}{2}5$ انچ، ۱۵ سطر - ناقص الطرفین -

نام کتاب و مؤلف آنرا که یکی از دانشمندان قرن یازدهم هجری بنظر میرسد، نتوانستم در ماخذی که در دست بود، پیدا کنم - این کتاب مشتملست بر مقدمه که شامل فهرست ابواب است و پنج کتاب که هر یکی از آنها ابواب و فصول متعددی را دارد، بشرح زیر:

۱- کتاب الطهارة : مشتمل بر مقدمه و پنج فصل و چهار باب:
فصول ۱- در بیان شکننده وضو ۲- دربیان احکام غسل ۳- در بیان آب بسته ۴- در بیان چاهی ۵- در بیان حکم پس خورده -

ابواب ۱- در بیان تیمم ۲- دربیان مسح ۳- در بیان حیض و نفاس ۴- در شستن نجاست -

۲- کتاب الصلوة : ''درین کتاب بیست و دو[1] باب و دو فصل است''۔

ابواب : ۱- دربیان اوقات نماز ۲- در بیان مکروهات ۳- در بیان بانگ نماز ۴- در بیان فرایض نماز ۵- در بیان طریق گزاردن[2] نماز ۶- در بیان نمازها که دران قرائت بلند و ساکن میخواند ۷- در بیان امامت ۸- در بیان حدث ۹- در بیان آنچه شکننده در نماز است ۱۰- در بیان نماز وتر ۱۱- دربیان نماز سنت و نفل ۱۲- در بیان نماز تراویح ۱۳- نماز قضاها گزاشتن[3] ۱۴- سجدهٔ سهو ۱۵- نماز زحمتی ۱۶- سجدهٔ تلاوت ۱۷- نماز مسافر ۱۸- نماز جمعه ۱۹- نماز کسوف و خسوف ۲۰- نماز باران ۲۱- نماز خوف ۲۲- نماز جنازه۔

فصول : ۱- در بیان شهیدان ۲- در بیان سوال گور و کیفیت منکر و نکیر۔

۳- کتاب الزکوٰة : که شامل [مقدمه] و پنج باب است و هشت فصل۔

باب اول در بیان زکوٰة چهارپایان و درین چهار فصل است :

۱- زکوٰة اشتران ۲- زکوٰة ماده گاو و گاومیش ۳- زکوٰة گوسپندان و میشان ۴- زکوٰة اسپان۔

باب دوم - در بیان زکوٰة مال زر و نقره و درین دو فصل است۔

اول در بیان زکوٰة نقره۔ دوم دربیان زکوٰة زر۔

۱- دراصل : ده۔
۲- دراصل : گذاردن۔
۳- دراصل : گذاشتن۔

باب سوم ـ در محلهای دادن زکوٰة ـ

باب چهارم ـ احکام صدقهٔ فطر ـ

باب پنجم ـ در بیان احکام گنج و کان و درین دو فصل است ـ
اول در احکام کان ـ دوم در بیان احکام گنج ـ

۴ـ کتاب الصوم : درین چهار فصل است :

۱ـ در بیان دیدن ماه رمضان ۲ـ در بیان دیدن ماه شوال ۳ـ در روزهٔ مستحب و شکر و ایام بیض ۴ـ در شکنندهٔ روزه و مکروهاتِ روزه و احکام نیت ـ

۵ـ کتاب الحج : باب مختصری است ـ

بعد ازین چند باب مختلف نیز دارد بقرار زیر :

باب در بیان ثواب علم ـ باب در احکام عید ـ فصل در تکبیرهای ایام تشریف ـ باب در متفرقات ـ باب در بیان تسبیحات و ادعیه ـ

مؤلف این اثر مردی فاضل و زحمت کش بوده و برای تدوین این تألیف از منابع و کتب معتبر زیادی که اغلب آنها بزبان عربی است، استفاده کرده، بشرح زیر :

مدارک التنزیل [از نسفی متوفی ۷۱۰ھ]، منهاج العابدین، هدایه، مضمرات، ضیاء الفتاوی، شافی، کافی، خزانةالفقه، کنزالدقایق، فتاوی غیاثی، کشاف، فقه ابواللیث سمرقندی، یواقیت المواقیت که بعضی جاها آنرا فقط ''یواقیت'' و در بعضی دیگر ''مواقیت'' گفته ـ ریاحین، تفسیر عمده، مقدسی، تفسیر امام زاهد، فتاوی حجت، ذخیرة[الملوک] جامع الجوامع، مجموع النوازل، شرح طحاوی، محیط، فتاوی‌خانی، خلاصه، جامع صغیر اوزجندی،

ینابیع، فتاوی حسامی یا واقعات حسامی، صلوۃ مسعودی، ترغیب الصلوۃ [از محمد بن احمد احمد بن زاهد، قبل از ۷۷۹ھ] قدوری، حصن الایمان، مشارق الانوار [شاید از حاجی محمد کشمیری که قبل از ۹۹۶ھ تألیف نمود]، روضة العلما، دارالبخور، عمدة الابرار، کفایه شعیبی، بزودی، مصباح العابدین و مفتاح الیقین، اسرار البخور، شرح هدایه، منظومه، شاهان، نوادر الفتاوی، تحفه، فتاوی ظهیری، تجنیس، مزید، منافع کبیری، نصاب، تهذیب، شامل برهیقی، جامع کبیری، تنقیح، کامل، ملتقط، شرعة الاسلام، متفق، عمدة الصلوة، فروق نیشاپوری، فتاوی عتابیه، انفع، عمدة المعنی، هارونیات، فواید جامع صغیر، اسباب المغفرة، صحیحین، شرح علائی، منصفی که شاید، مصفی، باشد۔ اصول شاشی، کفایه، که شاید مرادش 'کفایة الفقه' باشد۔ زاد الفقهاء۔ تفسیر امام عمر و امام حفص۔ مجموع البحرین۔ بقالی، شرح قدوری، مجمرات۔ متفرقات شمس الائمه۔ فتوحی۔ صیرفی۔ فتاوی آهو۔ مبسوط۔ تجرید مصباح الدلایل۔ تسمیه۔ عقیدۂ حافظ الدین که بعضی جاها آنرا ''عقیده حافظیه'' گفته۔ اعتماد الاعتقاد [نسفی متوفی ۷۱۰ھ] کشف عقیده۔ فلاسفه۔ قصیدۃ الابرار۔ قوت النجاة۔ طنوط، هلاک اسول۔ نسقه۔ نقدالدراهم۔ اساس۔ قیان۔ تحقیق حسامی۔ جادمی۔ تاج الاسامی۔ قصص بخاری۔ حقایق علمی۔

دو نسخۂ ناقص این کتاب در فهرست ایتهے ذکر شده۔ بنا به کم بود نسخ یکی از نوادر است۔

رش: ایتهے ۲۶۰۷، ۲۶۰۸۔

آغاز: ۔۔۔ دهم دربیان نماز سنت و نفل۔ یازدهم در بیان نماز تراویح (از فهرست ابواب)۔

انجام: در حقایق علمی میگوید. که در دوزخ چاهی است که زنا کنندگانرا دران چاه عذاب کنند۔ اگر آن چاه باز کند دوزخ از گرمی آن چاه افروخته [شود]۔ (از باب ادعیه)۔

۴۵۶
۳۲۸

جوامع الحکایات

بخط نستعلیق قرن دوازدهم هجری - ۳۷۶ ورق، ۱۰ × ۶ انچ، ۱۷ سطر-
کرمخورده و ناقص الطرفین -

مؤلف این اثر معروف که محتوی حکایات تاریخی و ادبی از زمان قدیم تا عصر اوست، دانشمند شهیر و صاحب تذکره 'لباب الباب' سدیدالدین **محمد عوفی** زنده تا ۶۳۰ھ/۱۲۳۲ء میباشد - کتاب مشتمل بر چهار قسم بقرار زیر است که هر یکی از آنها ۲۵ باب دارد - قسم اول در معرفت آفریدگار تعالی وتقدس - دوم دربیان اخلاق حمیده - سوم دربیان اخلاق مذموم - چهارم دربیان احوال عباد و بلاد وغیره -

نسخهٔ حاضر ۶۰ ورق از اول و خیلی از آخر را ندارد -

قسمتی از ازین کتاب را اول پرفسور **نظام‌الدین** درسال ۱۹۲۹ء در لندن و باب اول از قسم اول را آقای دکتر **محمد معین** درسال ۱۳۴۰ھ/۱۹۶۱ء در تهران چاپ و منتشر ساختند -

مرحوم ملک الشعرا **بهار** نیز منتخبی ازین کتاب را درسال ۱۳۲۴هش/۱۹۴۵ء در تهران بطبع رسانیده بود -

رش : ریو ۷۴۹؛ ایتهی ۶۰۰؛ باڈلین ۳۲۴؛ مشهد ۷ (۱) : ۶۳؛ جوامع الحکایات، بتصحیح دکتر **محمد معین**، مقدمه ص ۴۸ - ۶۸ -

آغاز: ... جمال او بر قوم افتاد و همه یکرنگ شدند، پی جام شراب دوست -

انجام: دل عضدالدوله تمامت بستهٔ مهر چهر او شد و سودای محبت او در سویدای دلش چنان محکم شد که... او صبر نتوانستی کرد و پیش ازین قاعدهٔ زندگانی او...

۴۵۷
―――
۴۴۸

انشای فراست

بخط نستعلیق شکسته آمیز محمد بخش، پسر پیر بخش ساکن دهلی بپاسخاطر استادش میان علی اکبر - ۱۰۷ ورق، ۹ × ۶ انچ، ۱۴ سطر - کتابتِ اواخر قرنِ دوازدهم هجری بنظر میرسد -

مؤلف این کتاب انشاء که دران نمونه های مکاتیب بخدمت احباب و اقوام و اعیان مجموع است، **محب علی** لاهوری (ص ۲، س ۵) میباشد- مؤلف در زمان اورنگ‌زیب **عالمگیر** که در مقدمه (ص ۱، س ۱۱ و ص ۲، س ۱) ازش نام برده، میزیسته و در تلاش معاش از لاهور بدهلی رفت - آنجا بفرمایش دوستان این مکاتیب را برای استفادهٔ طالبان این فن، انشاء نمود -

تاریخ تألیف این اثر ۱۰۹۳ھ / ۱۲۸۲ء است چنانکه گفته:

چو در تاریخ سالش فکر کردم خرد گفته[1] بگو انشا فراست
(۲ب، س ۱۳)

نظر به سبک نگارشِ مکاتیب، میشود گفت که او یکی از نویسنده‌های صاحب سبک و قوی‌دستِ زبان فارسی بوده -

نسخهٔ دیگری ازین کتاب را نتوانستم در فهارس مطبوعه پیدا کنم، بنا برین یکی از نوادر است -

آغاز: آرایش عرایس ستایش و نیایش [به] معبود ارباب مساجد و کنایس، حضرتِ کبریا که از کبر و ریا مبرّاست -

---

۱- ممکن است " گفتا " باشد -

انجام : انشاء الله تعالی من بعد در ایفای[1] مرضیات آن ستوده صفات خواهم کوشید[2]، زیاده نوشتن[3] مناسب ندیده ام - [ایام و دولت] بکام باد -

۴۵۸
۴۴۰

انشای ابوالفضل (دفتر اول)

بخط نستعلیق بتاریخ ۱۲۵۵ھ/۱۸۳۹ء - ۶۲ ورق، ۵ ۱/۲ × ۱/۲، ۱۵ سطر - قدری ناقص‌الاول -

مؤلف این کتاب انشاء که زیر شماره ۴۱ مذکور شد، وزیر باتدبیر، دبیر و منشی بی نظیر و دانشمند شهیر عهد اکبری علامه ابوالفضل مقتول ۱۰۱۱ھ/۱۶۰۲ء میباشد - درین دفتر مکتوبات و فرامین از طرف اکبر (۹۶۳-۱۰۱۴ھ) بنام سلاطین خارج و حکام کشور، جمع و تدوین نموده شده -

آغاز: ناهنجار واقع شهادت اورنگ‌نشین بارگاه شکوه و تمکین و رهنورد شاهراه علم و یقین - - -

انجام : از باب استعداد اهتمام نماید و سعادت منش فتاحا شیرازی درباب سر انجام راه حکم اشرف صادر شده بجلوهٔ ظهور خواهد رسید -

---

۱- در اصل : ایتفای -
۲- در اصل : پوشید - ۳- در اصل : زیاده چه نوشتن -

۴۵۹

۴۳۹

دستور الصبیان*

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری - ۱۹ ورق، ۳/۴ ۱۰ × ۵، ۱۲ — ۱۵ سطر. ناقص‌الاخر -

در فن انشاء این رساله یکی از تألیفات منشی نونده رائے میباشد - در رساله جائی (ص۴، س۱۱) اسم نواب فیروز جنگ متوفی ۱۱۲۲ھ/۱۷۱۰ء را می برد و در جای دیگر سکهٔ عالمگیری را متذکر میشود - بنا برین معلوم است که او یکی از دانشمندان عهد اورنگ زیب عالمگیر(۱۰۶۸—۱۱۱۸ھ) بوده - او مؤلف سه رسالهٔ دیگر بنام 'اسمای فارسی، افعال فارسی و قوانین فارسی، نیز میباشد که قبل از تألیف این اثر نوشته شده بود (ص۱، س۹) - درین تألیف دو سه جا کتابی بنام 'انشای فیض رسان' را اسم میبرد که بعهد شاهجهان (۱۰۳۷—۱۰۶۸ھ) درین فن نگاشته شده بود -

درین تألیف که اصلاً برای تعلیم انشاء و مکتوبات نگاری بمبتدیان و متعلمان نگاشته شد، جمعاً ۹۴ مکتوب مختلف‌النوع نوشته شده که ازانجمله ۹۳ مکتوب در نسخهٔ حاضر محفوظ است - کتاب مشتملبر سه فصل است بقرار زیر:

فصل اول: محتوی نمونه‌های مکاتیب 'بجانب اعلی، یعنی بخدمت مرشد و استاد و حاکم و آقا و بزرگان مثل پدر و مادر و خالو و عمو وغیره، دارای ۵۹ مکتوب -

فصل دوم: محتوی نمونه های مکاتیب 'بطرف ادنی، یعنی بخدمت خوردان و کوچکان مثل فرزند و شاگرد و برادر کوچک وغیره دارای ۲۰ مکتوب -

فصل سوم: محتوی نمونه‌های مکاتیب 'بسمت مساوی' یعنی همکاران و دوستان، دارای ۱۵ مکتوب -

---

* ص۱، س۵ -

این رساله چندین مرتبه در مطبع نولکشور لکهنؤ بچاپ رسید۔ نسخه‌ای مطبوعه ۱۸۷۱ء پیش نگارنده نیز محفوظ است۔ در فهرست مطبوعات انجمن ترقی اردو کراچی ص۰۹ کتابی بنام ''انشائے صبیان'' مذکور است که شاید همین باشد۔ نسخه‌ای ازین رساله در کتاب خانهٔ دانشگاه پنجاب، لاهور (ذخیرهٔ شیرانی شماره ۳۵۰۷/۴) نیز موجود است۔

آغاز: حمد وافر دبیری را که انشای آفرینش حرفی از قلم قدرت اوست۔

انجام: مرزا صاحب مهربان، سلامت، خط سامی وصول نموده بر حقیقت مندرجه اطلاع دست داده۔ تقاضای زر قیمت اسپ که نوشته بودند، صاحب من! بالفعل بر بنده تقاضای زر سرکار بسیار است۔ پروانجات از حضور متواتر میرسند ۔۔۔

۴۶۰ / ۴۳۹ — شرح قصه سوداگر پسری

بخط نستعلیق غلام قادر زیرک بتاریخ ۴ جمادی‌الثانی ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء - ۶۶ ورق، $8\frac{3}{4}\times5$ انچ، ۱۵ سطر۔

مؤلف این شرح محمد فیض متخلص به ملاحت است که در سال ۱۲۴۷ھ/۱۸۳۱ء مثنوی فارسی‌از مولانا اشرف ایرانی را به نثر فارسی‌در آورده و بیت به بیت شرح داده۔ معلوم است که او یکی از اهالی شبه قاره پاک و هند بوده است۔ شارح که شاعر نیز بوده، سه تاریخ برای این اثر گفته که در آخرِ نسخه منقول است، بدینقرار:

چه نیکو گوهر سالش خرد سفت — که شرح قصهٔ ماتم بیان گفت
دگر زد نقش کلک درد پرورد — زهی شرح کتاب نالهٔ درد
دگر کردم چنین تاریخش انشا — که شرح مثنوی سوز جانها

(۶۴ ب)

تخلص شاعر در بیت زیر آمده :

ملاحت بیش ازین با هوش میباش ملال افزا مشو خاموش میباش

(۳۶۴ب)

آغاز: زیبا ترین کلام، شرح نظم ستایش مصنفِ صحیفهٔ تکوین و ایجاد است که سخن درین باب از کوتاهی خود در خط میشود ـ

انجام: چنانچه بحرمت النبی، بنام نامی و اسم سامی حضرت نبی علیه‌السلام اختتام این کتاب صورت گرفت بحمد الله ـ

بعد ازین خاتمهٔ منظوم از طرف شارح منقول است که ابیات آخرش اینست :

دلم ده چون شرار از سینه جسته چو پروانه به بیتابی نشسته
دلی جوش طپیدن حاصل او ز گرمی خود آتش منزل او
گیاه گلستانِ سرمدم کن چه یعنی خاک راه احمدم کن ـ

—: o :—

سیرت

۴۶۱ وسیلة الحیاة و طریقة النجاة (جزو اول)
۴۴۲

بخط نستعلیق کریم بخش، بتاریخ ۱۷ جمادی الثانی ۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ع - ۹۰ ورق، ۱۳×۸ انچ، ۲۳ سطر -

مؤلف این اثر که در ذکر فضایل و خصایص حضرت خیرالبشر صلعم و محاسن چهار یار و سائر صحابهٔ سید الابرار و دربارهٔ مذهبِ اهل سنت و تشیع میباشد، ملا **شیر محمد** خان ابن **مهر داد** خان متوطن بلدهٔ کلاچی در ضلع (بخش) ڈیره اسمعیل خان (پاکستان غربی) است - احوال مؤلف بدست نرسید - از قراین بنظر میرسد که او در اواسط قرن سیزدهم هجری میزیسته و نسخهٔ حاضر قریب بعهد او کتابت شده -

در تألیف این کتاب که مشتملبر تمهید و هفت باب و خاتمه بقرار زیر است، از مآخذی مثل جواهر التفسیر، روضة الاحباب، شواهد النبوه و حبیب السیر وغیره استفاده شده -

باب اول در ذکر فضایل و خصایص آنحضرت صلعم مشتمابر بر دو ذکر -
باب دوم در ذکر فضایل خلیفهٔ اول حضرت **ابوبکر صدیق** مشتملبر دو ذکر -
باب سوم در ذکر فضایل خلیفهٔ دوم حضرت **عمر** بن خطاب مشتملبر چهار ذکر -
باب چهارم در ذکر فضایل و خصایص خلیفهٔ سوم حضرت **عثمان** غنی مشتملبر سه ذکر -
باب پنجم در ذکر فضایل و خصایص خلیفهٔ چهارم حضرت **علی** کرم الله وجهه مشتملبر هفت ذکر -
باب ششم در تحقیق مذاهب اهل سنت و جماعت و اهل تشیع و رفض -
باب هفتم دربیان حال حدوث و اختراع مذهب تشیّع مشتملبر دو ذکر -

نسخهٔ دیگری ازین اثر را نتوانستم در فهارس مطبوعه و معروف پیدا کنم بنابرین یکی از نوادر بنظر میرسد -

آغاز: الحمد لله رب العالمین حمد الشاکرین و الصلوة والسلام علی رسوله و حبیبه و آله و اصحابه اجمعین - تمهید - اما بعد میگوید عبدالضعیف **شیر محمد** --- که چون بفحوای کریمه ''کل من علیها فان --- هر حادث را صدمهٔ فنا رسیدنی است -

انجام: بالجمله هر دو فرقهٔ نواصب و شیعه را شیطان راه زده و در پی عیب جوئی دوستان خدا که عین آرزوی آن لعین است، دوانیده کار خود را از دست ایشان میکرد:

هر کرا خواهد خدا پرده درد　　　میلش اندر طعنهٔ پاکان نهد[۱]

(رومی)

العیاذ بالله من الشیطان الرجیم و اتباعه آمین -

۱- در نسخهٔ چاپی مثنوی این بیت بدینطور مسطور است:

چون خدا خواهد که پردهٔ کس درد

میلش اندر طعنهٔ پاکان برد　　(دفتر اول بیت شماره ۸۱۵)

طبّ

۴٦٢
۴۳۰

اطعمة المرضیٰ

بخط نستعلیق اواسط قرن سیزدهم هجری - ۱٦۷ ورق ، ۹ × ٦ انچ ، ۱۲ سطر - ناقص‌الاوسط - خیلی کرمخورده و پوسیده -

مؤلف این اثر حکیم **محمد کاظم** ابن حکیم روشنضمیر است که در اوایل قرن سیزدهم هجری میزیسته - تاریخ تألیف این کتاب ۱۲۰٦ھ/۱۷۹۱ء است - از اسم تاریخ برمیآید - درین کتاب برای مریضهای امراض مختلف خوراک و اغذیهٔ مناسب را توصیه نموده که برای معالجهٔ آنها مفید باشد - مطالب را که از آثار طبی پیشینیان جمع آورده، در ۳۰ باب قسمت کرده و هر باب مشتملبر فصول متعددی است -

در آخرِ نسخه عبارتی بتاریخ ۱۲۵۱ھ/ ۱۸۳۵ء مرقوم است که میرساند تکتیب نسخهٔ حاضر کمی قبل ازین تاریخ صورت گرفته -

گرچه سه نسخه ازین اثر در کتابخانهٔ ملی لاهور نیز محفوظ است ولی باز هم یکی از نوادر است -

رش : عباسی ۲۵۲ (ح) -

آغاز: تغذیهٔ تحمید و تقویهٔ قوت محمدت منعم مطلق و شافی برحق الذی هو یطعمنی و یسقین الحمد لله که بروح حاصل و ازمفرح ندای-----

انجام : و اسهال و قی صفراوی قطع کند و اگر گرم کرده بر جای درد بادی گذارند تحلیل باد کند و درد معده [را] بنشاند - والله اعلم بالصواب، تمام شد -

فرهنگ‌ها

۴۶۳

۴۳۲

منتخب اللغات شاهجهانی

بخط نستعلیق اواسط قرن سیزدهم هجری - ۲۳۱ ورق، ۱۱ × ۶ انچ، ۲۱ سطر - ناقص الاول و الاوسط و الاخر - خیلی کرمخورده و پوسیده -

مؤلف این فرهنگ که دران معانی کلمات عربی را مختصراً بفارسی بیان نموده اند، **عبدالرشید** بن عبدالغفور الحسنی[1] المدنی تتوی متوفی ۱۰۶۹ھ/۱۶۵۸ع است - تاریخ اتمام این اثر که بنام ''منتخب رشیدی'' و ''رشیدی عربی'' نیز یاد شده، ۱۰۴۶ھ/۱۶۳۶ع است - کلماتِ این فرهنگ ''بارعایت حرف اول و دوم و آخر چنانکه حرف اول باب و حرف آخر فصل باشد بی رعایت مآخذ اشتقاق'' ترتیب داده شده - او این فرهنگ را بنام **شاهجهان** (۱۰۳۷ - ۱۰۶۸ھ/۱۶۲۷ - ۱۶۵۷ع) تألیف نموده -

''فرهنگ رشیدی'' که دران کلمات فارسی بفارسی معنی شده نیز ازوست -

در نسخهٔ حاضر کلمات از ردیف الف (ناقص) تا ردیف میم (ناقص) منقول است و بر ورق ۲۰۱ب مهری از **فضل الٰهی** بتاریخ ۱۸۸۸ع نیز ثبت است -

این فرهنگ در سال ۱۲۲۳ھ/۱۸۰۸ع در کلکته و در سال ۱۸۳۵ع در لکهنؤ و در سال ۱۸۶۲ع در بمبئی چاپ و منتشر شده -

رش : ایتهی ۲۳۹۸؛ باڈلین ۱۶۷۲؛ بانکی پور ۹ :۸۴؛ ایوانو ۱۴۳۱؛ ایوانو (کرزن) ۴۴۵؛ بوهار ۱۹۷؛ ڈهاکه ۲۰۲، ۳۹۲؛ ریو ۵۱۰؛ سپه سالار ۲۹۳؛ شیرانی ۲: ۳۲۲ -

---

۱- طبق بعضی‌ها ''حسینی'' -

آغاز: . . . و شتافتن قوله تعالی و جاءه قومه یُهرعون الیه[۱۱ (هود) : ۷۸] - **ایداع** - امانت دادن و امانت نهادن - **ایلاع**، سخت حرص کردن - - - - **ایناع**، رسیده شدن میوه -

انجام: **مضیق**، جای تنگ - **مطلق**، از بند رها کرده شده و روان کرده شده - - -

---:o:---

تذکره‌ها

۴۶۴
۴۳۳

مونس الارواح

بخط نستعلیق محمد محسن بتاریخ ربیع‌الثانی ۱۲۷۶ھ/۱۸۵۹ء - ۳۳ ورق، ۱۱×۶ انچ، ۱۷ سطر - خیلی کرمخورده و پوسیده و ناقص‌الاخر۔

مؤلف این تذکره که دران احوال خواجه **معین الدین چشتی**ؒ و بعضی از خلفای ایشان بیان شده، **جهان آرا بیگم** (دختر **شاهجهان** ۱۰۲۷ - ۱۰۶۸ء و خواهر کوچک **دارا شکوه** مقتول ۱۰۶۹ھ/۱۶۵۸ء) متوفیه ۱۰۹۲ھ/۱۶۸۱ء است - او این تذکره را با استفاده از سفینة الاولیای دارا شکوه بتاریخ ۲۷ رمضان ۱۰۴۹ھ/۱۶۴۰ء باتمام رسانید -

ترجمهٔ اردوی این تذکره در لاهور بچاپ رسیده -

رش : ریو ۷۰۳؛ باڈلین ۳۷۲؛ ایوانو (کرزن) ۴۷؛ آصفیه ۱ : ۳۹۲؛ شیرانی ۱ : ۸۳، ۸۴؛ استوری ۱۰۰۰ -

آغاز: حمد و سپاس افزون از عدد و شمار مر صانع کریمی را جل جلاله که بقدرت کاملهٔ خویش، اولیاء و رسل را هادی و رهنمای فرقه انام گردانیده -

انجام : این رساله مونس الارواح بتاریخ ــــ باتمام رسید و خلعت اختتام پوشیده و احوال این بزرگان را که مقربان درگه صمدیت اند از کتب و رسائل معتبره باحتیاط تمام ــــ آورده، بقید تحریر آورده شد - اعتقاد این ضعیفه آنچه درین رساله ثبت گردیده صحت تمام دارد، امید که خوانندگان را ــــ

متفرقات

۴٦۵
۳۵۱
منتخب من نادرالفواید و جامع الفواید

بخط نستعلیق ناشیانهٔ اوایل قرن چهاردهم هجری - ۵۲ صفحه، ۹½ × ٦ انچ، ۱۲ سطر -

از مؤلف گمنام این رساله که ممکن است انتخاب از دو رساله بنام 'نادر الفواید' و 'جامع الفواید' باشد، در نقوش و تعویذات برای مرادات مختلف نوشته شده - نسخهٔ دیگری ازین رساله را نتوانستم در فهارس مطبوعه پیدا کنم -

آغاز: هذا کتاب من نادر الفواید و جامع الفواید در فواید نقش سورهٔ اخلاص - بدانکه منقول است از امیر المؤمنین [حضرت علی] - - -

انجام: هر روز یکصد و پنجاه درم در کیسهٔ وی پیدا شود از غیب باذن الله تعالی - آیت که مذکور شد اینست "و عنده مفاتح الغیب لایعلمها الا هو و یعلم ما فی البر و البحر و ما تسقط من ورقة ولا حبه فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین -

۴٦٦
۳۵۲
اقرار الانوار و مرادات الاسرار

بخط نستعلیق ناشیانهٔ اوایل قرن چهاردهم هجری - ۱۲ ورق، ۹½ × ٦ انچ، ۱۲ سطر -

از مؤلف گمنام این رساله دربارهٔ مسایل مذهبی و اعتقادی و مرادات و علم کیمیا و سیمیا وغیره در ۲۷ باب کوچک کوچک نگاشته شده بدینشرح :

باب ۱- در بیان دعوت نصاب و زکوة ۲- در بیان کفایت مهمات ۳- در کشف القلوب ۴- در کشف القبور ۵- گرفتن جواب از مرده ۶ سر کردن آسمان و زمین ۷- یافتن خزینه از خزانهٔ غیب ۸- بر باد رفتن و آمدن یعنی سوی آسمان شدن و بر گشتن بزمین ۹- مسخر کردن بادشاه و امراء و وزراء و محبوب ۱۰- مسخر کردن انس و جن ۱۱- آموختن علم کیمیا و سیمیا و ریمیا و هیمیا و میمیا ۱۲- پیدا کردن آب و طعام پخته ۱۳- پیدا کردن رجال الغیب ۱۴- مسخر کردن شیر و فیل ۱۵- مسخر کردن مار و کژدم ۱۶- مسخر کردن باد ۱۷- مسخر کردن آتش ۱۸- مسخر کردن بر و بحر ۱۹- مسخر کردن شمس و قمر ۲۰- فراخی رزق و زیادت دولت ۲۱- بخت بسته کشادن ۲۲- خواب بستن و کشادن ۲۳- دفع کردن بیماری ۲۴- مردی بستن و کشادن ۲۵- مرده زنده کردن ۲۶- کرامت کردن بر زمین ۲۷- کرامات مختلف۔

نسخهٔ دیگری ازین رساله در فهارس مطبوعه پیدا نشد۔

آغاز: این مجموع را ''باقرارالانوار و مرادات الاسرار'' نام نهاده شد که مرادات صوری و معنوی حاصل شود و هرچه خواهد بیابد۔

انجام: هر کس را علم هیمیا بدست آید پس ''ومن یتوکل علی الله فهوحسبه'' برو راه یافت و هر کس را آموختن این علمها خوش باید، تمام شد۔

—:o:—

۴٦٧

۳٥۳

مخزن الحکمه (منظوم)*

بخط نستعلیق محمد علی بتاریخ رمضان المبارک سنه [۱۳۲۰ھ] مطابق ۱۹۰۲ء -

۱۱٦ صفحه، ۹ × ۵ $\frac{۳}{۴}$ انچ، ۱۷ شعر -

مؤلف این اثر که در فن کیمیا گری تألیف شده اسمعیل کوفی (ص ٦، بیت ۱۱ و ص ۸، بیت ۲، ۳) میباشد که بنا به بعضی شواهد داخلی معاصر حضرت بهاء الدین زکریا ملتانی متوفی ٦٦٦ھ/۱۲٦۷ء بوده و بفرمایش یکی از دوستان خود که مرید بهاء الدین بود بملتان مسافرت کرد و آنجا بخدمت حضرت مذکور شرفیاب شده از محضر ایشان استفاده مینموده -

نام کتاب در بیت زیر آمده :

چو آمد پیکر او عفت اندام　　　نهادم مخزن الحکمة ورا نام

(ص ۷، بیت ٥)

تاریخ تألیف این کتاب بطوریکه از بیت زیر بر میاید ٦۹۹ھ/۱۲۹۸ء است :

بتاریخی که بود این نظم کارم　　　من از خ ص ط را میشمارم

٦۹۹

ولی در صفحات اول نسخه بعد از ذکر کردن نام نسخه تاریخ را بدینطور بیان نموده است :

ز نامش هم سن هجری برآید　　　که علم جمل رازش میگشاید

از نام نسخه (مخزن الحکمة) ۱۱۹۴ھ/۱۷۸۲ء بر میاید - ممکن است این بیت الحاقی باشد والله اعلم - کتاب در مقدمه و ۹ باب است بقرار زیر :

---

* ص ۷، س ٥ -

باب اول در عقاقیر معدنی و معرفت آنها - دوم در آلات این صنعت - سوم در بیان ارواح (سیماب و گوگرد و نشادر وغیره) - چهارم در تکلیس اجساد و احجار- پنجم در تشمیع ارواح - ششم در بیان حل چهار نوع - هفتم در عقد محلول - هشتم در تدبیر تصعید (آمیختن) روح با اجساد - نهم در انواع آبها که بصنعت درکار است -

نسخه‌ای ازین اثر در فهرست کتابخانهٔ دانشکدهٔ الهیات و معارف، تهران نیز مذکور است - ترجمهٔ اردوی این اثر در کتابخانهٔ ملی لاهور موجود است -

رش : فهرست الهیات و معارف ص ۴۰۰ ؛ فهرست مخطوطات متفرقه در کتابخانهٔ ملی، لاهور ص ۱۷ -

آغاز: بود نزد حکیمان خردمند — کلید گنج دل نام خداوند
سزاوار ثنا آن کردگاری — که پیدا کرد سیماب از بخاری

انجام: بدین امید شرح این هنر شد — که دانا را بحکمت راهبر شد
بتاریخی که بود این نظم کارم — من از خ ص ط را میشمارم

۴٦۸ / ۳۵۴ شرح کتاب منطق

بخط نستعلیق استادانهٔ قرن یازدهم هجری - ۱۴ ورق، $\frac{1}{2}$۱۰ × $\frac{1}{2}$۷ انچ، ۱۵ سطر- خیلی ناقص الاول و الاوسط و الاخر -

اسم شارح که کتابی در علم منطق را جمله بجمله از عربی بفارسی شرح داده، نتوانستم معلوم کنم -

آغاز: --- نیست و شرط معارضه آنست که نتیجهٔ دلیل معارض --- شد اما جواب معارض بجهت آنکه دعوی بطلان استغنا از تعلم منطق در--- صحت استغنا از تعلم منطق است -

انجام: چنانچه عدمش نیز معلوم نیست و بعضی استدلال کرده اند بر امتناع او بدو وجه یکی آنکه مرکب باشد ماهیت حقیقةً از امرین متساویین خالی ازین نیست که یکی ازان دو امر ---

۴۶۹ / ۴۲۹ اوراق کتب مختلف

بخط نستعلیق قرن سیزدهم هجری -

درین مجموعه اوراق سه کتاب محفوظ است بقرار زیر:

۱- ۶۴ ورق از کتابی که در مسایل مذهب و مباحث تصوف تألیف شده، بدین آغاز:

بگویم اگر می توانی شنود
که تحقیق اوفوا بعهدی چه بود

کتبی که درین اثر از آنها نام برده شد، بدینقرار است:

کشف المحجوب، انوار فقه از امام نووی، تفسیر زاهدی، مفتاح الجنان، کنزالعباد، تحفهٔ خانی، کیمیای سعادت، احیاء العلوم، تنبیه الغافلین، درالاخبار، رساله مچلکه از میر سید علی همدانی، فقه الاکبر، نجات المؤمنین، انیس الواعظین، شرح فقه اکبر، روضة العلماء، وصایا، ذخیرة الملوک، مکتوبات یحیی منیری، منهاج العابدین، ارشاد المجالس و کنزالاسرار وغیره

۲- دو ورق از کتابی در طب، بدین آغاز:

ورق نقره عنبر اشهب و مشک خالص، نبات سفید کوزه -

۳- هیجده ورق از کتابی در فضایل نماز و روزه وغیره بدین آغاز:

در بهشت نروم تا ترا برابر خود نبرم - هرکه روز عرس سه بار سورهٔ یٰسین بخواند حق تعالی او را بیامرزد -

پیوست

مشتملبر

یادداشتهای مولانا برین نسخ

گرد آوردۂ

احمد ربانی
پاکستان ریلوے سروس

در صفحات آینده یادداشتهائی که پدر بزرگوارم برین نسخ مینگاشته اند، بدون کوچکترین تصرفی، تقدیم خوانندگان گرامی است ـ آنچه درین سی سال اخیر بنده خودم مشاهده مینمودهام، آن مرحوم هر وقت نسخهای را بدست می آوردند آن را با شوق و شغف مفرطی مطالعه مینمودند و بعد از کنجکاویهای زیادی و زحمات متمادی اطلاعات نادر و مفید را با نظر انتقادی خود، بر پاره کاغذهای مختلفی، یادداشت نموده و در اول نسخه نگه میداشته اند ـ بطوریکه خوانندگان گرامی ملاحظه خواهند فرمود، چقدر این مرد پُرکار و کنجکاو رنج میکشیده و در نتیجه اطلاعاتی دربارۀ این نسخ فراهم ساخته است که برای دانش پژوهان آینده بی نهایت سودمند خواهد بود ـ

این یادداشتها نه فقط اینکه از لحاظ تتبعات و تحقیقات آینده خیلی مفید است بلکه ازین نظر نیز ارزنده است که اهمیت نسخهها را بر ما روشن میسازد که چه نوع اطلاعاتی در صفحات اینها مسطور است و پژوهندگان میتوانند ازان استفاده کنند ـ

این یادداشتها را ما بهمان ترتیب درج نمودیم که نسخهها در فهرست شناسنده شده است ـ در برابر بعضی از شمارهها یادداشتها چاپ نشده ـ معلوم است که دربارۀ این کتابها نتوانستیم یادداشتی از ایشانرا پیدا کنیم ـ

در ترتیب و تدوین و تصحیح نمونههای این یادداشتها آقای دکتر محمد بشیر حسین کما فیالسابق با من همکاری نموده و دوشادوش اینجانب پیش میرفته اند ـ از ایشان صمیمانه سپاسگزارم ـ اینک یادداشتها :

احمد ربانی

۱- تفسیر زاهدی -

2.58—260 (with three gaps viz. 65—68 (after folio 12), 77—224 (after folio 25) and 240—260 (after folio 38)

۵- تفسیر حسینی -

This is an old copy of the famous تفسیر حسینی written in خط بہار undated but probably in the sixteenth century A.C. مواہب علیہ یا تفسیر حسینی -

مصنف : حسین بن علی الواعظ الکاشفی، تصنیف : $\frac{\text{۸۹۷—۸۹۹ A.H.}}{\text{1492—1494 A.D.}}$

قطعۂ تاریخ جو آخر کتاب میں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ $\frac{\text{۳ شوال ۸۹۹ھ}}{\text{6 July 1494 A.D.}}$ میں کتاب ختم ہوئی

دیگر احوال :

Bodleian Nos. 185—8 and Rieu I : 9—11, supplementary page 1.
Catalogue Cedd or Ludg. Bat. IV, 39 Mehren—1
Cambridge 34—37
This copy is a little less than one half.

۶- قواعدالقرآن -

See Ethe (India Office) Catalogue 1469.

۷- ترجمہ مشکاۃالانوار (ج اول) - از عبدالحق دہلوی -

Undated، شروع کے اوراق کی ترتیب کو مطبوعہ نسخہ سے درست کیا -

مطبوعہ ۴ جلدوں (نولکشوری) سے ان دو جلدوں میں ۳ ہیں چوتھی نہیں ہے - جلد ۳ کا نسخہ خصوصیت سے لکھا ہے -

۸۔ شرح مشکوٰۃ (جلد ۳) ۔ فارسی، ترجمہ عبدالحق دھلوی ۔

کتاب‌البیوع سے شروع ہو کر ختم ہوئی کتاب‌الرویا پر ۔ اصل کتاب ۴ جلد میں ہے ۔ نولکشوری مطبوعہ اڈیشن کے جلد ۳ کے ساتھ مطابق ہے ۔ خط گیارھویں صدی ھجری کا ہے ۔

۱۰۔ مناظر الانشاء ۔

مطلع السعدینِ وارستہ میں اس سے مواد لیا گیا معلوم ہوتا ہے ۔ ۳۰ ب پر تخلص ۔

۱۱ ۔ ریاض انشاء

کتب خانہ محمد شاہ الرومی ۔ ریاض الانشاء ۳۹۳ ۔

[تا بر وفق تصویر نگارخانہ ازل و طبق تقدیر روز نامہ دیوان لم یزل]

On the whole the two agree.

ریاض‌الانشا + فریدونی بک

Several words can be improved. Some phrases *e.g.* at the beginning omit

The manuscript may have a revised version and the editor of مجموعہ منشات‌السلاطین = آ may have made mistakes in reading. Without these corrections some of these passages and clauses would be meaningless—Some are even now vague.

Professor Shafi's note dated 17.2.1949 : Three letters more in the printed edition — about 6½ pages.

۷۴ب : folio : ابناء بہمن

۱۸۱ب : یہ مجموعہ منشات‌السلاطین فریدون بک : ۱ : ۲۵۱ پر موجود ہے مع جواب،

to Jami pages 10, 73, 80, 103, 113

۱۶۔ بہار گلشن از عنایت‌اللہ کنبوہ ۔ (died : 1082 A.H.)

کتابت ۱۱۱۳ھ (سنہ ۴۵ عالمگیری)، نقل شاھجہان آباد، از نسخۂ رادھا کشن منقول از نسخۂ عنایت خان کنبوہ (داماد میاں عنایت‌اللہ) بفرمایش گردھر لعل برائے مطالعہ کریسنگھ ۔

Not in *British Museum* or India Office.

محمد صالح بهائی عنایت‌الله، اس نے اس کی بہار دانش کا دیباچہ بھی لکھا۔

(India Office Cat. Vol. II/1150).

دیباچہ از محمد صالح ۔ تعریف عنایت‌الله ff : 2 b ۔

رقعات و مکاتیب بنام دوستان و عزیزان و بزرگانِ روزگار ff : 3 a اس لئے میں (محمد صالح) نے کہ مصنف کا ہم گوہر ہوں ۱۰۷۲ھ میں ان کو جمع کیا بعہد اورنگ زیب، گلشن عنایت، نام رکھا ff : 3 b

(۱) حضرت شاهنشاهی بنام شاه ایران : ff : 3 b (۲) منشور گیهان خدیو بنام عمده امیر عظیم‌الشان : ff : 6 a (۳) فرمان شهنشاه بنام قدوهٔ خوانین ۔ 7 b : (۴) بنام روسا‌ٔ دولت عالیه ff : 9 (b) (۵) عرضداشت عمدة‌الملک ff : 11 (b) (۶) نامهٔ نامی مسند آرای ایالت قندهار بخراسان 15 b (۷) بیگلربیگی خراسان : 20. a (۸) مسند آرای ایالت خراسان : 25 a (۹) دوست کو : 27 a (۱۰) دوست کو برسم دعوت : 29 a (۱۱) دوست کو : 29 b (۱۲) درخدمت نو باوه و اقبال : 30 b (۱۳) دوست کو : 36 b (۱۴) بشاه‌باز اوج معانی : 39 b (۱۵) بهائی کو : 40 a (۱۶) عریضهٔ هواه خواه دیرین بخدمت نواب صاحب : 45 a (۱۷) بنواب : 48 a (۱۸) به شهسوار مضمار سخن : 49 a (۱۹) بنام ملا میرکی : 51 a (۲۰) بنام سلاله سلسلهٔ اکرام : 52 a (۲۱) بنام چمن پیرای گلشن اقبالمندی : 53 a

۲۰۔ نگارنامۂ منشی ۔

نگارنامۂ منشی ۱۰۹۵ھ

انشاء = پیدا کردن Literally

اصطلاح : ملکهٔ دانش فطری و مادهٔ علوم مکتسبی که منشی بدان قادر بود بر ایجاد عبارات جزیله و تخلیق مضامین جمیله در ادای معنی مقصود ۔

ماهیت انشاء ۔ ابداع کلمات بلاغت سمات است ۔ بذریعهٔ تحصیل علم نحو و صرف و بدیع و بیان و منطق و معانی و فروع و اصول و سرعت فهم و انتقال نفس بطریق فکر و قوت حافظه و تتبع تراکیب فصحا‌ٔ و بلغا‌ٔ ۔

موضوع انشاء فقرات منثوره

غرض انشاء تسطیر رسالۂ رنگین و مقاله متانت آئین بنحوی که حفظ مرتبه کاتب و مکتوب الیه فوت نشود، تکمیل فن دست ندهد الا بکثرت استعمال تا منشی بر غلطی‌های جهال اطلاع پذیرد و بر کلماتی که مختار و متروک دانشمندان است وقوف یافته عبارت عام فہم خاص پسند، زبان زد روزگار برنگارد ـ از اغلاق و ایهام محترز، لفظی از قانون محاوره بیرون نیندازد ـ

تعداد افراد منشیان بلاغت نشان و دبیران نادر بیان ـ

ایران

(۱) شیخ سعدی صاحبِ گلستان (بغایت خوش عبارت)

(۲) نصیر طوسی صاحبِ اخلاق ناصری (بقوت علمیت به کمال متانت نوشته)

(۳) یزدی صاحبِ تیمور نامه بسیار خوب پرداخته ـ

(۴) خواند میر صاحبِ روضة‌الصفا داد سخنوری داده ـ

(۵) سکندر منشی عالم آرای عباسی بلیغ نوشته ـ

هندوستان

پیشروان عہد مغول کی حالت و حیثیت سے وہ واقف نہیں ـ

(۱) ابوالفضل در فن انشاء طرح تازه برنهاد ـ

(۲) امین احمد رازی کتابِ هفت اقلیم را نهایت دلپسند نگاشت ـ

(۳-۴) بداونی، فرشتۂ چهره افروز حسن کلام ـ

(۵) دستور اعظم معتمد خان جهانگیر نامه را بعبارت صاف و شسته نوشته ـ

(۶) افضل خان منقح نویس ـ

(۷) اسلام خان دیوان بعد افضل خان ـ

(۸) سعدالله خان بنا بر قوت علمیت و طبیعت هر چیز که نوشت استادانه نوشت اما معترف که بابوالفضل نرسیده۔

(۹) عبدالحمید لاهوری شاگرد ابوالفضل بطرز دلخواه و طور دلپسند نگاشت۔

(۱۰) شیخ محمد وارث شاگرد لاهوری۔

(۱۱) قاضی محمد افضل سر دفتر خاص نویسان داراشکوه، رقعات او زنگ زدای آئینهٔ دلهای مستعدان۔

(۱۲) شیخ عبدالرحیم خیرآبادی۔ ملا امین ایرانی پنڈیداس۔

(۱۳) شیخ حبیب‌الله منشی مراد بخشی ترجیح در تمهید مطالب و ترکیب عبارت ید طولی نمایان ساخت، ثانی ابوالفضل باصابت فکر و جودت ذهن۔

(۱۴) چندر بهان برهمن لاهوری از منشیان کچهری دیوان، اگرچه دستی به علم چندان نداشت بالتقاط فقرات منشات نو آئین و استنباط طرز بیان از کتب باستانی خط مربوط می توانست نگاشت۔

(۱۵) شیخ عبدالصمد جونپوری مصاحب جعفر خان۔ مکتوب بسیار نمکین و ساده پرکار می نوشت۔

(۱۶) طالع یار اودیراج منشے رستم خانی در مدعا نگاری سحرسازی بکار میبرد۔

عهد اورنگ زیب

(۱۷) ابوالفتح تتوی قابل خان بخدمت منشی گری حضور اورنگ زیب پرداخت

(۱۸) محمد کاظم خلف ملا امینای ایرانی صاحب عالم گیر مشتهر به شرین زبانی۔

(۱۹) ملا مخدوم هم منشی و هم صدرالصدور بخدمت دارالانشا پیش‌گاه معلی مقرر۔

(۲۰) عبدالخالق پنجابی۔ منشی شاهزاده بهادرشاه، بزور علمیت استکتاب می نمود۔

(۲۱) کند چند دهلوی (از منشیان دیوانگاه وزارت) سبقت از هم چشمان بردند۔

(۲۲) سبل سنگه از (دبیر کچهری میر سامان) سبقت از هم چشمان بردند۔

(۲۳) شیخ محمد صالح کنبو، رنگین نویس رنگین طرازان ۔

(۲۴) الله داد خان افغان ملتانی ۔ در وطن کارستان بدیع نمایان ساخت ۔

از خوانین

(۲۵) عاقلخان ۔ چمن آرای باغستان نظم و نثر ۔

(۲۶) امانت خان خوافی ۔ دیوان خالصه شریفه ۔

(= میرک معین‌الدین احمد) بے مسوده آثار قادرالکلامی آشکار گردانید ۔

(۲۷) میر محمد رضا منصبدار، در متانت کلام و شائستگی طرز جادو قلم ۔

۲۱ ۔ مطالع السعدین

مصنف وارسته (مواد اس کا مناظر الانشاء سے مأخوذ معلوم ہوتا ہے) یہ کتاب ۱۸۸۰ء میں طبع ہوئی اور پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں ہے۔ ورق ۵، ۱۳ ب پر تخلص در غزل ۔

ورق ۴۲ ''ساطعای کشمیری''۔ پنجابی لفظ آهو آهو ۔

۲۲،۲۳۔ (۱) کلید دانش

(۲) مرصع کار از مولوی قاسم علی بن طالع مند بن قاضی عبدالرسول کلانوری

تصنیف ۱۲۳۴ ھ ۔

معانی نگار سلطانی بل حیرت (در ملتان) نقل ۱۲۶۲ ھ ۔

۲۴۔ نظام التواریخ

نسب :

عبدالله بن ابوالحسن علی (Elliot copy) but حاجی خلیفه confirms my text. Desacy calls ابو الحسن علی grand father. (Elliot p. 252) هفت اقلیم gives his نسب as follows :

قاضی ناصرالدین بن قاضی امام بدرالدین عمر بن فخرالدین بن علی ۔

Comparisons to be of great use and valuable as written early. The author was born at بیضا (near شیراز) and was قاضی, first at شیراز, afterwards at تبریز where he died in 685 A.H./1286 A.C.

699 (حاجی خلیفه) 692 or 685 ; (یافعی) 692 ;(ابو المحاسن) 685 ; (مخبر الواصلین 691)
latest date)

[در برابر جملهٔ زیر نگاشته اند] :

قسم چهارم، در اخبار سلاطین کرام و ملوک عظام ـ ـ ـ صفاریه، سامانیه، غزنویه غوریه، دیالمه، سلجوق ـ

Elliot copy had ملاحده after سلجوق and had a chapter on them which was published alongwith the one on Atabeks - Desacy. This section on Ghaznavid در برابر "طایفهٔ سوم غزنیان" has been translated by Elliot Vol. II.

[بعد ازین کلمات در کتاب "یوسف سبکتگین محمد را اسیر گردانید" نگاشته اند] :

and sent Mohammad to Qilah Balbah

مسعود after his arrival at غزنه sent یوسف to prison and—(Elliot)

Lucuna

و بعد ازین کلمات در کتاب "هلاک کرد" نگاشته اند] :

433/1041 Elliot

"and then returned, afterwards بهرام شاه came back to غزنه and ordered سیف‌الدین to be seated on cow. *Elliot.*

"بعد از چند روز علاءالدین رسید و خسرو رو بهند نهاد" 555 A.H./1160 A.D.

[در برابر نسب اسمعیل بعد از منصور بن نوح، نوح بن منصور نگاشته اند]

در برابر ۸ منصور بن نوح (تاریخ اسلام عباس)

[بعد از مودود علی نگاشته اند] :

عبدالرشید بن محمود ـ

[بعد از ابراهیم بن مسعود نگاشته اند] :

مسعود بن ابراهیم

بجای "ارسلان شاه ابن محمود" "ارسلان شاه ابن مسعود" درست کردند ـ

["و کان ذلک فی سته اثنین و عشرین و خمسمائه سلطان بهرام شاه بن مسعود"

قبل ازین کلمات، عبارات زیر ازین نسخه فاقد بود که مولانا در حاشیه نوشتند]

DONATED BY MALIK RAM
1906-1993

سلطان محمد مکحول، سلطان مودود، سلطان مسعود ثانی، سلطان علی، سلطان عبدالرشید، سلطان ابراهیم، سلطان مسعود ثالث، سلطان ارسلان شاه، All are omitted.

The last king died in 512/1118 A.D. (Elliot)

سلطان محمد مکحول بن محمود: بعد پدرش قریباً چهار سال بغزنه حکمرانی کرد چون برادرش کشته شد، مودود پسر مسعود برو خروج کرد و ظفر یافته و او را و پسران او را بکشت۔

سلطان مودود: بعد انتقام پدرش بر تخت نشست۔ مدت حکومت او قریب به هفت سال بود۔ ملک عم خود به تصرف آورد۔ وفات او ۱۰۴۹/۴۴۱ء۔

سلطان مسعود ثالث ابن مودود: بوقت وفات پدرش کودکی بود۔ چندی بنامش حکومت کرده شد اما امرا و وزرا تاج بر سر عم او نهادند۔

سلطان علی ابن مسعود: چون علی بر تخت نشست عبدالرشید بن محمود از بند بگریخت و لشکری جمع کرده برو تاخت۔ علی بگریخت و منهزم شد۔

سلطان عبدالرشید: مدت حکومت او قریباً ۲ سال بود و وفات او در ۱۰۵۳/۴۴۵ء۔

سلطان ابراهیم مسعود: از ۴۵۰-۱۰۵۸/۴۹۲-۱۰۹۸ء۔ محلات برای خود نساخت بلکه مساجد و مدارس بوجه الله تعالی [ساخت]۔

سلطان مسعود ثالث: مدت حکومت قریباً ۱۶ سال۔ وفات در ۱۱۱۴/۵۰۸ء۔

سلطان ارسلان شاه: بعقل و دانش تخت پدرش مسعود یافت۔ بهرام برادرش از خوف بگریخت و بخال ارسلان سنجر سلجوقی رفت او را بغزنه آورد، جنگ شد، ارسلان شکست یافت و سنجر بهرام را بر تخت نشانده باز گشت۔ [و بعد سنجر] ارسلان بر بهرام تاخت بهرام رو بفرار نهاده بار دیگر بمعاونت افواج کثیرهٔ سنجر بغزنی حمله آورد و فتح مند شد۔ ارسلان را بکشت و کان ذلک فی سنه اثنین و عشره و خمسمائه۔

۲۵- جامع التواریخ

f : ۳۱۸ رازی اور ملاحدہ - ۳۰۳ نظام الملک و حسن صباح -

Same on f 204 : ۲۰۴

Punjab University catalogue gives a different list of contents in the manuscript of Azar collection.

276 خاتمۂ کتاب قسم اول : See f. 4 : ابرو کا کام -

list of contents f 8

276 قسم دوم = سیرت

280—324 b تاریخ باطنیه، 324 b تاریخ اتراک

362 تاریخ افرنج، 370 b تاریخ هندوستان و کشمیر

۲۶- حبیب السیر

افتتاح و ۳ جلد و اختتام (یعنی ٥ حصے) تحریر ۱۱۰۶ ھ - ان میں سے اس جلد میں افتتاح اور جلد اول ھے تا آخر راشدون، گویا جلد دوم اب میرے پاس نہیں، باقی ھے- از روھڑی 3.3.1934 -

۲۸- حبیب السیر

Date of the book 930 A.H./1524 A.C.

[در برابر ذکر صفویان در کتاب نگاشته اند] :

Death of شاہ اسمعیل 1st صفوی Shah in 930 A.H. The Shah was the 5th descendant of صدر الدین the son of صفی الدین اسحاق. who lived in the first ½ of VIII (14) century at اردبیل and died there in 735/1334. اسمعیل transfered his residence to Tabriz as first Shah of Persia. The house ruled till about 1736 when Nadir was crowned after the death of the last صفوی.

See Encyclopaedia Vol. II Ardbel.

بجای بدل مبدل در متن "بدل مبدل منه، درست نیست" نگاشته اند -

۲۹- لب التواریخ - Dated 1017 A.H.

Rieu p. 104

۳۰۔ نگارستان

ورق ۲۰۱ الف پر ابوالحسن اشرف کی مہر ۱۰۳۱ھ۔

۳۸۔ توزک جہانگیری Dated 1027 A.H.

سال ۱	93 سال ۵	151 b سال ۹
47 b سال ۲	110 b سال ٦	164 b سال ۱۰
76 b سال ۳	118 سال ۷	187 b سال ۱۱
86 b سال ۴	136 سال ۸	221 b سال ۱۳

۱۵ : محمد حسین کشمیری - 46 b

۳۹۔ اقبال نامۂ جہانگیری

اقبال نامۂ جہانگیری از محمد شریف معتمد خان

ج ۳ (ریو ۲٦۵) عہد جہانگیر از تخت نشینی تا وفات جہانگیر

(Printed in Bibliotheca Indica Series 1865 A.D. and Lucknow 1286 A.H.)—Elliot has translated copious extracts.

Copy made in Lahore in Sammat 1896. Volumes 1 & 2 Scarce, British Museum has them, see Rieu 922 Sq.

یہ نسخہ وقائع ۱۰۳۷ھ (جلوس شاهجہان) پر ختم - کلکتہ ایڈیشن میں اس کے بعد اولاد و وزراء و فضلاء و حکماء و شعراء و گوینده و سازنده و نغمہ سرایان ہند پر ۳½ صفحہ زائد - Paintings ۱۴

[I have the Bibliotheca Indica text and another manuscript.]
65, 48, 40, 34, 26, 19b, 11b, 5, 118, 106, 95, 86, 77

76 page : 1030 ہجری : عمارات قلعہ لاھرر مکمل -

: f. ۳۳	سال ۸
۱۴ ب	سال ۱۱
۳٦ ب	سال ۱۲

سال ۱۳	۵۱
سال ۱۴	۵۸

۴۰ (۱) اقبال نامۂ جہانگیری جلد ۳، احوال جہانگیر -

بخط مولوی حیات علی، شکستہ وغیرہ کا استاد، فارسی ترکی کا ماہر، ستر سال کی مشق سے شکستہ وغیرہ میں کمال حاصل کیا' شکستہ میں رائے پریم کھتری کا شاگرد، استاد سے بدرجۂ اعلی بہتر لکھا -

f. 2 : ۱۰۱۴ھ -

نستعلیق میں خلیفہ سلطان کا شاگرد، شکستہ ایسا جلا دار لکھا کہ کم استادوں نے ایسا لکھا (تذکرہ خوش نویسان ص ۱۱۳)، غلام محمد متوفی ۱۲۳۹ آخر سال) آثار الصنادید میں ص ۲۲۳ سے ظاہر ہوتا ہے کہ صدہ ۱۳ میں تھا - معاصر غلام محمد - اس نے نورالابصار لکھنے میں رائے دھن سنگھ کی مدد کی - یہ ترکی لغت میرے پاس ہے -

(۲) آغاز و انجام مطابق نسخۂ مطبوعہ

Claims to have been written by اعجاز رقم خان (مولانا حیات علی)؟ in a later note dated 1278 A.H.

۴۱- مآثر جہانگیری

تاریخ جہانگیر از خواجہ کامگار عرف عبرت خان حسینی م ۱۰۵۰ھ

A history of the early life & reign of جہانگیر regarded by خافی خان as most veracious than the اقبال نامہ see Story : Muslim History of India page 563.

۴۲- ظفر نامۂ عالمگیری

واقعات عالمگیری = ظفر نامۂ عالمگیری

در ریو ۱ : ۲۶۵ - پنجسالہ (1073 صفر — 1068) واقعات مختصر ذکر موت شاہان (رجب ۱۰۷۶ھ) پر ختم ہوتا ہے -

مصنف، عاقل خان رازی، م ۱۱۰۸ھ، (میر خان=سید میر برادر شیخ میر خوافی) کی طرف انڈیا آفس اور ریو کے نسخہ میں غلط منسوب ہے - نقل ۱۲۲۹ھ -

میرے دوسرے نسخہ پر 'تواریخ عالمگیری' نام ہے، اس پر ۱۲۰٦ھ تاریخ کتابت دی ہے۔ تیسرے نسخہ پر تاریخ کتابت ۱۲۳۵ھ دی ہے۔

۴۵۔ تاریخ اورنگ زیب

از عاقل خان رازی نقل ۱۲۳۵ھ لکھنو۔ دوسرا نسخہ نقل ۱۲۰٦ھ۔

۴۷۔ (۲) جنگ نامہ اعظم شاہ و بہادر شاہ پسران عالمگیر

از نعمت خان عالی، نقل ۱۲۳۵ھ در لکھنو۔

۵۴۔ بیان واقع

Compare Elliot VIII, 12 (120?) folio and Punjab Public Library Copy wrongly called عبرت مقال۔ احوال علوی خان - chapter V, section 3 ص ۱۹٦ کے بعد قدرے ناقص (نسخہ پنجاب پبلک لائبریری ورق ٦۷ تا ۷۰ سطر ۸، پھر ۷۰ سطر ۱۱ تا ۷۱ سطر ۲۔)

Section 4 : قتل جاوید خان نواب بہادر و جنگ ہای صفدر جنگ تمام تر غائب و از عقب الخ، [نسخہ پنجاب پبلک لائبریری میں ص ۷۰ (وسط) پر ہے۔

گویا اس کے ورق ۷۰ سطر ۱۱ تا ۸۴ کا مواد میرے نسخہ میں نہیں ہے۔ مگر ایلیٹ کے نسخہ میں بھی غالباً ۷۱ تا ۸۴ کا مواد نہ تھا۔

۸۹، ۸۳ : شلتاق

Storey page 181, 194, 214

۱۳۲ : ویرانی قبر ابن سینا در ہمدان

۱۳۳ : باغ دارا شکوہ، لاہور میں سنگ تراشی

۱۹٦ : over 80, and no spectacles

۱۹۷ : Copied 1214 A.H.

ایضاً : اصل تحریر ۱۱۹۳ھ

۵۵ـ عالم آشوب

عبرت نامۂ خیرالدین محمد خان، Begins : گوناگون ستائش بادشاهی را سزا است که در طوفان هول افزا . . . . سال تصنیف ۱۲۳۱ھ ـ

آخری فصل : نهضت نمودن جرنیل کوٹ از لکھنؤ بصوب کلکته الخ . . . .

خطوط مختلف، ناقص‌الاخر ـ اکثر جلی، صاف اور خوشخط $\frac{\text{ff 6—112}}{\text{out of ff 281}}$

Rieu Page 1035 b says :

عالم آشوب مولوی خیرالدین = عبرت نامه ـ

عبرت نامه کا نسخه شیرانی کلکشن میں ہے ـ

۵۹ـ وقائع سکھان

۵۸ الف، ۹۷ ب، ۱۰۸ الف، ۱۲۸ ب، [پر ذکر] قصور

۶۴ـ مطلع‌الانوار

عفیف بن نورالدین کاشانی (بلا سند Ivanow but in the 10th/16th century) مطالع wrote سیرت در ۱۷ فصل، فصل ۱۸ راشدون ـ

فصل ۱۹ امویه، فصل ۲۰ بناء کعبه، فصل ۲۱ Storey Page 193 - Eschatology

۶۸ـ معارج‌النبوة

میر کلنکی کاتب بخاری کی محرره بیاض منتخب‌الشعرا تحریر ۹۸۳ھ آج (23-12-1943) دیکھی ـ آخر کتاب میں ہے :

کتبه العبد المذنب میر حسین الحسینی‌الکاتب‌المشهور بمیر کلنکی الحاجی تحریر فی سنه ۹۸۳ھ ـ

پشت کتاب پر میر محمد اعظم شاهی سنه ۱۰ کے لکھے ہوئے چند شعر ـ میر کلنکی کی اس کتاب کے سابق آخر (penultimate) ورق پر ایک تصویر ـ

دست امید ما و آن سر زلف　　　　روی اخلاص ما و آن کف پای

کی تصویر رنگین ـ

10-10-1957 : آذرکلکشن [پنجاب] یونیورسٹی لائبریری [لاهور] میں دو شاهنامے مصور جن میں سے ایک تو ملا آدینه نے لکھا اور ایک کم و بیش نصف اس نے، اور کم و بیش نصف میر ماہ بن میر عرب نے لکھا جو اس نسخه (معارج النبوة) کا کاتب هے۔ ایک نسخه کی لوح اس نسخه کی لوح کے مطابق هے۔ مگر اوپر کا حصه پانی لگنے سے بالکل ماند پڑ گیا هے۔

اوپر کا ایک نسخه مورخ هے در ۱۰۰۹ھ اور ایک بلا تاریخ ۔ معارج کی تحریر ۱۰۲۱ھ کی هے اور خط بہتر۔

۶۹۔ شجرة الانساب

۱۹۵۵ December، مہر صاحب [مولانا غلام رسول سابق مدیر روزنامه انقلاب لاهور] کے پاس ''انتخاب شجرةالانساب تصنیف مولوی غلام رسول بن مولوی محمد حسن بن حاجی محمد شریف ساکن شہر قصور پُرنور که در سنه ۱۱۹۲ هجری نقلها از کتب معتبره۔ ۔ ۔ جمع نموده و بشجرة الانساب منسوب گردانیدهٔ''۔

۷۱۔ تاریخ مظفری

تاریخ مظفری تا واقعات ۶۷ے هجری، **مواهب الٰہی** ۔

—۱۱۲۳ھ میں دلیر جنگ کے کتابخانے میں داخل هوئی ۔ گذرانیده شادمانخان قبچاق خان امیر زین ۔ کاتب نے ۱۰۹۴ھ میں لکھی، اپنے لڑکے علی اکبر کے لئے ۔ تذکره خوشنویسان صفحه ۱۰۶ پر ''محمد اکبر نامش اکبرعلی بن کفایت خان'' خوش نویس کا ذکر هے۔ کفایت خان محمد جعفر ۱۰۹۵ھ میں مرا ۔ غرض بظاهر کاتب کفایت خان هے، عہد شاهجہانی میں کفایت خان هوا ۔ ۱۱۲۳ھ والا محمد یوسف کہیں جلال الدین یوسف تو نہیں جو کفایت خان کی طرح شاگرد محمد حسین خلف هے؟

۷۲۔ تاریخ یزدی Dated : 882 A.H.

یزدی d. 850.

1b مقاله اول در ذکر صادرات افعال و واردات احوال حضرت صاحبقرانی انارالله برهانه ۔

2b تشبیب سخن و ذکر شمۂ از مفاخر حضرت صاحبقرانی -

3b گفتار در ولادت همایون حضرت صاحبقرانی -

8a ذکر خروج امیر قزغن 11a ذکر حکومت امیر زاده عبداللہ بن قزغن -

11b امیر زاده عبداللہ - 12a ذکر کشیدن توغلقتمور خان بمملکت ماوراءالنہر -

12b گفتار در مشورت کردن حضرت صاحبقران با امیر حاجی برلاس -

۷۳- ہشت بہشت

gaps : 48 b, 56 b.
Rieu : 216

ہشت بہشت

علاؤالدین کیقباد I 634 تا 616ھ

علاؤالدین کیقباد II 655 تا 647ھ

علاؤالدین کیقباد III 692-93—700 or 704 تا 683ھ

f 10 b : ادریس بن حسام‌الدین البدلیسی - 907ھ -

12 b : بحکم سلطان بایزید مبدأ سلطنت عثمانی از 710 تا 908ھ -

38 b : ظہورِ چنگیز کے وقت قبایل ترکستانی جو بقایای سلاجقہ سے تھے آذربائیجان، دیار بکر، حدود آرمینہ صغریٰ و کبریٰ، میں بسے ہوئے تھے - قبیلہ قائنی خان مورث اعلی غسانیان ہے - f 39 a در نواح آرمینہ و دارالملک اخلاط - حکام اخلاط : ملک بلیان و ملک اشرف شاہِ ارمن، وسایر اعقاب ایشان - ملک اشرف شاہ ارمن نے خوارزمشاہ کی اطاعت سے انکار کیا - علاؤالدین کیقباد سلجوقی 634—616ھ سلطان روم اس کا معاون - جلال‌الدین خوارزمشاہ 628—617ھ نے اخلاط لیا - اشرف کیقباد کے پاس پناہ گزین - جلال‌الدین نے کیقباد پر حملہ کیا اور شکست کھائی - اس سے ارمینہ صغریٰ میں بد امنی، زمانہ عثمان (d. 796ھ) سپہ سالار قبیلہ قائنی خان - یہ ممد شاہان ارمینہ رہا - پھر کیقباد کی پناہ میں روم میں آیا - 44 b : مرد همراه 41 b : قراجہ داغ میں ساکن ہوئے - 43 b : نسب نامہ -

45 a : علاؤالدین کیقباد III بن فرامر [ز] 707—683ھ آخر سلاطین سلاجقه روم و نبیره سلطان علاؤالدین کیقباد سابق ۔ معزالدین کیقباد بن علاؤالدین کیقباد بن غیاث‌الدین کیخسرو و بن قلیج ارسلان ثانی ۔ اس کے عہد میں قونیه میں مجمع اولیاء ۔ 57 b : شیخ شہاب‌الدین سہروردی کو خلیفه ناصرالدین (622—575) نے علاؤالدین کیقباد کے پاس مع هدایا بھیجا، قونیه ۔ 59 b : (penultimate) : ترکمانان قرامانی کا فتنه و فساد در عہد سلجوق، یعنی حسن کا جانشین علاؤالدین کیقباد III تھا، 60 b : غازان نے آخری یعنی علاؤالدین کیقباد کو قید کیا اور غازی حلبی بن سلطان مسعود کو قسطمونیه اور سیمره دیا ۔ وہ کفه کو بھاگا ۔

69 a : حدود غازانی : از سرحد آب جیحون تا مملکت شام و روم ۔

۷۵۔ تیمور نامه

تیمور نامه ۔ از هاتفی مع ۶ رنگین تصویریں ۔ هاتفی متوفی ۹۲۷ هجری ۔

۷۶۔ منتخب شاهنامه

خلاصۂ شاهنامه Bodleian cat. col. 453

از توکل بیگ، دارا شکوه کا ملازم (officer) جو اس وقت یعنی ۱۰۶۳ھ میں گورنر کابل کا تھا ۔ (ریو : ۵۳۹)

Atkinson نے اس کا ترجمه کیا The Shahnamah of Firdausi, London, 1832 A.D.

باڈلین لائبریری کا نسخه منقول ۱۱۴۴ھ ۔ یه نسخه جو میاں بشیر احمد قصوری سے لیا منقول ۱۱۳۱ھ ہے (عہد محمد شاہ) ۔ کاتب : گجا دھر لعل ولد جگناتھ برای کایتھ ۔ منقول در شاهجہان آباد ۔

3-12-1950 : دیباچه میں ہے که توکل بیگ واقعه نویس و امین غزنین تھا ۔ شمشیر خان حاکم غزنین کے کہنے سے لکھا ۔ نام 'خلاصه شاهنامه' رکھا ۔

۷۸۔ شرفنامه فی‌اللغة الفارسیه

Lagende 43

رمضان ۸۶۲ و ۸۷۹ [حاجی خلیفه ۴ : ۴۴]

British Museum (Rieu) (1) تا ص : Munich dated 1015 A.H. 17th century A.D. and (2) 15th century).

Peters. Asiatic museum dated 1097 (Melages Asiatic 3.494)

ابراهیم قوام فاروقی نے بنگال کے بادشاہ ابوالمظفر باربک شاہ (reigned 862-79) کے زمانہ میں لکھی۔

[cf. Lane-poole : 307
[رکن الدین باربک شاہ بن محمود اول $\frac{\text{864-79 A.H.}}{\text{1430-45 A.D.}}$

ابراهیم شاگرد شرف الدین (died 782 A.D.) !!
↓
شاید غلط فہمی

مأخذ تحفۃالسعادہ و مجمع الفرس وغیرها

(خاندیش میں فاروقی $\frac{\text{801—1008 A.H.}}{\text{1399—1599 A.D.}}$ تک بادشاہ تھے،
کیا ان میں سے تھا؟ یہ مدعی تھے کہ اولاد عمرؓ ہیں)

Ethe میں قوام، اسیطرح Munich کی فہرست Aumer میں

شعر b۱۱۴ پر: ہر کہ بیند گہر نظمِ براهیم قِوام۔

15a : شیخ ابراهیم دوستکانی پر نوٹ۔

91a⁶ 73b : ابوالمظفر فیروز خان کی تعریف میں شعر مصنف

91b⁹ : قصیدہ محمد بن معین وزیر کی تعریف میں

120a⁴ : امیر زین الدین هروی ملک الشعراء بنگالہ

ملک الشعرایت و مخاطب بخطاب مستخان، معاصر مصنف

124b : قصیدہ مدحیہ صدر دین

197b, 162a : لجامعہ فی مدح حضرت قاضی معین الدین رحمۃاللہ علیہ

183a⁴ : quoted سید محمد شیراز[ی] رحمۃاللہ کہ یکے از اساتذۂ سخن است

318a : نام شہری هباطلہ
سماسیان

212a : فصحاس

289b : مجسط حکمی که کتاب مجسطی

منسوب بدوست ۔ عفیف شروانی ہے؟ دیکھو: 250b³ لجامعه 264a : کرگدن 316a :

هرمان قلعه ایست محدود و محصر

من حسینی موقب و اهلان یزید و شیرمن = روزگارم جمله عاشورا و شروان کربلا است

251a شیخ ایست کالنبی کھنی ست ۔ شاعر خجندی ۔ (؟)

288a : چنانچه درین ولایت مثلاً از برنج و لبعنک اشام می سازند ۔ (؟)

Hindi Dialectic Forms.

1. R.L. Turner. London University or School?
2. J. Bloch in France

(Ask Woolner) { Principle Oriental College }

3. D. Hertle. Leipsig
4.

For Address
see Z.D.M.G.
or Journal of Royal Asiatic Society.

{ Index of London (in 3 volumes)
Professor White Cover.

Sir G. Grierson's

1. Peasant Life of Bihar

11a. Hindi دھکہ
13a. Sansikrit and Hindi کرکٹ
13a. Hindi جیٹھ
Sansikrit جیشٹ
14a. لبھسورہ

{ 2. *Bihari Dictionary.*
Letter ā 2 Pts only
(with Woolner
not in the library.)

15a. (in Bihari ڑ changes
into ر)
Hindi Shabd Sagar
25 letters
Gives references upto ن)

183ă	سید محمد شیراز	265a	185a
189b	مراقند/عراقین؟	A Pass	187b
,,	روشنائی نامے		one reference
279b	صرخ	243a	شاہ محمد سلمان ساوجی
216b	تاج الاسامی	229a, 315b	

218a	الاداب - المواليد		230b
281a	لیلی مجنون		236b
237b	فرهنگ نامه اسدی طوسی	one reference	276a
242b	عمدة التفسير		
264a	عجائب البر والبحر (کرگدن)	one reference	283b
277b	فخر قواس		
316b	جوامع الحکایات و لوامع الروایات	one reference	
320b	شیخ واحدی در حبل متین		

طوطی نامه ضیاء نخشبی ۱۲۱۴ھ -

طوطی نامه کے تین نسخے هیں ، تاریخ صرف ایک پر ہے -

چهار درویش فارسی -

خافی کا مصرع اولی - مکتب معنیٰ است دایم دل ز نادانی مرا

Rieu : Catalogue of Turkish Manuscripts in B.M.

دره نادره کا قلمی نسخه کوئی نہیں - البته جهانکشائے نادری کے قلمی نسخے بہت سے هیں -

بانکی پور لائبریری Catalogue میں خافی نہیں ہے، India Office میں ہے، لیکن اس دیوان سے اس کا مصرع نہیں ملتا -

5a	تبصره قواعد فارسی و ترکی	11a : فضل
11b, 19b, 40b	خسرو شاعراں در آئینه سکندری گوید = خواجو و نظامی در اقبالنامه آورده	
16a	و بندگی شیخ واحدی و امیر شهاب	quoted شرقی : 43b
14	طاب ثراه	40b : پر سکندر نامه و خسرو شیرین
173b		
159a	شهاب کرمانی [الدین حکیم کرمانی]	
13a, 32a	عمره الله بعمر نعمان	7b : صدرالحکماء امیر شهاب حکیم است
		40b, 47a : ز افتخار الحکماء
235a	شهاب الدین کرمانی سماع است -	: 5a
	شیخ واحدی شیرازی تغمده الله بغفرانه	
		257b : واحدی فوت ہوئے
10a, 16a	for place names	
30b, 32b	a poem	15a : عبدالواسع جَبَلی

: 15b
27a : عجائب‌البلدان
?خواجو of

8a تبیان‌اللغات بترکی علی لسان القُنقُلی
100b, 5b دیوان ادب
25a, 17b, 48a } often همای و همایون
33b, 18a لسان‌الشعراء Dictionary
28b, 29b, 4a
46b, 51b a poem
18b شاهنامه - a passion
190b = { Cf. 170a بهترش گویند منقول از زفانگویا
20a بظاهر اس سے پہلے ہی ہندی فرہنگ ہیں

: 155a, 36a
29b : علم تکسیر

ادات‌الفضلا .eg و زفانگویا (دیکھو صفحہ ٦٣)
20a سوگند نامۂ کمال سپاهان
47b, 20a تاج مآثر A passion Poet India?
cf. 21b

Sub : 161a
170a : محقق است از ملک خلف بن حمید
تغمده‌الله بغفرانه

219b, 21b منطق‌الطیر
30b, 78b فاتحة‌القلوب
34a کتاب مرغوبات مولانا شرف‌الدین شیرازی

See 38a : 192b
39b : فرهنگ زفانگویا
از مصنفات مولانا بدر ابراهیم برادر جد
جامع شرفنامه
[بدرالدین [Legardi 41

46a : کمال خجندی
خواجه ثنائی 52
خواجو ثنائی 93a
95a کاتبی 71a
عمید لوهکی [Legardi 15] 82a

(1419) ادات‌الفضلاء - [قاضی جان محمود دهلوی] See Ethe 1005
در اول فقط فارسی تفسیر عربی و هندی Persian into Persian.
درهانی اصطلاحات الشعراء؟

- - - فخرالمفاخر A -
in a poem of the author

? شاهی 90a
often خواجو قوام - قوامی 93b رساله‌النصر [Legardi 42]
عماد فقیه often 99b اید 165b گلستان
بسحاق - A poem 121a 101a ?مؤیدالفضلاء
خجندی 102b فوایدالفواید 226a

193b, جمال حسینی. — 92b جمال حسینی — 72a جمال حسینی

سید حلال عصار — 136b 264b، ترجمان حسینی
جمال حسینی در ترجمه

عیدی عهری — 148a 290a مانورک

کمال الدین خواجو — 152b — در جمال حسینی ترجمه

often خواجو — 154a — مانورک 93b

سراج العاشقین مغربی — 162b

انور فتوحی — 171b — سنارگانون اور چنارگانون 190a

فیروز خان — 260a — کے گلڈ

ملک بالا — بالا دست کے حوالے

قند در خراسان و فارس از نبات مصری خورد میشود و قند ولایت مارا آنجا قند نمی یافتند 246a

دیوانِ سوزنی 102b
(عربی سے اردو)

216a التاج (شمع)=موم 279b تاج 179b — الماج (عربی) 173a, 246b

نفخة الریحان 175a

{ Legardi شرفنامه between 1428 and 1445. }
{ Long notes on شاهنامه characters. }

نظم نہیں - س تا ف

۸۲- مؤیدالفضلاء

Nawalkishor and Edition of 1899
A—Azad Mss.

در برابر ''خندنده، نگاشتنند'' :

نولکشور، خندیده، خنده خیز، خنداخند در آزاد -

Azad has instead

آنجا معنی حالیه نیست - بجای ای معنی حالیه - زیرا چه گفته، بجای 'بازار بازید' -

بجای 'بہم' نولکشور و آزاد 'هم' و بجای 'این' آزاد و نولکشور 'ابن' -

Azad has :

اما خاقانی در یک شعر جمع کرده است میان بدل و مبدل منه یعنی الف و حرف ندا، آنجا چه گفته است ''ای خاقانیا'' - بغرض این الف مقممه گفته اند اما اولی آنست که این الف برای تصغیر گویند اما در ''ای خاقانیا'' مقم یا برای تصغیر که جمع میان بدل و مبدل منه -

در اصل ''درین خاقانیا'' و در آزاد 'ای خاقانیا' -

۸۳ - (تحفة الاحباب) یا رساله حافظ اوبهی

ورق ۴۱۲ - فرهنگ حافظ اوبهی -

Composed in 936 AH برای حبیب الله وزیر -

quoted in مجمع الفرس جهانگیری -

۴۵۶ ا نیوک (عروس) ، ۴۳۳ب حکچه = هچکی -

۴۳۹ ا شذف = سینی، ۱۴۴ عصار -

414a قصهٔ اندروس و زنش هارو -

[عنصری گوید] :

نه من کمتر از اندروسم بمهر   نه هارو و نه نیز عذرا بچهر

414b قصهٔ ادانوش - [عنصری گوید] :

برو جست عذرا چو شیر نژند   بزد دست و چشم ادانوش کند

آمیغ [عنصری گوید] :

چو آمیغ برنا شد آراسته   دو خفته سه باشند برخاسته -

415a افروطشال شوی الیطش بود که او را بجنگ عذرا بکشتند -

415b اشنسنان پدر وامق است و بعاقبت وامق او را کشته -

416a افرنجه نام شهریست که مادر عذرا ازانجا بود :

بافرنجه افراطس نامدار   یکی بادشاهی بدی هوشیار

آرمده - [عنصری گوید] :

بود مرد آرمده در بند بخت   چو جنبیده گردد شود نیکبخت

416b بَتَا یعنی بگذار [عنصری گوید] :

بتا روزگاری بر آید برین   کنم پیش هر کس ترا آفرین

[امضای مولانا بحروف انگلیسی بتاریخ ۱۹۵۵/۲/۶ء]

417a [عنصری گوید] :

اگر بر سر مرد زد در نبرد   سر و قامتش بر زمین بخج کرد

418a برز = بلندی [عنصری گوید] :

فرو کوفتند آن بتان را بگُرز   نه شان رنگ ماند و نه فَر و نه بُرز

418b بخسوس نام آن پادشاه باشد که عذرا که بقهر برد -

422b [عنصری گوید] :

هر آنجا که پاره شد از در درون   شود استواری ز روزن برون

(فرهنگ سروری 45a)

۱- از قرار معلوم این یادداشتها را مولانا برای مثنوی وامق و عذرا نوشته بودند -
(احمد ربانی و محمد بشیر حسین)

۸۸- مرآت الاصطلاح

انند رام مخلص لاهوری .Rieu 997

British Museum copy dated 1267 A.H./1850 A.D., [this copy] composed in 1158 A.H.

[مؤلف] شاگرد میرزا بیدل و دوست آرزو متوفی ۱۱۶۴ھ [بوده]

Contains incidental historical notices relating to the Dehli Court and celebrated contemporaries.

ضیاءالدین کا خلاصۂ مطالب برٹش میوزیم کے نسخہ میں۔

هدایت‌الله خوشنویس۔ بهار عجم اولاً ۱۱۶۲ھ میں مرتب هوئی۔
دوسرا دیباچه ۱۱۸۰ھ میں لکھا گیا۔

تاریخ: تحقیق اصطلاحات = ۱۱۵۸ھ۔

لیکن ورق ۸۰ پر: چوب دست (درین روزها که ۱۱۵۰ است)

ورق ۲ پر چند شواهد کے شاعر:

رضی دانش، آصفخان جعفر، شفیعا اثر، ورق ۳ محمد قلی سلیم، صایب، محسن تأثیر، محمد سعید اشرف، مرزا زکی ندیم، نجف قلی بیگ، طاهر وحید، طالب کلیم، ورق ۵ شانی تکلو، طغرا، مخلص کاشی، ورق ۶ ب و فصاحت خان راضی ورق ۸ ب واصل قندهاری، وحشی، ورق ۹ یحیی کاشی، بیدل، ورق ۱۱ ب شفائی ورق ۱۷ معصوم کاشی ورق ۱۹ عصری، ورق ۲۷ زاهد علی سخا، محمد ابراهیم سالک قزوینی، ورق ۲۸ محمد جعفر مذنب، ورق ۲۹ نظیری، ورق ۳۱ قدسی، وحید الزمانی، ورق ۳۲ غنی، ورق ۳۷ شوکت بخاری ورق ۴۲ ظفر خان دانش۔

ورق ۱۲۰ پر: حالا که ۱۱۵۷ هجریست۔

f. ۱۶۱ گمان هوتا هے که وارسته کے قلم سے ایک نوٹ بظاهر 181 b پر بهی۔ کتاب اسی خط میں نهیں هے اور کاتب پرسترام یا پرسرام هے۔ اس لئے غیر اغلب که وارسته کاتب حاشیه هے۔

۱۲۵: شکار جرگه

بیدل 134 b، باد بزن 24 b، 81 b - تخت طاوس 49 حملۂ نادری کے بعد پلنگ کا

استعال ایران میں ھوا اور تکیه .... مستعمل ھوا ۔

171a opinions استادوں کا استعمال ''ھندی'' جایز (بذیل منیار)

157 b استادوں کا اختراع جایز ۔ 130 چپ راست ۔

98 b تحصیل بذمه سربلند خان ۔ 79 وکالت فلان و فلان

41 b opinions ھر کرن بجسد عنصری عالم بالا کو سدھارا ھو تو بھی تعجب نہیں ۔
78، 79، 80 آرزو ۔

71 چراغ ھدایت کے ساتھ مشترک تشریحات ۔
رائے ھر کرن کا حال، زیر دشت لاله ۔ زیر گل، بیگم صاحب کا پلنگ سونے کا
34 (بسته نیشکر) ھدایت الله کاتب ۔ 83 خط شکسته کے لکھنے والے
۱۲ ببعد تفصیل منصب ۔ 6، 47، 24 وغیره منصب کا مأخذ امثال کے لئے محمد
قزوینی 67 b، 100 a اور محاوروں کے لئے ساطع بلا ساطع،

109, 120, 134 : ھنگام تحریر ۔ 1157-1-26،

4 b شروع در 1156، تاریخ اختتام 1158، (تحقیق اصلاحات)

121 شاہ لیموی سرھند ۔ اس کا کتابخانه 126 b (دیوان حزین مصنف کا از نظر گذشت) ایجاد بنده 81 b، مصنف، تصویر کا شوق 134 a

12 ضوابط ھندوستان، 49 b تخت طاؤس، حواله بیدل 134 b، 9 a

3 مرزا زکی ندیم، 8 آرزو، 16 b قزلباش خان امید، 34 ھدایت الله خوش نویس،
b ۴۴ بھور مل، ۵۵ حاجی نذیر ۶۰ ھری سنگھ تیر انداز، ۶۷ محمد احسن سامع،
۷۳ عرفی، ۹۱ ھر کرن، ۱۰۰ ظفر خان و غیاث خان، ۱۰۲ جے سنگھ،
۱۰۳ ارادت خان واضع، ۱۰۵ معزز خان افسر، ۱۱۲ مرزا ھاشم محزون،
۱۲۲ کنھیا رام خدمتگار، ۱۲۶ حزین، ۱۲۹ قبول، (عبدالغنی بیگ)
۱۲۹ مرزا گرامی پسر قبول، ۱۳۳ رحلت (میر شرف الدین علی پیام)
۱۳۹ نعمت الله خان، ۵۶ ب رشوت ۔ ۹۳ صفدر محمد خان
۱۰ ب، حلقه بربام یعنی متروک و قلم انداز کند

۷۶ب سے مقابلہ کریں جہاں 'حلقه برنام کشیدن و حلقه کردن نام، درج ہے

The author was 45 in 1156, A.H.

[مولانا تمام این نسخه را مفصلاً خوانده و تقریباً در هر صفحه یاد داشتی نگاشته اند - درین یادداشتها، اطلاعاتی را که در نسخه آمده با کتب دیگر مثل انشای انند رام، چمنستان، مآثر رحیمی، تحفة العالم، تذکره ملا طاهر، بهادر شاه‌نامه، رقعات عالمگیری، مردم دیده، تذکره نصرآبادی، دیوان فصاحت خان، (ورق ۱۱۱ب)، امثال قزوینی، تاریخ عالم آرا، وقایع حزین، خوافی خان، بهار عجم، چراغ هدایت، دیوان رضی دانش، ملاحت مقال، وغیره مقایسه نموده اختلافات را همه جا درج نموده اند که بی نظیر است - هر جا که مصنف دربارهٔ احوال خود چیزی نوشته آنرا هم نشان گذاری نموده اند -]

ورق ۱۰۳ الف درباره ''توفیقی'' نگاشته اند :

ملاحت مقال ورق ۵۵۰ب، ای کنجشک قابل توفیقی؟ ای بزرگ شکم توفیقی؟ یعنی کچھ دو -

1. That is how he himself writes his name with an initial, short "a" not Anand Ram, with a long initial vowel, in half a dozen places, seen by me.

2. The Aligarh copy has چوڑانب

3. See Darya-i-Latafat (دریای لطافت) page 89. A mahallah of this name still exists in Dehli. If one goes to the north from the Jami Masjid towards the Dariba Kalan for a furlong or so, one enters the Bazar-i-Gillanyan. At a short distance from the entrance and towards the left is the Vakilpura. I made personal enquiries there from several people, a few years ago. Nobody could tell me anything about the Haveli of Anand Ram, in fact none whom I met there had ever heard his name.

4. This seems to have been a large house. He is never tired of speaking of its vine-trallisis داربست Mir'āt S.V. کلبهٔ احزانی که دارم هیچ مکانی دران بی داربست انگور نیست Its (دالان, the خلوتخانه with its niches طاقچه خانه) decorated with its artificial rose bushes (S.V. گل ابریشم), it is خوابگاه with a number of painted curtains one of which depicts the festivities of "Holi" with masterly skill. (Ibid S V. درپرده)

5. His insha (pages 19 & 23) preserves two letters in which he applies خالصه to Nawab Vazir-ul-Mamalik راجه تخت دیوان for canal water for his Haveli as the channel passed close to it. This appears to be his حویلی قدیم in the colophon of his quatrains (in which the year 1158 A.H. is mentioned). He refers to his حویلی نو که سر بازار و متصلست به حویلی قدیم that towards the end of his life he acquired or built a new house, more easily accessible from the bazar. This he must have got for he tells us (S.V. شب گز) that though Delhi is, of the abundance of mosquitos in his house, thus :

در حویلی بیوتت فقیر بنا بر داربست تاک و گلکاری و آب نهر جاری کثرت تمام بلکه هجوم عام دارد، شبها مطلق خواب نمی برد، چه مذکور خوابست که رنگ از روی هوش من پرد، سر شام جوق جوق از شاخ و برگ تاک برآمده صف جنگ می آرایند ـ

His دیوانخانه was also where he used to study. Refer to the introduction of his insha page 3 :

بدیوانخانه حویلی قدیم شاهجهان آباد که بنا بر رنگا رنگ گلکاری هر طرف بلبلی در شور و سرسبز در داربست انگور سرابستانی است در نهایت خوش آب و هوائی و گلستانی است در کمال رعنائی نشسته بودم و در برابر خوش صفیران چمن که بسر انگشت منقار میل به ورق گردانی برگ گل داشتند سیر کتابخانه می نمودم۔ (تنخواه .S.V) ـ درون مجلس ابودم (کذا) بدیوانخانه نشسته ـ

See also چمنستان

هر طرف بلبلی غزلخوانست　　　　تکیهٔ صایباست خانهٔ ما

مجمع النفائس ص ۸۳۸، مرآت ۹۵ ، بہار میں یوم شگوفہ ـ

The دیوانخانه had a چہار چمنی where he had grown flowers, he refers poetic to his planting مدمالت there in 1150 and its flowering in 1157 (mir'āt S.V. لالهٔ عباسی).

"Chuprassy": Hindi Chaprāsī, the bearer of چپراس *i.e.* a badge-plate inscribed with the name of the office to which the bearer is attached. The چپراسی is an office-massanger or henchman bearing such a badge on a cloth or leather belt. The term belongs to the بنگال Presidency. In مدراس peon is the usual term; in بمبئی Puttywalla (Hindi Pattiwala) or "man of the belt". The etymology of Chaprās is obscure; (the popular account is that it is a corrupted version of Persian 'chap-o-rast'=left & right); but see Beame's (Composition Grammer 1.212) who gives Buckle as the original meaning.

حوالے 1865 - 1880 (all European) (Hobson, Jobson).

۹۰ـ نورالابصار (ترکی جلد اول، دوم)

قونالغه : Folio 415 b

کیراک یا راغ : f. 239

آر لاس : ۳۰۲ : f. 172 b

تاج المصادر حاجی تاشقندی برائے شاهزاده محمد رفیع القدر نوشته ـ : f. 284 b

f. 376 : اشعہ چہارم

f. 218 : بویراک گردہ

7-5-1929 : A copy of نورالابصار Part I only in the Punjab University, Lahore.

ورق ۳۲ب : تبصرہ ششم

Nurul Absar : A Turki Grammar and Dictionary compiled by Rai Dhan Singh Kashi son of Rai Birbal Kaisth, Mathana of Mallawan Sircar of Lucknow for Raja Ajit Singh in Delhi, in whose employment he was. [Ajit Singh] was a Grand-Son of Raja Balram of Balam Garh. He compiled it with the help of his pupil, Sheikh Hayat Ali, in the reign of Shah Alam II. It was completed in 1195 A.H. Two Volumes.

(Apparently مولوی حیات علی ماہر ترکی، who wrote my copy of جہانگیر نامہ noticed in تذکرہ خوشنویسان).

رای دھن سنگھ متخلص بکاشی ولد رای بیربل کائیست انٹھانہ متوطن ملانوہ سرکار لکھنو ۔

اجیت سنگھ کا شجرہ تو اور کسی جگہ نہیں ملا ۔ گزیٹیر میں تھوڑا سا حال بلب گڑھ کا ھے :

Gazetteer of Delhi District, Lahore 1913. Part A Page 228.

Gulshan Rau recognises اشٹھانہ which he says is the section to which a recent Agra Vice-Chancellor belonged. He does not recognise انٹھانہ .

گوپال سنگھ died 1711

|

چرنداس سنگھ

|

بل رام راؤ نائب بخشی

|

بشن سنگھ قلعہ‌دار و ناظم بھرتپور — کشن سنگھ died circa 1774 A.D.

| (کشن سنگھ)

اجیت سنگھ راجہ در 1776 ـ قلعہ دار و ناظم بادشاھی متوفی 1793 — ظالم

|

بہادر سنگھ

اجیت سنگھ مذکور در تذکرہ خوشنویسان و تذکرۂ قاسم

نورالابصار ورق ۵۴۱ب : اشعه ۴، بارقه ۱ باب ۳ فصل ۱۹ ، قونارغه و قونالغه = روزینه و خوراکی که آدم حاکم از رعیت می گیرد ۔

۳۹۷ : قونارغه و قونالغه : مایۂ شیر و ظروف دوغ و جغرات (دیباچه از حیات علی) اسمیں رباعی :

راجه اجیت سنگھ بہادر ز فیض عام
فرمود تا بحسن ادب یافت اختتام

جلد اول : رای دھن متخلص بکاشی ولد رای بیربل کایست انٹھانه (؟)

متوطن ملانوه سرکار لکھنو جو ملازم نواب ذوالفقار الدوله غالب جنگ تھا، اس کو راجه اجیت سنگھ نے تدوین و تألیف لغات ترکیه پر مأمور کیا ۔ بلم گڑھ اس کا وطن ہے ۔

اشعه اول در بیان علم صرف و نحو ۔

اشعه دوم در بیان اوامر ۔

اشعه سوم در بیان اسماء جوامد ۔

اشعه چهارم در دو بارقه ۔ (بارقه اول در کارخانجات، بارقه دوم در بیان مسائل)

Completed in 1194 A.H.

۹۳۔ صیدنه . . . . البیرونی

اس نسخه کی جلد پر لکھا تھا : ترجمه ابوریحان در مفردات

میرے نسخه کے صفحه ایک پر مہر ہے :

اوپر : افوض امری الی الله؟ یا افضل؟،

اس قسم کی کتابوں کی فہرست الفافقی کے دیباچه میں Merryhop نے دی ہے ۔ اس میں میرے والے ابن زہر کے 'مجرب خواص الادویه' کو شامل نہیں کیا ۔

Memoirs of the Archaeological Survery of India—No 53. Beruni's Picture of the World by Zaki Validi دیباچہ -

الصیدنہ

اس کا نسخہ بروسہ میں ہے بخط غضنفر التبریزی معاصر جلال الدین رومیؒ (مذکور در کتاب رشیدالدین)، مؤرخہ ۶۷۸ھ در قونیہ، یہ کتاب فہرست مصنفات بیرونی میں نہیں ہے، مصنف نے ہشتاد سالہ ہونے کے بعد لکھی ہے۔ با امداد نہشعی در حدود ۱۰۵۰ (؟)

فارسی ترجمہ British Museum Or: 5849 میں ہے - دیکھو Journal of Royal Asiatic Society ص ۳۸۳، ۳۵۴ سال ۱۹۰۲ء - مترجم ابوبکر بن علی الکسانی (از کاسان سر دریا) بیرونی کا نام جا بجا لیتا ہے - ۶۰۰ھ بمطابق ۱۲۰۳ء میں وہ اپنے وطن میں تھا، وہاں سے کاشغر گیا، کاشغر اور پامیر (پنج و درواز) ''کافلورا'' وہ دے رہا ہے - بعہد قطب الدین ایبک ہند میں آیا اور ترجمہ ایلتُتمُش کے لئے لکھا -

یہ ترجمہ نہیں، free adaptation ہے - بعض مقامات حذف کئے بعض بڑھائے، متعدد مصنفوں کے حوالے بڑھائے مثلاً مخلص مصری جس میں دواؤں کے نام یونانی اور لاطینی میں ہیں، نیز ابومسلم سلیم مصری، ابوسلیمان خطائی، ابو منصور ازہری وغیرہ،

اس نے جا بجا بیرونی کا مطلب غلط سمجھا ہے، جغرافی باتیں حذف کی ہیں، بیرونی کے ادبی ملاحظات چھوڑ دیئے ہیں اور ادویہ کے لحاظ سے مواد کو ڈھال لیا ہے لیکن عربی متن سے اوراق اڑ گئے ہیں، اس لئے فارسی ترجمہ سے چارا نہیں - یعنی 'باسکان' تا 'بقلة الفرس' حذف ہے -

تین تا جندبیستر، الدمدام تا ذبیب، سریق تا صبر، قطران تا کرم -

اس لئے بھی کہ بیرونی نے دواؤں کے نام مختلف زبانوں میں دیئے ہیں - نیز اعلام و اسمائے مواضع، نیز بہت سے اصل کی ''لم یقرأ'' عبارتیں مقابلہ سے صاف ہو جاتی ہیں -

مقابلہ

بسباس، خطی ص ۲۲ الف، ۱ ½ سطر موجود قریباً ۳ سطر ندارد، چا، خطی ۲۴ ب، مطبوعہ ۱۱۵ صرف چند سطر فصل میں ہیں -

جرجیر، خطی نسخه میں مواد غیر مشترک،

حاصل

میرا نسخہ ترجمہ صیدنہ کی تلخیص ہے ۔ بعض عبارات اس میں لے لی ہیں بعض چھوڑ دی ہیں ۔ عبارات کو بدلا نہیں گیا ۔ ترجمہ کی بعض عبارتیں حذف کر دی گئی ہیں

Memoirs of Archaeological Survery No 53.

یہ نسخہ شاید صیدنہ کا کوئی دوسرا ایڈیشن ہو ۔

میرے نسخہ میں صیدنہ کے اقتباسات ہیں ۔ ایڈیٹر لکھتا ہے کہ ''فارسی ترجمہ ابوبکر بن علی کاشانی فرغانی (حدود ۶۰۰ھ) (GALS I. 874 circa 607/1217) نے ایلتتمش کے لئے کیا، گو وہ ایبک کے زمانہ میں یہاں تھا'' ۔

یہ ترجمہ نہیں بلکہ free adaptation ہے ۔ اصل کی عبارتیں اس نے چھوڑ دیں، مخلص مصری وغیرہ کے حوالے جن کا ذکر بیرونی میں نہیں، اس نے بڑھائے ۔ نیز ابومسلم سلیم مصری و ابوسلیمان خطائی، ابو منصور ازہری کے حوالے'' اکثر وہ متن کو غلط سمجھا، جغرافی حوالے حذف کئے، مگر ترجمہ ضروری ہے اس لئے کہ اصل عربی بعض جگہ ناقص ہے ۔ بیرونی کی مشہور فہرست مصنفات (غضنفر) میں صیدنہ نہیں ہے ۔ ترجمہ برٹش میوزیم میں ہے، اسی نسخہ کے اقتباسات زکی ولیدی نے دیئے ہیں ۔

ریو میں غیر مذکور، نمبر 56 b Or. 5849 بذیل حی العالم پہ ہے : مؤلف کتاب در غرایب القراء چنین آوردہ است، حاجی خلیفہ ×، انڈیا آفس ×، ایوناف × ۔

فارسی ترجمہ علی گڑھ میں ہے : آغاز : هذا کتاب صیدنہ از گفتار و امزاج اطباء حاذق، حمد و سپاس مبدعی را کہ الف قالب آدم را صلاحبر (؟) بہ بشریت گردانید و در مکتب عنایت ابجد هدایتش تعلیم کرم و لطف ذات، او را سزامند سریر خلافت و شایستۂ خلعت رسالت گردانید و تاج اجتبا بر فرق حشمت او نهاد و خاتم نبوت در انگشت فتوت او کرد، او را مسجود اعیان مجامع ملک و محسود سکان جوامع مَلک گردانید ۔

بعض مآخذ جو دیکھے گئے : 5a المشاهیر 48، ارجانی، ابن ماسویه، 8b حمزه، 10 ممالک و مسالک، 16b دمشقی، 26 چهار بخت 44، بیرونی 53b، 38، 36b، 27 to 29 لیث 41b -

زکی ولیدی سے مقابله کیا، بیرونی کی منقوله عبارتوں کو بھی ''بعضی گفته اند'' و ''چنین آورده اند'' کے اضافه سے میرے نسخه میں لکھا ہے۔

بذیل کبریت دونو میں ''و چنین گویند'' ہے - زکی میں زاید عبارتیں ہیں ،

۹۴- مقدمه دستور علاج

صاحبِ دستور علاج سلطان علی طبیب خراسانی ہے- وہ ۹۳۲ھ میں تصنیف ہوئی - مؤلف طبیب کوچم خان (۹۱۶—۹۳۶ھ) تھا مگر کتاب بنام ابوالمظفر محمود شاہ لکھی گئی -

See Rieu page 473.

۹۵- شافی الاوجاع

British Museum Catalogue :× India Office Catalogue :×
Cambridge College & Indian Manuscripts :×

۹۸- سیر الاولیاء

Written between 750—790 A.H.

British Museum has only extracts—92 pages. Berlin has a gap between فصل ۵ and فصل ٦.

This one transcribed in 1077 A.H. R. A. S. Bengal has a copy dated 1056. Complete ?. Cambridge ×, Paris ×.

اردو ترجمه مطبوعه موجود ہے، بقول پروفیسر محمد حبیب علی گڑھ ، نسخه طبع دهلی ۱۳۰۲ھ - نسخه پنجاب یونیورسٹی ناقص الاخر، بہت خوشخط، خرم خط جدید سے پورا کیا گیا -

f.11 فهرست ابواب کتاب -

51 حضرت نظام الدین اولیاء - دهلی کے قیام کے جزئیات -

48 b اجازت نامه اور بعد میں 55 a پر خلافت نامه اور اجازت نامه -

71 ز روشنائی صحن و هوای او در دل   همی نماید اسرار غیب پوشیده ۔

61 مولانا علاءالدین اصولی سے بداؤں میں تعلیم ۔

111 محمد تغلق d. 752 = در تختۂ تابوت کردہ در شهر آوردند (سنہ ۷۵۰ اور ۷۹۰ھ کے درمیان تألیف ہوئی)

149 b شیخ شہاب الدین سہروردی : ہردری و سرسری مباشید ۔

110 b جامہ جہمر تلی (برائے بارانی) ۔ 19 b درمیان چشت وهری بر کنار هری رود ۔

28 b خروج جنکر (خان) کے بعد قاضی شعیب جد شیخ فرید علی قصور میں ٹھہرے اور قاضی قصور قضائی کھوتیوال ملی ۔ (قبولہ کے مغرب میں تقریباً ۱۷ کوس ۔ اب چاولیانہ نام ہے ۔ حاشیہ)

24 ،29 a ،b شیخ فریدالدین کی اشاعت اسلام، 45 شیخ بہاالدین 38، 197b، anecdotes 257b قباچہ

232 b و عبداللہ قوال ۔ 225 فخری نامہ (سنائی؟)، 191 آپ کی دعائیں 176 آپ کے مرید حسن افغان اور امام کا قصہ، 156 b خرقہ ارادت ۔ ۵، ٦ لئے ۔

234 b مولانا علم الدین نبۂ شیخ الاسلام مسافر بغداد و شام و روم، 63 عماد الدین اسمعیل برادر شیخ رکن الدین ۔ 107 b، 195 چراغ دهلی ۔ 109 b برادران نگارندہ : عمادالدین امیر صالح ، نورالدین f 8 a، محمد مبارک کرمانی

امیر خسرو

110 b سید محمود   سید لقمان   سید داؤد

131 b کتابخانۂ سلطان المشائخ ، 233، 224 قاضی منہاج، 137 امیر خسرو، 220 غزالی و سماع 190 b اهیا شراهیا، 182 حج کسی رود کہ او را پیری نباشد! 169 b، 166 b، اوراد شیخ الشیوخ شہاب‌الدین سہروردیؒ 168 b اوراد سلطان‌المشائخ ، 166 b، اوراد شیخ فرید الدین و شیخ نظام‌الدینؒ، 166 شیخ فریدالدینؒ کا دوہرہ، 164 b آپ کے فارسی اشعار، 6 حضرت حسین متابع حق،

چون حق پوشیدند او شمشیر کشید 147 b جناب گنج شکر کا طریق بیعت۔
143، 157 b حسرت نامۂ برنی، 140 فوائد الفواد۔

۹۹۔ آثارالوزراء

Rieu 969, Supplementary. p. 69

بنام خواجه قوام الدین نظام الملک خوافی جو ۸۷۱ھ میں همراه ابوسعید تھا اور ۸۷۵ھ میں وزیر ابوالغازی حسینی۔ تصنیف ۸۸۳ھ۔

ترجمه احمد میمندی ص ۲۳، ابوالفضل بیهقی که مصنف مقامات ابونصر مشکانیست۔

۱۰۴۔ سیرالعارفین

۲۲ ب، ذکریا ذ سے لکھتا ہے۔ { احمد ربانی } ۔

34 برابر او = همراه او

41 اندلوسی که شهری در مغرب زمین است۔۔۔ این کاتب چون بمغرب زمین رفت در شهر اندلوس، پنج ماه بود۔

41 b خیر المجالس از شیخ الاسلام نصیرالدین محمود۔ مصنف مصر میں۔

42 b دبمیات [؟] مصر سے ۷، ۸ دن کی راہ۔

43 ناسین [؟] میان یزد و اردستان۔ مصنف کا پیر بہاءالدین کونسا ؟

47 شیخ المشائخ صدرالدین سے مصنف کی دهلی کی دوستی۔

51 محلوق شدن و دنبالۂ دستار بهم پیچیدن۔ قطب‌الدین کاشانی کے لئے قباچه نے ملتان میں مدرسه بنوایا۔

۱۱۰۔ ساقی نامه (میخانه)

Rieu's Catalogue Lists :

ساقی نامه : اهلی

× ظهوری ✓ ایضاً در Supplement

موجی

کلیم

لسانی

محمد شفیع

مسیح

✓ نوعی

His supplement has

× ساقی نامہ	مر رضی اوتیمانی
,,	فوقی

Pertoch

ساقی نامہ	آرزو
,,	ادہم
	شہرت
	عرفی
	محمد صوفی
	نظام دست غیب

اور تین اور جن پر Rieu کی فہرست میں
نشان × کیا گیا۔

f ۲ : از تذکرۂ دولت شاہ۔

f ۱۸ : ذکریا ذال سے لکھتا ھے [احمد ربانی]

۱۱۶ ۔ دیوان استاد ابوالفرج رونی

بتصحیح پرفسور چایکین مستشرق و مترجم اول سفارت شوروی روسی در ایران (ضمیمہ سال ششم مجلۂ ارمغان ۱۳۰۴) مطبوعہ شوروی۔

This copy omits most of them : مقطعات : f ۵۴ ب

۱۱۹ ۔ نظامی کی شیرین و خسرو ۔ مع ۵ رنگین تصاویر۔

[یادداشتهای زیر را مولانا بر صفحہ ۱۱۴ تا ۱۱۶ مرقوم فرمودند]۔

شیریں و خسرو نظامی طبع ہند ۱۸۶۴ء - [میں مندرجہ ذیل نوا ہیں]

۱- گنج باد آورد ۲- کنج گاو ۳- گنج سوختہ ۴- شادروان مروارید ۵- تخت طاقدیسی ۶- ناقوسی ۷- اورنگی ۸- خفہ کاوس ۹- ماہ را کوہان ۱۰- مشک‌دانہ ۱۱- آرامش خورشید ۱۲- نیمروز ۱۳- سبزہ در سبزہ ۱۴- قفل رومی ۱۵- سروستان ۱۶- سرو سہی ۱۷- رامش جان ۱۸- نوشین بادہ ۱۹- مشکمالی ۲۰- + باد نوروز ۲۱- آئین جمشید ۲۲- نوای مہرگانی ۲۳- مروای نیک ۲۴- شبدیز ۲۵- + فرخ روز ۲۶- شب فرخ ۲۷- + غنچہ کبک دری ۲۸- نخچیرگان ۲۹- کین سیاؤش ۳۰- کین ایرج ۳۱- باغ شیرین -

راح روح
نوبہاری
} -

+
فرخ روز
ساز نوروز
غنچہ کبک دری
} +

= ۲۸

برہان، طبع ۱۲۵۱ھ صفحہ ۱۶۹ کے ساتھ مقابلہ کیا شیرین خسرو ۱۸۶۴ء ص ۲۱۴ کا -

نظامی میں کل ۳۱ نوا، فہرست برہان میں کل ۳۰- مگر نظامی کے دو نہیں - ان ۲۸ میں نظامی نے ۳ بڑھائے -

محمد شفیع 5-1-1957

۱۱۴ - نواهای باربد

[یادداشتهای زیر اصلاً مطالع بعضی از غزلیات است که در صفحات مذکوره نقل شده و مولانا برای مطالعهٔ خود آنها را بصورت فهرستی در اول نسخه مرقوم فرموده اند] -

۲۸ - چه خوش باشد که بعد از انتظاری
بامیدی رسد امیدواری

۳۵۶- می و معشوق و گلزار و جوانی
ازین خوش تر چه باشد زندگانی

۴۴- جهان او را بود کو برشتابد
جهانگردی توقف برنتابد

۴۹- چنان خور کز ضرورت‌های حالت
حرام دیگران گردد حلالت

چراغ ارچه ز روغن نور گیرد
بسی باشد که از روغن بمیرد

۳۲- کند هم جنس با همجنس پرواز

۳۵- چه خوش گفتست فردوسی طوسی
که مرگ خر بود سگ را عروسی

۱۲۳- بشادی بر لب شط جام جم گیر
کهن زنبیلی از بغداد کم گیر

درین صندل سرای آبنوسی
گهی ماتم بود گاهی عروسی

۳۶۴- چو بد کردی مباش ایمن ز آفات
که واجب شد طبیعت را مکافات

۱۹۷- همان به کین نصیحت یاد گیری
که پیش از مرگ یک نوبت بمیری

بدل گفتاجواب است این نه‌جنگ است
کلوخ انداز را پاداش سنگ است

۳۵۴ - فتان خیزان -

۹۳ - خود افگنی = Self Control

۱۴۹ - چو بر سنبل چرد آهوی تاتار
نسیمش بوی مشک آرد ببازار

۳۹ - (غزلی که در این صفحه درج است آنرا با بیت زیر از سعدی مقایسه باید کرد) -

چو بر گردد مزاج از استقامت
چو باشد خوردن نان گلشکر وار

ترا بیرنج حلوای چنین نرم
برنج سرد را تاکی کنی گرم

۱۳۲ - بهار: [منظره‌های فصل بهار را در ابیات این صفحه بیان نموده]

۱۴۳ - قافیه - ترک، مرگ (یعنی کلمهٔ ترک را با مرگ قافیه نموده) -

۱۲۱ - لیلی مجنون نظامی

Rieu 566

قریباً ½ ورق آخر سے گم ہیں۔

۱۲۴ - مخزن اسرار

محمد حسین کی ولدیت رسالہ خوش‌نویسان اور اپنے رسالوں میں نہیں ملی - وہ طہماسپ کا کاتب تھا جو 76—1524ء تک حکمران رہا - (دیکھو مسلم ریویو اکتوبر، دسمبر ۱۹۲۷ء ص ۵۳ A.H. ۹۸۱ =A.D. 1573/74 بھی اس حد کے اندر ہے) - مگر نمونہ تحریر میں بعض جزوی فرق ہیں - مثلاً نظامی میں ہای دو چشمی کہیں نہیں، فرہاد و شیریں میں ہے - نظامی میں یہ پوری مدور نہیں، فرہاد میں ہے - دیدہ کی طرح ہا، بھی نہیں -

۱۲۵ ۔ دیوان عطار ۔ Undated.

No Copy in British Museum.

رباعیات قریباً ۹۴ × ۵ = ۲۴۵، ریوص ۵۷۷ پر ہے کہ مختار نامہ (مجموعہ رباعیات قریباً ۵ ہزار) کی تالیف کے وقت دیوان ابھی غیر مرتب تھا۔

۱۲۶ ۔ منطق الطیر

حسن بن محمد شیخ رند .A.H ۸۸۷ھ، سلطان محمد نور .A.H ۹۲۹، فضل اللہ قادری مہر و مشتری نظام بن فخر گوران ۸۸۰ھ، ورق ۲۹ تا ۳۹ پر قصہ شیخ صنعان ۔

۱۲۷ ۔ قصائد کمال اسمعیل

.f۱۴۲ : شہر آشوب اصفہان

۲۰۷ : ذم شاعری

۲۱۶ : سفینہ، نرد باختن

۲۱۷ : مرثیہ صاعدی (ترجیع)

۲۴۲ : ھجا : Defence of

b۳۱۱ : مجد دین سید اجل کہ دھد جود و بست تو بحر را تعجیل

مطبخ امتان جد ترا چون حوائج کشست میکائیل

۶۶ : برف

b۱۵۲ : اندروا

۲۳۷ : غلۂ خاک آمیز

۱۲۸، ۳۰۶ ۔ گلشن راز و مرصاد العباد

شروع میں ایک ورق بعد میں لکھا گیا اور آخر میں پچاس ورق ۔ مصنف شیخ نجم الدین ابوبکر بن عبداللہ بن محمد ۔۔۔ الاسدی الرازی المعروف بدایہ، رجب ۶۲۰ھ میں بامدہ سیواس میں لکھی گئی ۔ آخر میں گلشن راز ہے۔

۱۲۹، ۱۵۵ - خسرو - غزلیات و بر حاشیه دیوان جامی -

مطبوعہ دیوان (جس میں دیوانوں کا حوالہ ھے) کے مقابلہ سے معلوم ھوتا ھے کہ یہ متفرق دیوانوں کی غزلوں کا انتخاب ھے - یونیورسٹی لاھور کے نسخوں میں کسی نسخہ کے ساتھ پورا توافق نہیں ھے -

f 5 حاشیہ پر دیوان جامی : آغاز :

للہ الحمد قبل کل کلام

ختم حاشیہ بر f 138، dated 1244 A.H.

بقیہ نقیہ Some of its ghazals; not

f 98 a پر مہر : ی ا ن ی ۱۲۶۹ھ

f 140 b جامی (؟) کے اشعار در معراج، اور 256 a پر نعت

f 279 a منقبت، 321 a - مثمن حضرت خواجہ عصمت بخاری فی توحید - اشعار انتخابی پر نشان ء -

۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲ - دولرانی (دو نسخے)، نہ سپہر

تاریخ نسخۂ خود ۸۸۰ھ

تکمیل دولرانی و خضر خان در 715ھ/1316ء

تکمیل نہ سپہر : 718ھ (عمرِ خسرو اس وقت ۶۵ سال)

170 (عہد قطب الدین مبارک شاہ کے واقعات)

Date of A.S.B. Copy 1101, Date of B.M. Copy 923, Date of Bodleian 1012, A.H.

کاتب : انوری بن بیانی (از کاتبان علی شیر)

شروع کے اوراق بھی اسی کتاب کی نقل ھے - مثلاً آخری عنوان مطبوعہ کے ص 63 پر ھے -

نہ سپہر کی Bodleian Copy کی تاریخ : 11th Century، انوری × Rieu × Ethe -

روز روشن ص ۸۰ انوری بخاری درکاتبان، کتابخانهٔ امیر علی شیر (844—906 A.H.)

محدود بود :

تن زارم بآب دیده می ماند بدان کاهی
که پنهان می شود در موج و پیدا می شود گاهی

مگر لطائف نامه میں نہیں ھے ۔ اس کا باپ بظاهر مروارید بیانی صابر حسین بایقرا نہیں اس لئے کہ وہ کرمانی بن امیر تھا اور بجای علی شیر مہرز (تحفه سامی طبع ایران ص ۶۴)

folio 1—25 اوراق دولرانی خضر خان

ff 1—7 آغاز نه سپهر: خدا را کنم بر سر نامه یاد
که بر بنده درهای معنی کشاد

ff 8—14a فلک نعرهٔ اقتلوا المشرکین زد
ملک نغمهٔ یسّرالمؤمنین زد

ff 14b : سپهر سوم :

هست سپهری که ضمان شد ز زبر
هفتم از آنجا که قمر کرده مقر

35b

53b : سپهر پنجم : آن سپهری که درمیان والاست
پنجمین از فرود و از بالاست

70a : سپهر ششم : سپهری کاسمانش ساخت طارم
ز بالا شد ششم وز ته چهارم

77b : سپهر هفتم -

89b : سپهر هشتم : دوم که سپهر نیز خوانند
هشت از سوی برترش دانند

آن سپہری که فروتر ز همه : سپہر نہم : 100b to 102b

نہم از وی که شد او بر ز همه

ناقص الاخر ۔

دولرانی خضر خان : - 1b—91a

حاشیه : سر نامه بنام آن خداوند

که دلها را بخوبان داد پیوند

کاتب انوری بن بیانی - Dated 885 A.H. -

۱۳۳۔ دیوان حسن متوفی 738ھ (''سعدی ہند'' بقول برنی) Undated.

غزلیات کا دیوان بلا قصائد وغیرہ ۔ شروع میں حمد و نعت بلا ترتیب، باقی بر ترتیب تہجی، رباعیات

اور نسخہ : B.M., St. Petersburg Getha, Munich, etc.

۱۳۴۔ دیوان اوحدی

(Undated. Died 738 A.H.)

صرف غزلیات به ترتیب ۔ نسخهٔ برٹش میوزیم میں قصائد بھی ہیں ۔

This copy may be from the 9th century.

۱۳۵۔ دیوان عبید زاکانی

f. ۳۴ زاهدان ازرق پوش، 5a عبید زاکانی، با قصهٔ نجیب، مطبوعه لکھنؤ ۱۲۶۸ھ

۱۳۶ تا ۱۴۱ ۔ کلیات عماد ۔ اس نسخه کا ایک حصه پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں ہے وہ آج ۱۵-۱-۱۹۴۷ کو دیکھا ۔ اس پر لکھا ہے :۔

کلیات مولانا عماد بخط شکسته، جلد سیاه، بجدول طلا، جمع کتابخانهٔ معموره شده بتاریخ سلخ جمادی‌الاول ۹۹۲ھ جمع دوم

عبدالرحیم خان کی دو مہریں بتاریخ ۹۷۲ھ و ۹۷۴ھ

اس نسخه میں طریقت نامه ہے ۔ شروع سے ایک ورق ناقص ۔

نسخهٔ من	نسخهٔ یونیورسٹی لاهور
69b—101a - صفا نامه	صفا نامه بشمول (فاتحة الاخلاص) 1b—45a
101b—106b - فاتحة الاخلاص	صحبت نامه - 45a—73a
107b—131a - صحبت نامه	محبت نامه - 73a—99b
131b—153b - محبت نامه	× طریقة نامه - 99b—182b
154a—170b - ده نامه	ده نامه - 183a—203
171a—187b - قصائد و مقطعات	قصائد و مقطعات - 204—240
	× غزلیات و رباعیات - 240b—420b

پس میرے نسخه میں :

'طریقة نامه' نهیں هے اور غزلیات کا دیوان نهیں هے - اور قصائد و مقطعات کا باب ناقص هے -

پهلے قصیده کا مقابله کیا گیا - میرا نسخه بهتر اور اقدم هے - یونیورسٹی کا نسخه شاهی کتب خانه کا هے - مهر عبدالرشید دیلمی (شاهجهانی) و مهر عهد عالمگیر -

13.3.1943 کو نسخهٔ یونیورسٹی سے مقابله کیا گیا :-

قصائد وغیره کے اس نسخه میں ۱۶ صفحے زائد هیں - کچھ مقطعات و مراثی ان میں شامل هیں - اس کے بعد دیوان غزلیات و رباعیات از 240b تا 420b (وه نسخه بهی ناقص الاخر هے) - اس نسخه میں صفا نامه 8a پر شروع هوتا هے - پهلے ورقوں کا مواد میرے نسخه میں نهیں هے -

۱۸۳ب - خواجه قوام الدین محمد صاحب عیار

167 تاج الدین احتسان الدهلوی - 69b - صفا نامه 101b - فاتحة الاخلاص 107b - صحبت نامه 131b - محبت نامه 155b - ده نامه 171ab - قصائد نامه (ناتمام)

73b - چشمهٔ حیوان = North Pole [این یادداشت را مولانا ،

نظر به ابیات زیر در مثنوی نوشته اند] :

میمنه را بر لب دریا علم — میسره با قطب شمالی بهم
یک طرفِ دایره عمان شده — یک طرفش چشمهٔ حیوان شده

۱۴۲ - سلمان کا دیوان - سلمان متوفی 779 هجری -

This Copy was made in 994 A.H.

قصائد - غزلیات - مقطعات، رباعیات (بلا ترتیب تہجی) - مثنویاں نہیں ہیں -

British Museum copy made probably in 17th Century in India (about the same age).

۱۴۳ - کتاب مہر و مشتری از مولانا شمس الدین عصار تبریزی مع ۹ رنگین تصاویر -

کوار : بر ده فرسنگ از شیراز (نزهة مستوفی[1] ۱۸۰) -

Not in India Office Catalogue بقول پروفیسر نظام الدین -

۱۴۴ - دیوان حافظ

ص ۳۵، ۷۳ پر مہر جمال الدین حسین

Dated 6th August 1455/859 A.H.

۱۴۷ - دیوان قاسم انوار -

9th Century Manuscript

[کلمات زیر اصلاً بروی صفحه اول دیوان مسطور است که مولانا آنرا خوانده نقل کرده اند] :

دیوان شاه قاسم انوار (died 837 A.H.) بابت فتح بیدر برضای عالم پناه ابراهیم عادل شاه خلدالله ملکه - آوردهٔ محمد مومن مجلسی حضور، بتاریخ دوازدهم ماه شعبان روز شنبه ۱۰۲۷ھ بتاریخ هفتم ماه شوال ۱۰۲۷ھ جمع کتابخانه شده -

الله المالک المستعین
مجلس مکرم ممالک برید
۸۹۷ (؟)
سکهٔ قاسم برید بزرگ
دیوان شاه قاسم انوار

بخط نستعلیق جلد سرخ تاریخ و جدول مطلا

۱- یعنی نزهة القلوب از حمد الله مستوفی - (احمد ربانی و محمد بشیر حسین)

دیوان قاسم انوار خط نسخ تعلیق بابت فتح شہر محمد آباد جمع کتابخانہ شدہ بتاریخ ۱۲ شعبان ۱۰۲۷ اول -

[کتابت نویں صدی ھجری کی -]

۱۰۲۷ھ میں ابراھیم ثانی بن طہماسپ بن ابراھیم بادشاہ تھا -

قاسم برید (متوفی ۹۱۰/1504ء) نے ۸۹۷ھ/۱۴۹۲ء میں بنای خاندان رکھی -

ابراھیم عادل شاہ نے قاسم برید کے پڑپوتے علی برید اور اس کی اولاد کو ۱۰۲۸ھ/۱۶۱۹ء میں قید کر لیا اور بیدر کا الحاق کر لیا ، مگر صحیح ۱۰۲۷ھ ھے -

[Encyclopaedia of Islam Vol. I : I : 660]

این کتاب دیوان قاسم انوارؒ بتاریخ هشتدهم ۱۸ شهر رجب ۱۱۸۸ھ/1774ء در کتابخانۂ فقیر حقیر محمد مهدی داخل شد - حق سبحانہ - - -

[یادداشهای زیر از مولانا است]

He may be میرزا محمد مهدی استر آبادی، صاحبِ تاریخ جہانگشای نادری و درۂ نادرہ و سنگلاخ (تصنیف ۱۱۷۳ھ)، تاریخ وفات؟ Encyclopaedia of Islam under: مهدی خان

حاصل یہ کہ دیوان قاسم برید بزرگ شاہ بیدر (یعنی اول، ایک ثانی بھی ھے) متوفی ۹۱۰ھ کا مال تھا - ابراھیم ثانی عادل شاہ نے ۱۰۲۷ھ میں آخری برید شاھی کو مع اولاد قید کر لیا اور بیدر کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا - یہ نسخہ اس وقت یعنی ۱۰۲۷ھ میں شامل کتب خانہ عادل شاھیہ ھوا -

ممکن ھے محمد مہدی ۱۱۸۸ھ والا میرزا محمد مہدی استر آبادی ھو جو صاحب جہان گشای نادری و درۂ نادہ و سنگلاخ (تصنیف ۱۱۷۳ھ) ھے -

پیشکش کردم این کتاب مُستطاب موسوم بہ کُلّیات قاسم انوار را بخداوند نعمت خود صاحب جلیل‌القدر عظیم الشان منبع الجود والاحسان توجہ و الطاف فرمای مخلصان مسز ولیم هنری و کاروس صاحب بہادر دام اقبالہ کہ از طرف این خاکسار بیمقدار بحضور آن بزرگوار عالی تبار بطور یادگار باشد - و انا الراقم الاثم میرزا محمد فقط ۱۲ -

الفکر لله

الشکر لله

القوة لله

العزة لله

برهان مآثر ۱۴۱، قاسم بزرگ که بخطاب خواص خان مخاطب بود و بعد ازان برید الممالک شد، بغاوت بعهد محمود بهمنی کا قصه - بالاخر منصب حکومت و مسند وکالت ملی - امیدوار منصب میر جملگی - محمود کے مرنے سے ایک سال پہلے - میر مومن مجلسی - برهان

دیوان نظیری اس کے کتاب خانے کا میرے پاس ہے - [اس دیوان پر یه لکھا ہے] کتاب دیوان مولانا نظیری - محمد مومن مجلسی حضور بتاریخ دو - - - بیجلد بتاریخ ۸ شوال جمع محل کتابخانه - - -

۱۴۹ تا ۱۵۱ - کلیات کاتبی نیشاپوری متوفی ۸۳۸ھ

دیباچه نثر مثنوی، مجمع البحرین، مثنوی ده باب، دیوان کاتبی (قصائد، غزلیات، قطعات، رباعیات) -

کاتب عوض علی بن جلال الدین کرخی ـــــ تحریر ربیع اولال ۹۸۱ھ

B.M. Copy is dated 857 A.H. and has also :

گلشن ابرار، سی نامه، و کتاب دلربای

۱۵۳ - دیوان شاهی

ص ۲ : جریده بخط سلطان علی سر لوح و جدول طلا، ایک امر و تسمه[۱] و حاشیه گلگوں و [مسلمه کار] گل کاری ہے - فتح بیجاپور غرۂ ذی حجه ۳۲

تحویل محمد فاضل شد العبد محمد صادق مشرف ؟

۱- تسمه - پٹی سر کی، (شرفنامه)
و سیرم، چرم خام چربو مانند سیرم (پشمه) -

۱۲ ذی‌القعد ۱٦ (؟)

مہر ـ بہادر شاہ بادشاہ غازی ـ

جریدۂ خط نستعلیق : Journal of Royal Asiatic Society Volume III, 1868. Page 114
Slip in تعلیق Character.

از وجوہ تحویل محمد فاضل متوفی غرۂ شہر جمادی‌الاولی ۴۹ مطابق ۱۱۱۷ ھ (اورنگ زیب) تحویل محمد منصور شد ـ مانند یک طبقہ گلدار وصلی ظاہر شد، دیگر قیمت و چہرہ سابق بحال ـ

اعلی جلد سجستان سیاہ بکر ترنج استر سجستان سرخ ۱۲ ذی‌القعد سنہ ۱٦ از وجوہ محافظ خان تحویلدار متوفی تحویل محمد حافظ شد چہرہ و قیمت سابق بحال ـ العبد محمد مقرب مشرف ـ بتاریخ ۱۹ جمادی‌الاول سنہ ٦ وجوہ مُحمد حافظ تحویل محمد احفظ خان شد ـ

ارشد خان : مآثرالامرا : ۱ : ۲۹۰ dated 1112 ـ دیوان خالصہ شاہ عالم Vol. III فہرست بانکی پور for his clear seal see ، فاضل خان مآثرالامراء : ۳ : ۳۳ dated 1099 اور فاضل خان قریباً 1095ھ میں ہوا ـ اس لئے وہ نہیں ہو سکتا ـ (تونی علاء الملک یہی فاضل خان) قابل خان مآثرالامرا ۳ : ۳۲ : قریباً ۱۰۹۰ھ میں ایک قابل خان میر منشی معتوب ہوا ہے برادر ابوالفتح قابل خان والا شاہی ـ

اشعار دیوان شاہی خوشخط، نسخ تعلیق ورق ۱۰ [دیوان امیر شاہی] کاتب سلطان علی جلد کیمخت سیاہ [بکر] با ترنج و جدول طلا ـ

For ترنج جلد کتاب see بہار عجم

مہر : ارشد خان خانہ زاد شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ ۱۱۲۰

Accession of Shah Alam I = 1119 A.H.

مہر : قابل خان خانہ زاد بادشاہ عالمگیر ۱۰۹۰

مہر : محمد عادلشاہ

بابت خاندار خانہ جمع کتابخانہ عامرہ شد بتاریخ ۱۷ ماہ جمادی‌اولالی ۱۰۳۷ ـ

See Encyclopaedia of Islam

مہر : شمس الدولہ بہادر متہور جنگ

قیمت حسب الحکم الاعلی ۲۰۰ الدین

مہر : سلطان محمد

کتاب خانہ

سوم صفر سنہ ۳ عرض دیدہ شد

B	A
علیخان بہادر	خان بہادر
الدولہ محی الدین	ضیاءالدولہ ۱۱٦۲
مہر کوتھہ کتاب خانہ	کتاب خانہ ۳

۱۹ جمادی الاول سنہ ٦ عرض دیدہ شد

۱۹ جمادی الاول سنہ ۸ عرض دیدہ شد

(A اور B مہریں : ایک اور مہر دیکھی گئی نفثات پر، وہاں بھی دو مہریں، الفاظ ''محی الدین، علی خان بہادر (مہر B) اور '' سنہ ۳، ضیا، ۱۱٦۲ '' مہر A ان مہروں سے لئے گئے - مہر کتاب خانہ محی الدین خان بہادر -)

بتاریخ ۱۹ جمادی الاول سنہ ٦ وجوہ محمد حافظ تحویل محمد احفظ خان

ششم رمضان سنہ ۱۹ مقابلہ شد

۱۵ محرم الحرام ۵ جلوس والا عرض دیدہ شد

یازدہم محرم الحرام سنہ ۴ جلوس والا، عرض دیدہ شد

صفحہ ۱ bottom کفایت اللہ خان؟ دیکھو بانکی پور فہرست شعراء ج ۲ پلیٹ ۴

سلطان علی مشہدی

عہد حسین بایقرا -- ٦۳ سال کی عمر میں کہتا ہے :

مرا عمر شصت و سہ شد بیش و کم

هنوزم جوانست مشکین قلم

توانم هنوز از خفی و جلی

نوشتن که العبد سلطان علی

جوار کتابخانه علی بن موسیٰ رضا میں دفن ہوا ، مشہد میں۔ دیکھو تاریخ رشیدی برائے حالات۔

SLIP = جریدہ

Journal of Royal Asiatic Society? or Elliot? or Rieu?

سلطان علی مشہدی کے خط کے دو نمونے جن کے ساتھ دیوان شاہی کو میری رائے میں پوری مشابہت ہے۔

Plate 21 and 22 - Indian Drawings - Thirty Moghal Paintings - Victoria and Albert Museum Portfolios London 1922. Editor : C. Stanley Clarke.

مولوی عبدالعزیز منہاس وکیل گوجرانوالہ نے ایک نسخہ نفثات‌الرحمانیہ تألیف عبداللہ بن احمد بن عبداللہ کا بھیجا - نقل ۱۰۹۳ھ در صوات -

اس کے بعد ریمارک اور مہریں : صفحہ اول پر ایک مہر ـــ محمد فیض ۱۱۷۷ ـــ مٹی ہوئی گول مہر آخر میں تقریباً؟ مہر کتابخانہ غازی‌الدین خان ۲۶

مربع مہر: مہر کتابخانہ غازی‌الدین خان (؟) ۵۳ (؟)

دوسرے ورق پر دو مہریں - مثل مہریان جریدۂ دیوان شاہی

دونوں مربع، ایک چھوٹی، ایک بڑی - بڑی مہر ضیاءالدولہ احمد (مشکوک) بہادر کتاب خانہ سنہ ۳

چھوٹی : مہر کوتہ کتابخانہ محی‌الدین (صاف) خان بہادر (مشکوک) ۵۳

یہی تینوں مہریں دیوان انند کمار [وائس چانسلر ایسٹ پنجاب یونیورسٹی دہلی] کی سفینۃ‌الاولیاء میں ہیں -

ایک مٹا ہوا نوٹ :- کتاب النفثات چہرہ بحال - بابت احوال غازی الدین خان[1]
۲۰ جمادی الاولی سنہ ۳ از وجوہ سابق تحویل محمد ہاشم (مشکوک) یعنی فیروز جنگ جو
بیجاپور میں شامل تھا، دیکھو خافی خان جلد ۲ : ۳۲۲

محمد صادق کے لئے دیکھو ریو ۲۶۲، محمد صادق مخاطب بہ صادق خان شش ہزاری
شاہ جہانی -- سنہ ۲۰ جلوس کے بعد سے داروغۂ غسل خانہ اور آخر تک وفادار - مصنف
شاہ جہان نامہ - (دیکھو کہ بیجاپور ۳۲ شاہجہانی میں فتح ہوا؟ یا یہ کوئی اور آدمی ہے-)
یعنی بہادر شاہ اول بن عالمگیر بادشاہ

مہر کوتہ ''وکلاں'' پر بھی سنہ ۳ ہے اور ''نفثات'' پر ۱۱۲۱ بھی پڑھا جاتا ہے - وہ
بھی اس عہد سے متعلق ہے - تو مہر کفایت اللہ خان - دیکھو نسخہ بانکی پور
مذکورہ - ۱۰۳۷ جلوس شاہ جہان - خافی خان ۲ : ۳۲۳ -

فتح بیجاپور و حیدرآباد سال ۲۹ و ۳۰ برابر ہے - ۱۰۹۶-۹۷

سال ۳۱ ,, = ۱۰۱۸

فتح گول کنڈہ ۲ : ۳۲۳

مہر کوتہ وکلاں پر بھی سنہ ۳ ہے اور نفثات پر ۱۱۲۱ بھی پڑھا جاتا ہے -
وہ بھی اسی عہد سے متعلق ہے -

مہر کفایت اللہ خاں - دیکھو نسخۂ بانکی پور مذکورہ -

۱۰۳۷ جلوس شاھجہان -

خافی خان ۲ : ۳۲۳ : فتح بیجاپور و حیدر آباد = سال ۲۹ = ۱۰۹۶ھ
فتح گولکنڈہ : ۲ : ۳۳۶ = سال ۳۱ = ۱۰۹۸

آج ۱۹۳۶-۱۱-۱۸ کو 'آداب المشق' نام کا ایک رسالہ دیکھا جو ایبٹ آباد سے معرفت سید عبداللہ

۱- ارشد خاں کی مہر صاف فہرست بانکی پور، ج ۳، دیوان کامران :
ارشد خان خانہزاد شاہ عالم بادشاہ غازی
سنہ ۳، ۱۱۲۱- یعنی بہادر شاہ اول بن عالمگیر بادشاہ

آیا تھا ۔ اس پر ''العبد محمد صادق مشرف'' اسی خط میں لکھا ھوا حلیۂ کتاب تھا :

آداب مشق خط نستعلیق بابا شاہ اصفہانی سرلوح و جدول طلا رنگ آمیز حاشیہ گلگون . . .

غرۂ ذی حجہ ۳۲ تحویل محمد فاضل شد ۔

اس کے نیچے : فتح بیجاپور

اس کے نیچے ایک کونے پر : از وجوہ محمد فاضل(؟) متوفی غرۂ شہر جمادی‌الاولی سنہ ۹۴ شعبان ۱۱۱۷ تحویل محمد منصور شد، قیمت و چہرہ سابق بحال ما ۔

۱۵۴۔ دیوان شاھی - ۹۶۹ Dated

Shahi died 857 A.H. - مہریں شاھجہان کی ۱۰۴۲ ھجری ۔

شاھجہان = 1037 A.H. to 1069 -

بہمن یار اعتقاد خان بن آصف خان ۔ اسکو شاھجہان نے اپنے ۲۵ویں سال میں اعتقاد خان بنا کر میر بخشی کیا ۔ ۱۰۳۷ + ۲۵ = ۱۰۶۲ ھجری ۔ اور وہ

اورنگ زیب کے ۱۵ویں سال میں مرا = 1069 + 15 = 1084 ھجری

ایک اعتقاد خان اکبر شاھی بھی ہے، بظاہر وہ ہے ۔ جلوس اکبر 963ھ

مہر والا خود کو جہانگیر شاھی کہتا ہے ۔

منتخب شاھی - Compare Sprenger 563

"I have a copy of 969 A.H. = 1561 – 62 A.D."

۱۵۵۔ رک : ۱۲۹

۱۶۶ ۔ دیوان جامی

سنہ تسمایہ ۔ شاید خمسین و تسمایہ ۔

۱۶۸، ۱۶۹ ۔ جامیؒ

خرد نامہ ۔ سلامان و ابسال ۔ بعض قصاید ۔

دیوان ثالث قصاید جامی ۔ ترتیب دیوان اول ۸۸۴ھ

ترتیب دیوان ثالث ۸۹۶ھ

۱۷۱ ـ سلسلة الذهب Part II only

تاریخ : ۹۷۹ هجری جامی متوفی ۸۹۸ھ ـ

۱۷۲ ـ سلسلة الذهب Part III only

See Jacksons' Catalogue of Persian Manuscripts (Chochran collection in Columbia No. 19 (page 148) : یوسف زلیخا

یہ بھی سلطان محمد قطب شاہ کے کتاب خانہ کی کتاب ہے ۔ مہر ۱۰۲۰ھ ۔

۱۷۳ ـ تحفة الاحرار

معانی خوب کو غزل، مثنوی، قصیدہ، رباعی، معمی کی شکل میں ترکی و فارسی میں کہتے تھے ـ (مجالس العشاق ص ۲۴۷) ـ

خواجہ اوحد مستوفی نے اسے ''مانند خسرو'' کہا ـ (دولت شاہ ص ۵۰۴) ـ

حقائق و معارف اس عالم غیب سے بہت ملے ـ (دولت شاہ ۴۰۲) ـ

(شاطر ۸۲) غزل امیر خسرو کا تتبع ـ

شاطر ۸۹ اور تفاخر ۹۵ ـ

۱۰۸ ـ گاہے بیان معلول یا مضطرب یا کل یا تخفیف است ـ امثلہ

۱۰۹ ـ معنی اندک لفظ بسیار ـ

۱۱۵ ـ از پیروان خسرو دہلوی و حسن دہلوی ـ در بند معانی باریک و مضامین نازک شور سخن و لطف کلام کمتر و عیوب لفظی و صوری بیشتر ـ

133، 141 تجنیس مثلث

148 شعری از اشعار (؟)

164 از شاعران متصوف

(بہترین مضامین، غزلیات عرفانی، این دورہ وحدت وجود است)

ان کی فہرست

168 اس کا ترجیع بند عرفانی

209 ۱۳ بند ۸۷ بیت ۵ رسالہ منظوم عرفانی

172 غزلیات حکیمانه، پند آمیز، توحید و نعت

218 وصف کاخ احمد شاه بهمنی از هفت اقلیم

220 اخلاقی، اشارات ـ نکتے ـ دولت شاه، ۱۰ نصیحت 16، تتبع حسن غزنوی ۴۰۱ قصیدهٔ فخریه ـ

240 خسرو : معانی خاص، نازکیها [نازکی کلام]، کلام پر شور، دلسوز، دولت شاه (۴۲۲) نے اس کے شاگردوں میں طالب جاجرمی کو شمار کیا ہے۔

۱۷۵ ـ یوسف زلیخا

ہمارا یہ نسخہ بھی سلطان محمد قطب شاہ کے کتابخانہ کی کتاب ہے۔

۱۷۶ ـ سبحة الابرار

[ورق] ۳۴ : جامی و شاعرات رفته ـ

۱۷۷ ـ کلام جامی متوفی ۸۹۸ھ

اس کاتب [سلطان محمد نور] کا ''خمسہ نظامی'' تحریر ۹۳۱ امریکہ میں ہے۔ اور فوٹو میرے پاس ہیں۔ اس کی ''سبحہ'' بانکی پور میں بھی ہے۔

۱۷۹ـ بہرام بہروز ـ ملا بنائی

دیکھیے اورینٹل کالج میگزین بابت نومبر ۱۹۴۱ء۔ وسط ایشیا کی فارسی ادب کے تاریخ نگار نے لکھا ہے کہ بنائی کی یہ کتاب مفقود ہو گئی ہے۔ مگر یہ درست نہیں۔ دیکھو سٹوری ص ۳۰۲۔ اس نسخہ میں پانچ چھ اوراق کم ہیں۔ آخر سے ناقص ہے۔

اس میں تخلص حالی ہے۔ سلطان یعقوب اور جامی اس میں بطور موتی کے مذکور ہیں۔

Manuscripts : Bodleian 987
Ethe : 1390, 1391 (fragment), 914 (3) = Bankipur II 97
Ivanow 644, Mehren 124.

۱۸۰ - دیوان آصفی

فہرست بانکی پور : ۲ : ۱۰۵ -

آصفی شاگرد جامی معاصر سلطان حسین ، ۹۲۳ یا ۹۲۸ھ میں مرا -

بانکی پور کا نسخہ ۱۲۴۰ھ میں لکھا گیا - ایک مختصر تر نسخہ ۱۰۷۰ھ میں ،

رباعیاں وہاں ۴۰ اور قطعہ ۶ - میرے نسخہ میں ۵ قطعہ ۶۲ رباعیاں -

۱۸۳ - شیریں فرہاد وحشی - بافقی (کرمانی) متوفی ۹۹۱ھ - Rieu 663b

غزل و مثنوی میں بیمثل زمان، متبع فغانی -

شاعر نے نامکمل چھوڑی -

طبع کلکتہ ۱۲۴۹ھ

غالباً اوراق بے ترتیب، gaps -

۱۸۴ - دیوان محتشم کاشی

نسخۂ نقل ۱۱۱۱ھ در پشاور

فہرست ۱۸۸۶ ص ۳۵۶ ،

2b دیوان اول (صرف فہرست، باقی ندارد) -

6a دیوان سادس --- دیوان غزلیات -

ایضاً - ایضاً - سابع -

معمیات این نسخہ نقل در کاشان ۱۰۱۸ھ ہے -

دیوان دوم سے پہلے تاریخ ۱۰۱۵ھ -

دیوان سادس : ضروریات : کتابت ۱۰۱۸ھ -

تاریخ کتابت اول : ۱۰۱۵ھ -

دیوان اول و ۴ و ۵ اس مجموعہ میں نہیں آیا ۲، ۳، ۶، ۷ ہیں غالباً دیوان ۳ کے آخر سے کچھ حصہ اور دیوان ۴ و ۵ کامل اڑ گیا ہے -

محمد شفیع 10-4-45

۱۸۸ تا ۱۹۱ - کلیات عرفی

30-4-1943 : میرے حساب میں تعداد اشعار تخمیناً حسب ذیل ہے :

صفحه		بیت
—	غزلیات	۵۴۹۱
۳۸۷	ناتمام غزلیں اور فرد (مرتب)	۶۴۵
۴۵۴	قطعات	۸۱۶
۵۱۳	رباعیات	۷۲۰
۵۷۷	مثنویات	۲۰۲۲
	کل	۹,۶۹۴

یعنی قریباً ۹۷۰۰ بیت اور بعض ناقص - مرتب نے ص ۱ - ۵، میں تعداد پندرہ ہزار بتائی ہے -

ص ۴ پر ہے کہ دیوان مشہور میں آٹھ ہزار بیت -

ص ۴ پر ناظم نے ''طے ترتیب'' ۱۰۳۱ھ میں ترتیب دیا -

ص ۸ پر ہے کہ عرفی کی پہلی ایڈیشن میں ۷ ہزار بیت تھے -

سفینۂ خوش گو اور نشتر عشق بذیل عرفی دیکھو -

۱۹۶- 60b - مرکز ادوار شیخ فیضی آگرہ - فیضی (died 1004 A.H.) -

کتابت مشهد - عبدالسلام ۱۰۵۵ھ حسب الفرمودۂ چراغ افروز بزم آشنائی اعنی مخدومی آقا حاجی محمد -

۱۹۷- سوز و گداز

سوز و گداز، فرهاد و شیریں و دیگر اشعار یکجا - Rieu 737

سوز و گدازِ نوعی خبوشانی : Rieu 674a

عہد اکبر (عبدالرحیم خانی) متوفی ۱۰۱۹ھ

قصہ ستی، اکبر نامہ کے آخر میں - ۱۲۸۴ھ میں چھپی -

۱۹۸- دیوان نظیری طوسی - تحریر ۱۰۳۵ھ دیکھو ریو P 641 -

محمد مومن مجلسی حضور بظاہر میر محمد مومن ہے۔ (دیکھو تذکرہ خوشنویسان ص ۱۰۱) جو شاہ نعمت اللہ ولی کی اولاد سے تھا - اور میر عبداللہ مشکین رقم (d. 1025) کا بیٹا، نظیری طوسی نے شاہ خلیل اللہ بن نعمت اللہ (نمونۂ تحریر ریو 782b پر ؟ died 1013 A.H.) کی تعریف میں کئی قصیدے لکھے ہیں - شاہ نعمت اللہ 834 A H. میں مرا تو شاہ خلیل اللہ' احمد شاہ بہمنی کے پاس آ گیا جس نے بڑی عنایت کی - اس کے بیٹے شاہ محب اللہ اور شاہ حبیب اللہ نے بھی احمد شاہ اور اس کے جانشین علاؤالدین شاہ (838 to 862 A.H) سے بہت مہربانی دیکھی - حبیب اللہ ۸۶۴ھ میں مارا گیا - (فرشتہ ترجمہ Briggo ۲ : ۱۹ م، ۶۲م) -

برٹش میوزیم کے نسخے کی ترتیب ہے : قصائد، غزلیات بلا ترتیب تہجی، مقطعات، رباعیات، مگر مطلع نہیں ملتا -

میر محمد مومن عرشی ۱۰۹۱ھ میں مرا - شاہجہان نامہ (عمل صالح) سے جو ۱۰۸۰ھ کے قریب لکھا گیا اس کا حال لے کر تذکرہ خوشنویسان ص ۱۰۱ پر دیا ہے - نغمۂ ہندی کا شائق، اہل بیت کا معتقد، صوفیوں سے آمیزش رکھتا ہے - ریو ص ۱۵۴ ب پر ہے کہ وہ سلیمان تکھا کا استاد خوشنویسی تھا - اور بعمر ۹۰ سال مرا در ۱۰۹۱ھ (بحوالہ مرآۃ العالم، اس لئے ۱۰۰۱ میں پیدا ہوا) باپ بیٹے کی عمر میں ۱۰۹۱ — ۲۵ = ۶۶ چھیاسٹھ برس کا فاصلہ -

میرا نسخہ اس کے باپ کے مرنے کے بعد لکھا گیا - تحریر کتاب ۱۰۳۵ھ - اس نے ۹۰ سال کی عمر پائی اس لئے تحریر کتابت کے وقت ۳۴ برس کا تھا - ممکن ہے اس کے بھائی محمد صالح کشفی کی تحریر ہو جو ۱۰۶۱ھ میں مرا -

ریو 782 : محمد مومن الحسینی عرشی کی تحریر مورخہ ۱۰۴۹ھ، ریو 154، ریو : 782 محمد صالح کشفی کی تحریر ص ۷ -

۱۹۹- محمود و ایاز : ۱۱۲۹ Dated

folio 84 پر تصویر - لطائف الخیال (تألیف ۱۰۷۶ھ) میں ہے :

زلالی خوانساری - این ابیات از مثنوی محمود و ایاز او که بهترین اشعار اوست و بفرمودهٔ السید الأجل میر محمد باقر در سلک نظم کشیده انتخاب نمود (۲۵ ورق)

16.2.1934 : نسخهٔ پروفیسر شیرانی - نولکشوری ایڈیشن اور قلمی نسخہ اس کا پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں ہے -

۲۰۳- دیوان مطائبات حکیم شفائی

میرا نسخہ - تاریخ ۱۰۴۱ھ

شفائی : حکیم‌شرف‌الدین حسن متوفی 1037ھ -

سیزدہ بند - ہجو - آغاز:

ای صدر نشین گشته در دیوان

مذکور در عالم آرای اسکندر بیگ - حکیم و ظریف و شاعر و مصاحب شاہ عباس اول، ہجو کی وجہ سے لوگ اس سے خائف - اصفہان میں 1037ھ میں مرا - [ذکرش در] مرآة جہان نما، ریاض‌الشعراء - آتشکدہ - اودھ کی فہرست - ہفت آسمان -

13 ۔ دیوان خان عظیم‌الشان حسن خان - نامکمل

حسن خان وزیر گولکنڈہ Rieu - Circa 1080

۲۰۶- دیوان کلیم : Rieu II 686 Undated,

(B.M. 18th Century Ms)

ابو طالب کلیم همدانی، ملک‌الشعراء شاہجہانی، اورشاعر شاہجہانی معاصر قدسی، دونوں پادشاہ نامہ شاہجہان کے لئے نظم کرتے تھے - کشمیر میں مرا - مرگ ۱۰۶۲ھ

یہ صرف غزلیات ہیں - آخری ۵ ورق الٹ - کچھ رباعیاں، مثنویاں - منتخب اشعار پریشان - well written

۲۰۷- مثنویات کلیم - (died in Kashmir in 1056 or 1055 A.H.)

25.4.1931 : بظاهر کلیم ہے کیونکہ Bodleian Cat. کے عمود 692 بعد سے مصرعے ملتے ہیں -

692 پر مثنویات کے نیچے عنوان ہیں - کنایہ دولت خانہ پادشاہی (زہی دل نشین) کنایہ دولت خانہ اکبر آباد، در تعریف اکبر آباد و باغ جہان آرا، در تعریف جنگ فیل شاہزادہ اورنگ زیب، در تعریف قحط دکن، بواسطہ نقش کردن در حاشیہ جلد -

صدف کاری - کلیم کی مثنویوں کے عنوان خلاصة الکلام میں ہیں - دیکھو فہرست باڈلی عمود ..۳ نمبر ۶۰ -

ff 1b - زہی دل نشین قصر آراستہ

3b - خوشا ہندوستان مأوای عشرت

11b - بمہمانی گوش ارباب ہوش

14b - چو اقبال از نظام‌الملک بر گشت

20b - چو دست قضا نقش این جلد بست

21a - کیم من داغداری از زمانہ

23b - مرا تا افگند ہر روز جانی

25a - زہی قصری کہ گردونت دہد تاج

26b - زہی دولت سرای عالم افروز

28b - مثمن کہ دید این چنین دل پذیر

29b - دگر بخت از در یاری در آید (تعریف کشمیر)

35b - کسی را بخت چون بر دارد از خاک (در نسخہ ملک چھجا سنگھ نرملہ

47a - زہی عرش بنیاد دولت اساس

49a - دیدۂ نظارہ وقف حیرت است (دولت خانہ کشمیر)

50b - زہی دلکش بنای چرخ پایہ

51a - در دامن عیش [من چو] احباب

52a - زہی دل ربا قصر آراستہ

53b - زهی از تو روی طراوت سفید

اکثر (مصرعوں) میں تاریخیں ھیں -

۲۰۹- دیوان صائب

There is a gap after folio 221.

2. Additional poems are found in the margin of the following pages :— f 44a, f 66a, f 195a, 211a, 230a, 237a, 270, 288a, 325a.

They are all in the same hand in which is the poem on f 195a, where لراقمه is prefixed. This is صائب's autograph. See also a line on f 327a where لراقمه is prefixed. Compare his autograph in Browne.

3. ff 16+17 are in a later hand.

4. Verses have been added in three hands on the following pages :

(*i*) 162a, 175b, 176b ;
(See also 187b).

(*ii*) 198b, 219a, 310a, 327a, 333a

(*iii*) 260b, 331a, 334a.

Of these verses of group (*ii*) are in the same hand as poems of note 2. See 6b, 195a, 327a.

5. A curious marginal note on ff 6b.

In later hand	16, 17	later hand
260b	Compare 162a 310a	175b, 176b, 187b, 198b, 319a, 331a, 333a, 334a

Additional poems on ff : 44a, 66a, 195a, 211a, 219, 230a, 237a 270a, 288a, 325a. حنا کا سفر هند — ff 162.

اورنگ زیب : ۱۱۱۸ تا ۱۰۶۸ھ -

فضائل خان میر هادی (متوفی ۱۱۱۴، ۴۷ سال جلوس، career begins : ۲۷ سال جلوس) پسر کلاں وزیر خان، میر حاجی دیوانِ پادشاه زاده محمد اعظم شاه، میر مرتضیٰ خان اس کا نواسه : ج ۳ ص ۳۸ - ۱۱۰۲ھ کے بعد میر منشی اور داروغه کتاب خانهٔ عالمگیری -

صائب متوفی: ۱۰۸۸ھ

۱۰۸۵ ؟

۱۰۸۱ ؟

۱۰۸۹ ؟

صائب ۱۰۷۶ھ میں عمر ۶۰ سال سے زیادہ - متولد ۱۰۱۰ھ about - هند کو آتا ہوا دیر تک مقیم کابل پیش ظفر خان - شاہ جہان کی عنایت - ہزاری بنایا اور مستعد خان لقب دیا ۴۲-۱۰۴۱ھ کشمیر بہمراہی ظفر خان - کچھ دیر ٹھہر کر واپس ایران - شاہ عباس ثانی نے ملک الشعراء بنایا - اسی دور میں مقیم اصفہان - ایک لاکھ بیس ہزار سے زیادہ شعر، مطبوعہ نولکشور (۱) دیوان (۲) انتخاب دیوان - میرے دیوان میں بارہ[1] ہزار کے قریب شعر ہیں، پنجاب یونیورسٹی کی کاپی میں ۲۵ یا ۲۶ ہزار شعر -

۲۱۱- دیوان شوکت

شوکت بخاری تحریر هند ۱۱۱۰ھ، برٹش میوزیم کا نسخہ dated 1132 - Rieu : 698

ہرات گیا در ۱۰۸۸ھ، ملازم صفی قلی خان شاملو، اصفہان میں مرا 1107ھ میں - غزل و مقطعات -

مہر (۱): ۱۱۴۴ محمد احتشام خان، مہر (۲): فدوی با اعتقاد ۔۔ ورق الٹ پلٹ -

۲۱۳- کلیات جعفر زٹلی

مارچ ۱۹۶۰ء پنجاب یونیورسٹی میں مطبوعہ نسخہ برائے خرید آیا - میرے نسخہ پر مہر ۱۱۴۶ هجری کی -

---

۱- تفاصیل این حسابہا را در عکس ملاحظہ کنند -

۲۱۶- مرزا صاحبان -

Copy in Kapurthala فہرست Page 99 —

خیراللہ لاہوری فدا : 1137-1200 A.H.

—See India Office Catalogue.

غنیمت، وفات : 1110 A.H.

۲۱۹- عشرتکدۂ آفاق

Rieu — No Copy
Bodleian — No Copy

سخن شعراء ص ۲۳۷ - شادان تخلص - راجہ چندو لال نائب والی حیدر آباد دکن ولد نرائن داس کھتری - باشندہ رائے بریلی - شاگرد شیخ حفیظالدین و شاہ نصیر دھلوی حالات ان کے نہایت مشہور ھیں - دیوان ان کا، نظر سے گذرا -

نام مصنف	نام کتاب	سبب تالیف
چندو لال	عشرت کدہ	یہ کتاب احباب کی فرمائش پر مصنف نے تصنیف کی -

اس تصنیف کو مصنف نے تین فصلوں پر تقسیم کیا ھے اور ھر فصل کے مضامین درج ھیں - صفحہ ۷ پر فصول کو گنایا ھے -

فصل دوم میں مصنف نے اپنا کلام پیش کیا جو فارسی نظم و غزلیات کا بہترین کلام معلوم ھوتا ھے- تخلص شادان کرتا ھے - وجہ تسمیہ تخلص کی رضا بخدا ھونا بتایا ھے -

کتاب کے آخر میں ۱۲۵۸ھ لکھا ھوا ھے اور یہ ھی سنِ تصنیف ھے (But cf. تا حال تحریر کہ ۱۲۳۴ باشد) -

چندو لال : یہ وھی شخص ھے جس نے صوبۂ برار انگریزوں کے پنجے میں دے دیا اور حضور نظام اب تک جس کی واگذاشت کی کوشش میں ھیں -

٢٢٣ - المجموعة العجائب (بیاض اشعار)

26 Poets - مجالس 7 gaps :

3 - کاتبی ۱۸٦

5 - شاهی

17 - بساطی ۱۳، ۱۸۸

21 - حسن 27 - ناصر 33 - شرف 36 - رکن صاین 41 - بیاضی

43 - غیبی 45 - مقصود 46 - حبی 48 - علا 49 - غلامی

51 - جامی 56 - آذری 61 - صاعدی 64 - مسعود 69 - خیالی

71 - اشرف 74 - عارفی 75 - طالعی 76 - طوسی 78 - ملیحی

80 - سعد 83 - عصمت 88 - ریاضی -

[ابیات زیر از شعرای مختلف را مولانا علاحده نوشته اند، گویا انتخابی از اشعار شعرائی است که درین مجموعه مذکور اند - شماره‌هائی که در برابر نامهای شعراء داده شده، صفحات مجالس را نشان میدهد - احمد ربانی]

- - - - - -

کاتبی : متوفی 838ھ - (186)

3a - کاج میرم چو زند تیر من بیجانرا
کز تن مرده نیارند برون پیکان را

3b - هر که در سایه آن سرو سهی قد باشد
جاش زیر علم سبز محمد باشد

4b - درون جان ندهند اهل خرد کس را راه
که دزد را نتوان برد در خزینهٔ شاه

شاهی : متوفی : 857ھ -

5b - ای نقش بسته نام خطت با سرشت ما
این حرف شد ز روز ازل سر نوشت ما

پیکان غمزه را چو بتان آب میدهند - 6a
اول نشان بسینهٔ احباب میدهند

ای مردم از جفای تو دل را غمی دگر - 7b
عالم ز تو خراب و تو در عالمی دگر

دل زلف ترا گرفت بد کرد - 8b
شبگیر بد از برای خود کرد

بیدلان کوی تو مقام کنند - 9a
در غمت ترک ننگ و نام کنند

Gap*

در چشمها بنفشه بی تابست - 10a
تا بزلف تو پیچ و تاب افتاد

چو دل زنجیر زلفت در نظر دید - 11a
پریشان گشت و حال خود دگر دید

با روی تو از سمن که گوید - 12a
با کوی تو از چمن که گوید

مرا عشقت از ره برون میبرد - 13a
بکوی ملامت درون می برد

یار با ما چنان که بود نماند - 14a
مه من مهربان که بود نماند

دل که پیش تو راز می گوید - 15a
غم دیرینه باز می گوید

بزنجیر زلفت دل ماست در بند - 16b
ز سررشتهٔ عقل بگسسته پیوند

بساطی : متوفی : 815ھ - (13,186) -

17b - زان خط که گرد عارض آن ماه رو گرفت
خورشید در حجاب شد و ماه رو گرفت

18a - ز تاب تب بهر نوبت که آن سرو روان لرزد
بر آید از دلم آهی که ماه آسمان لرزد

19a - رخ تو دیدنم از زلف تیره مشکل بود
نسیم باد صبا مشکل مرا بکشود

20a - ای ز رخسار تو گل را سرخ روئی در چمن
سرو قد دلکشت عمر دراز نارون

20b - رخ متاب از ناز اگر پیشت نیاز آرد کسی
نازنین آن به کزو خاطر نیازارد کسی

حسن :

21b - ای دلم را تا قیامت با تو پیمانی درست
نیست از دست غمت در هیچ تن جانی درست

22b - فسون و فتنه که چشم تو دل ربا آموخت
نه از برای خود از بهر جان ما آموخت

23a - در دل هر که غم یار دلفروز بود
روزگارش همه چون موسم نوروز بود

24a - یار خط بر روی زیبا می کشد
سبزه بر گلبرگ رعنا می کشد

25a - اگر عشقت عنان دل نگیرد
دلم کوی بلا منزل نگیرد

- 26a حسن از سوز دل خود سخنی بیرون داد
این نداند مگر آنکس که درو سوز بود

- 26a ای طبیب آخر ز من تاکی نپرسی آه آه
دردمندان غمت را پرسشی کن گه گه

ناصر : متوفی : 772ھ -

- 27a چه نویسم و چه گویم صفت نگار خود را
بزبان چه گونه رانم غم روزگار خود را

- 28b کسی کجاست که حیران نشد بروی نکویت
کدام دل که گرفتار نیست در غم مویت

- 29b بی چشم مست روی تو خور رفت وخواب نیست
روی تو هست غم نبود کافتاب نیست

- 30b عاشق منم که کعبه نمیدانم از کنشت
پروانه را در آتش سوزان بود بهشت

- 31a دل سوخت از فراق تو نوبت بجان رسید
مردم ز هجر کی بوصالت توان رسید

- 32a صوفی مباش منکر رندان می پرست
کاندر پیاله پرتوی از حسن دوست مست

Gap

شرف : متوفی : 858ھ - (II, 187)

- 33a نکشاد در بروی شرف پیر میکده
تا از دیار کون و مکان رخت بر نبست

- 33a صبحدم شاهد گل چهره کشائی میکرد
نفس باد صبا غالیه سائی میکرد

- 34a ای گهر غم ترا سینهٔ عاشقان صدف
ناوک غمزهٔ ترا دیدهٔ بیدلان هدف

- 35a سحر ز باد صبا نکهت تو بشنفتم
چو طرهٔ تو ز باد سحر بر آشفتم

- 36a قد بر افراخته و چهره بر افروختهٔ
کار خود ساخته و خرمن ما سوختهٔ

رکن صاین :

- 36b آن لحظه که آوازهٔ وصلش بمن آید
جان رقص کنان نفس زنان با بدن آید

- 37b آتش عشق تو سر تا قدمم می سوزد
بی وجود تو وجود و عدمم می سوزد

- 38b نمیدانم که آن نامهربان با من چه سر دارد
که در هجران خود روز و شبم بیخواب و خور دارد

- 39a چون بت می پرست من عزم شراب میکند
گوشه نشین شهر را مست و خراب میکند

- 40a عاشق بیچاره تا کی بار تنهائی کشد
از جدائی عاقبت کارش برسوائی کشد

- 41a مردم از فکر دهانت هیچ ازان حاصل نشد
وه که این بیچاره را کاری بکام دل نشد

بیاضی : (122,312)

- 41b در گلستان گر نه بینم غنچهٔ خندان خویش
در زمان آتش زنم چون گل بخان و مان خویش

- 42b از لعل تو گر کام نجویم ز که جویم
راز دل اگر با تو نگویم بکه گویم

غیبی :

- 43a صوفی اگر ترا نبود این زبان که هست
من سرّ کار با تو بگویم چنان که هست

- 43b براه عشق اگر ترک سر توانی کرد
بهر کجا که رسی سر بدر توانی کرد

مقصود :

- 45b دلم از آتش غم در تنور سینه کبابست
خرابی دل من زان نگارخانه خرابست

حبّی :

- 46a گشتم خراب صورت چون آفتاب او
بنگر که گشته‌ام بچه صورت خراب او

- 47a دیگر بترک چشم ز ابرو کمان مده
آن غمزه را به قتل اسیران نشان مده

علا : (27)

- 48a برآن بودم که دل را مرهم بهبود خواهی شد
چه دانستم بلای جان غم فرسود خواهی شد

- 48b بی رخت در دیده کشتم خواب را دوش ای پسر
گر نیاید باورت در چشم پر خونم نگر

غلامی :

- 49b اگر چشمم بروی دیگری بی اختیار افتد
زهی شرمندگی چون روی من بر روی یار افتد

- 50a چون خیال تیغ او را نقش بر دل می زنم
بر زمین خود را چو مرغ نیم‌بسمل می زنم

جامی : متوفی 898ھ۔

- 51a شد برقع روی چون مهت زلف شب آسا
سبحان قدیر جعل اللیل لباسا

- 52a سودای عشقت از دوجهانم یگانه ساخت
و اندوه گه گه مرا جاودانه ساخت

- 53b خاک کویش را پس از کشتن بخونم گل کنید
خانهٔ سازید و جانم را درآن منزل کنید

- 54b تا کی کشم بصومعه حرمان ز بخت خویش
خرم کسی که برد بمیخانه رخت خویش

- 55b دل ریش و جان فگار و جگر ریش و سینه چاک
هم خود بگو که چون نکشم آه دردناک

آذری :

- 56b مرا حدیث کسان از سر زبان آید
بجز حدیث تو کان از میان جان آید

- 57b دلم در آتش غم با کباب خون چکان ماند
چو چنگ از ناله ام تن پوستی بر استخوان ماند

- 58b مه رخ چو کشاید همه عالم بنماید
بکشای رخ ای جان من از مه چه کشاید

- 59b دو چشمم ز آتش دل چون دو دیگ پر ز خون جوشد
دو دیگ خون ز یک آتش چنین پیوسته چون جوشد

- 60b عشقست در زمین جهان تخم دل فشان
کز تخم دل نشان طلبی دادمت نشان

صاعدی :

- 61a بکوی عاشقی آنکه گذر توانی کرد
که از ولایت هستی سفر توانی کرد

- 62a بیا در باغ و بکشا روی همچون نوبهار خود
که تا گردد گل رنگین بصد رو شرمسار خود

- 63a در ملک خوبی خوش بود کاخ وفا افراشتن
دل‌ها بدست آوردن و دست از جفا بگذاشتن

- 63b صبری که بود اندر غمت رفت از برم یکبارگی
اکنون من و کنج غمی خوکرده با بی چارگی

مسعود : متوفی 800ھ -

- 64b بردی بداد عشق، دل و جان این گدا
این برده ام ز عشق، تو ستاری خدا

- 65b گفتم کس منی تو و من بی‌کسم رواست
گفتا گذار قصه، کس بی کسان خداست

- 66a در میکده تا با لب چون نوش در آمد
می سرخ شد از شرم و ز خُم جوش بر آمد

- 67a زان شد میان سوختگان آه من علم
کار دل شکسته بر آمد ز پیچ و خم

- 68b بت چابک سوار من بصد دل داده در میدان
بچوگان باختن مشغول و من چون گوی سر گردان

خیالی : متوفی : 850ھ -(12,188)

- 69b گر کسی گوید که درد عشق را تدبیر چیست
ما سر تسلیم بنهادیم تا تقدیر چیست

- 70a آنکه زین وادی بکوی بخت و حرمت می رسد
از ره و رسم جوان‌مردی و همت می رسد

اشرف[1] : متوفی 854ھ -

- 71a خواهم که چوب تیر شوم با تو گاه گاه
در حال من بگوشهٔ چشمی کنی نگاه

سلامی :

- 71b سر من نیست لایق فتراک
تو مرا بر گرفتهٔ از خاک

- 72a وقتست که از دست جفای تو بمیرم
باری قدمی نه که بپای تو بمیرم

- 73a هر دم ای دل چه کشی طرهٔ مه سیمائی
تا نیفتی به بلائی نه نشینی جائی

عارفی : متوفی : 853ھ -

- 74a آنکه در حلقهٔ زلفش دل من در بندست
آدمی زاده بود گرچه پری مانندست

طالعی : متوفی : 858ھ -

- 75a پیش تو گر مسیح کند دم زدن هوس
نگذاردش لبت که بر آید ازو نفس

۱- مشرف In مجالس 187 this is

- 75b تا تیر ترا یافته ام در جگر خویش
از سهم چنانم که ندارم خبر خویش

طوسی : متوفی : 869ھ -

- 76b بر کف نهاد باز چمن جام لاله را
از سر گرفت نرگس رعنا پیاله را

ملیحی :

- 78a من ندانم با که گویم قصهٔ غمهای دل
چون نباشد جانِ من یکدم مرا پروای دل

- 79a شدم بی دل چو فرهاد ای بت شیرین دهان من
جفا بر من مکن چندین نه از سنگست جان من

سعد :

- 80a شدم بیمار و خوش حالم نمی‌دانم که‌چون ست این
نمی میرد چرا غم، شعلهٔ سوز درونست این

- 81a ای آرزوی جان من ای نازنین دل
جانم بسوختی و ز جان کردمت بحل

- 81b آن‌ها که با تو و سر کوی تو خو کنند
حاشا که یاد روضه و رضوان او کنند

- 82b مرا در عالم رندی برسوائی علم کردی
دلم بردی و جانم را ندیم صد ندم کردی

عصمت : متوفی : 829 یا 840ھ -

- 83b در چمن تا دیده ام خورشید عالم‌تاب را
رونقی چندان نمی بینم گل سیراب را

- 84b عمری که در مشاهدهٔ روی او گذشت
منت خدای را که بوجه نکو گذشت

- 85b سہی سرو من از عنبر خطی بر گرد مہ دارد
خدا پیوسته از چشم رقیبانش نگه دارد

- 86a چو شمع از سوز دل هر شب بکوی یار می گریم
گہی می سوزم از درد و گه از غم زار می گریم

رباعی :

- 88a فراقم جدا می کشد غم جدا
اگر می شوم از تو یک دم جدا

89a . تم المجموعه و لله الحمد و المنة، علی ید اقل عباد الله الاحدی منعم الدین الاوحدی الشیرازی غفر الله ذنوبه و ستر عیوبه ۔

۲۲۵۔ تحفة الحبیب فخری

A gap at f 172 and 100.

Quotes بنائی at Pages 8, 62, 69, 72, 74, 94, 91, 102, 141, 121, 138, 143, 150, 158, 161b, 164, 196b, 199, 200, 210; جلالی رفیقی at Pages 33, 52, 17 .

See Oude Catalogue Page 12 which has a different beginning in the two copies described.

فخری کو مآثر رحیمی میں بذیل بادشاہان سندھ در زمرۂ شعراء دیا ہے اور کہا کہ وہ خوشنویس بھی تھا ۔ کیا یہ اس کا اپنا خط ہے جس میں یہ نسخہ لکھا ہے؟ خط پرانا ہے اور بعض غزلیں ناتمام چھوڑی ہیں ۔ دیکھو 20b، 29b، 36b،
45b، 51a، 55b 112a، 115b، 130a نیز 183b، 214b، 217a sqq.

اضافات بھی ہیں دیکھو ۔ 85a، 96b، 103b، 173b، 181b، 192b

فخری کی اور تصنیفات :

(۱) جواهر العجائب ۔ تحفة الحبیب کے بعد لکھی گئی ۔ چھوٹی سی کتاب ہے ۔ اس میں شاعرہ عورتوں کا تذکرہ ہے۔ مؤلف نے سندھ میں اس کو مرتب کیا ۔ آخر میں ماهم

کی بہت تعریف ہے - دیباچہ میں ہے کہ اکبر کے جلوس کے موقع پر تحفہ کے طور پر بھیجنے کی غرض سے تصنیف ہوئی - مطبع نولکشور میں ۱۸۸۰ء میں پھر چھپی - پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں ہے -

(۲) هفت کشور (دیکھو معارف جلد ۱۸ نمبر ۵ ص ۳۳۸) - اس کا قلمی نسخہ شیخ الاسلام عارف حکمت بے کے کتب خانے میں ہے -

(۳) [لطائف نامه] ترجمه مجالس النفائس امیر علی شیر (برٹش میوزیم)

(۴) بوستان خیال (اودھ کیٹلاگ)

(۵) صنائع الحسن کتابخانۂ بانکی پور

(۶) ریاض السلاطین - دیکھیں میرا تکمله تذکروں پر، اوریئنٹل کالج میگزین، اگست ۱۹۲۷ء

Folios 6 to 46 in another hand?

غزلہای فخری (۴۵)

ص ۹، ۲۵، ۲۰، ۳۳، ۳۵ب، ۴۱، ۴۴، ۵۱، ۵۲ب، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۶۵، ۷۵ب، ۸۴، ۹۱، ۹۸ب، ۱۰۳، ۱۰۵ب، ۱۰۷، ۱۰۹ب، ۱۱۰ب، ۱۱۲ب، ۱۱۳ب، ۱۱۴ب، ۱۱۵ب، ۱۱۸، ۱۲۵، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۴۳، ۱۴۵، ۱۴۶ب، ۱۵۲ب، ۱۵۴ب، ۱۶۱، ۱۶۹ب، ۱۷۳ب، ۱۷۵، ۱۷۸، ۱۷۹ب، ۱۸۱ب، ۱۸۲، ۱۸۸، ۱۹۵، ۱۹۷ب، ۲۰۲، ۲۰۵ب، ۲۰۷، ۲۱۲ب، ۲۱۴ب ۲۱۸، ۲۲۰، ۲۲۷،

ضائع شده اوراق میں (۱۷)

۱ب، ۷ب، ۱۰ب، ۱۱ب، ۱۲، ۱۳ب، ۱۴ب، ۱۵ب، ۱۷ب، ۲۱ب، ۳۳ب، ۳۶ب، ۳۷ب، ۳۹ب، ۴۳ب، ۴۴ب، ۴۶ب،

کُل ۱۷ غزلیں

امیری: ص ۱۶، ۱۰۹، ضائع شده اوراق میں ۱۱ب

۲۳۴- شرح کتاب الثمرۂ بطلیموس

ظاھراً یہ شخص شمس الدین محمد تبریزی امیر جان ھے جس کی ایک فلسفی کتاب برلین کی عرب فہرست میں درج ھے یعنی نمبر . . .جو نواح ۹۵۰ عیسوی میں تھا ۔ (Storey Part II. 36) اس نسخہ سے بہت سے قدیم تر نسخے ۔

See فہرست Part II Page 123 note 2 on Page 268. Brocklemann I Page 222 note I: About 300/912 A.D. احمد یوسف کاتب الطولون wrote a Commentary on کتاب الثمرہ *i.e.* Centiloquium of Ptolemy. Berlin 5874. Peterburg Rosen 191 Compare Steinschneider Z.D.M.G. 50, 212.

۲۳۶- اشجار و اثمار

at f 135, 692 mentioned.

ثمرۂ بطلیموس از غیر مولانا معظم نصرالدین

مؤرخہ 26-10-1945. B.M. × : (d. 670 A.H.) صفی الدین عبدالمومن f 316

علی شاہ بن محمد خوارزمی کا اثمار و اشجار طبع لکھنؤ ۱۹۰۳ء کا نسخہ مسٹر ایلس کے پاس تھا اور لوزک کی فہرست مطبوعہ ۱۹۳۵ء (Catalogue of Mr. Elli's library Part III) میں شامل ھے اور طلب کیا گیا ھے ۔ مطبع کا مخطوطہ ۸۸۰ھ کا تھا ۔ ص ۲۸۰
مصنف کا مولد : ربیع الاخر ۶۲۳ھ

الاشجار والاثمار، کشف ۱ : ۱۰۸، بنام فخر مدبر صاحب آداب الحرب والشجاعۃ شریف محمد منصور سعید ۔ ۔ ۔ قریشی ملقب بہ مبارکشاہ معروف بہ فخر مدبر از اولاد بلکاتکین، غلام محمود غزنوی (معاصر التتمش = 607—633 A.H.) ھے ؟

متن میں ھے : شمس الدنیا و الدین شریف الاسلام المسلمین محمد بن صدرالسعید مبارک شاہ ۔

اسی مصنف کی احکام الاعوام انڈیا آفس کی فہرست (Ross Browne) میں مذکور ھے یا براؤن کی Supplement Cambridge فہرست میں ھے ۔

۲۴۳- علم فراست

تألیف امیر سید علی ھمدانی ۔

انڈیا آفس اور باڈلی میں قیافہ کے دو رسالے منسوب بہ سید علی ہمدانی۔

۲۵۸۔ رسالہ لطف اللہ: روئداد ادارہ معارف اسلامیہ ۱۹۳۳ ص ۱۵

استاد احمد معمار متوفی ۱۰۵۹ھ

عطااللہ رشیدی ناصرالعصر　　لطف‌اللہ مہندس　　نوراللہ معمار

لطف‌اللہ مہندس:

امام‌الدین ریاضی　　خیراللہ

خیراللہ:

محمد علی ریاضی

15 Storey: نادر العصر استاد احمد معمار لاہوری ۱۰۵۹ھ/۱۶۴۹ء

رسالہ احمد معمار

عطا اللہ رشیدی　　لطف اللہ مہندس　　نور اللہ معمار

P. 16, 41, 92

لطف اللہ مہندس:

امام الدین ریاضی　　خیر اللہ مہندس

He died 1145 A.H./1732-33 A.D. Punjab University Library Vol. I 501—14

Vol. II. 28, 37[20] 54,[7] 94,[20] 95

خیر اللہ مہندس:

محمد علی

Punjab University II. 37[27]

مخزن الغرایب (1218 A.H.): مہندس تخلص لطف اللہ، در علم ریاضی مثل مہندس و پسرش ریاضی در بلاد ہند نبود۔

سفینۂ خوشگو: خلف لطف اللہ مہندس کہ قلعہ ارک و دارالخلافہ شاہجہان آباد بہ تجویز و صوابدید او بنا یافتہ۔

نشتر عشق: ——،،——

مانڈو کا کتبہ: مورخہ ۹ ربیع الثانی ۱۰۷۰ھ

لطف اللہ مہندس ابن استاد احمد معمار شاهجهانی ۔

لطف اللہ مصنف ۶ کتاب : صور صوفی (ترجمہ) ۱۰۵۰ھ، رساله خواص اعداد (B.M.)، شرح خلاصة الحساب (عاملی)، ممزوج شرح Rampur ،B.M. منتخب الحساب، تذکره آسمان سخن، دیوان مہندس - autobiographical

۹۶ صفحہ، اس میں مدح، دارا و پسرش سلیمان - دارا کے توسط سے شاهجہان کے پیش ہوا، has material - ذکر تدریس خود - دارا کے حلقے کا آدمی - ۱۰۶۰، ۱۰۶۶، ۱۰۶۴ (قطعات) انقلاب ۱۰۶۷ھ میں غالباً اورنگ زیب نے خاندان سے سرد مہری برتی ہوگی -

[منتخب الحساب] فارسی ترجمۂ خلاصۂ عاملی B.M. India office and، آصفیہ جامع دهلی میں عام ملتا ہے - لطف‌اللہ مہندس ابن استاد احمد معمار لاهوری - [زنده در ۱۰۹۲ھ] -

[تذکره آسمان سخن] دولت شاه کا، منظوم، از فائض (عہد اکبری) + ۲ طبقہ، ۲۵۰ بیت جنمیں ۲۵۰ شاعر مذکور -

تاج محل 125 و رسائل طغرا میں لطف اللہ کے نام خط ہے جس میں اس کی خطاطی کی تعریف ہے - رسائل ص ۲۱۷ -

[ڈاکٹر عبداللہ] چغتائی نے جنہوں نے تاج محل پر ڈاکٹریٹ کے لئے مقالہ لکھا ہے تاج محل ص ۱۲۶ بحوالہ آثار الصنادید طبع لکھنؤ ۱۸۷۶ ج ۲ ص ۹ پر لکھا ہے کہ نور اللہ بن احمد کاتب کتبات جامع دهلی ہے - روکار کی بائیں محراب پر نام پڑھا جاتا ہے -

گرچہ مہندس لقبم از شہ است — نام من دلشده لطف اللہ است
ما همه معمار و عمارت گریم — ما همه استاد و سخن پروریم
نور اللہ - - - - - — هفت رقم رانده سه انگشت او

٢٥٩- رساله پیمائش وغیره-

اس میں باب هند کے مواضع کے فاصلوں کا ذکر -

٢٧١ - مجالس قصه یوسف[۴] لعمر بن ابراهیم الانصاری الاوسی المقری المالکی

Begins : الحمد لله کثیرا الخ ---- قال و رتبتها مجالس و رشح کل مجلس منها بخطبة و اشعار و حکایات و اخبار، (حاجی خلیفه ۲ : ۳۷۸) - ممکن هے یه اس کا فارسی ترجمه هو - نسخه : تحریر ۱۰۰۵ھ - براکلمن S II 913 (زمان و مکان غیر معین) - نام : نثر الکلام فی قصه یوسف[۴]-

مجموعۂ شیرانی 1212 میں شمس المجالس در قصۂ یوسف[۴] هے dated : 1204، یه وه نہیں هے - وه کتاب عبدالله انصاری هروی[۳] کی هے -

٢٧٦ - بہارستان - ۱۱۳۴ھ : Dated

(۱) اسی مصنف کی کتاب معارج‌الولایت فی مارج‌الهدایت (نقل ۱۱۱۱ھ) در احوال و سیر خواجگان، قلعه میہان سنگه ضلع گجرانواله میں مولوی غلام رسول مرحوم کے پوتے کے پاس هے-

مصنف اپنی تصنیفات ذیل کا ذکر کرتا هے :

viz. جامع‌الحقائق مظهرالشهود فواید الطالبین مظهرالوجود

مظهرالعجائب سلسلة‌الذهب مزرعةالاخره اسرار الهی

مظهرالغرایب جامع‌البحرین در شرح دیوان (شیخ عبدالقادر جیلانی؟)

مهمیز محاکمات (sic) العلماء فی اختلاف‌الصوفیه والفقها، -

حصول‌الوصول اورادالسادات مقصودالسالکین - جامع -

(۲) اسی مصنف (عبدالله المعروف به خلیفه) کی کتاب ''تحقیق المحققین'' قلمی، ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال میں هے - ناقص‌الاخر - دیکھو فهرست، ص ۴۸ -

(۳) اسرار معنوی و انوار مغنوی : مثنوی رومی کے دفتر اول کی شرح، انڈیا آفس میں ہے۔ دیکھو فہرست Ross and Browne ص ۵۲، محمد شاہ کے سنہ ۲ جلوس یعنی ۱۱۳۳ھ میں مکمل ہوئی ۔ نواب حسین خان خویشگی اور (اس کے بھتیجے) سعید خان کی فرمائش سے لکھی ۔ مصنف نے اپنی شروح ذیل کی تصنیف کا ذکر بھی کیا ہے :

بحرالفراسه، خلاصةالبحر، جامع البحرین = (شروح دیوان حافظ)

راحة الاسباح (نسخه اسپرنگر : راحةالاشباح) شرح نزهةالارواح

مخزن‌الحقائق نسخه : شرح کنزالدقائق ۔ (نسخۂ اسپرنگر : و شرح)

نسخۂ اسپرنگر ۹ ربیع‌الثانی ۱۱۳۳ھ کا لکھا ہوا ہے اور فہرست نگار اس کو مصنف کی تحریر بتاتا ہے ۔ نیز دیکھو .Sprenger Oude Cat ص ۴۹۶، تمہید سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف دکن میں بھی رہا ہے۔ علاوہ تصنیفات بالا کے ’شرح حرف عالیات‘ معارج‌الولایت که در بیان مشائخ هندوستان است ۔

(۴) کپور تھلہ ۔ فہرست کتابخانہ مرتب کردہ پروفیسر میترا، طبع لاہور ۱۹۲۱ء ص ۶۵ نمبر ۱۲۳، بحرالفراست ۔ عبید اللہ (معروف بہ عبد اللہ خویشگی قصوری)

اسرار معنوی میں اس کا نام غلام معین الدین عبد اللہ لکھا ہے ۔ اس نسخہ میں لکھا ہے کہ حافظ پر وہ دو اور شروح لکھ چکا ہے ۔

(۵) خلاصةالبحر جامع البحرین (Ethe, India Office Catalogue No. 127 خلاصةالبحر فی التقاط الدرر) ۔

یہ بھی کہ ”ش“ تک شرح قصور میں لکھی گئی ہے بعہد شاہجہان ، اور باقی بیجاپور میں ، کاتب ملا شاہ کبیر ۔ بلا تاریخ ۔

بحر الفراسه کا ایک نسخہ پشاور (اسلامیہ کالج) میں ہے ، ناقص الاخر ، وہاں نام ہے : بحر فراسة اللافظ فی شرح دیوان حافظ ۔

See Rieu's Persian Cat. p. 982.

نوادر القصص ff 3a—15b has a notice or narrative relating to قصور (written Circa 1214 A.H)

تذکرہ نصرآبادی تصنیف ۱۰۸۳ھ: Sprenger Oude Cat. p. 90.

شیخ صؔدا، سعدی شیرازی کی اولاد سے تھا اور معاصر مصنف - ایک عمل جراحی خود پر کیا - اس سے شیراز میں مر گیا - دیوان قصوری: مذکور ہے- یہ کون شخص ہے؟

دیکھو اپنا خلاصہ اخبارالاخیار f 110b نمبر ۷۴ - اللہ داد خان عزیز زئی - صاحب دیوان، قصوری (Sprenger Oude Cat. P 535) - ایک قصوری شاعر کا دیوان رام پور لائبریری میں بھی ہے -

(دیکھو اپنے[1] نوٹ) -

۲۷۷، ۲۷۸- ہیر رانجھا (نثر فارسی) ۱۱۵۷ھ: Dated

ہیر رانجھا فارسی مصنفہ گور داس:

ابتداء: صفت پروردگار ذوالجلال و بیچوں وصف دادار بی‌ھمال و بیچگون

گور داس عرف کھتری قوم کوصلی ساکن قصبہ ستکڑہ عملہ پرگنہ ھمی نگر، کہتا ہے کہ قسمت سے میں قصبہ آصف نگر مشہور بہ میانی عملہ پرگنہ شمس آباد و نمکسار میں مقیم تھا - ایک دن دوستوں میں قصہ ہیر و رانجھا رام نام کھتری عرف گجرال ساکن قصبہ بھیرا سے سنا - اس نے دمودر روڑا ساکن قصبہ جھنگ سیال کا ھندی قصہ ہیر رانجھا خوش الحانی سے پڑھا - میں نے پوچھا دمودر قصۂ ہیر رانجھا سے کیوں کر واقف ھوا - راجہ رام نے کہا میں جھنگ سیال میں گیا تھا، میں نے ہیر کی قبر دیکھی جو وھاں کے زمینداروں نے بنائی ہے - غرہ ماہ ماگھ (ھندی ماہ) لوگ آتے ھیں اور بازار لگتا ہے اور نذریں دیتے ھیں - تین حصے زمینداروں کے، ایک اولاد دمودر ساکن شہر کا، میں نے ان سے پوچھا تم ھندوؤں

حاشیہ ۱ - والد گرامی کے قصور پر نوٹ میں نے کتابی صورت میں چھپوا دئے ھیں -

کو حصہ کیسے ملا - بولے دمودر ہمارا بزرگ تھا - ''و در ابتدای [عنفوان] پیش از تولد او را در خواب الہام غیبی بگوش رسیدہ بود'' کہ ہیر، چوچکی کے سیال ساکن جھنگ سیال کے گھر اور دھیدو معظم خان قوم رانجھا ساکن قصبہ ہزارہ کے گھر پیدا ہونگے اور دونوں عاشق ہونگے - تُو ان کا حال لکھ - اس نے پوچھا وہ کہاں، وہ کہاں - میں دونوں کا حال کہاں سے دیکھوں گا - اور میں شاعر بھی نہیں - جواب لاریبی پھر ملا : تو بھی مقبول ہوا - اور تو جہاں اور جب پہنچنا چاہے گا ہوا سے پہلے پہنچے گا - وہ اسی وقت بیدار ہوا اور شکر کیا - اور اسی وقت خبر ملی کہ ہیر پیدا ہوئی - اسی وقت ہزارہ پہنچا - معلوم ہوا کہ دھیدو بھی پیدا ہوا - گھر آ کر منتظر حقیقت رہا - جب وہ دونوں ملے، وصال ہوا پھر فراق، پھر وصال اور اس کے سامنے غایب ہو کر عالم جاوداں گئے، تو وہ شروع سے آخر تک ان کے ہمراہ تھا - اور ان کا قصہ اس نے ہندی میں درست کیا چنانچہ 'ما مردم ہمیشہ وظائف سر آمدن آں قصہ داریم'، و زمینداران سیال نے چہارم ہمارے جد کے نام مقرر کیا اور ہم کو پہنچتا ہے -

میں 'راجہ رام نے' حقیقت حال ان کی اولاد سے پا کر مشتاق اس سب کا ہوا اور اس حد سے مفصل یاد کیا، جب اس نے مشروحاً بیان کیا میں نے چاہا کہ یہ قصہ جو ہندی میں مشہور ہے اس کو فارسی میں کہوں - مجھے نظم کی لیاقت نہ تھی، نثر میں کہا -

آغاز قصہ و تولد شدن و جوان شدن ہیر

دمودر نے کہا ہے کہ پنجاب میں جھنگ چناب کے کنارے پر اکبر کے زمانہ میں تھا اس میں چوچک خان نام زمیندار عرف سیال سردار تھا - الخ

یہ نسخہ قاضی فضل حق کے پاس ہے - مستعار از حافظ غلام مصطفی حاجی والہ - آخر میں ہے کہ بتاریخ یکم ذی‌الحجہ ۱۱۴۱ در نمکسار تحریر یافت -

منسا رام والے قصے میں تفخیم اور عبارت آرائی سے وہی مواد پھیلا ہوا ہے چونکہ یہ قصہ ۱۱۵۷ھ میں لکھا گیا ہے اس لئے بظاہر مؤخر ہے اور ماخوذ - (میرے والا نسخہ) -

۲۷۹ - شرح دیوان خاقانی

از محمد بن داؤد بن محمد بن محمود شادیابادی (ریو ۵۶۱) - ۴۴ قصیدوں کی مکمل شرح (ریو) - ناقص الاخر -

میرے نسخہ میں آخر سے چند صفحے پہلے (at f. 210) گویا لکھا ھے کہ ۱۰۱۴ھ میں تحریر ہوئی۔

شادی آباد = مانڈو، مصنف بعہد ناصر الدین خلجی تھا جو مالوہ میں ۹۰۶ تا ۹۱۶ھ حکمران رہا۔ (ریو)

مہر: محمد عارف عباسی ۱۱۹۳ -

۲۸۱ - شرح قصاید خاقانی

[درین نسخہ جمعاً ۶۴ قصیدۂ خاقانی را شرح دادہ اند و مولانا تمام مصراع ھای اولی را در اول نسخہ با شمارہ ھای صفحہ نقل نمودہ اند]

۲۸۳ - مرج البحرین (شرح دیوان حافظ)

ورق ۱: شاہ عبداللہ کی تعریف

ص ۲: مدح پیر شطاری محمد غوث شطاری

ص ۴الف، ۹الف: ختمی: سیف‌الدین عبدالرحمن بن سلیمان

ص ۶ب: مخدومی و جدی و استادی --- سیاح البحور میاں سعد اللہ المشہور مخدومی ابن عمر شیخ المنور المشہور در حبس - گوالیار ۹۹۹ھ کا ذکر۔

ص ۹ب: نام کتاب: مرج البحرین

ص ۱۰الف: عہد نور الدین جہانگیر

ص ۱۰ب: تاریخ وفات مرشد نامدار شیخ کمال الدولہ والدین ساکن سپرام (۶ کروہ از الہ آباد) ۔

ص ۱۲الف: تاریخ بیاض ۱۰۳۸ھ: تحفۂ شاھجہان -

ص ۱۳ب: آغاز شرح (نا تمام) -

ص ۱۲۷: ردیف دال پر ختم -

۲۹۵ ـ شرح تحفة الاحرار جامی

آغاز از مناجات چهارم ـ

آخری عنوان : در ختم خطاب کا تیسرا شعر ـ

۳۱۱ ـ طوطی نامه

طوطی نامه کے ۳ نسخے ہیں ، لیکن تاریخ صرف ایک پر ہے ـ 1907-8 Sambat
باقی دو پر نہیں ـ

مہر : ورق : ۵۶ ، ۵۹ الملک ۱۰۳۴ ـ

مہر : ۵۸ ب : گویا = بندهٔ درگاه میرزا بیگ قلندر س ـ مہر : ۵۷ ب : درگاه میرزا حسن بیگ قلندر

مہر : ورق ۹۲ : ماگو کل ش ـ ـ ـ

مہر : ورق ۹۳ب : درگاه مہیش داس ـ

گویا : بندهٔ درگاه توکل کیش شیو داس ـ

۳۱۳ ـ ملفوظات علاء الدوله سمنانی

''ملفوظات علاء الدوله سمنانی غیر مطبوع''

۳۱۷ ـ ملفوظات خواجه احرار

page II of note

A. S. B. No. 1245

الحمد لله لولیه و الصلوة علی نبیه ـ ـ ـ حضرت ایشان نصیرالدین عبدالله بن محمود غجدوانی (خواجه احرار)

نفحات ۴۶۵ پر ''شرح مناقب و احوال این سلسله شریفه را ببعضی از کلمات قدسیه که رقمزدهٔ خامه معارف آگاه ایشان'' ہے ـ

محمد هارون عطار (؟) d. 208

خواجه علاؤ الدین غجدوانی سے ناقل ہے ـ

خواجه عبدالخالق d. 575

طریق خواجگان

فصل الخطاب quoted

عبدالرزاق سمرقند آمدند ـ ـ ـ من خرد سال بودم

مولانا سعدالدین (کاشغری d. 860)

فقیر ابوالحسن

خواجه داؤد 'معاصر جامی[۲]' ـ نسخه born 806 died 895 in the

۳۱۹ ـ مقامات حضرت شاه نقشبند (born 728—died 791 A.H.)

امیر نظام الملک ـ ـ ـ کے لئے ۸۷۶ هجری میں لکھی گئی

مہر = سوح یه وهی هے جس کی تحریر مٹی هوئی هے ـ

خادم امان؟ اضعف العباد سوحي بن حرلهمه ـ ـ ـ (؟)

محمت

کاتب امیر محمد بن امیر محمود الکاتب السمرقندی

جمادی الثانی ۹۰۶ هجری : Endorsement

مبارک بخاری d. 817 : (در روضة الاصفیا)

بقول ریو : محمد بن محمد حافظی بخاری = خواجه پارسا

مصنف خواجه محمد پارسا d. 822 در مدینه، علاؤ الدین محمد بخاری عطار کے کہنے سے لکھی گئی ـ جو ۸۰۲ھ میں فوت هوئے ـ دونوں صاحب شاه نقشبند[۳] کے مرید تھے ـ (ریو ص ۸۶۲) ـ

نسخه برٹش میوزیم کا آغاز : ''حمد و ثنا' بی حد و منتها و شکر و سپاس ـ''

وه نسخه 18th century کی تحریر هے ـ مگر میرے نسخه میں ص ۳ پر مصنف خود کو صلاح* بن مبارک بخاری بتاتا هے ـ وه ۸۷۵ھ میں بتوسط خواجه علاء الدین

حاشیه : *ریو میں صلاح ـ×

عطار خواجه نقشبند کی خدمت میں پیش ھوا - چاھا کہ مقامات جمع کرے مگر رکا، خواجہ نقشبندؒ 791 میں فوت ھوئے تو خلیفہ عطار کی اجازت سے جمع کیا، در ۴ قسم -

قسم (۱) تعریف ولایت و ولی

,, (۲) در شرح ابتداء احوال خواجہ و ذکر سلسلۂ خواجگان

,, (۳) در بیان صفت احوال و اخلاق الخ

,, (۴) در ذکر سایر کرامات و ظھورات و احوال و آثار ایشان -

بابر نامہ میں ھے کہ نظام الملک [خواجہ قوام‌الدین] سلطان حسین میرزا کا وزیر تھا - ۸۷۵ھ میں وزیر مقرر ھوا - امیر محمود کاتب سمرقندی غالباً وھی ھے جس کا حال ''دوغلات'' نے یوں دیا ھے :

مخترع نستعلیق

میر علی تبریزی مخترع نستعلیق
|
مولانا جعفر
|
مولانا عبداللہ آش پز
|
مولانا محمود کاتب سمرقندی (تاریخ رشیدی)

یونیورسٹی کے خطی نسخہ سے مقابلہ کیا - اس کا نام آس پر انیس‌الطالبین لکھا ھے اور مقامات خواجۂ بزرگ، دیباچہ میرا مفصل تر، مگر متن کم و بیش وھی، صلاح وغیرہ کا نام نہیں ھے - خواجہ یوسف کو حافظی بخاری لکھا ھے - دیباچہ کے چند صفحوں کا مقابلہ کیا :

قسم اول : میرے دس ورق، لائبریری کے دو ورق -

قسم سوم کا آغاز اور چند ورق دیکھے - لیکن ملے - حکایات میں کمی بیشی، انیس‌الطالبین و عدۃ السالکین فی مناقب الخواجہ بھاءالدین اصلاح بن مبارک البخاری، بر ۴ قسم، - - - فرغ ۸۷۵،

(یہی یورپی ایڈیشن میں، البتہ اصلاح [الدین] (حاجی خلیفہ) لکھا ھے) -

قوام‌الدین نظام‌الملک خوافی d. 903 A.H.

اس کے لئے آثار الوزراء لکھی گئی جس کے آخر میں اس کا حال دیا ہے۔

۸۷۱ھ میں وہ سلطان ابو سعید کے ہمراہ عراق و آذربیجان گیا اور قم و ری کا گورنر مقرر ہوا۔

۸۷۵ھ میں سلطان کا وزیر بنا (بقول حبیب السیر ۳ : ۳ : ۲۳۱، ۲۴۵)، وہ شہاب‌الدین اسمعیل قاضی خواف کا بیٹا تھا۔ ۸۹۲ھ میں بجرم خیانت معزول ہوا۔ ۹۰۳ھ میں قتل ہوا۔ روضة الجنات بھی اس کے حکم سے لکھی گئی۔

۳۲۱۔ نفحات الانس

تصنیف ۸۸۳ھ، تحریر ۹۶۴ھ، دیکھو ورق ۲۴۶ب۔

(مع تکملہ از لاری در احوال جامیؒ)، تاریخ تصنیف رباعی سے معلوم ہوتی ہے۔ مگر حاجی خلیفہ نے ۸۸۱ھ تاریخ دی ہے۔ ایک سابق مالک کی تحریر ۱۰۳۲ھ۔

غف : حواشی میں بظاہر غف = ملا عبدالغفور لاری شارح۔

ریو ۳۴۹ پر ہے کہ مصنف نے ۸۸۱ھ میں کتابت شروع کی اور ۸۸۳ھ میں ختم کی۔

برٹش میوزیم کا نسخہ تحریر ۹۶۱ھ۔

f : 129 : شیخ عمو (نسخہ ثانیہ : f. 167)

۳۲۲۔ تکملہ مولانا عبدالغفور لاری بر نفحات الانس

آغاز حالات مولانا جامی۔

اساتذۂ و معلمان حضرت ایشان [جامی]

دستور شبان‌روزی ، لباس ، خوش‌خلقی حضرت ایشان [جامی] - محتاجوں کی امداد ، مدرسہ و جامع مسجد کی تعمیر ، personnel ، آپ کی ایک تحریر میں سے اقتباسات۔

معنی مراقبہ ۔ آپ کے بعض تصرفات ۔ آپ کی ان حضرات سے محبت [در برابر اسامی عرفا در کتاب] ۔ آپ کا رسوخ اور اثر

[بجای ''عادت'' در آخر نسخہ کلمہ ''عمارت'' و بجای ''قبلہ'' در آخر نسخۂ کلمۂ ''قبلہ'' تصحیح نمودند]

۳۲۵ ۔ اعتقاد نامۂ جامی

(جو سلسلۃ الذہب کے حصہ اول میں ہے)۔

تاریخ ۱۰۹۲ھ کو بدلا گیا ہے ۔ محمد صالح اصفہانی ایک کاتب Rieu میں مذکور ہے ۔

۳۲۷ ۔ کلمات عبداللہ احرار

پشت جلد: ''تاریخ اس پر ۹۹۰ھ تھی بقول مولوی نجم الدین[1]، جلد ساز کی غلطی سے کٹ گئی۔''

کنز العاشقین اور کلمات عبداللہ احرار کے ۱۴ روپیہ مولوی نجم الدین کو دیئے گئے ۔

۳۲۸ ۔ انوار الحکمہ

دیکھو Rieu ۲ : ۸۳۰ نمبر ۲۰ ۔ وہاں ۹ صفحہ کا رسالہ ۔ بیان یہ دیا ہے :
امام محمد غزالی Moral and religious precepts by [امام صاحب b. 1058/450 A.H. اور d. 1111-12/505 A.H.] ۔

آغاز مثل متن۔

۲- اس کی تقلید میں Ethe [in] Bodleian ص 775 پر اس کو یہی کچھ بتاتا ہے بحوالہ Rieu اور تاریخ (گویا نسخہ کی) ۹ ربیع الاول ۹۱۹ھ/۱۵۱۳ء بتاتی ہے۔

حاشیہ ۱- یعنی مولوی نجم الدین مرحوم و مغفور پروفیسر اورینٹل کالج لاہور - احمد ربانی -

آغاز مثل متن۔

Explaining the Chief duties of a Spiritual Scholar and the usual terms and phrases of the mystical science.

۳۔ تاریخ کتابت (؟) جو Ethe نے دی ہے وہ اس نسخہ میں بھی ہے اور بظاہر کتاب کا جز ہے۔ امام غزالی کا نام کتاب میں نہیں ہے - Rieu کس بنا پر کلام کر رہا ہے؟

یوسفی (یوسف بن محمد) هروی d. circa 950

Letter to Bodleian 21-10-24

Cf. with the Chapter on حکمه with a similar Chapter in انوارالحکمة تبرالمسبوک

Compare also with Nariman's (?) book on the remains of Persian Wisdom from Arabian Sources——

۳۲۹ - رساله سخنان

[سخنان این رساله را مولانا محمد شفیع شمردند که ۱۶۵ می باشد و دربارهٔ این سخنان یادداشتهای ایشانرا در ذیل نقل می نمائیم] -

۳۳ : ۲ آدمی و ۲ تک (؟)

۷۰ : دو چیز محال عقل - خوردن بیش از قسمت -

۷۹ : دو کس را حسرت، تاجر کشتی شکسته.

۱۱۲ : دو کس بحسرت مردند (۱) داشت و نه خورد، دانست نکرد -

۹۰ : هنروری و بے خبری -

۶۶ : دین و دنیا

۵۳ : مشورت با زنان -

۱۰۹ : قاضی

۱۸ : حکمت - بد کشتن صواب

۱۴ : صلح با دشمنان، آزار دوستان

۱۰۲ : عاقل

۱۰۳ : مقامی

۱۱-۱۴، ۱۷، ۱، ۱۹، ۲۵، ۲۶، ۳۰، ۵۴ : دشمنان

۲۳ : بدخوئی

۳۶ : صبر

۳۵ : زود کاری

۳۹ : صحبت بدان

۳۷ : نادان (خاموش)

۳۸ : مجادله با دانا

۵ : عالم ناپرهیزگار

۴۰، ۷۷ : علم و عمل

۶۴ : عالم و سفیه

۸۲ : علم و سوال

۸۱ : غزالی و سؤال

۸۶ : کلام پیش عالمان

۱۰۵، ۱۰۶ : زینت حب (؟) اوائل

۹۵ : پند گیری

۸۳، ۸۴ : صحبت

۸۵ : حلم شتر

۸۸ : دروغ

۱۱۱ : سرو

۹۴ : تأدیب دنیا

۹۹ : عیب پوشی خدا

۱۰۱ : زبر دست و زیر دست

۱۱۰ : قحبهٔ بر (؟)

۲۲، ۹، ۸، ۶۷، ۸۰، ۱۰۷، ۱۰۸ : پادشاه

۶۸، ۷۸، ۹۱، ۱۰۰ : بخل

۶۹، ۷۴، ۹۷، ۱۰۴ : درویش

۷۱ تا ۷۳، ۹۲، ۹۳ : رزق و موت

۲ : تقدیر

۳۳۰ - مکتوبات مجدد الف ثانی

جلد دوم مکتوبات امام ربانی

قبؔ طبع نولکشوری - آخری ورق کسی اور کتاب کا ہے -

سرہندی's death 1034 A.H. or 1035.
No Copy in British Museum or India Office of this Part II.

۳۳۳ - لطائف الحدائق من نفائس الدقائق

On this work see Stephenson's End. of حدیقه XXI—XXV. He believed that only marginal commentary was in existence (as lithographed) but this copy proves the contrary. Moreover he thought the work was completed in 1038—This must be one volume out of two.

Blue pencil figures refer to the pages of the printed edition (نولکشور ۱۳۰۴).

۳۴۷ - مرآت مداریه

See Rieu (2 Manuscripts)

برٹش میوزیم میں بظاھر ۱۸ اور ۱۹ صدی کے دو نسخے، مصنف [قصبہ مکن پور] گیارھویں صدی کا آدمی - نمائشِ لکھنؤ سے خریدا -

۳۴۸ - مناقب غوثیه

چہارم ۵ کی قسم کی علامت بوھار لائبریری کی بعض کتابوں پر دیکھی گئی -

f 284b ۱۱۴۴ھ -

202b پر تاریخ کتابت ۱۱۴۸ھ ۱۸ سنہ جلوس محمد شاہ -

316 فالنامہ ۱۱۴۸ھ -

263b 1149ھ در خانۂ قادر خان ترین ۔

266 حافظ موسیؒ کا شجرہ عالیہ قادریہ ۔

273a مہر: سید باقر بن سید اجمل کی ۱۱۴۰ھ ۔

296a سید باقر، دیوان‌خانۂ چودھری قادر خان، والد محمد سرفراز خان کا ۔

325b لمحررہ، شاعر حسن ۱۱۴۴ھ ۔

328 حسن کا منظوم شجرہ نسب، ظاھراً سید باقر ھی حسن ھے ۔

285b Definitions

287 محمود نامہ ۔

296b ھفت بند کاشی ۔

338 ریختہ اور جا بجا یہی ریختہ بلکہ پنجابی کے نمونے اور ملمعات کے ۔۔۔
فارسی شعروں کے پنجابی شعر میں ترجمے ۔

348b میں پنجابی

425b حساب غالب و مغلوب ۔ اصل کے ورق پر داغ میں $\frac{۱}{۱۰۰}$ کے بعد پھر ۱، ۲،
شروع کر دیا ھے ۔

۳۶۰ ۔ کتاب الاوراد

کتابت ۱۰۸۳ھ/ ۔ تصنیف 1054-1055ھ : (f-18b)

مصنف کی اور کتابیں :

(۱) 14b، 24، 38، 40، 44، 46، 53b عبادات الخواص

(۲) f 53b فضل الکلمہ (۳) مرآۃ الاسرار (فہرست I.O.)

(۴) مرآۃ المخلوقات (۵) نفائس رحمانی

(۶) مرآۃ مداری (۷) مرآۃ مسعودی، مذکور در اوراد

f 65b سید محمد معروف بہ مہدی ۔ f 64 شیخنا عبدالقدوس حنفی [بظاھر چشتی، معروف بہ قطب العالم م ۹۴۴ یا ۹۴۵ھ ۔۔۔ فہرست انڈیا آفس ج ۲ عمود ۸۵۷]

حواله جات کتب : [کتب ابن عربی کے بہت حوالے] f 65 ارشاد الطالبین، منسوب به شیخنا شیخ جلال‌الدین تهانیسری ـ

کیا یہ اوراد چشتی ہے؟ فہرست انڈیا آفس از عبدالرحمن چشتی جو مصنف مرآۃ الاسرار (در حدود ۱۰۶۵ھ مکمل کی) اور مرید و خلیفہ شیخ حامد ـ

عبدالرحمن چشتی کے لئے دیکھیئے سٹوری 1005 ـ مرآۃ العالم میں ترجمہ ہے ـ اوراد چشتیہ کے لیے دیکھو آصفیہ ۳ : ۴۴ (یونیورسٹی لائبریری اور پنجاب پبلک لائبریری) میں نہیں ہے ـ 21-5-61

۳۶۲ ـ سراج العاملین فی سبیل رب العلمین

ورق ۲۲ ـ اوراد مخدوم شیخ بہاءالدین

،، ۱۷۰ ب ـ شیخ طاهر، [بر کنارۀ] غایة العمال [نوشته اند]

[بر پشت جلد ایشان تفصیل ابواب و فصول را نیز مرقوم فرموده اند] ـ

		صفحه نمبر
باب ۱ ـ اعمال قیام لیل	۱۰ فصل	۱
باب ۲	۱۸ فصل	۷۳
باب ۳		۱۷۴
باب ۴	۶ فصل	۱۷۴ب
باب ۵	۲ فصل	۱۸۴
باب ۶	۳ فصل	۱۸۵
باب ۷	۶ فصل	۱۹۴
باب ۸	۲ فصل	۲۳۸
باب ۹		۲۴۱
باب ۱۰	۲ فصل	۲۵۷
باب ۱۱	۱۳ فصل	۲۶۹
باب ۱۲		۳۲۸

باب ۱۳		۳۳۰
باب ۱۴		۳۳۱
باب ۱۵		۳۳۷
باب ۱۶		۳۴۰
باب ۱۷	۳ فصل	۳۴۳
باب ۱۸	۸ فصل	۳۶۳
باب ۱۹	۳ فصل	۳۹۲
باب ۲۰		۴۰۵
باب ۲۱		خاتمه

= ۲۱ باب

۳۶۴ - رساله صیدیه

بذیل India Office Catalogue ۱۷۱۲ دیکھو ریو ۴۸۳ پر: رساله در خواص الحیوان اسی کا نام ہے - برٹش میوزیم کا نسخه مورخه ۱۲۱۳ھ/۱۷۹۹ء -

میرے والا نسخه مورخه ۱۱۸۳ھ ہے - علی حزین کا انتقال ۱۱۸۰ھ میں ہوا - (India Office Catalogue)

۱۱۸۳ھ کا ۸ قدرے مشکوک ہے - وہ خط جس میں سن دیا ہے دوسرے نسخے کے خط سے ملتا ہے -

(۲) رسالهٔ مروارید ''نمقه محمد . . المشتہر بعلی بن ابی طالب بن عبدالله بن علی الجیلانی'' در دہلی در ۱۱۵۸'' -

عجیب بات یه که پہلا نسخه بعد کی کتابت ہے، لیکن ظاہراً کاٹ کر اوراق تجلید کے وقت جوڑے گئے ہیں اور جزء کذا و کذا بعد میں لکھا گیا ہے -

۳۷۰ - (۱) مختصری وافی بقواعد علم قوافی

از جامی، بلاخمن نے اس کا انگریزی میں ترجمه کیا، (ریو ۵۲۶)، تحریر - - - ۹

(۲) صنایع بدایع - میر عطاءالله -

رساله وافی در علم قوافی (فارسی) منتخب از مقطع تکمیل الصناعة از خود عطاءالله بن محمود الحسینی که در فن شعر تحریر نمود باشارت میر علی شیر ۔ ظاهراً یہ عطاءالله بن فضل الله الملقب بہ جمال الحسینی متوفی ۹۲۶ھ ہے جس نے تذکرہ روضة الاحباب علی شیر کے لئے لکھا ۔

رسالۂ اول کے آخر میں کاتب نے بھی سنہ ۹ لکھا ہے شاید نامکمل رہ گیا یا ۹۰۰ مراد ہے اور دسویں صدی ہجری کی تحریر ۔ بعض حواشی رسالہ دوم کے ساتھ ''منہ مدظلہ'' لکھا ہے گویا مصنف زندہ ہے ۔

۳۷۶ ۔ دانش نامۂ جہان

a۱۱۳ پر ہے : این خاتمہ دانش نامۂ جہان است ۔۔۔

مشتملبر تبصرہ و سی و دو وصلہ ۔۔۔ در قصبۂ ۔۔۔ بدخشان ۔

I suspect that this colophon is a later addition

دیباچہ dedicated to بہادر خان خلد الله ملکہ

و این مراتب باسم دانش نامۂ جہان مخصوص میگردد و ترتیب آن تمہید می بآید بر دہ فصل ۔۔۔

دانش نامۂ جہان ۔ برٹش میوزیم ص ۴۳۹ ۔

ریو = بدخشان میں خود آفاقیات دیکھتا ہے ۔ On physics ۔ ترکستان و فارس کا سماع سے ذکر کرتا ہے ۔ رازی (d. 606.A.H.) کو متأخرین سے گنتا ہے ۔ اس سے بہت بعد نہ ہوگا ۔

ذکر فصل + ۲ . اصل + ۴ نتیجہ + خاتمہ ۔ اصل اول ۔ استمالت

اصل یازدهم : محمد مسعودی ۔ در سال خمسین ۔ (صاعقہ) 36=214-250

۳۷۷ ۔ جواہر نامہ

از محمد بن منصور برای ابوالنصر حسن بہادر بانی آق قوینلو ۸۷۳ تا ۸۸۲ھ ۔ خلیل بہادر سلطان اس کا لڑکا ۔

Rieu II : 464 folio, Bodleian no. 1877, 1878, India Office Catalogue 1500

11-3-1943 کے قریب مولوی نجم الدین [لیکچرار اوریئنٹل کالج لاہور] کے قلمی نسخوں پر رپورٹ کی۔ ان میں ایک رسالہ تجارت ہے جس میں تجارت کے شرعی پہلو پر بحثیں ہیں جیسی اس کتاب کے بعض حصوں میں ہیں۔

۳۸۶ - تحفۃ الہند

Rieu 62

Exposition of some of the elegant arts and sciences of ہنود -

تصنیف بعہد عالمگیری - بفرمائش کوکلتاش خاں، والی ملتان،

برائے محمد معزالدین جہاندارشاہ بن شاہ عالم - تصنیف قبل 1086ھ - کتابت ہندوی - مقدمہ ۷ باب:

باب ۱ - پنگل	عروض		
،، ۲ - تک	قافیہ	لغت کا حصہ صرف پھ تک	
،، ۳ - النکار	بدیع	ہے آگے نہیں ہے۔	
،، ۴ - سنگارس	عشق		
،، ۵ - سنگیت	موسیقی		
،، ۶ - کوک			
،، ۷ - سامدرک			

Last two Chapters wanting in the British Museum copy (18th Century) Copy in King's, duplicate in Cambridge.

See Asiatic Researches III. 65. اصطلاحات سنسکرت

Sir William Jones refers to it (?).

بلاخمن یا جیرٹ کے ترجمہ آئین کی تمہید میں Jones کی نکتہ چینی اس کتاب پر دی ہے - India office column 1118 : a rather rare work

حوالے

آخرِ باب ۷ و شروع ۸ نہیں ہے۔ (آخری شروع ہوتا ہے: از فصل ل باب ۱)

تاریخ ۱۱۹۴ھ - 15: Bodleian, Pertsch—Kings :

۳۹۱ - جلیس انیس

سبحة المرجان طبع بمبئی فصل ۴ (ص ۲۳۴ ببعد) -

[این کلمات را مولانا در برابر کلمات: 'سخنوران آفاق' و 'سید علی آزاد' مسطور در صفحهٔ اول کتاب، نگاشته اند] -

۳۹۲ - قوانین تجارت

از الهی‌بخش شوق اکبرآبادی تصنیف ۱۸۰۶ء نقل ۱۸۰۹ء - انڈیا آفس و ریو × - شیرانی کلکشن کا نمبر ۲۱۸۲ قانون التجارت از مصنف گلزار دانش بھی ہے -

۴۰۰ - روضة الاحباب -

مقصد اول کے بعض اجزا - See Rieu 147

سال ۴ تا ۷ with many large gaps and- gap

یونیورسٹی کا نسخہ (A Pe I G) ص ۴۰ ۱ ب -

۴۰۹ - دُر المجالس فارسی - Rieu P. 44. سیف‌الظفر [نسخهٔ ریو: من 'بنوتها'] پوٹھوهاری (قاضی فضل حق) -

۴۲۲ - تاج المصادر و اسامی ترکی

مصنف حاجی تاشکندی تصنیف بعهد شاه عالم محمد - تحریر کتاب ۱۱۵۴ (سنه ۲۳ محمد شاهی) محرر گل محمد هانسوی -

۴۲۴ - بحرالغرائب: در شرح اسماء الله

محمد بن شیخ محمد الهروی ، شاگرد شمس الدین محمد انفراری ، برائے امیر علی شیر - ریو × حاجی ×

کاتب کبیر محمد ، تحریر ۱۰۹۹ھ -

اردو مخطوطے

زیر نظر فہرست میں اگرچہ بنیادی طور پر ہمارا مقصد پروفیسر مولوی محمد شفیع مرحوم کے کتاب خانے میں محفوظ فارسی کے قلمی نسخوں کو ہی رو شناس کرانا تھا لیکن جب ہم نے دیکھا کہ اس کتابخانے میں اردو اور پنجابی کے قلمی نسخوں کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے تو بعض دوستوں کے مشورے سے انہیں بھی فہرست میں شامل کر لیا گیا۔ پھر فارسی، اردو اور پنجابی میں چونکہ ایک گہرا ربط ہے اس لئے بھی ان نسخوں کا فہرست میں شامل کرنا کوئی نا مناسب محسوس نہیں ہوتا۔

جیسا کہ قارئین کرام پوری فہرست کے مطالعہ سے ملاحظہ فرمائیں گے مولوی صاحب مرحوم اس بات کی طرف خاص طور پر توجہ مرکوز فرماتے تھے کہ ان کے حاصل کردہ مخطوطات میں زیادہ سے تعداد ایسے نسخوں کی ہو جو واحد، معاصر، قدیم ترین، نادر، بخط مصنف وغیرہ ایسی صفات سے متصف ہوں۔ چنانچہ اردو اور پنجابی نسخوں میں بھی انہوں نے اس بات کا خاص خیال رکھا ہے جس کے نتیجے میں ہم دیکھتے ہیں کہ اِن گِنے چُنے نسخوں میں بھی تاریخ پنجاب اور نسب نامہ جیسے واحد، مرثیہ میر ضمیر اور دیوان ناسخ و مصحفی جیسے معاصر، معراجنامہ اور مثنوی سحرالبیان کے دیباچے جیسے نادر و قیمتی نسخے موجود ہیں۔

ان میں سے بعض نسخوں پر مولوی صاحب کے نوٹ مرقوم ہیں جنہیں ہم نے ہر نسخے کی تفصیل کے آخر میں بعینہ نقل کر دیا ہے۔ مثنوی سحرالبیان جیسے بعض نسخوں پر تو انہوں نے مضامین بھی شائع کئے لیکن اکثر کے بارے میں ان کا کوئی مضمون نہیں ملتا۔ امید ہے قارئین حضرات کو اپنے تحقیقی منصوبوں میں ان نسخوں کی تفاصیل سے بہت مدد ملے گی۔

محمد بشیر حسین

لاہور، ۱۱/۲/۱۹۷۲ء

۱- ھدایات ھندی یا ھدایت نامۂ ھندی (منظوم)

۱۱۸ ورق، ۸ × ۵ ۳/۴ انچ، سادہ سا نستعلیق خط، ۱۲—۱۴ شعر فی صفحہ
مکتوبہ : محمد مراد بتاریخ ۱۱۶۸ھ/۱۷۵۴ء

تصوف اور فقہ و مذھب کے مسائل پر یہ رسالہ ۲۳ ابواب پر مشتمل ھے اور شیخ داؤد ضعیفی کی تصنیف ھے جسے انھوں نے عربی اور فارسی کتب سے ترجمہ کیا چنانچہ کہتے ھیں :

عربی ھور فارسے الہی کتیک   مسائل ضروری لکھیا دیک دیک (۱۱۷ ب)

شیخ داؤد دکن کے رھنے والے اور عالمگیر (۱۰۹۸—۱۱۱۸ھ) کے معاصر تھے - اپنے نام اور تخلص کے بارے میں لکھتے ھیں :

لقب اس ھوا شیخ داؤد ناؤں   ضعیفی سو اسکی تخلص کا ناؤں (۱۱۷ ب)

کتاب کا نام اس شعر میں بتایا گیا ھے :

ھدایات ھندی کہکر اس کا ناؤں   رکھیا ھور لیایا ھوں ھندیا کی تھاؤں (۱۱۷ ب)

یہ کتاب ۱۱۰۱ھ/۱۶۸۹ء میں مکمل ھوئی :

جو تاریخ ھجرت ھزار یک صدی   ھدایات ھندی تمت . . . .

ع   صدی بارھویں کا لگیا تھا برس

عنوانات فارسی نثر میں ھیں اور سرخ سیاھی میں لکھے گئے ھیں - سر ورق پر عبدالرحمن بن احمد ابوالفخر کی ۱۲۳۷ھ کی مہر لگی ھے -

ابواب و فصول کی تفصیل حسب ذیل ھے :

اول   در شناختن خدایتعالی - اس باب میں ایمان بہ فرشتگان، کتاب، پیغمبران اور قیامت وغیرہ پر فصلیں ھیں -

دوم   در بیان حکم و شرایط ایمان و سنن شریعت   ۷ فصلوں میں

سوم	در بیان استنجا و نجاست پاک کردن و مسائل چاہ	۵ فصلوں میں
چہارم	در بیان طہارت بدن	۱۷ فصلوں میں
پنجم	در بیان مسائل اعتقاد اہل سنت	۳ فصلوں میں
ششم	در بیان نماز مفروضہ و واجبات و سنن	۹ فصلوں میں
ہفتم	در سجدۂ سہو	متعدد فصلیں
ہشتم	در شناختن عدد رکعت ہای فریضہ و سنن وغیرہ	۲ فصلوں میں
نہم	در بیان بانگ نماز و فضیلت آن	۳ فصلوں میں
دہم	در بیان کیفیت نماز مریض	متعدد فصلیں
یازدہم	در بیان نماز مسافر و حد سفر	متعدد فصلیں
دوازدہم	در بیان نماز قضای فوایت	متعدد فصلیں
سیزدہم	در بیان نماز جمعہ و شرایط آن	متعدد فصلیں
چہاردہم	در بیان نماز ہر دو عید	متعدد فصلیں
پانزدہم	در بیان نماز کسوف و خسوف	متعدد فصلیں
شانزدہم	در بیان نماز طلب باران	متعدد فصلیں
ہفدہم	حکم رحلت و تجہیز میت و جنازہ وغیرہ	۴ فصلوں میں
ہیجدہم	در بیان روزۂ رمضان و مسائل روزۂ	۴ فصلوں میں
نوزدہم	در بیان زکوۃ مال و بہائم	۳ فصلوں میں
بیستم	در بیان حج و لوازم آن	۴ فصلوں میں
بیست و یکم	در بیان شناختن کیفیت اسلام از مأمورات و منہیات	۴ فصلوں میں
بیست و دوم	در بیان علم سلوک و امثال شریعت	۵ فصلوں میں
بیست و سوم	فی المناجات و ختم کتاب و مدح بادشاہ اسلام	۳ فصلوں میں

رک : سندھ میں اردو مخطوطات ص ۱۱۸ -

آغاز : اول پاک ہادی کا لی ناؤں مین ہدایت اسی پاک تے پاؤں مین

انجام : اتھی سات تاریخ دن مشتری یو نسخہ مرتب ھوا خشتری

مرتب یو نسخہ اچھو بر دوام بحق محمد علیہ السلام

اس نسخے پر ڈاکٹر مولوی محمد شفیع مرحوم کا نوٹ :

ھدایات ھندی از شیخ داؤد ضعیفی - تصنیف ۱۱۰۱ھ عہد اورنگ زیب - زور: شعراء اردو (؟) نے اس مصنف اور کتاب کا حال دیا ھے - اس کا نسخہ آصفیہ میں ھے اور دو نسخے سر سالار جنگ کے کتابخانے میں - ۲۷/۹/۱۹۶۱ء

۲- دیوان ولی

۱۷ ورق، ۹ × ۵ $\frac{۱}{۲}$ انچ، ۱۱-۱۲ شعر، نستعلیق خط

مکتوبہ : ۱۲ رمضان المبارک ۱۲۵۳ھ/۱۸۳۷ء -

قصاید، غزلیات اور رباعیات پر مشتمل یہ دیوان ولی دکنی متولد ۱۰۷۹ھ/ ۱۶۶۸ء اور متوفی ۱۱۵۵ھ/۱۷۴۲ء کی یادگار ھے - شروع میں سنہری سرلوحہ ھے اس کے بعد حمد و نعت میں تین لمبے لمبے قصیدے، پھر ردیف وار غزلیں اور آخر میں تین چار رباعیاں درج ھیں -

ردیف واؤ، ھاء اور یاء کی کوئی غزل دیوان میں نہیں ھے - آخر میں چار صفحوں پر دوسرے شعرا کے منتخب اشعار نقل ھوئے ھیں -

پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاھور میں بھی اس دیوان کے دو تین نسخے موجود ھیں -

رک : عباسی ۱۹، ۲۰؛ سندھ میں اردو مخطوطات ص ۶۱ -

آغاز قصاید: بی زبان پڑھ[۱] تون اول اول نام پاک خدای عز و جل

آغاز غزلیات : کہتا ھوں تیری نام کو میں ورد زبان کا
کرتا ھون تیری شکر [کون] عنوان بیان کا

۱- دراصل : پر -

انجام : رکھتا ھوں شمع آہ سجن کے فراقمیں
حاجت نہیں چراغکی میری رواق میں
آبحیات وصل سوں سینے کوں سرد کر
جلتا ھوں رات دنمیں[1] پیا تجہ فراقمیں

۳۔ دیوان فغان

۲۴ ورق، ۹ × ۵ ۱/۲ انچ، ۱۳ شعر فی صفحہ، نستعلیق خط، ۱۲۵۳ھ/۱۸۳۷ء کے لگ بھگ لاھور میں کتابت ھوا۔

یہ نادر دیوان اشرف علی فغان کی طبع موزوں کا نتیجہ ھے جو دھلی کے سلطان احمد شاہ (۱۱۶۱-۱۱۶۷ھ/۱۷۴۸-۱۷۵۴ء) کے رضائی بھائی تھے۔ تذکرہ محبوب الزمن (ص ۹۰۸) کے مطابق ۱۱۹۵ھ تک زندہ تھے لیکن سکسینہ (تاریخ ادب اردو ص ۱۴۳) کی رو سے وہ ۱۱۸۶ھ/۱۷۷۲ء میں بمقام پٹنہ فوت ھوئے۔ یہ دیوان غزلیات، رباعیات، فردات اور ایک مخمس پر مشتمل ھے۔ رباعیات و فردات ھر ردیف کی غزلوں کے آخر میں درج ھیں۔ دیوان کا آغاز سنہری سر لوحے سے ھوا ھے۔ شروع میں دو صفحوں پر اور آخر میں چار صفحوں پر دوسرے شعراء کے اشعار نقل کئے گئے ھیں۔

آغاز : نہیں بہارائے کھلانے کو غم مین برین (؟) اپنا
ھمین تو گور میں جا چاک کرنا ھی کفن اپنا
خدا کے واسطے مت لیجیو تو نام سرعت کا
ابہی سر پھور ڈالے گا یہ خسرو کوھکن اپنا

انجام : کوئی بیوفائی مین تجسا ندیکھا
کوئی دلربائی مین تجسا ندیکھا
کوئی تیزرائی مین تجسا ندیکھا
کوئی خودنمائی مین تجسا ندیکھا
خدا کی خدائی مین تجسا ندیکھا

۱- دراصل : دلسن -

۴- مثنوی سحرالبیان

۲۳۸ صفحے، ۹ × ۶ انچ، ۱۱ شعر فی صفحہ ، نستعلیق خط - اس مثنوی کی کتابت مسجد وزیر خان لاہور میں بوقت عصر مکمل ہوئی -

یہ شہرۂ آفاق بزمیہ مثنوی جسے ''بدر منیر و بے نظیر'' اور ''مثنوی میر حسن'' کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے، اردو کے بلند پایہ شاعر میر حسن دھلوی کی جادو بیانی کا نتیجہ ہے جو ۱۱۴۰ھ/۱۷۲۷ء میں پیدا اور ۱۲۰۴ھ/۱۷۸۹ء میں فوت ہوئے - انہوں نے یہ مثنوی ۱۱۹۹ھ/۱۷۸۴ء کو مکمل کی - ان کے معاصر شعراء میں سے مرزا حسن قتیل متوفی ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۷ء نے ''برین مثنوی باد هر دل فدا'' سے اور غلام همدانی مصحفی متوفی ۱۲۴۰ھ/۱۸۲۴ء نے ''یہ بتخانۂ چین ہے بے بدل'' سے تاریخ نکالی -

مثنوی کا آغاز سنہری سر لوحے سے کیا گیا ہے اور اس کے بعد میر شیر علی افسوس کا لکھا ہوا بارہ صفحوں کا مقدمہ منقول ہے -

اس نسخے میں چھ (۶) رنگین تصویریں اور نو (۹) خاکے ہیں جن میں رنگ نہیں بھرے گئے - عنوانات اردو زبان اور سرخ سیاہی میں لکھے گئے ہیں -

اپنی مقبولیت کی بنا پر یہ مثنوی برصغیر میں بارہا شائع ہو چکی ہے - پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں اس کے متعدد قلمی و مطبوعہ نسخے موجود ہیں -

رک : عباسی ۲۲ ؛ سپرنگر ۶۰۹ ؛ سندھ میں اردو مخطوطات ۷۱ -

آغاز مقدمہ : حمد کی لیاقت اسی صانع کو ہی جس نے عناصر اربع کو کہ آپس میں ایک دوسری کی ضد ہیں، اپنی قدرت کاملہ سی ربط دیکر ٹھہرایا اور کیفیت متوسطہ پر مرکبات کی اجسام کو بنایا لیکن انسان کو ہر مخلوق سی شریف تر اور لطیف تر خلق کیا -

آغاز مثنوی : کروں پہلے توحید یزدان رقم — جھکا جسکی سجدی کو اول قلم
سر لوح پر رکھہ بیاض جبین — کہا دوسرا کوئی تجھ سا نہیں

انجام : نئی طرز هی اور نئی هی زبان	نهیں مثنوی هی یهه سحر البیان
غرض جس نے اسکو سنایهه کہا	حسن آفرین مرحبا مرحبا
جو منصف سنیں گے کہیں گے سبھے	نه ایسی هوئی هی نه هوگی کبھے

مولوی صاحب کا نوٹ :

سحر البیان Composed in 1193 (1199?). see sprenger p. 69, printed Calcutta 1805-4 to 1265 etc. Introduction by میر شیر علی افسوس. see گلشن هند S.V.

دیوان درد

۱۴ ورق، ۹ × ½۵ انچ، ۱۱—۱۴ شعر فی صفحه، نستعلیق خط،
مکتوبه : چهارم ماه محرم ۱۲۵۴ھ، بپاسخاطر خواجه خدا بخش جیو۔

اردو کے صوفی شاعر خواجه میر درد متولد ۱۱۳۳ھ/۱۷۲۰ء اور متوفی ۱۱۹۹ھ/۱۷۸۴ء کا یه دیوان غزلوں، فردوں اور رباعیوں پر مشتمل ہے ۔ ایک مخمس اور ایک ترکیب بند بھی رباعیات کے بعد درج ہے ۔ دیوان کے آخر میں چھ صفحوں پر، عظمت، الٰہی بخش اور دوسرے شعرا کا اردو کلام بھی نقل ہوا ہے ۔

یه دیوان لکھنؤ، دہلی اور بدایوں ایسے شہروں میں بارها شائع ہو چکا ہے ۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاهور میں اس دیوان کے متعدد قلمی اور مطبوعه نسخے موجود ہیں۔

آغاز : مقدور همیں کب تیری وصفوں کی رقم کا
حقا که خداوند هی تون لوح و قلم کا

انجام : ایدرد جهان کہین مین دیکھا	وه یار مرا هی جلوه گر تھا
خاموش هو مت جتا کسیکون	آتا هی نظر خدا کسی کون

٦۔ دیوان ناسخ

۱۸۵ ورق، $\frac{1}{2}$۱۰ × ۷ انچ، ۱۳—۱۴ شعر فی صفحہ ۔ نستعلیق خط، قدرے کرمخوردہ ۔

امام بخش ناسخ متوفی ۱۸۳۸ء کا یہ دیوان اکثر خاکی رنگ کے کاغذ پر نقل ہوا ہے لیکن کہیں کہیں ہلکے نیلے رنگ کا کاغذ بھی استعمال کیا گیا ہے ۔ حمد و نعت کے بعد الفبائی ترتیب سے غزلوں کو لکھا گیا ہے ۔ آخر میں ۳۴ قطعات، ۱۰ رباعیات اور ۸ تاریخیں درج ہیں ۔ آخری قطعۂ تاریخ ۱۲۵۱ھ/۱۸۳۵ء کا کہا ہوا ہے ۔ ان قطعات میں نواب محسن الدولہ اور نواب حسام الدولہ کے نام آتے ہیں ۔

ردیف ڈ، ژ، ط، ظ، غ، ق، میں کوئی غزل نہیں ہے ۔ قرائن سے معاصر نسخہ معلوم ہوتا ہے ۔

اس دیوان کا ایک قلمی نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور کے ذخیرہ شیرانی میں بھی محفوظ ہے ۔

آغاز : اقرار نبوت ہی اقرار خدا کا انکار امامت میں ہی انکار خدا کا

انجام : وہ خط نہیں لکھتی تو ہی کیوں دل تنگی
تازہ یہ زمانیکی نہیں نیرنگی
ہمنی بہی کیا نامیکا لکھنا موقوف
اب اپنی قلم کو بہی ہی عذر لنگی

ڈاکٹر مولوی محمد شفیع مرحوم کا نوٹ :

دیوان ناسخ قلمی، معاصر ۔ ناسخ کے قلمی دیوان تین تھے ۔ غالباً یہ دوسرا یا تیسرا دیوان ہے ۔ دیوان Copy in شیرانی collection of one

See Rieu's note on page 25.

۷۔ دیوان مصحفی (دیوان دوم)

۱۷۰ ورق، ۱۰ × ۶$\frac{1}{2}$ انچ، ۱۳ شعر، نستعلیق خط ناقص الاخر اور کرمخوردہ - سر ورق پر ۱۲۰۴ھ کی مہر، جو مسخ کر دی گئی ہے -

مولانا غلام ہمدانی مصحفی متولد ۱۱۶۴ھ/۱۷۵۰ اور متوفی ۱۲۴۰ھ/ ۱۸۲۴ء کے دیوان کا یہ معاصر نسخہ غزلوں اور رباعیوں کے علاوہ دو مخمسوں، ایک ترکیب بند اور ۵ چھوٹی چھوٹی مثنویوں پر مشتمل ہے - وہ عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں کے جید عالم اور بلند پایہ شاعر تھے - تینوں زبانوں میں شعر کہنے اور نثر لکھنے میں انہیں برابر کا ملکہ حاصل تھا جس کی بنا پر ان کا شمار اپنے وقت کے بہت عالی رتبہ علماء میں ہوتا ہے -

پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں ان کے دو قلمی دیوان موجود ہیں - ایک ان کی فارسی کتاب 'مجمع الفواید، کے ساتھ اور دوسرا الگ -

رک : آصفیہ : ۱ : ۲۸ -

آغاز : خورشید کو سایہ میں زلفوں کی چھپا رکھا
چتونکی دکھا خوبی سرمہ کو لگا رکھا

انجام : ہوی مصروف تعزیت اب و عم ہوگیا خانہ خانۂ ماتم
آخر کار با زبان درد روی مان کر کی یہ بیان درد

مولوی صاحب کا نوٹ :

دیوان مصحفی کمیاب و نادرالوجود، دارائے یک نشان مہر ۱۲۰۴ھ -

۸- مرثیہ شہادت حسین

۷ ورق ، $8\frac{1}{2}\times 6$ انچ ، مبتدیانہ نستعلیق خط، ۱۲ شعر فی صفحہ

مکتوبہ : ۲۱ شوال ۱۲۴۱ھ/۱۸۲۶ء (نسخۂ معاصر) -

یہ مرثیہ میر مظفر حسین ضمیر لکھنوی کی طبع موزوں کا نتیجہ ہے - وہ مصحفی کے شاگرد تھے اور مرثیہ گو شعرا میں انہیں ایک نمایاں حیثیت حاصل ہے -

کاتبِ نسخہ نے تاریخ کتابت کے ساتھ مندرجہ ذیل کلمات کا اضافہ کیا ہے -

''از عنایات جناب میر ضمیر صاحب دام ظلہ ، بخوبی مقابلہ کردہ شد''
ان کلمات سے ظاہر ہے کہ یہ نسخہ ضمیر کی زندگی میں لکھا گیا -

آغاز : نکلا جو سر مہر گریبان سحر سی
انجم کی کہر گرگئی دامان سحر سی
مہتاب کا رنگ اوڑ گیا سامان سحر سی
روشن ہوا صحرا رخ تابان سحر سی

انجام : غش آگیا اوسوقت رسول عربی کو
جبریل نے گودیمین لیا آکی نبی کو
اب تاب ضمیر جگر افگار نہیں ہی
یارا مجھی تحریر کا زینہار نہیں ہی

۹- نسب نامۂ سردار بہادر سید محمد شاہ کمیدان

۱۸ ورق، $8\frac{1}{2}\times 8\frac{1}{2}$ انچ ، ۱۵ سطر فی صفحہ، نستعلیق خط، ۱۸۶۴ء کے قریب کی کتابت -

محمد شاہ کمیدان رنجیت سنگھ، اس کے بعد کھڑک سنگھ، کنور نونہال سنگھ، رانی جندا، مہاراجہ شیر سنگھ، فتح سنگھ اور دلیپ سنگھ کے زمانے میں توپخانہ میں

ملازم تھا ۔ اس کا باپ امام شاہ بھی توپخانہ کا کرنیل تھا ۔ محمد شاہ نے ۱۸۶۱ء میں پنشن حاصل کی ۔ پنشن حاصل کرنے کے چند سال بعد ۱۸۶۴ء میں اس نے یہ رسالہ ترتیب دیا، جس میں انگریزوں اور سکھوں کی لڑائی کے علاوہ ۱۸۵۷ء کے حالات بھی درج ھیں ۔ آخر میں ایک ضمیمہ ھے ، جس میں اس نے اپنے اور اپنے باپ کے حالات زندگی بیان کئے ھیں ۔ مصنف کا شجرۂ نسب حسب ذیل ھے :

قمرالدین شہسوار ایرانی (بعہد نادر شاہ)
متوفی ۔ ۱۱۷۸ھ

سید نیاز (قمرالدین کا داماد)

سید امیرالدین
متولد ۱۱۵۴ھ شہید ۱۲۱۳ھ ۔
ملازم دربار لکھنؤ

سید حسین
(جوانی میں مارا گیا)

سید امام شاہ متولد ۱۱۹۹ھ
شہید ۱۹۰۲ سنگرات

سید محمد حسین
متولد ۱۲۰۲ھ

دوسری بیوی سے

ایک بیوی سے

سید محمد شاہ (۱) — اکبر شاہ (۲) — سید حسین شاہ (۳) — سید چراغ شاہ (۴)

سید عنایت شاہ

نسخے کا آغاز سنہری سرلوحے سے ھوا ھے ۔ عنوانات سرخ سیاھی میں لکھے گئے ھیں ۔ تاریخی معلومات کے اعتبار سے بہت اھم نسخہ ھے ۔

آغاز : آغاز حال آمد سید قمرالدین شہسوار از ملک ایران بطرف ھندوستان بموجب شنیدہ [از] زبان بزرگان و نیز از تواریخ نادری، واضح ھوکر قلمبند کیا جاتا ھے ۔

انجام : فرزند سید سردار علی ھنوز بعمر تخمیناً یازدہ سال کے ھی اور بہ نوشت و خواند کتب فارسی و انگریزی مشغول ھی والدعا ۔

۱۰۔ تاریخ پنجاب

۳۱۳ ورق، (۴۰ ورق ۱۲ × ۷ ۱/۲ انچ، ۲۲ سطر اور ۲۷۳ ورق ۱۲ × ۶ انچ ، ۱۵ سطر)
نستعلیق خط - تیرھویں صدی ھجری کے اواخر کی کتابت ۔

دو حصوں پر مشتمل یہ تاریخ مفتی تاج الدین ابن مفتی امام الدین لاھوری کی تصنیف ہے۔ ۱۸۶۷ء میں اسے عمائدین لاھور مثلاً بیج ناتھ، دیوان رتن چند، فقیر سید شمس الدین، دیوان شنکر ناتھ اور پنڈت رادھا کشن وغیرہ نے اس تاریخ کو لکھنے پر مأمور کیا ۔ اس تاریخ کی تصنیف میں اس نے تاریخ فرشتہ، سلسلة الملوک خلاصة التواریخ، واقعات ھند، جغرافیا پنجاب اور تاریخ مہنگہ ناتھ وغیرہ سے فائدہ اٹھایا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے حالات اس نے اس کے پس ماندگان اور رؤسا سے پوچھ کر لکھے ۔ دراصل اسے لاھور کی تاریخ لکھنے کے لئے کہا گیا تھا لیکن اس نے پہلے پنجاب کی تاریخ لکھی اور پھر لاھور کی۔ اس تاریخ میں ایک مقدمہ اور دو باب ھیں ۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

باب اول، اس میں چار فصلیں ھیں ۔

فصل اول، در بیان انہار پنجاب و دوابہ ھا ۔

فصل دوم، احوال حکام و سلاطین پنجاب از قدیم تا عہد احمد شاہ ۔

فصل سوم، حالات سکھاں ۔

فصل چہارم، در بیان عملداری سرکار انگریزی ۔

باب دوم، اس میں بھی چار فصلیں ھیں ۔

فصل اول، در بیان تحصیل لاھور ۔

فصل دوم، در بیان تحصیل قصور ۔

فصل سوم، در بیان تحصیل شرقپور۔

فصل چہارم، در بیان تحصیل چونیاں ۔

کسی اور لائبریری کی فہرست میں اس تاریخ کا ذکر نہیں مل سکا ۔ اس بنا پر واحد نسخہ معلوم ھوتا ہے۔

آغاز : المنت للہ کہ با جان محمودہ و روان مسعودہ جناب دبلیو سمایت صاحب بہادر دپٹی کمشنر لاہور نے حسب الارشاد حکام اعلیٰ، واسطے لکھنے تواریخ ضلع لاہور کے ...... مجھ نا چیز ...... کو واسطے اس حکم کے مقرر کیا اور میں نے بجاآوری خدمت مفوضہ وسیلۂ بہبودی و حیلۂ خوشنودی سرکار سمجھ کر مشغول تعمیل ہوا -

انجام : علاوہ اس کے اوسنی[1] اکثر حالات اولیاء کرام اور ہنود کا جو کہ خلاف عقل و قیاس تھا بہت طوالت سے لکھا اور ایہاں اختصار بکار تھا اور نہ غرض اخبار کرامات و استدراج [مقامات] سی کیونکہ یہہ چرچہ فرع علم فقہ و طریقت هی نہ ضروریات ما نحن فیہ سی -

مولوی صاحب مرحوم کا نوٹ : f, 2,38 [سے ظاہر ہے کہ] کہ مفتی قاضی لاہور تھا - احمد بن عبداللہ شوریانی قصوری کے لئے دیکھیں نزہۃ الخواطر جلد ۵ - ۱۷۲ پر ذکر ملتان -

---

۱۱- قصہ شہادت حسین (منظوم)

۳۲ ورق، ۸½ × ۶، ۱۳ شعر فی صفحہ، مبتدیانہ نستعلیق خط، تیرھویں صدی ھجری کے اواسط کی کتابت -

یہ قصہ جو در اصل وفات نامۂ حضرت امام حسین علیہ السلام ہے، خلیفہ اسد متخلص بہ عاصی کی طبع موزوں کا نتیجہ ہے۔ عاصی 'حسن پور' کا باشندہ تھا جو دریائے گنگا کے کنارے ایک بستی ہے۔ اس نے یہ قصہ اسی (۸۰) برس کی عمر میں فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا چنانچہ کہتا ہے -

کہ تھی فارسی میں لکھی یہہ وفات
سو پڑھتے تھیں سب عورتیں دن و رات

۱- یعنی صاحب تحقیقات چشتی -

زبان فارسی سی کیا هندوی
الهی نهو مجه کو شرمندگی

حمد و نعت و مناجات کے بعد اصل قصه بیان کیا ھے یه ترجمه اس نے ۱۲۴۴ھ/ ۱۸۲۸ء میں نظم کیا جیسا که مثنوی کے آخری شعر سے ظاھر ھے۔

آغاز : کروں هوں ادا پہلی حمد خدا
پھر اوس بعد نعت شفیع الورا
کہوں نام اول خدای جہان
که جس سے هی قائم زمین آسمان

انجام : کیا ختم کہه بیتیں دو یک ضرور
که واللہ اعلم بذات الصدور
یه سن باره سو اور چوالس کہا
ز هجرت رسول شفیع الورا

۱۲۔ تبیین الاوزان

۲۰ صفحے، ۸ × ۶ انچ، ۱۶—۱۸ سطر، نستعلیق خط ،
مکتوبه : غلام حسین مدرس قصور ۔ مطبوعه نسخے کی نقل معلوم هوتا ھے ۔

یه رساله حکیم رحیم بخش ملتانی کی تصنیف ھے ۔ چونکه اکثر دواؤں کے لئے ان کی مقداروں کو جاننے کی ضرورت هوتی ھے اس لئے انهوں نے مقداری اوزان کے بارے میں یه رساله ترتیب دیا ۔ یه اوزان لغت کی طرح حروف تہجی کے اعتبار سے بیان هوئے هیں ۔ اس رسالے میں کسی فارسی مخطوطے کا ایک ورق بھی پڑا ھے جس پر چند اوزان مثلاً برنج، رتی، ماشه، درم اور مثقال وغیره درج هیں۔

اطباء کے لئے بیحد مفید رسالہ ھے۔ یہ رسالہ مطبع گلزار محمدی لاھور سے شائع ھو چکا ھے۔

آغاز : حمد بی عدد و بی اندازا[1] اس عاجز نواز کو سزاوار ھے کہ جس نے ھر ایک شے کے وجود کے لئے اس کے لائق ایک اندازہ مقرر فرمایا

انجام : پرمان ترسرین کا ایک بٹہ چھتیس $\frac{۱}{۳۶}$ اس تقدیر سے خر دل کا $\frac{۱}{۱۰۸۰}$ ھوتا ھے -

---

۱۳ سریع الفہم

۲۴ ورق، ۸ × ۵ انچ، ۱۴ سطر، نستعلیق خط ،
مکتوبہ : ولی اللہ، تیرھویں صدی ھجری کے اواسط میں ،

علم حساب پر یہ رسالہ رام چندر مدرس علوم انگریزی ، مدرسہ سرکار دھلی کی تصنیف ھے۔ اس میں ایک مقدمہ اور حسب ذیل آٹھ باب ھیں :

پہلا باب : صحیح عدد کے بیان میں - آٹھ فصلوں پر مشتمل -

دوسرا باب : کسر کے بیان میں - آٹھ فصلوں پر مشتمل -

تیسرا باب : اربعہ متناسبہ کے ذکر میں -

چوتھا باب : مساحت کے بیان میں - اس میں تین فصلیں ھیں -

پانچواں باب : خرید و فروخت اشیاء کے بیان میں -

چھٹا باب : تحریر کواغذ فاضل، باقی بٹائی وغیرہ کے دستور میں -

ساتواں باب : اون حسابوں کے ذکر میں کہ بطور لطیفہ ھیں -

آٹھواں باب : سوالات مشکل کے بیان میں - اس میں تین فصلیں ھیں -

آغاز : بعد حمد اور ثنای خالق کی ظاھر ھو کہ یہ مختصر رسالہ علم حساب میں مسمی [بہ] سریع الفہم، نیازمند خلائق رام چندر . . . . . نے واسطے مبتدیوں اور نو آموزوں کی تألیف کیا -

---

۱- دراصل انبار -

انجام : تیسرا سوال : دس کے ایسی دو ٹکڑے کرو کہ حاصل ضرب ان کا ستائیس[1] ہو، فقط

١۴- مجالس

٥۴ ورق، ٨½ × ٦، نستعلیق خط، ١٣ سطر، تیرھویں صدی ھجری کے اواسط کی کتابت۔

مذھبی اور اخلاقی مسائل پر یہ رسالہ احمد یار خان بریلوی (ورق ٥۴، س ۴) کی تصنیف ھے۔ سال تصنیف معلوم نہ ھو سکا۔ قیاساً بارھویں صدی ھجری کے اواسط یا اواخر کی تصنیف معلوم ھوتا ھے۔ رسالے میں کوئی ابواب و فصول نہیں ھیں بلکہ مذھب کے متعلق مختلف اور متفرق مطالب پر حاوی ھے۔

اس رسالے کے آخر میں چھ صفحوں پر مشتمل ایک عربی دعا منقول ھے جس کے پہلے چار صفحوں کا بین السطور اردو ترجمہ ھوا ھے۔ اس دعا کی کتابت عماد الدین کاتب نے ١٢٥٧ھ/١٨۴١ع میں کی ھے۔

آغاز : حمد اور شکر اوس ذات واجب‌الوجود کو لائق ھی کہ جسنی پہلی سب سی نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو نور احدیت سی پیدا کیا۔

انجام : جو اس متبرک مجلس میں بسبب تعظیم و تکریم رسول کریم صلعم حاضر ھوی سب حاجتیں دینی اور دنیوی حاصل کری آمین یا رب العالمین ......

دست دعا اوٹھایکے چاھی مری نجات
رکھتا ھی عرض اتنی یہہ بندہ گنہگار

١- ممکن ھے یہ لفظ 'اکیس' ھو۔

۱۵- رسالہ پیمائش

۱۳۱ صفحے، ۱۰ × ۶ انچ، نستعلیق خط، ۱۶ سطر فی صفحہ -
مکتوبہ : ۲ بیساکھ ۱۹۱۴ بکرمی مطابق ۳۰ ماہ اپریل ۱۸۵۷ء ، کرمخوردہ

علم حساب، پیمائش، ہندسہ وغیرہ پر یہ رسالہ رڑکی کالج کے ماسٹر بہاری لعل کی تصنیف ہے - یہ رسالہ شائع ہو چکا ہے اور موجودہ نسخہ منشی عمر الدین کی فرمائش پر کسی مطبوعہ نسخے سے نقل ہوا ہے - اس رسالے میں حسب ذیل پانچ باب ہیں -

باب اول : پیمائش خطوط کے بیان میں -

باب دوم : پیمائش سطوح کے بیان میں -

باب سوم : پیمائش سطح مجسم کے بیان میں -

باب چہارم : پیمائش مجسم کے بیان میں -

باب پنجم : در سوالات متفرقہ -

آغاز : بعد حمد ثنای خالق کائنات و درود [بر] جناب [فخر] موجودات کے یہہ رسالہ در باب پیمائش خطوط و سطح مستوی و مجسم -

انجام : .... اوس دائرہ کا جوکہ گرد اوس مثلث کی کھینچا جاوی معلوم ہوا تو اوس کے باقی کے ضلع دریافت کیا چاہتی ہیں - تمام شد -

١٦۔ حزب البحر امام شاذلی (رسالہ)

۴ ورق، $\frac{1}{2}$ ۸ × ٦ انچ ، مبتدیانہ نستعلیق خط ۱۳ سطر فی صفحہ ، تیرھویں صدی ھجری کے اواسط کی کتابت ۔

مختلف مرادوں اور کاموں کے لئے دعاؤں اور تعویذوں پر مشتمل یہ رسالہ امام شاذلی کے رسالے کا ترجمہ ہے ۔ مترجم کا نام معلوم نہیں ہو سکا ۔

آغاز : جان کہ حزب البحر امام شاذلی بیچ سب مہموں دنیا کے مجرب ہے اور مشائخ طریقت نے فرمایا ھی کہ ھر گز ساتھ نا اھل کے نہ سکھلاویں ۔

انجام : ای پر واسطے سلامتے ایمان غارت شیطانکے سے ھر روز دس بار پڑھے اور جو ساتھ اس محل کے پہنچے کہ . . . . اور حاصل اس کے بہت ھیں واللہ اعلم ۔

پنجابی مخطوطے

۱۔ تفسیر سورہ الرحمن (پنجابی نظم)

۱۵ ورق، ۹ × $\frac{1}{2}$۵ انچ، ۷ شعر فی صفحہ، مبتدیانہ نستعلیق خط،
مکتوبہ عبدالوہاب خلف حافظ غلام مرتضی، ساکن کوٹ اعظم،
بتاریخ اول جمادی الثانی ۱۲۷۷ھ/۱۸۶۰ء۔

سورۂ رحمن کی یہ تفسیر مولانا کبریا کی طبع شاعرانہ کا نتیجہ ہے۔ مصنف کے حالات زندگی کہیں سے معلوم نہ ہو سکے۔ پہلے ۲۴ شعر حمد باریتعالیٰ میں، پھر ۱۳ شعر نعت رسول مقبول صلعم میں اور پھر تفسیر شروع ہوتی ہے۔ آیات کو سرخ روشنائی کیساتھ جلی قلم میں لکھ کر نیچے یہ منظوم تفسیر لکھی گئی ہے۔

آغاز : حمد الہی راتیں دیہیں ہر دم کراں پکاراں
جس نبیے محمد نور نورانی کیتا شہ سرداراں

انجام : کہہ الکبریا تیری تائیں ہور کسیدا ناہیں
طفیل صفت ایس تیری مینوں رکھیں وچہ پناہیں
تبرک کارن حاصل معنی لکھ آیات سنائے
ہور چندا[1] مسلے وچہ رسالے ہندی جوڑ بنائے

۲۔ معراجنامہ (پنجابی نظم)

۲۶ ورق، ۹ × $\frac{1}{2}$۵ انچ، ۱۴ شعر فی صفحہ، مبتدیانہ نستعلیق خط۔ ۱۲۷۷ھ/۱۸۶۰ء کے لگ بھگ کی کتابت، ناقص الاخر۔

مصنف کا نام اور حال معلوم نہ ہو سکا۔ البتہ زبان و بیان سے ظاہر ہے کہ وہ کوئی دکنی شاعر تھا۔ حمد و نعت کے بعد ابواب کی ترتیب یوں ہے:

۱۔ دراصل : چن

باب در بیان آسمان اول - باب در بیان آسمان دوم تا هفتم - باب در بیان عرش عظیم -

آغاز :
اول نام اللہ سون بولوں ابد
ثنا ہور صفت اس کی ھی بیعدد
ثنا اوس آپر نت سزاوار ھی
کرنہار قدرت میں کرتار ھی

انجام :
نبی نی جو دیکھی تھی جا عرش پر
کہی بات او سبہ پھر آ سر بسر
جتی خلق سنکر آمنا کئے
سچی بات تیری گواھی دیہی

اسکے بعد آٹھ صفحوں پر اس یہودی کا قصہ ھے جس نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا تھا - یہ قصہ ناقص رہ گیا ھے - اس کا آخری شعر یہ ھے :

کہ ناچن کلاونت بہت بنت سون
سو بہاجن شتابان گیتے وھاں سون

۳- قصہ جانعالم انجمن آرا (پنجابی نظم)

۹۳ صفحے، ۷ × ۱/۲ ۵ انچ، ۱۳ شعر فی صفحہ، سادہ سا نستعلیق خط،
مکتوبہ : تیرھویں صدی ھجری - اول، آخر اور وسط سے ناقص،

اس عشقیہ مثنوی میں شہزادہ جانعالم اور اس کی محبوبہ انجمن آرا کے عشق کی داستان بیان ھوئی ھے - مصنف کا نام پیر بخش ھے جس کے حالات زندگی دستیاب نہ ھو سکے - مثنوی میں متعدد بار اس نے اپنا نام نظم کیا ھے - مثلاً

پیر بخشا ھن خواب بشارت اگی آکھ سنائیں (ص ۲۰)
پیر بخش کر رخصت اسنوں نا چراپتے لائیں (ص ۴۲)

آغاز : نام نشان نہ دسیا [میںنوں] نا کجھ پتا نشانی
جان میریدی دشمن ہوئی غصہ بربلو (؟) فانی

انجام : چھڈیا قالب بندر والا اندر طوطے آیا
طوطے دی پھٹکار پنجر وچہ بندر مردہ پایا

۴۔ قصہ سسی پنوں (پنجابی نظم)

۱۸ ورق، ۸ × ۵½ انچ، ۶½ شعر فی صفحہ، مبتدیانہ نستعلیق خط،
مکتوبہ : تیرھویں صدی ھجری -

پنجابی زبان کے ملتانی لہجے میں یہ قصہ، حسن نامی ایک شاعر کی تصنیف ھے جسکے حالات زندگی اور زمانہ وغیرہ معلوم نہ ہو سکے - پہلے سات صفحوں پر پنجابی قطعات و رباعیات درج ھیں اور انکے بعد مثنوی شروع ھوتی ھے -

آغاز : لکھیا روز ازل دا ھرگز پھریا کوئیں نجاندا
قلم دتا لکھہ ھر بندی کوں خط سبھو خوشیاندا

انجام : پیا سوال قبول پنوں دا وقت آھا سچیاراں
حسن سچا عشق جنہاں تینہاں اونتھی باغ بہاراں

۵۔ قصہ پنجابی (منظوم)

۹۰ صفحے، ۸ × ۶ انچ، ۱۱—۱۹ شعر فی صفحہ، ۱۹۴۰ء کے قریب کی کتابت -
ناقص الطرفین،

پنجابی کے ملتانی یا بہاولپوری لہجے میں یہ قصہ کلیم نامی ایک شاعر کی طبع موزوں کا نتیجہ ھے جو اپنے نام ھی کو تخلص کے طور پر استعمال کرتا تھا - دراصل یہ قصہ ”حافظ جمال“ کی فارسی مثنوی کا پنجابی ترجمہ ھے جسکے متعلق

کلیم نے کہا ھے :

اول حافظ جمال آ کھے روایت   پچھے احقر کلیم آکھے روایت (ص ۸)

کلیم بہاولپور کا باشندہ تھا اور اس نے یہ قصہ نواب صادق، والی ریاست بہاولپور کے زمانے میں نظم کیا ۔ نواب مذکور کی مدح میں کلیم کا یہ شعر قصے میں ملتا ھے ۔

سنو تعریف عادل نامور دی   امیرالملک صادق شیر نر دی

وہ اپنے قصے میں فارسی اصل کے اشعار بھی جا بجا نقل کر دیتا ھے ۔

آغاز : تھیا فرمان عاجز تے پدر دا   عظیم الشان تے عالی قدر دا
دلش از درد حق فرسودہ می بود   ز دیگر دردھا آسودہ می بود

انجام : سخی دی سلطنت دارالخلافت   بہاولپور رکھدے بے کثافت
الہی آرزو ھائی کہ دارم   بر آن حاجت روا کن کامگارم

اشاریہ

(اماکن و اشخاص و آثار)

فہرست اماکن

آذر بائیجان ۴۶۳، ۵۳۳

آصف نگر میانی ۵۲۷

آگرہ ۲۷، ۳۶، ۳۹، ۵۵، ۵۷، ۵۸، ۱۱۴،
۲۲۰، ۵۰۳

آلمان ۳۰، ۳۷۰

آندہ، جبل ۳۲۲

ابہر ۳۲۲، ۳۲۳

ابیورد ۲۲۳

اٹاوہ ۱۰۸

اجمیر ۹۴، ۱۰۵، ۳۴۵

اجودھن ۴۱۵

احمد آباد ۱۷۷

ادرنہ ۳۸۷

اردبیل ۳۲۲، ۴۵۷،

اردستان ۴۸۲

ارس ۱۰۴

ارک، قلعہ ۵۲۳

ارمینہ صغریٰ و کبریٰ ۴۶۳

اروپا ۴۰۹

استنبول ۳۸۸

اسلامبول ۱۱

اصفہان ۹۲، ۱۷۴، ۳۱۴، ۴۸۷، ۵۰۸

افغانستان ۵۲

اکبر آباد ۱۷، ۵۵، ۲۲۱، ۵۰۶،

الموت، قلعہ ۳۲۲

الہ آباد ۴۰، ۵۶، ۱۰۱، ۵۲۹

امرتسر ۲۸۵

امریکہ ۵۰۱

انبیر، ریاست ۵۱

انطاکیہ ۹

اودہ ۵۶، ۳۹۴، ۵۰۵، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۶

اودے پور ۴۶

اورنگ آباد ۱۰۸

اوڑیسہ ۵۴، ۵۶

ایبٹ آباد ۴۹۸

ایران ۱۴، ۱۷، ۲۵، ۲۸ تا ۳۰، ۴۳، ۴۵،
۵۲، ۶۹، ۹۶، ۱۰۴، ۱۱۱، ۱۱۴، ۱۱۵
تا ۱۱۸، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۳۹، ۱۴۸،

۱۵۴، ۱۵۹، ۱۶۹، ۱۷۵، ۲۰۱، ۲۳۰،
۲۳۲، ۲۴۸، ۳۲۲، ۳۳۲، ۳۶۴، ۳۸۶،
۳۸۸، ۴۰۹ تا ۴۱۲، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۷۳،
۴۸۳، ۵۰۸، ۵۵۵
ایشیا ۳۲۳، ۵۰۱
ایلایستان ۳۲۲
بابل ۳۲۲
باکو ۱۰۴
باخرز ۳۲۲
بالا کوٹ ۲۹۴
بحلور ۳۹۳
بخارا ۱، ۸۰، ۱۴۰، ۲۷۰
بداؤں/بدایون ۴۸۱، ۵۵۱
بدخشان ۲۰۸، ۳۲۲، ۳۲۶
بدر ۲۴۱
برار ۵۰۹
بروجرد ۳۲۲
بروسہ ۴۷۸
بریلی ۱۰۶ ۲۲۲، ۵۰۹،
بسطام ۳۲۲
بصرہ ۳۲۲
بغداد ۴۸۵، ۴۸۱، ۳۲۲
بکور ۳۲۲
بلب گڑھ ۴۷۶ نیز رش بلم گڑھ
بلبع، قلعہ ۴۵۵

بلخ ۳۲۲
بلغار ۱۰۴
بلگرام ۱۸، ۵۳
بلم گڑھ ۴۷۷ نیز رش بلب گڑھ
بمبئی ۳، ۱۲، ۲۸، ۳۱، ۶۱، ۶۶، ۹۳،
۱۰۶، ۱۱۹، ۱۵۴، ۱۶۱، ۱۶۲ ۲۷۷،
۳۰۰، ۳۰۲، ۳۱۵، ۳۳۳، ۴۳۸، ۴۷۵،
۵۴۳
بنگال ۳۶، ۱۰۶، ۴۶۵، ۴۷۵، ۴۸۰، ۵۲۵
بنگالہ ۲۳، ۳۶، ۵۴، ۵۶، ۷۵
بنور ۳۶۲
بوشج ۳۲۲
بہار ۲۱، ۵۶، ۴۶۶
بہاولپور ۵۶۶
بھرتپور ۴۷۶
بھکر ۲۷
بھوپال ۳۴۳ح
بھوھر ۳۹۳
بھیرہ ۲۳۸ ۵۲۷،
بیانہ ۵۸
بیجاپور ۱۷۵، ۳۴۵، ۴۹۴، ۴۹۸، ۴۹۹،
۵۲۶
بیدر ۴۹۲، ۴۹۳
بیستون ۳۲۲
بیہق ۳۲۲

پاکپتن ۴۱۵

پاکستان/پاک ۱۴، ۳۶، ۳۹، ۹۳، ۱۰۳، ۱۳۷، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۸، ۱۵۹، ۱۸۱، ۲۲۹، ۲۶۷، ۲۷۷، ۲۹۲، ۳۶۰، ۳۷۴، ۳۷۷، ۴۰۹ تا ۴۱۲، ۴۱۵، ۴۳۳

پامیر ۴۷۸

پٹنہ ۱۰۵، ۳۰۲، ۵۴۹

پشاور ۶۳، ۱۶۰، ۲۹۴، ۳۷۰، ۵۰۲، ۵۲۶

پنجاب ۱۶، ۲۱، ۵۱، ۵۲، ۵۴، ۵۶، ۱۵۹، ۱۸۱، ۱۸۴، ۲۰۷، ۲۱۳، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۶، ۲۴۸، ۲۶۰، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۸۳، ۲۹۶، ۳۰۲، ۳۰۵، ۳۱۴، ۳۱۸، ۳۲۰، ۳۴۳، ۳۴۹، ۳۵۳، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۷۴، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۸۱، ۳۸۳، ۳۸۹، ۴۱۳، ۴۱۵، ۴۳۳، ۴۵۴، ۴۵۷، ۴۶۰، ۴۶۲، ۴۷۶، ۴۸۰، ۴۹۰، ۴۹۷، ۵۰۵، ۵۰۸، ۵۲۱، ۵۲۳، ۵۳۹، ۵۵۶

تاشکند ۹۷، ۲۷۷، ۳۰۸

تبریز ۷۷، ۳۲۲، ۴۵۴، ۴۵۷

تتہ (ٹھٹھہ) ۲۱، ۳۴۵ نیز رش تھتہ

ترکستان ۲۹، ۱۰۴، ۱ ۵۴۱

ترکیہ ۱۱، ۲۳۰، ۳۸۷، ۳۸۸

توران ۱۴، ۱۷، ۲۸، ۴۵، ۵۲

تونس ۳۲۶

تہران ۹، ۱۳، ۲۸، ۳۰، ۳۶، ۶۹، ۷۰، ۷۷، ۸۲، ۹۲، ۹۶، ۹۷، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۱، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۵۴، ۱۵۷، ۱۵۹، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۷۴، ۱۷۸، ۱۹۰، ۱۹۳، ۲۰۰، ۲۰۷، ۲۲۳، ۲۲۶، ۲۵۶، ۲۵۹، ۲۶۳، ۲۶۵، ۳۰۸، ۳۲۴، ۳۲۸، ۳۳۰، ۳۳۳، ۳۸۹، ۴۰۳، ۴۲۹، ۴۴۴

تھتہ ۵۶ نیز رش تتہ

تیراہ ۳۷۰

ٹونک ۲۹۴

جرجان ۳۲۲

جرنیل کوٹ ۴۶۱

جڑانوالا ۱۸۴

جوہستہ ۳۲۲

جونپور ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۷۸، ۴۲۱

جھنگ ۱۸۴، ۲۳۹، ۵۲۷، ۵۲۸

جیحون، آب ۴۶۴

جیرہ ۳۲۲

چاولیانہ ۴۸۱

چشت ۹۴، ۴۸۱

چناب، دریا ۵۲۸

چنار گانون ۴۶۹

چونیاں ۵۵۶

چین ۱۹۱، ۳۲۳
حاجی پور، ۱۱۶
حسن پور ۵۵۷
حنین ۲۴۱
حیدر آباد ۲۵، ۱۲۴، ۱۸۶، ۲۵۱، ۴۹۸،
۵۰۹
خاندیش ۴۶۵
خاوران ۳۲۲
ختن ۱۰۴
خراسان ۵۲، ۱۲۰، ۱۷۳، ۱۷۴، ۳۲۲،
۳۵۴، ۴۵۱، ۴۶۹
خشین، قلعه ۵۸
خوانسار ۱۷۰
خیر الله پور ۲۴۹
دانا آباد ۱۸۴
دکن ۲۰، ۱۰۴، ۱۲۴، ۵۰۶، ۵۰۹،
۵۲۶، ۵۴۶
دهلی ۳، ۷، ۳۶، ۳۸، ۳۹، ۴۵، ۵۲،
۵۵، ۸۶، ۹۲، ۹۳، ۹۵، ۱۰۰، ۱۲۲،
۱۲۳، ۲۶۰، ۲۹۲، ۲۹۳، ۳۰۴، ۳۳۳،
۳۳۵، ۳۴۱، ۳۷۹، ۳۹۰، ۴۳۰، ۴۷۲،
۴۷۴، ۴۷۷، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۹۷،
۵۲۴، ۵۴۰، ۵۴۹، ۵۵۱، ۵۵۹
دیار بکر ۴۶۳
دیبالپور ۳۵۸، ۳۵۹
ڈیرہ اسماعیل خان ۴۳۵
رام پور ۳۵۱، ۵۲۴، ۵۲۷
رڑکی ۵۶۱
روس ۱۰۴
روشجان ۱۰۴
روم ۹، ۱۹، ۲۰، ۴۵، ۱۰۴، ۲۲۹، ۴۶۳،
۴۶۴، ۴۸۱
روہڑی ۴۵۷
ری ۵۳۳
زاہدان ۴۹۰
زنجان ۳۸۸
ساہیوال ۴۱۵
سبیه؟ ۲۴۷
سپرام ۵۲۹
ستکڑہ ۵۲۷
ستلج، رود ۴۱۵
سراوہ ۳۹۱
سرای میر نورالدین ۲۵۲
سرخس ۱۰۴
سرہند ۴۷۳
سلطان گنج ۲۱
سمرقند ۲۵۶، ۳۸۶، ۵۳۱
سنارگانون ۴۶۹
سند/سندھ ۳۴، ۱۷۱، ۲۴۶، ۵۲۰، ۵۴۸،
۵۵۰

سندیلہ ۳۹۴
سیالکوٹ ۱۸۷
سیمرہ ۴۶۴
سیواس ۲۶۲، ۴۸۷
شادی آباد ۵۲۹
شام ۴۶۴، ۴۸۱
شاہجہان آباد ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۵۴ تا ۵۶، ۷۳، ۲۲۱، ۳۳۳، ۴۵۰، ۴۶۴، ۴۷۵، ۵۲۳
شاہدرہ ۴۲۱
شرقپور ۵۵۶
شروان ۱۰۴، ۱۱۴
شماخ ۱۰۴
شمس آباد ۵۲۷
شیراز ۳۳، ۳۲۲، ۴۵۴، ۴۹۲، ۵۲۷
صقلاب ۱۰۴
طور، کوہ ۱۶۵، ۱۶۷
عراق ۹، ۱۹، ۲۹، ۵۲، ۱۰۴، ۱۱۴ (—عجم، —عرب)، ۲۹۱، ۳۵۴، ۵۳۳
عظیم آباد ۵۴
علیگڑھ ۳۶، ۸۹، ۳۹۰، ۴۰۵، ۴۷۳، ۴۷۹، ۴۸۰
غرجستان ۳۳۳
غزنہ ۴۵۵، ۴۵۶
غزنی ۲۶۶
غزنین ۳۷، ۴۶۴
غور ۹۵
فاراب ۱۰۴
فارس ۹، ۳۵۴، ۴۱۹، ۴۵۷، ۴۶۹، ۵۴۱
فرانس ۳۰، ۴۶۶
فرغانہ ۱۰۴
قبولہ ۴۸۱
قزوین ۳۳، ۵۲
قسطمونیہ ۴۶۴
قسطنطنیہ ۱۰۴
قصور ۲۲، ۱۹۷، ۲۳۷، ۴۲۲، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۸۱، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۵۶، ۵۵۸
قلعہ میہان سنگھ ۲۳۸، ۵۲۵
قم ۵۳۳
قندھار ۲۷، ۴۵۱
قونیہ و (قونیا)، ۴۶۴، ۴۷۸
کابل ۵۶، ۷۳، ۱۸۲، ۴۶۴، ۵۰۸
کاسان ۴۷۸
کاشان ۱۷۵، ۳۰۷، ۳۷۱، ۵۰۲
کاشغر ۴۷۸
کاشی ۵۳۸
کامونکے ۳۲۴
کانپور ۴۶، ۶۶، ۸۲، ۱۶۴، ۱۷۸، ۱۸۰، ۱۸۵، ۲۵۰، ۳۱۹
کپورتھلہ ۵۰۹، ۵۲۶

کراچی ۳۴، ۱۳۷، ۴۳۳
کربلا ۱۶، ۴۶، ۱۶۲، ۴۶۶
کرمان ۹، ۳۵۴
کشمیر ۱۷، ۳۶، ۳۷، ۵۶، ۵۸، ۵۹، ۱۰۱، ۱۰۴، ۱۷۵، ۳۲۳، ۴۵۷، ۵۰۵، ۵۰۶
کفہ ۴۶۴
ککرورک ۲۳۷
کلاچی ۴۳۵
کلکتہ ۳، ۱۴، ۱۵، ۱۹، ۳۷، ۳۸، ۴۰، ۹۶، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۵۴، ۲۲۱، ۲۷۷، ۲۸۸، ۳۱۹، ۳۷۴، ۳۷۷، ۴۱۸، ۴۳۸، ۴۵۸، ۴۶۱، ۵۰۲
کنجاہ ۴۱۱
کنذر ۹۷
کوار ۴۹۲
کوٹ اعظم ۵۶۳
کورو وال ۱۸۷
کھوتیوال ۴۸۱
گجرات ۱۷۷، ۴۱۲، ۴۱۴
گجرانوالہ ۴۹۷، ۵۲۵
گوالیار ۵۲۹
گولکنڈہ ۴۹۸، ۵۰۵
لاہور ۹، ۱۴، ۲۱، ۲۴، ۲۹، ۴۳، ۴۸، ۵۰، ۵۲، ۵۶، ۵۹، ۶۳، ۶۶، ۷۸، ۷۹، ۹۶، ۹۷، ۹۹، ۱۰۵، ۱۰۸، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۲۶، ۱۵۴، ۱۵۹، ۱۶۷، ۱۷۰ ح، ۱۷۱، ۱۸۱، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۸، ۱۹۳، ۲۰۷، ۲۱۰، ۲۱۳، ۲۲۱، ۲۲۷، ۲۳۰، ۲۳۸، ۲۴۶، ۲۴۸، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۸، ۲۶۰، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۷۴، ۲۷۷، ۲۷۹، ۲۸۳، ۲۸۵، ۲۹۴، ۲۹۶، ۳۰۲، ۳۰۵، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۳، ۳۱۸ تا ۳۲۱، ۳۴۳، ۳۴۵، ۳۴۹، ۳۵۳، ۳۵۸، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۷۰، ۳۷۴، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۸۱، ۳۸۳، ۳۸۷، ۳۸۹، ۳۹۰، ۴۱۲ ح، ۴۱۹، ۴۲۱، ۴۳۰، ۴۳۳، ۴۳۷۰، ۴۴، ۴۴۴، ۴۵۴، ۴۵۸، ۴۶۰، ۴۶۲، ۴۷۶، ۴۸۸، ۴۹۰، ۴۹۱، ۵۲۱، ۵۲۶، ۵۳۴ ح، ۵۴۱، ۵۴۸، ۵۵۲، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۹
لائل پور ۱۸۴
لکھنؤ ۳، ۱۴، ۱۵، ۱۹، ۳۴، ۳۶، ۳۹، ۴۰، ۴۴، ۴۶، ۵۳، ۶۶، ۷۳، ۸۱، ۸۲، ۸۶، ۹۶، ۱۱۴، ۱۱۹، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۸۰، ۲۰۲، ۲۲۱، ۳۳۹، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۹۱، ۳۹۳، ۳۹۴، ۴۱۸، ۴۳۳، ۴۳۸، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۹۰، ۵۲۲، ۵۲۴، ۵۳۷، ۵۵۱، ۵۵۵
لودھانہ ۲۴۷

لوہارو ۱۸۷، ۱۸۸

مازندران ۵۲، ۲۹۶

ماسکو ۲۵۶

مالوہ ۲۴۰، ۵۲۹

مانڈو ۵۲۳، ۵۲۹

ماوراءالنہر ۴۶۳

محمد آباد ۴۹۳

مدراس ۷۳، ۲۱۱، ۴۷۵

مدینہ منورہ ۱۰۴، ۱۱۴، ۲۷۰، ۲۸۷،
۳۶۲، ۵۳۱

مراد آباد ۴۷

مراغہ ۱۸۹

مشہد مقدس ۱۶۸، ۱۷۳، ۱۷۴، ۲۳۴،
۲۳۵، ۴۹۷، ۵۰۳

مصر ۲۶۰، ۴۸۲

مکن پور ۲۹۹، ۵۳۷

مکہ معظمہ ۵۲، ۱۰۴، ۱۱۴، ۲۸۷، ۳۰۶

ملانوہ ۶۷۴، ۴۷۷

ملتان ۲۲، ۵۶، ۱۷۷، ۲۴۴ تا ۲۴۶،
۳۵۸، ۴۴۳، ۴۵۴، ۴۸۲، ۵۴۲ ۵۵۷

ملہ بشم، جبل ۳۲۲

ملیح آباد ۳۹۱ بتکرار

نمکسار ۵۲۷، ۵۲۸

نہاوند ۶۷

ہرات ۲۸، ۹۶، ۱۵۷، ۲۶۶، ۳۱۹، ۳۲۲،
۳۵۳، ۳۸۶، ۳۸۸، ۵۰۸

ہرمان، قلعہ ۴۶۶

ہری ۴۸۱

ہری، رود ۴۸۱

ہزارہ ۵۲۸

ہمدان ۱۷۵، ۳۸۸، ۴۶۰

ہمی نگر ۵۲۷

ہند/ہندوستان ۳، ۱۱، ۱۴، ۱۹، ۲۷، ۳۶،
۳۹، ۴۲، ۴۶، ۵۱، ۵۵، ۵۸، ۸۲، ۸۵،
۸۹، ۹۳، ۹۶، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۳،
۱۰۴، ۱۰۶، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۴ تا ۱۱۹،
۱۲۱، ۱۳۹، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۸، ۱۵۴،
۱۵۹، ۱۶۴، ۱۶۹، ۱۷۵، ۱۷۸، ۱۸۰،
۱۸۱، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۲، ۲۳۵، ۲۵۰،
۲۶۶، ۲۶۷، ۲۷۴، ۲۷۷، ۲۸۸، ۲۹۲،
۳۲۷، ۳۳۲، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۴۰، ۳۴۵،
۳۶۰، ۳۷۰، ۳۷۴، ۳۷۷، ۳۹۰، ۴۰۹ تا
۴۱۲، ۴۱۵، ۴۳۳، ۴۵۲، ۴۵۵، ۴۵۷،
۴۵۸، ۴۶۸، ۴۷۳، ۴۷۸، ۴۸۳، ۴۹۰،
۴۹۲، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۲۳، ۵۲۵،
۵۲۶، ۵۵۵ -

ہوگلی، بندر ۵۲

یزد ۴۸۲

یمن ۱۰۴

یونان ۲۸

فہرست اشخاص

آدم ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۶۷، ۱۳۵، ۲۰۷،
۲۱۱، ۲۱۴، ۲۲۵، ۳۶۵

آدم بنوری، سید ۳۶۲

آدم، رائے ۳۰۳

آدینہ، ملا ۴۶۲

آذر ۴۵۷، ۴۶۲

آذری ۱۹۱، ۵۱۰، ۵۱۶

آرزو، سراج الدین علی خان ۸۲، ۸۵، ۲۴۹،
۲۵۰ ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۸۳

آزاد بلگرامی، سید غلام علی ۳۴۲، ۴۶۹،
بتکرار

آزادہ بخت ۲۲۹

آصف جنگ، نواب ۱۵۵

آصف خان، نواب ۴۹۹

آصف خان جعفر ۴۷۲

آصفی ۴۸، ۱۵۷، ۱۹۲، ۱۹۴، ۵۰۲

آفرین لاہوری ۱۹۶

آیا مل، راجہ ۴۹

ابراہیم ۶۷، ۲۷۳، ۳۲۴، ۳۶۵

ابراہیم ادہم ۳۶۶

ابراہیم انصاری اوسی ۲۳۳

ابراہیم بادشاہ ۴۹۳

ابراہیم بن اسماعیل تتوی ۲۴۶

ابراہیم بن حسن المشہدی (کاتب) ۲۷۶

ابراہیم بن مسعود ۴۵۵

ابراہیم، بہاء الدین محمود ابن، ابراہیم
ثانی ۲، ۴۹۳

ابراہیم خجستہ اختر، ابوالعلی ۳۱۲

ابراہیم دوستکانی، شیخ ۴۶۵

ابراہیم شاگرد شرف الدین ۴۶۵

ابراہیم شرقی، سلطان ۲۹۹، ۳۰۹

ابراہیم صدر الدین شیرازی ۳۷۱، ۳۷۲،
۲۳۵، ۴۹۲، ۴۹۳

ابراہیم عادلشاہ ثانی ۱۳۳، ۱۷۵، ۲۳۴

ابراہیم غزنوی، سلطان ۱۱۱

ابراہیم قوام فاروقی ۷۵، ۴۶۵

ابراہیم لودھی ۳۷

ابراہیم مسعود، سلطان ۴۵۶

ابرو، حافظ ۳۸۸

ایسال ۱۴۶، ۱۵۳

ابن زہر ۴۷۷

ابن سلیمان ۳۱۳

ابن سینا ۱۹۲، ۴۰۳، ۴۶۰

ابن عربی ۵۳۹

ابن عطاء الله اسکندری، شیخ ۳۰۶
ابن یمین ۱۹۲
ابو اسحاق سیالکوٹی ۴۱۱
ابو البقاء صدیقی (کاتب) ۳۶۰
ابوالبقاء صدیقی سہمی قریشی سلطانپوری (کاتب) ۳۶۱
ابوالبقاء موسوی (کاتب) ۳۹۶
ابوالبقاء، میر ۳۲۹
ابوبکر بن علی بن عثمان اسفرالکاشانی ۸۹، ۴۷۸، ۴۷۹
ابوبکر صدیق ۶۳، ۳۶۳، ۴۶۶، ۴۳۵
ابوبکر الفایض ۳۱۳
ابوالحسن ۵۳۱
ابوالحسن (کاتب) ۱۰۷
ابوالحسن اشرف ۴۵۸
ابوالحسن علی بن محمد بن علی، میر رش سید شریف
ابوالحسن علی بن محمد المداینی ۴۲۲
ابوالحسن علی، عبدالله بن ۴۵۴
ابو ریحان ۴۷۷
ابو سعید ۴۸۲
ابو سعید ایلخانی ۳۸۸
ابو سعید بہادر خان، سلطان ۹۰
ابو سعید تیموری، سلطان ۱۰۷
ابو سعید چنگیزی ۳۸۶
ابو سعید الحسن، الامام ۲۶۳، ۲۶۴
ابو سعید ، سلطان ۲۵، ۲۶، ۳۶۶، ۵۳۳
ابو سعید علی قریشی ۴۲۱
ابو طالب میرزا ۳۳
ابو عبید الله، فضل الله ۲۶۳، ۲۶۴
ابو علی مسکویه ۲۲۳، ۲۲۷
ابو علی سینا ۳۸۰
ابو الغازی حسینی ۴۸۲
ابوالفتح بہرام میرزا الحسینی صفوی، سلطان ۳۰
ابوالفتح تتوی ۴۵۳
ابوالفتح جلایری، شیخ ۱۸۹
ابوالفتح قابل خان والا شاهی ۴۹۵
ابوالفتح گیلانی، حکیم ۱۶۲
ابوالفخر، عبدالرحمان بن احمد ۴۵۶
ابوالفرج رونی ۱۱۱، ۴۸۳
ابوالفضل ۴۱، ۳۸، ۱۹۷، ۴۳۱، ۴۵۲، ۴۵۳
ابوالفضل بیہقی ۴۸۲
ابوالقاسم احمدالسماوی، حکیم ۳۳۲
ابو القاسم، سید رش : قدرت الله قادری، میر
ابوالقاسم، محمد غوث ابن ۱۸۱
ابواللیث سمرقندی ۴۲۷
ابوالمحاسن ۴۵۵
ابو محرور ۴۱۲

ابو محمد، الحاج (کاتب) ۳۰۱
ابو محمد احمد بن اعثم کوفی ۶۱
ابوالنصر حسن بهادر ۵۴۱
ابوالنصر صاحبقران، سلطان ۲۱۶
ابوالنصر فراهی ۵۷
ابو یوسف، امام ۳۱۱
ابی بکر صدیق رش: ابوبکر صدیق
ابی طالب بن عبدالله ۵۴۰
ابی‌طالب الجیلانی (مؤلف و کاتب) ۳۱۴، ۳۴۱
ابی‌القاسم الحسینی التبریزی ۱۳۴
اٹکنسن ۴۶۴
اثر، خواجه میر ۲۹۲، ۲۹۳
اجمل، سید ۱۵۹، ۲۸۶، ۵۳۸
اجیت سنگھ، راجه ۸۶، ۴۷۶، ۴۷۷
اصرار، خواجه ۲۷۳، ۲۸۸، ۲۸۹، ۵۳۰
احسان منشی (کاتب) ۳۹۵
احمد بن زاهد ۴۲۸
احمد بن عبدالله شوریانی ۳۱۵، ۴۹۷، ۵۵۷
احمد بن نور الدین ۱۳۹
احمد جام ۱۹۸
احمد الحسینی مشهدی (کاتب) ۳۵۴
احمد حضرویه ۳۰۰
احمد دین کهیم کرنی، میاں (کاتب) ۳۸۴
احمد رازی ۱۰۴
احمد السلیمانی ۱
احمد، سید (شهید بالاکوٹ) ۲۹۴
احمد، سید (کاتب) ۴۰۰
احمد شاه ۵۲، ۵۴۹، ۵۵۶
احمد شاه ابدالی ۵۰
احمد شاه بهمنی ۵۰۱، ۵۰۴
احمد علی شاه (کاتب) ۳۸
احمد فاروقی سرهندی، شیخ رش: مجدد الف ثانی
احمد گلچین معانی ۱۰۵
احمد معمار لاهوری، استاد ۲۱۹، ۲۲۰، ۳۸۲، ۵۲۳، ۵۲۴
احمد میمندی ۴۸۲
احمدیار خان بریلوی ۵۶۰
احمد یوسف کاتب الطولون (کاتب) ۵۲۲
اختیار الدین، سید ۴۲۳
اخلاط ۴۳۶
اخوند درویزه ننگرهاری ۳۵۰
اخوند عبد الرسول قندهاری (کاتب) ۳۹۷، ۳۹۹
ادریس ۲۶۵، ۲۶۶
ادریس بن حسام‌الدین البدلیسی ۴۶۳
ادریس بن شیخ الاسلام گاذرونی ۴۱۷
ادهم ۴۸۳
ارادت خان واضح ۴۷۳

ارسطاطالیس، حکیم ۲۱۸
ارسلان شاہ ابن محمود ۴۵۵
ارسلان شاہ ابن مسعود ۴۵۵
ارسلان شاہ، سلطان ۴۵۶
ارشد خان ۴۹۵، ۴۹۸
ارغون کاملی (کاتب) ۳۵
ازہری، ابو منصور ۴۷۸، ۴۷۹
استیفن سن، آقای ۲۸۸
اسحاق ۴۵۷
اسحاق سمرقندی ۳۸۶
اسحاق الشہابی ۴۰۴
اسدالحسن المؤیدی ۴۲۲
اسدی رازی ۴۸۷
اسدی طوسی ۴۶۷
اسکندر بیگ ۵۰۵
اسکندر رومی ۲۱۸
اسکندر یونانی ۱۱۶
اسلام خان ۴۵۲
اسمعیل ۱۹۲، ۴۵۵
اسمعیل تتوی ۲۴۶
اسمعیل شہید، شاہ ۲۹۴
اسمعیل کوفی ۴۴۳
اسمعیل میرزا ۳۳
اشرف (شاعر) ۱۹۱، ۵۱۰، ۵۱۸
اشرف ایرانی، مولانا ۴۳۳
اشرف بیگ خان (کاتب) ۲۵۰
اشرف جہانگیر سمنانی، سید میر، ۲۹۹
اشرف خان ۳۰۹، ۳۱۰
اشرف خان، میر محمد حسینی، سید ۴۶
اشرف شاہِ ارمن ۴۶۳
اشنسنان ۴۷۰
اظہر، مولانا (کاتب) ۳۵۵
اعثم کوفی ۶۱
اعجاز رقم (کاتب) ۳۹۵، ۴۵۹
اعظم ابن عالم دانیال (کاتب) ۳۷۴، ۳۷۸
اعظم شاہ ۴۵
افتخار الحکماء ۴۶۷
افسوس، میر شیر علی ۵۵۰
افضل خان ۳۹۱، ۳۹۲، ۴۵۲
افضل الدین محمد کاشانی، بابا ۲۶۵
افضل محمد ۱۴
اقبال صلاح الدین ۴۱۳ ح
اکبر اعظم ۱۴، ۳۷، ۸۱، ۱۵۸، ۱۵۹، ۳۳۶، ۳۴۵، ۳۷۰، ۳۹۱، ۴۳۱، ۴۹۹، ۵۰۴، ۵۲۱، ۵۲۸
اکبر شاہ ثانی ۲۳۹
اکبر شاہ، سید ۵۵۵
اکبر علی (کاتب) ۳۹۹
اکبر علی سہارنپوری ۵۴
الہی بخش ۵۵۱

الٰہی بخش شوق ۵۴۳
الغ بیگ تیموری ۲۰۷
الغ بیگ، حجازی سلطان ۲۰۷
اللہ داد خان افغان ملتانی ۴۵۴
الہداد، شیخ ۳۹۲
امام بخش ۴۲۴
امام بخش، مرزا (کاتب) ۱۱
امام بخش ناسخ (شاعر و کاتب) ۵۰۴
امام الدین (کاتب) ۹۰
امام الدین ریاضی ۵۲۳
امام الدین، مفتی ۵۵۶
امام اسعد (کاتب) ۳۹۸
امام شاذلی ۵۶۲
امام شاہ ۵۵۵ بتکرار
امام علی، میر (کاتب) ۱۰۷
امان اللہ حسینی ۱۵
امانت خان خوافی ۴۵۴
امانی ۱۵
امراء القیس ۲۲۵
امید، قزلباش خان ۳۷۴
امیر علی اخوند ۲۸۰
امیر ارسلان خوارزمشاہی ۸۷
امیر تیمور ۴۵، ۴۶، ۵۱، ۵۴، ۵۵، ۷۰، ۷۳، ۳۸۶، ۳۸۸
امیر چوپان ۲۶
امیر حسین معمائی ۷۹
امیر حسین، مولانا ۳۳۱
امیر خسرو ۱۷، ۳۶، ۷۹، ۹۴، ۱۲۱ تا ۱۲۳، ۱۹۴، ۲۲۹، ۳۹۰، ۴۸۱، ۴۵۵، ۴۶۷، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۸، ۵۰۰، ۵۰۱
امیر الدین، سید ۵۵۵
امیر علی (کاتب) ۳۹۸
امیر معزی ۴۰۷ ح
امیری فخری ۹۸، ۱۹۳، ۵۲۱
امین ابن احمد رازی ۱۰۴، ۴۵۲
امیناجیو، مرزا ۲۲۴، ۲۲۵
امینای ایرانی، ملا ۴۵۳
انجمن آراء ۵۶۴
اندلوس ۴۸۲
انند رام مخلص ۸۴، ۳۳۸، ۳۳۹، ۴۷۲، ۴۷۴
انند کمار ۴۹۷
انور فتوحی ۴۶۹
انوری ابیوردی ۷۹، ۱۱۳، ۱۹۲، ۳۴۹
انوری بخاری ۴۸۹
انوری بن بیانی (کاتب) ۱۲۲، ۱۲۳، ۴۸۸، ۴۹۰
اوبہی، حافظ ۸۰، ۴۷۰
اوحد مستوفی، خواجہ ۵۰۰
اوحدی شیرازی، منعم الدین، (شاعر و کاتب) ۱۹۰، ۴۹۰، ۵۲۰

اوحدی مراغہ‌ئی، رکن‌الدین ۱۲۵

اورخان، سلطان ۱۰۷

اہلی ۳۸۲

ایاد ۳۲

ایاز ۱۷۰، ۵۰۵

ایبک ۳۷۸، ۳۷۹

ایلتمش ۸۹، ۲۰۲، ۲۶۰، ۲۶۱، ۳۷۸، ۳۷۹، ۵۲۲

ایرج ۳۸۳

ایل ارسلان ۳۶۳

ایلیس ۵۲۲

ب

بابا شاہ اصفہانی ۳۹۹

بابا فرید گنج شکر، رک فریدالدین مسعود

بابر ۳۷، ۳۵، ۱۹۷، ۲۷۵

باربد ۳۸۳

باربک شاہ، سلطان ابوالمظفر رکن‌الدین ۵۷، ۳۶۵

باقر، سید ۲۸۶، ۵۳۸

باقی باللہ، خواجہ ۳۵۲

بایزید ۳۷۱

بایزید انصاری ۳۰۱، ۳۷۰

بایزید بسطامی ۳۰۰، ۳۰۱

بایزید ثانی ۱۰۷

بایزید، سلطان ۳۶۳

بایزید یلدرم، سلطان ۱۰۷

بایسنغر میرزا ۳۸۸

بختاور خان ۳۳

بختیار کاکیؒ ۳۱۵

بختیشاہ، علاؤالدولہ ۹۶

بخسوس ۳۷۱

بداق خان شیبانی ۳۰۸

بداؤنی ۳۵۲

بدر ابراہیم، مولانا ۳۶۸

بدرالدین عمر، قاضی امام ۳۵۴

بدلیسی ۱۰۷

بدیع‌الدین شاہ مدار، شیخ ۲۹۹

بدیع‌الزمان (کاتب) ۳۹۷

براؤن ۵۰۷، ۵۲۲

برج لعل (کاتب) ۱۱۳

برلاس، امیر حاجی ۳۶۳

برنی ۳۹۰

بروخلمن ۷۹، ۵۲۲، ۵۲۵ (براکلمن)، ۵۳۰، ۵۳۲ (بلاخمن)

برہان‌الدین ساوی، قاضی ۳۰۷

برہانی، امیرالشعراء ۳۰۷ ح

بساطی ۱۹۱، ۱۹۲، ۵۱۰، ۵۱۲

بسالت خان جیو، نواب ۲۶۶

بسنت سنگھ نشاط، سردار ۲۳۹

بشن سنگھ ۳۷۶

بشیر احمد قصوری، میاں ۳۶۴
بشیرالدین احمد، خان بہادر مولوی ۱۰۸
بطلیموس ۲۰۰، ۵۲۲
بغرا خان، سلطان ناصرالدین ۳۶
بقالی ۴۲۸
بلال رضؓ، حضرت ۱۸۸، ۳۶۶
بلرام، راجہ ۴۷۶
بلرام راؤ نائب بخشی ۴۷۶
بلکاتکین ۵۲۲
بلوخ، جے ۴۶۶
بلبان، ملک ۴۶۳
بنائی ۱۵۶، ۵۰۱، ۵۲۰
بندہ نواز گیسو دراز، شیخ ۲۷۲
بندیداس ۳۹۱، ۳۹۲
بنیاد خان ذوالقدر ۳۳
بوصیری ۳۵۱
بوعلی سینا ۲۱۰
بہادر خان ۵۴۱
بہادر سنگھ ۴۷۶
بہادر شاہ اول ۴۹۸
بہادر شاہ ظفر ۵۴، ۵۳، ۵۵، ۳۸۳، ۴۰۰، ۴۵۳، ۴۷۴، ۴۹۵
بہار تولبی (کاتب) ۳۶۹
بہار، ملک الشعراء ۴۲۹
بہاری لعل، ماسٹر ۵۶۱
بہاءالدین ۲۰۰، ۴۸۲
بہاء الدین اصلاح، خواجہ ۵۳۲
بہاء الدین زکریا ۲۵۵، ۲۶۰، ۳۴۳
بہاء الدین، شیخ ۳۸۱
بہاء الدین محمد عاملی ۲۲۰
بہاء الدین محمود ۲
بہاء الدین، مخدوم شیخ ۵۳۹
بہاءالدین نقشبند، خواجہ ۲۷۰، ۲۷۵، ۲۷۶
بہاء النسفی اللقیب بہ کبیر ۳۰۳
بہرام ۱۵۶، ۴۵۶
بہرام شاہ ۱۱۷، ۴۵۵
بہروز ۱۵۶
بہزاد (کاتب) ۴، ۳۵۵
بہلول ۳۳۴
بہمن یار اعتقاد خان ۴۹۹
بھور مل ۴۷۳
بیاضی ۱۹۱، ۵۱۰، ۵۱۴
بیانی (کاتب) ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۳۹، ۳۸۸
بیج ناتھ ۵۵۶
بیخود ۴۸
بیدل ۸۴، ۱۸۲، ۴۰۳، ۴۷۲، ۴۷۳
بیربل، رائے ۸۶، ۴۷۶، ۴۷۷
بیرونی، ابو ریحان ۸۹، ۸۷۴ تا ۸۰
بیہقی ۳۰۳

پ

پرست رام (کاتب) ۸۴، ۴۷۲
پرشاد پنڈت، منشی (کاتب) ۵۶، ۱۰۸

پرویز داد ۴۱

پریم کھتری، رائے (کاتب) ۴۵۹

پریم ناتھ (کاتب) ۳۹۷

پیر انصار، رش عبداللہ انصاری

پیر بخش (صاحب قصۂ جانعالم) ۵۶۴

پیربخش (کاتب) ۲۲۹، ۴۰۲ تا ۴۲۲، ۴۳۰

پیر روشان، رش بایزید انصاری

پیر محمد تاشکندی ۳۲۵

ت

تاج الدین احتسان الدھلوی ۴۹۱

تاج الدین، مفتی ۵۵۶

تاج محمود ۲۴۴

تجشوع ۲۱۰

تسلی ۱۹۶

تقی دانش پژوہ ۲۲۶۷، ۳۸۶، ۳۸۸

تقی‌کاشی، تقی‌الدین محمدالحسین ۱۶۰

توبینگن ۳۷۰

توغلقتمور خان ۴۶۳

توکل بیگ ۳۷، ۴۷، ۴۶۴

تولک بیگ ۳۷

تونی، علاء الملک، رش فاضل خان

تیمور شاہ ابدالی ۵۰

ٹ

ٹرنر، آر، ایل ۴۶۶

ث

ثانی بن پیر محمد تاشکندی ۳۲۵

ثناء اللہ ۱۸۹

ثنائی ۱۹۵، ۴۶۸

ج

جاجرمی ۲۶۰

جادمی ۴۲۸

جامی، ملا نورالدین عبدالرحمن ۳، ۱۷، ۳۷،
۱۳۹، ۱۴۱، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۹ تا ۱۵۴،
۱۵۶، ۱۵۷، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۶، ۲۳۰،
۲۳۶، ۲۵۳، ۲۷۶ تا ۲۸۰، ۳۱۸،
۳۲۵، ۳۵۹، ۳۶۶، ۳۹۸، ۴۱۱، ۴۵۰،
۴۸۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۱۰،
۵۱۶، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۴۰

جانعالم، شہزادہ ۵۶۴

جان محمد ۲۹۶، ۳۵۸، ۳۵۹

جان محمود دھلوی، قاضی ۴۶۸

جاوید خان نواب بہادر ۴۶۰

جبریل[۴] ۱۱۵، ۲۱۱، ۲۴۲

جدشتھر، راجہ ۳۴۴

جعفر تبریزی (کاتب) ۳۶، ۳۱۱ ۳۵۴

جعفر خان ۴۵۳

جعفر زٹلی، میر ۱۸۱، ۵۰۸

جعفر صادق[۴] ۲۱۵، ۴۱۸، ۴۱۹

جعفر، مولانا ۵۳۲

جگناتھ ۴۶۴

جلال الدین امیر اقبال، حضرت ۲۶۸، ۲۷۰

جلال الدین تھانیسری ۲۸۷، ۵۳۹

جلال الدین حاکم کرمان ۹
جلال الدین خلجی ۲۶۰
جلال‌الدین سجستانی ۲۶۹ نیز، رش جہانیان جہانگشت، مخدوم
جلال الدین سیوطی، شیخ ۹۳
جلال الدین طباطبائی عرف جلالا، مرزا، ۲۴
جلال الدین فیروز شاہ خلجی ۳۹۰
جلال الدین کرخی ۱۳۵، ۱۳۶، ۳۹۴
جلال الدین محمد (کاتب) ۳۳۴
جلال الدین، میر (کاتب) ۱۰۷
جلال الدین یوسف ۴۶۲
جلالی رفیقی ۵۲۰
جمال اللہ خان (کاتب) ۳۹۶
جمال اللہ، شیخ ۲۹۰
جمال، حافظ ۵۶۵
جمال حسین ۴۶۹، ۵۴۱
جمال خان لنگاہ ۲۷۸ تا ۲۸۰
جمال الدین امیر ۱۳۷
جمال الدین حسین ۱۳۱، ۴۹۲
جمال الدین حسین انجو ۸۰
جمال الدین شاہ اینجو ۳۲۴
جمال الدین عبدالرزاق ۱۲۰
جمال الدین عطا اللہ، میر ۳۵۳، ۳۶۱
جمالی، شیخ ۱۰۰
جملگی، میر ۴۹۴

جنکر (خان) ۴۸۱
جنید ۳۰۰
جواھر رقم (کاتب) ۴۰۲
جواھر رقم ثانی (کاتب) ۴۰۵
جودمیا ناتھ ۱۶۹
جونز، سر ولیم ۵۴۲
جوہر رقم (کاتب) ۳۹۶
جہان آرا بیگم ۴۴۰
جہاندار شاہ، رش محمد معظم شاہ
جہاندار شاہ، محمد معزالدین ۲۰۹
جہانشاہ ۳۱۲
جہانگیر، نور الدین ۱۵، ۲۹، ۳۹ تا ۴۱، ۵۷، ۸۱، ۱۷۱، ۲۵۵، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۹۹، ۵۲۹
جہانیان جہانگشت، مخدوم ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۹۸، ۳۰۳
جیرٹ ۵۴۲
جے سنگھ ۴۷۳
جے سنگھ سوائی، راجہ ۳۴۵

چ

چاکر حصاری، خواجہ ۲۸۴، ۲۸۵
چایکین، پرفسور ۴۸۳
چتر خان ۴۱
چترمن، رائے ۳۴۳
چترمن سکسینہ، رائے زادہ ۳۴۰

چراغ شاه، سید ۵۵۵
چرنداس سنگھ ۴۷۶
چلپی ۱۸۹
چندر بھان برهمن لاهوری ۴۵۳
چندر بھان منشی ۳۴۰
چندو لال شادان، راجه ۱۸۶، ۵۰۹
چنگیز خان ۷۱، ۹۷، ۴۶۳
چوچک خان ۵۲۸
چھجا سنگھ نرمله، ملک ۵۰۶

ح

حاجی تاشکندی ۳۰۴، ۳۷۹، ۴۷۵، ۵۴۳
حاجی خلیفه (کاتب) ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۶۴، ۴۷۹، ۵۳۳
حاجی، شیخ بن شیخ عبدالواحد ۳۶۶
حاجی محمد، آقا ۵۰۳
حاجی محمد کشمیری ۴۲۸
حاجی محمد، مولانا (کاتب) ۳۵۵
حاجی، میر ۵۰۷
حافظ جمال ۵۶۵
حافظ شیرازی ۷۹، ۱۳۱، ۱۹۲، ۱۹۴، ۲۴۳، ۲۴۴، ۳۲۲، ۳۹۶، ۳۹۷، ۴۰۰، ۴۰۲، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۱۰، ۴۹۲، ۵۲۶
حالی ۵۰۱
حامد، خلیفه شیخ ۵۳۹
حامد، شیخ، رش درویش جمالی کنبو
حامد علی، میر (کاتب) ۳۹۶
حبسی ۱۹۱
حبی ۵۱۰، ۵۱۵
حبیب الله ۹۰
حبیب الله ساوجی ۹۹، ۱۹۳
حبیب الله، شاه ۵۰۴
حبیب الله منشی، شیخ ۴۵۳
حبیب الله، مولوی ۳۸۵
حبیب الله وزیر ۴۷۰
حبیب برس پوری (کاتب) ۸۰
حبیب طبیب ۹۰، ۹۱
حبیب عجمی، شیخ ۳۰۰
حجاب (کاتب) ۴۰۲
حجازی سلطان الغ بیگ ۲۰۷
حجت، رش ناصر بن خسرو
حجر الهیثمی ۶۳
حزین، شیخ علی ۳۷۴، ۴۷۴
حسام‌الدوله، نواب ۵۵۲
حسام‌الدین البدلیسی ۷۰، ۴۶۳
حسام‌الدین راشدی، پیر ۱۳۷
حسام‌الدین متقی ۳۰۶
حسامی ۴۲۸
حسن ۱۹۱، ۴۶۴، ۴۹۰، ۵۱۰، ۵۱۲، ۵۶۵
حسن اصفهانی، خواجه ۲۱۰
حسن افغان ۴۸۱
حسن[۴]، امام ۶۳، ۱۸۸، ۳۶۶

حسن بایزید، خواجه ۳۰۰
حسن بصری ۳۶۶
حسن بن احمد السلیمانی ۱
حسن بن محمد اشرف رامی ۱۸۹
حسن بن محمد شیخ رند (کاتب) ۱۱۹، ۴۸۷
حسن بهادر، ابوالنصر ۳۲۸
حسن بیگ ۳۲، ۱۴۶، ۱۵۳
حسن بیگ خان شاملو ۱۷۳، ۱۷۴
حسن بیگ قلندر، میرزا ۵۳۰
حسن خان ۱۷۴، ۵۰۵
حسن، خواجه ۱۹۲
حسن دهلوی ۱۲۴، ۱۹۴، ۵۰۰
(حسن سجزی) ۹۴، ۲۶۱، ۲۶۲
حسن، (سید باقر) ۵۳۸
حسن شاه ۳۲۳
حسن صباح ۷۵۴
حسن غزنوی ۵۰۱
حسن مت نامی ۲۹۶
حسن المشهدی ۲۷۶
حسینؑ، امام ۱۶۲، ۲۶۸، ۳۶۶، ۵۵۷
حسین بایقرا، سلطان ۹۶ تا ۹۸، ۱۵۶،
۳۱۹، ۳۵۳، ۳۸۶، ۴۹۶
حسین بن اسعد الحسین المؤیدی ۲۲۴
نیز رش دهستانی
حسین بن سیف الرحمان صدیقی المهمی
۱۱۹
حسین بن محمد العلوی الجامی ۳۴۲
حسین بن یوسف توران پشتی ۲۶۳، ۲۶۴
حسین الحسینی، میر (کاتب) ۳۳۰، رش
کلنکی (کاتب)
حسین خان اکاری ۲۲
حسین خان خویشگی، نواب ۵۲۶
حسین سکاکی ۳۱۲
حسین، سید ۵۵۵
حسین شاه بن محمود شرقی ۴۲۱
حسین علی فرحت ۳۳۸
حسین متابع حق، حضرت ۴۸۱
حسین میرزا، سلطان ۵۳۲
حسین واعظ کاشفی ۳، ۴، ۱۹۲، ۲۳۱،
۲۳۲، ۳۳۳، ۳۵۶، ۴۴۹
حفص، امام ۴۲۸
حفیظ الدین، شیخ ۵۰۹
حکیم الدین ادریس ۷۰
حکیم شفائی، شرف‌الدین حسن ۱۷۳
حلبی، غازی بن سلطان مسعود ۴۶۴
حمدالله مستوفی ۴۹۲
حمید ۴۶۸
حمیدالدین، مولانا ۳۰۷
حمیدالدین ناگوری، قاضی ۲
حیات علی ۴۷۷

حیات علی، شیخ ۸۶، ۴۷۶

حیات علی، مولوی (کاتب) ۴۰، ۴۵۹

حیدر ذهنی، ملا ۲۳۵

حیدر، سید (کاتب) ۴۵۳

حیرت، سلطانی مل ۲۲، ۲۳، ۴۵۴

حیرتی تونی ۱۹۲

خ

خاتون جنت رض ۳۶۵

خافی خان ۴۵۹، ۴۶۷، ۴۹۸

خاقانی ۹۷، ۱۱۴، ۱۷۷، ۱۹۲، ۱۹۴، ۲۴۰، تا ۲۴۲، ۲۴۴، ۲۷۲، ۳۴۹، ۴۷۰، ۵۲۸، ۵۲۹

خاکی شیرازی ۳۲

خالد بن ولید ۳۶۶

خان بابا بیانی، دکتر ۳۸۸

خان جعفر ۳۹۳

خانخانان ۱۶۳

ختمی لاهوری، رش سیف الدین ابو الحسن عبدالرحمان

خدا داد سمرقندی ۶

خدام ملک الکلام ۲۳۵

خرم داد ۴۱

خسرو (عاشق شیرین) ۱۱۳، ۱۶۵

خسرو، امیر ۱۹۲

خسرو، رائے ۳۰۳

خسرو ملک ۳۷

خضر خان ۱۲۲، ۴۸۸، تا ۴۹۰

خطائی، ابوسلیمان ۴۷۸، ۴۷۹

خلّاق المعانی، رش کمال الدین اسماعیل اصفهانی

خلال عصار، سید ۴۶۹

خلف، ملک ۴۶۸

خلیفه، حاجی ۵۲۵

خلیفه سلطان (کاتب) ۴۵۹

خلیفه قصوری، رش غلام معین الدین

خلیل الله، شاه ۲۳۵، ۵۰۴

خلیل بهادر، سلطان ۵۴۱

خلیل الرحمان ابوالفتح جلیل بهادر ۳۲۸

خلیل سلطان ۷۰، ۳۸۶

خلیل الطرابلسی ۲۰۶

خمره ۴۱

خواجو، کمال الدین ۱۹۲، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹

خواجو قوامی ۴۶۸

خوارزمشاه ۸۸، ۳۶۴، ۴۶۳

خوافی خان ۴۷۴

خوافی، خواجه قوام الدین نظام الملک ۴۸۲

خوافی، شیخ میر ۴۵۹

خواند میر ۲۷، ۲۹، ۷۹، ۳۰۵، ۳۵۳، ۳۶۱، ۴۵۲

خیالی ۱۹۱، ۱۹۲، ۵۱۰، ۵۱۸

خیام ۱۹۲

خیرات‌الله (کاتب) ۵۲۱، رش غفرالله

خیرالله ۱۸، ۳۸۲، ۵۲۳

خیرالله فدا لاهوری ۵۰۹، رش فدا لاهوری

خیر اندیش خان ۴۷

خیرالدین محمد اله‌آبادی، مولوی ۵۳

خیرالدین محمد خان ۴۶۱

خیرالزمان خان دیده مری ۵۹

د

دارا شکوه ۴۹، ۴۷، ۲۸۸، ۴۴۰، ۴۵۳، ۴۶۰، ۴۶۳، ۵۲۴

دانیال پیغمبرؑ ۲۰۶

دانیال شاهزاده ۱۶۸

داؤدؑ ۶۷

داؤد بن محمد ۲۴۰، ۵۲۸

داؤد، خواجه ۵۳۱

داؤد، سید ۴۸۱

داؤد ضعیفی، شیخ ۵۴۶، ۵۴۸

داؤد طائی ۳۰۰

درد، خواجه میر محمدی ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴ح ۵۵۱

درویش جمالی کنبو ۹۹

درویش محمد قصه‌خوان سمرقندی ۱۹۲

درویش، مولانا (کاتب) ۳۵۴

دلپت رائے ۵۱

دلپت سنگھ احمد آبادی، رش دلپت رائے

دلیپ سنگھ ۴۵۵

دلیر جنگ، عبدالصمد خان ۴۶۲

دمودر روڑا ۵۲۷، ۵۲۸

دوست شاهی (کاتب) ۴۰۵

دوست محمد (پدر معتمد خان) ۴۰

دوست محمد، سلطان ۳۰۸

دوغلات، حیدر ۵۳۲

دولت شاه سمرقندی ۹۶ ۴۸۳، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۲۴

دولرانی ۱۲۲، ۴۸۸ تا ۴۹۰

دهستانی، حسین بن اسعد الحسین المؤیدی ۲۲۴

دهن سنگھ کاشی، رائے ۸۶، ۴۵۹، ۴۷۶، ۴۷۷

دهیدو معظم خان رانجها ۵۲۷، ۵۲۸

دیا سنگھ، سردار ۲۴۷

ذوالفقارالدوله غالب جنگ، نواب ۴۷۷

ر

راج الدین عرف شیخ راجو سنبهلی زبیری ۲۴۷

راجه رام کهتری ۲۳۸، ۵۲۸

راجیندر مادهو سنگھ، راجه ۵۱

رادها کشن ۱۶، ۴۵۰

رادھا کشن پنڈت ۵۰۶
رازی، امام ۴۵۷، ۵۴۱
رام چندر مدرس ۵۰۹
رام چندر (کاتب) ۱۶
رام، سید ھمال ۹۴
رام ناتھ کھتری گجرال ۵۲۷
رانجھا ۲۳۸، ۲۳۹، ۵۲۷، ۵۲۸ ۔ نیز رش دھیدو معظم خان رانجھا
رانی جنداں ۵۵۴
رامی، محمد اشرف ۱۸۹، ۱۹۰
رائج سیالکوٹی ۲۱، ۱۹۶
رتن چند، دیوان ۵۰۶
رحیم بخش، حکیم ۵۴۸
رشیدالدین فضل اللہ ۹، ۲۶، ۴۷۸
رشیدالدین وطواط ۱۹۲، ۳۶۳، ۳۶۴
رضوی (کاتب) ۴۰۲
رضی دانش ۴۷۲، ۴۷۴
رضی‌الدین عبدالغفور لاری، ملا ۲۷۸ تا ۲۸۰، ۵۳۳
رکن‌الدین حسین ۲۶۶
رکن‌الدین علاء الدولہ سمنانی، شیخ ۲۶۸ ۲۶۹
رکن الدین، شیخ ۴۸۱
رکن صاین ۱۹۱، ۵۱۰، ۵۱۴
رمضان بن شیخ حاجی ۳۶۶
رنجیت سنگھ، مہاراجہ ۵۶، ۵۵۴، ۵۵۶
رودکی ۲۳۰
روشنضمیر، حکیم ۴۳۷
رومی بلخی، جلال الدین ۴۰۹، ۴۳۶، ۴۷۸، ۵۲۶
ریاضی (شاعر) ۱۹۱، ۵۱۰، ۵۲۰

ز

زاھد، رش سیف الدین ابو نصر احمد
زاھد امام ۴۲۷
زاھد علی سخا ۴۷۲
زاھد، محمد بن احمد بن ۴۲۸
زاھدی، رش سیف الدین ابو نصر احمد
زرین رقم (کاتب) ۴۰۳
زکریا خان، نواب ۳۵۸
زکریا قزوینی ۳۲۲
زکی ندیم، مرزا ۴۷۲، ۴۷۳
زکی ولیدی ۴۷۸ تا ۴۸۰
زلالی خوانساری ۱۷۰، ۵۰۵
زلیخا ۱۴۳، ۱۵۴، ۲۴۰، ۴۱۱، ۵۰۰، ۵۰۱
زنگی، سعد بن ۲۳۰، ۲۶۳
زنگی الفریومدی ۲۲۴
زیب‌النساء بیگم ۱۸۰، ۱۹۵
زینب ۲۴۲
زین‌الدین ابو ابراھیم، سید ۸۷

زین‌الدین الخوافی، شیخ ۲۸
زین‌الدین علی، خواجه ۱۶۳
زین‌الدین محمود (کاتب) ۳۵۵، ۴۰۴
زین‌الدین هروی، امیر ۵۶۴
زین‌العابدین (کاتب) ۱۰۷

س

سابق سجستانی ۲۶۸، ۲۷۰
سالار جنگ، سر ۵۴۸
سام میرزا، شاهزاده ابو نصر ۱۰۱
سبکتگین، سلطان ۳۷
سبل سنگھ ۵۳۴
سٹینلے کلارک ۴۹۷
سربلند خان ۳۷۴
سردار علی، سید ۵۵۵
سعد (شاعر) ۱۹۱، ۵۱۰، ۵۹۱
سعداللہ (کاتب) ۶۳، ۷۸، ۷۹، ۹۶، ۱۱۱، ۱۶۷، ۲۱۰، ۲۲۷، ۲۷۹، ۲۸۳، ۳۰۷ تا ۳۱۰، ۳۱۹
سعداللہ خان چنیوٹی، نواب ۳۵۴
سعداللہ سیاح البحور، میاں ۵۲۹
سعداللہ صدیقی، شیخ ۲۴۰
سعداللہ، مولوی ۳۸۵
سعد بن زنگی ۲۳۰، ۲۶۳
سعد الدین حاکم انطاکیہ ۹
سعد الدین کاشغری، مولانا ۵۳۱
سعد الدین، مرزا ۸۰
سعد الدین نبیرۂ ملا دو پیازہ (کاتب) ۱۱۷
سعد زنگی، ابوبکر ۲۳۰، ۲۶۳
سعدی شیرازی ۷۹، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۶، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۴۹، ۲۵۲، ۲۶۳، ۲۷۳، ۴۰۰، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۵۲، ۴۸۶، ۴۹۰، ۵۲۷
سعید خان خویشگی ۵۲۶
سعید خان قریشی ملتانی ۱۷، ۱۷۷
سعید نفیسی، استاد ۱۱۳
سفیان ثوری، خواجہ ۳۶۶
سکسینہ، رام بابو ۵۴۹
سکندر ۵۵، ۴۵۲
سکندر لودھی، سلطان ۷۸
سکھ جیون، لالہ ۱۹۵
سلامان ۱۴۶، ۱۵۳
سلامی (شاعر) ۱۹۱، ۵۱۸
سلطان ابراهیم، امیر ۳۵۹
سلطان پٹواری ۲۴۷
سلطان حسین ۱۱۸
سلطان حسین تیموری ۲۳۰
سلطان حسین میرزا ۳۵۶، ۵۰۲
سلطان شاہ ۳۶۴
سلطان شهید ۳۹۰
سلطان علی سبزواری (کاتب) ۳۵۵

سلطان علی طبیب خراسانی ۹۰، ۴۸۰
سلطان علی قاینی (کاتب) ۳۵۵
ساطان علی مشهدی (کاتب) ۱۳۷، ۱۳۸، ۳۵۵، ۴۰۱ بتکرار، ۴۰۴، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷
سلطان محمد ۲۹۸
سلطان محمد خندان (کاتب) ۳۵۵، ۴۰۴
سلطان محمد الدین ۴۹۶
سلطان محمد گیلانی، کارکیا ۷۷
سلطان محمد مرزا ۷۹
سلطان محمد نور (کاتب) ۱۵۵، ۳۵۵، ۴۸۷، ۵۰۱
سلطان المشائخ ۴۸۱
سلطان میرزا ۲۷۵
سلمان، مسعود سعد ۷۹
سلمان ساوجی، شاه محمد ۱۳، ۱۹۲، ۱۹۴، ۴۶۶، ۴۹۲
سلیمان[4] ۲۱۵، ۳۵۰، ۳۶۵
سلیمان (پدر ختمی لاهوری) ۲۴۴، ۵۲۹
سلیمان بن دارا شکوه ۵۲۴
سلیمان تکها ۴۰۵
سلیمان خواندگار، سلطان ۲۰
سلیمان شاه (حاکم روم) ۱۹، ۴۰۲
سلیمان، شاهزاده ۵۰
سلیمان صفوی، شاه ۹۲
سلیم مصری، ابو مسلم ۴۷۸، ۴۷۹
سماءالدین، شیخ ۱۰۰
سمایت صاحب، ڈبلیو ۵۵۷
سنائی، حکیم ۷۹، ۹۴، ۱۱۲، ۲۸۷، ۴۸۱
سنجر سلجوقی ۴۵۶
سندر، راجه ۱۷۸
سندر سنگھ ۲۳۹
سورس ۲۰۰
سوهنی ۱۸۷، ۱۸۸
سیالکوٹی مل، رش وارسته
سیبک فتاحی نیشاپوری ۲۷۴
سید (شاعر) ۴۸
سید احمد خان، سر ۵۵
سید شریف جرجانی ۳۷۶، ۳۷۷
سیڈھے مل، چودھری ۴۶
سیف‌الله ابن شیخ نورالله (کاتب) ۱۰۲
سیف‌الله، شیخ ۳۹۳، ۳۹۴
سیف الدین ۴۱۷، ۴۵۵
سیف الدین ابوالحسن عبد الرحمان بن سلیمان ۲۴۳، ۲۴۴، ۵۲۹
سیف الدین ابونصر احمد ۱
سیف الدین حاجی ۹۵
سیف الدین محمد ۱۲
سیف الرحمان صدیقی المهمی ۱۱۹، ۱۳۰، ۱۵۵

سیف‌الظفر نوبهاری ۳۶۵

سیفی بخاری عروضی، مولانا ۳۱۹، ۳۶۰

ش

شادمانخان قبچاق ۴۶۲

شافعی، امام ۳۱۱

شامل یرهیقی ۴۲۸

شانی تکلو ۴۷۲

شاه اسمعیل صفوی ۲۹، ۳۰، ۱۰۱، ۴۵۷

شاهاور الاسدی الرازی ۲۶۲

شاهجهان ۱۳، ۱۵، ۱۷، ۴۰ تا ۴۳، ۴۵،
۵۵، ۵۶، ۷۳، ۱۳۸، ۱۷۵، ۱۷۷، ۱۸۱،
۱۹۵، ۲۴۴، ۲۵۵، ۲۸۷، ۲۸۸، ۳۰۹،
۳۱۳، ۳۳۵، ۳۶۲، ۳۹۱، ۳۹۲، ۴۳۲،
۴۳۸، ۴۴۰، ۴۵۸، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۵،
۵۰۸، ۵۲۶، ۵۲۹

شاهرخ ۳۸۶، ۳۰۸

شاه شجاع ۶۹، ۱۲۹

شاه طهماسپ اول ۱۰۱

شاه عالم بادشاه ۳۱۲، ۴۹۵، ۴۹۸، ۵۳۲،
۵۴۳

شاه عالم ثانی ۴۶، ۵۳، ۵۴، ۴۷۶

شاه عباس صفوی اول ۵۰۵

شاه عباس صفوی ثانی ۳۳، ۴۱، ۱۷۰، ۱۸۱
۵۰۸

شاه کبیر، ملا (کاتب) ۵۲۶

شاه لیموی سرهند ۴۷۳

شاه محمد بن سلطان محمد نصیر ۳۳۳

شاه محمد، شیخ ۲۴۷

شاه محمد قنوجی، خلیفه ۱۸

شاه محمود (کاتب) ۳۵۵، ۴۰۴

شاه محمود النشابوری (کاتب) ۴۰۵

شاه مدار، رش بدیع‌الدین

شاه نصیر دهلوی ۵۰۹

شاه نقشبند، حضرت ۵۳۱

شاهنواز خان ۴۵، ۲۳۵

شاه ولی الله ۳۵۲

شاهی سبزواری، ملک بن جمال الدین امیر،
ملا ۱۳۷، ۱۹۱، ۱۹۲، ۴۶۸، ۵۱۰

شبلیؒ ۲۸۳

شجاع الدوله ۵۳

شرف (شاعر) ۵۱۳

شرف بن محمد العطاری ۳۰۵

شرف‌الدین ۴۶۵

شرف‌الدین (کاتب) ۴۲۴

شرف‌الدین بخاری ۴۲۳

شرف‌الدین حسین (کاتب) ۴۰۵

شرف‌الدین شیرازی ۴۶۸

شرف‌الدین علی پیام، میر ۴۷۳

شرف‌الدین علی یزدی ۷۰، ۱۹۱

شرقی ۴۶۷

شریف محمد منصور سعید قریشی

مبارک شاہ، رش فخر مدبر
شطاری، پیر محمد غوث ۵۲۹
شعرانی ۳۸۵ بتکرار
شعیب[۴] ۳٦۵
شعیب، قاضی ۴۸۱
شفائی، حکیم شرف‌الدین حسن ۸۳، ۴۷۲، ۵۰۵
شفق، رضا زادہ، دکتر ۲۷۷
شفیعا اثر ۴۷۲
شفیع، پروفیسر ۵۰۴، نیز رش محمد شفیع
شکر اللہ (کاتب) ۲۷
شکر اللہ خان، نواب ۱۰٦
شمس ابن عمر دولت آبادی ۳۰۹، ۳۱۰
شمس الدولہ بہادر متہور جنگ ۴۹٦
شمس‌الدین ابراہیم شاہ شرقی ۳۷۸
شمس‌الدین ثانی تبریزی (کاتب) ۳۵۴
شمس‌الدین، سید ۳۳۸
شمس‌الدین، فقیر سید ۵۵٦
شمس‌الدین قطابی، (کاتب) ۳۵۴
شمس‌الدین محمد بن محمود آملی ۳۲۴
شمس‌الدین محمد اسفزاری ۳۸۰، ۵۴۳
شمس‌الدین محمد تبریزی امیر جان ۵۲۲
شمس‌الدین یحییٰ منیری ۳۰۳
شمشیر خان ۳، ۴۷، ۴٦۴
شنکر ناتھ، دیوان ۵۵٦
شوق اکبر آبادی، الٰہی بخش ۳۴۳
شوکت بخاری ۴۸، ۱۷۹، ۱۹٦، ۴۷۲، ۵۰۸
شہاب‌الدین احمد بن حجرالہیثمی ٦۳
شہاب‌الدین اسمعیل قاضی ۵۳۳
شہاب الدین حقیری، میر ۳۳۱
شہاب الدین سہروردی، شیخ ٦۴، ۴۸۱
شہاب الدین عبداللہ (حافظ ابرو) ۳۸۸
شہاب الدین غوری ۳۷، ۵۴
شہاب الدین قادری ہامانی، شیخ ۲۹۰
شہاب الدین، قاضی ۳۰۹، ۳۱۰
شہاب، صدر الحکماء امیر ۴٦۷
شہاب عمر دولتابادی، قاضی ۳۰۹، ۳۱۰
شہاب کرمانی ۴٦۷
شہرت (شاعر) ۴۸۳
شہیدی قمی ۱۹۲
شہیدی، کرامت علی ۴۱۳
شیخ الاسلام ۴۸۱
شیرانی، حافظ محمود ۱٦، ۵۱، ۵۴، ۵۰۵، ۵۲۵، ۵۴۳، ۵۵۲
شیر خان بن علی امجد خان لودھی ۱۰٦، ۱۷۷
شیر سنگھ، مہاراجہ ۵۵۴
شیر علی افسوس، میر ۵۵۰، ۵۵۱
شیر محمد خان، ملا ۴۳۵، ۴۳٦
شیرین مغربی ۱۱۳، ۱۵۹، ۱٦۵، ۱٦۷، ۴٦۷، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸٦، ۵۰۲، ۵۰۳
شیرین رقم (کاتب) ۳۹٦

شیو داس ۵۳۰

ص

صابر حسین بایقرا ۳۸۹
صاحبان/صاحبہ ۱۸۳، ۱۸۴، ۵۰۹
صاحبقرانی، حضرت (تیمور) ۲۶۴، ۳۶۳
صادق ناجی (کاتب) ۳۹۶
صادق، نواب ۵۶۶
صاعدی ۱۹۱، ۵۱۰، ۵۱۷
صائب تبریزی ۴۸، ۱۷۵، ۱۷۸، ۱۸۱، ۱۹۶، ۳۱۴، ۴۷۲، ۵۰۷، ۵۰۸
صدرای شیرازی، ملا۔ رش ابراهیم صدرالدین شیرازی
صدر جهان جونپوری، میر ۲۹۹
صدر الدین ۴۵۷، ۳۶۵
صدر الدین راجو حسینی بخاری، شیخ ۳۰۳
صدر الدین، شیخ المشائخ ۲۸۴
صدر الدین محمد شیرازی ۳۷۱
صغیر اوزجندی ۴۲۷
صفا، ذبیح اللہ ۲۷۷
صفدر جنگ ۴۰۶
صفدر محمد خان ۴۷۳
صفی بن نصیر ۳۷۷
صفی الدین ۴۴۷
صفی الدین عبدالمومن ۵۲۲
صفی الدین علی، مولانا ۳۳۲
صفی قلی خان شاملو ۵۰۸
صلاح بن مبارک بخاری، بہاء الدین ۲۷۵، ۵۳۱، ۵۳۲
صمدا، شیخ ۵۲۷
صنعان، شیخ ۴۸۷
صیدی تہرانی، میر ۱۸۵
صیرفی (شاعر) ۴۲۸

ض

ضمیر، مظفر حسین ۴۵۵
ضیاء الدولہ احمد بہادر ۴۹۷
ضیاء الدولہ خان بہادر ۴۹۶
ضیاء الدین ۴۷۲
ضیاء الدین برنی ۳۶۸ ح
ضیاء الدین، خواجہ (کاتب) ۴۷
ضیاء الدین، مولانا ۳۶۸
ضیاء الدین نخشبی ۲۶۷، ۴۶۷
ضیاء الدین یوسف ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۷۷، ۲۷۸
ضیاء شیخ ۷۸

ط

طالب جاجرمی ۵۰۱
طالب آملی ۴۷۲
طالع مند کلانوری ۴۵۴
طالع یار اودیراج ۴۵۳
طالعی ۱۹۱، ۵۱۰، ۵۱۸
طاهر بن ابو اسحاق سیالکوٹی، حافظ ۱۱۴

طاہر بن زنگی الفریومدی ۲۲۴
طاہر، شیخ ۵۳۹
طاہر غنی، ملا ۱۷۵، ۴۷۴
طاہر وحید ۴۷۲
طاہری ۳۲۲
طائری ہروی ۳۲۲
طباطبائی، جلال الدین ۴۲
طغرا، ملا ۴۷۲
طلحہ، حضرت ۶۷
طوسی (شاعر) ۱۹۱، ۱۹۲، ۵۱۰، ۵۱۹
طوسی، محقق - رش نصیرالدین
طہماسپ صفوی، شاہ ۱۲، ۱۹، ۲۰، ۳۰، ۳۱، ۳۵۵، ۴۸۶، ۴۹۳

ظ

ظفر بہادر شاہ ۱۹۹
ظفر خان ۳۷۴، ۵۰۸
ظفر خان دانش ۴۷۲
ظہور الحق، مولوی ۳۸۵
ظہورالدین احمد، دکتر ۱۰۹ح
ظہوری، نورالدین، ملا ۲۳۴، ۲۳۵، ۴۸۲
ظہیر علوی ۳۷۴، ۳۷۸

ع

عابدی، رش وزیر الحسن
عادل شاہ، سلطان خلیل اللہ ابوالمظفر ابراہیم ۶۳
عارف حکمت بے، شیخ الاسلام ۵۲۱
عارفی ۱۹۱، ۵۱۰، ۵۱۸
عاجز، نرائن کول ۵۸
عاصی، خلیفہ اسد ۵۵۷
عاقبت محمود، خواجہ ۵۲
عاقل خان رازی ۴۲، ۴۵۴، ۴۵۹، ۴۶۰
عالم ابوالحسن الحسینی ۲۶۶
عالم دانیال ۴۷۳، ۳۷۸
عالمگیر، اورنگ زیب ۱۷، ۱۸، ۲۰، ۴۲ تا ۴۷، ۴۹، ۵۳، ۸۱، ۱۷۷، ۱۸۰، ۲۰۹، ۲۴۸، ۳۰۹، ۳۱۳، ۳۳۶، ۳۹۳، ۴۳۰، ۴۳۲، ۴۵۱، ۴۵۶، ۴۹۱، ۴۹۵، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۲۴، ۵۴۸
عالمگیر ثانی ۳۴۵
عاملی متخلص بہ بہائی، بہاءالدین ۱۷۱، ۱۷۲
عایشہ صدیقہؓ ۶۱، ۶۳
عباداللہ (کاتب) ۱۰۷، ۳۹۶
عباداللہ محمد غوث (کاتب) ۳۹۸
عبدالباقی حداد (کاتب) ۳۹۵
عبدالجبار بیگ ۱۷۹
عبدالحق محدث دہلوی، شیخ ۷، ۸، ۱۰۲، ۲۴۲، ۳۰۶، ۳۳۴، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۴۹، ۴۵۰
عبدالحمید لاہوری ۴۵۳
عبدالحی بن خواجہ چاکر حصاری، خواجہ ۲۸۴، ۲۸۵

عبدالحی، مولوی ۳۸٥
عبدالخالق بخاری ۳۲٥، ۳۳۰
عبدالخالق بن معروف ۷۷
عبدالخالق پنجابی ۵۰۳
عبدالخالق، خواجه ٥۳۱
عبدالرحمن ۳۳٥
عبدالرحمن بن احمد ٤٠٦
عبدالرحمن بن عبدالکریم عباسی (کاتب) ۲۲۸، ۲۲۹
عبدالرحمن چشتی ۲۹۹، ۳۱۱، ٥۳۹
عبدالرحمن الخوارزمی (کاتب) ۱۳۱
عبدالرحمن سلمی ۲۷۷
عبدالرحیم، حکیم ۲۱۹
عبدالرحیم خانخانان ۰۹٤، ٥۰٤
عبدالرحیم خلخانی ۲۲٦
عبدالرحیم خلوتی (کاتب) ۳٥٤
عبدالرحیم الدهلوی ۳٥۲
عبدالرحیم عنبرین قلم (کاتب) ٤۰٤
عبدالرزاق ٥۳۱
عبدالرزاق، خواجه (کاتب) ۳٥٥
عبدالرزاق سمرقندی ۳۸۸
عبدالرسول (پدر عبدالرحمن چشتی) ۲۹۹
عبدالرسول کلانوری، قاضی ۲۳، ٤٥٤
عبدالرشید (کاتب) ۲۲٤، ۲۲٥، ٤۰٥
عبدالرشید بن عبدالغفور تتوی ٤۳۸
عبدالرشید بن محمود ٤٥٥
عبدالرشید، پرفسور شیخ ۳۹۰
عبدالرشید الخوافی بهدادنی ۳۸۸
عبدالرشید دیلمی (کاتب) ۳۹٥، ۳۹۱، ٤
عبدالرشید، سلطان ٤٠٦
عبدالسلام (کاتب) ۸٤، ۱۷۳، ۱۷٤، ۲۳٤، ۲۳٥، ٥۰۳
عبدالسلام، شیخ ۲٤٤
عبدالشکور الفاروقی تهانیسری ۲۸٦
عبدالصمد بن افضل محمد ٤۱
عبدالصمد جونپوری، شیخ ٥۰٤
عبدالصمد خان دلیر جنگ ٤۸، ۳٥۸
عبدالعزیز ۹۷
عبدالعزیز بن مجیر ۳۰۳
عبدالعزیز، خواجه (کاتب) ۳٥٥
عبدالعزیز، شاه ٤٦
عبدالعزیز منهاس، مولوی ۷۹٤
عبدالغفور الحسنی المدنی تتوی ٤۳۸
عبدالغفور، شیخ ۱۹٥
عبدالغفور لاری، ملا ۲۷۷، ٥۳۳
عبدالغنی بن فیض الله ۲٥۲
عبدالغنی بیگ قبول ٤۷۳
عبدالقادر بدایونی، مولانا ۳۷، ۳۹۷
عبدالقادر، مولوی ۳۸٥
عبدالقادر جیلانی، شیخ ۱۹۳، ۱۸۸، ۱۰۳،

٢٨٦، ٣٠٠، ٥٢٥
عبدالقدوس حنفی (قطب العالم چشتی) ٥٣٨
عبدالکبیر، شیخ ۴۴٢
عبدالکریم (مؤلف زبدة التواریخ) ۴٥
عبدالکریم (مؤلف مسائل زنان) ٣٥٠
عبدالکریم (کاتب) ٣٩٥
عبدالکریم امیر خان، میر ۴٦
عبدالکریم، خواجه ٥٢
عبدالکریم، شیخ ٣۴٩
عبدالکریم عباسی برهانپوری ٢٢٨، ٢٢٩
عبدالکریم لاهوری ٣٦٢
عبداللطیف بن فضل الله ٩
عبداللطیف بن عبدالله العباسی مولوتنی ٢٨۷
عبداللطیف قزوینی ٣٠
عبدالله ١٣٥، ١٣٦، ٣١٥
عبدالله (کاتب) ٢۴٠، ٣٥٥، ۴٠٢
عبدالله آشپز، مولانا ٥٣٢
عبدالله احرار ٥٣۴
عبدالله امانت خانی، شیخ ١٨۴
عبدالله انصاری ١٩٢، ٢٥۴، ٢۷۷، ٢٨١، ٢٨٢، ٥٢٥
عبدالله بن ابوالحسن علی ۴٥۴
عبدالله بن احمد بن عبدالله ۴٩۷
عبدالله بن صدرالدین محمد شیرازی (کاتب) ٣۷١
عبدالله بن علی الجیلانی ٥۴٠
عبدالله بن قزغن، امیر زاده ۴٦٣
عبدالله بن محمد ۴٨۷
عبدالله بیگ ٣٩۷
عبدالله جبرئیل بن تجشوع ٢١٠
عبدالله چغتائی، ڈاکٹر ۴٣، ٥٢۴
عبدالله، حافظ ۴١
عبدالله الحسینی (پدر مسعود) ١٢
عبدالله الحسینی (کاتب) ۴٠٣
عبدالله خویشگی قصوری، ٥٢٦
عبدالله، سید، ڈاکٹر ۴٩٨
عبدالله، شاه ٥٢٩
عبدالله شطاری ٢۷٢، ٢۷٣
عبدالله صیرفی (کاتب) ٣٥۴، ۴٠٥
عبدالله طباخ (کاتب) ٣٥۴
عبدالله عباسی المولوتنی ٢٨۷
عبدالله، قاضی ١٢، ٣٠١
عبدالله قوال ۴٨١
عبدالله مشکین رقم، میر ۴٠٥
عبدالله معروف به‌خلیفه ٥٢٥
عبدالله ملتانی، میان ٢۴٨، ٢۴٩
عبدالمقتدر، مولانا ٣٢٩، ٣٦١
عبدالنبی فخرالزمانی ١٠٥
عبدالواحد بلگرامی ٢٦٦
عبدالواحد، شیخ ٣٦٦

عبدالواسع جبلی ۳۵۹، ۴۶۷
عبدالواسع هانسوی ۸۱، ۸۲، ۸۵
عبدالوهاب، خواجه (کاتب) ۳۵۵، ۵۶۳
عبرت خان حسینی، رش کامگار، خواجه
عبید الله بهادر خان ۶
عبید الله الخویشکی الچشتی، رش
غلام معین الدین
عبید زاکانی، مولانا نظام الدین ۱۲۵، ۴۹۰
عتیق الله خان ۴۷
عثمان اول ۷۱
عثمانؓ بن عفان ۶۳، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۴۳۵
عثمان بن علی ۲۵۵، ۲۵۶
عثمان بیگ ۷۱
عثمان خان ۴۱۲
عثمان، میاں ۴۲۰ تا ۴۲۲
عدنان ۳۲
عذرا ۱۱۰، ۱۸۵، ۱۸۶، ۴۷۰، ۴۷۱
عراقی، شیخ ۱۷۷، ۲۷۲، ۲۸۶، ۲۸۷
عرب، میر ۴۶۲
عرشی، محمد مومن ۱۶۹
عرفی شیرازی ۱۶۲ تا ۱۶۴، ۱۶۶، ۱۹۴،
۱۹۶، ۲۵۰، ۲۵۱، ۴۷۳، ۴۸۳، ۵۰۳
عزالدین آملی، شیخ ۲۹۶
عزیز بخش (کاتب) ۲۱۳، ۲۱۸
عزیز بن محمدالنسفی، شیخ ۲۶۴، ۲۶۵
عصار تبریزی، مولانا شمس‌الدین محمد ۱۳۰،
۴۹۲
عصری (شاعر) ۴۷۲
عصمت الله (کاتب) ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۷
عصمت الله بن محمود ۴۲۰
عصمت الله خان، قاضی (کاتب) ۴۰۲
عصمت الله، قاضی (کاتب) ۱۰۷
عصمت بخاری، خواجه ۱۹۱، ۴۸۸، ۵۱۰،
۵۱۹
عضدالدوله ۴۳۰
عطار، خلیفه ۵۳۲
عطار، خواجه فریدالدین ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۸۱،
۱۹۲
عطار، علاءالدین ۲۷۵، ۵۳۱
عطاء الله ۲۲۰، ۳۱۸
عطاء الله، امیر جمال‌الدین ۳۲۰
عطاء الله بن فضل الله ۵۴۱
عطاء الله بن محمود الحسینی ۵۴۱
عطاء الله رشیدی، ناصر العصر ۵۲۳
عطاء الله، میر ۵۴۰
عظمت (شاعر) ۵۵۱
عفیف شروانی ۴۶۶
عفیف نور کاشانی ۶۲، ۴۶۱
علاء (شاعر) ۱۹۱، ۵۱۰، ۵۱۵
علاء البخاری ۲۰۲

علاء الدولہ سمنانی ۲۹۷، ۵۳۰
علاءالدین ۴۵۵
علاءالدین اصولی، مولانا ۴۸۱
علاءالدین، حاکم روم ۹
علاءالدین شاہ ۵۰۴
علاءالدین شہاب الحسینی کنتوری ۲۹۸
علاءالدین علی شاہ ۲۰۱
علاءالدین غجدوانی ۵۳۰
علاءالدین کیقباد اول ۴۶۳
علاءالدین کیقباد دوم ۴۶۳
علاءالدین کیقباد سوم ۴۶۳، ۴۶۴
علاءالدین محمد بخاری عطار ۲۷۵، ۵۳۱
علائی، علاءالدین، نواب ۱۸۷
علم الدین، مولانا ۴۸۱
علی بن فضل اللہ ۹
علی[4] ۶۳، ۱۰۲، ۱۶۲، ۲۱۵، ۳۵۳،
۳۶۳ تا ۳۶۵، ۳۷۳، ۴۰۰، ۴۳۵، ۴۴۱
علی آزاد، سید ۵۴۳
علی ابن احمد بن نورالدین (کاتب) ۱۳۹
علی ابن حسام الدین متقی ۳۰۶
علی اصغر حکمت ۹۹
علی اکبر، میاں (کاتب) ۴۳۰، ۴۶۲
علی امجد خان لودھی ۱۰۶
علی امیران الحسینی الاصفہانی ۲۰۸، ۳۲۶
علی برید ۴۹۳
علی بن ابیطالب بن عبداللہ بن علی، رش
علی حزین
علی بن خلیل طرابلسی ۲۰۶
علی بن عثمان اسفرالکاشانی ۸۹
علی بن موسی رضا ۴۹۷
علی تبریزی، میر (کاتب) ۳۵۵، ۵۳۲
علی تنوخی ۲۲۴
علی جفری رومی ۲۰۷
علی الجیلانی ۵۴۰
علی حزین، شیخ ۳۱۴، ۳۱۵ح، ۳۴۱، ۵۴۰
علی حکیم رومی جفری صوفی، سید - رش
علی جفری رومی
علی، سلطان ۴۵۶
علی، سید ۳۲۱
علی شاہ ۵۲۲
علی شیر نوائی، امیر ۳، ۴، ۹۶ تا ۹۸،
۱۵۷، ۱۹۴، ۳۲۰، ۳۵۳، ۳۸۰، ۳۸۱
۴۸۸، ۴۸۹، ۵۲۱، ۵۴۱، ۵۴۳
علی شیر قانع تتوی (کاتب) ۳۳، ۱۸۲
علی، فخرالدین بن ۴۵۴
علی الکاتب (کاتب) ۴۰۵
علی کاشانی فرغانی ۴۷۸، ۴۷۹
علی، میر (کاتب) ۳۵۵، ۳۹۵، ۴۰۱، ۴۰۲،
۴۰۴
علی، میر سید (کاتب) ۳۵۵

علی ہجویریؒ ۲۵۵، ۲۵۶
علی ہمدانی، میر سید ۲۰۴، ۳۴۵، ۵۲۲، ۵۲۳
علی یزدی، شرف الدین ۱۹۲ نیز رش شرف الدین علی
عماد، عماد الدین عماد الحسینی (کاتب) ۳۹۵، ۳۹۹، ۴۰۲، ۴۰۳، ۵۶۰
عمادالدین ۱۹۲
عمادالدین اسمعیل ۳۸۱
عمادالدین امیر صالح ۳۸۱
عمادالدین فقیہ کرمانی، مولانا ۱۲۶، ۱۲۹، ۳۶۸، ۳۹۰
عمادالدین محمود گاوان ۱۰، ۱۱، ۲۱
عمادالملک ۵۲
عمرؓ حضرت ۶۳، ۳۶۳، ۳۶۴، ۴۲۸، ۴۳۵، ۴۶۵
عمر بن ابراہیم انصاری اوسی ۲۳۳
عمرالبیضاوی، مولانا ابوالقاسم - رش قاضی بیضاوی
عمر حکیم مشہدی، شیخ ۲۹۱
عمر دراز فایض، حافظ ۹۴
عمر دولت آبادی - رش شہاب عمر، قاضی
عمرالدین، منشی ۵۶۱
عمر شیخ المنور ۵۲۹
عمو، شیخ ۵۳۳
عمید لوہکی ۳۶۸
عنایت‌اللہ (کاتب) ۱۸۷
عنایت‌اللہ بروص (کاتب) ۱۰۷
عنایت‌اللہ، سید (کاتب) ۲۳۷، ۲۵۷
عنایت‌اللہ کنبوہ لاہوری، میاں ۱۶، ۱۷، ۲۳۶، ۳۵۰، ۳۵۱
عنایت بن سید فضیل (کاتب) ۹۴
عنایت خان ۱۶، ۳۵۰
عنایت شاہ، سید ۵۵۵
عنصری ۱۱۰، ۳۷۰، ۳۷۱
عوض علی بن جلال‌الدین کرخی (کاتب) ۱۳۵، ۱۳۶، ۳۹۴
عیسیٰؑ ۶۷، ۲۶۸، ۳۶۵

غ

غازان، سلطان ۱۷
غازی بیگ ترخان، مرزا ۱۷۱
غازی‌الدین خان ۳۹۷، ۳۹۸
غالب، اسداللہ خان ۵۵ح، ۵۵، ۳۸۳
غزالی، امام ۹۴، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۶۰، ۲۷۱، ۲۸۲، ۲۸۴، ۳۸۱، ۵۳۴، ۵۳۵
غزالی مشہدی ۱۵۸
غضنفر التبریزی (کاتب) ۴۷۸، ۴۷۹
غفاری قزوینی ۳۱
غفراللہ، منشی (کاتب) ۵۱
غلام اکبر خان، مولوی ۳۸۵

غلام جیلانی، مولانا (کاتب) ۴۰۳
غلام حسین خان ۱۸۶
غلام حسین طباطبائی، سید ۴۵
غلام حسین قصوری، مولوی ۶۷، ۶۸
غلام حسین مدرس (کاتب) ۵۵۸
غلام حیدر میاں (کاتب) ۱۸۳
غلام رسول، مولوی ۶۷، ۲۳۷، ۴۶۲، ۵۲۵
غلام رسول مہر، مولانا ۲۹۴، ۴۶۲
غلام علی تتوی ۳۳
غلام علی خان بلگرامی، میر ۲۵۱
غلام فرید خان ۱۹۷
غلام قادر زیرک (کاتب) ۴۳۳
غلام محمد، حافظ ۱۶۸
غلام محمد (کاتب) ۴۵۹
غلام محمد خان (کاتب) ۲۲
غلام محمود غزنوی ۵۲۲
غلام محی الدین (مؤلف فتوحات نامۂ صمدی) ۴۸
غلام محی الدین (کاتب) ۹۳، ۳۲۳
غلام محی الدین قصوری، سید ۱۹۷، ۲۹۵، ۲۹۶، ۳۸۴
غلام مرتضیٰ، حافظ ۵۶۳
غلام مرتضیٰ عرف خوجم (کاتب) ۴۴
غلام مرتضیٰ حاجی والا، حافظ ۵۲۸
غلام معین الدین ۲۳۷
غلام معین الدین عبداللہ ۵۲۶
غلام نبی ۳۳۸
غلامی (شاعر) ۱۹۱، ۵۱۰، ۵۱۵
غنی کشمیری ۴۸، ۱۹۶، ۴۷۲
غنیمت کنجاهی، محمد اکرم ۴۱۱، ۵۰۹
غوث اعظم، رش عبدالقادر جیلانی
غیاث خان ۴۷۳
غیاث الدین (مؤلف دانشنامۂ جہان) ۳۲۶
غیاث الدین، رش خواند میر
غیاث الدین امیر محمد الحسینی ۲۷، ۴۲۳
غیاث الدین علی ۲۰۸
غیاث الدین کیخسرو ۴۶۴
غیاث الدین منصور شیرازی، میر ۲۲۸
غیاث الدین، نواب ۱۹۷
غیبی (شاعر) ۱۹۱، ۵۱۰، ۵۱۵
غیرت خان، رش کامگار خان

ف

فاضل خان ۴۹۵
فافقی ۴۷۷
فائض (مؤلف آسمان سخن) ۵۲۴
فائض، عمر دراز، حافظ ۴۱۹
فتح اللہ جونپوری، شیخ ۳۴۹
فتح سنگھ ۵۵۴
فتح محمد (کاتب) ۳۱۶

فتوت ۱۹٦
فتوحی، انور ۳٦۹
فخر الدین جهرمی ٦۳
فخر الدین حسن انجو ۸۰
فخر الدین ، شیخ ۳۹۲، ۳۹۳
فخر الدین قلی ۳۵۴
فخر الدین علی صفی شیعی، ملا ۳۳۳
فخر الدین محمد ۲۰۹، ۳۳٦، ۳۳۷، ۳۷۲
فخر گوران ۴۸۷
فخر مدبر ۵۲۲
فخری بن امیری ۹۷، ۹۹، ۱۹۳، ۱۹۴، ۵۲۰، ۵۲۱
فدا محمد، ملا (کاتب) ۱۵۴
فدا لاهوری ، شیخ خیرالله ۱۸۳، ۱۸۴
فرامرز ۳٦۴
فرخ حسین ، ملا ۲۳۵
فرخ سیر ۱۸۱، ۳۳۳، ۳۵۸
فردوسی طوسی ۳۷، ۳٦۴، ۴۸۵
فرهاد ۱۵۹، ۱٦۵، ۱٦۷، ۴۸٦، ۵۰۲، ۵۰۳
فریدالدین احمد ۲۲۱، ۲۲۲
فریدالدین، شیخ ۹۴، ۴۸۱
فریدالدین گنج شکر ۳۰۴، ۳۱۵، ۴۸۲
فرید علی، شیخ ۴۸۱
فریدون ۷۹
فریدون محمد، سلطان امیر ۳۲۱
فریدونی بک ۳۵۰
فریومدی، زنگی ۲۲۴
فصاحت خان راضی ۴۷۲، ۴۷۴
فضل ۴٦۷
فضل‌الله دهلوی، ملا ۹۹
فضل الله قادری (کاتب) ۱۴۸، ۱۴۹، ۴۸۷
فضل حق، قاضی ۲۳۸، ۵۲۸، ۵۴۳
فضل الدین قریشی، پرفسور ۲۱۹
فضل الهی (کاتب) ۴۰۰، ۴۳۸
فضیل، سید ۹۴
فطرت (شاعر) ۴۸، ۱۹٦
فغان، اشرف علی ۵۴۹
فغانی شیرازی ۵۰۲
فوقی یزدی ۴۸۳
فیروز جنگ ، نواب ۳۳۴
فیروز خان ۴٦۹
فیروز خان، ابوالمظفر ۴٦۵
فیروز شاه تغلق ۹۴، ۳۰۵
فیض الله ۲۵۲
فیض الله (کاتب) ۱۰۰
فیض الله انصاری (کاتب) ۳۳۳
فیض الله، قاضی (کاتب) ۱۰۷
فیض‌الله لاهوری (کاتب) ۳۹۸

فیض بخش (کاتب) ۳۳۵

فیض علی مخدوم، سید ۳۵۰

فیضی، (معاصر احمد شاه ابدالی) ۵۰

فیضی فیاضی، ابوالفیض ۱۷، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۹۷، ۴۴۴، ۳۰۵، ۵۰۳

ق

قابل خان ۴۹۵

قادر بخش ۱۸۸

قادر خان ترین ۱۵۸، ۳۰۰، ۵۳۸

قادری بنکانی، سید ۳۰۰

قارون ۲۳۰

قاسم انوار ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۹۲، ۱۹۶، ۴۹۲، ۴۹۳

قاسم برید ۱۳۳، ۱۶۹، ۴۹۲، ۴۹۳

قاسم بزرگ ملقب به خواص خوان و برید الممالک ۴۹۴

قاسم خوارزمی ۲۰۱

قاسم علی (کاتب) ۳۵۵

قاسم علی، مولوی ۲۳، ۴۵۴

قاسمی، رش قاسم انوار

قاضی احمد بن غفاری قزوینی ۳۱

قاضی بیضاوی ۲۵

قاضی خان ۳۰۳

قاضی زاده رومی ۲۱۲

قالینو دروس ۲۱۸

قائنی خان ۴۶۳

قباچه، ناصرالدین ۳۸۱، ۳۸۲

قبول، رش عبدالغنی بیگ

قتیل، حسن ۵۵۰

قدرت الله قادری، میر ۴۶

قدسی ۱۷۴، ۳۷۰، ۴۷۲، ۵۰۵

قزغن، امیر ۴۶۳

قزلباش خان امید ۴۷۳

قزوینی، محمد ۴۷۳، ۴۷۴

قطب (شاعر) ۱۸۱

قطب الدین، شاه ۵۴

قطب العالم، رش عبدالقدوس حنفی

قطب الدین کاشانی ۳۸۲

قطب الدین مبارکشاه ۱۲۳، ۳۸۸

قطبی شیرازی، ملا ۳۱۶

قلیج ارسلان ثانی ۳۶۴

قمر الدین خان، اعتماد الدوله ۳۴۵

قمر الدین شهسوار ۵۵۵

قمی، میرزای ۳۱۷

قندهاری (کاتب) ۳۹۹

قوام الدین محمد، خواجه ۴۹۱

قوام الدین نظام الملک، امیر ۲۷۵، ۲۷۶

قوام الدین نظام الملک، خواجه ۹۶، ۵۳۲

قوام الدین نظام الملک خوافی ۵۳۲

قوام الملک، خواجه ۱۲۹

قوی بیگ ۳۹۴

ک

کاتبی نیشاپوری، شمس‌الدین محمد ۱۳۵،
۱۳۶، ۱۹۱، ۱۹۲، ۴۹۳، ۴۶۸، ۵۱۰

کاروس صاحب بہادر ۴۹۳

کامران (شاعر) ۶

کامگار خان ۲۰۱

کامگار، خواجہ (غیرت خان) ۴۱، ۴۵۹

کانشی رام ۱۹۹

کبریا، مولانا ۵۶۳

کبیر محمد (کاتب) ۵۴۳

کبیر محمد الحسینی (کاتب) ۳۸۰

کشکاف، رابرٹ ۴۵

کرم الہی (کاتب) ۴۱۲

کرمانی بن امیر ۴۸۹

کرم علی (کاتب) ۴۹

کرم علی، میر (کاتب) ۱۰۷

کریسنگھ ۴۵۰

کریم بخش (کاتب) ۴۳۵

کریم الدین حبیب‌اللہ ساوجی، سلطان ۲۸

کشن سنگھ ۴۷۶

کفایت اللہ خان ۴۹۶، ۴۹۸

کفایت خان (کاتب) ۶۹، ۳۹۸، ۴۶۲

کفایت خان محمد جعفر ۴۶۲

کلنکی کاتب بخاری، میر (کاتب) ۶۶، ۴۶۱

کلو خان (کاتب) ۱۰۷

کلیم (شاعر پنجابی) ۵۶۵

کلیم ہمدانی، ابو طالب ۱۷۵، ۱۷۶، ۴۷۲،
۴۸۲، ۵۰۵، ۵۰۶

کمال اسمعیل ۱۲۰، ۴۸۷

کمال بن جمال خان لنگہ (کاتب) ۲۷۸ تا ۲۸۰

کمال خجندی ۱۹۲، ۴۶۸

کمال الدولہ والدین، شیخ ۵۲۹

کمال‌الدین ۶۳

کمال‌الدین حسین، خواجہ ۲۰۸، ۳۵۹

کمال‌الدین عبدالرزاق (مؤرخ و کاتب) ۳۸۶

کمال سپاہان ۴۶۸

کمال سیف ۲۰۶

کند چند دہلوی ۴۵۳

کنہیارام ۴۷۳

کوچم خان ۹۰، ۴۸۰

کوکبی، مولانا فصیح الدین ۳۲۸، ۳۲۹

کوکلتاش خان ۲۰۹، ۵۴۲

کھڑک سنگھ ۵۵۴

کیتکی، رانی ۱۷۸

کیقباد، سلطان معز الدین ۳۶

گ

گاما شاہ ۱۹۷

گجادھر لعل (کاتب) ۴۷۳، ۴۷۴

گدائی، میر (کاتب) ۱۰۷

گرامی، مرزا ۴۷۳
گرائرسن، سر ۴۶۶
گردھر لعل ۴۵۰
گلاب رائے ۵۱
گلشن راؤ ۴۷۶
گل محمد ۱۷۶
گل محمد ھانسوی (کاتب) ۹۷، ۳۷۹، ۵۴۳
گنج شکر، رش فریدالدین گنج شکر
گنڈا سنگھ، سردار ۵۶
گوپال سنگھ ۴۷۶
گور بخش رائے ۳۲۷
گورداس کھتری ۲۳۸، ۵۲۷

ل

لاد دھلوی ۹۷
لاری، ملا، رش رضی‌الدین عبدالغفور
لایق، رش محمد مراد
لسانی (شاعر) ۴۸۳
لطف اللہ (پدر حافظ ابرو) ۳۸۸
لطف اللہ حسینی ترمذی (کاتب) ۲۸۸
لطف اللہ مہندس ۲۱۹، ۲۲۰، ۳۸۲، ۵۲۳، ۵۲۴
لعل چند منشی، ملک ۲۰
لعل سنگھ، سردار ۵۶
لقمان حکیم ۳۶۶
لقمان، سید ۴۸۱
لوزک ۵۲۲
لیث ۸۹
لیلی ۱۱۵، ۱۴۴، ۱۴۵، ۴۶۷، ۴۸۶

م

مارگنستھائرن ۳۷۰
ماکھو (نغمہ سرا) ۴۱
مانی (نقاش) ۱۹۱
ماھم (شاعرہ) ۵۲۰
ماہ، میر (کاتب) ۴۶۲
ماہ یارعلی خان ۴۶
مبارک، شیخ (پدر ابوالفضل) ۳۸
مبارک بخاری ۲۷۵، ۵۳۱، ۵۳۲
مبارک شاہ زرین قلم (کاتب) ۳۵۴
متقی، رش حسام‌الدین
متقی خان، سید ۵۵
مجدد الف ثانیؒ ۲۸۴، ۲۸۵، ۳۵۲، ۵۳۷
مجدالدین شیرازی، شیخ ۴۱۷
مجدالدین مؤید ابوالمعالی ۲۶۰
مجنون (قیس) ۱۱۵، ۱۴۴، ۱۴۵، ۴۶۷، ۴۸۶
مجنون رفیقی، مولانا میر علی الکاتب (کاتب) ۱۳
مجیر بن بہاءالنسفی کبیر ۳۰۳
محافظ خان ۴۹۵
محب اللہ، شاہ ۵۰۴

محب علی لاهوری ۴۳۰

محتشم کاشانی ۱۶۰ تا ۱۶۲، ۵۰۲

محسن تأثیر ۴۷۲

محسن الدوله، نواب ۵۵۲

محسن قاضی ۲۲۴

محقق طوسی، رش نصیرالدین

محمد، ابو حامد ۲۵۸، ۴۵۵

محمد (صلی الله علیه وآله وسلم) ۶۳، ۷۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۵۱، ۲۰۰، ۲۰۵، ۲۱۱، ۲۲۰، ۲۳۱، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۵۲، ۳۵۴، ۳۶۲، ۳۶۴، ۳۷۵، ۳۷۸، ۴۱۵، ۴۱۹، ۴۲۲، ۴۲۵، آنحضرت صلعم ۳۴، ۳۷۹، احمد ۱۷۲، ۱۸۹، پیغمبر ۳۲، ۶۲، ۶۵، ۶۷، ۲۳۳، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۸۳، ۲۸۸، ۲۸۹، ۳۰۱، ۳۱۲، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۳۳، ۳۳۵، ۳۵۱، ۳۵۳، ۳۸۸، ۴۱۷، ۴۱۸، حضور ۲۶، ۲۸، ۶۵، ۳۶۵، خاتم انبیاء ۲۶۴، ۳۷۱، خیر البشر ۴۳۵، رحمت اللعالمین ۱۳۴، رسالت پناه ۳۰، ۶۴، ۱۰۵، رسول خدا ۱۶۲، رسول الله ۲۱۱، ۳۱۳، ۳۱۷، ۳۷۷، ۴۳۶، سرور کائنات ۶۱، ۱۸۳ ۲۷۹، ۲۸۰، ۳۸۵، سید انبیاء ۲۷۱، سید کائنات ۴۵، سید المرسلین ۴۳، ۴۴، مصطفیٰ ۴۱۶، نبیؐ ۱۵۶، ۲۷۳، ۳۰۹، ۳۷۳، ۴۳۴

محمد ابراهیم، رش شوکت بخاری

محمد ابراهیم سالک قزوینی ۴۷۲

محمد ابرقوهی ۹

محمد ابریشمی، مولانا (کاتب) ۳۵۵

محمد ابن احمد المستوفی الهروی، مابیژن آبادی ۶۱

محمد احتشام ۱۷۹

محمد احتشام خان ۵۰۸

محمد احسن سامع ۴۷۳

محمد احفظ خان ۴۹۵، ۴۹۶

محمد اسحاق، رش شوکت بخاری

محمد اشرف (کاتب) ۴۰۰

محمد اشرف رامی ۱۸۹

محمد اشرف، میر، رش اشرف خان، سلطان

محمد اعظم ۵۹

محمد اعظم شاه ۵۰۷

محمد اعظم شاهی، میر ۴۶۱

محمد افضل (کاتب) ۱۰۷، ۲۶۶

محمد افضل، قاضی ۴۵۳

محمد اکبر (کاتب) ۴۶۲

محمد اکبر شاه ثانی ۴۵

محمد اکبر عرف محمد ارزانی، امیر ۹۳

محمد امیر الدین (کاتب) ۴۰۲

محمد امیر الدین نقشبندی مجددی (کاتب) ۴۰۱

محمد امیر رضوی (کاتب) ۳۹۷
محمد امیر، سید (کاتب) ۳۹۶
محمد امیر صدر الدین بن منصور ۳۲۷
محمد امین (کاتب) ۲
محمد امین ، خان زمان ۲۲۴
محمد اول، سلطان ۱۷، ۲۷
محمد باقر داماد، میر ۱۷۰، ۵۰۵
محمد باقر سید (کاتب) ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۱
محمد باقر قرشی ۳۱۷
محمد بخش ۱۸۷
محمد بخش (کاتب) ۳۷، ۴۳۰
محمد بقاء سهارنپوری ، شیخ ۴۴
محمد بلاقی، خواجه ۵۲
محمد بن ابراهیم صدرالدین شیرازی ۳۷۱
محمد بن احمد ۴۲۸
محمد بن احمد الحسینی الجرجانی ۸۷
محمد بن احمد سمنانی (کاتب) ۸۷
محمد بن امیر (کاتب) ۲۷۵، ۵۳۱
محمد بن امیری فخری ، سلطان ۹۸
محمد بن‌الخاکی شیرازی ۳۲
محمد بن خواجه زین الدین علی، سید ۱۶۳
محمد بن داؤد ۲۴۰، ۵۲۸
محمد بن شاهاور الاسدی الرازی ۲۶۲
محمد بن شیخ محمد الهروی ۳۸۰، ۵۴۳
محمد بن عبدالخالق ۷۷
محمد بن علی ۳۷۶
محمد بن فخرالدین محمد، میرزا ۲۰۹
محمد بن قاسم خوارزمی ۲۰۱
محمد بن لاد دهلوی ۹۷
محمد بن مبارک ۹۴
محمد بن محمد حافظی بخاری ۵۳۱
محمد بن محمد الحسین بلخی ۴۰۹
محمد بن محمد عبدالجلیل العمرالرشید ۳۶۳
محمد بن محمد غزالی ۲۵۷
محمد بن محمود ۲۴۰، ۳۱۵، ۴۱۷
محمد بن محمود شادیابادی ۵۲۸
محمد بن معین ۴۶۵
محمد بن ملکشاه سلجوقی، سلطان ۲۸۵
محمد بن منصور ۵۴۱
محمد بن یعقوب ۴۱۷
محمد پارسا، خواجه ۲۷۰، ۵۳۱
محمد تغلق سلطان ۲۹۸، ۴۸۱
محمد تقی الحسنی (کاتب) ۲۵۹
محمد تقی الحسینی خطیب (کاتب) ۱۰۷
محمد تقی دانش پژوه، رش دانش پژوه
محمد ثانی، سلطان ۱۷
محمد جاجرمی ۲۶۰، ۲۶۱
محمد جعفر ۹۹
محمد جعفر مذنب ۲۷۴
محمد، حاجی (کاتب) ۳۵۴

محمد حافظ ۴۹۵، ۴۹۶
محمد حافظی بخاری ۵۳۱
محمد حبیب، پروفیسر ۴۸۰
محمد الحجازی ۳۲۱
محمد حسن، سید ۵۵۵
محمد حسن، مولوی ۴۶۲
محمد حسین (کاتب) ۲۴۷، ۳۹۸، ۴۸۶
محمد الحسین بلخی ۴۰۹
محمد حسین بن سلطان حسین (کاتب) ۱۱۸
محمد حسین بن سیف الرحمان صدیقی المهمی ۱۱۸، ۱۳۰، ۱۵۵، ۲۲۵
محمد حسین خلف تبریزی (مؤلف برهان قاطع و کاتب) ۳۹۶، ۴۶۲
محمد حسین زرین قلم اکبر شاهی (کاتب) ۴۰۴
محمد حسین سمرقندی (کاتب) ۱۵۲
محمد حسین کشمیری (کاتب) ۴۰۴، ۴۵۸
محمد حفیظ خان (کاتب) ۳۹۷
محمد حکیم مشهدی ۳۰۶
محمد حیات (کاتب) ۳۵۵
محمد خدا بنده، سلطان ۱۷
محمد خوارزمی ۵۲۲
محمد دارا بخت بهادر ولیعهد بهادر شاه (کاتب) ۴۰۰
محمد دارا شکوه (کاتب) ۴۰۴
محمد داؤد ۳۴۹
محمد درویش سمرقندی (کاتب) ۴۰۵
محمد الدین، خواجه ۳۵۹
محمد الدین، سلطان ۴۹۶
محمد رضا (کاتب) ۱۷۸
محمد رضا منصبدار، میر ۴۵۴
محمد رفیع الدرجات، شاهزاده ۳۷۹، ۴۷۵
محمد زمان حسینی طبیب تنکابنی دیلمی، میر ۹۲
محمد سربلند خان، سراج‌الدوله افتخار الملک ۱۳۷
محمد سرفراز خان ۵۳۸
محمد سعید (کاتب) ۴۰۲
محمد اشرف ۴۷۲
محمد شاه، سید ۵۵۵
محمد شاه ۴۳، ۴۸، ۵۹، ۹۹، ۱۹۶، ۲۳۸، ۲۸۶، ۲۸۷، ۳۶۳، ۴۱۱، ۴۱۴، ۴۱۷، ۴۶۴، ۵۲۶، ۵۳۷
محمد شاه الرومی ۴۵۰
محمد شاه کمیدان، سید ۵۵۴، ۵۵۵
محمد شریف، حاجی ۴۶۲
محمد شریف معتمد خان ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۵۸
محمد شریف، مولوی ۳۸۵
محمد شفیع (شاعر) ۴۸۳
محمد شفیع بن شیخ شاه محمد ۲۴۷

محمد شفیع، دکتر مولوی، پرفسور ۱، ۴، ۹، ۷۶، ۱۰۵، ۱۱۰، ۱۶۹، ۱۹۳، ۱۹۴، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۶، ۲۳۳، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۵۶، ۲۷۸، ۳۷۰، ۳۸۷، ۴۰۷، ۴۸۴، ۵۰۲، ۵۳۵، ۵۴۵، ۵۴۸، ۵۵۲

محمد شیخ بن سید حاجی التاشکندی (کاتب) ۳۰۴

محمد شیخ رند ۱۱۹، ۴۸۷

محمد شیرازی، سید ۴۶۵، ۴۶۶

محمد صادق شهابی ۳۰۰

محمد صادق، (صادق خان شش هزاری شاهجهانی) ۴۹۸

محمد صادق مشرف ۴۹۷، ۴۹۹

محمد صالح (کاتب) ۲۸۰، ۴۵۱

محمد صالح اصفهانی (کاتب) ۵۳۴

محمد صالح کشفی (کاتب) ۱۶۹، ۵۰۴

محمد صالح کنبو ۱۶، ۱۷، ۴۱، ۲۳۶، ۴۵۱ بتکرار، ۴۵۴

محمد صبغةالله (کاتب) ۳۹۸

محمد صدرالدین (کاتب) ۳۵۲

محمد صوفی ماژندرانی ۱۷۲، ۳۸۳

محمد عادلشاه ۴۹۵

محمد عارف عباسی ۴۴۰، ۵۲۹

محمد عارف یاقوت رقم هروی (کاتب) ۱۰۷، ۳۹۶

محمد عبدالله، دکتر سید ۹۹، ۳۱۴

محمد عبدالجلیل العمر الرشید الکاتب الوطواط، رش رشیدالدین وطواط

محمد عزیزالدین (کاتب) ۳۹۷

محمد عسکری جیو، مرزا ۳۵۸

محمد العطاری ۳۰۵

محمد العلوی الجامی ۳۴۲

محمد علوی شادی آبادی ۳۴۹

محمد علی (کاتب) ۹۹، ۱۰۳، ۳۹۸، ۴۴۳

محمد علی بن ابی طالب (علی حزین بحیثیت مؤلف و کاتب) ۳۴۱

محمد علی حزین، رش علی حزین

محمد علی ریاضی ۳۸۲، ۵۲۳

محمد عوفی، سدیدالدین ۴۲۹

محمد غزالی، امام، رش غزالی امام

محمد غوث ابن ابوالقاسم ۱۸۱

محمد غوث شطاری، پیر ۵۲۹

محمد فاضل ۹۹، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۹

محمد فاضل (کاتب) ۹۷

محمد الفراهی ۶۵

محمد فیض ۴۹۷

محمد فیض ملاحت ۳۴۳، ۳۴۴

محمد قایم بن جعفر (کاتب) ۳۶

محمد قزوینی ۳۷۳، ۳۷۴

محمد قطب شاه، سلطان ۱۵۲، ۵۰۰، ۵۰۱

محمد قلی سلیم ۴۷۲
محمد کاظم، حکیم ۴۳۷
محمد کاظم ولد ملا امینا ۴۵۳
محمد کریم خان، ۹۰
محمد کشمیری، حاجی ۴۲۸
محمد گیلانی، شیخ ۱۰، ۱۱، ۲۱
محمد لاهوری ۳۱۳
محمد لطف‌الله (کاتب) ۳۸۵
محمد مبارک کرمانی ۴۸۱
محمد مجیر بن وجیه الدین، رش محمد وجیه ادیب
محمد محسن (کاتب) ۴۴۰
محمد مخدوم ۳۵۰
محمد المداینی ۲۲۴
محمد مراد کشمیری (کاتب) ۳۹۸، ۵۴۶
محمد مراد لایق ۱۷۸، ۱۷۹
محمد مسعودی ۵۴۱
محمد معزالدین جهاندار شاه، رش محمد معظم
محمد معظم (کاتب) ۲۴۸
محمد معظم شاهزاده ۳۷۹
محمد معظم ملقب به جهاندار شاه ۳۳۶، ۵۴۲
محمد معین استر آبادی، میر ۳۰۷
محمد معین، دکتر ۴۲۹
محمد معین‌الدین بن علی حنفی اشعری ۸۲
محمد مقرب مشرف ۴۹۵
محمد مکحول، سلطان ۴۵۶
محمد منصور ۴۹۵، ۴۹۹
محمد موسیٰ ابن کفایت خان (کاتب) ۳۹۸، ۴۰۲
محمد مؤمن بخاری (کاتب) ۳۲۵، ۳۳۰
محمد مؤمن دیلمی ۹۲
محمد مؤمن عرشی، میر ۵۰۴
محمد مؤمن مجلسی ۴۹۲، ۵۰۴
محمد مهدی استر آبادی ۴۹۲
محمد مهدی، سید ۵۳۸
محمد ناصر عندلیب، میر ۲۹۲ تا ۲۹۴، ۲۹۴ ح
محمد (نائی)، استاد ۴۱
محمد النسفی ۲۶۴، ۲۶۵
محمد نصیر پادشاه ۳۳۳
محمد نعیم (کاتب) ۲۲۰
محمد وارث، شیخ ۴۵۳
محمد وجیه ادیب ۳۰۴، ۳۶۸
محمد هادی علی (کاتب) ۴۰۰
محمد هادی، میر ۲۶۶
محمد هارون عطار ۵۳۰
محمد هاشم فیروز جنگ ۴۹۸
محمد الهروی، شیخ ۳۸۰، ۵۴۳
محمد هروی یاقوت ثانی (کاتب) ۴۰۲

محمدی، میان (کاتب) ۱۰۷
محمد یوسف (کاتب) ۱۸۳
محمد یوسف ۴۶۲
محمد یوسف محمد، مولوی ۳۸۵
محمود ۳۱۵، ۴۲۰، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۶۵
محمود آملی ۳۲۴
محمود ابن مسعود العلوی ۳۷۴
محمود بن ادریس ۴۱۷
محمود بن اسحاق الشهابی (کاتب) ۴۰۴
محمود بن حافظ طاهر، سید (کاتب) ۱۱۴
محمود بن شیخ ضیاء ۸۷
محمود بن یوسف سمرقندی ۳۰۲
محمود بهمنی ۴۹۴
محمود جونپوری، ملا ۳۴۲
محمود الحسینی ۳۲۰، ۳۶۱، ۵۴۱
محمود حسینی عطائی ۳۵۳
محمود، سید ۴۸۱
محمود شادیابادی ۵۲۸
محمود شاه، ابوالمظفر ۴۸۰
محمود شبستری ۱۲۰، ۳۸۱
محمود شرقی ۴۲۱
محمود شهابی (کاتب) ۳۹۵
محمود طادر غزالی ۳۰۸
محمود علوی شادی آبادی ۲۴۰
محمود غجدوانی ۲۷۳، ۵۳۰
محمود غزنوی ۱۷۰، ۵۰۵
محمود فضل‌الله حسینی ۲۷۲
محمود الکاتب سمرقندی، امیر (کاتب) ۲۷۵، ۵۳۱، ۵۳۲
محمود کنتوری، قاضی ۲۹۹
محمود گاوان، ۱۰، ۱۱، ۲۱
محمود گرگانی، سلطان ابوالفتح ۳۲۶
محمود لاهوری، مولانا ۱۵۸، ۱۵۹، ۴۱۴
محمود مفتی، شیخ ۳۹۱
محمود منشی ۲۴۵
محی الدین ۱۸۸، ۱۹۸
محی الدین خان بهادر ۴۹۶، ۴۹۷
محی الدین طوسی ۲۷۱
مختار الدین احمد ۴۰۵
مخدوم (مؤلف شرح سکندر نامه) ۳۵۰
مخدوم محمد ۳۵۰
مخدوم، سید ۳۵۰
مخدوم، ملا ۴۵۳
مخفی رشتی ۱۸۰
مخلص، انند رام ۱۰۷
مخلص مصری ۴۷۸، ۴۷۹
مخلص کاشی ۴۷۲
مدرس رضوی ۱۱۳، ۲۰۰
مراد اول، سلطان ۷۱
مراد ثانی، سلطان ۷۱، ۷۲

مراد، شاهزاده ۱۷۷
مرتضیٰ خان ۵۰۷
مرضی (؟) اوتیمانی ۴۸۳
مرزا (عاشق صاحبان) ۵۰۹
مرزا خان ابن فخرالدین محمد ۳۳۶، ۳۳۷
مرزا علی ۷۷
مرشد بروجردی ۱۷۱
مروارید بیانی ۴۸۹
مروان ۶۱ بتکرار
مسعود ۳۱۵، ۴۵۵، ۴۵۶، ۵۱۰، ۵۱۷
مسعود بک ۱۹۱
مسعود بن ابراهیم ۴۵۵
مسعود بن عبدالله الحسینی ۱۲
مسعود بن محمود بن یوسف سمرقندی ۳۰۲
مسعود ثالث ابن مودود، سلطان ۴۵۶
مسعود ثانی، سلطان ۴۵۶
مسعود حافظ (کاتب) ۱۰۷
مسعود رونی ۱۱۱
مسعود، سلطان ۴۶۴
مسعود العلوی ۳۷۴
مسعود بن قاضی عبدالله، قاضی ۱۲
مسکین سیالکوٹی، نجم الدین ۱۸۷، ۱۸۸
مسیح ۴۸۳
مشتاق اصفهانی، میر سید علی ۱۸۳
مصحفی، غلام همدانی ۵۵۰، ۵۵۳
مصور، میر (کاتب) ۳۵۵
مظفر حسین ابن درویش محمد ۱۹۲
مظفر، ملا ۲۰۱
مظهر جانجانان، شمس الدین حبیب الله ۱۸۵
معاویه ۶۱، ۶۲
معتمد خان ۴۵۲
معروف ۷۷
معزالدین کیقباد ۴۶۴
معزز خان افسر ۴۷۳
معزی، امیر ۱۹۲
معصوم کاشی ۶۶
معظم شاه ۲۰
معظم نصرالدین، مولانا ۵۲۲
معین بن فراهی ۶۵، ۶۶
معین الدین تبریزی (کاتب) ۳۵۴
معین الدین چشتی، خواجه ۴۴، ۹۴، ۱۰۰، ۱۰۲
معین الدین شیرازی ۲۰۳
معین الدین، قاضی ۴۶۵
معین الدین یزدی ۶۹، ۲۰۳
معین الملک، نواب ۵۲
معین وزیر، محمد بن ۴۶۵
مفید بلخی ۱۸۵
مقدسی ۴۲۷
مقصود ۱۹۱، ۵۱۰، ۵۱۵

ملاحت، رش محمد فیض ملاحت
ملا امینای ایرانی ۴۵۳
ملا دو پیازه ۱۱۷
ملا سائیدنه ۲۷
ملا صدرا، رش ابراهیم صدرالدین شیرازی
ملا عیسیٰ ۲۷
ملک زاده، رش لعل چند منشی، ملک
ملک شاہ سلجوقی ۲۵۸
ملک قمی ۲۳۴، ۲۳۵
ملکھ مل (کاتب) ۴۱۴
ملیحی ۱۹۱، ۵۱۰، ۵۱۹
منٹو، لارڈ ۳۴۵
مندھی، میر (کاتب) ۱۰۷
منسارام، منشی ۲۳۸، ۲۳۹، ۵۲۸
منصفی ۴۲۸
منصور، محمد بن ۵۴۱
منصور، امیر (کاتب) ۳۵۴
منصور بن نوح ۴۵۵
منصور حلاج ۱۹۸ بتکرار
منصور دشتکی شیرازی، میر غیاث الدین ۳۲۷
منصور علی، مولوی ۳۸۵
منعم خان ۴۶
منگل سین (کاتب) ۴۷
منہاج، قاضی ۴۸۱
منیر لاهوری ۱۷، ۱۹۶، ۲۵۰
موجی (شاعر) ۴۸۲
مودود، سلطان ۴۵۶
مودود علی ۴۵۵
موسیٰ[ع] ۶۷، ۱۵۶، ۱۶۵، ۱۶۷، ۳۶۵
موسیٰ، حافظ ۵۳۸
موسیٰ رضا، امام ۴۹۷
مؤمن مجلسی، میر ۴۹۴
مؤید بن محمد جاجرمی ۲۶۱
مؤید دین بن حجازی، سلطان الغ بیگ ۲۰۷
مؤیدالملک ۲۶۰
مہابت خان ۱۵
مہتاب رائے (کاتب) ۴۱۱
مہدی بیانی ۹
مہر، مولانا ـ رش غلام رسول مہر
مہر داد خان ۴۳۵
مہنگہ سنگہ ۵۵۶
مہینوال ۱۸۷، ۱۸۸
مہیشی داس ۵۳۰
میانجیو (حضرت میان میر) ۳۶۲
میانمیر لاهوری، حضرت ۳۶۲
میترا، پروفیسر ۵۲۶
میر امن دهلوی ۲۲۹
میر حسن دهلوی ۵۵۰
میر خان، سید ۵۹۴
میر خورد ۹۴

میر درد، خواجه، رش درد
میرزا کھرل ۱۸۳، ۱۸۴
میر عرب ۶۶
میرک، خواجه (کاتب) ۳۵۵
میر کلنکی (کاتب)، رش کلنکی کاتب بخاری
میرک، سید (کاتب) ۳۵۵
میرک، معین‌الدین احمد ۴۵۴
میرکی، ملا ۴۵۱
میر ماه (کاتب) ۶۶
میر، محمد تقی، میر ۱۰۸
میر معصوم ۱۷۵
میر منشی، رش قابل خان
میری هوپ (Merryhop) ۴۷۷
میر یحییٰ بن عبداللطیف قزوینی ۳۰
میکائیل ۴۸۷
میمنت خان ۲۲۴
مینهان سنگھ ۲۴۷

ن

نادر شاه ۵۲، ۴۵۷، ۵۵۵
ناد علی، حافظ ۴۱
نادم گیلانی، مولانا ۱۷۴
ناسخ، امام بخش ۵۵۲
ناصح الدین، امام ۳۰۶
ناصر بخاری ۱۹۱، ۱۹۲
ناصر خسرو قبادیانی متخلص به حجت، حکیم
ابو معین حمیدالدین ۱۱۱
ناصرالدین ابی منصور ۲۲۷
ناصرالدین خلجی، سلطان ۲۴۰، ۳۴۹، ۵۲۹
ناصرالدین، خلیفه ۳۶۴
ناصرالدین عبدالرحیم ۲۲۶
ناصرالدین، قاضی ۴۵۴
ناصر (شاعر) ۵۱۰، ۵۱۳
ناصر علی سرهندی ۴۸، ۱۹۶
ناظم تبریزی، محمد صادق ۱۶۳
ناظم‌الدوله سیٹن ۴۵
نامی، میرزا محمد صادق ۱۸۵، ۱۸۶
نبی بخش، میاں ۱۸۰
نتھا ولد اخوند شیخ نور محمد (کاتب) ۳۰۱
نجف قلی بیگ ۴۷۲
نجم الدوله ۴۵
نجم الدین، پروفیسر مولوی ۵۳۴، ۵۴۲
نجم‌الدین دایه ابو بکر عبدالله ۲۶۲، ۴۸۷
نجم‌الدین کبریٰ ۱۹۲
نخشبی ۳۰۴
نذیر، حاجی ۴۷۳
نرائن داس کھتری ۵۰۹
نرائن کول عاجز ۵۸
نزار بن عدنان ۳۲
نسفی ۴۲۷، ۴۲۸
نصیر ۳۷۷

نصیر بن هارون ۱۳۴
نصیرالدین محقق طوسی ۱۸۹، ۲۰۰، ۲۰۱،
۲۲۶ تا ۲۲۸، ۳۸۲، ۴۵۲
نصیرالدین عبدالله/عبید الله ۲۷۳، ۵۳۰
نصیر الدین محمود (چراغ دهلی) ۴۰۴
نصیرالدین محمود، شیخ الاسلام ۴۸۲
نظام (کاتب) ۱۳۰
نظام (شاعر) ۱۹۶
نظام (مدرس، مدرسهٔ جلالیه) ۳۰۸
نظام بن فخر گوران ۴۸۷
نظام حیدرآباد ۱۸۶، ۵۰۹
نظام دست غیب ۳۸۳
نظام الدین (پدر سیف‌الدین) ۹۵
نظام الدین احمد (کاتب) ۱۰۱
نظام الدین اولیاء، حضرت ۹۴، ۴۸۰
نظام الدین، پرفسور ۲۹۴، ۴۹۲
نظام الدین تهانیسری، شیخ ۲۸۶، ۲۸۷
نظام الدین ، شیخ ۴۸۱
نظام الدین قاضی، مولانا ۹۷
نظام الدین کهیم کرنی ۲۹۵
نظام الدین معمائی استرآبادی ۳۳۰، ۳۳۱
نظام الملک طوسی ۲۸۲، ۴۵۷
نظام الملک، امیر ۵۳۱
نظام الملک خوافی ، خواجه قوام الدین ۹۵
نظامی گنجوی ۹۷، ۸۳، ۱۱۲ تا ۱۱۷،
۱۴۵، ۱۵۰، ۱۵۸، ۱۶۴، ۱۶۸، ۲۴۶،
۲۶۷، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۶، ۵۰۱
نظیری ۱۶۹، ۱۷۴، ۴۷۲، ۴۹۴، ۵۰۴
نعمت الله بواب، مولانا (کاتب) ۳۵۴
نعمت الله خان ۳۷۴
نعمت اللهو لی ، شاه ۴۰۵
نعمت خان عالی ۴۵، ۲۵۱، ۴۶۰
نعیم الدین نعمت الله کوهستانی ۱۰۷
نقشبند ، خواجه ۵۳۲
نمرود ۱۷۴
نوح[4] ۲۵، ۶۷، ۱۹۱، ۴۵۵
نور احمد، میاں (کاتب) ۴۱۸
نور الله بن احمد (کاتب) ۵۲۴
نور الله بن شیخ نورالحق ، شیخ ۱۰۲
نور الله ، حافظ (کاتب) ۳۹۵، ۴۰۲
نور الله لاهوری (کاتب) ۳۹۶
نور الله معمار ۵۲۳
نور جهان ، ملکه ۱۹۵
نور الحق ، شیخ ۱۰۲
نور الحق مشرقی، ملا ۲۴۲، ۲۴۳
نور الدین ۱۳۹، ۴۸۱
نور دین احمد، ماسٹر ۱۹۹
نور الدین، خواجه (کاتب) ۱۶۶
نور الدین کاشانی ۶۲، ۴۶۱
نور الدین کول (کاتب) ۵۹

نورالدین محمد ۹۰

نور محمد، اخوند شیخ ۳۰۱

نور محمد، سید ۲۳۷، ۲۵۷

نور محمد، مولانا ۲۸۵

نوعی خبوشانی ۱۶۸، ۴۸۳، ۵۰۳

نولکشور، منشی ۲۲، ۱۲۱، ۲۷۴، ۴۳۳، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۶۹، ۵۰۵، ۵۰۸، ۵۲۱، ۵۳۷

نونده رائے، منشی ۴۳۲

نونہال سنگھ، کنور ۵۵۴

نووی، امام ۴۴۵

نہشعی ۴۷۸

نیازی بن سید علی ۳۲۱

و

واجد علی شاہ، سید ۳۹

واحدی، شیخ ۴۶۷

وارث علی، شاہ (کاتب) ۱۰۷

وارستہ لاہوری، سیالکوٹی مل ۲۱، ۲۲، ۴۵۰، ۴۵۴، ۴۷۲

واصل ۱۹۶، ۴۷۲

واقف لاہوری ۱۹۷

وامق ۱۱۰، ۱۸۵، ۱۸۶، ۴۷۰

وائٹ کور، پروفیسر ۴۶۶

وجیہ الدین ۳۰۴، ۳۶۸

وحشی بافقی ۱۵۹، ۱۹۶، ۴۷۲، ۵۰۲

وحید الزمانی ۴۷۲

وزیر چند، پنڈت ۱۳۱، ۱۳۸

وزیر الحسن عابدی، پرفسور سید ۲۱، ۵۵ح، ۳۸۳، ۴۱۶

وزیر خان ۵۰۷

وزیر الدولہ، نواب ۲۹۴

وزیر الملک، نواب ۴۷۴

ولی اللہ دہلوی، شاہ ۶۴

ولی اللہ (کاتب) ۵۵۹

ولی دکنی ۵۴۸

ولیم ہنری، مسز ۴۹۳

وولنر، پروفسر ۴۶۶

ویردی، امام (کاتب) ۳۹۶

ہ

ہاتفی ۷۳، ۴۶۴

ہادی، خان میر ۵۰۷

ہارون بن ابی القاسم الحسینی التبریزی ۱۳۴

ہاشم محزون، مرزا ۴۷۳

ہامانی، شیخ، رش شہاب الدین قادری ہامانی

ہداد مفتی ۳۹۳

ہدایت اللہ (کاتب) ۲۹۱، ۳۰۶، ۴۰۱، ۴۷۲، ۴۷۳

ہرٹل، ڈی ۴۶۶

ہرکرن، رائے ۴۷۳

ہری سنگھ ۴۷۳

ہلالی چغتائی ۱۹۴، ۴۱۴
ہمال متخلص بہ رام، سید ۹۴
ہمام تبریزی ۱۹۲
ہمام الدین (پدر خواند میر) ۲۷
ہمائی، جلال الدین ۲۵۹
ہمایون پادشاہ ۳۷، ۹۹
ہیر (محبوبۂ رانجھا) ۲۳۸، ۲۳۹، ۵۲۷، ۵۲۸
ہیستین بہادر ۵۳

ی

یار علی، شیخ ۲۷۲
یار محمد بن خدا داد سمرقندی ۶
یافعی ۴۵۵
یاقوت رقم، محمد عارف ہروی (کاتب) ۳۹۵
یاقوت مستعصمی (کاتب) ۳۵۴
یحییٰ بن سیبک فتاحی نیشاپوری ۴۷۲
یحییٰ، پیر (کاتب) ۳۵۴
یحییٰ، شیخ ۲۹۸
یحییٰ کاشی ۴۷۲
یحییٰ منیری ۷۵، ۴۴۵
ید اللہ، شاہ ۲۷۲
یزدی، شرف الدین ۴۵۲، ۴۶۲
یسین خان نیازی، ڈاکٹر ۳۹۰
یعقوب بن محمد ۴۱۷
یعقوب بیگ بن حسن بیگ، سلطان ۱۴۶، ۱۵۳، ۵۰۱
یوسف[۴] ۱۴۳، ۱۵۴، ۲۳۳، ۲۴۰، ۲۵۹، ۴۱۱، ۴۵۵، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۲۵
یوسف بن محمد، رش یوسفی ہروی
یوسف توران پشتی ۲۶۳، ۲۶۴
یوسف حافظی بخاری، خواجہ ۵۳۲
یوسف سمرقندی ۳۰۲
یوسف محمد خان ۲۴۶
یوسف مشہدی (کاتب) ۳۵۴
یوسفی ہروی ۲۸۱ تا ۲۸۳، ۵۳۵

فهرست آثار

آتشکدهٔ آذر ۵۰۵

آثار البلاد و اخبارالعباد ۳۲۲

آثار الصنادید ۴۵۹، ۵۲۴

آثار الوزراء **۹۵**، ۲۷۶، **۴۸۲**، ۵۳۳

آداب الحرب و الشجاعة ۵۲۲

آه سرد ۲۹۲

آئین اکبری **۳۸**، ۳۹

احسن التواریخ ۳۲

احکام الاعوام ۵۲۲

احکام الصلوة **۴۲۰**

احکام و خواص حیوان، رش رساله صیدیه

احوال مشائخ صوفیه ۲۷۷

احوال جامی ۵۳۳

احیاء العلوم ۲۶۰، ۲۷۱، ۴۴۵

اخبار الاخیار فی اسرار الابرار **۱۰۲**، **۱۰۳**، ۱۰۴، ۴۱۶، ۵۲۷

اخبار الاولیاء ۲۳۷

اخلاق بزرگی ۲۲۷

اخلاق محسنی **۳۵۶**

اخلاق ناصری ۲۰۰، ۲۲۳، **۲۲۷**، **۲۲۸**، ۴۵۲

ادات الفضلاء ۷۹، ۴۶۸

الادب الوجیز للولد الصغیر **۲۲۶**

الادوار والاکوار (رساله) **۳۸۰**

ارشاد الطالبین ۵۳۹

ارشاد المجالس ۴۴۵

اساس الاقتباس ۴۲۳، ۴۲۸

اسباب المغفرت ۴۲۸

اسرار الهی ۵۲۵

اسرار البخور ۴۲۸

اسرار التوحید ۲۹۲

اسرار قاسمی ۳۳۲

اسرار المشائخ ۲

اسرار معنوی و انوار مغنوی ۲۳۷، ۵۲۶

اسمای فارسی ۴۳۲

اشارات بو علی سینا ۲۱۰

اشارات لطیفی، رش لطائف الحدائق من نفائس الدقائق

اشجار و اثمار **۵۲۲**

اشعار مولانا نادم گیلانی **۱۷۴**

اشعة اللمعات فی شرح المشکاة ۷

اصول شاشی ۴۲۸

اصطلاحات سنسکرت ۵۴۲

اصطلاحات الشعراء ۴۶۸

اطعمة المرضی **۴۳۷**

اعتقاد نامه **۲۸۰**، **۲۸۱**، ۵۳۴

اعتماد الاعتقاد ۴۲۸

افعال فارسی ۴۳۲

اقبال نامۂ جهانگیری **۴۰**، ۴۱، ۴۵۸،

۴۵۹، ۴۶۷

اقرار الانوار و مرادات الاسرار **۱۴۴**، **۴۴۲**

اقوال خلفای راشدین **۳۶۳**

اکبر نامه ۳۳، ۳۸، ۵۰۴

الماج ۴۶۹

ام التواریخ ۳۳۸

امثال قزوینی ۴۷۴

ام العلاج ۱۵

انتخاب تاریخ کشمیر ۳۷

انتخاب غزلیات خسرو **۱۲۱**

انتخاب مثنویات کلیم **۱۷۶**

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام ۴۹۳، ۴۹۵

انشای ابوالفضل ۴۱، **۴۳۱**

انشای انند رام ۴۷۴

انشای خلیفه ۱۸، ۱۹

انشای رنگا رنگ ۴۲

انشای صبیان ۴۳۳

انشاء الفتوح ۳۴۳

انشای فراست **۴۳۰**

انشای فیض رسان ۴۳۲

انفع (در فقه) ۴۲۸

انقلاب، روز نامه ۴۶۲

انوار الحکمة، رساله ۲۸۱، **۲۸۲**، ۲۸۳،

۵۳۴، ۵۳۵

انوار سهیلی ۳، ۴، **۲۳۱**

انوار فقه ۴۴۵

انیس الطالبین و عدة السالکین **۲۷۵**، ۵۳۲

انیس العارفین، رش مثنوی انیس العارفین

انیس العشاق **۱۸۹**

انیس الواعظین ۴۴۵

اوراد چشتیه ۲۹۹، **۳۱۱**، ۵۳۹

اوراد السادات ۵۲۵

اوراق کتب مختلفه **۴۴۵**

ایمان محمودی ۲۹۹

ب

بابر نامه ۲۷۵، ۵۳۲

بادشاه نامه ۱۷، ۴۲، ۵۰۵

باغ ارم ۱۰۶

باغ و بهار (اردو) ۲۲۹

بحر التصوف، رساله ۲۸۷

بحرالدرر ۶۵

بحرالغرائب **۳۸۰**، ۵۴۳

بحرالفراست ۵۲۶

بدایه ۴۸۷

بدر منیر و بے نظیر، مثنوی (اردو) **۵۵۰**

بدیع الفرایض ۳۲۴، ۳۲۵

براهین قاطع در ترجمۂ صواعق محرقه ۶۳

برهان قاطع ۳۹۶

برهان مآثر ۳۹۴

بزودی ۳۲۸

بسباس ۳۷۸

بقیه نقیه ۳۸۸

بوستان خیال ۱۹۵، ۵۲۱

بوستان سعدی ۳۹۶، ۴۱۲

بہادر شاہ نامه ۴۷۴

بہار دانش ۱۶، ۲۳۶، ۳۴۳، ۳۵۱

بہارستان ۲۳۰، ۲۳۷، ۲۵۲، ۵۲۵

بہار سخن ۱۷

بہار عجم ۳۴۲، ۳۷۴، ۳۹۵

بہار گلشن ۳۵۰

بہروز و بہرام، مثنوی ۱۵۶، ۵۰۱

بیاض اشعار ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۹

بیاض القاب ۱۹

بیاض نظم و نثر ۱۹۷، ۱۹۸

بیان عناصر (ملفوظات خواجه احرار) ۲۸۹

بیان واقع ۵۲، ۳۶۰

بیت الاسلام (رساله) ۳۲۲

Beruni's Picture of the World ۳۷۸

بیست باب در معرفت اسطرلاب ۲۰۱

پ

پادشاه نامه ۱۷، ۳۲، ۵۰۵

پاکستان میں فارسی ادب ۱۵۹ ح

ت

تاج الاسامی ۳۲۸، ۳۶۶

تاج المآثر ۳۶۸

تاج المصادر و اساسی ترکی ۳۷۹، ۳۷۵، ۵۴۳

تاریخ آگره، رش گلدستۂ همیشه بهار

تاریخ آل عباس ۳۱

تاریخ آل مظفر ۶۹

تاریخ اعثم کوفی ۶۱

تاریخ اورنگ زیب ۳۲، ۳۴، ۳۶۰

تاریخ بناکتی ۳۱

تاریخ پنجاب (اردو) ۵۴۵، ۵۵۶

تاریخ تیمور یزدی ۷۰

تاریخ جهانگشای جوینی ۳۱

تاریخ جهانگشای نادری ۳۹۳

تاریخ دل افروز ۱۸۶

تاریخ دلگشای شمشیر خانی ۴۷

تاریخ رشیدی ۳۳، ۵۳۲

تاریخ عالم آراء ۴۷۴

تاریخ عالم آشوب ۵۳، ۳۶۱

تاریخ فتوح ۳۱

تاریخ فتوحی ۶۱

تاریخ فرشته ٥٥٦

تاریخ فیروز شاهی ٣٦٨ ح

تاریخ کشمیر **٥٨**

تاریخ گزیده ٣١

تاریخ مظفری **٦٩**، ٣٦٢

تاریخ معینی مظفری ٦٩

تاریخ موسوی ٦٥

تاریخ مهنگه سنگهه ٥٥٦

تاریخ نادری ٥٢

تاریخ وصاف ٣١

تاریخ یزدی **٧٠**، ٣٦٢

تألیف قلب الالیف **٣٣٣**

تبر المسبوک ٥٣٥

تبیان اللغات بترکی علی لسان القنقلی ٣٦٨

تبیین الاوزان (اردو) **٥٥٨**

تجرید مصباح الدلایل ٣٢٨

تجلیات الجمال (شرح لمعات عراقی) ٢٨٦

تجنیس ٣٢٨

تحریر اقلیدس ٣٨٢

تحریر المجسطی ٣٨٢

تحفه (در فقه) ٣٢٨

تحفة الاحباب **٨٠**، ٣٧٠

تحفة الاحرار، مثنوی **١٣١**، ١٣٢، ١٥٢، ٢٥٣، ٥٠٠، ٥٣٠

تحفة الحبیب فخری **١٩٣**، ١٩٣، ٥٢٠

تحفهٔ حسین شاهی ٣٢١

تحفهٔ خانی ٣٣٥

تحفهٔ رسولیه ٢٩٥

تحفة السعادة **٧٨**، ٣٢٥

تحفة العالم ٣٧٣

تحفة العجائب **٣٢٢**

تحفة العراقین، مثنوی **١١٣**، ٢٣٣

تحفة الغرائب ٣٨١

تحفة الکرام **٣٣**، ٣٣

تحفة المؤمنین **٩٢**

تحفة الهند ٢٠٩، **٣٣٦**، ٥٣٢

تحفهٔ سامی ١٠١

تحفهٔ سلیمانی ٩٢

تحقیق اصطلاحات ٨٣

تحقیق حسامی ٣٢٨

تحقیق المحققین ٥٢٥

تحقیقات چشتی ٥٥٧

تذکره آسمان سخن ٥٢٣

تذکرة الشعراء دولتشاه **٩٦**

تذکره تحفةالکرام ٣٣، ٣٣

تذکرهٔ خوشنویسان ٣٧٦، ٣٧٧، ٥٠٣

تذکرهٔ دولت شاه ٣١، **٩٦**، ٣٨٣

تذکره روضةالاحباب ٥٣١

تذکره ساقی نامه گویان ١٠٥

تذکره صیدیه، رش رساله صیدیه

تذکرۂ علماء ہند ۲۶۰
تذکرہ قاسم ۴۷۷
تذکرہ مرآۃ الخیال **۱۰۶**، ۱۷۷
تذکرۂ ملا طاہر ۴۷۴
تذکرہ میخانۂ عبدالنبی **۱۰۵**
تذکرۂ منیر ۱۷
تذکرۂ نصر آبادی ۴۷۱، ۴۷۴، ۵۲۷
تذکرۂ ہندی **۹۹**
ترجمۂ احیاء العلوم **۲۶۰**، ۳۰۳
ترجمۂ اسرار شہادت یا سر الشہادتین **۶۴**
ترجمۂ خلاصۂ عاملی ۵۲۴
ترجمۂ رسالہ برہانیہ در اوزان **۳۰۷**
ترجمۂ رسالہ تہذیب الاخلاق **۲۲۳**
ترجمۂ رسالہ عبداللہ ابن المقنع ۲۲۶
ترجمۂ سیزدہ فصل ادریسؑ ۲۶۵
ترجمۂ قصیدہ بردہ **۳۵۱**
ترجمۂ مشکاۃ الانوار (ج اول) ۷، ۴۴۹
ترجمۂ مقصود المؤمنین **۳۰۱**
ترغیب الصلوۃ ۳۰۳، ۴۲۸
تسمیہ ۴۲۸
تصریف سید شریف، رش صرف میر
تضمین کریما **۳۱۴**
تعاریف‌الامراض ۹۳
تفسیر امام زاہد ۴۲۷
تفسیر امام عمر و امام حفص ۴۲۸
تفسیر حسینی **۴**، ۴۴۹
تفسیر زاہدی **۱**، ۳۰۳، ۴۴۵، ۴۴۹
تفسیر سورۂ رحمن (پنجابی) **۵۶۳**
تفسیر سورۂ فاتحہ و یوسف ۶۵
تفسیر سیف‌الدین ۱
تفسیر عمدہ ۴۲۷
تفسیر مغنی ۳۰۴، ۳۶۸
تفسیر منیر ۳۰۴
تقریب‌التحریر ۳۸۲
تکملہ نفحات‌الانس ۲۷۷، **۲۷۹**، ۵۳۳
تکمیل الصناعۃ ۳۲۰، ۳۵۳، ۳۶۱
تلخیص طب‌النبی ۹۳
تمر نامہ، مثنوی **۴۷**
تنبیہ‌الغافلین ۵۴۴
تنقیح (در فقہ) ۳۲۸
تواریخ عالمگیری ۳۲۲، ۳۶۰
تواریخ نادری ۵۵۵
توزک جہانگیری **۳۹**، ۴۵۸
تہذیب ۴۲۸
تیسیر‌الاحکام **۳۰۹**، ۳۱۰
تیمور نامہ، مثنوی **۴۷**، ۴۵۲، ۴۶۴

ج

جام جم **۵۵**
جامع ۵۲۵
جامع‌البحرین ۵۲۵، ۵۲۶

جامع التواریخ **۲۶**، ۳۱، ۴۵۷

جامع الجوامع ۴۲۷

جامع الحقایق ۵۲۵

جامع الحکایات (جوامع الحکایات) ۳۱

جامع صغیر اوزجندی ۴۲۷

جامع الفواید ۴۴۱

جامع القوانین **۱۸**، نیز رش صرف میر

جامع کبیری ۴۲۸

جذب القلوب ۶۸

جفر الجامع، رش رساله خافیه

جفر مرتضوی ۲۱۸

جلیس انیس **۳۴۲**، ۵۴۳

جمهرة الامانی **۳۳۲**

جنگنامه اعظم شاه و بهادر شاه پسران عالمگیر ۴۵، ۴۶

جوامع الحکایات و لوامع الروایات ۳۱، **۳۲۹**، ۴۶۷

جواهر التفسیر **۳**، **۴**، ۴۳۵

جواهر العجائب ۵۲۰

جواهر نامه **۳۲۷**، ۵۴۱

جواهر هدایات ۳۰۷

جهانگشای جوینی ۳۳، ۴۶۷

جهانگیر نامه ۷۴، ۴۵۲، ۴۷۶

جهانگیر نامهٔ اردو ۳۴۳

چ

چراغ هدایت **۸۲**، ۸۳، ۱۸۵، ۳۷۳، ۴۷۴

چشمهٔ فیض ازل، مثنوی **۱۸۸**

چمنستان **۳۳۸**، ۴۷۴، ۴۷۵

چهار درویش (فارسی) ۴۶۷

چهار عنصر دانش ۱۵

چهل مجلس **۲۶۸**، ۲۹۷

ح

حاشیهٔ نفحات الانس ۲۷۸، ۲۷۹

حالنامه ۳۷۰

حبیب السیر **۲۷**، ۲۸، ۲۹، ۳۱، ۳۳، ۳۰۵، ۳۵۳، ۳۶۱، ۴۳۵، ۴۵۷، ۵۳۳

حدائق السحر فی دقائق الشعر ۳۶۳

حدیقة الحقیقة ۱۱۲، ۲۸۷

حدیقة القادریه **۳۶۶**

حرز الامان من فتن الزمان ۳۳۲

حزب البحر (اردو) **۵۶۲**

حساب هندسی و زیج جدید ایلخانی و زیج عمده ۲۰۱

حسرت نامهٔ برنی ۴۸۲

حسن و دل ۲۷۴

حصن الایمان ۴۲۸

حصول الوصول ۵۲۵

حقایق علمی ۴۲۸

حل نامهٔ مرموزیه ۳۲۶

حیرة الفقه **۳۲۰**، ۳۲۱، ۳۲۲

حی العالم ۴۷۹

خ

خاور نامه ۷۹

خرد نامهٔ اسکندری، مثنوی **۱۳۵**، ۱۵۰، ۳۹۹

خریطهٔ جواهر **۱۸۵**

خزانهٔ جلالی ۲۹۸، ۳۰۳

خزانهٔ عامره ۲۰۱

خزانة الفقه ۳۲۷

خسرو و شیرین، مثنوی **۱۱۳**، ۱۶۵، ۳۶۷

خضر خان دولرانی، مثنوی **۱۲۲**، ۳۸۸

خطبهٔ جمعه و غزل قصوری **۳۸۳**

خلاصه (در فقه) ۳۲۷

خلاصة الاخبار ۲۸

خلاصهٔ اخبار الاخیار ۵۲۷

خلاصة الاذکار **۵۳**

خلاصة البحر ۵۲۶

خلاصة البحرین **۲۰۵**

خلاصة التنجیم و برهان التقویم **۲۰۸**

خلاصة التواریخ ۵۵۶

خلاصة الحساب ۲۲۰

خلاصهٔ شاهنامه **۷۳**، ۳۶۳

خلاصة الکلام ۵۶، ۱۷۶

خلاصة المعارف ۳۶۲

خلاصهٔ بحر الدرر ۶۵

خمسهٔ نظامی ۷۹، ۵۰۱

خوان خلیل ۲۳۵

خیابان گلستان (شرح گلستان سعدی) **۲۳۹**، ۳۵۰

خیر البیان (عکس) **۳۶۹**

خیر المجالس ۳۰۳، ۳۸۲

د

دار البخور ۳۲۸

داستان هیر و رانجه **۲۳۸**

دانشنامهٔ جهان ۲۰۸، **۳۲۶**، ۳۲۷، ۵۳۱

در الاخبار ۳۳۵

در التنظیم ۳۱۲

در المجالس **۳۶۵**، ۵۳۳

در المساحت ۳۲۶

در مکنونه ۳۱۲

درهٔ نادره ۳۹۳

دریای لطافت ۳۷۳

دستور الافاضل ۷۹

دستور الصبیان **۳۳۲**

دستور العلاج ۹۰، ۳۸۰

دستور العمل **۳۳۰**

دستور قاضی ۱۲

دستور مسعودی **۱۲**

دستور الوزراء ۲۸

دستور الهنود ۱۵
دواوین امیر خسرو ۱۲۱
دولرانی خضر خان، مثنوی ۱۲۲، ۱۲۳، ۴۸۸ تا ۴۹۰
ده باب، مثنوی ۱۳۶، ۴۹۴
ده نامه، مثنوی ۱۲۹، ۴۹۱
دیباچهٔ خوان خلیل ۲۳۴
دیباچهٔ گلزار ابراهیم ۲۳۴
دیباچهٔ نورس ۲۳۵
دیوان آصفی ۱۵۷، ۵۰۲
دیوان ابوالفرج رونی ۱۱۱، ۴۸۳
دیوان انوری ۱۱۳
دیوان اوحدی ۱۲۵، ۴۹۰
دیوان اول (جامی) ۱۴۰
دیوان ثالث جامی ۱۵۰
دیوان الثانی (جامی) ۱۴۰
دیوان جامی ۱۳۹، ۱۴۸، ۱۴۹، ۴۸۸، ۴۹۹
دیوان حافظ ۹۷، ۱۳۱، ۱۳۲، ۲۴۳، ۴۱۰، ۴۹۲، ۵۲۶
دیوان حجت (ناصر خسرو) ۱۱۱
دیوان حزین ۴۷۳
دیوان حسن بیگ شاملو ۱۷۳
دیوان حسن دهلوی ۱۲۴، ۴۹۰
دیوان خاقانی ۱۹۰، ۲۷۲، ۵۲۸
دیوان خان حسن خان ۵۰۵
دیوان خواجه آصفی، رش دیوان آصفی
دیوان درد (اردو) ۵۵۱
دیوان رضی دانش ۴۷۴
دیوان سعدی ۹۷
دیوان سعید خان قریشی ملتانی ۱۷، ۱۱۷
دیوان سلمان ساوجی ۹۷، ۱۳۰، ۴۹۲
دیوان سوزنی ۴۶۹
دیوان سوم (جامی) ۱۴۱
دیوان شاهی ۱۳۷، ۱۳۸، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۷، ۴۹۹
دیوان شوکت بخاری ۱۷۹، ۵۰۸
دیوان صائب ۱۷۸، ۴۱۴، ۵۰۷
دیوان عبید زاکانی ۱۲۵، ۴۹۰
دیوان عرفی شیرازی ۱۶۲، ۱۶۳
دیوان عطار ۱۱۸، ۴۸۷
دیوان غزلیات غالب (عکس چند برگ) ۳۸۳
دیوان فصاحت خان ۴۷۴
دیوان فغان (اردو) ۵۴۹
دیوان فیضی ۱۶۷
دیوان قاسم انوار ۱۳۳، ۴۹۲، ۴۹۳
دیوان قصوری ۵۲۷
دیوان کاتبی ۱۳۵
دیوان کامران ۴۹۸

دیوان کامل غزلیات (امیر خسرو) ۱۲۱

دیوان کلیم ۱۷۵، ۵۰۵

دیوان کمال الدین اسمعیل اصفهانی ۱۲۰

دیوان محتشم کاشی ۱۶۱، ۵۰۲

دیوان محمد صوفی مازندرانی ۱۷۲

دیوان مخفی ۱۸۰

دیوان مشتاق ۱۸۳

دیوان مصحفی (اردو) ۵۴۵، ۵۵۳

دیوان مطائبات حکیم شفائی ۱۷۳، ۵۰۵

دیوان مهندس ۵۲۴

دیوان ناسخ (اردو) ۵۴۵، ۵۵۲

دیوان نظیری ۱۶۹، ۴۹۳، ۵۰۴

دیوان ولی (اردو) ۵۴۸

ذ

ذخیرة الملوک ۲۴۷، ۴۴۵

ذخیرهٔ خوارزمشاهی ۸۷، ۸۸

ذکر لطائف میر ۱۰۸

ذکر میر ۱۰۸، ۱۰۹

ر

راحة الاسباح فی شرح نزهة الارواح ۵۲۶

راحت الروح و حکمت الفتوح ۲۹۸

راحت المؤمنین ۲۴۹

راگ مالا ۳۳۵

رانی کیتکی و سندر، مثنوی ۱۷۸

رساله اخوان الصفا ۲۱۰

رساله اشجار و اثمار ۲۰۱

رساله القابات ۳۴۵

رساله انواع البسط فی علم الجفر ۲۱۸

رساله اوراد و وظائف ۳۱۲

رساله برهانیه ۳۰۷

رساله پیمائش ۲۲۱، ۵۲۵

رساله پیمائش (اردو) ۵۶۱

رساله تبر المسبوک فی نصیحة الملوک ۲۵۸، ۲۵۹

رساله تجارت ۲۴۵

رساله تصفیة القلب و تجلیةالروح ۲۹۱

رساله تصوف ۲۹۱

رساله توپخانه ۳۴۴

رساله توکل نامه ۲۱۰

رساله تهذیب‌الاخلاق ۲۲۳

رساله تیر اندازی ۳۷۳

رساله جفر روسی ۲۰۷

رساله جفر مرتضوی ۲۱۳

رساله حافظ اوبهی، رش تحفة الاحباب

رساله حدیث روز ۲۱۱

رساله حسنیه ۲۶۶، ۲۹۶، ۲۹۷

رساله خافیه مسمی به جفرالجامع ۲۱۵

رساله خواص اعداد ۵۲۴

رساله خواص حروف ۲۱۷

رساله خواص الحیوان، رش رساله صیدیه

رساله دربیان رگها، رش وجودیه
رساله در ترتیب سلوک ۳۶۲
رساله در رصد و نجوم ۳۸۲
رساله در علم تکسیر ۲۱۷
رساله در علم حروف ۲۱۴، ۲۱۵
رساله در علم فراست ۲۰۴
رساله در علم قیافه ۲۰۹
رساله درعمل ربع مجیب آفاقی ۲۱۲
رساله درفلسفهٔ علم نفس ۱۶۵، ۱۶۶
رساله در معرفت سمت قبله ۲۱۹
رساله ربع مقنطر ۲۱۲
رساله رمل و نجوم ۲۱۳
رساله رموزات خفیه (ملفوظات شیخ شهاب‌الدین قادری همانی) ۲۹۰
رساله زبده، رش زبدة الصرف
رساله سخنان اهل الله ۲۸۳، ۵۳۵
رساله شمس الدین یحیی ۳۰۳
رساله صنایع بدایع یا وافی در علم قوافی ۳۲۰، ۳۶۱، ۵۴۱
رساله صیدله ۸۹
رساله صیدیه ۳۱۴، ۵۴۰
رساله عبدالله ابن المقنع ۲۲۶
رساله عروض سیفی ۳۱۹
رساله عقاید ۳۱۷
رساله غسل و جنازه ۳۱۳
رساله فصل الخطاب ۲۷۰
رساله فقرنامه ۳۱۸
رساله فقه ۳۱۰
رساله فواید الافکار فی اعمال الفرجار ۲۲۱
رساله فهرست التوالیف شیخ عبدالحق دهلوی رش، تألیف قلب الالیف
رساله فی‌بیان حقیقت الوجود ۲۹۷
رساله قافیه، رش رساله صنایع بدایع
رساله کفایت اهل الیقین فی طریق المتوکلین ۳۰۶
رساله لطف الله ۲۲۰، ۵۲۳
رساله مجلکه ۵۴۴
رساله مداخل ۲۱۶
رساله مروارید ۳۴۱، ۵۴۰
رساله مستشهدات ۳۲۱
رساله معما ۳۳۱
رساله معما یا رساله نادره ۳۲۸، ۳۲۹
رساله معمای جامی ۳۲۵
رساله مغفرت الغفور ۳۱۳
رساله مناجات خواجه عبدالله انصاری ۲۵۴، ۲۵۵
رساله مواقف ۳۰۸
رساله مولانا حمیدالدین ۳۰۷
رساله میزان الاشعار ۳۶۰
رساله نادره، رش رساله معما

رساله ناز و نیاز **۱۳**
رساله نالهٔ درد **۲۹۳**
رساله النصر ۴۶۸
رساله نظامیه ۱۹۷، **۲۹۵**
رساله نفس نفیس ۱۶۵
رساله نفیسه ۱۶۵
رساله واردات درد **۲۹۲**
رساله وافی بعلم قوافی **۳۱۸**
رساله ینبوع الحیوة لهرمس الهرامسه **۲۶۵**
رشیدی عربی، رش منتخب اللغات شاهجهانی
رقایم کرایم **۴۶**، ۴۷
رقعات ابوالفضل ۱۴
رقعات امان الله حسینی **۱۵**
رقعات حسین ۱۵
رقعات خاص ۴۹
رقعات خانه زاد خان ۱۵
رقعات عالمگیری **۵۶**، ۴۷۴
رقعات معانی نگار **۲۲**
رمز و اشاره‌های عالمگیری **۴۹**
روز روشن، تذکره ۴۸۹
روضة الاحباب ۶۸، **۳۵۳**، ۳۶۱، ۴۳۵، ۵۴۳
روضة الاصفیاء ۵۳۱
روضة الجنات ۲۷۶، ۵۳۳
روضة الشهداء ۴۰۳
روضة الصفا ۳۱، ۳۳، ۴۵۲
روضة العلماء ۴۲۸، ۴۴۵
ریاحین ۴۲۷
ریاض الادویه ۲۸۱
ریاض الانشاء **۱۱**، ۴۵۰
ریاض السلاطین ۵۲۱
ریاض الشعراء ۵۰۵
ریاض الفردوس ۳۱۴ح

ز

زاد الفقهاء ۴۲۸
زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین ۳۰۶
زاد المسافرین ۲۶۶
زبدة التواریخ عبدالکریم ۴۵
زبدة التواریخ مشرقی ۲۴۲
زبدة التواریخ بایسنغری (عکس)، رش مجمع التواریخ السلطانیه
زبدة الصرف **۳۷۴**، ۳۷۵، ۳۷۸
زبدهٔ ظهیر، رش زبدة الصرف

س

ساقی نامه **۱۰۵**، ۴۸۲، ۴۸۳
ساقی نامهٔ مرشد **۱۷۱**
سبحة الابرار، مثنوی **۱۴۲**، ۱۵۴، ۱۵۵، ۵۰۱
سبحة المرجان ۳۴۲، ۵۴۳
ستهٔ سنائی ۷۹
سحرالبیان، مثنوی (اردو) ۵۴۵، **۵۵۰**

سخن شعرا ۵۰۹
سراج‌العاشقین مغربی ۴۶۹
سراج‌العاملین فی سبیل رب العالمین **۳۱۲**
سراج‌اللغت ۸۲
سرالشهادتین **۶۴**
سرالمصون ۳۱۲
سرالمطالب ۳۱۲
سرو آزاد ۲۵۱
سریع‌الفهم (اردو) **۵۵۹**
سعادت نامه **۲۰۹**
سفینة‌الاولیا ۴۴۰، ۴۹۷
سفینهٔ خوشگو ۵۰۳، ۵۲۳
سکندر نامهٔ بری، مثنوی ۷۳، **۱۱۶**، ۱۴۵، ۱۵۰، ۳۵۰، ۳۶۷
سلامان و ابسال، مثنوی **۱۴۶**، ۱۵۳، ۴۹۹
سلسلة‌الذهب، مثنوی **۱۴۷**، **۱۵۱**، ۱۵۲، ۱۵۶، ۵۰۰، ۵۲۵، ۵۳۴
سلسلة‌الملوک ۵۵۶
سلک‌السلوک ۳۰۴
سنگلاخ، تذکره ۴۹۳
سوال و جواب محمد باقر قرشی ۳۱۷
سوال و جواب میرزای قمی ۳۱۷
سوز و گداز، مثنوی **۱۶۸**، ۵۰۳
سوگند نامه ۴۶۸
سوهنی مهینوال، مثنوی **۱۸۷**، ۱۸۸
سه نثر ظهوری **۲۳۴**، **۲۳۵**
سیرالاولیا **۹۴**، ۹۵، ۴۸۰
سیرالمتأخرین ۵۴
سیرالعارفین **۹۹**، **۱۰۰**، ۴۸۲
سیزده فصل ادریس ۲۶۵
سی نامه ۴۹۴
Contiloquium of Ptolemy ۵۲۲

ش

شافی ۴۲۷
شافی‌الاوجاع **۹۰**، ۴۸۰
شاهان ۴۲۸
شاهجهان نامه ۴۱، **۴۲**، ۲۳۶، ۴۹۸، ۵۰۴
شاهنامه ۷۳، ۷۴، ۷۹، ۴۶۴، ۴۶۹
شاهنامه توکل بیگ ۷۴
شبستان خیال، رش شبستان نکات و گلستان لغات
شجرة‌الانساب **۶۷**، ۴۶۲
شجرة‌الایمان، رش عهد نامه
شجره و ثمره **۲۰۶**
شرح اشعار و کلمات عربی گلستان **۲۵۲**
شرح تحفة‌الاحرار **۲۵۳**، ۵۳۰
شرح تحفة‌العراقین **۲۴۴**، ۲۴۵
شرح حرف مالیات ۵۲۶
شرح خلاصة‌الحساب ۵۲۴

شرح دیوان خاقانی ۵۲۸
شرح رساله معمای جامی **۳۲۵**
شرح سفرالسعادت **۱۴۷**
شرح سکندر نامه **۳۵۰**
شرح صد کلمهٔ بطلیموس **۲۰۰**
شرح طحاوی ۳۲۷
شرح علائی ۳۲۸
شرح فقه اکبر ۳۴۵
شرح قدوری ۳۲۸
شرح قران السعدین **۲۴۲**، ۲۴۳
شرح قصاید انوری **۳۴۹**
شرح قصاید خاقانی **۲۴۰**، **۲۴۱**، ۲۴۲، ۲۴۳، ۳۴۹، ۵۲۹
شرح قصاید عرفی **۲۴۷**، ۲۵۰
شرح قصه سوداگر پسری **۳۴۴**
شرح قطعهٔ نعمت خان عالی **۲۵۱**
شرح کتاب الثمرهٔ بطلیموس ۲۰۰، ۵۲۲
شرح کتاب منطق **۳۴۴**
شرح کنزالدقائق ۳۰۳
شرح لمعات عراقی، رش: تجلیات الجمال
شرح مخزن اسرار ۷۹، **۲۴۶**، ۲۴۷
شرح مثنوی معنوی **۲۴۸**
شرح مشکات انوار ۷، ۸، ۳۳۵، ۳۵۰
شرح معمای میر حسین الحسینی **۳۳۰**
شرح نام حق **۳۲۳**
شرح نصاب صبیان **۷۵**
شرح نهج البلاغه ۲۹۶
شرح هدایه ۳۲۸
شرعة الاسلام ۳۲۸
شرفنامهٔ ابراهیمی **۷۵**، ۷۶، ۳۶۸، ۳۶۹
شرفنامه فی لغة الفارسیه ۳۶۴
شرفنامهٔ منیری، رش: شرفنامهٔ ابراهیمی
شمس المجالس در قصهٔ یوسف ۵۲۵
شمع محفل ۲۹۲
شمشیر خانی ۴۷
شواهدالنبوه ۳۳۵
شهر آشوبی ۲۴۸
شیرین فرهاد وحشی، مثنوی ۵۰۲
شیرین فرهاد عرفی، مثنوی ۱۶۵
شیرین و خسرو، مثنوی ۳۸۳، ۳۸۴

ص

صبح گلشن ۳۴۳ ح
صحیحین ۳۲۸
صحبت نامه، مثنوی **۱۲۷**، ۱۹۴
صد باب اسطرلاب ۲۰۱
صراط التوحید ۳۷۰
صراط مستقیم، رش: شرح سفرالسعادت
صرف پارسی ۳۵۰
صرف عربی ۳۷۴، ۳۷۶، ۳۸۷
صرف میر **۳۷۶**، ۳۷۷

صفا نامه، مثنوی **۱۲٦**
صفات‌العاشقین ، رش : اعتقاد نامه
صفات‌الکائنات ۲۲
صفا نامه ۱۹۳
صلوٰة مسعودی **۳۰۲**، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۲۸
صنایع بدایع ۳۱۸، ۵۴۰
صنائع‌الحسن ۵۲۱
صور صوفی ۵۲۳
صیدله، رساله **۸۹**
صیدنه **۸۹**، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹

ض

ضابطهٔ تصریف **۳۷۸**
ضیاءالفتاوی ۴۲۷

ط

طب‌الاکبر ۹۳
طبقات‌الصوفیه ۲۷۷
طبقات ناصری ۳۱
طحاوی ۳۰۳
طریقت نامه، مثنوی ۱۲٦، ۴۹۰، ۴۹۱
طعن برمجتهدین **۳۷۱**
طنوط ۴۲۸
طوطی نامه ۲٦۷، ۴٦۷، ۵۳۰

ظ

ظفر نامهٔ تیموری ۳۱، **۷۰**، ۷۳
ظفر نامهٔ عالمگیری **۴۲**، ۴۳، ۴۵۹
ظفر نامهٔ هاتفی ۷۳
ظفر نامهٔ یزدی ۷۰

ع

عاشق و معشوق، مثنوی ۱۵۹
عالم آرای سکندر بیگ ۵۰۵
عالم آرای عباسی ۳۵۴
عالم آشوب، تاریخ **۵۳**، ۴٦۱
عالمگیر نامه ۴۴
عبادات الخواص ۳۱۱، ۵۳۸
عبرت نامه **۵۳**، ۴٦۱
عجائب البر و البحر ۴٦۷
عجائب البلدان ۴٦۸
عجائب المخلوقات ۱۹۰
عروض سیفی، رش : رساله میزان الاشعار
عروض قافیه، رش : رساله عروض سیفی
عشرت کدهٔ آفاق **۱۸٦**، ۵۰۹
عشقیه (خضر خان دولرانی) ۱۲۲
عقیدهٔ حافظیه ۴۲۸
علم الکتاب، رساله ۲۹۲
عمدة الابرار ۴۲۸
عمدة التفسیر ۴٦۷
عمدة الصلوة ۴۲۸
عمدة المغنی ۴۲۸
عمل صالح ۵۰۴
عهد نامه یا شجرة الایمان **۳۱٦**

عین العلم ۳۶۶
عیون الحقایق و ایضاح الطرایق ۳۳۲

غ

غالب و مغلوب ۱۹۸
غرایب القراء ۳۷۹
غرایب اللغات ۸۱، ۸۵
غزلیات خسرو ۳۸۸

ف

فاتحة الاخلاص ، مثنوی ۱۲۷، ۳۹۱
فاتحة القلوب ۳۶۸
فال تخریجات امیرالمؤمنین ۲۰۶
فالنامه ۳۸۹
فایض الرشاد ۳۱۹
فتاوی آهو ۳۲۸
فتاوی حجت ۳۰۳، ۳۲۷
فتاوی حسامی یا واقعات حسامی ۳۲۸
فتاوی خانی ۳۰۳، ۳۲۷
فتاوی خسروی ۳۰۳
فتاوی خمس و زکوة و صدقه ۳۸۵
فتاوی سراجیه ۳۰۳
فتاوی صغیر ۳۰۳
فتاوی ظهیری ۳۰۳، ۳۲۸
فتاوی عتابیه ۳۲۸
فتاوی غیاثی ۳۰۳، ۳۲۷
فتاوی قاضی خان ۳۰۳
فتاوی نسفی ۳۰۳
فتح نامه ۳۹۰
فتوحات نامهٔ صمدی ۳۸
فتوح ابن اعثم ۶۱
فتوحی ۳۲۸
فخر الطالبین ۳۷۰
فخری نامه ۳۸۱
فرامین ۳۹۱
فرایض سراجی ۳۳۳
الفرج بعدالشدة ۲۲۳، ۲۲۵
فروق نیشاپوری ۳۲۸
فرهاد و شرین، مثنوی ۱۰۹، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۵، ۱۶۷، ۳۰۵
فرهنگ ابراهیم شاهی ۷۶
فرهنگ ابراهیمی ۷۵
فرهنگ ایران زمین، مجله ۳۲۸
فرهنگ جهانگیری ۸۰
فرهنگ حافظ اوبهی ۳۷۰
فرهنگ رشیدی ۳۳۸
فرهنگ سروری ۳۷۱
فرهنگ نامهٔ اسدی طوسی ۳۶۷
فضل الکلمه ۳۱۱، ۵۳۸
فقر نامهٔ امام جعفر صادق (اردو) ۳۱۹
فقه الاکبر ۳۳۵
فقه ابواللیث سمرقندی ۳۲۷

فلاسفه ۴۲۸
فوائد الاخیار، مثنوی ۲۸۱
فواید جامع صغیر ۴۲۸
فوایدالسالکین **۳۱۵**، ۳۱۶
فواید الطالبین ۵۲۵
فواید الفواد ۳۰۴، ۳۱۳، ۳۳۱، ۴۶۸، ۴۸۲
فواید فیروز شاهی **۳۰۵**
فواید کثیره ۳۱۳

ق

قاطع اللذاید ۳۱۳
قانون التجارت ۵۴۳
قدوری (در فقه) ۳۰۳، ۴۲۸
قرآن مجید ۱، ۳ تا ۶، ۲۷، ۷۷، ۱۳۱، ۱۳۶، ۲۸۶، ۳۷۰، ۳۸۴
قرابادین قادری **۹۳**
قران السعدین، مثنوی **۳۶**، ۳۷، ۲۴۲، ۲۴۳
قصائد انوری ۷۹، ۳۴۹
قصائد خاقانی ۷۹، ۲۴۰ تا ۲۴۲، ۳۴۹، ۵۲۹
قصائد سنائی **۱۱۲**
قصائد عرفی ۲۵۰
قصائد کمال اسمعیل **۴۸۷**
قصائد و قطعات **۱۲۹**
قصۂ پنجابی **۵۶۵**
قصہ جانعالم انجمن آرا (پنجابی) **۵۶۴**
قصہ چہار درویش (فارسی) **۲۲۹**
قصۂ رانجھا و ہیر **۲۳۹**
قصۂ ستی ۵۰۴
قصۂ سسی پنوں (پنجابی) **۵۶۵**
قصۂ شہادت حسین (اردو) **۵۵۷**
قصۂ نجیب ۱۲۶
قصص بخاری ۴۲۸
قصیدة الابرار ۴۲۸
قصیده برده ۴۱۳
قصیدۂ میمیۂ البوصیری ۳۵۱
قواعد القرآن **۹**، ۴۴۹
قوانین تجارت **۳۴۳**، ۵۴۳
قوانین فارسی ۴۳۲
قوت النجاة ۴۲۸
قیان (در فقه) ۴۲۸

ک

کارنامۂ فیض (شرح قصاید عرفی) **۲۴۷**
کافی ۴۲۷
کامل ۴۲۸
کتاب الاوراد ۵۳۸
کتاب التعریفات والاصطلاحات ۳۷۶
کتاب تنویر ۳۰۶
کتاب الثمرۂ بطلیموس ۲۰۰، ۵۲۲

کتاب حسین سکاکی ۳۱۲
کتاب دلربا ۳۹۴
کتاب رمل (منظوم) **۲۰۳**
کتاب الصفات الثمانیه فی اخبار قیاصرة العثمانیه ۷۰
کتاب الصیدنه ۸۹ - نیز رش : صیدنه
کتاب الطهارة ۲۲۷
کتاب عبدالله جبرئیل بن تجشوع ۲۱۰
کتاب فتوح **۶۱**
کتاب فقه **۴۲۵**
کتاب اللمحه ۳۱۲
کتاب مجسطی ۴۶۶
کتاب مرغوبات ۴۶۸
کتاب مهر و مشتری ۴۹۲
کتاب النفثات ۴۹۸
کرامات اولیا **۳۰۰**
کریما ۴۱۳
کشاف، تفسیر ۴۲۷
کشف الحقائق ۳۰۳
کشف عقیده ۴۲۸
کشف الغین فی شرح رباعتین **۳۵۲**
کشف المحجوب **۲۵۵، ۲۵۶**، ۲۵۷، ۴۴۵
کشکول ۱۷۱
کفایه شعیبی ۴۲۸
کفایة الفقه ۴۲۸
کلام جامی ۵۰۱
کلمات خواجه عبدالله انصاری **۲۸۱**، ۵۳۴
کلمات طیبات ۲۹۶
کلیات جامی **۱۳۹**
کلیات جعفر زٹلی **۱۸۱**، ۵۰۸
کلیات چندو لعل شادان **۱۸۶**
کلیات سعید خان قریشی ملتانی ۱۷، **۱۷۷**
کلیات عرفی شیرازی **۱۶۳**، ۵۰۳
کلیات عماد فقیه **۱۲۶**، ۴۹۰
کلیات قاسم انوار **۱۳۳**، ۴۹۳
کایات کاتبی نیشاپوری **۱۳۵**، ۴۹۴
کلیات محتشم کاشی **۱۶۰**
کلید دانش ۴۵۴
کلیله و دمنه ۲۳۱، ۲۳۲
کنز الاسرار ۵۴۴
کنزالدقائق ۳۰۳، ۴۲۷، ۵۲۶
کنز العاشقین **۲۷۱**، ۲۷۲، ۵۳۴
کنز العباد ۵۴۴
کنزاللغات **۷۷**
کیمیای سعادت **۲۵۷**، ۲۷۱، ۴۴۵

گ

گلدستهٔ صاحب سخنان **۱۹۶**
گلدستهٔ همیشه بهار **۵۷**
گلزار ابراهیم ۲۳۴، ۲۳۵
گلزار دانش ۳۴۳، ۵۴۳

گلستان سعدی ٢٣٠، ٢٣١، ٢٣٧، ٢٤٩، ٢٥٢، ٤٥٢، ٤٦٨

گلشن ابرار ٤٩٤

گلشن راز، مثنوی **١٢٠**، ٣٨١، ٤٨٧

گلشن عصمت ١٢٦

گلشن عنایت **١٦**، ٤٥١

گلشن هند، تذکره ٥٥١

گل گلزار سخنوری ٢٣

گنجینهٔ تاریخ **٣٣٧**

ل

لباب الاخبار **٣١٥**

لباب الالباب ٤٢٩

لب التواریخ **٣٠**، ٤٥٧

لسان الشعراء ٧٩، ٤٦٨

لطائف اشرفی ٢٩٩

لطائف التفسیر ١

لطائف الحدائق من نفائس الدقائق **٢٨٧**، ٥٣٧

لطائف الخیال ٥٠٥

لطائف الطوایف ٣٣٣، ٣٣٤

لطائف الظرائف، رش لطائف الطوایف

لطائف اللغات ٢٨٨

لطائف نامه ٩٧، **٩٨**، ٤٨٩، ٥٢١

لغات ترکیه ٤٧٧

لمعات ٢٧٢، ٢٨٦

لیلی و مجنون، مثنوی **١١٥**، **١٤٤**، ٤٨٦

م

مآثر الامراء ٤٩٥

مآثر جهانگیری **١٤**، ٤٥٩

مآثر رحیمی ١٩٣، ٤٧٣، ٥٢٠

مآثر الملوک ٢٨

مبسوط ٣٠٣، ٤٢٨

متفرقات شمس الائمه ٤٢٨

متفق ٤٢٨

مثنوی انیس العارفین ١٣٤

مثنویات کلیم ٥٠٦

مثنوی بائی ١٨٨

مثنوی بهروز و بهرام **١٥٦**

مثنوی تیمور شاه **٥٠**

مثنوی ده باب **١٣٦**

مثنوی ده نامه **١٢٩**

مثنوی رانی کیتکی و سندر **١٧٨**

مثنوی رومی ٢٤٨، ٢٨٨، ٣١٥، ٤٠٩، ٥٢٦

مثنوی فیضی ٣٤٣

مثنوی میر حسن (اردو) **٥٥٠**

مجالس (اردو) **٥٦٠**

مجالس العشاق ٥٠٠

مجالس قصهٔ یوسف **٢٣٣**، ٥٢٥

مجالس النفائس ٣١، **٩٧**، **٩٨**، ٥٢١

مجربات اکبری ٩٣

مجرب خواص الادویه ۴۷۷
مجله فرهنگ ایران زمین ۳۲۸
مجمرات ۴۲۸
مجمع الابکار، مثنوی **۱۶۴، ۱۶۶**
مجمع البحرین، مثنوی **۱۳۵، ۲۸۸**، ۲۸۹، ۴۹۴
مجمع التواریخ السلطانیه ۳۸۸
مجمع الفرس ۴۶۵، ۴۷۰
مجمع اللطائف **۱۹۲**
مجمع النفائس ۴۷۵
مجمع الفواید ۵۵۳
مجمل التواریخ ۳۳
مجموع البحرین ۴۲۸
مجموع النوازل ۳۰۳، ۴۲۷
مجموعهٔ سلطانی ۴۶۷
مجموعة العجائب **۱۹۰**، ۵۱۰
مجموعهٔ کلام خسرو **۳۹۰**
مجموعهٔ منشات السلاطین ۴۵۰
مجموعهٔ لغز ۴۶
محاکمات العلماء فی اختلاف الصوفیه والفقهاء ۵۲۵
محبت نامه ۱۹۸، ۲۱۰، **۲۷۲**، ۴۹۱
محبت نامهٔ صاحبدلان، مثنوی **۱۲۸**
محبوب الزمن، تذکره (اردو) ۵۴۹
محمود نامه ۱۵۸، ۴۱۴، ۵۳۸
محمود و ایاز، مثنوی **۱۷۰**، ۵۰۵
محیط ۲۴۷
محیط اعظم، مثنوی **۱۸۲**
محیط سرخسی ۳۰۳
مخبر الواصلین ۴۵۵
مختار الاختیار ۴۲۳
مختار نامه ۴۸۷
مختصر وافی بقواعد علم قوافی ۵۴۰
مخزن اسرار، مثنوی **۱۱۷، ۱۱۸**، ۱۵۸، ۱۶۴، ۱۶۸، ۲۴۶، ۲۴۷، ۴۸۶
مخزن الحقایق ۵۲۶
مخزن الحکمه **۴۴۳**
مخزن الغرایب ۵۲۳
مخزن قانون ۳۵۰
مدارک التنزیل ۴۲۷
مرآت (؟) ۴۷۵
مرآة الاسرار ۲۹۹، ۵۳۸، ۵۳۹
مرآة الاصطلاح **۸۴**، ۱۰۷، ۴۷۲
مرآت الجمال ۳۴۲
مرآة جهان نما ۵۰۵
مرآة الحقائق ۲۹۹
مرآة الخیال **۱۰۶**، ۱۷۷
مرآة العالم ۴۴، ۵۴، ۵۰۴، ۵۳۹
مرآة المخلوقات ۲۹۹، ۵۳۸
مرآة مداری یا مرآة مداریه **۲۹۹**، ۳۱۱،

۵۳۷، ۵۳۸
مرآة مسعودی ۲۹۹، ۵۳۸
مرآة المعانی ۱۰۰
مرثیه حسن و حسین ۱۶۱
مرثیه شهادت حسین (اردو) **۵۵۴**
مرثیه محتشم کاشانی **۱۶۱**، ۵۳۸
مرثیه میر ضمیر (اردو) ۵۴۵، **۵۵۴**
مرج البحرین **۲۴۴**، ۵۲۹
مرزا صاحبان، مثنوی ۵۰۹
مرزا و صاحبه، مثنوی **۱۸۴**
مرصادالعباد الی المبدء والمعاد **۲۶۲**، ۳۸۷
مردم دیده ۴۷۴
مرکز ادوار، مثنوی **۱۶۸**، ۵۰۳
مرصع کار **۲۳**
مرقع طهماسپ (عکس) **۳۵۴**
مروج الذهب ۳۱
مزرعة الآخره ۵۲۵
مزید ۴۲۸
المسالک والممالک ۴۸۰
مسایل زنان، رساله ۳۵۰
مشارق الانوار ۴۲۸
المشاهیر ۴۸۰
مشکاة انوار ۲۸۴، ۴۴۹
مشکوة شریف ۷، ۸، **۳۴۹**
مصباح العابدین و مفتاح الیقین ۴۲۸
مصباح العاشقین **۲**
مصطلحات الشعراء ۲۲
مضمرات ۴۲۷
مطالع الانوار فی ترجمة الآثار **۶۲**
مطلع الانوار **۱۶۴**
مطلع السعدین **۲۱**، ۳۱، ۳۸۶، ۳۸۸، ۴۵۰، ۴۵۴
مظهر الشهود ۵۲۵
مظهر العجائب ۵۲۵
مظهرالغرائب ۵۲۵
مظهر الوجود ۵۲۵
معارج النبوه **۶۵**، **۶۶**، ۲۸، ۳۶۱، ۳۶۲
معارج الولایت فی معارج الهدایت ۲۳۷، ۵۲۵، ۵۲۶
المعتمد فی المعتقد **۲۶۳**
معراجنامه، (پنجابی) ۵۴۵، **۵۶۳**
معرفة المذاهب **۳۰۸**
معمای میر حسین الحسینی ۳۳۰
مفتاح الجنان **۳۰۴**، **۳۹۸**، ۳۶۹، ۴۴۵
مفتاح الفتوح ۳۹۰
مفرح القلوب ۹۳
مفید المخلوق **۳۴۴**
مقامات ابو نصر ۳۸۲
مقامات حضرت شاه نقشبند ۵۳۱
مقامات خواجۀ بزرگ ۵۳۲

مقامات خواجه بهاءالدين نقشبند -
رش : انيس الطالبين و عدة السالكين
مقامات طيور ۱۱۹
مقدمهٔ دستور العلاج ۹۰، ۳۹۰
مقدمهٔ الصلوة، رش : نام حق
مقصداقصیٰ ۲۶۴، ۳۰۳
مقصود السالكين ۵۲۵
مقصود المؤمنين ۳۰۱، ۳۷۰
مكاتبات رشيدى ۹
مكاتبات علامى ۱۳
مكاتيب شيخ احمد سرهندی - رش : مکتوبات
امام ربانی
مكاتيب طيبه ۱۹۷، ۲۹۵
مكاتيب فارسى ۳۵۹
مكارم الاخلاق ۲۸
متكوبات امام ربانی ۲۸۴، ۲۸۵، ۳۰۰، ۵۳۷
مکتوبات جان محمد ۳۵۸
مکتوبات شاه اسمعيل شهيد ۲۹۴
مکتوبات شيخ عبدالحق ۳۱۶
مکتوبات یحییٰ منیری ۵۴۴
ملاحت مقال ۵۱، ۴۷۴
ملتقط ۴۲۸
ملفوظات علاءالدوله سمنانی ۲۶۹، ۲۹۷،
۵۳۰
ملفوظات خواجه احرار ۲۷۳، ۲۸۸، ۲۸۹،
۵۳۰
ملفوظات شيخ شهاب الدين قادری هامانی -
رش : رساله رموزات خفيه
مناجات عبدالله انصاری - رش : رساله
مناجات عبدالله انصاری
مناظرالانشاء ۱۰، ۱۱، ۲۱، ۵۰، ۳۵۴،
منافع كبيرى ۴۲۸
مناقب خواجه احرار، رش : ملفوظات خواجه
احرار
مناقب غوث اعظم (مناقب غوثيه) ۳۰۰،
۵۳۷
منتخب التواريخ ۳۲، ۳۷
منتخب الحساب ۵۲۴
منتخب رشیدی ، رش : منتخب اللغات
شاهجهانی
منتخب شاهنامه ۳۶۴
منتخب الشعراء ۴۶۱
منتخب اللغات شاهجهانی ۳۳۸
منتخب من نادرالقوايد و جامع الفوايد ۴۳۱
منشآت لطيفه ۷۹
منصور نامه ۱۹۸
منطق الطير ۱۱۸، ۱۱۹، ۳۶۸، ۳۸۷
منظومه ۴۲۸
منهاج العابدين ۴۲۷، ۴۴۵
مواهب الهی ۶۹، ۴۶۲

مواهب علیه یا تفسیر حسینی ۳، ۴
مونس الابرار ۱۲۶
مونس الارواح **۴۴۰**
مؤید الفضلاء **۹۷**، ۴۶۸، ۴۶۹
مؤید الفواید ۹۷
مهابهارت ۳۴۴
مهر و ماه ۱۰۰، ۲۸۱
مهر و مشتری، مثنوی **۱۳۰**
مهینوال و سوهنی ، مثنوی **۱۸۷**، ۱۸۸
میزان الاشعار ، رش : رساله عروض سیفی
میزان الصرف **۳۷۷**
میزان الطب ۹۳
میزان واقع، رش : میزان الصرف
Memoirs of Archaeological Survey
۴۷۸، ۴۷۹

ن

نادرالقواید و جامع الفواید ۴۴۱
نادر نامه ۵۲
ناظر و منظور، مثنوی ۱۳۵
نالهٔ درد ۲۹۲، ۲۹۳
نالهٔ عندلیب ۲۹۲، ۲۹۳
نام حق ۴۲۳
نام خوشنویسان **۱۰۷**
نان و حلوا، مثنوی **۱۷۱**
نثرالکلام فی قصهٔ یوسف ۵۲۵
نجات المومنین ۵۴۴
نزهةالارواح **۲۶۶**، ۲۹۶، ۵۲۶
نزهةالخواطر (عربی) ۵۵۷
نزهةالخواطر (اردو) ۲۹۸
نزهةالقلوب ۴۹۲
نسب نامه ۹۷
نسب نامهٔ سردار بهادر (اردو) ۵۴۵، **۵۵۴**
نسخهٔ ناسخهٔ مثنوی معنوی ۲۸۸
نسقه ۴۲۸
نشتر عشق ۵۰۳، ۵۲۳
نصاب ۴۲۸
نصاب صبیان ۵۷
نظام التواریخ **۲۵**، ۴۵۴
نفائس رحمانی ۵۳۸
نفائس الفنون فی عرائس العیون **۳۲۴**
نفثات ۴۹۸
نفثات الرحمانیه ۴۹۷
نفحات الانس **۲۷۶**، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹،
۵۳۳
نفخةالریحان ۴۶۹
نقدالدراهم ۴۲۸
نقش بدیع، مثنوی **۱۵۸**
نکات الابرار ۳۶۲
نکات الحکمت ۲۱۰
نگارستان غفاری **۳۱**، ۳۲، ۴۵۸

نگارستان واقع **۳۱**، ۳۲
نگار نامۂ فیض ۲۴۷ح
نگار نامۂ منشی **۲۰**، ۴۵۱
نلدمن (ترجمۂ مثنوی فیضی باردو) ۳۴۳
نوادرالالفاظ ۸۵
نوادرالفتاوی ۳۰۳، ۴۲۸
نوادرالقصص ۵۲۷
نوادراللغات ۸۵
نواهای باربد ۴۸۴
نورالابصار **۸٦**، ۲۵۹، ۴۷۵، ۴۷٦، ۴۷۷
نورالخلائق ۲۸۵
نورس ۲۳۵
نورالعین ۳۴۲ نیز رش: شرح قصاید خاقانی
نهایت‌الکمال ۱۲۱
نهج البلاغه ۲۹٦
نه سپهر، مثنوی **۱۲۳**، ۴۸۸، ۴۸۹
نیرنگ عشق، مثنوی **۴۱۱**

و

واردات‌القلبیه (عربی) ۳۷۲
وافی در علم قوافی، رش: رساله صنایع بدایع
واقعات حسامیه ۳۰۳
واقعات عالمگیری ۴۲، **۴۴**
واقعات کشمیر **۵۹**
واقعات ناطقی عمدة‌الفتوی ۳۰۳
واقعات هند ۵۵٦
وامق و عذرا، مثنوی **۱۱۰**، ۱۸۵، ۴۷۱ح
وجودیه یا رساله در بیان رگها **۲٦۱**
وسیلةالحیاة و طریقةالنجاة **۴۳۵**
وصایای عمرو ابن‌العاص ۲۵۲
وصایای نظام‌الملک ۳۱، ۴۴۵
وقایع حزین ۴۷۴
وقایع سکهان **۵٦**، ۴٦۱
ولوالجی، کتاب ۳۰۳

ه

هارونیات ۴۲۸
هدایات هندی (اردو) **۵۴٦**
هزار دهرپد، رش: راگ مالا
هشت بهشت **۷۰**، ۷۱، **۷۲**، ۴٦۳
هفت آسمان ۵۰۵
هفت اقلیم **۱۰۴**، ۱۵۹، ۲۵۲، ۴۵۴، ۵۰۱
هفت بند کاشی، رش: مرثیۂ محتشم کاشی
هفت کشور ۱۵۹، ۵۲۱
هلاک اسول ۴۲۸
همای و همایون ۴٦۷
هیاکل‌التماثل ۳۱۲
هیر رانجها (نثر فارسی) ۵۲۷

ی

ینابیع ۳۰۳، ۴۲۸
یواقیت‌المواقیت ۴۲۷
یوسف و زلیخا، مثنوی ۱۴۳، **۱۵۴**، ۴۱۱، ۵۰۰، ۵۰۱

استدراک

خواهشمندست قبل از مطالعه، تغییرات و اضافات زیر را در نسخهٔ خود درج نمایند۔

صفحه	سطر	نا درست	درست
۲	۱۳	اطلاعاقی	اطلاعاتی
۳	۱٦	بچاب	بچاپ
۹	۱	مکاتبات رشیدی	مکاتبات رشیدی یا سوانح الافکار
۱۱	۱۱	۱۱۲۹ھ	۱۲۱۹ھ
۱۲	۳	که تعلیم	تعلیم
۱۲	۴	مشتمل	که مشتمل
۱۳	۱	رساله ناز و نیاز	رساله نازو نیاز یا رساله رسم‌الخط
۱۳	۴	ابن ساله	این رساله
۱۴	۱۳	فمامی	فهامی
۱۷	۴	بار	باد
۱۹	۱۷	۱۰۷۷ھ	۱۰۷۷ھ تا
۲۱	۱۱	۲۱/۱۵۱	۲۱/۲۵۱
۲۳	۹	علی ابن قاضی	علی ابن طالع مند بن قاضی
۲٦	۳	معول	مغول
۳۱	۱٦	ص ۱ : ۲	ض ۱ : ۲
۵۲	۳	بلاقی است	بلاقی متوفی ۱۱۹۸ هجری است
۵۲	۴	بدهلی بدست سپاهیان وی دستگیر شده بود و لشکریان نادرشاه او را بافغانستان بردند	بملازمت نادر شاه درآمد و تا قزوین همرکاب او بود

۵۶	۱۶	سکهان رام کهریه	سکهانِ رام گهڑیه
۵۹	۹	۱۱۳۰	۱۱۶۰
۵۹	۱۶	مؤلف مفصل	مؤلف یکی از مفصل
۶۴	۱	ترجمهٔ اسرار شهادت یا سرالشهادتین	اسرار شهادت (ترجمهٔ سرّالشهادتین)
۶۴	۵	قدرت الله قادری	قدرت الله قادری متوفی در حدود ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۰ء
۶۵	۳	الجاج	الحاج
۷۷	۲	بخط نستعلیق ۱۰۸۸ھ	بخط نستعلیقِ حبیب برسپوری بتاریخ ۱۰۸۸ھ
۸۴	۱۲	بعد از ''با تمام رسانیده'' اضافه کنند:	این فرهنگ در اوریئنٹل کالج میگزین لاهور بچاپ رسید۔
۸۶	۱۴	ازین اثر در فهارس ـ ـ ـ	ازین اثر جز نسختی که در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب، لاهور موجود است در فهارس .....
۱۰۶	۸	(در بنگال) بود۔	بعد ازین افزوده شود: 'البته فهرست نگار کتابخانهٔ موزهٔ کراچی وفات او را در ۱۱۰۸ھ مینویسد'
۱۱۹	۳	۲۳۲/۱۲۶	۲۳۳/۱۲۶
۱۲۴	۵	آه	راه
۱۲۶	۳	بلوشه ۱۴۶۳	بلوشه: ۱۰۶۳
۱۳۴	۱۲	ارواح اقمار	ارواح [و] اقمار
۱۳۸	۱	۱۶۸/۱۰۳	۱۸۶/۱۰۳
۱۳۹	۲	۱۷۵	۱۶۵/۱۲۹
۱۶۲	۱۹	کجا بیش	کجا بعیش

١٧٧	٨،٦	١٠٧١	١٠٧٣
١٧٧	٦	١٦٦٠ء	١٦٦٢ء
١٧٧	١٢	حاکم	منصبدار
١٧٨	٦	بعد ازین اضافه کنند: عمده اهمیت این نسخه اینکه چند بیت بدستخط خود شاعر کتابت شده ۔	
١٨۴	١١	بعد ازین اضافه کنند: ''نسخهٔ خوبی ازین مثنوی در کتابخانهٔ دانشگاه پنجاب، لاهور (ذخیرهٔ شیرانی شماره ١٠٨١/٢) نیز موجوده است'' ۔	
١٩٧	١	١۴١/٢٣١	١٥١/٢٣١
٢٠٥	٩	معلوم نشد	لطف الله بن عبدالملک است
٢٠٥	١٣	بعد ازین اضافه کنند ''بعد از چاپ این اوراق نسخهٔ، کاملی ازین رساله بدست نگارنده افتاده و ازان باطلاع پیوست که مؤلف این تألیف لطف الله نیشاپوری است و این رساله را در سمرقند وقتی تألیف نمود که میخواست بوطن خویش باز گردد، ۔''	
٢١٠	١٦	شماره ١٢	شماره ١٢/٣١٦
٢٢۴	١٢	بعد ازین اضافه کنند: ''سدیدالدین عوفی، صاحب تذکرهٔ لباب‌الباب نیز این اثر عربی را بسال ٦٢٠ھ/١٢٢٣ء بفارسی بر گردانید'' ۔	
٢٢٦	٥	قهستان	قهستانی
٢٢٩	١٦	بعد ازین اضافه کنند: ''دراصل این قصه تألیف شاعری است که خسرو تخلص داشت و در زمان جهانگیر میزیسته'' ۔	
٢٣٧	١	٢١٣/٢٧٦	٣١٢/٢٧٦
٢۴٨	١٧	عبدالله ملتانی باشد	عبدالله ملتانی (معاصر شاهجهان) باشد ۔
٢۴۴	۴	١٠٢٦ھ/١۴١۴ء	١٠٢٦ھ/١٦١۴ء

۳۰۰	۱	۱۸۰/۳۸۴	۱۸۰/۳۴۸
۳۱۹	۳	عروض قافیه	عروض وقافیه
۳۴۵	۵	بعد ازین افزوده شود: ''رساله ای بدین نام در فهرست کتابخانهٔ الهیات و معارف (ص ۵۳) نیز شناسنده شده که غیر از اینست۔	
۳۶۴	۱۰	بعد ازین بیفزایند: مجموعهٔ اقوال حضرت عمر فاروقؓ نیز قریب چهل پنجاه سال پیش در مسلم پریس، لاهور بطبع رسید۔	
۳۶۴	۱۲	بعد ازین بیفزایند: باڈلین ۱۴۳۱-۳۴؛ ریو ۵۵۳؛ شیرانی ۲: ۳۰۰۔	
۳۷۰	۲	متعدی	متعددی
۳۹۱	۱	فرمامین	فرامین
۴۲۴	۶	معلموم	معلوم
۴۴۱	۱	نادرالفواید	نادرالقواید
۴۵۳	۱۴	عالمگیر	عالمگیر نامه
۴۵۹	۱۵	عبرت خان	غیرت خان
۴۵۹	۹	۱۲۳۹	۱۲۳۹ھ
۴۷۳	۲۰	واضع	واضح
۴۹۰	۲۲	عبدالرحیم خان	عبدالرحیم خان خانان
۵۲۲	۲۳	۲۴۳	۲۳۸
۵۴۰	۲۲	مختصری	مختصر
۵۶۶	۳	قصه نواب صادق	قصه غالباً نواب صادق محمد دوم
۵۶۶	۴	زمانے میں	زمانے (۱۲۲۴ھ-۱۲۴۱ھ) میں
۵۶۹	بعد از	'اصفهان' افزوده شود:	افرنجه ۴۷۰
۵۷۲	بعد از	'حسن پور' افزایند:	حمیر ۷۷
۵۷۳	بعد از	'صقلاب' افزوده شوده:	صوات ۴۹۷

فوائت

صفحه	سطر	نادرست	درست
ز (درمقدمه)	۶	را	راه
ح ،،	۱۸	فهرست-سازی	-فهرست سازی
ک ،،	آخر	نبست	نسبت
ل ،،	۱۳	بقرار است	بقرار زیر است
م ،،	۲۰	نسخهٔ های	نسخه های
س ،،	۱۶	نسخهٔ های	نسخه های
۱۲	۱۸	بجود جوانمردی	بجود [و] جوانمردی
۸۲	۳۱	۱۷۳۴ء	۱۷۵۴ء
۱۸۷	۵	قرن یازدهم	قرن سیزدهم
۲۵۱	۱۰	''بعد از غلام علی خان'' افزوده شود :	آزاد
۳۵۰	۳	اڈیشن کے	اڈیشن کی
۳۵۹	۱۸	Story	Storey
۳۶۲	۶	۱۰۲۱ھ	۱۰۲۲ھ
۳۶۴	۲۲	۷۸	۷۹
۳۶۶	۱۰	Principle	Principal
۳۶۸	۱۱	A passion poet India	A passion poet of India
۳۷۰	۳	مقم	مقمم
۳۷۵	۱	بیوتت	بیوتات
۳۷۵	۲۱،۲۲	Beame's (Composition grammer)	Beames' Comparative Grammar
۳۸۳	۶	مر رضی اوتیمانی	میر رضی آرتیمانی
۵۲۴	درآخر این صفحه افزوده شود :	**۲۶۷ - اخلاق ناصری** مرتبه و مکتوبه عبدالرحمن بن عبدالکریم بن عباسی برهانپوری dated ۱۰۸۴ - ۱۱ - ۱۵ھ، تذکرهٔ خوشنویسان صفحه ۹۵ : آقای رشید م ۱۰۸۱ یا ۱۰۸۵ کے شاگردان کامل میں ایک عبدالرحمن - عبدالرحمن فرمان نویس، شاگرد آقا عبدالرشید ، قطعه اور نوشته خفی مصنف کے، دیکھا لیکن ''در فرمان نویسی زور دست خیلی معلوم می شود''	
۵۲۵	۱۱	مارج الهدایت	مدارج الهدایت

۵۴۳	۱۸	انفراری	اسفزاری
۵۴۹	۸	رضائی	رضاعی
۵۵۱	۷	دیوان درد	۵-دیوان درد
۵۵۲	۱۱	اقرار نبوت ہی	اقرار نبوت میں ہی
۵۵۸	۱۱	یسن	یٰسن

اختصارات فهرست

۱- آستان قدس/مشهد : فهرست کتب خطی کتابخانهٔ آستان قدس رضوی، مشهد ۱۳۳۲—۱۳۴۶ھ ش، مصنفه آقایان اوکتائی و احمد گلچین معانی -

۲- آصفیه : فهرست کتب عربی، فارسی، اردو مخزونهٔ کتبخانهٔ آصفیهٔ سرکارعالی، حیدرآباد (دکن)، مصنفه عباس حسین الکاظمی، ۱۳۳۳—۱۳۵۵ھ-

۳- ادبیات : فهرست نسخه‌های خطی کتابخانهٔ دانشکدهٔ ادبیات دانشگاه تهران، ۱۳۳۹ھ ش، مؤلفه دانش پژوه -

۴- استوری : Persian Literature, London 1953-58, by Storey, C.A.

۵- الهیات و معارف : فهرت نسخه های خطی کتابخانهٔ دانشکدهٔ الهیات و معارف اسلامی، دانشگاه تهران، ۱۳۴۵ ھ ش، مؤلفه سید محمد باقر حجتی -

۶- ایتھے : Catalogue of the Persian Mss in the Library of the India Office, London, 1903—1937, by Ethe, H.

۷- ایوانو : Concise descriptive Catalogue of the Persian Mss in the collection of the Asiatic Society of Bengal, Calcutta 1926-27, by Ivanow, W.

۸- ایوانو (کرزن) : Concise descriptive Catalogue of the Persian Mss in the Curzon Collection of Asiatic Society of Bengal, Calcutta 1926, by Ivanow, W.

۹- باڈلین : Catalogue of the Persian, Turkish, Hindustani Mss in the Bodleian Library, London 1889—1930, by Ethe, H.

۱۰- بانکی پور : Catalogue of the Arabic and Persian Mss in the Oriental Public Library at Bankipore, Calcutta 1908-39, by Abdul Moqtadir.

۱۱- برلن : Die Handschriften Verzeichnisse der Koniglichen Biblio Thek Zu Berlin von Wilhelm Pertsch, Berlin, 1888.

۱۲- بلوشه : Catalogue des manuscrits Persans de la Biblio theque Nationale, Paris 1905—1934, by Blochet, E.

۱۳- بلوم هارٹ : Catalogue of Hindustani Mss in the Library of India Office, by James Blumhardt, London 1926.

۱۴- بمبئی : A descriptive catalogue of the Arabic, Persian and Urdu manuscripts in the Library of the University of Bombay, by Sh. Abdul Qadir, Bombay 1935.

۱۵- بوہار : Catalogue of the Persian Mss in the Buhar Library, Calcutta 1921, by Qasim Hasir Razavi.

۱۶- بیل : Oriental Biographical Dictionary by T. W. Beale, Calcutta 1881.

۱۷- پیشاور/پشاور : مکتبہ مشرقیہ دارالعلوم اسلامیہ پشاور کی فہرست کتب، آگرہ ۱۹۱۸ء، مؤلفہ مولوی عبدالرحیم -

۱۸- تذکرہ نویسی : تذکرہ نویسی در ہند و پاکستان، تہران ۱۳۴۳ ھ ش، مؤلفہ دکتر علی رضا نقوی -

۱۹- حقوق : فہرست نسخہ‌ہای خطی، در کتابخانۂ دانشکدۂ حقوق، دانشگاہ تہران، ۱۳۳۹ ھ ش، مؤلفہ تقی دانش پژوہ -

۲۰- ڈھاکا : Descriptive Catalogue of the Persian, Urdu and Arabic Mss in the Dacca University Library, Dacca 1966, by Professor Habibullah.

٢١- ذریعه : الذریعه الی تصانیف الشیعه - تألیف آقا بزرگ، تهران ١٩٣٦—١٩٥٠ء -

٢٢- راس براؤن : Catalogue of two Collections of Persian and Arabic, preserved in the India Office Library, London 1902, by Denison Ross & E. G. Browne.

٢٣- ریو : Catalogue of the Persian Mss in the British Museum, London 1879-95, by Rieu, Charles.

٢٤- سپرنگر : A Catalogue of the Arabic, Persian and Hindustani Mss of the Library of King of Oudh [Laknow], Calcutta 1854, by Sprenger, A.

٢٥- سپه سالار : فهرست کتابخانهٔ مدرسهٔ عالی سپه سالار، تهران ١٣١٥—١٣١٨ ھ ش، مؤلفه ابن یوسف شیرازی -

٢٦- شیرانی : فهرست مخطوطات شیرانی' لاهور ١٩٦٧—١٩٧٢ء، مصنفه دکتر محمد بشیر حسین (نگارنده) -

٢٧- عباسی : تفصیلی فهرست مخطوطات فارسیه، پنجاب پبلک لائبریری، لاهور ١٩٦٣ء، مرتبه منظور احسن عباسی -

٢٨- علیگڑه (سبحان) : فهرست نسخ قلمی (عربی، فارسی، اردو) سبحان‌الله اورینٹل لائبریری، مسلم یونیورسٹی علیگڑه - مؤلفه سید کامل حسین - علیگڑه ١٩٣٠ء -

٢٩- فرهنگ نویسی : فرهنگ نویسی در هند و پاکستان، تهران ١٣٤١ ھ ش، مؤلفه دکتر شهریار نقوی -

٣٠- کیمبرج : A Catalogue of the Persian Mss in the Library of the University of Cambridge, London 1896, by Browne, E.G.

٣١- مجلس : فهرست کتابخانهٔ مجلس شورای ملی، تهران ١٣٢١—١٣٤٨ ھ ش، مؤلفه آقایان ابن یوسف، یوسف اعتصامی، سعید نفیسی، عبدالحسین حائری، ایرج افشار، دانش پژوه و دیگران در ١٧ جلد -

۳۲- مدراس	:	A descriptive Catalogue of the Islamic Mss in the Government Oriental Library Madras, by Vidyasagara, Madras 1939.
۳۳- مرکزی	:	فهرست نسخه‌های خطی کتابخانهٔ مرکزی دانشگاه تهران، ۱۳۳۰ ھ ش، مصنفه آقایان منزوی و دانش پژوه در ۱۰ جلد -
۳۴- میگزین	:	University Oriental College Magazine, Lahore.
۳۵- نشریهٔ	:	نشریهٔ کتابخانهٔ مرکزی دانشگاه تهران، دربارهٔ نسخه های خطی، تهران ۱۳۳۹—۱۳۴۸ ھ ش، بمدیریت آقایان ایرج افشار و تقی دانش پژوه -
رک	:	رجوع کنند
رش	:	رجوع شود

اختصارات یادداشتہا[1]

Manuscripts in Maulana Azad collection in the Punjab University Library.	:	آزاد
البرهان (در طب) از ابو زکریا ابن ماسویه	:	ابن ماسویه
قاموس المشاهیر	:	المشاهیر
A Catalogue of Pers. Mss in the library of Asiatic Society of Bengal, by Ivanow	:	ایوناف
برهان قاطع	:	برهان
بهار عجم از ٹیک چند بهار	:	بهار
کشف الظنون از حاجی خلیفه	:	حاجی خلیفه
مرآت الاصطلاح از آنند رام مخلص	:	مرآت
مرآة الجنان از عفیف الدین عبدالله بن اسعد یافعی	:	یافعی
Urdu Encyclopaedia of Islam, Lahore.	:	Encyclopaedia
History of India by Elliot of Dowson.	:	Elliot
British Museum	:	B.M.
Mohammadan Dynasties by Lane Poole	:	Lane Poole
A catalogue of Pers, Arabic Mss. by Joseph Aumer, Munich 1866.	:	Munich
اسکا مطلب یه هے که اس نشان والی فهرست یا کتاب میں مذکوره نسخے کا ذکر نہیں هے -	:	×
Royal Asiatic Society of Bengal.	:	R.A.S./A.S.B.
Zeitschrift Deutschen Morgenlandischen Gesellschaft.	:	Z.D.M.G.

۱- انکے علاوه کچھ اور اختصارات بھی مولانا کے هاں ملتے هیں جو حل نہیں هو سکے -

آغاز شماره ۳۰

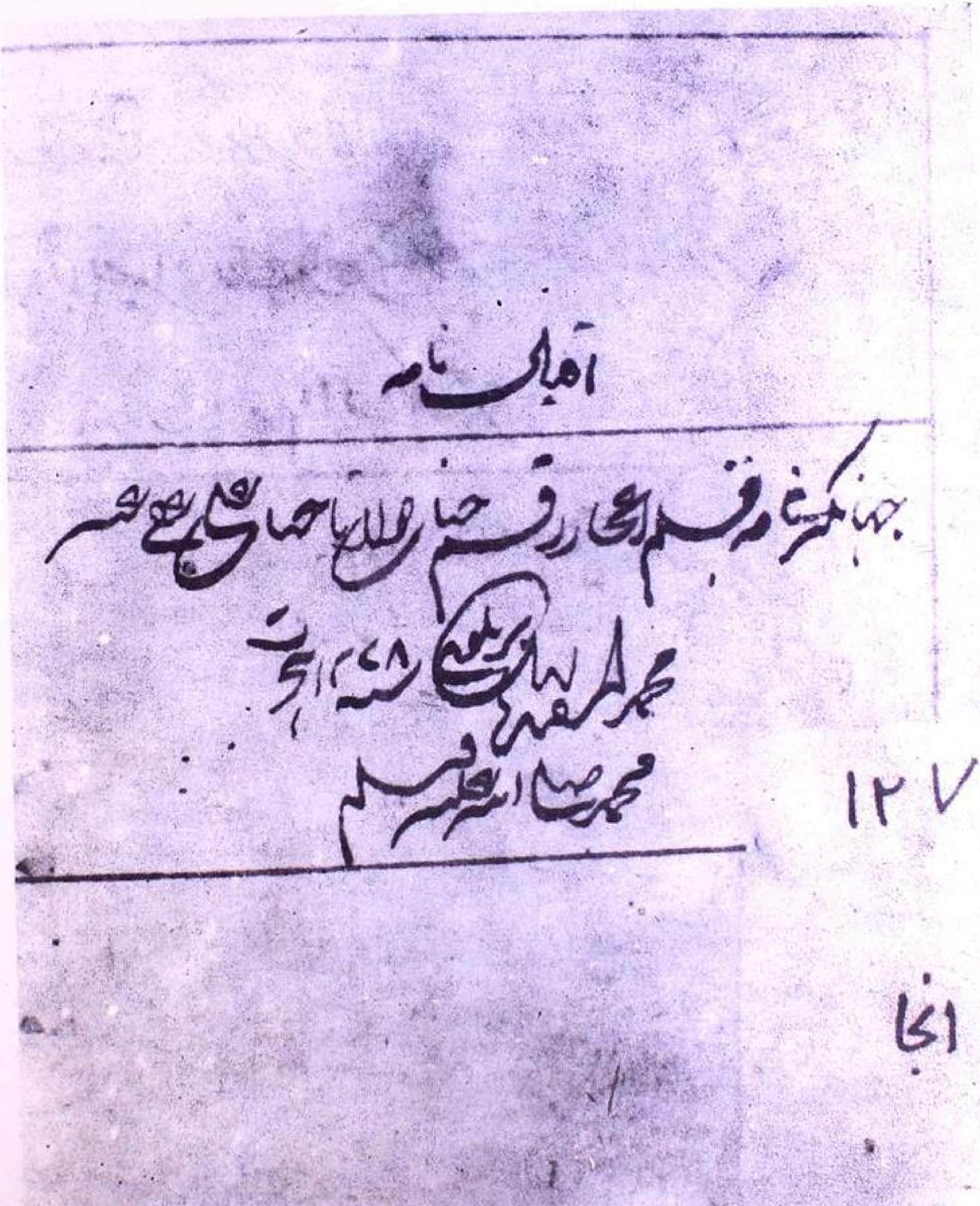
اقبال نامه
127

رب یسر و تمم
بسم الله الرحمن الرحیم
بالخیر

۱۲۸
آ

زینت صفحات دفتر ابداع و ایجاد و نزهت طبقات منظر عالم کون و فساد ستایش پادشاهی ملک
الملکی و محمودیت تعالی از همه ذات اوست و قیومیت اشیا یکی از صفات و یگانه
کتابیست از بیت و بدیت بیگانه است از نسبت غزه و بلخ و از بهار فیض او بستان نگ
[illegible] پیغمبری است چه عرب و چه عجم چه کشمیر و بلخ از فیض شکفته گلهای اسرار
[illegible] موزون [illegible] معنی [illegible] کتاب قدرت او را معنی بود سرو خیابان یک الف
[illegible] مکونات را که سیراب کجا نعمت وجود سرسبز بهار افضال وجود وجه
[illegible] ادای [illegible] از شکر و سپاس [illegible] مطلوبات [illegible]

رباعی‌ها کند بر حال این مسکین دعائی‌ها چو از تجدید تحریر این صحیفه بعد ترتیب شد ...

لطیفه قلم در فکر تاریخش روان شد   بامعنی که فیضان آسمان شد

اگر پرسند تاریخش حساب این یافت   بگو ترتیب ابواب الجنان یافت

۱۱۵۴

بسال اختتامش یار فرمود

که تهذیب و زینت کشمیر این بود

۱۱۵۴

تمام شد کتاب مستطاب تاریخ کشمیری من تصنیف خواجه اعظم دیده مری رحمة الله علیه رحمة واسعة بید فقیر الحقیر نور الدین عرف کول بتاریخ سیزدهم جمادی الثانی سنه ۱۲۶۴ هجری

این کتاب تاریخ کشمیر

بفرمایش منشی محمد جمال نوشته شد

128

انجا

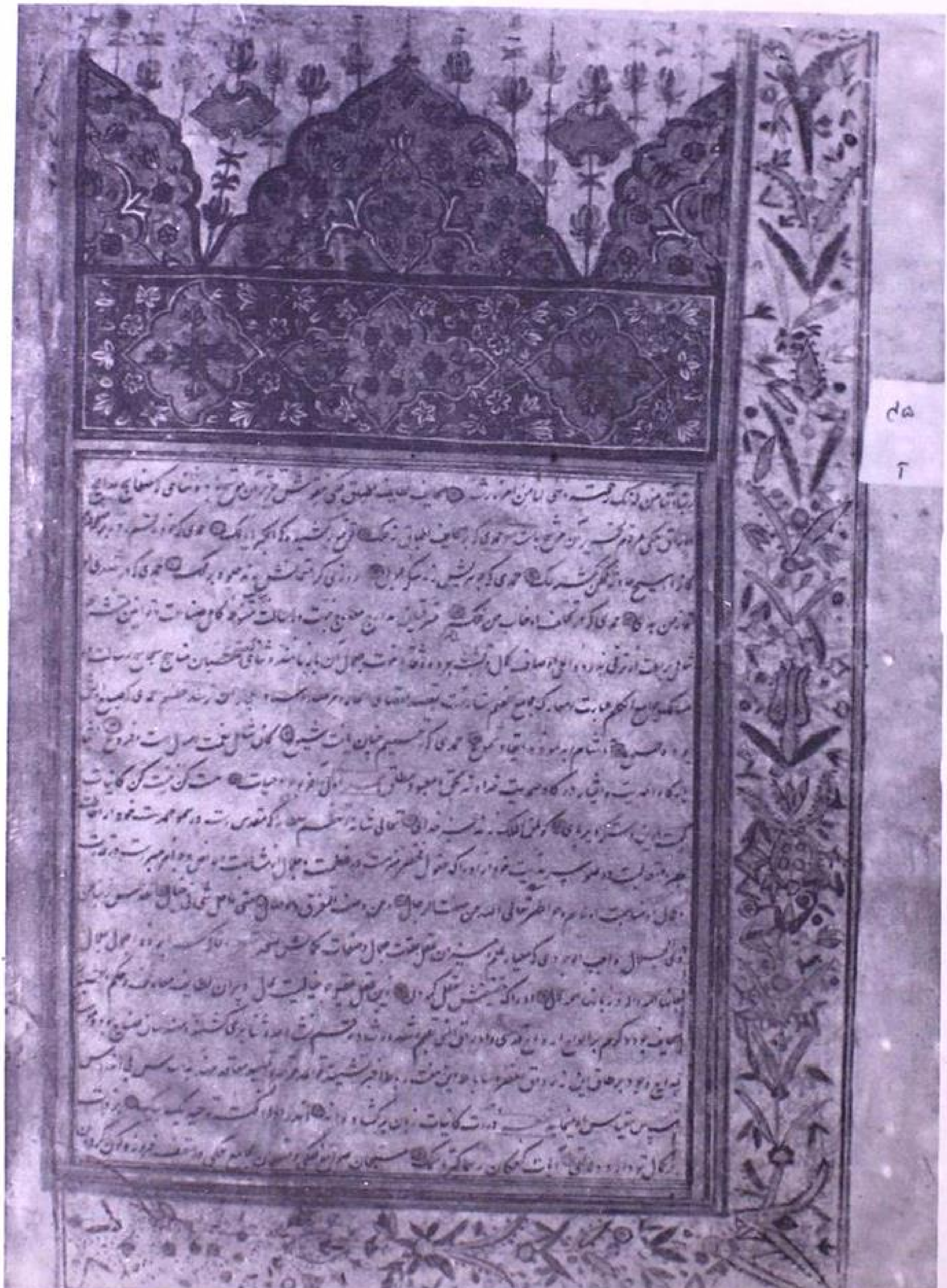

آغاز شماره ۶۷

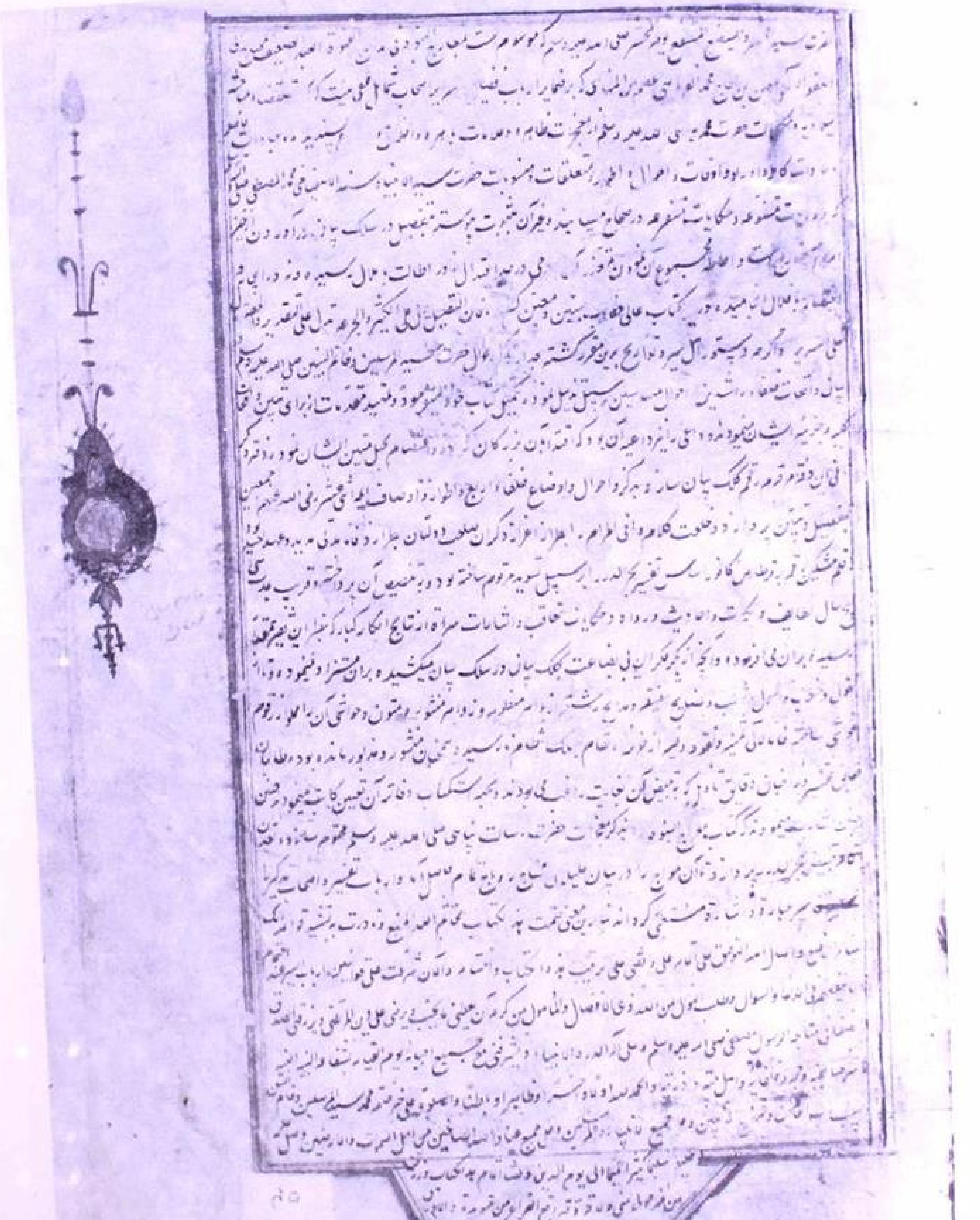

انجام شماره ٦٧

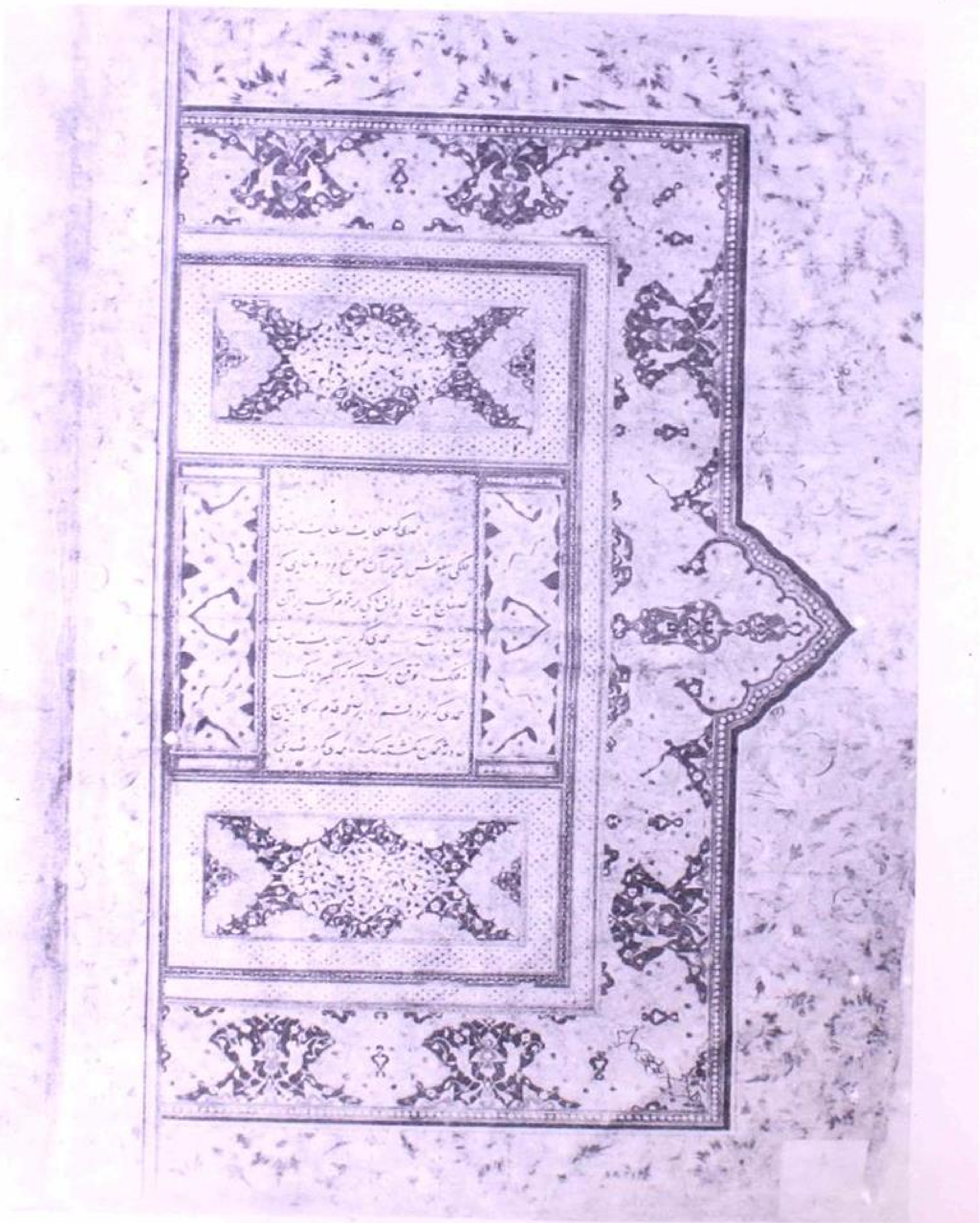

آغاز شماره ۶۸

ملت ابراهیم بود بعد بشام رفت و آنجا از یهود پرسید نیافت بموصل و جزیره عرب مسافرت نمود و آنجا نیز میسر نگشت از هر که دین ابراهیم
جستی در جواب میگفتند که از یهودی و نصرانی هر حکم که خواهی از اصول و فروع بیان کنیم فاما از دین ابراهیم وقوف نداریم
تا شنید که در زمین بلقا راهبی است در زهد و علم مشار الیه و مرجع نصاری شام و روم و فلسطین او است نزد وی رفت و از ملت
حنیفیه استفسار نمود وی گفت ای مرد درین عهد کسی که از ملت ابراهیم خبر باز دهد نخواهی یافت ولیکن نزدیکست آن زمان که
هم از قوم تو یعنی قریش پیغامبری ظاهر شود که وی دین حنفی بگستراند و ملت ابراهیم احیا کند و دینهای دیگر جمله منسوخ گرداند
اکنون بمکه باز رو که حقیقت این دین همانجا بیابی پس زید متوجه شد و در حال برخواست و روی بمکه نهاد و چون نزدیکی خیبر
رسید خفا به ویرا مقتول ساختند چون خبر وفات وی بمکه آوردند ورقه بن نوفل از برای وی بسیار بگریست و مرثیه
از برای وی گفت و بر ایمان و توحید وی گواهی داد نقلست که روزی سعید پسر وی با عمر رضی الله عنهما عم زاده بودند پیغامبر
گفتند صلی الله علیه وسلم که یا رسول الله هیچ آمرزش خواهی زید بن عمرو را گفت نعم فانه یبعث امة واحدة گفت چرا آمرزش
نخواهم از برای وی و حال آنکه وی بیک امت باشد روز قیامت و این برای آن گفت که در آن وقت که او ملت
داشت علیه السلام در عالم هیچکس بر ملت ابراهیم علیه السلام نبود بغیر از وی رضی الله عنه و ارضاه

تمت رکن الثانی من ارکان الاربعه من کتاب معارج النبوه فی سیر حضرت
سید المرسلین و خاتم النبیین صلی الله علیه و علیهم السلام و رحمة الله
و برکاته بر دست بنده محقر میر ماه بن میر ...
برادرزاده میر کلنگی کاتب بخاری
بتاریخ آخر جمادی الآخر
۱۰۲۲

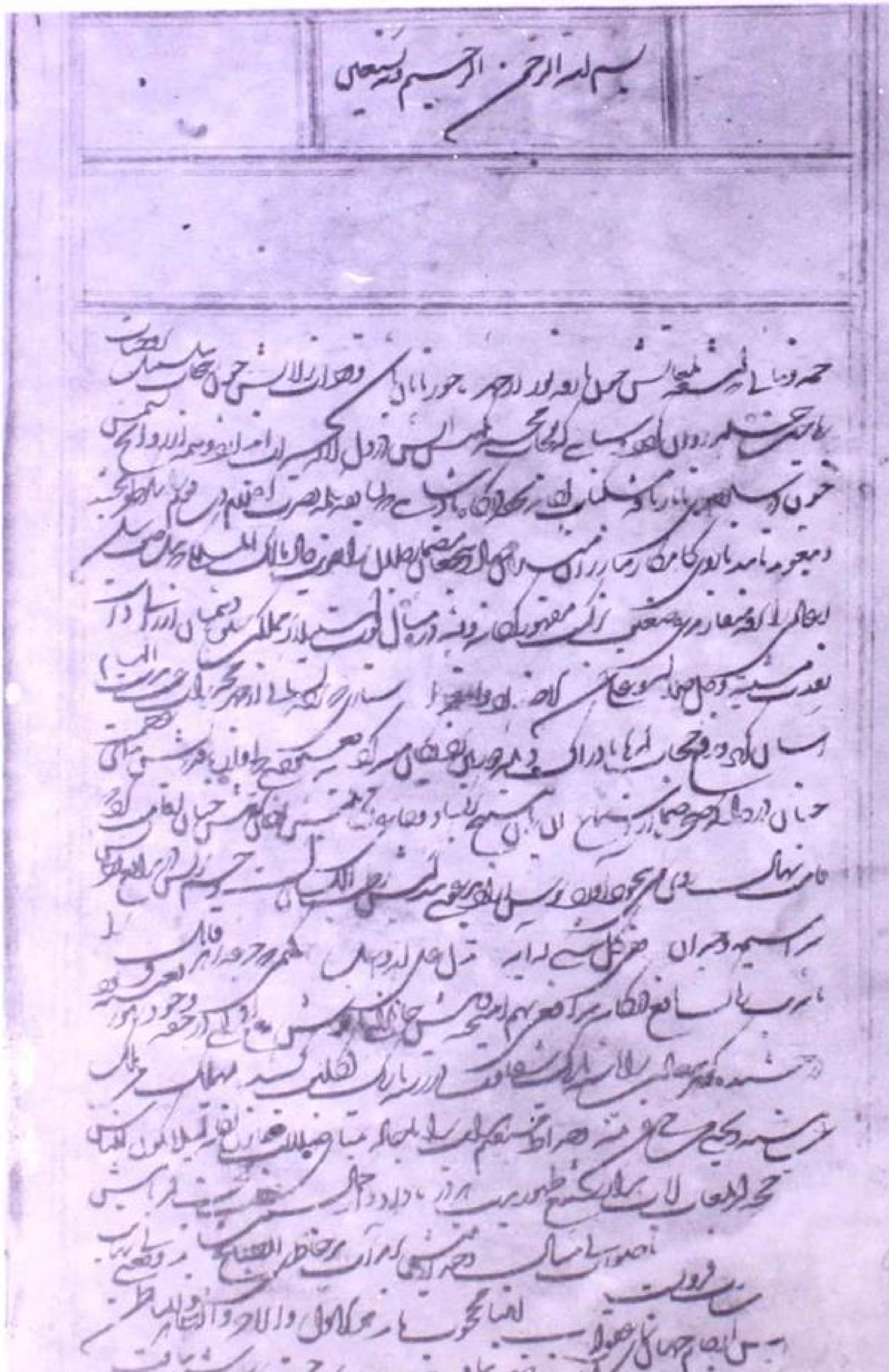

آغاز شماره ۷۱

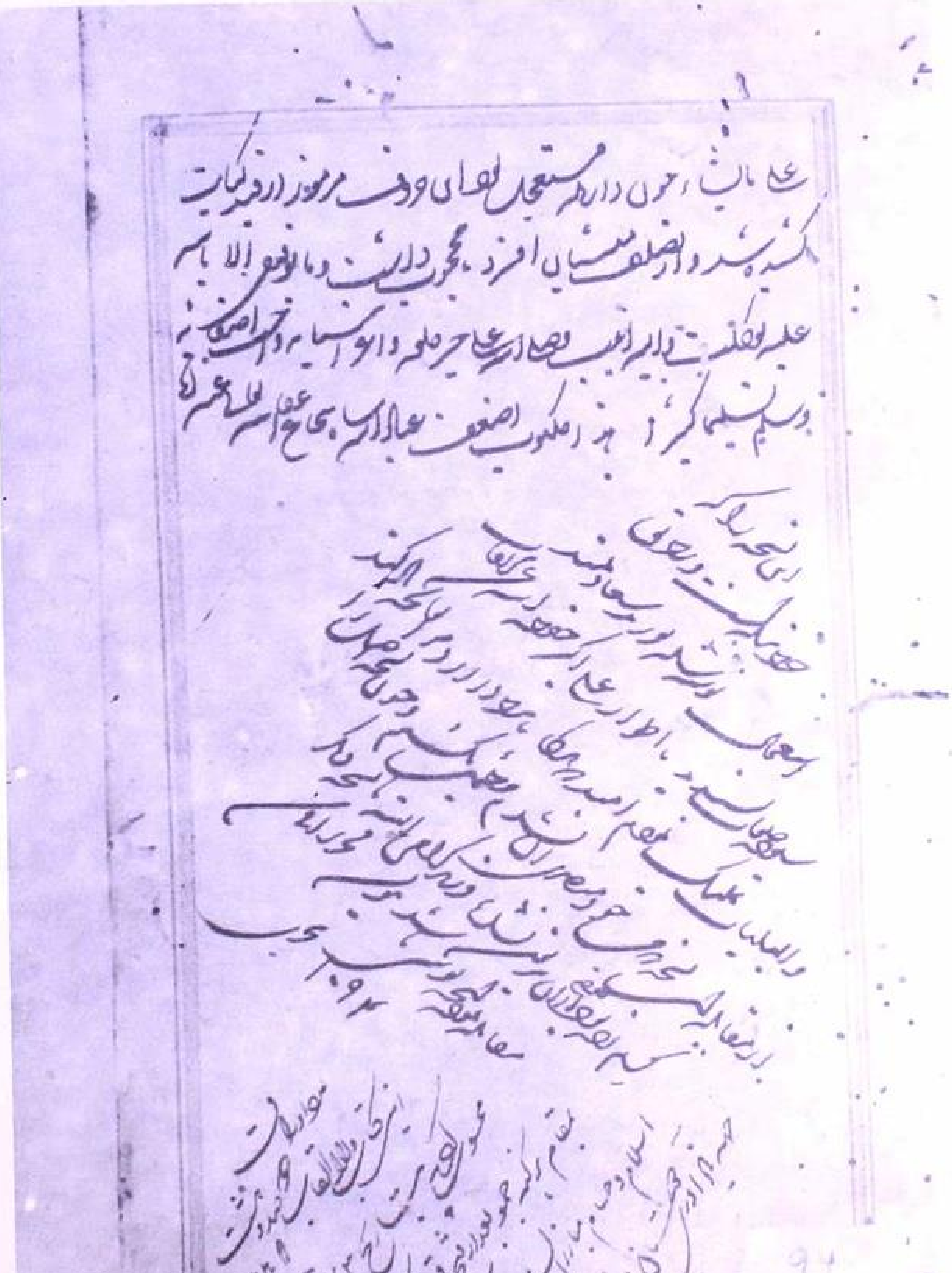

انجام شماره ۷۱

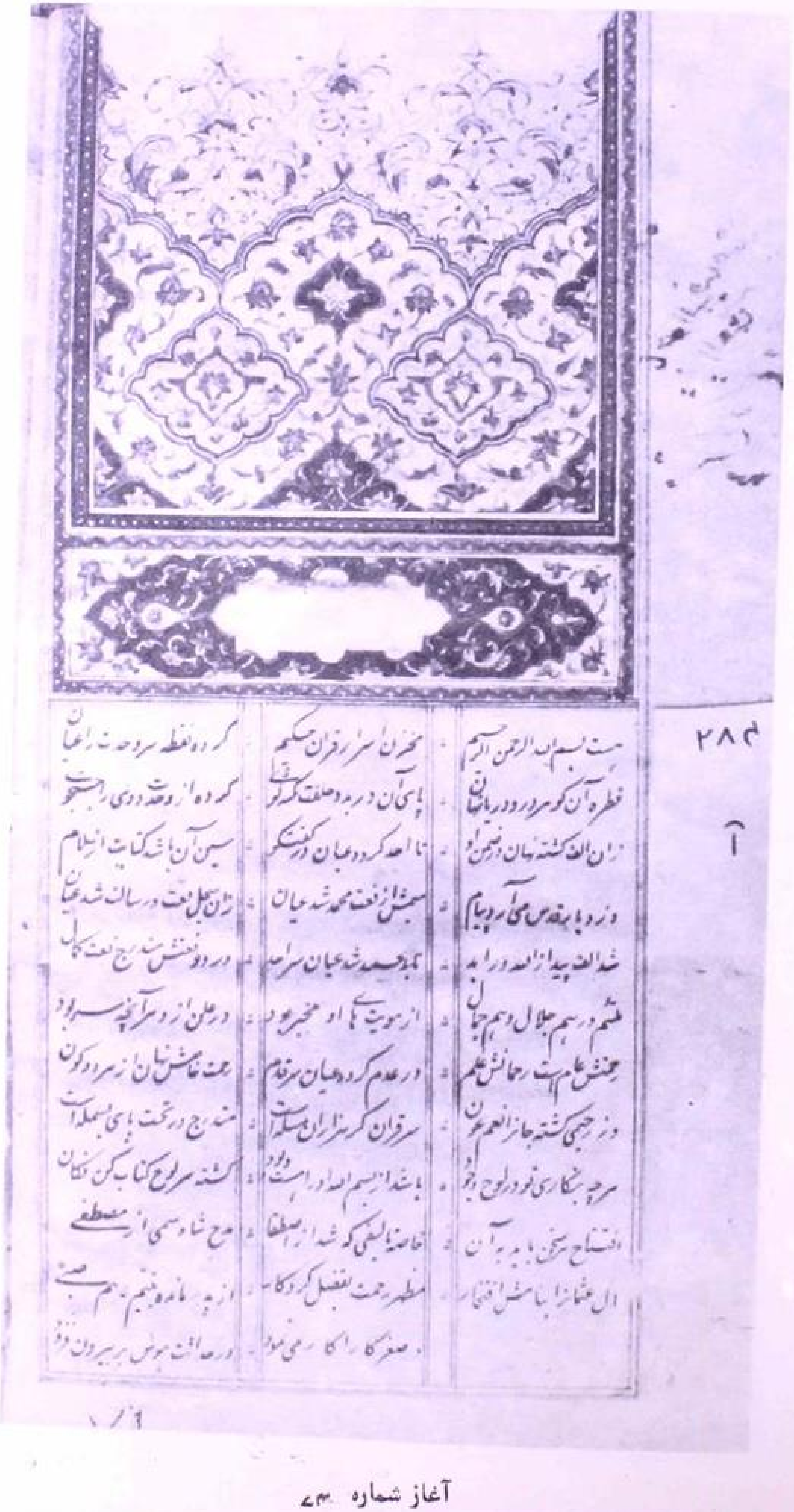

آغاز شماره ۴۳

چون سلطان دین محمد بعد از سیزده روز از مملکت معناسیه بپایهٔ سریر خلافت
پدر رسید و بدستور معهود و تجهیز نعش سلطان سعید و ارسال تابوت پدر بمرقد مقرر
روانه بشهر برسا کردانید و نشر صدقات و بسط خوان مطعومات و اقدام امرات
تجیات و اقامت قواعد [illegible] چنانچه لایق همت چنان پادشاهی رفیع القدر
باشد بتقدیم رسانیدند و بعد از انقضا و حکم مضمون حقایق شیون کل شی هالک
الا وجهه له الحکم و الیه ترجعون و از اندیشهٔ ضبط ملک و دین بجلوس

همایون سلطانی انجمن جمعیت
و اتفاق ملتئم کردانید
الحمد لله رب العالمین
و صلی الله علی محمد
و آله و صحبه
اجمعین

بتاریخ شانزدهم شعبان سنه ۱۲۸۵ هجری مطابق پنجم اکتوبر سنه ۱۸۶۸ عیسوی جزو
هشتم اسوج دوم بدو وقوع سمت ۱۹۲۵ بکرماجیت روز دوشنبه بوقت دو گهری روز باقی مانده
حسب الفرمایش [illegible] المخاطب مرصع رقم وحید العصر پیرایهٔ اتمام پوشید
[illegible] و ختم این کتاب دل فروز باکمل الله و نخو[illegible] دو روز

۲۸۹

مم مم مم مم

مم مم

مم

انجا

بتاریخ ۱۵ رمضان سنه ۱۲ [illegible]

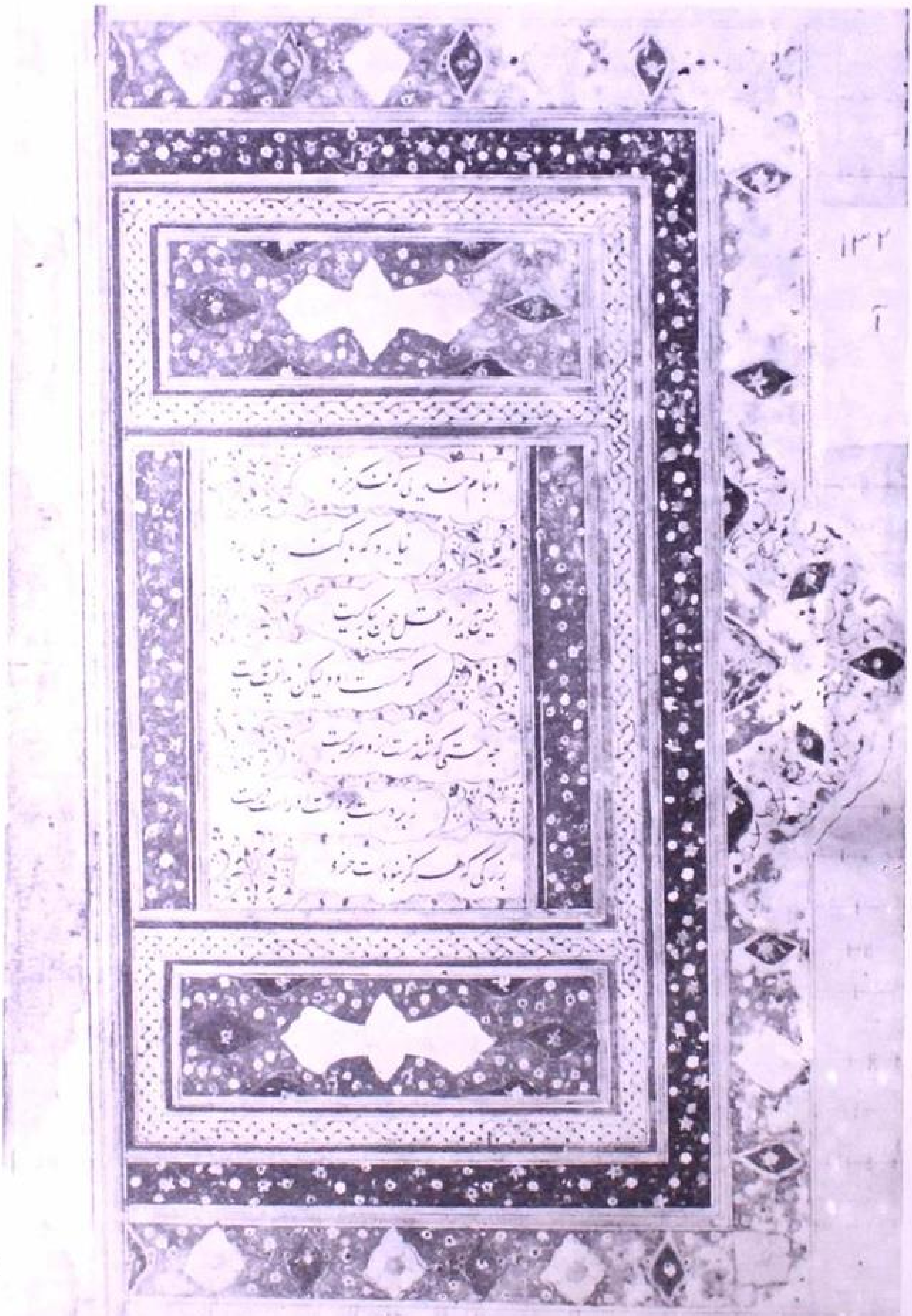

آغاز شماره ۷۵

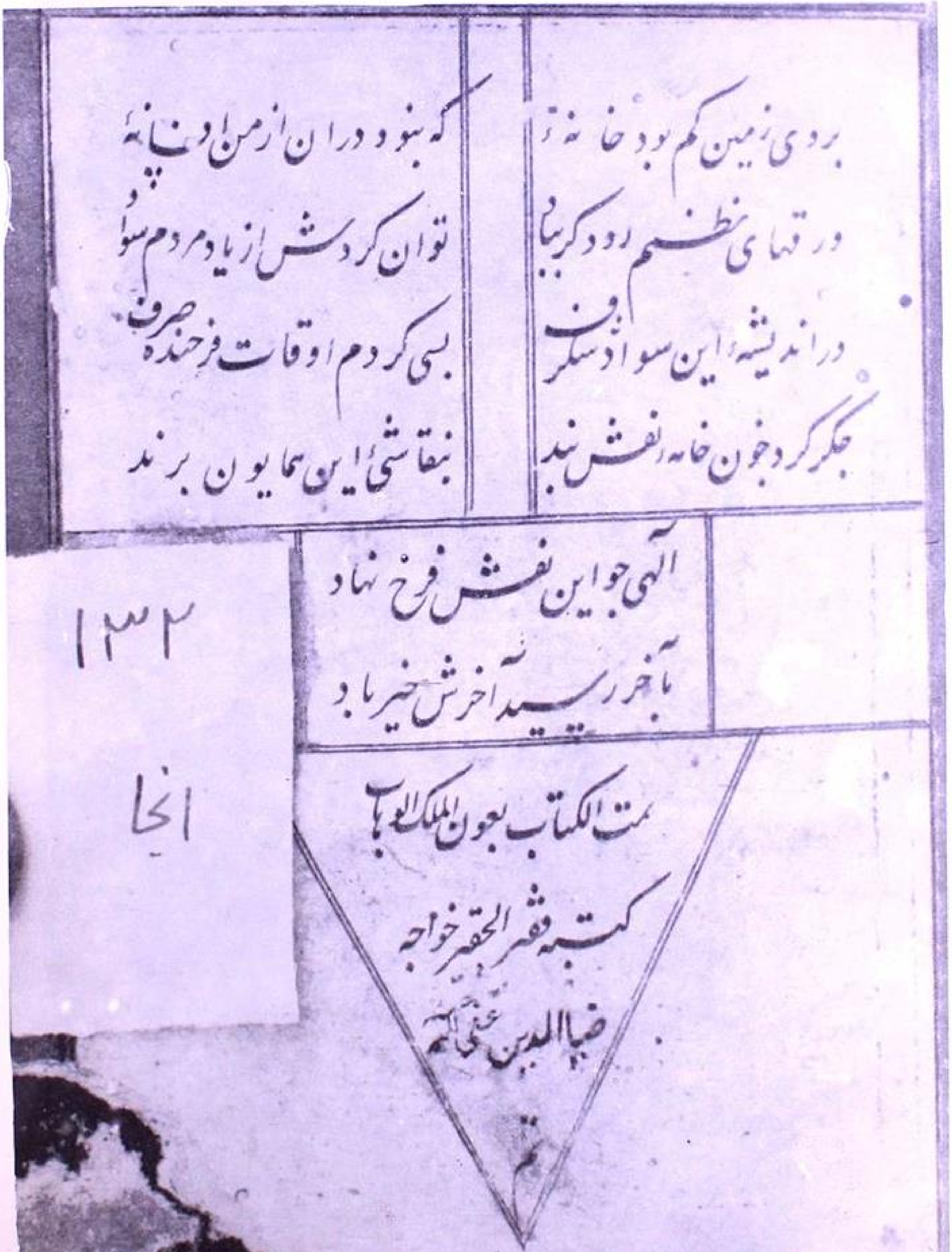
بردی زمین کم بود خانه‌ای
که بنود دران از زمین دانه‌ای
ورقهای نظمم رود گر بباد
توان گردش از یاد مردم سواد
در اندیشه این سواد سکرف
بسی کردم اوقات فرخنده صرف
جگر گرد چون خامه نقش بند
بنقاشی این همایون پرند

الهی چو این نقش فرخ نهاد
بآخر رسید آخرش خیر باد

تمت الکتاب بعون الملک الوهاب
کتبه فقیر الحقیر خواجه
ضیاالدین غفی الله
تم

۱۳۲
انجا

اینجان آفتاب زرده خربزه دبه زعفرانی لیمو ...
دهوای نسیم ادب اوزاه کوه ای ادب بلند قلل دنام پردی
دنل ام الفواید تا دستان زینب اخته قد بلند بالا قل
قد بلند بالا آهن سنجرخوره ای زخم سکه نخوره دبیا بانت سجره
بیونت دنی لحمت سلاسل اوکتیه ابریشم خود بیله رسمان
امیل دانی لرد ای توجیه آراینه الف تنه ای خلش دمحرم
تنه آستین بروزه ای آستین بر کالیله دماخته مشعله تنه
آیت مقصود ای آیة اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر
منکم زابا روزگار مه زادکان دم عهد ان ابنا دهر
ابنا عصر آب شناسان کار ای قانع کویان دقواعد انان
آب شود انک غم زدکان آب خاطر ای رونق خاطر و صفا
نارت وفار صایب آب انکوری انکور آب جگر خون دکریه غم زدکا
آب کار رونق د رولج درخ مانیجی آب کار بلیغ کر
ویحوله آب خضر آب حیاة وعلم مزاینه آب کجه ی رخ
آب ناده آب سیر خوش رفتار آب زد ...
دی رخ آتش زر رونق زد آتش تو لیست لعل
دی رخ آتش خاطر رنگین خاطر د تیزی ناله آتش شجر

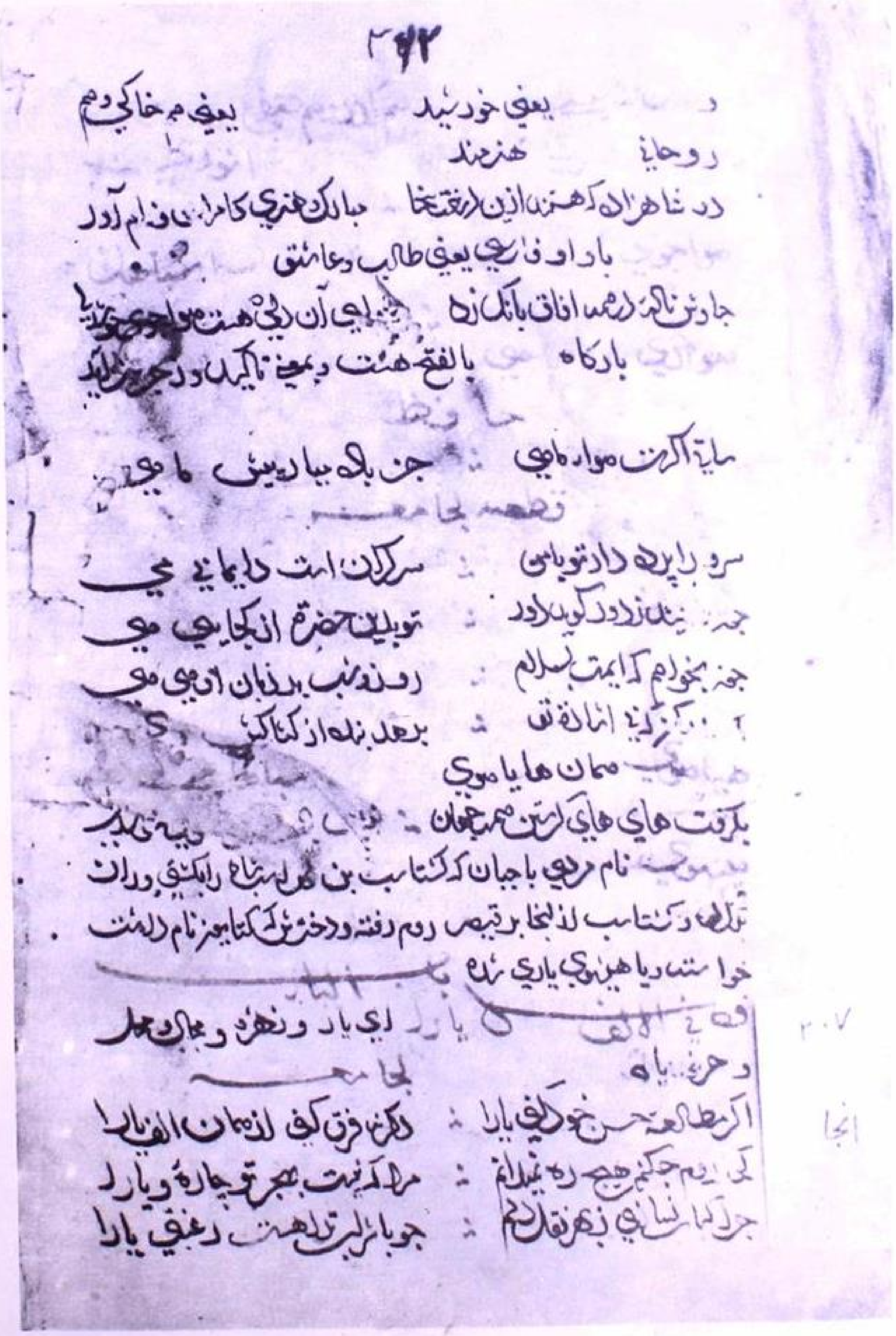
۲۶۲

یعنی خورشید

روحانی هنرمند

بار او فارغ یعنی طالب

بارگاه بالفتح

سرکرکن است دایمایی می

توبلی حضرت انجا یی می

مهمان هایا موی

باب الالف

لجامع

مراکه نیست بهجر تو چاره و یارا

۲۰۷

انجا

آغاز شماره ۹۱

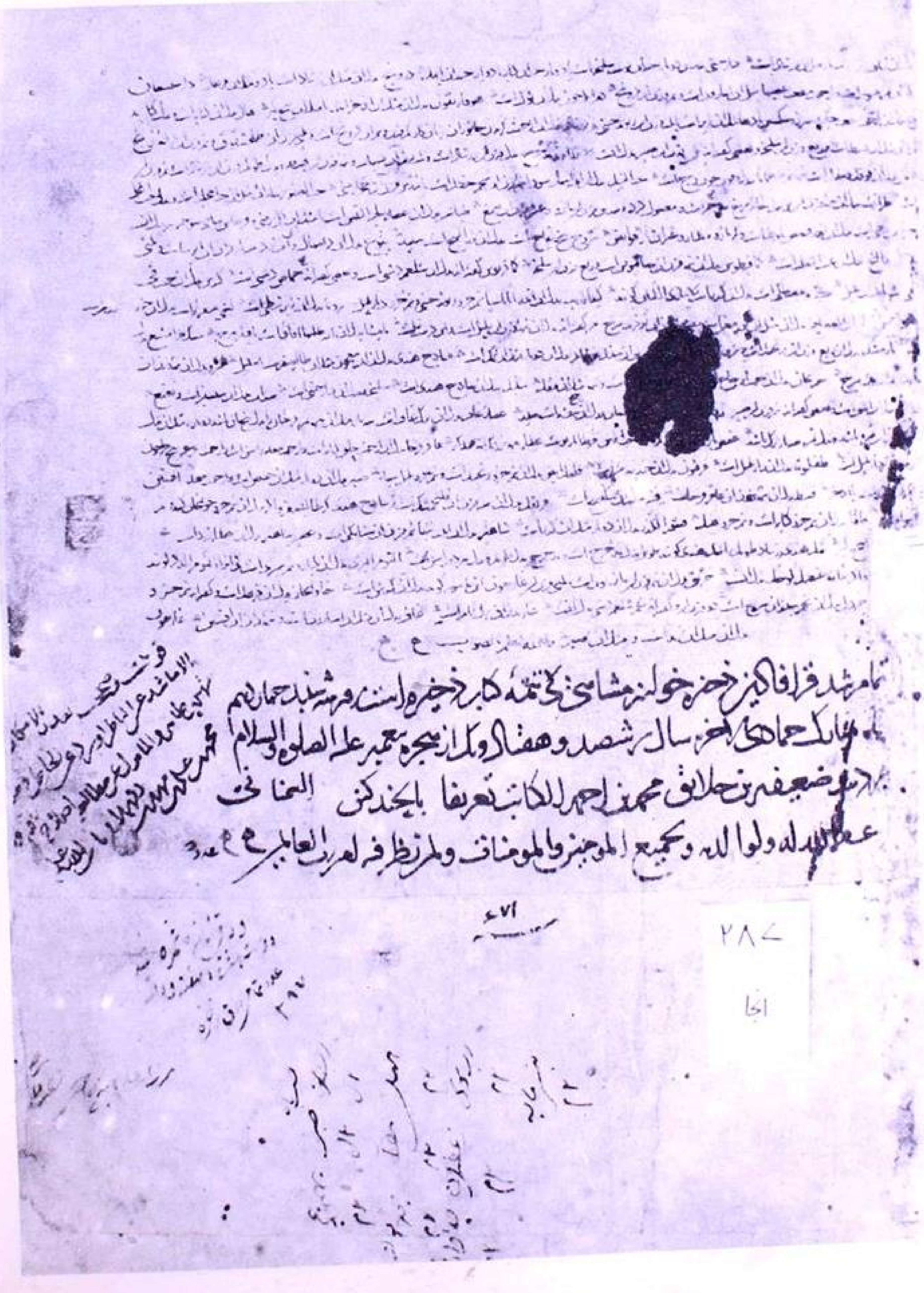

تمام شد قرابادین کبیر خوارزمشاهی که تتمهٔ کتاب ذخیره است در شهر شنبه جمادی
مبارک جمادی الآخر سال ششصد و هفتاد و یک از هجرت محمد علیه الصلوة و السلام
بر دست ضعیف‌ترین خلایق محمد بن احمد الکاتب تعریفا بالجندکی الخانکی
عفا الله عنه و لوالدیه و لجمیع المؤمنین و المؤمنات و لمن نظر فیه ... رب العالمین

۶۷۱

بسم الله الرحمن الرحیم

اما بعد چون تقدیر ایزد تبارک و تعالی چنان بود که جمع کننده این کتاب بنده دعاگوی خداوند خوارزمشاه
العالم العادل المؤید المظفر المنصور قطب الدین نصرة الاسلام جمال المسلمین قاهر الکفرة والمشرکین عماد الدولة
فخر الامة تاج المعالی امیر الامراء ارسلان تکین یمین الملوک والسلاطین ابو الفتح محمد دام الله دولته وحرس
قدرته واعلی کلمته ونصر الویته قصد خوارزم کرد و بخدمت این خداوند پیوست اندر سال
پانصد و چهار از بهجت و خوشی هوا و آب این ولایت بدید و سیرت و سیاست و عدل این پادشاه
بشناخت و امنی که اندر ولایت هست از هیبت و سیاست او مرهٔ ان بیافت اینجا مقام اختیار کرد
و اندر سایهٔ عدل و دولت او بیاسود و بنعمت و تربیت او مستظهر گشت و آثار نعمت او بر احوال
خود بدید واجب دانست حق نعمت ساختن و شکر آن آوردن
و ثمرهٔ علمی که مدتی عمر خویش در آن گذرانیده است اندر ... خدمت این خداوند صرف کردن
بدین نیت این کتاب بنام این خداوند جمع کردم و کتاب را ذخیرهٔ خوارزمشاهی نام کردم
چون نام از خداوند اندر آفاق معروف کردد و هم چون خوب نامی اندر جهان بماند ... باقی ماند
تا برکات دولت او منفعت این کتاب بهمه کس برسد و خاص و عام را بهره باشد انشاء الله
تعالی ... ... بباید دانست که هوای این ولایت شمالی است و چنین هوا خوشتر و صافی‌تر
تر باشد و بیشتر خلق را بسازد و هر نباتی که اندرین هوا پروده شود خوشتر و گواریده‌تر باشد و گوشت
ایشان خوشتر و آب این ولایت آب جیحون است که از جمله آبها ستوده است و هر زمینی که این
آب خورد نبات او خوشتر و گوارنده‌تر باشد و زمین این ولایت لختی شوره دارد و بدین سبب
بوتیسد کی کمتر پدید و چندانکه زراعت این کار کمتر تولد کنند و نبات او خوشتر و گوارنده‌تر باشد
لیکن با این

اندر استخراج مریض یعنی شناختن هر بیماری که کدام بیماری است و شناختن نضج و بحران و
شناختن که حال بیماری چگونه خواهد شد بانواع دلایل و این طبیبان تقدمة المعرفة گویند
۳

اندر یاد کردن تب و احوال و علاج آن - اندر علاج بیماریها از سر تا پای

۲۸۶

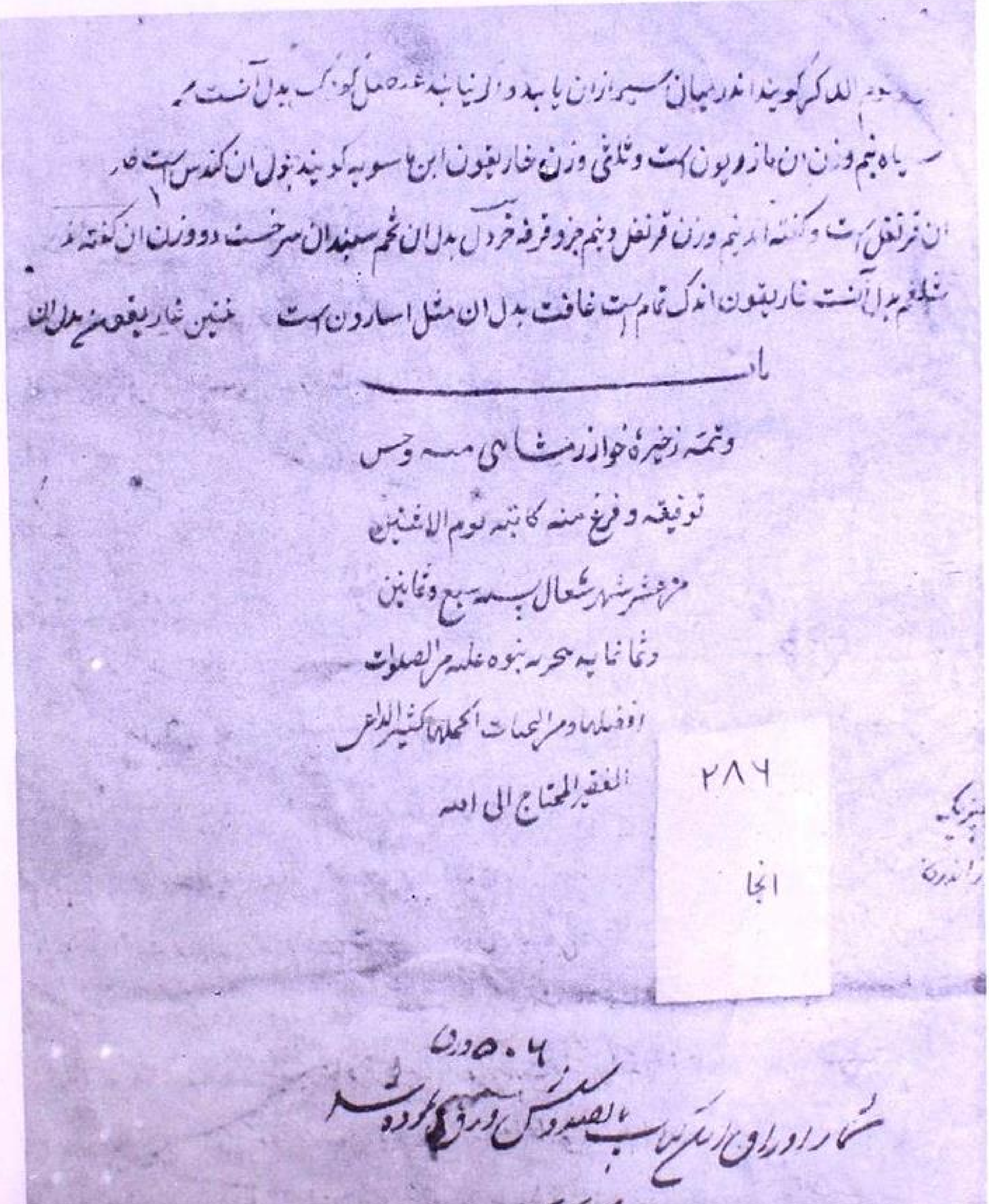
... الله که گویند اندر بیابان سیمرازان یابد و ازینا به غده مثل گوزک بدل آنست مر
... یاه نیم وزن ان مازریون است و ثلثی وزن غاریقون ابن ماسویه گوید بدل ان کندس است خار
ان قرنفل است و گفته اند نیم وزن قرنفل و نیم جزو فرفیه خردل بدل ان تخم سپندان سرخ ست دو وزن ان گفته اند
... بدل آنست غاریقون اندک تمام است غافت بدل ان مثل اسارون است غیبن غار یعنی بدل ان
با...

وتمت ذخیرهٔ خوارزمشاهی منه وحسن
توفیقه و فرغ منه کاتبه یوم الاثنین
من عشر شهر شوال سنه سبع وثمانین
وثمانمایه هجریه نبویه علیه من الصلوات
افضلها ومن التحیات اکملها کتبه الداعی
الفقیر المحتاج الی الله

۲۸۶
انجا

۵۰۶ ورق
شماره اوراق این کتاب پانصد و شش ورق ... شمرده شد

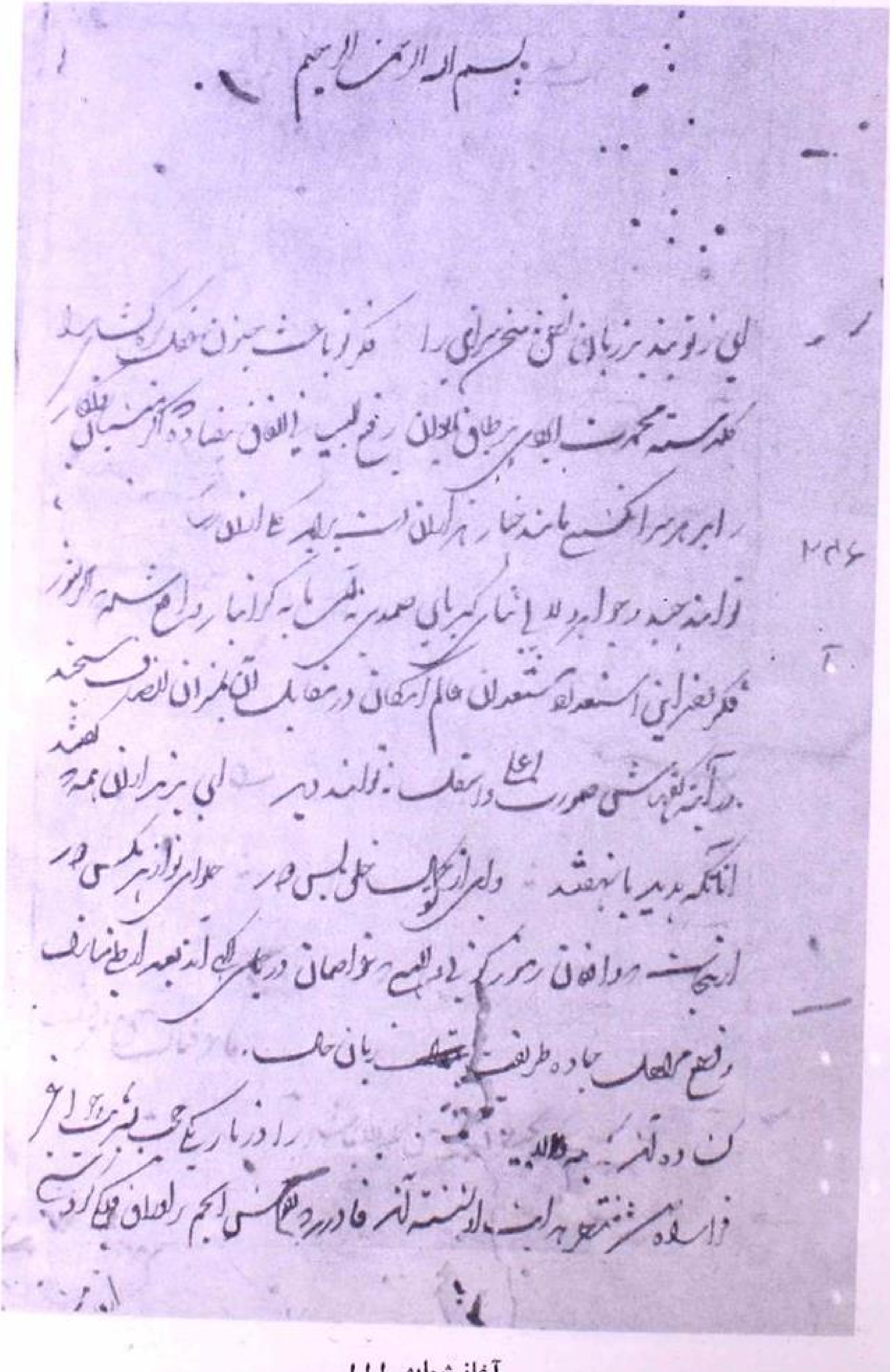
بسم الله الرحمن الرحیم

آغاز شماره ۱۱۱

رموز سبعه سیاره و مثنویات ثوابت و هفت بند افلاک و مسکن جهات و رصد
عقول و غرئیات میسر گشته است دانه مجیب الدعوات و قاضی الحاجات
ای شمع دلهای تار بیای سراپا هشتند و بهار لب لب ساز از باده جام مرا
عرضهای جام مرا تحفهٔ است بیک لحظه جوشش ببر بسته گرجه جام جوشش سرکه گفته
فراموش هر طلسم رسته نباید سحر رسیم

این حکم نادری در مرآت الخیال خوانده ام
دلاور حسن معانی جهان بر یک گام صورت یار چو الخیالش توان دید
در ما مال یکه دلاور مرآت الخیال

۲۲۶

انجا

... 102

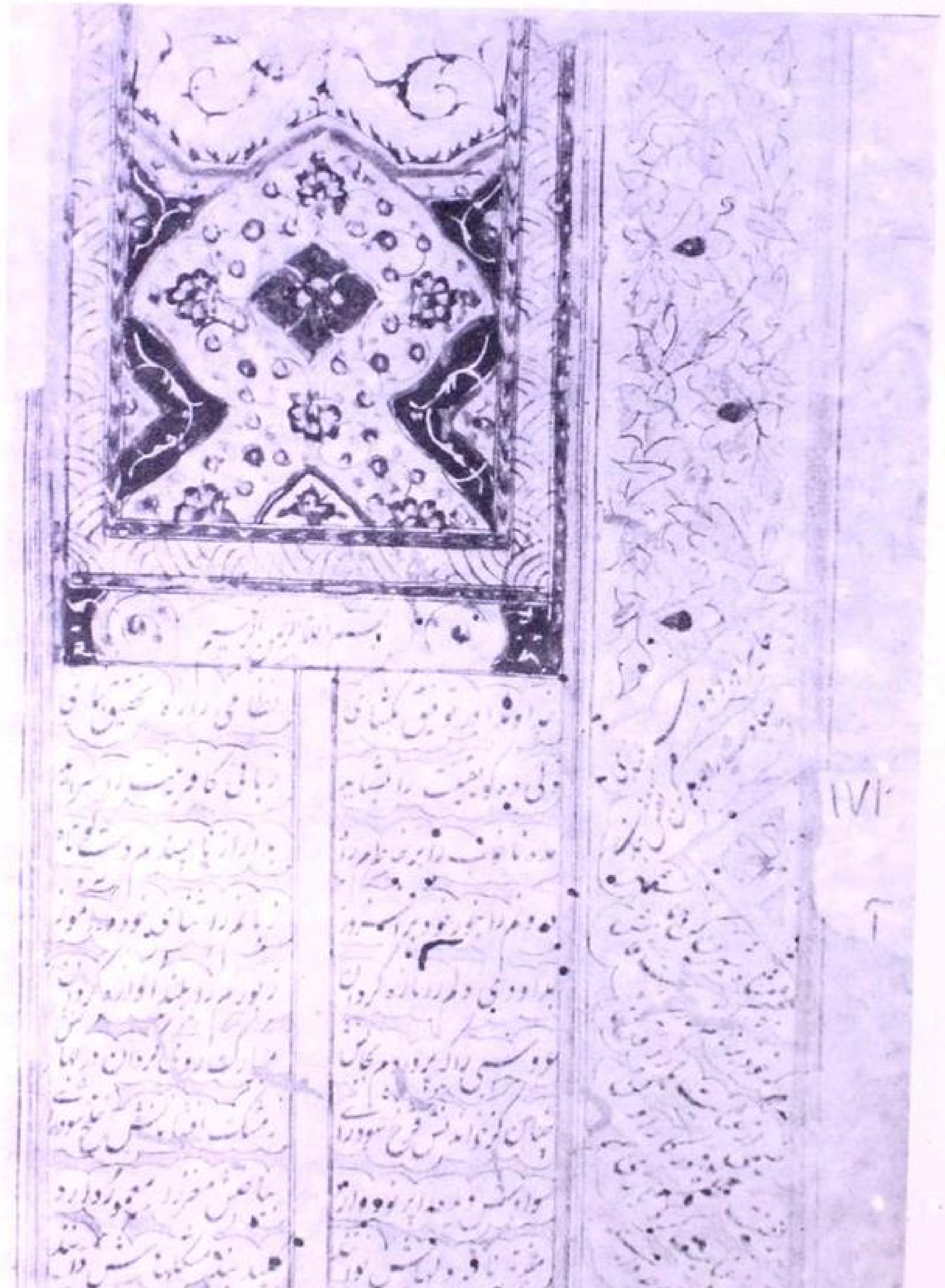

آغاز شماره ۱۱۹

چو من خوار شنده دم و بخشنده خشنود / تو نقد بو الفضولی خرج کن زود

چو سکه سخن مجمل کجا راند / کجا میر نعمتم و ز ختم کجا ماند

سلطانی چو شه نوبت فرو کوفت / غبار فتنه از عالم فرو روفت

شکوهش پنج نوبت بر فلک برد / نفاذش کرد هفت اقلیم را خورد

خروشش طبل گفتی تا دو میل است / که میدان است کان طبل رحیل است

نفیر کوس گفتی تا دو ماه است / کرا در دل که شه در کوچگاه است

بری نا خورده از باغ جوانی / چو ذو القرنین زآب زندگانی

شهادت یافت از زخم بداندیش / که بادش الجنان از این جهان بیش

سه پایه بر فلک زد زین جهانی / گذشت از پایه خاکی و آبی

کرانی در یا شد این درها بجنبید / که بر من بیش ازین درها کشایید

کرا ورا سوی گوهر کرم شد رای / نسب داران گوهر باد بر جای

کرا ورا فیض رحمت گشت ساقی / جهان بر وارثانش باد باقی

مرا ... را خاک داد از تخته بندی / مبادا دین بخت کرا زا گزندی

۱۷۱

انجا

آغاز شماره ۱۲۳

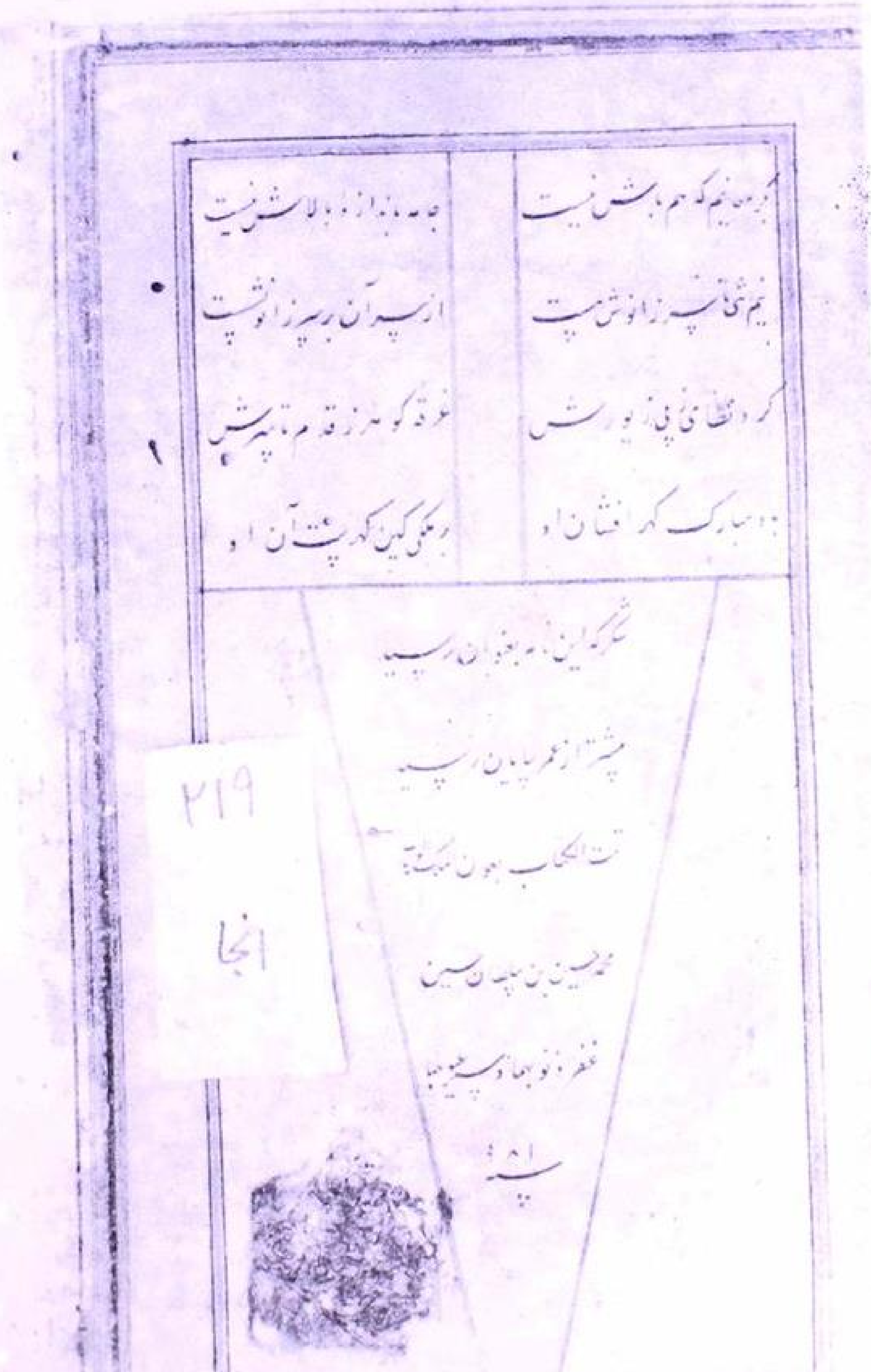

گر سخن نیم که هم باشش نیست | چه بنا از بد و بالاش نیست
نیم شب تا سحر زانوش هست | از سحر آن بر سر زانو نشست
گرد نظامی پی زانو رسش | خرقه کو سر ز قدم تا سر پیش
باد مبارک که را فشان او | بر ملکی کین که رسید آن او

شکر که این نامه به عنوان رسید
پیشتر از عمر به پایان رسید
تمت الکتاب بعون الملک الوهاب
محمد حسین بن سلیمان حسینی
غفر ذنوبهما و ستر عیوبهما
سنه ۱۸۱

۲۱۹
انجا

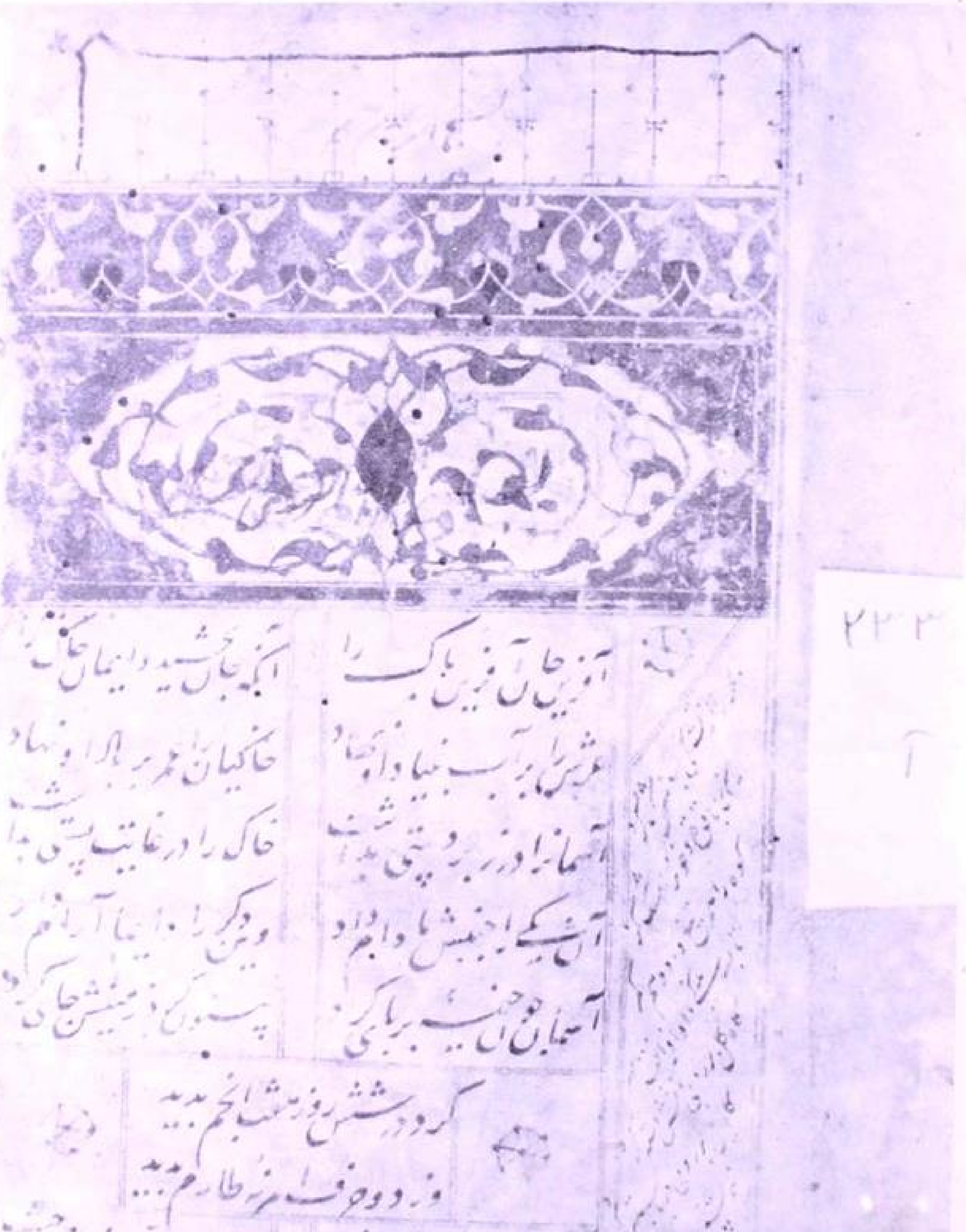

آفرین جان آفرین پاک را — آنکه جان بخشید و ایمان خاک را

عرش را بر آب بنیاد او نهاد — خاکیان را عمر بر باد او نهاد

آسمان را در زبردستی بداشت — خاک را در غایت پستی بداشت

آن یکی را جنبش مادام داد — وین دگر را دایما آرام داد

آسمان چون خیمه‌ای برپای کرد — بی ستون کرد و زمینش جای کرد

کرد در شش روز هفت انجم پدید — وز دو حرف آورد نه طارم پدید

مهره انجم ز زرین حقه ساخت — با فلک در حقه [illegible]

دام تن را مختلف احوال کرد — مرغ جان را خاک بر دنبال کرد

بحر را بگداخت در تسلیم خویش — کوه را فسرده کرد [illegible] خویش

آغاز شماره ۱۲۶

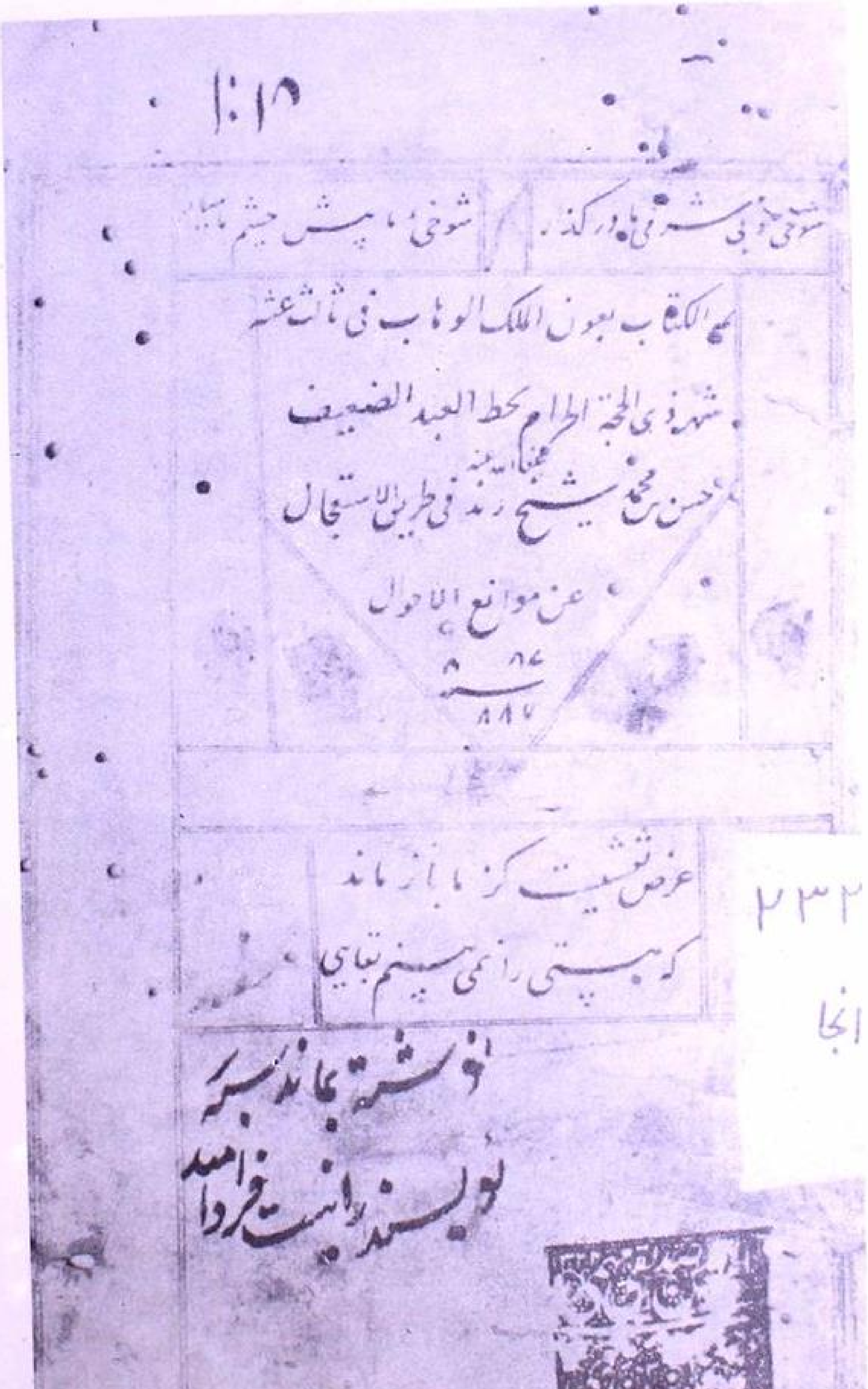

۱:۱۴

شوخی خوبی شرم تیها ورگذار | شوخی ما پیش چشم ما میار

تم الکتاب بعون الملک الوهاب فی ثالث عشر
شهر ذی الحجة الحرام بخط العبد الضعیف
حسن بن محمد شیخ زند عفا الله عنه فی طریق الاستعجال
عن موانع الاحوال
سنة ۸۶۷
۸۸۷

غرض نقشیست کز ما باز ماند
که هستی را نمی‌بینم بقایی

خوش نوشته بماند سیه بر سفید
نویسنده را نیست فردا امید

۲۳۲
انجا

انجام شماره ۱۲۶

کتاب فاتحة الاخلاص

بنام آنکه ذکر پرورده جانست / مبارک نامه اش مغز نشانست
سپاس بی قیاس و حمد بی حد / وجود وی را کمی جانست حد
بصر مشغول جمالی اندو باقیست / زبان مشغول گویایی ازو یافتست
دوانرا تا بدینی ذوق آشنایی / چراغ دیده را ازو روشنایی
شبستان جهانرا شمع مه داد / ایا انجم شاه گوهر نو اسپه داد
جهانرا روز روشن کرد رونق / خرد را داد نور دل فروزی
زمینرا شاخ گل آراسته اورنگ / سمن را بوی داد و لاله را رنگ
جهانرا ابدع و جانرا بدیعست / زبان رحمتش فضل رفیعست
زبان سوسنش زان شکر گویست / که از لطفش همه رنگ و بوییست
زجودش قامت رعنای بادام / قبای فستقی پوشیده مادام
بصنع از حقه یاقوت احمر / برون آورد هزاران عقد گوهر
خرد را دیده روشناست یعنی / از الهامش برد راهی بمعنی
تر الفاظ را بی معانی / زجودش مستفاد در یکانی
دو عالم پیش حشمتش اهل بینش / دو حرف از کتاب آفرینش
اگر صاحبدلی از کوه تا کاه / بگوش جان شنو الملک لله

فی نعت النبی علیه الصلوة و السلام

درودی گران از ما دمادم / نثار روضهٔ پر نور خاتم
خرامان سرو بستان رسالت / که مه از نور او دارد خجالت
نبی اورا که تا دی سپهرست / یکی از نی تو انش جبریلست
زجودش بهشتی در ناف نافه / زخوبیش مستعار اوستاد نامه

۱۵۸/۲

۱

زلو به اهستوی شه بوسر او — از نعتوی کز لباسنی دد بر او

عز بن عالمش جوه کیمیا کن — عنا دعو کبش جون توتیا کن

بر نصرت به بوغ بیم او ده — که بای خصم دون بجینی او به

اگر خصمش کفتر بوگوف بیا بد — بر سم جاکران درصن بیابد

بر برآرد ز کوهسن کو بلنگست — برون آرد ز آتش کو نهنگست

کو بیا عمر او یا دل نه یا دت — نیا دت ز املک هسا او دارادت

خروش رعد و عزم بروبادش — مرصع تاج کی بو فرق بادش

بلاد السلطنه باد امقامش — مشرف خطبه دولت بنامش

عدو با بر دل از وی فضل غم باد — سنانان او کلید فتح هم باد

فلک را سیر بر وفق مرادش

ملک را سعی دولت چون عمادش

تمت بحمد الله وعونه وتوفیقه

والصلوة والسلام علی نبیه

وآله وسلم تسلیما کثیرا

م

۱۵۸
۲

انجام

کتاب صحبت نامه

بنام خدایی که توفیق ازوست / دل زنده را نور تحقیق ازوست
خدایی که شاهان با تخت و تاج / بجوی درش کنند از سر احتیاج
حکیمی که در تعیین سخن / برون آرد از درج لعل دهن
قدیمی توانا که جان و جهان / ازو تازه دارند نام و نشان
گل عقل تو باغ باغ اوست / مبر نام آن دل که نه داغ اوست
شناسای سر سویدای مور / شکسته ازو دست بالای زور
بدان آرزو علم او ره برد / که در خاطر تشنه بگذرد
شکر داد بی داد و گوهر بیم / دلی را بشادی دلی را بغم
روان در بدن شوق ازو یافته / زبان در دهن ذوق ازو یافته
عنان سخن زو بدست زبان / جهان بدن زو بفرمان جان
نگارنده نقش گوناگون / برآرنده لاله و گل ز چوب
شانه کشای سر جهان / کزو باغ را یافت آب روان
در ادراک او عقل جان باخته / سفوزش تحقیق نشناخته
در اوصاف او فهم خود ناشناس / نیارد گشودن زبان سپاس
بنا کرده مبدع کائنات / زبان جماد و بیان نبات
بتسبیح او غنچه بگشوده لب / عنادل همه اندر نغوم لب
ز شکر نعمت مکن صبح و شام / که برورد ... تا کرام عام
زبانی سزاوار حمدش کجاست / ثناگوی ذات خدا هم خداست
نسیم سحر مشک پیمای اوست / گل خوش نظر مجلس آرای اوست
کند ناف آهوی چین جای مشک / گل تر برون آرد از خار خشک

۱۵۸/۳
آ

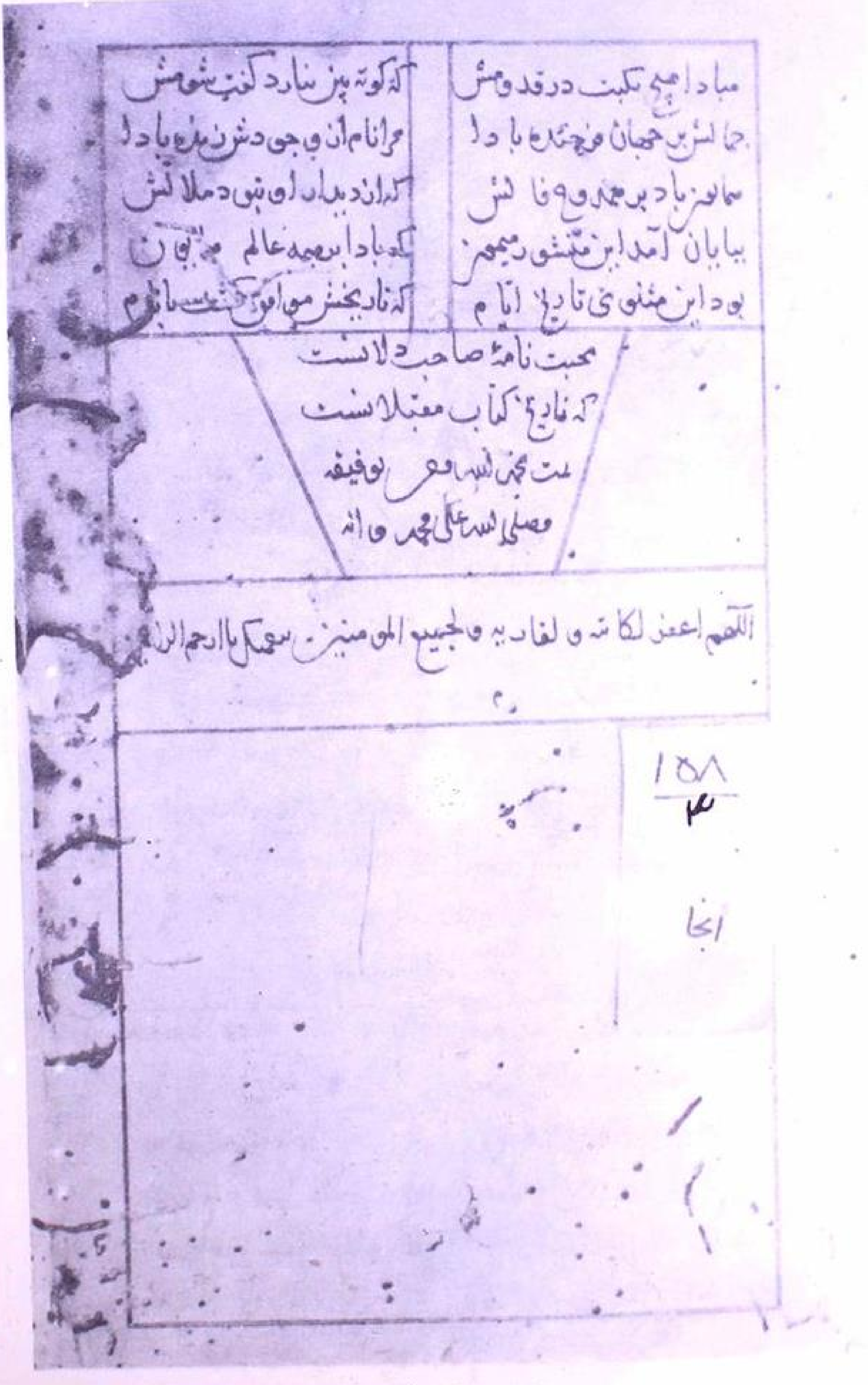

مبادا هیچ نکبت در قدومش
که کوته بین نیارد گفت شومش
جمالش بین جهان فرخنده بادا
مرا نام آن بهی دختر نهاده بادا
همایون باد بر عمری وفالش
که از دیدار او بی دملالش
بپایان آمد این مثنوی میمون
که بادا بر همه عالم میمون
بود این مثنوی تاریخ ایام
که تا یخش مرا من گفت نام

محبت نامهٔ صاحب دلانست
که تاریخ کتاب مقبلانست
تمت بحمد الله و حسن توفیقه
و صلی الله علی محمد و آله

اللهم اغفر لکاتبه و لقاریه و لجمیع المؤمنین برحمتک یا ارحم الراحمین

م

۱۵۸
۴

انجا

آغاز شماره ۱۳۲

نام شاهم کاسمان خورشید ملکش نام کرد	در میان جهان و ذوق و عیش و جسم ایام کرد
تا گردم بفدای سر کویت خود را	روز و شب گرد سر کوی تو سرگردانم
تا دل نرود بدیگری بر سر دل	بنشسته دلم بر آنکه می دارم
بارها گفته ام آخر که شکار تو منم	چون توی دوست [illegible] نگرفتی حکم
از ناست کجاست چون موی تنم	گویی که برون آور و این موی از تاست
هرچند ترا جامه ما پوشیدن	چیست دو لطف کن این عیب بپوش

چون تو مسعودی و ثابت قدم در دولت یار
همت آنست که محمود بود آخر کار

تم الکتاب بعون الملک الوهاب

فقط

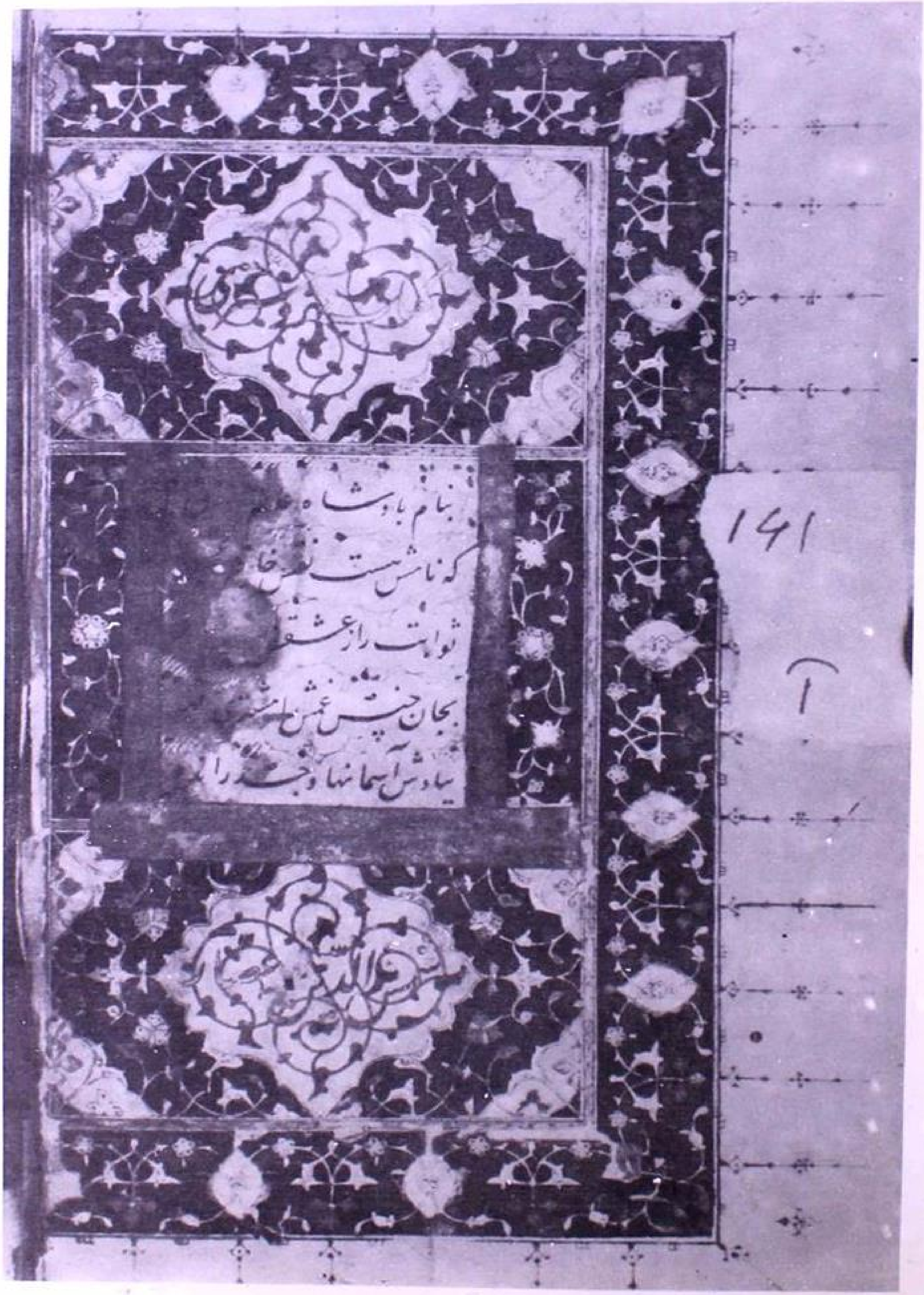

آغاز شماره ۱۴۳

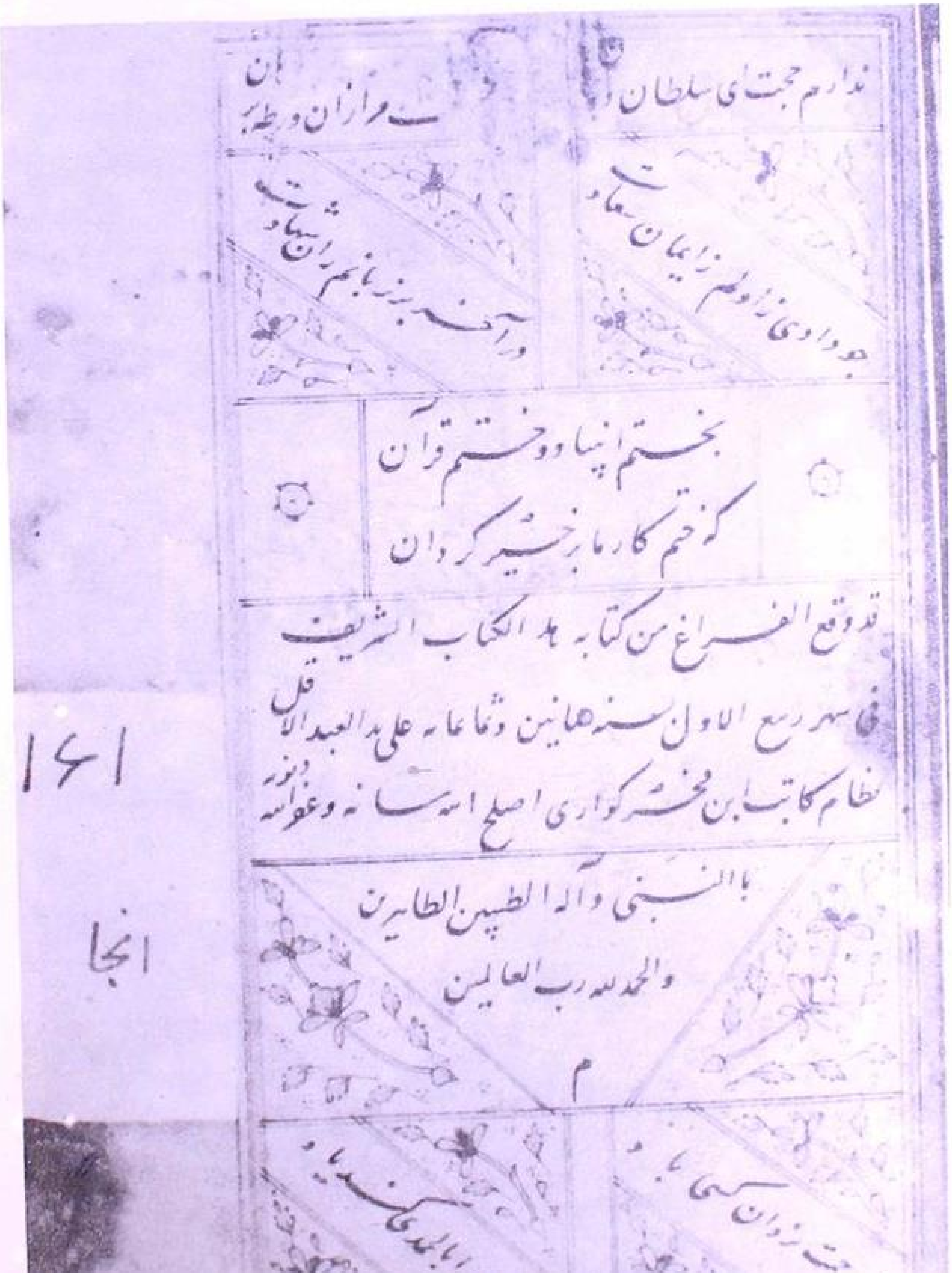

ندارم حجت ای سلطان

بختم انبیا و ختم قرآن
که ختم کار ما بر خیر گردان

قد وقع الفراغ من کتابة هذا الکتاب الشریف
فی شهر ربیع الاول سنه ثمانین و ثمانمایه علی ید العبد الاقل
نظام کاتب ابن بخشی کواری اصلح الله شانه و غفر ذنوبه
بالنبی و آله الطیبین الطاهرین
والحمد لله رب العالمین

۱۶۱
انجا

انجام شماره ۱۴۳

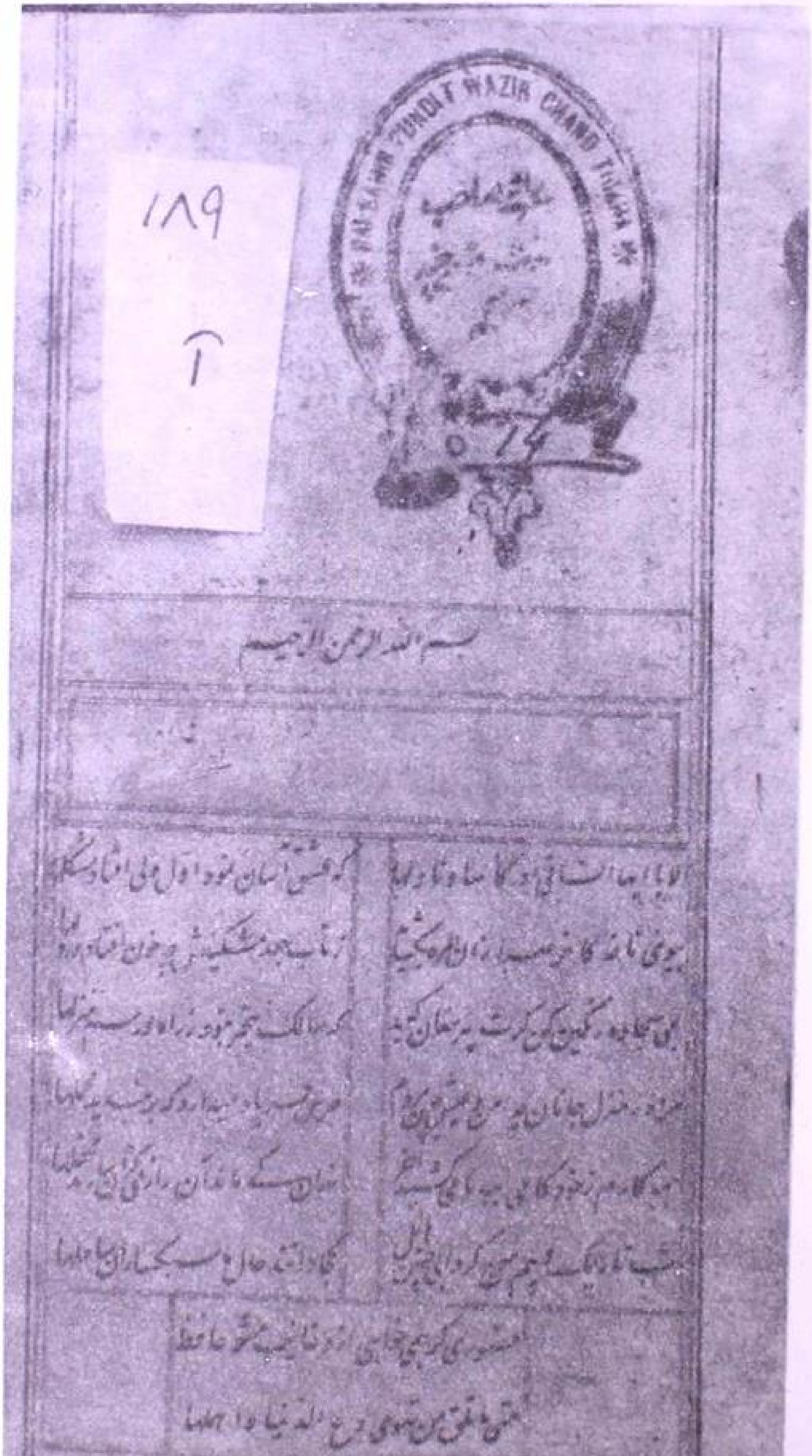

PANDIT WAZIR CHAND TIKHA

189

آ

بسم الله الرحمن الرحیم

الا یا ایها الساقی ادر کأسا وناولها | که عشق آسان نمود اول ولی افتاد مشکلها
ببوی نافه‌ای کاخر صبا زان طره بگشاید | ز تاب جعد مشکینش چه خون افتاد در دلها
به می سجاده رنگین کن گرت پیر مغان گوید | که سالک بیخبر نبود ز راه و رسم منزلها
مرا در منزل جانان چه امن عیش چون هر دم | جرس فریاد میدارد که بربندید محملها
همه کارم ز خودکامی به بدنامی کشید آخر | نهان کی ماند آن رازی کزو سازند محفلها
شب تاریک و بیم موج و گردابی چنین هایل | کجا دانند حال ما سبکباران ساحلها

حضوری گر همی خواهی ازو غایب مشو حافظ
متی ما تلق من تهوی دع الدنیا واهملها

آغاز شماره ۱۴۳

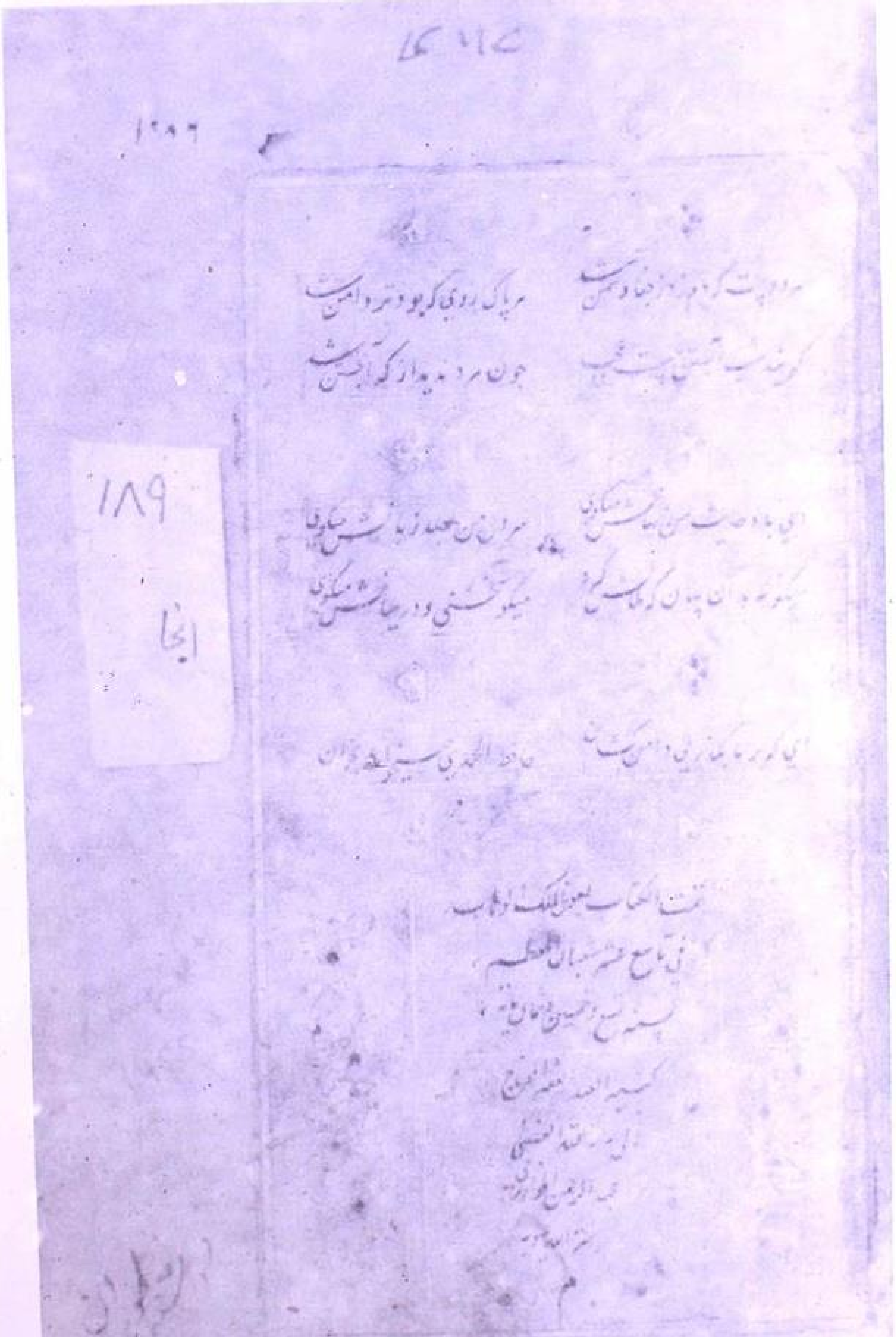

انجام شماره ۱۴۴

سرورق شماره ۱۴۷

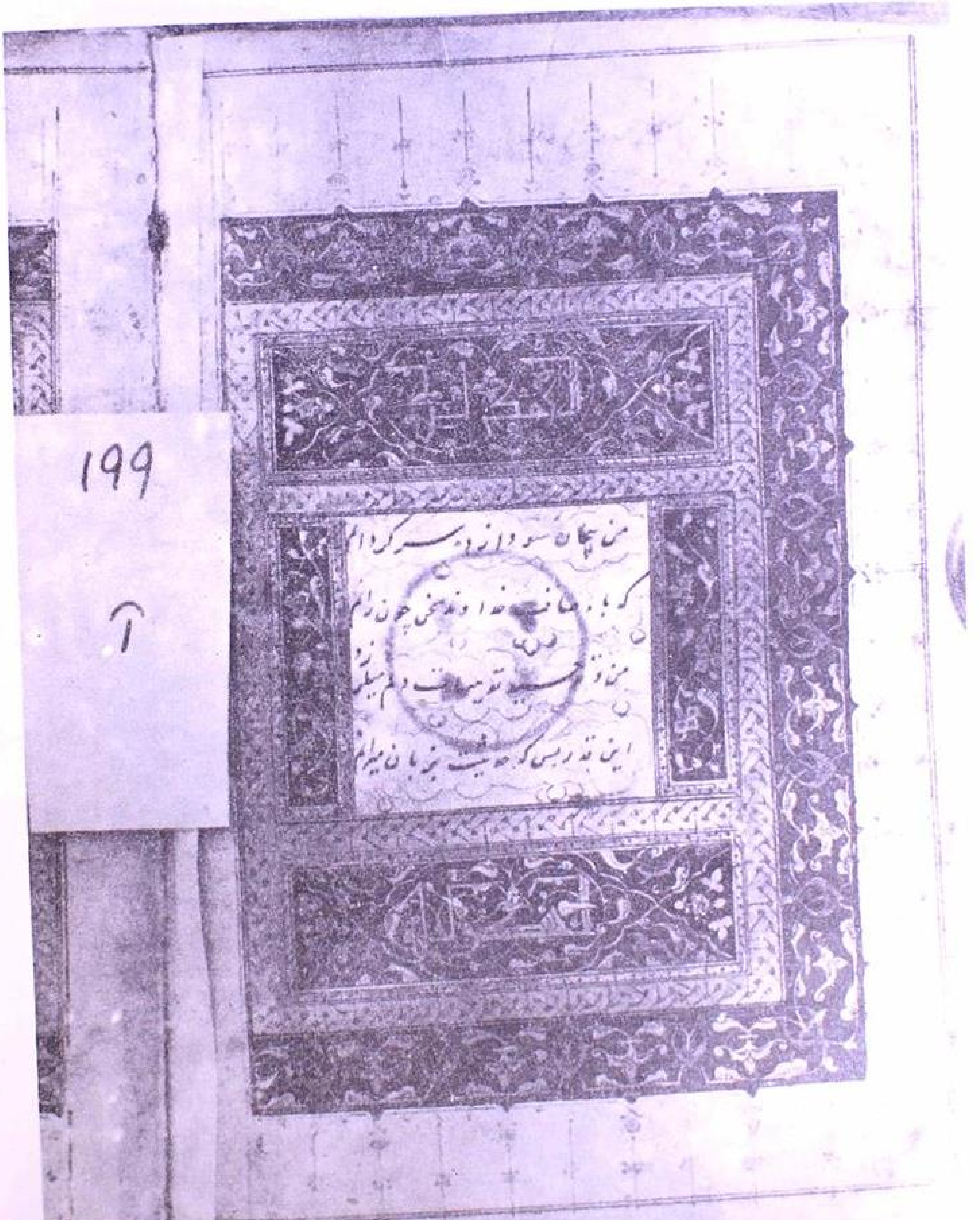

آغاز شماره ۱۴۷

بسم الله الرحمن الرحیم

ای گل آدم بسر پنجه تخمیر ساخته
خاک ره را کیمیای مهر تو زر ساخته

حکمت از بهر فتیل ماهی عقل تو بس
آب را در جنب خورشید جوهر ساخته

ساقی فیضت گرو خود خاک آدم را ازان
یک کف گل را بهر ازان جام و ساغر ساخته

بر هوای باده مهر تو چرخ ششبیشه
گشته رقاص و قدح از کاسه سر ساخته

بهر دفع آنچه اندیشه از فردوس فتح
قدرت این قصر زمرد را برابر ساخته

عدل تو نادیده دست ابر در دامان کوه
مجمری بر کوه و اجرا آتش مجمر ساخته

تا سبیل انتقام خود کند از کوه ابر
گردن این برکشیده دستان از زبر ساخته

وحدت در بحر کثرت کشتی اندیشه را
موج حیرت بادبان لنگر ساخته

نور لطفت تا تجلی کرده بر سطح وجود
خشم این کرده کوره کوثر ساخته

باز حسنت بر گل طرفی افشان الحمد خلیل
بلبلان را آنک چون خون کبوتر ساخته

عطر سوز آتش نهال سدره را از شوق شوق
دست غلطت چوب این کرده مجمر ساخته

۱۷۰
آ

آغاز شماره ۱۴۹

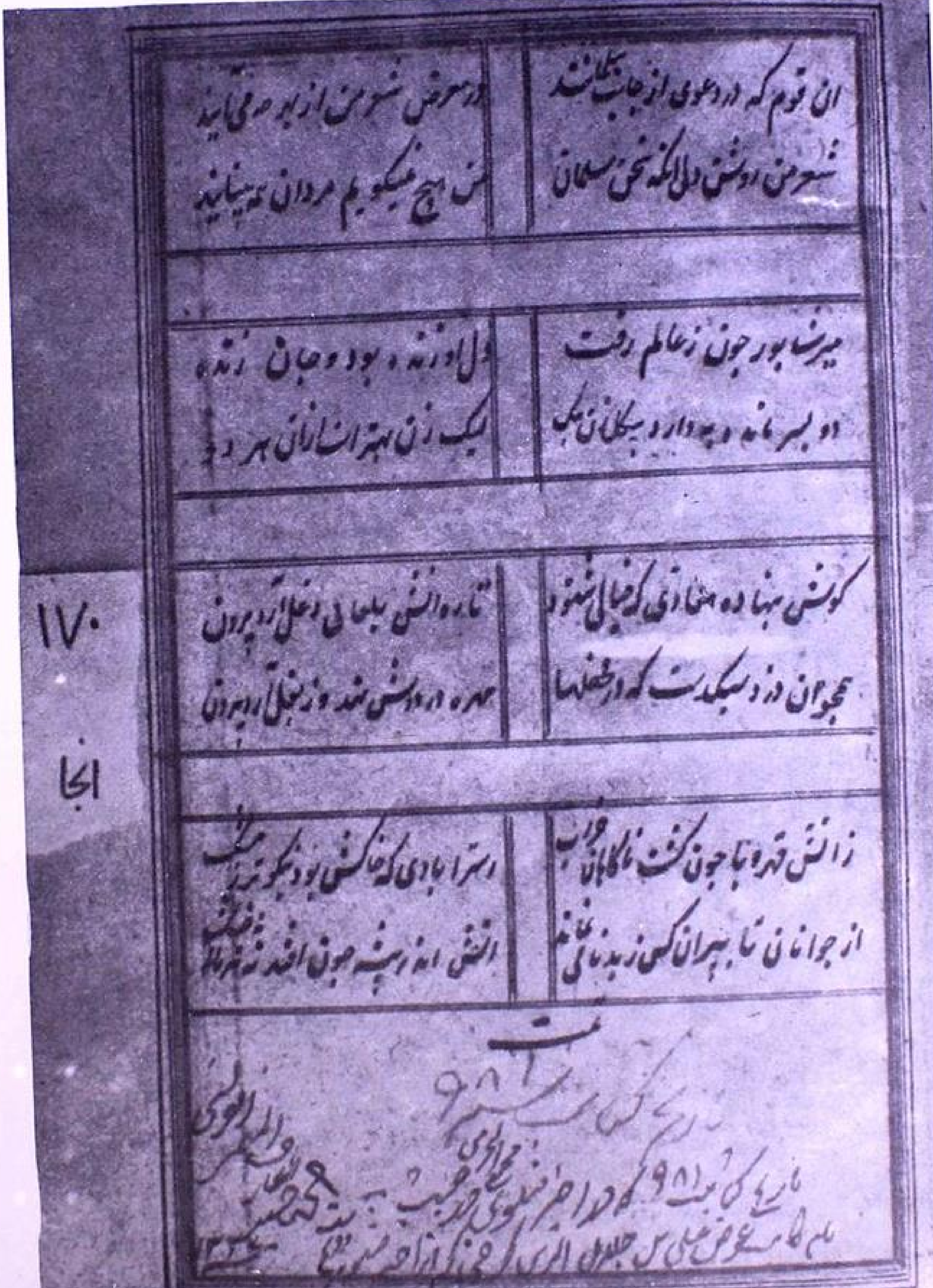

۱۷۰

انجا

این قوم که در دعوی از جانب بیگانند | در معرض شعر من از بهر صفی آیند
شعر من روشن ولی انکه نحن مسلمان | من هیچ نمیگویم مردان نه بیگانید

میر شابور چون ز عالم رفت | ولی او زنده بود و جان زنده
دو پسر ماند و چه دارد و بیگلی نیک | لیک زن بهتر از انسان هر دو

کوشش بنهاده هفتادی که خیالی شنود | تا دو اشکی بلعانی و خیال آرد بیرون
همچوان در دست کد که از خطها | بهره در دوشش شد و خیال او بیرون

ز آتش قهر و بلا چون گشت ناگاهان خراب | رهبرا بادی که خاکش بود
از جوانان تا پیران کسی زیبد ناگهان | آتشش

تمت

انجام شماره ۱۴۹

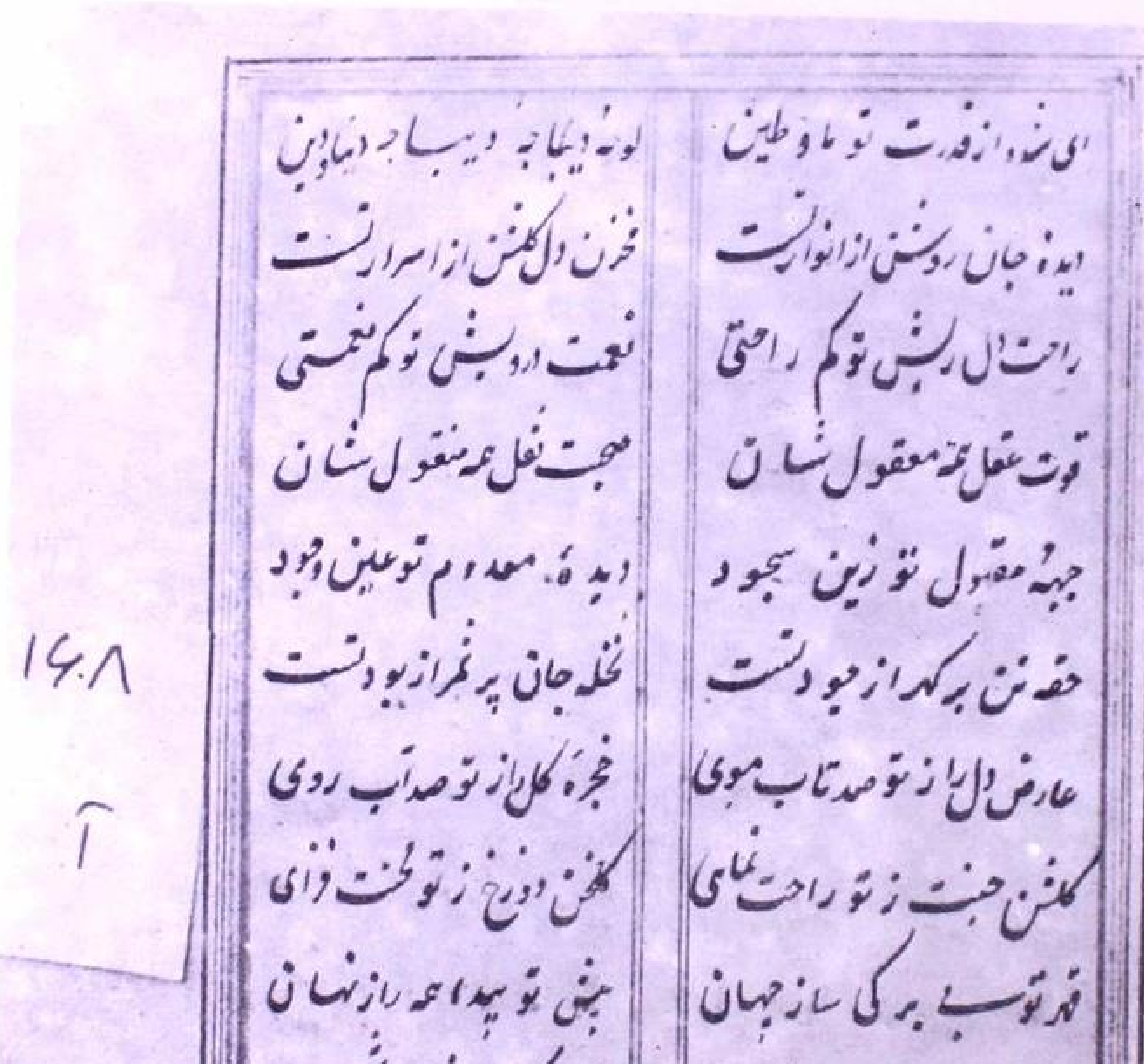
۱۶۰۸
آ

ای شده از قدرت تو ماء و طین — لوح دیباچه دیباجه دیباه دین
دیده جان روشن از انوار تست — مخزن دل گلشن از اسرار تست
راحت دل رخش تو کم راحتی — نعمت درویش تو کم نعمتی
قوت عقل همه معقول شان — صحبت نقل همه منقول شان
جبهه معقول تو زین سجود — دیده معدوم تو عین وجود
حقه تن پر گهر از جود تست — نخله جان پر ثمر از بود تست
عارض دل را ز تو صد تاب موی — غنچه گل را ز تو صد آب روی
گلشن جنت ز تو راحت نمای — گلخن دوزخ ز تو لخت فزای
قهر تو بی برگی ساز جهان — بخشش تو پیدا همه راز نهان
ره رو راحت دل هر بار هست — بنده حکمت شده هر جا بهست
بانی معموره این چار در — کاتب معموره نه کارگر
قابل اکرام تو مسجود جاه — کافر انعام تو مردود راه
یکسره مجبور تو چار رحجب — در خور دلخور ده تو چاره اجر
منزل عشاق تو عیوق عشق — عاشق مشتاق تو معشوق عشق

آغاز شماره ۱۵۰

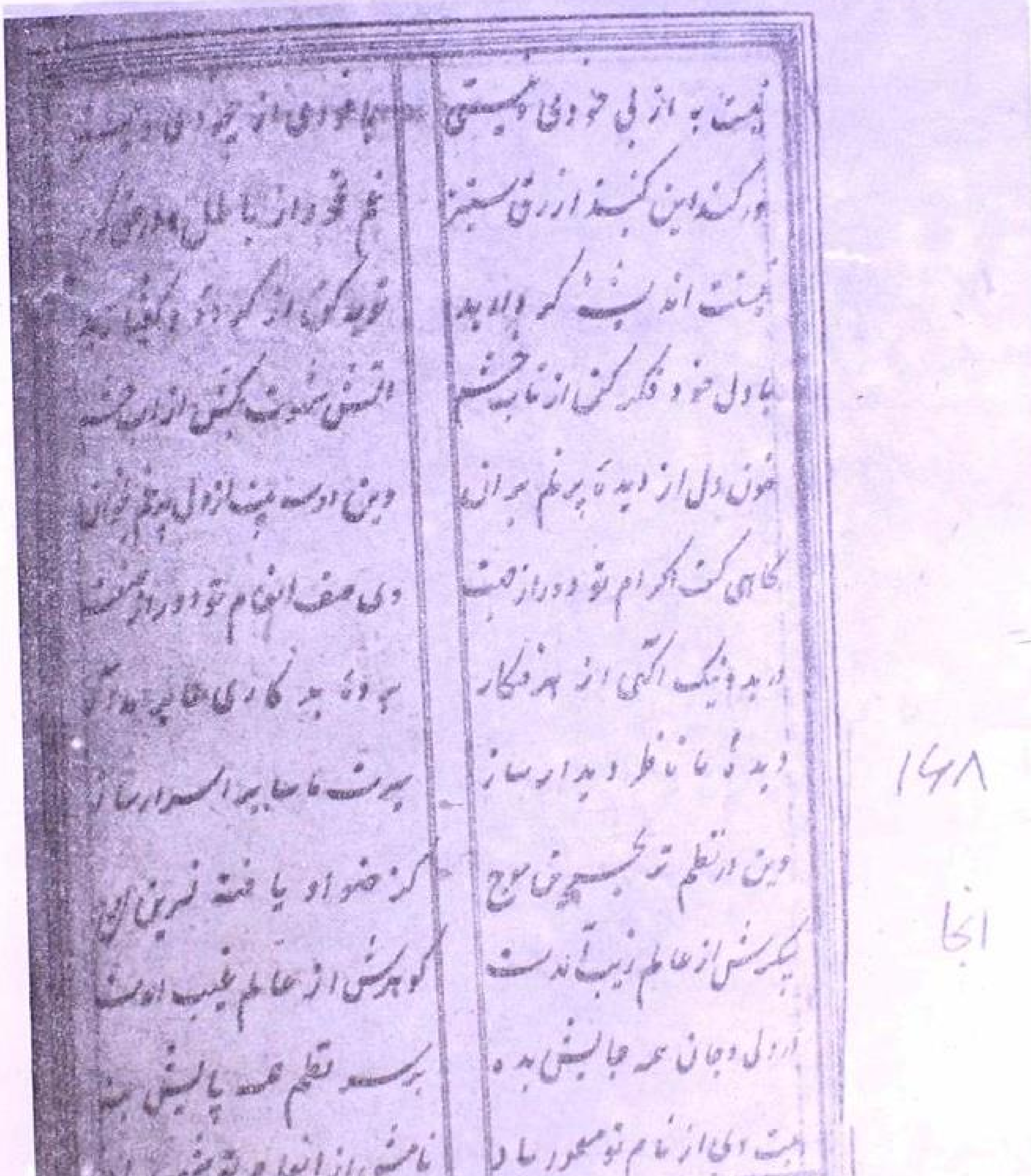

۱۶۸

انجا

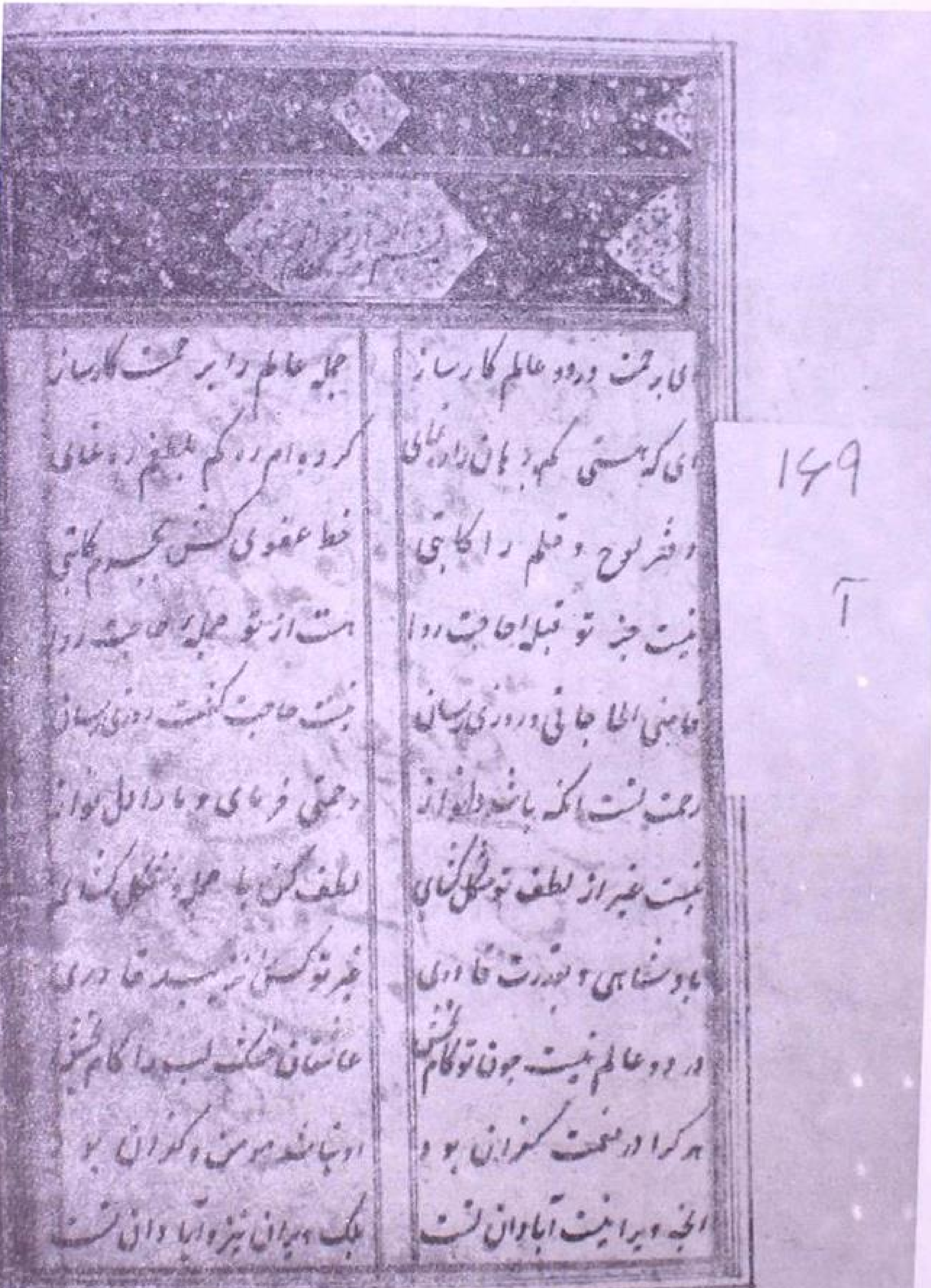

ای برحمت در دو عالم کارساز | جمله عالم را برحمت کارساز
ای که هستی [illegible] | گرده ام ره گم بلطفم ره نمای
دفتر لوح و قلم را کاتبی | خط عفوی کش بجرم کاتبی
نیست جز تو قبلهٔ حاجت روا | هست از تو جمله را حاجت روا
قاضی الحاجاتی و روزی رسانی | نیست حاجت گفتنت روزی رسانی
رحمت تست آنکه باشد دلنواز | رحمتی فرمای و ما را دل نواز
نیست غیر از لطف تو مشکل گشای | لطف کن با ما و مشکل کن گشای
پادشاهی و بقدرت قادری | غیر تو کس نیست در قادری
در دو عالم نیست جز تو کام بخش | عاشقان خشک لب را کام بخش
هر کرا در صنعت گنزان بود | او نباشد هوس دیگران بود
آنچه ویرانیست آبادان تست | ملک ویران نیز و آبادان تست

آغاز شماره- ۱۵۱

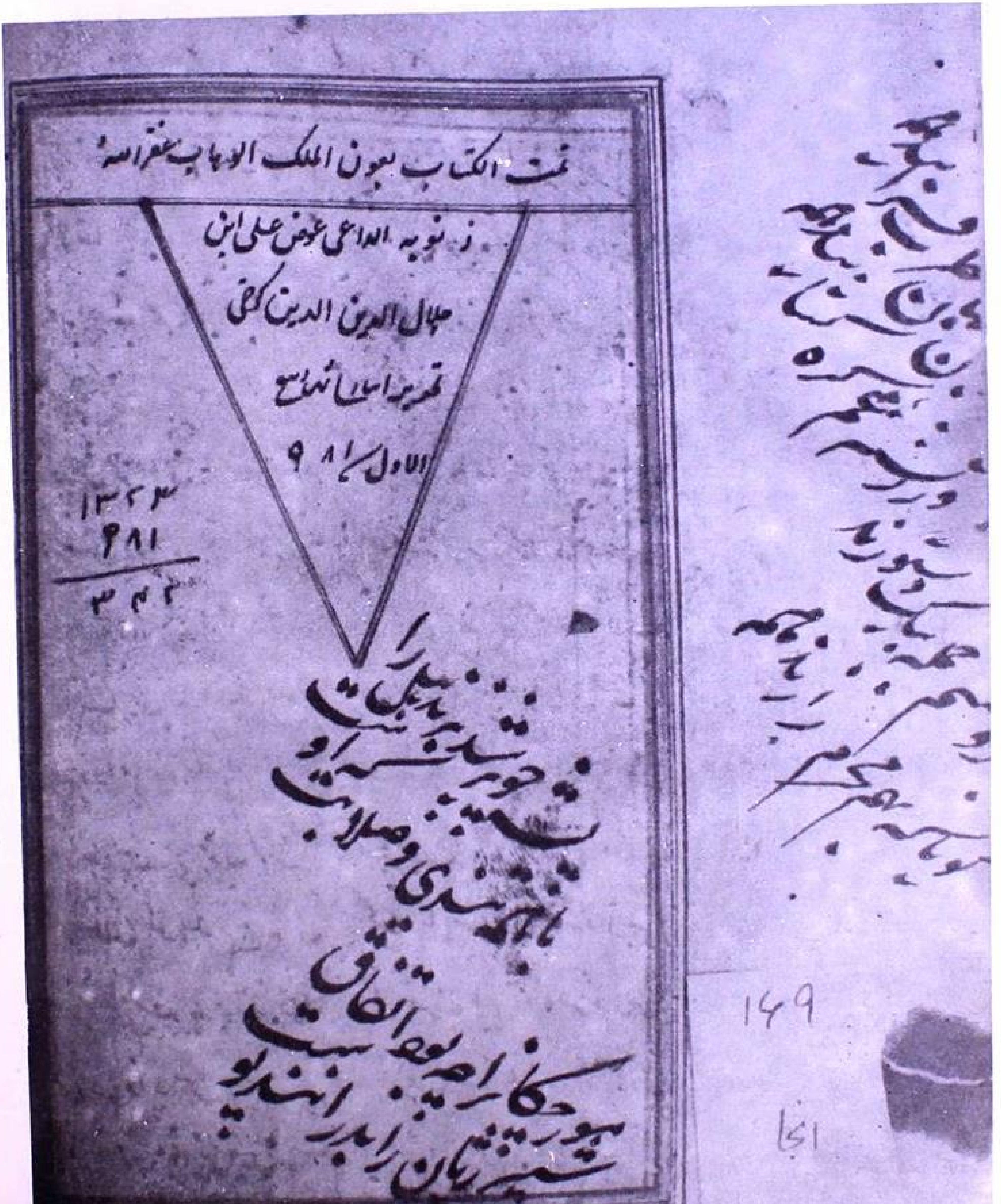

انجام شماره ۱۵۱

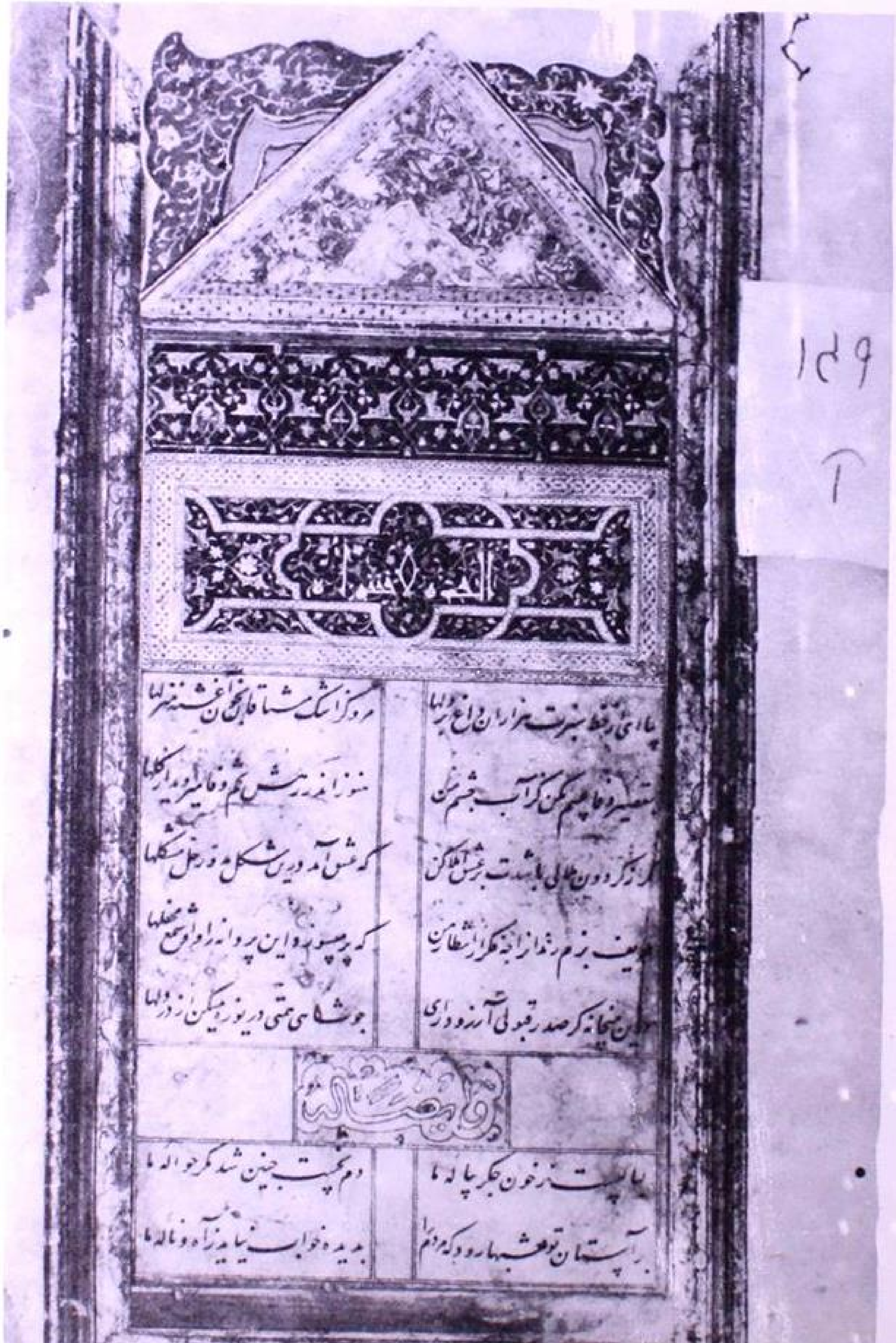

آغاز شماره ۱۵۲

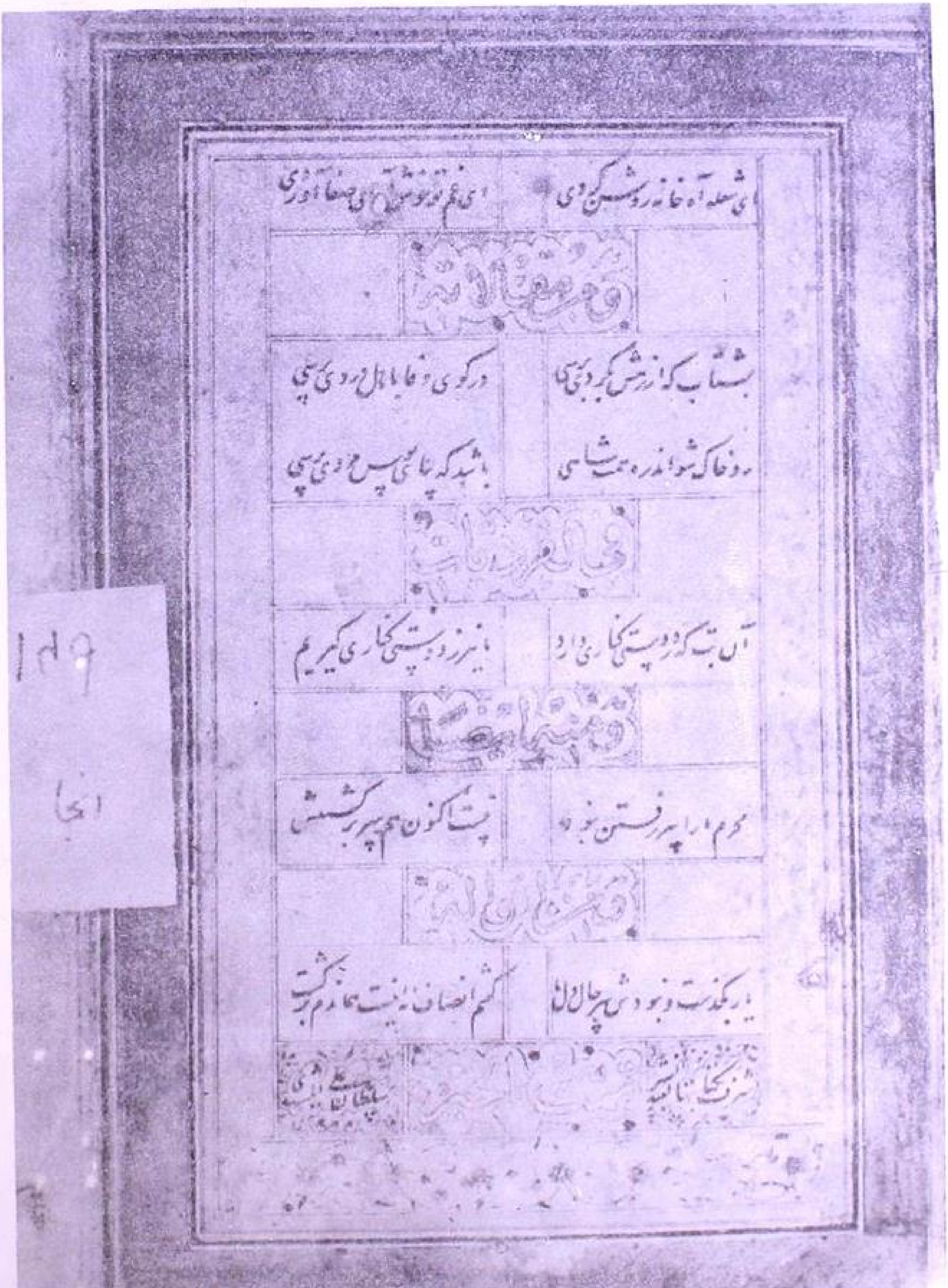

انجام شماره ۱۵۲

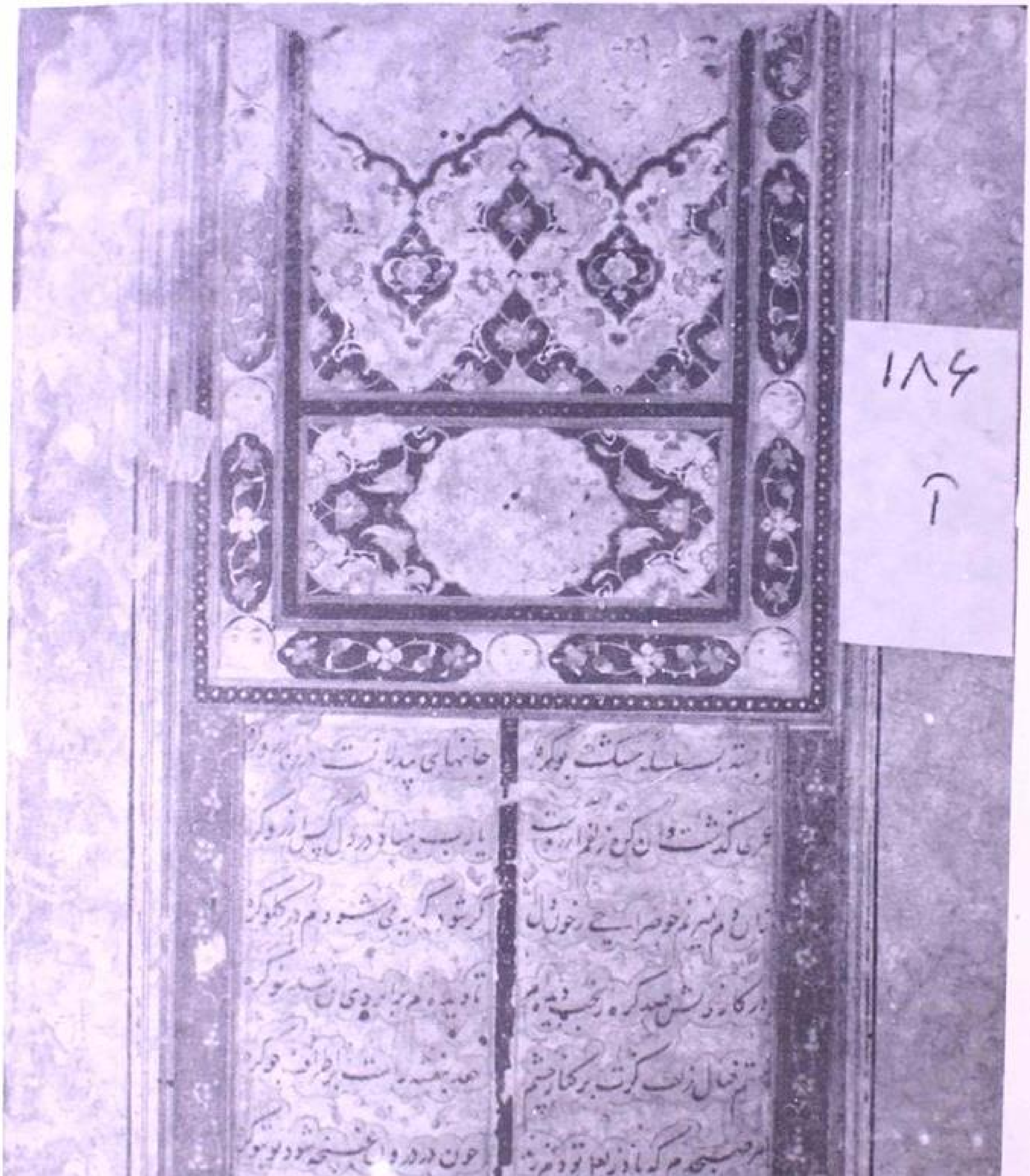

آغاز شماره ۱۵۳

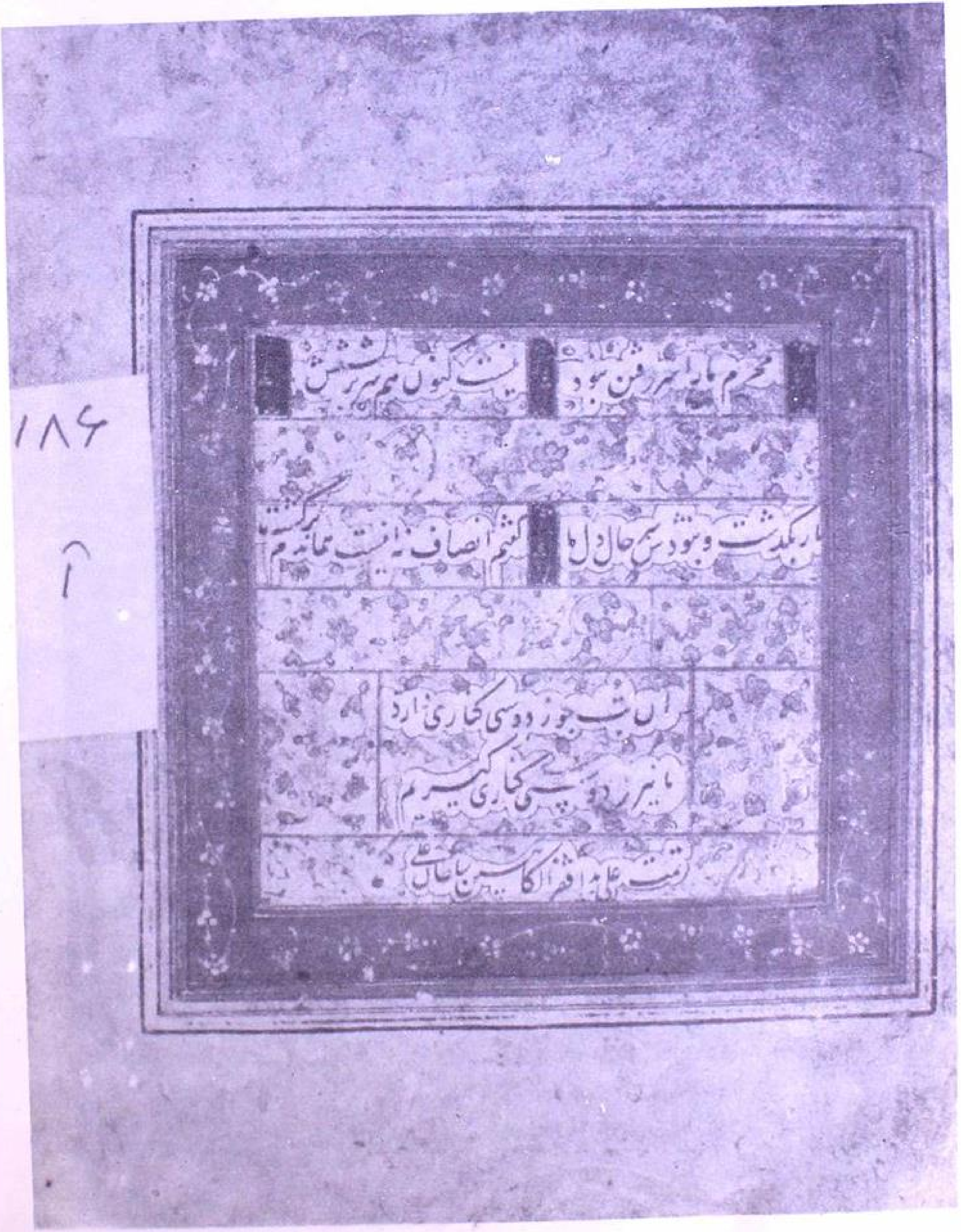

انجام شماره ۱۵۳

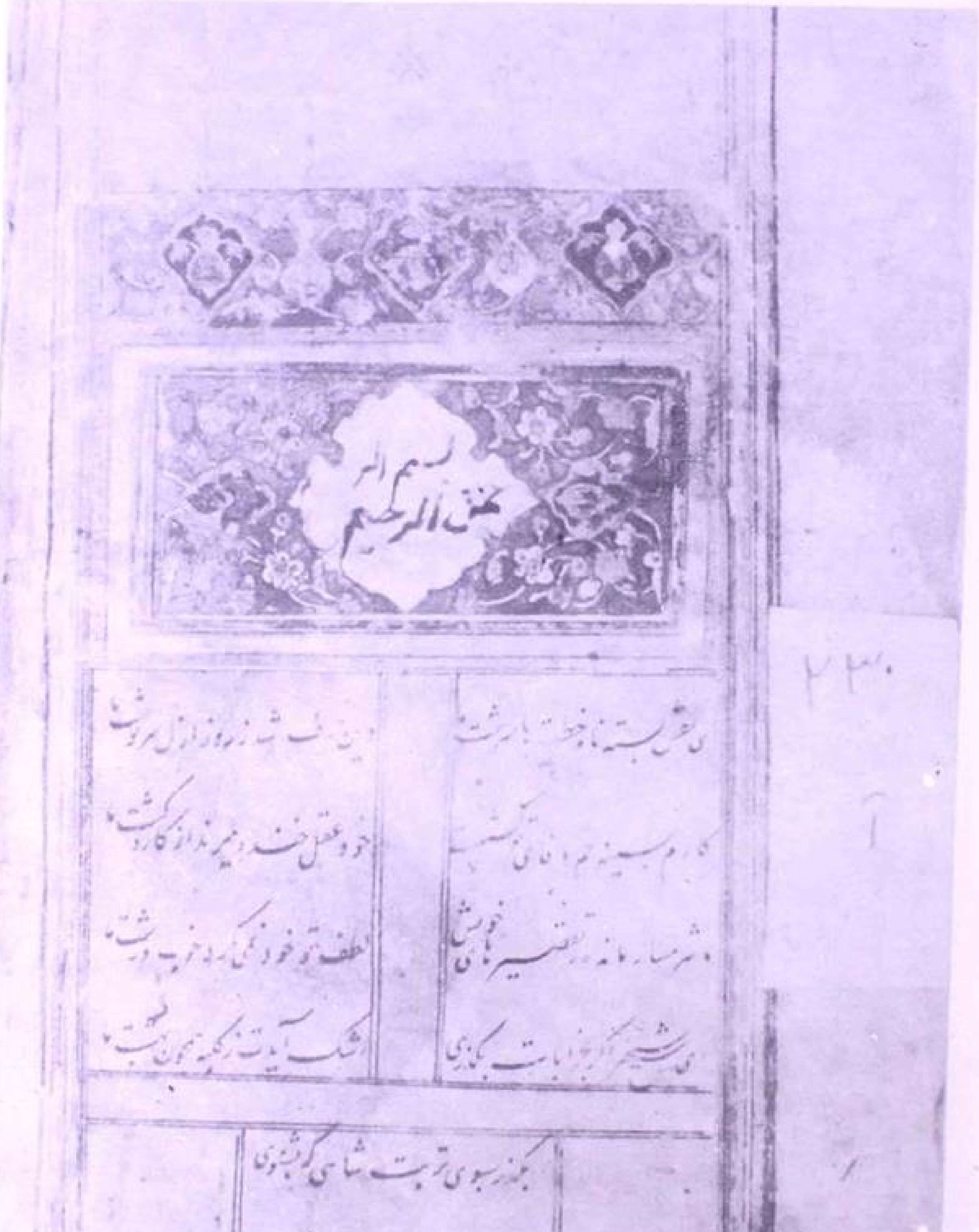

آغاز شماره ۱۵۴

فی شهور سنه ۹۶۹

انجام شماره ۱۵۴

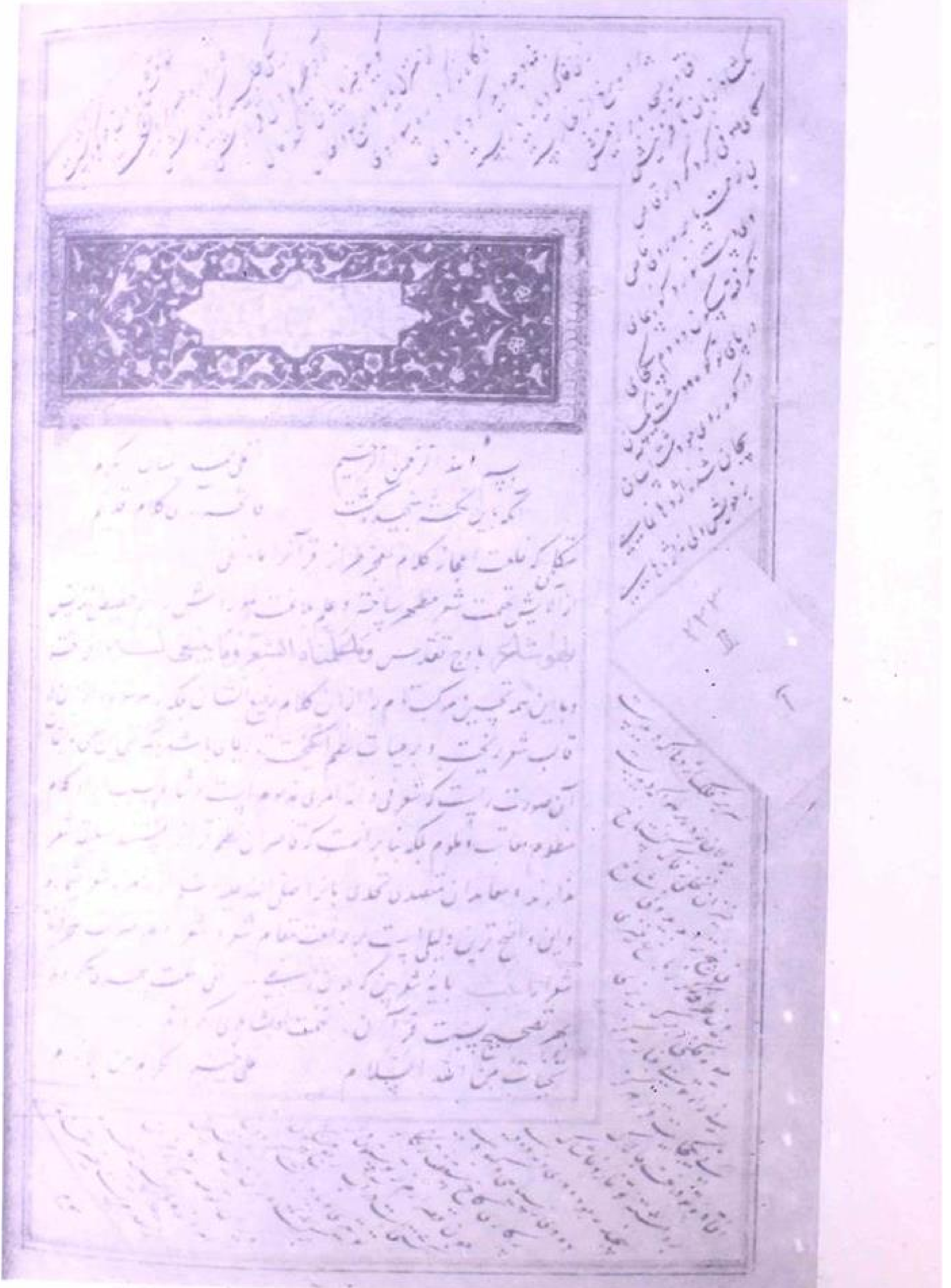

بسم الله الرحمن الرحیم

آغاز شماره- ۱۵۷

[illegible]

جو در پهلو بجنید رو دبادو	شو و تایب ز تاج تو پیاده

محمد

وی مر نمک خامه بهر نامت مجروح شد از دو حرف آن روح سفار زدن برای و بهانه	بر صفحه نامه شد رقم گوشش مدهوش شد ز دو حرف آن بیهش بعد از همه شد بره فراموشش

بهمن

بر دل از رنج طمع بار منه	طلب بی طمعی آخر به
هر که گر دیپند بعارت سوق سخن	ترک ... شرع را آیات ترجمه کن

ابوطاهر

آمد ان سپه دوران بیرون ما گریستان	شدم ام بوطاهر سوی ...

سراج

سمن بر انجمن بین کی همه سمن	بر روزگار تو دارد نشان ز پستی من

[illegible]

در زلف تو از هدایت سوی جیب گشتی نیست	آری طرف رایت گرفتن ز جیب بی‌ایست
ای آمده سوی ... دیر بدیر دیدم رخ خوب او ... دو روز	و ز سنگدل بخوش ... گشته دلیر چون همه ... میان ...

میر علی

[illegible]

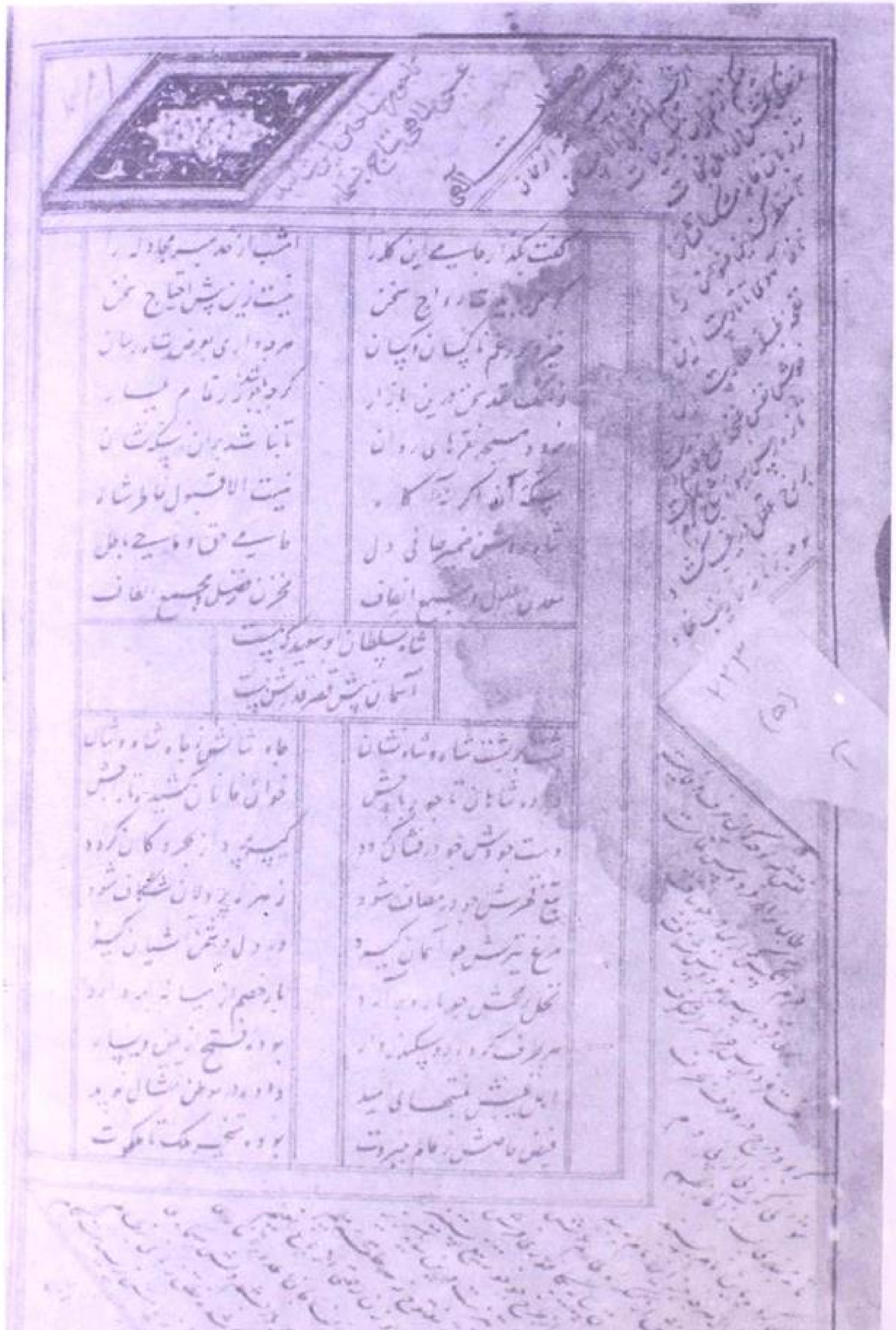
شاه سلطان ابوسعید که هست
آسمان پیش قصر قدرش پست

آغاز شماره ۱۶۰

جرمی که رخت با حرم فنا کشد | بهتر ز طاعتی که به عجب و ریا کشد
هردم ز بزم عیش تنم را ... | بازم کمند گیسوی چنگ از قفا کشد
کو جام صاف و دامن معشوق ساده ... | آزا که دل به صحبت اهل صفا کشد
بر سنگ امتحان نشود هم عیار زر | هر مس که سر به تربیت کیمیا کشد
زین گونه کز قضا و قدر آتش کشم | در حیرتم که کار من آخر کجا کشد
بر حرف هیچکس منه انگشت اعتراض | آن نیست کلک صنع که خط خطا کشد
جامی ز خوان ... چو بخیلان کمات ... | آزاده بار منت دونان چرا کشد
طبع مردم سوی خوبان جفاکیش کشد | خاطر من به بتان ستم اندیش کشد
سر کرا سرکشی و شوخی و بدخویی پیش | خون گرفته دل من جانب وی بیش کشد
می‌کشم تحفه جان پیش بتان پیشکشی | گر تغافل به همه تیغ جفا پیش کشد
محرم خلوت وصلند همه محتشمان | محنت هجر همین عاشق درویش کشد
مرهمی بخش ز پیکان جگر ریش مرا | تا کی از دست طبیبان الم نیش کشد
زخم پیکان تو به بود از دل من رنج فراق | ای خوش آن ریش که آزردگی از نیش کشد
جامی از آتش دل نعل ... رخش تو تافت | تا ز سر داغ و ... رنج ... کشد
گر نه یار از زلف بر تیغ ... پای خود کشد | جمله دلها را به دام آرزوی خود کشد
من ز سر کوی ترا شنیدم دمی سرگشتگی | گر سو از من غم چو گان ... گوی خود کشد
خاک کویش تا شد از رحمت ... | بعد قتلم ... خون بین گرد کوی خود کشد

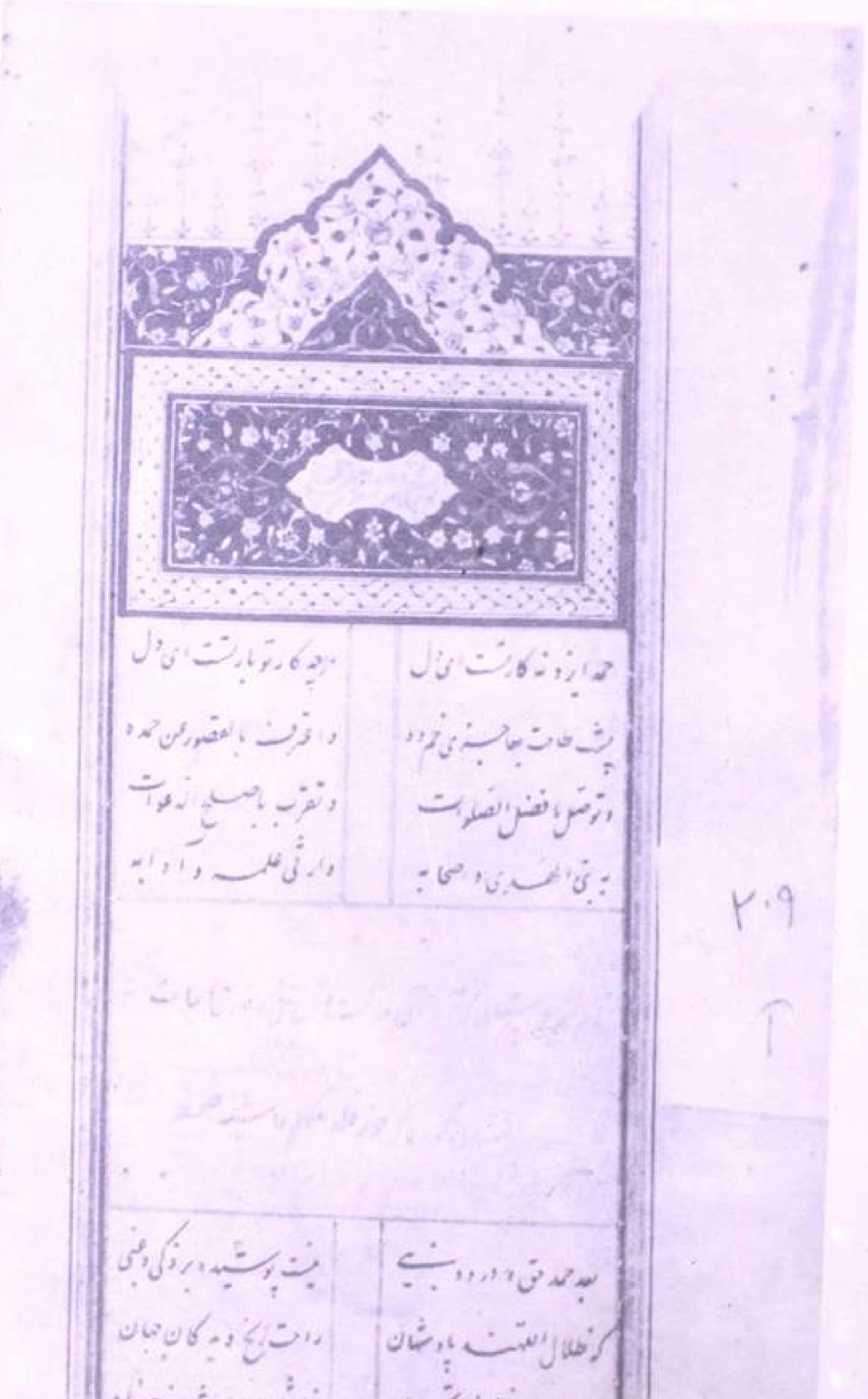

حمد از تو نه کار تست ای دل
ور چه کار تو بار تست ای دل
پس خلاف تجاسر بی جرم و
و اعتراف بالقصور عن حمده
و توسل بافضل الصلوات
و تقرب باجل التحیات
به نبی الهادی و صحابه
و آل تقی علمه و ادبه

بعد حمد حق درود نبی
نعت پوشیده در زرکی و عجمی
کز ظلال العنایه پادشاهان
راحت ربع مسکون جهان
سایه بان ساخته ز چتر سیاه
ز آفتاب حوادث اند پناه
چتر شان مختصر به پیش نظر
ظلش از نور مه شامل تر

آغاز شماره ۱۷۲

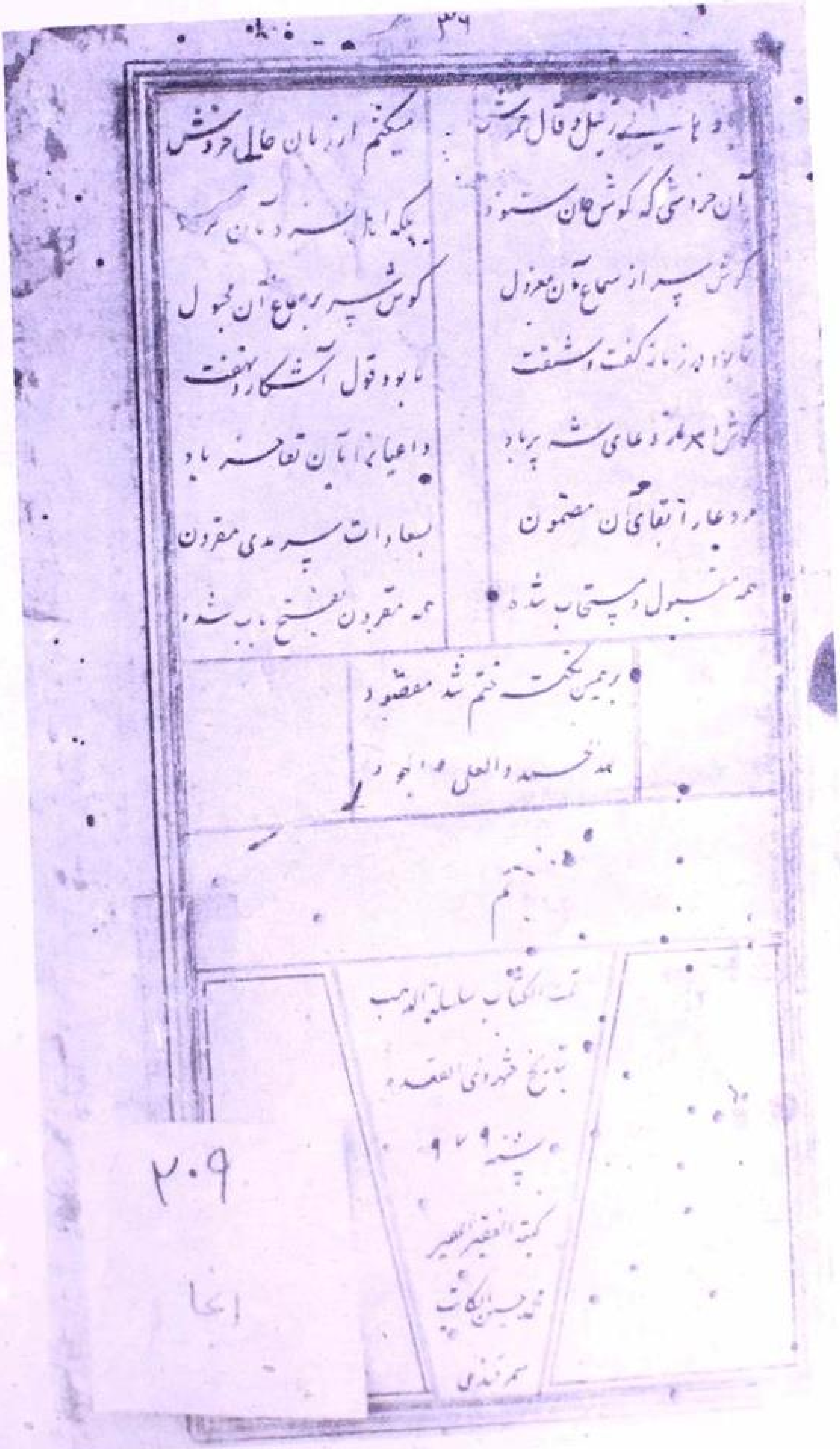

[illegible] قال خموشش | میکنم از زبان حالی خموشش
آن خروشی که گوش جان شنود | [illegible]
گوش پیر از سماع آن معزول | گوش شیر از سماع آن مجهول
تا بود در زمانه گفت و شنفت | تا بود قول آشکار و نهفت
گوش [illegible] دعای شه پرباد | [illegible] باد
[illegible] آن مضمون | بسعادات سرمدی مقرون
همه مقبول و مستجاب شده | همه مقرون بفتح باب شده

بر همین نکته ختم شد مقصود
[illegible]

تم

تمت الکتاب [illegible]
بتاریخ شهر ذی القعده
سنه ۹۲۹
کتبه الفقیر الحقیر
[illegible] الکاتب
سمرقندی

۲۰۹

انجام شماره ۱۷۲

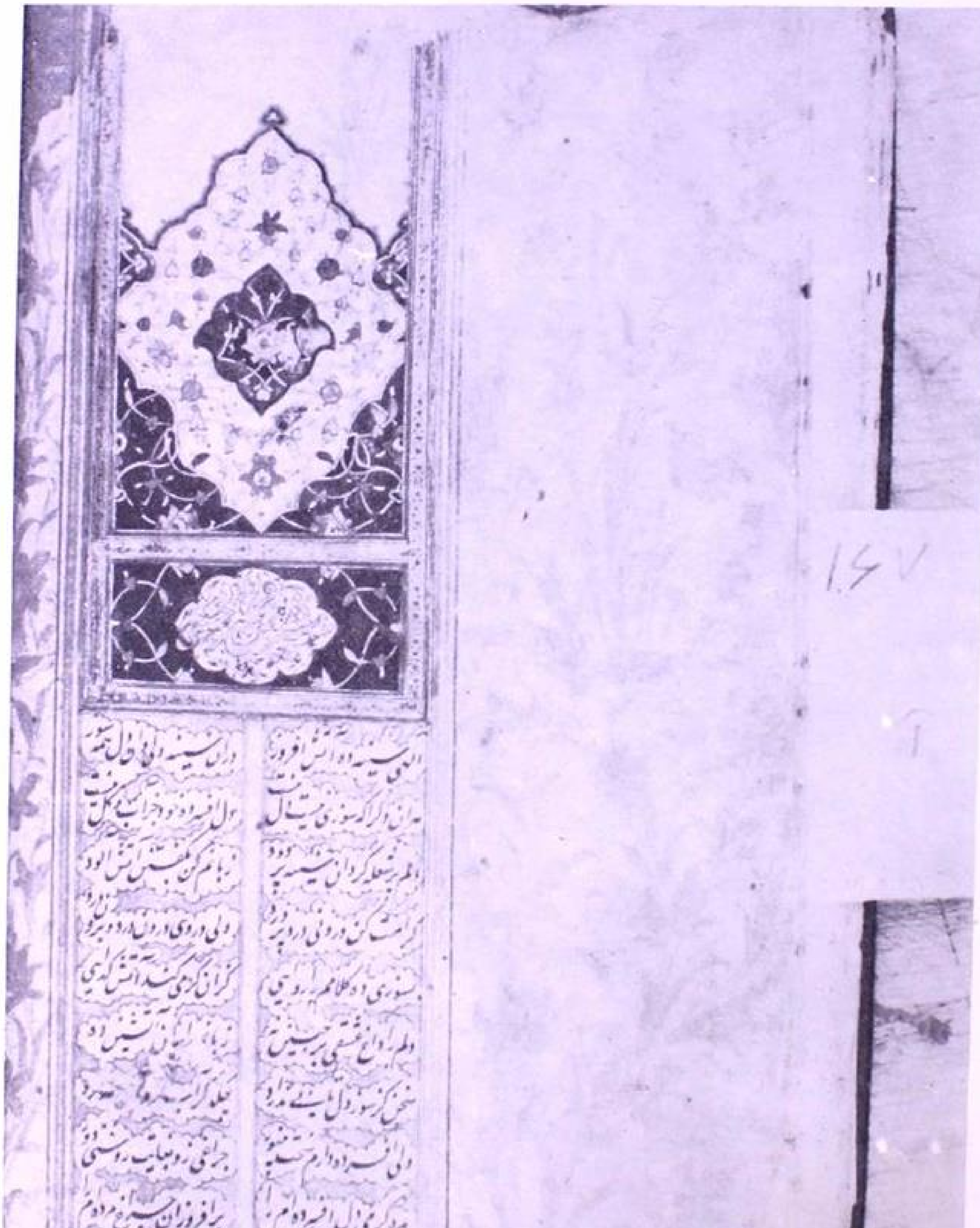

آغاز شماره ۱۸۳

بگفت از صبر باید چاره سازی / بگفتا صبر کو در عشقبازی

بگفت از عشقبازی چیست مقصود / بگفتا رستگی از بود و نابود

بگفتش می‌توان با دوست پیوست / بگفت آری اگر از خود توان رست

بگفتش وصل به یا هجر از دوست / بگفتا آنچه میل خاطر اوست

ز هر رشته که شیرین عقده بگشاد / یکی گوهر بر آن آویخت فرهاد

١٦٧

نشد چون بی‌عنان جنبان نازی / گران کوته بود دست نیازی

چو حسن و عشق در جولانگه ناز / عنان دادند لختی در تک و تاز

نگهبانان ز هر سو در رسیدند / دو مرغ هم‌نوا دم در کشیدند

انجا

حکایت ماند بر لب نیم گفته / شکسته شب و در نیم سفته

سخن را پرده نو باز کردند / ز پرده نغمهٔ نو ساز کردند

اگر چه ظاهرا صورت دگر بود / ولی پنهان نوای بیشتر بود

نوای عشقبازان خوش نواییست / که هر آهنگ او را ره بجاییست

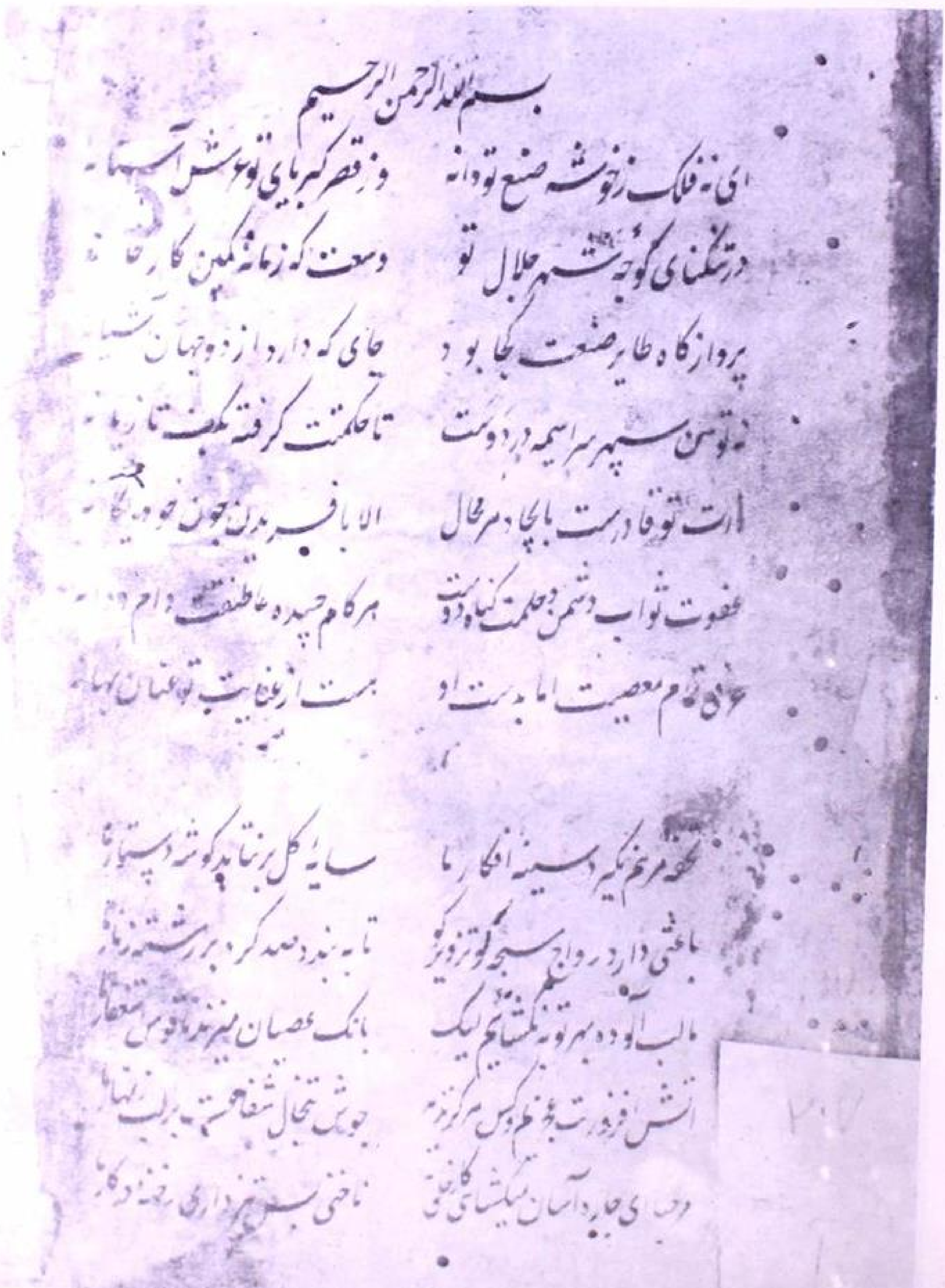
بسم الله الرحمن الرحیم

ای نه فلک ز خوشه صنع تو دانه — وز قصر کبریای تو عرش آستانه
در تنگنای گوشهٔ شهر جلال تو — وسعت که زمانه نگین کارخانه
پروازگاه طایر صنعت کجا بود — جایی که دارد از دو جهان آشیانه
تا توسن سپهر سراسیمه در دویست — تا حاکمت گرفته کمند تازیانه
ارث تو قادرست با چار مرحال — الا با فریدن چون خود یگانه
عفوت ثواب دشمن و حلمت گناه دوست — هر گام چیده عاطفت دام و دانه
عزم تو معصیت اما دست او — بست از عنایت تو عصیان بهانه

نحوه مرهم نکیه در سینه افگار ما — سایهٔ گل برنتابد گوشهٔ دستار ما
تا عشق دارد رواج سبحه گو ترزونز — تا به بند و عقد گره بر رشتهٔ زنار ما
مالب آلوده بهر توبه نگشاییم لیک — بانگ عصیان میزند ناقوس استغفار ما
آتش غیرت نه ظرف کس هرگز نزد — چون شد تخال شفاعت بر لب تنها ما
در حساب جای داستان مشتاقی گار — تا ختن بستر دارد رخنه دیوار ما

ای آنکه برت سفال و یاقوت یکیست — اعجاز مسیح و سحر هاروت یکیست
گر معرفت روح مجرد داری — زیب تن و آرایش تابوت یکیست

آزرده نیم که سرگران میگذری — بیگانه نگهت ز دشمنان میگذری
با دل بنگر چگونه آمیخته‌ئی — بنگر که چسان ز درون جان میگذری

عرفی تو کی ببینش همچاره شوی — کو دل که بسعی مست دلدار شوی
پروانه نمی‌شود مگس لیک بسوز — تا تهمتی شیوه پروانه شوی

تمت هذه النسخه الشریفه
فی شهر جمادی الاول سنه ۱۰۳۳

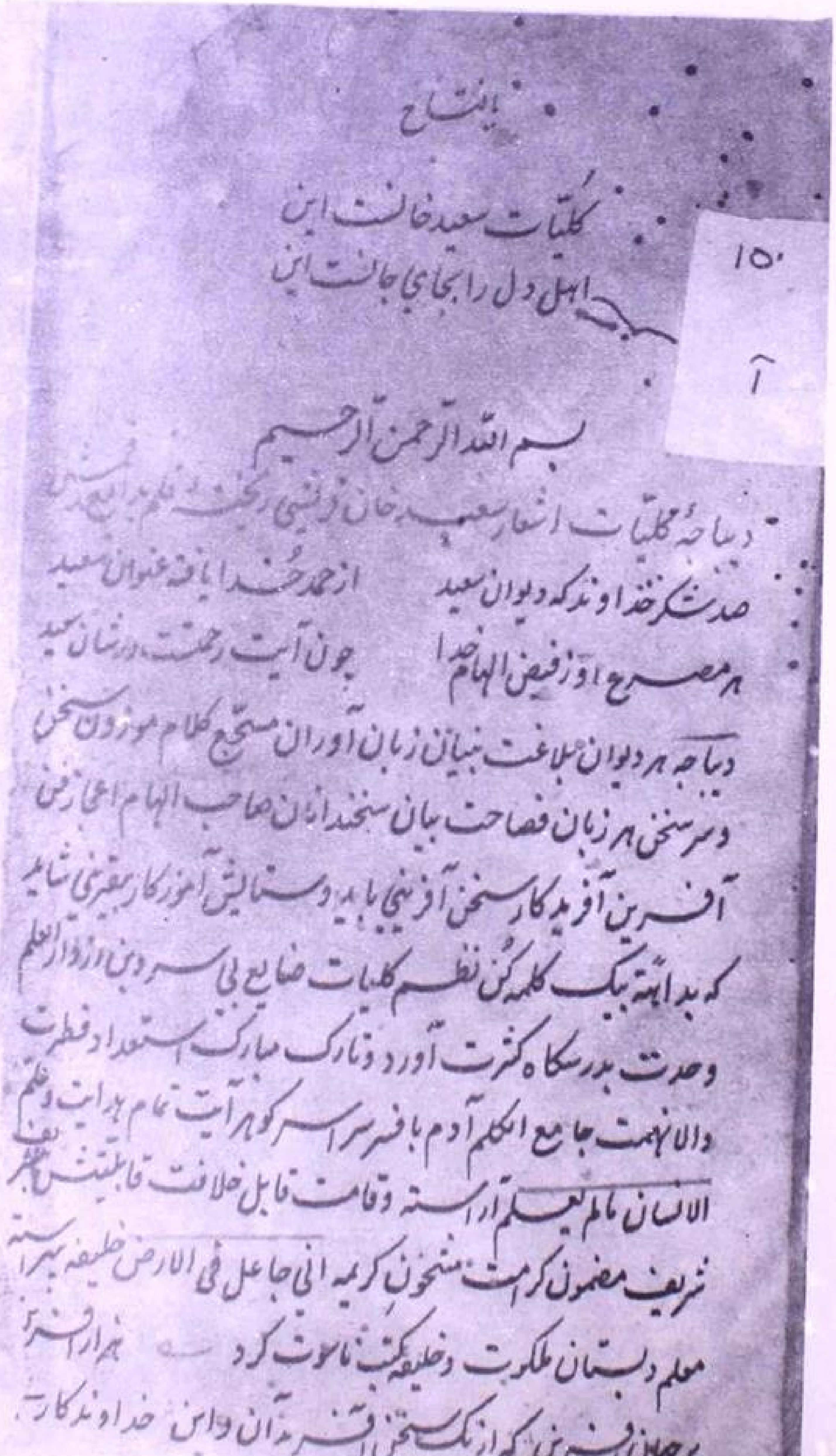
یا فتاح

کلیات سعید خان است این
اهل دل را بجای جان است این

۱۵۰
آ

بسم الله الرحمن الرحیم

دیباچه کلیات اشعار سعید خان قریشی

صد شکر خداوند که دیوان سعید — از حمد خدا یافته عنوان سعید
هر مصرع او ز فیض الهام خدا — چون آیت رحمت است در شان سعید

دیباچه هر دیوان بلاغت بنیان زبان آوران مسجع کلام موزون سخن
و سر سخن هر زبان فصاحت بیان سخندانان صاحب الهام اعجاز فن
آفرین آفریدگار سخن آفرینی باید و ستایش آموزگار بیقرینی شاید
که بدایةً بیک کلمه کن نظم کلیات صنایع بی سر و بن [illegible]
وحدت بدرسگاه کثرت آورد و تارک مبارک استعداد فطرت
والا نهمت جامع الکلم آدم با فسر سراسر گوهر آیت تمام هدایت و علم
الانسان ما لم یعلم آراسته و قامت قابل خلافت قابلیتش بتشریف
شریف مضمون کرامت مشحون کریمه انی جاعل فی الارض خلیفه بپیراسته
معلم دبستان ملکوت و خلیفه مکتب ناسوت کرد — هزار آفرین
بر جهان آفرینی که از یک سخن آفریده آن و این خداوند کار

آغاز شماره ۲۰۸

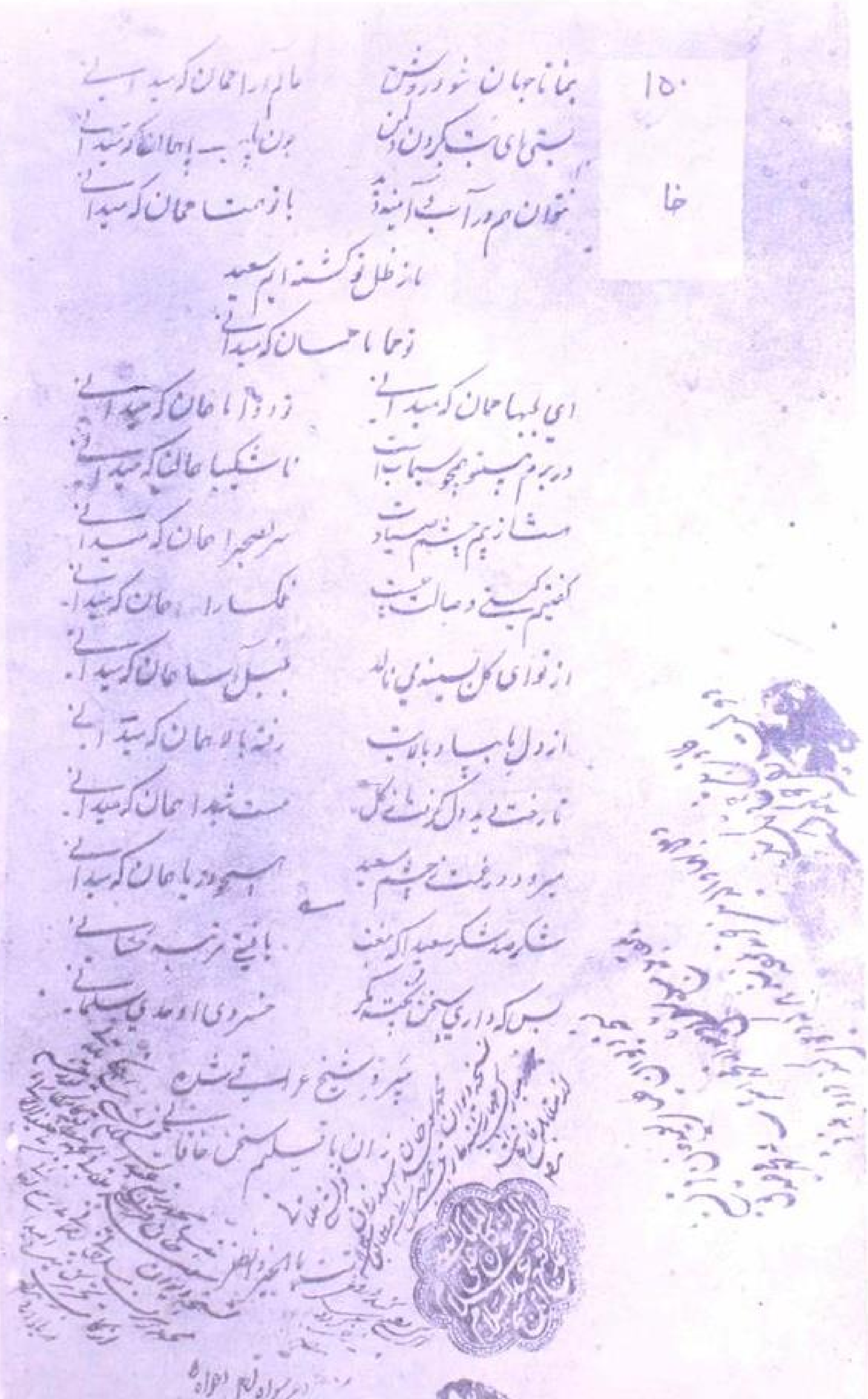

انجام شماره ۲۰۸

۱۷۳

انجا

دل افروزیست جام خاموشی | ما و عیش مدام خاموشی
ندرد پرده کسی هرگز | در مجالس مقام خاموشی
پستی نطق میشود معلوم | چون برآیی ببام خاموشی

قد فرغ من تسوید هذه الکتاب بتوفیق الله وحسن تأییده فی عشر الثانی
من آخر الجمعه من سنه ثلث وسبعین بعد الالف من الهجرة الشریفه المصطفویه
علیه وآله الف الف صلوة والف الف سلام وتحیه بخط
اقل الخلیقه محمد رضا

این کتاب خریده کرده سید فضل الدین برای پاسخی فرزند
ارجمند برخوردار سید مجد الدین اگر کسی ربوده کند
در شرح شریف
در دنیا باشند

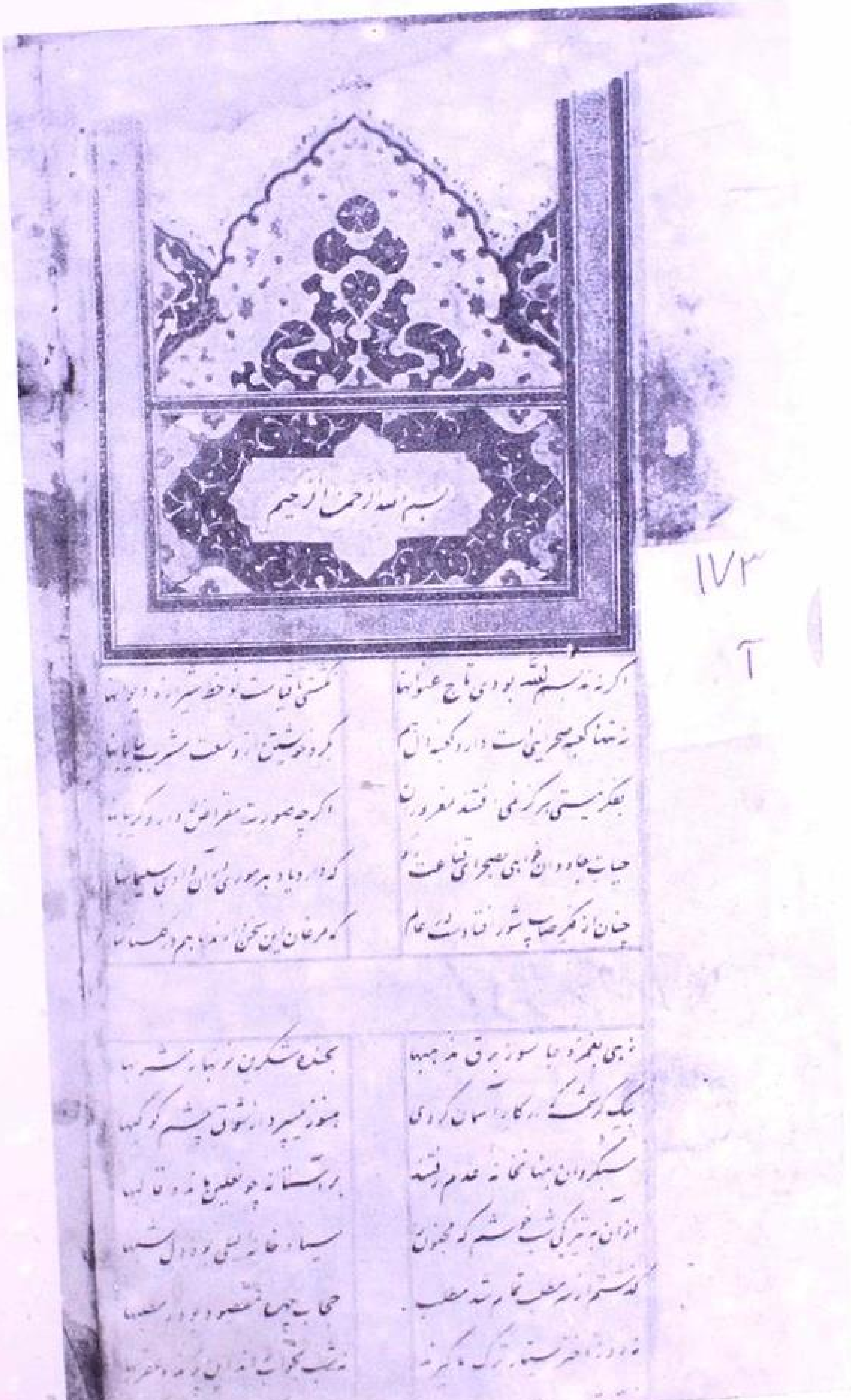

آغاز شماره ۲۰۹

آغاز شماره ۲۱۱

از ناله آتشین بگلزار جهان
چون غنچه لاله داغ شد مقدارم

درد و هر کسی که ارجمندی دارد
عیبش مکن ار چه خود پسندی دارد

از بس گردی فتاده اجزای زمین
هر کس بمقام خود بلندی دارد

از ننگ پس از وفات ای نخوت من
چون گرد فشاندت زمین از دامن

گیرم که شوی آب بر خاک روی
بیرون فکند زمین چو آبت از دهن

طالب گذر از دو جهان طلب کار شود
چون بگذرد از خویش همه یار شود

گر نقطه شوی دایره گردد مایل
آید بمحیط خط پرگار شود

شد بسکه دل آزاری مردم نیم
چون مهر کجود بخلق عالم کینم

پیری از قید خویشم آزاد کرد
عینک بنظر می نهم و خود بینم

تاریخ ۲۵ شهر ذوالحجه در بلده محمد میاد
حسب الفرموده مخلص نواز محبان
عبد الجبار بیگ معتقد درین
انشا رقم نمود سنه ۱۱

۱۳۳ آ

رب یسر بسم الله الرحمن الرحیم و تمم بالخیر

حمد و ثنا مر داوری را است که قرص خورشید منور گردانید و شکر و سپاس خدای را سزاست که گرده مه را
ضیا بخشیده فکر بدست آوردن گوهر معنی در دریای تحیر غوطه خورده سر از جیب بنیاد درده و اندیشه بهمدست
جوهر مقصود بکان کوه سر زده رنگ خون یاقوت نیافته زهره برقاصی مشتری در فلک در تماشا
و نظاره اش چشم براه چون ملک آسمان بچتر برداریش سایه افکن بر عالم و زمین بچین برداریش فرش
زیر قدم عطارد منشی گریش مستمند و بهرام بناشرش جان سپید عقل کل شاهد معرفتش ا
ملک ... خرد و دریای دانش را شخصی کریمی که از رشحات ابر نیسان کرم بحر را بر در گردانید و در حیطه

آغاز شماره ۲۱۹

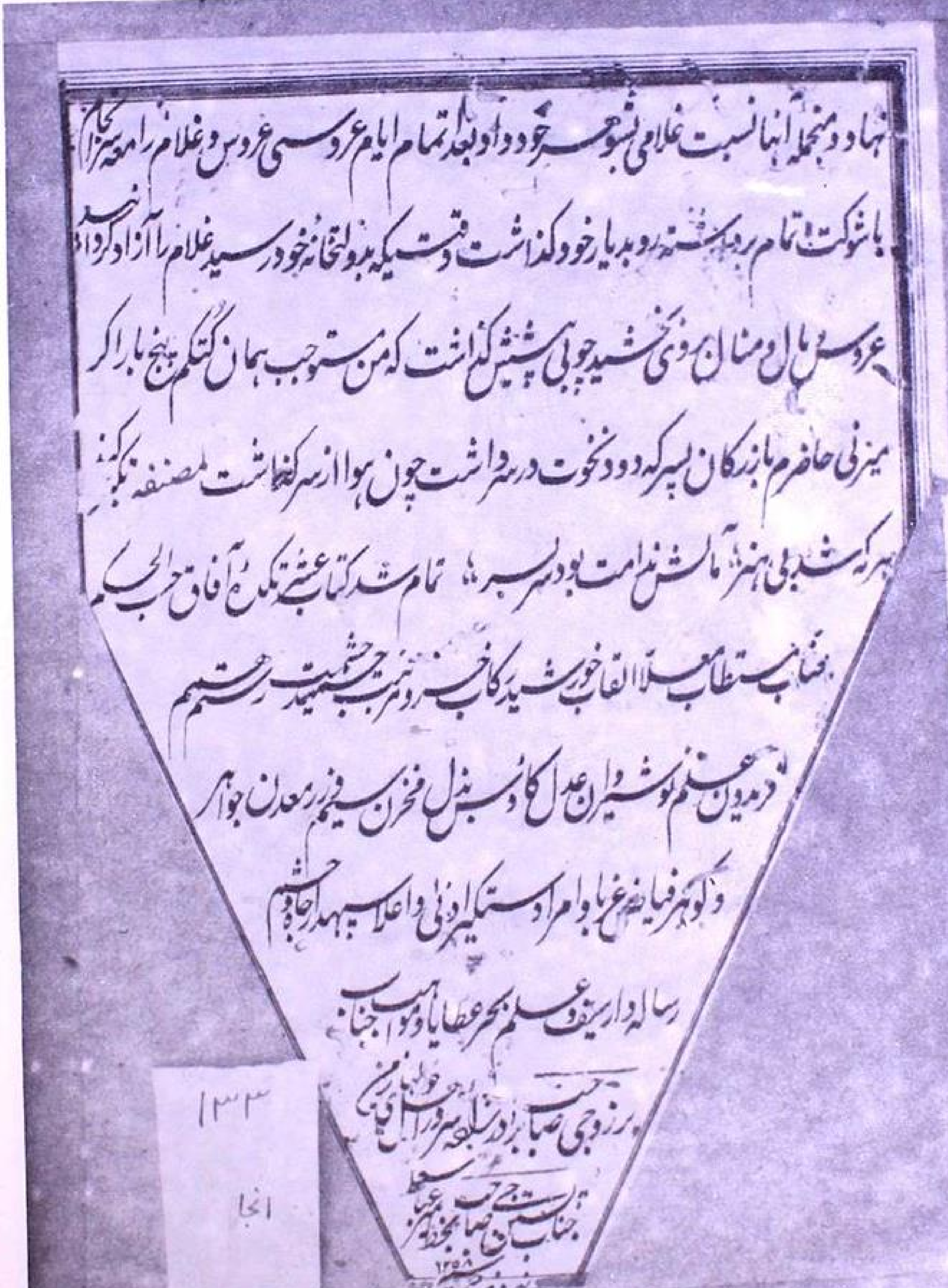
نهاد و منجمله آنها نسبت غلامی شوهر خود داد و بعد از تمام ایام عروسی عروس و غلام را معه سرانجام
باشوکت تمام [illegible] رو به یار خود گذاشت وقتیکه به دولتخانه خود رسید غلام را آزاد کرد و [illegible]
عروس مال و منال روی خورشید چوبی پیشش گذاشت که من مستوجب همان گفتگم پنج بار اگر
میزنی حاضرم بازرگان پسر که دود نخوت در سر داشت چون هوا از سر گذاشت لمصنفه نگو
هر که شد بی هنر آمالش ندامت بود در سر ۞ تمام شد کتاب عشق تکمه آفاق حسب الحکم
جناب مستطاب معلی القاب خورشید کلاه غضنفر رتبت جمشید حشمت رستم
در میدان علم نوشیروان عدل کاوس بذل مخزن فیض معدن جواهر
و گوهر فیاض غربا و امرا دستگیر ادنی و اعلا سپهبد جاه و حشم
رساله دار سیف و علم بحر عطایا و موهب جناب
[illegible] صاحب بهادر سلمه [illegible]
جناب [illegible] صاحب [illegible]
۱۲۵۹
۱۳۳
انجا

انجام شماره ۲۱۹

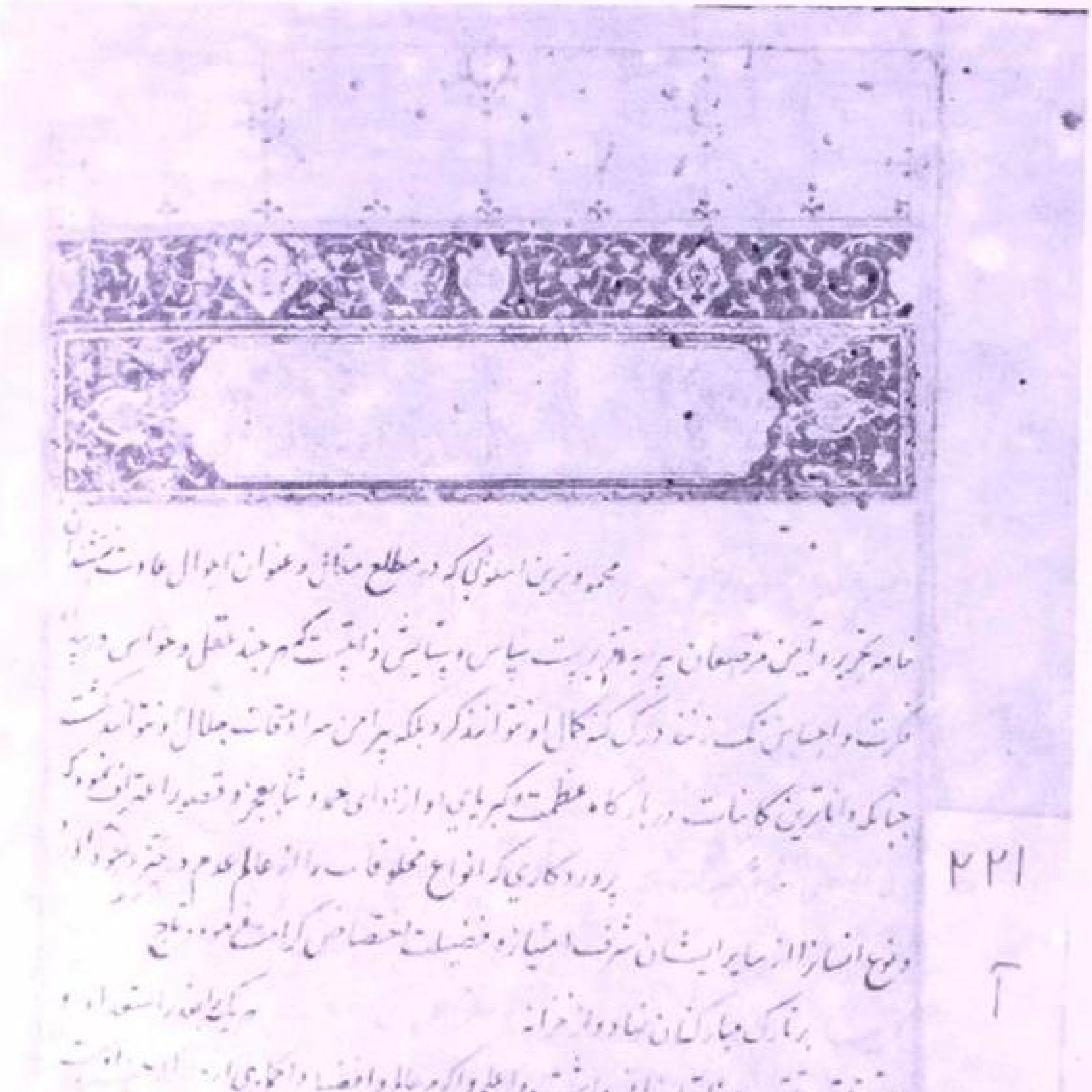

آغاز شماره ۲۲۳

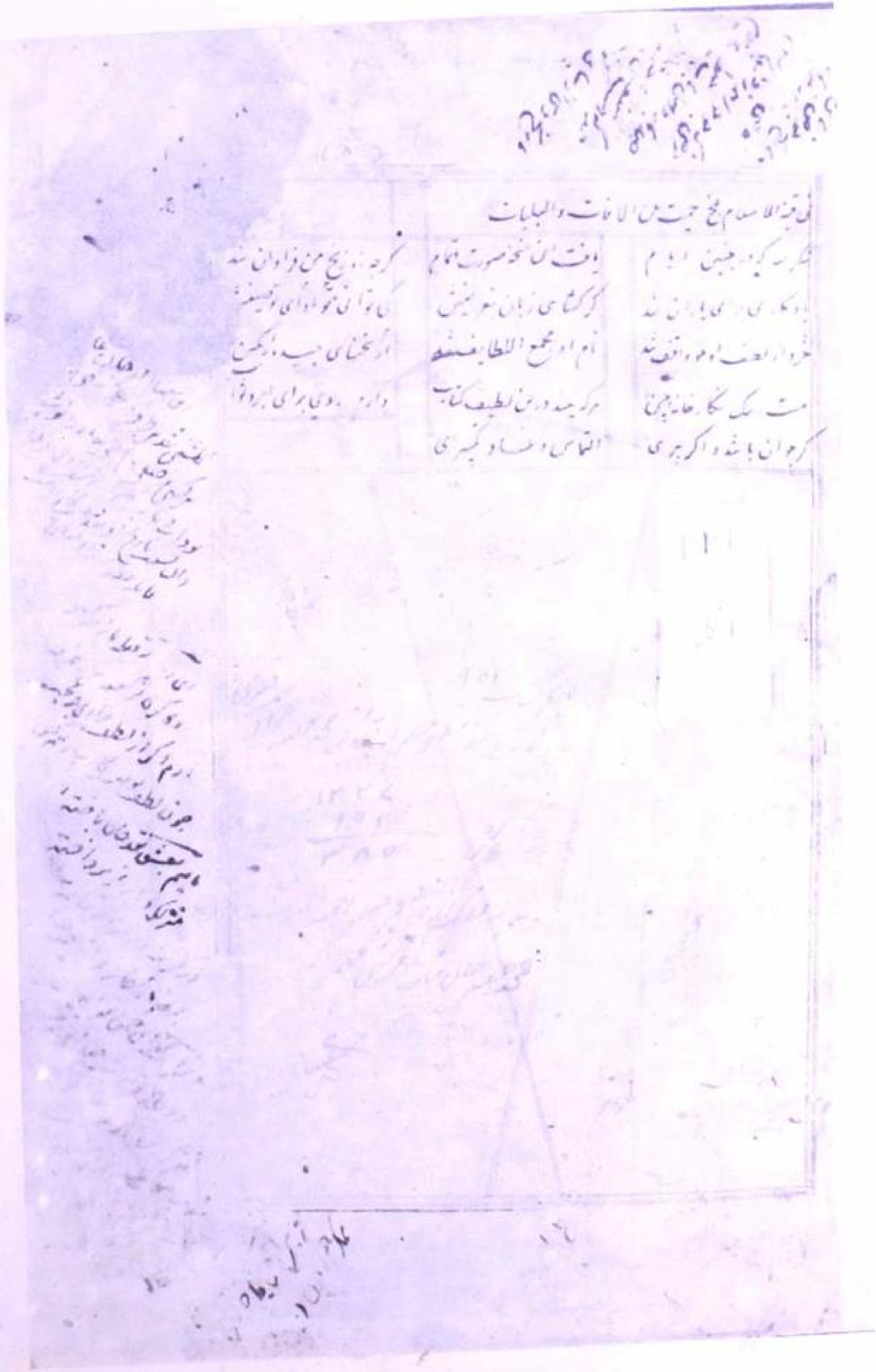

انجام شماره ۲۲۳

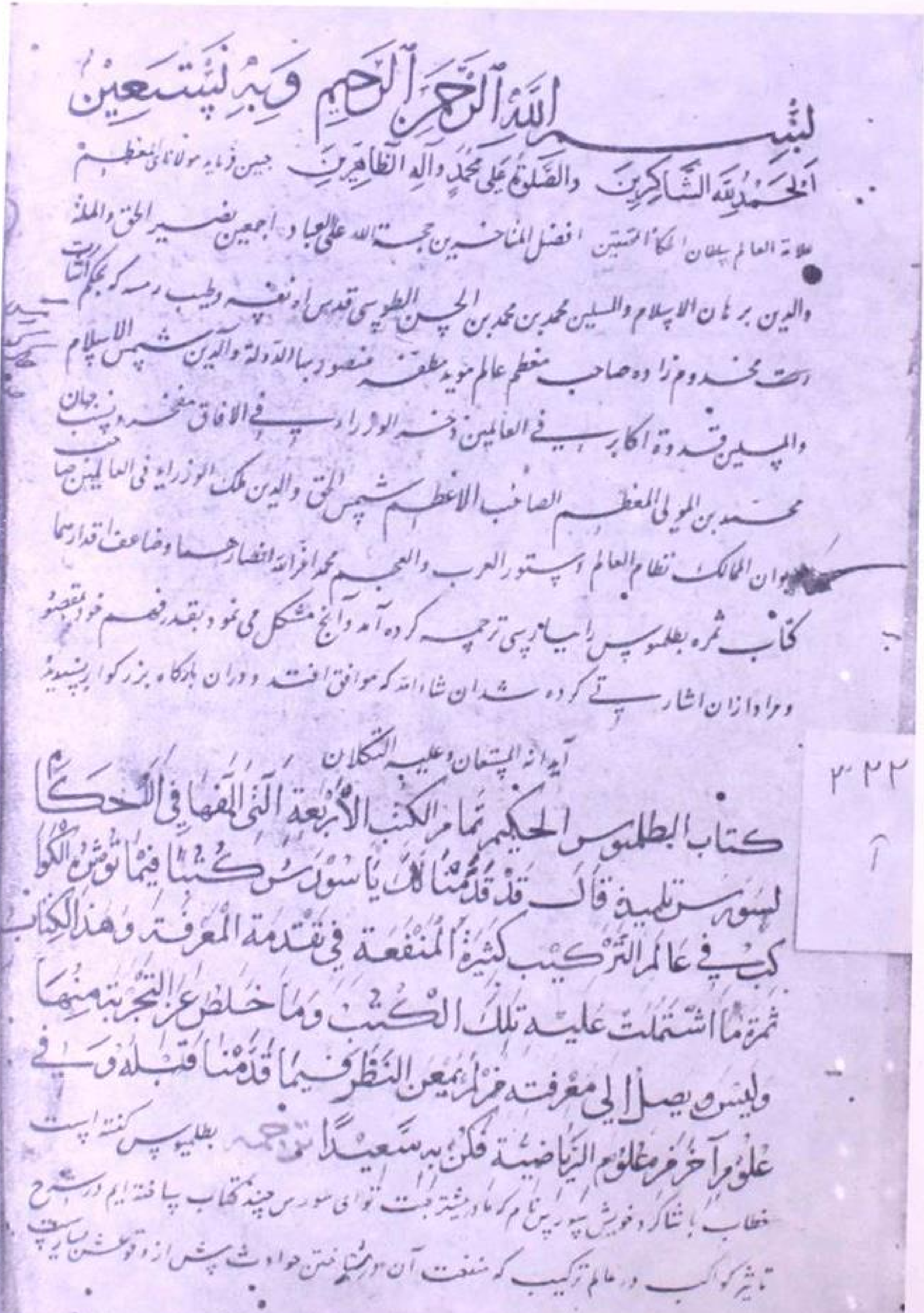

بسم الله الرحمن الرحیم وبه نستعین

الحمد لله الشاکرین والصلوة علی محمد وآله الطاهرین چنین فرماید مولانا المعظم
علامة العالم سلطان الحکماء المتقدمین افضل المتأخرین حجة الله علی العباد اجمعین نصیر الحق والملة
والدین برهان الاسلام والمسلمین محمد بن محمد بن الحسن الطوسی قدس الله روحه وطیب رمسه که بحکم اشارت
حضرت مخدوم زاده صاحب معظم عالم مؤید بلطف منصور بهاء الدولة والدین شمس الاسلام
والمسلمین قدوة اکابر فی العالمین ذخر الوزراء فی الآفاق مفخر ... جهان
محمد بن المولی المعظم الصاحب الاعظم شمس الحق والدین ملک الوزراء فی العالمین صاحب
دیوان الممالک نظام العالم دستور العرب والعجم محمد اعز الله انصارهما وضاعف اقتدارهما
کتاب ثمره بطلمیوس را بپارسی ترجمه کرده آمد وآنچ مشکل می نمود بقدر فهم خود مقصود
ومراد از آن اشارتی کرده شد ان شاء الله که موافق افتد ودر آن بارگاه بزرگوار پسندیده
آید انه المستعان وعلیه التکلان

کتاب بطلمیوس الحکیم تمام الکتب الاربعة التی الفها فی الاحکام ۲۲۲ آ
لسوری تلمیذه قال قد قدمنا لک یا سوری کتبا فیما توثر الکواکب
فی عالم الترکیب کثیرة المنفعة فی تقدمة المعرفة وهذا الکتاب
ثمرة ما اشتملت علیه تلک الکتب وما خلص عن التجربة منها
ولیس یصل الی معرفته من لم یمعن النظر فیما قدمنا قبله وفی
علوم آخر من العلوم الریاضیة فکن به سعیدا. ترجمه بطلمیوس گفته است
خطاب با شاگرد خویش سوری نام کرد ای سوری چند کتاب ... ایم در شرح
تاثیر کواکب در عالم ترکیب که منفعت آن در شناختن حوادث پیش از وقوعش بسیار است

مرکب فی باشد و ایام م در این اقلیم نحس شود و اگر ذو الذوابه سیر کند رفته است

... و جنبد از مغرب باشد سوی مشرق و خلاف این نیز کرده اند اهل صواب

... گر مشرقی باشد سیر بجهة مغرب کند و اگر مغربی باشد بجهة مشرق اند و ماده ...

در مغرب پدید آمد و سیر کرد در طول بجانب مشرق و در عرض از جنوب بشمال و آنگاه

... ظهور شد پس گشاده است اگر سیر کند تا رجی که قصد اقلیم کند از موضعی دو

... بر گشت و هم از آن اقلیم بر خیزد. اه

تمامی کتاب ثمره و تفسیر آن و در آخر کتاب

با این عبارت آورده اند تم کتاب الثمرة

المسمی بالرومیة انطر و مطا و معناه الثمرة

الخ والله اعلم بالصواب

۳۲۴

۱

بس ماند ونم با او بس / هرچه هست او ست در دو عالم و بس

شناهیش را نهایت نیست / عقل را پیش ازین بدایت نیست

لی بحق و منت تو / به بزرگی ذات عزت تو

زبان معین ثنا خوان کن / ورخ جان و امن دان کن

راز وی کسالت و کندی / بنمایش ره خردمندی

سوی درگاه خویش راهش ده / در جوار رسول پناهش ده

اصحاب خواجه کارض و سما / کندی از بهر ذات او پیدا

مصطفی آنکه جبرئیل امین / روبدش هر زمان بجبهه زمین

افضل و اکمل بنی آدم / تاج و فرق سر جمله عالم

خواجه کانکه قاب قوسین است / شاه ملک و سر کونین است

روح پاکش یکی ز خیل امد / عالم و آدمش طفیل امد

بصفاتش عقول ما نرسد / پادشاهی بهر گدا نرسد

که تواند ثنای ذاتش گفت / که خدا خویشتن صفاتش گفت

ره بر دین پناه ما او باد / عذر خواه گناه ما او باد

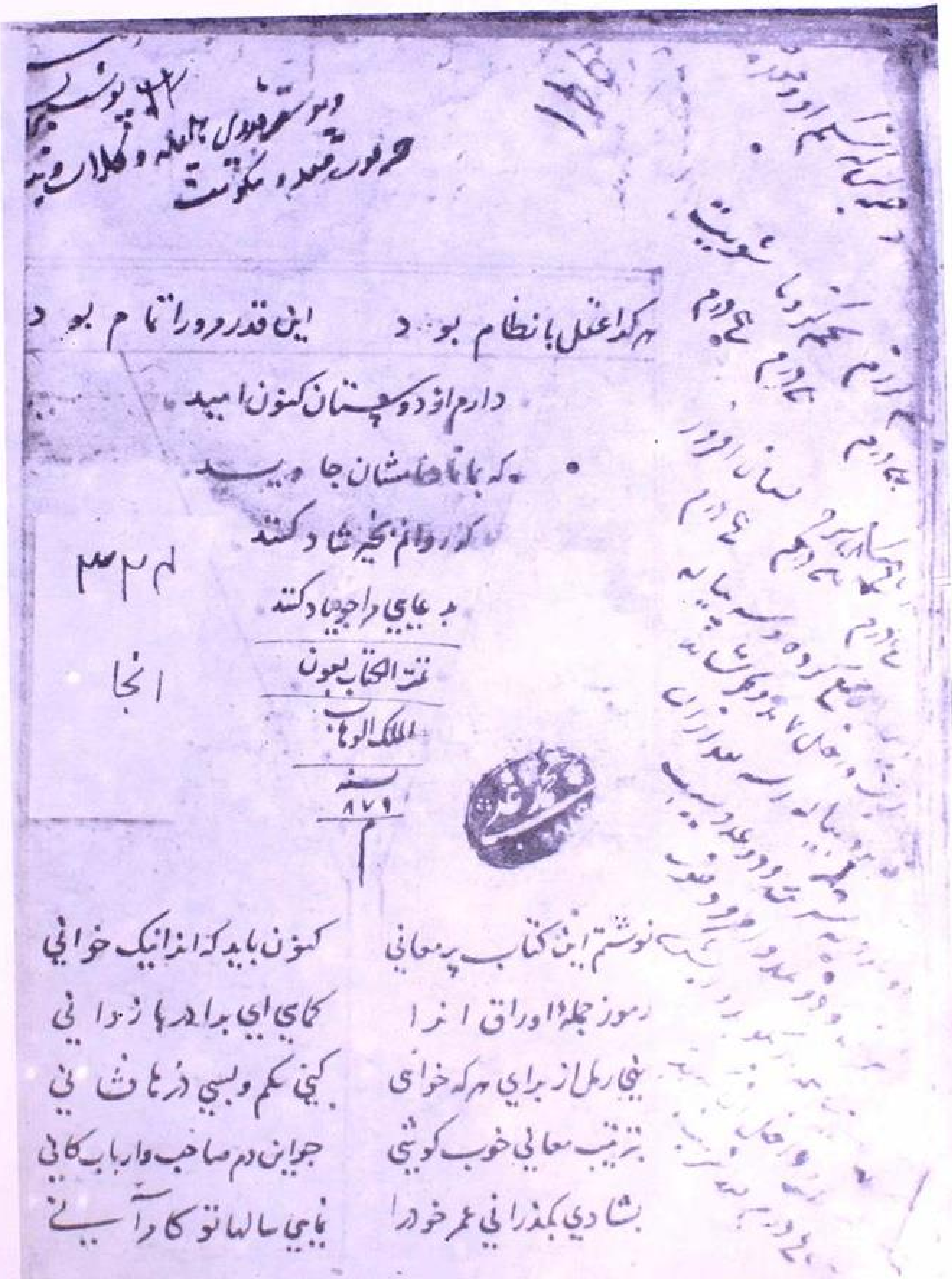
هر که اعمل با نظام بود   این قدر ورا تمام بود

دارم از دوستان کنون امید

که با نامشان جاوید

کز روانم بخیر شاد کنند

بدعای مرا چو یاد کنند

تمت الکتاب بعون

الملک الوهاب

سنه

۸۷۹

۳۲۸

انجا

نوشتم این کتاب پر معانی   کنون باید که از آنیک خوانی

رموز جمله اوراق ازرا   که ای برادرها زدانی

بترتیب معانی خوب گوینی   جوانی دم صاحب وارباب کاتی

بشادی بگذرانی عمر خود را

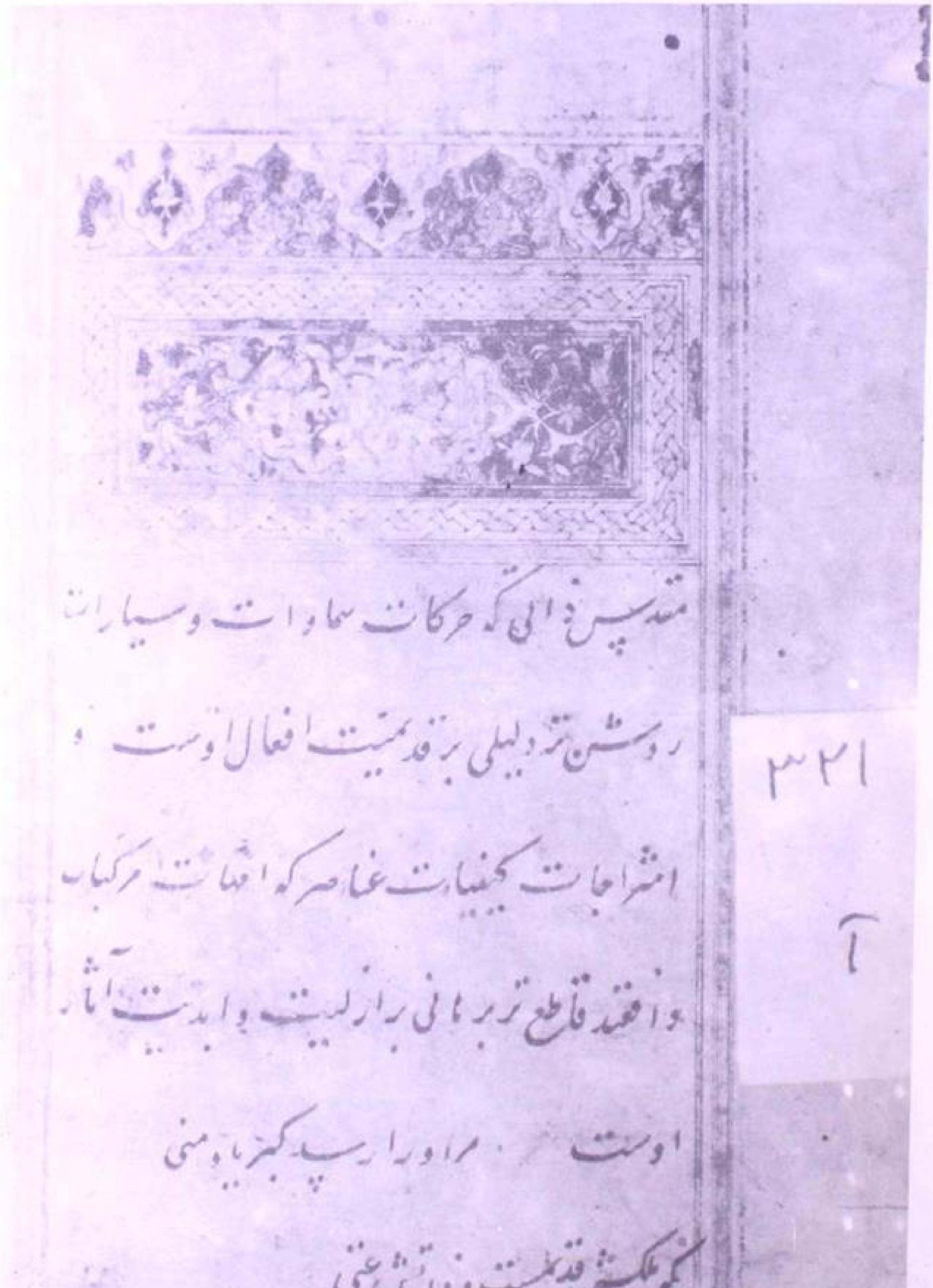

آغاز شماره ۲۳۲

دلیل بود بر دیدن اکابر از جانب چپ تارک سر

دلیل بود بر دفعت غم چپ دلیل بود بر پیشانی شقیقه

نیکویی بود و نقصانت چشم فرح بود و عینی غم بود و بینی مال بود

گوش دولت بود و دهن احترازی بود و کتف دست سفر بود

سینه راحت بود و پستان انده بود و ناف سفر بود

پشت بیماری بود و ذکر زحمت بود و مقعد سفر بود

ران ظفر بود و تا پی عزت بود و کف پای دلیل بود بر پایان فتن حیز

تم وقع الفراغ من تحریره ... فی یوم

الخمیس ... تمام شد

۳۲۱

انجا

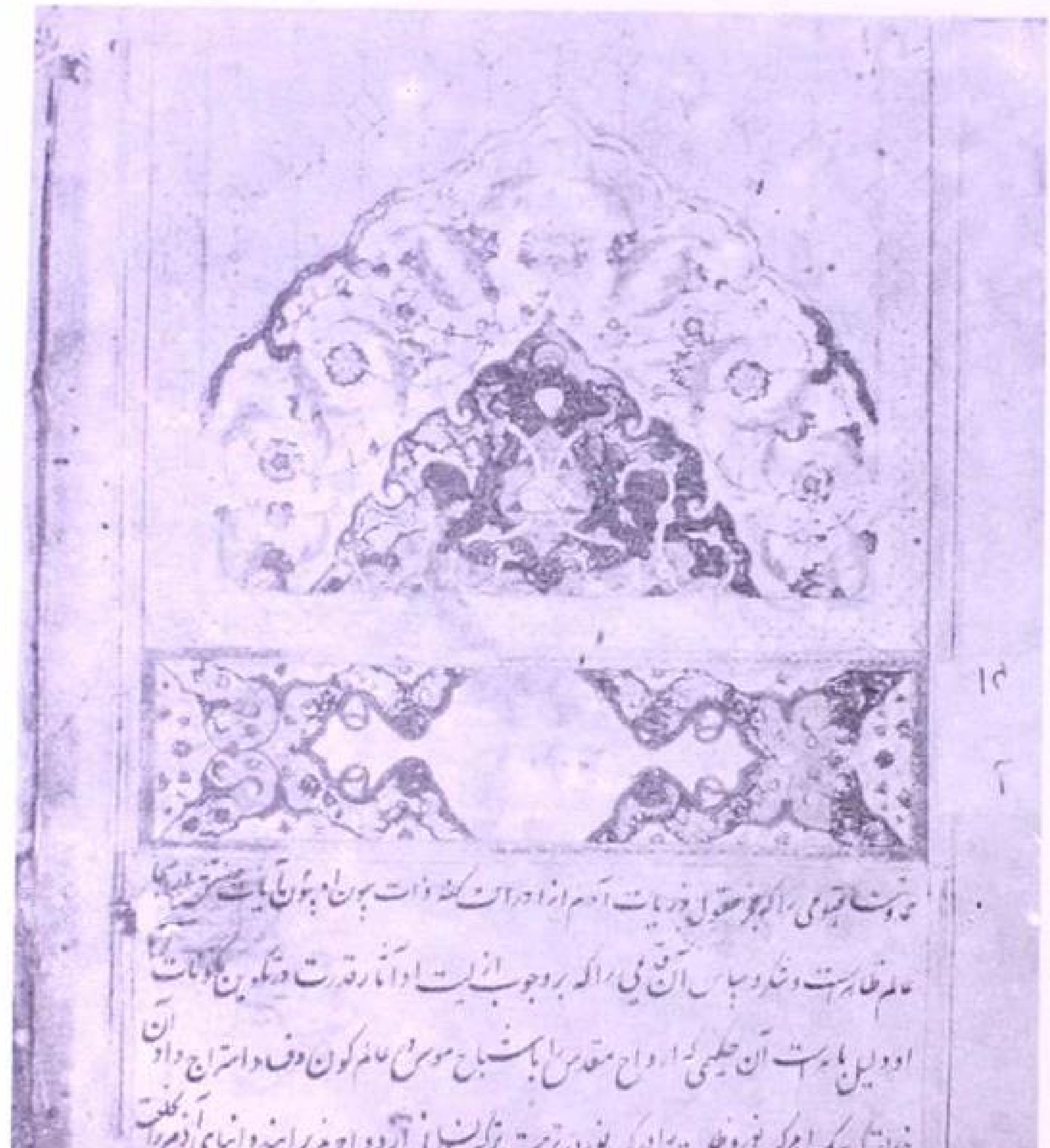

آغاز شماره ۲۶۲

گفت بدان توده ریگ که بلندترین موضع است قبه بزنید که جایگاه من آنست فرمود تا چنین کردند تیری پیش

بروی عرضه کرد انداز دست فرا گرفت گفت تیر تازه بدوست باد و بهار به بعد از آن زن نزدیک او رفت

وگفت جواب شیء که در عقد مشروط است بفرمای فرمود که تفریغ سوال الرزانی بایدت نخست

جواب آنها آورده شود همان سوالها اعاده کرد و گفت احتیاج لها از چه باشد گفت از ترس مشغول شدن

گفت جستن پهلو را سبب چه بود گفت پوشیدن بردهای ردی و اطلسهای مغربی گفت احتیاج را نهایت

از چه خیزد گفت از نشستن بر مرکبان راهوار و تازیان خوش رفتار زن چون این جوابها بشنید

گفت شوهر منت در اعزاز و اکرام او مبالغت نماید و آن بنده را فرمود تا

قتل کردند امرء القیس بعروسی و زفاف مشغول گشت ابن هبیره چون این حکایت بشنید

گفت اکنون بر حکایت ختم کنم و هیچ حکایت بعد ازین خوش نیاید و فرمود تا

مرا صله گران و جایزه بسیار دادند

تمام شد کتاب فرج بعد الشدت بقلم شکسته رقم فقیر حقیر عبدالرشید

بتاریخ دوازدهم شهر ذی قعده ختمه الله بالخیر والامان

کتابخانه اقبال ... میرزا امینا جیو

نوشته شد

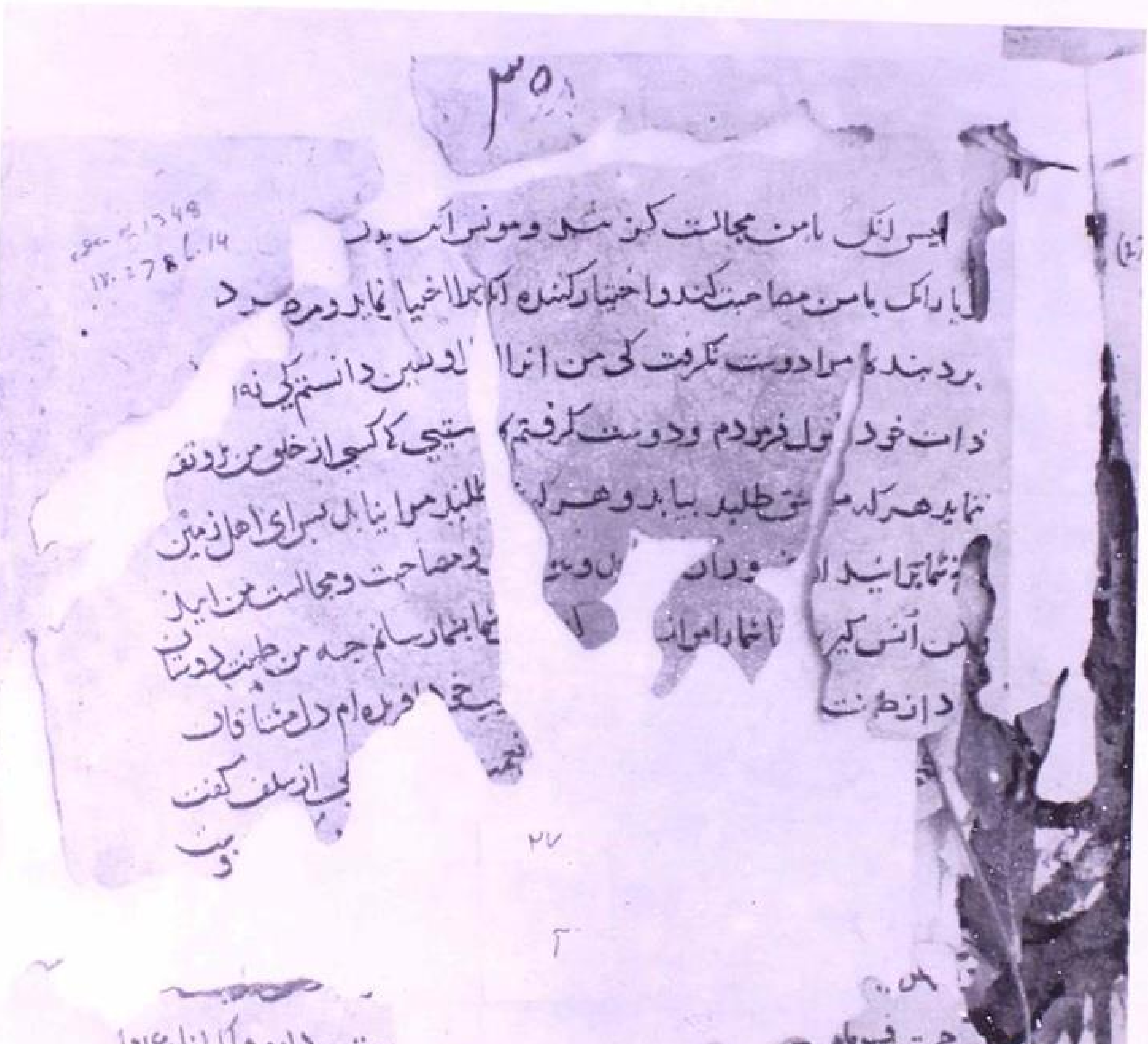

آغاز شماره ۳۰۴

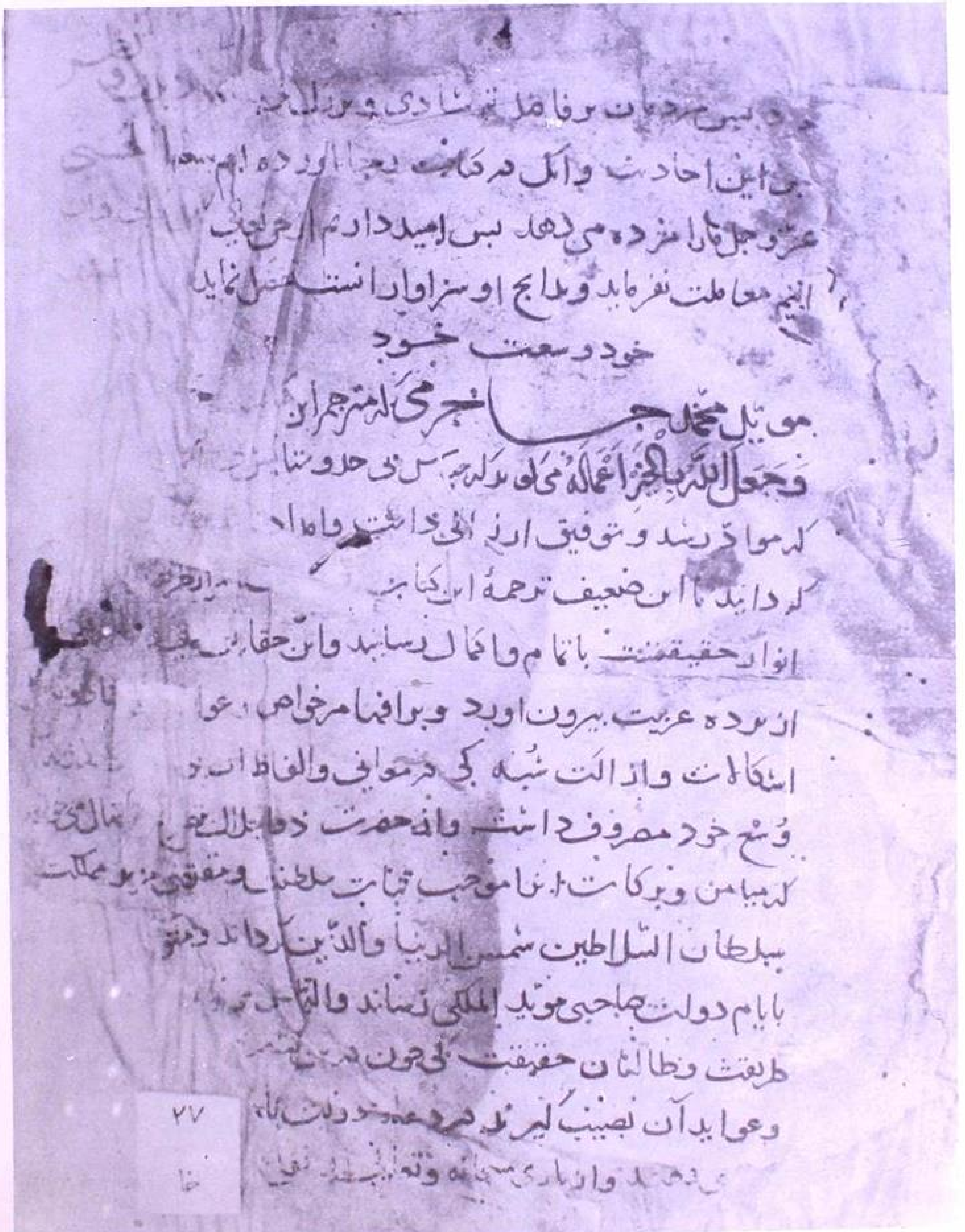

بس مرحمت و فا ... دی ... [illegible]

بی این احادیث واکل در کتب بعجا اورده ام ...

عز وجل ما را مژده می دهد پس امید دارم از حق تعالی

الکریم معاملت نفرماید و بدانچ او سزاوار است تفضل نماید

خود و سعت جود

می گوید محمد جاجرمی که مترجم این

وجعل الله بالخیر اعماله ... حمد و ثنا باری

که مواد رشد و توفیق ارزانی داشت و امداد

کرد تا این ضعیف ترجمه این کتاب

انوار حقیقت با تمام و کمال رسانید و این حقایق

از پرده غربت بیرون آورد و بر افهام خواص و عوام

اشکالات و ازالت شبهه که در معانی و الفاظ ...

وسع خود مصروف داشت و با حضرت ...

که میامن و برکات آن موجب ثبات سلطنت و ... مملکت

سلطان السلاطین شمس الدنیا و الدین گرداند ...

با ایام دولت صاحبی مؤید الملکی رسانند ...

طریقت و طالبان حقیقت که چون ...

و عواید آن نصیب گردد ...

... دهند و از باری سبحانه و تعالی ...

۲۷

خا

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد بیحد و ثنای بی عدد مر پادشاهی را که وجود هر موجود نتیجه
وجود اوست و ثنا که وان من شیئ الا یسبح بحمده آن
خداوندی را که از بدیع فطرت و صنیع حکمت بقلم کرم نقوش
نفوس را بر صحیفه عدم رقم فرمود و آب حیوة معرفت را
در ظلمات صفات خلقت بشریت تعبیه کرده که و فی انفسکم
افلا تبصرون پس قلندر روشان تشنه بادیه طلب را
سکندروار بقدم صدق سلوک راه ظلمات صفات بشری
میسر گردانید بعنایت بی علت خضر صفات سوخته جگر آتش
محبت را بسر چشمه آب حیوة معرفت رسانید که او من کان میتا
فاحییناه وجعلنا له نورا یمشی به فی الناس و درود بی شمار
و آفرین بسیار بر ارواح مقدس و اشباح [illegible] دانش صدور
ست و اندر [illegible] نقطه نبوة و عنصر فتوة سالکان
مسالک حقیقت و مقتدیان ممالک شریعت بود اولئک
اتیناهم الکتاب والحکمة والنبوة خصوصا بر سرور [illegible] و قافله
سالار قوافل انبیا محمد مصطفی علیه السلام و علی آله و اصحابه و
ازواجه و عترته الطیبین الطاهرین و الخلفاء الراشدین
الهادین المهتدین و آله و اصحابه اجمعین و سلم

چنانکه خواجه عالم علیه الصلوة والسلام اشارت کرده فرموده است ان فی
جسد ابن آدم لمضغة اذا صلحت صلح بها سایر الجسد و اذا
فسدت فسد بها سایر الجسد الا و هی القلب و هم از این جهت
میفرماید الناس علی دین ملوکهم و وزیر پادشاه را بمثابه عقل
دل را چنانکه دل را از عقل کامل ناگزیرست تا بمشاورة او
در ممالک بدن تصرّف کند و مصالح کلّی و جزوی بدن بنظر و رعایة
کند پادشاه را از وزیری عالم عادل منصف متمیّز داعی کافی
امین متدیّن پاک شریف اعتقاد صاحب همت صاحب رای
دیندار نیکو خلق کریم طبع شریف ذات با مروّة اصیل واقف
جهاندیده کاردان کارکن صاحب تجربه مهربان مشفق ناصح
دیده کاردان کارکن ناگزیرست که در جملگی احوال مملکت و مصالح
سلطنت از خصوص و عموم با او مشاورة کند و بصواب دید او رونق
شهانه خویش و استمداد فیض حق بر عایت حقوق عباد و بلاد
و وضیع و شریف و خاص و عام قیام نماید بواسطه جلالت رایت
و مباشرت وزیر و جمله ارکان دولت و نوّاب حضرت و عامه
رعیت را مراجعت با او بود تا پادشاه بفراغت و رفاهیت
بجهانگیری و شرایط سلطنت مشغول تواند بود و الّا پادشاه را ۲۷۸
چون بجهانداری و احکام وزارت قیام باید نمود از جهانگیری
و ناموس سلطنت باز ماند و احوال مملکت در عقبه مختلّ

و سلم [illegible] و بر [illegible] است و سرور [illegible] است [illegible]

و بر [illegible] احمد [illegible] محمد [illegible] است و [illegible]

[illegible] است و بر [illegible] که جامع قرآن است و بر [illegible]

[illegible] است و [illegible] است و بر حسن و حسین که [illegible] شهیدان است [illegible]

[illegible] است و بر جمله [illegible] که [illegible] ایشان است

[illegible] ایشان [illegible] است و شیخ مجلس جهانیان است و بر شافعی که [illegible]

[illegible] است و بر [illegible] و مالک که حل مشکلات جهانیان است و بر [illegible]

[illegible] و [illegible] و محبان و برادران که [illegible] ایشان [illegible]

[illegible] است اما بعد چنین گوید بنده فقیر حقیر [illegible]

[illegible] که [illegible] برادران و محبان این ده مجلس سخن نوشتم از مصنفات [illegible]

سلطان المشایخ والاولیا و مرشد الصالحین والعباد حجة الاسلام امام محمد بن محمد

[illegible] قدس الله روحه العزیز [illegible] تا بخوانند و [illegible]

[illegible] و صلوات [illegible]

[illegible] اللهم اغفر [illegible]

[illegible]

آغاز شماره ٣١٥

بشهادت توحید روان باشد گناه او را بمن بخش جواب آمد که ای اسمعیل

وای بشنیدهٔ جلیل وای نور دیدهٔ خلیل مراد تو برآوریم

و گناه کاران را در کار تو کردیم   چون شدی

از جان و دل قربان ما   سر نپیچیدی تو از فرمان ما

شد دعاهای تو در دم مستجاب

عاصیان را از تو باشد فتح باب

تمت الکتاب [illegible]

۹۵۵

سنه

۸۹

خا

انجام شماره ۳۱۵

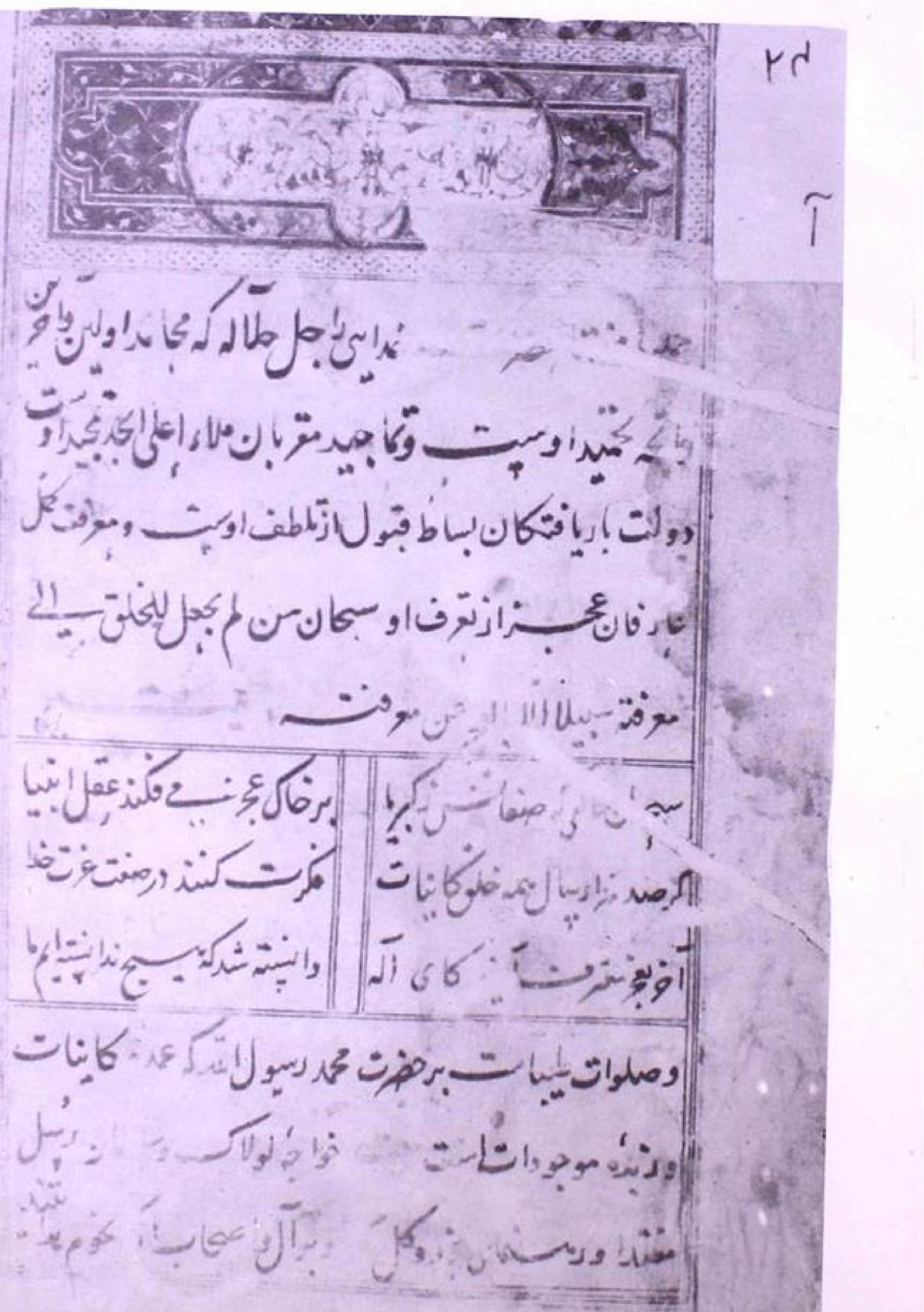

۲۶

آ

حمد ... حمد ایزد جل جلاله که محامد اولین و آخرین

در جنب حمید او ست و تمجید مقربان ملاء اعلی ابجد تمجید اوست

دولت باریافتگان بساط قبول از لطف اوست و معرفت کل

عارفان عجز از تعرف او سبحان من لم یجعل للخلق سبیلا الی

معرفته سبیلا الا بالعجز عن معرفته

سبحان ... صفاتش ز کبریا	بر خاک عجز میفکند عقل انبیا
اگر صد هزار سال همه خلق کاینات	فکرت کنند در صفت عزت خدا
آخر بعجز معترف آیند کای اله	دانسته شد که هیچ ندانسته‌ایم ما

وصلوات طیبات بر حضرت محمد رسول الله که ... کاینات

و زبده موجودات است ... خواجه لولاک ... رسل

مقتدا و ... و بر آل و اصحاب ... نجوم ...

آغاز شماره ۳۱۹

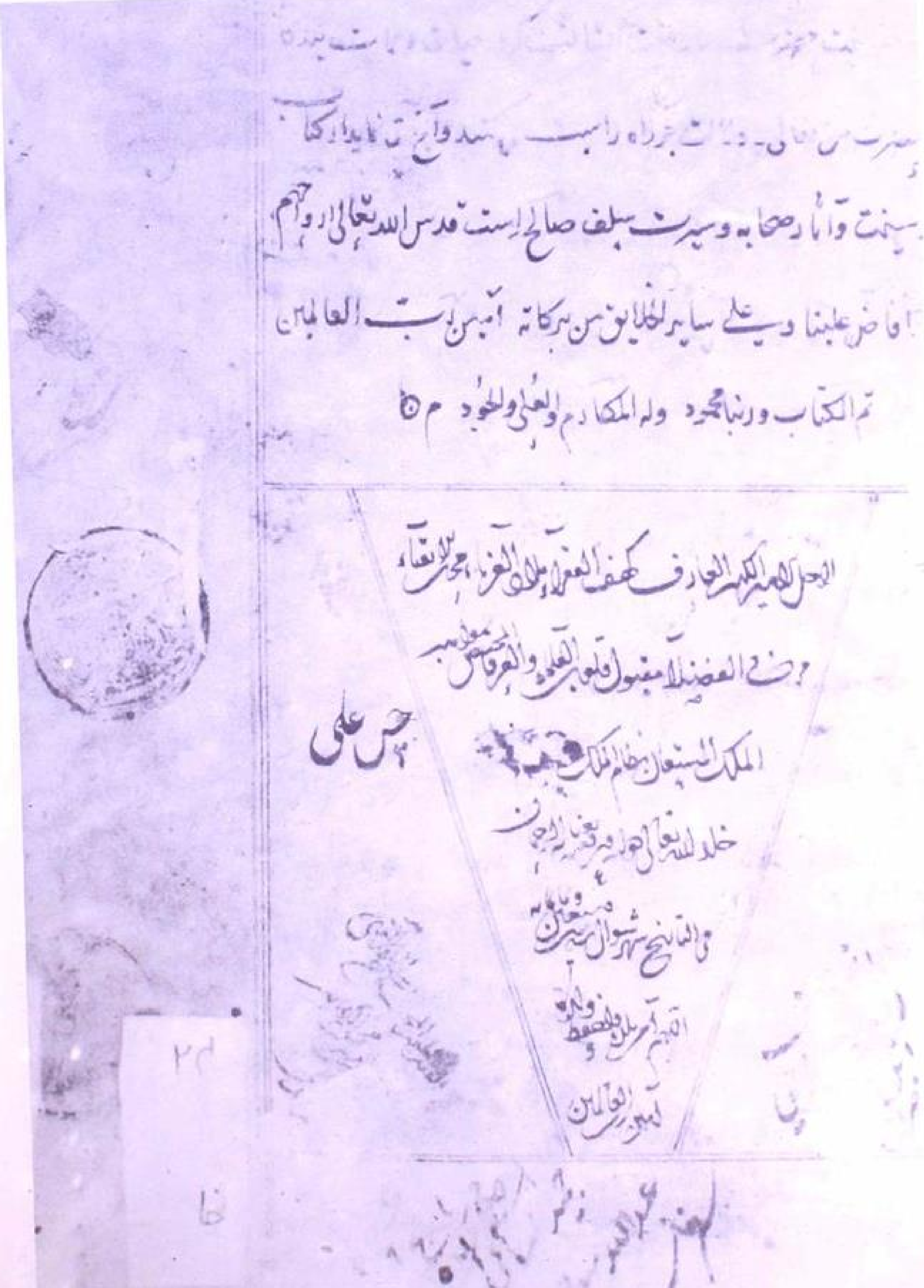
سنت و آثار صحابه و سیرت سلف صالح است قدس الله تعالی ارواحهم
و افاض علینا و علی سایر الخلایق من برکاته آمین رب العالمین
تم الکتاب و ربنا محمود و له المکارم والعلی والجود م

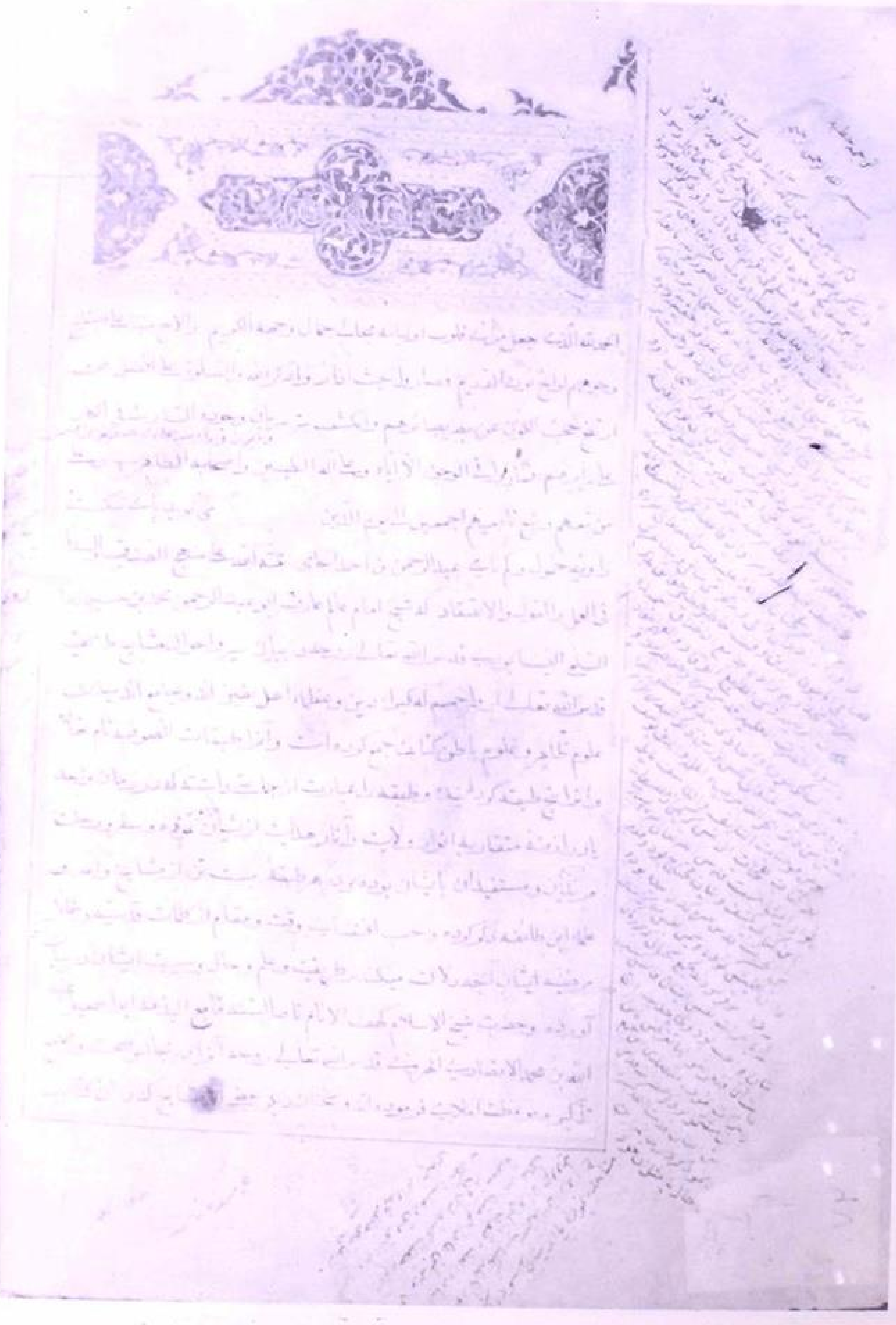

آغاز شماره ۳۲۰

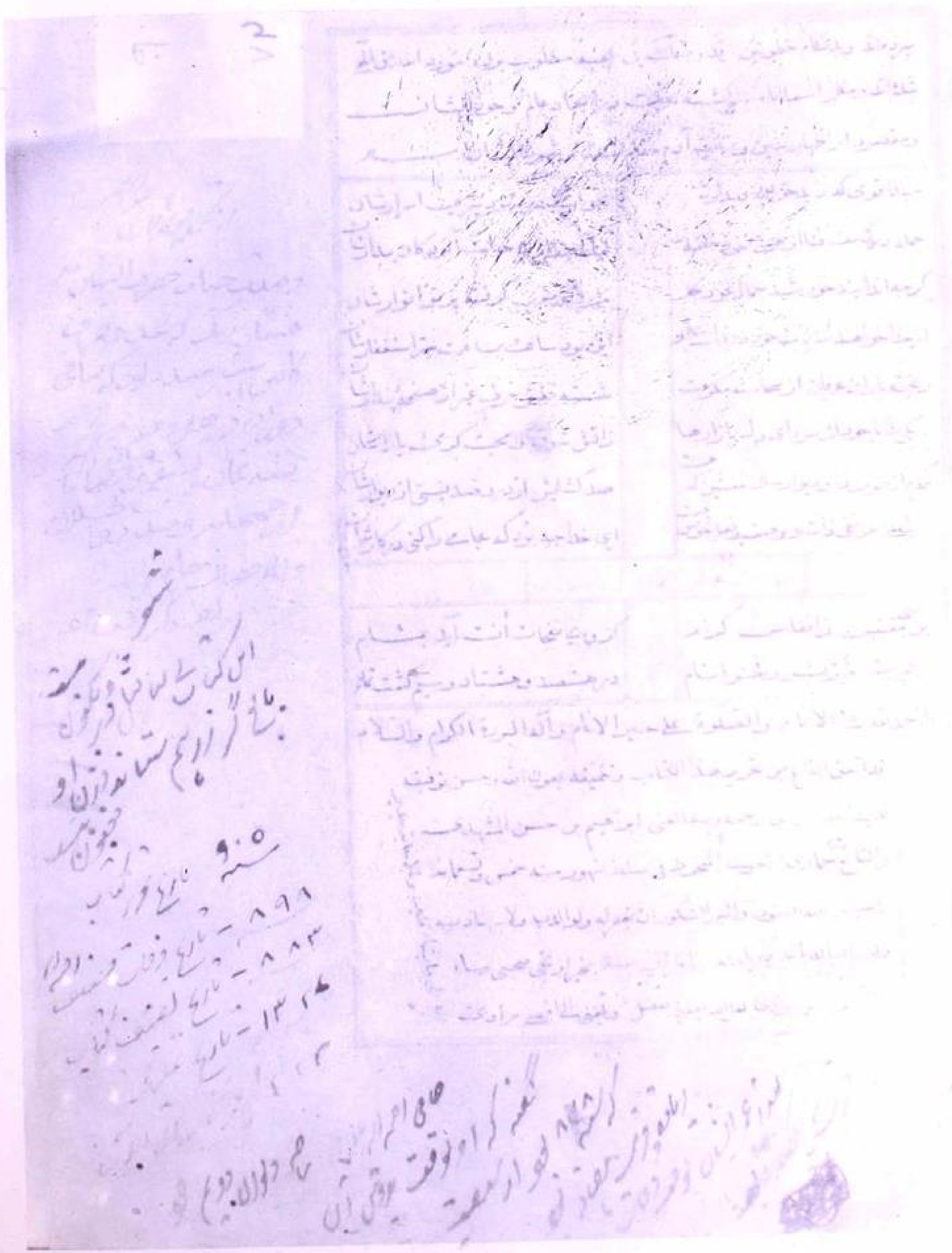

که فقیر حقیر قلیل البضاعة عبد الغفور اللاری هر چند خود را
شایسته تصدّی جمع و تالیف نمیداند و سزاوار قاعده تحریر
و تصنیف نمی یابد خصوصا در سخنان طایفه علیه قدس الله
اسرارهم چه او را نه اهلیتیست وافی و نه کلامی شافی و نه خاطری
صافی اما چون درین وقت خاطر خطیر حقایق پذیر حضرت
مخدوم زاده جامع الاخلاق الحمیدة والملکات المرضیه ذی
الطبع الوقاد والفهم النقاد ثمرة حیوة الحضرة العلیة قدس
سره وخلاصه اخلاقه واحواله السالک طوره والحاذی حذوه
منظور نظرة العالی ومرمی همة المتعالی شعر
عکس نور من ذلک البدر الزاهر ٭ وتنفس مد من ذلک البحر الزاخر
ضیاء الملة والدین یوسف حفظ الله عن موجبات التلهف
والتاسف مایل شد بمطالعه کتاب نفحات الانس که یکی از
مصنفات والد بزرگوار ایشانست قدس الله تعالی سره
و بسیاری از مواضع این کتاب بکشف و بیان محتاج بود و

منبر خواندند و چون چهل روز گذشت حضرت پادشاه [illegible]

منوال صلای عام در دادند و خلق را بعیدگاه خواندند

و کثرت و ازدحام تمام شد و بعد از آن حضرت

امیر عمارت عالی بر قبهٔ قبر حضرت ایشان

بنیاد نهادند و جمعی از حفاظ تعیین

فرمودند وفقه الله لمزید الاکرام

وبه غایته تحته الکلام و صلی

الله علی محمد و آله اجمعین

تمت الکتاب بعون

الملک الوهاب

فی یوم الخمیس

شهر ربیع الاخر

سنه [illegible]

حرره العبد

المذنب کمال بن

جمال الخان الحکاه

[illegible]

۷

خا

۱۳۳۸ ۹۶۸ [illegible]

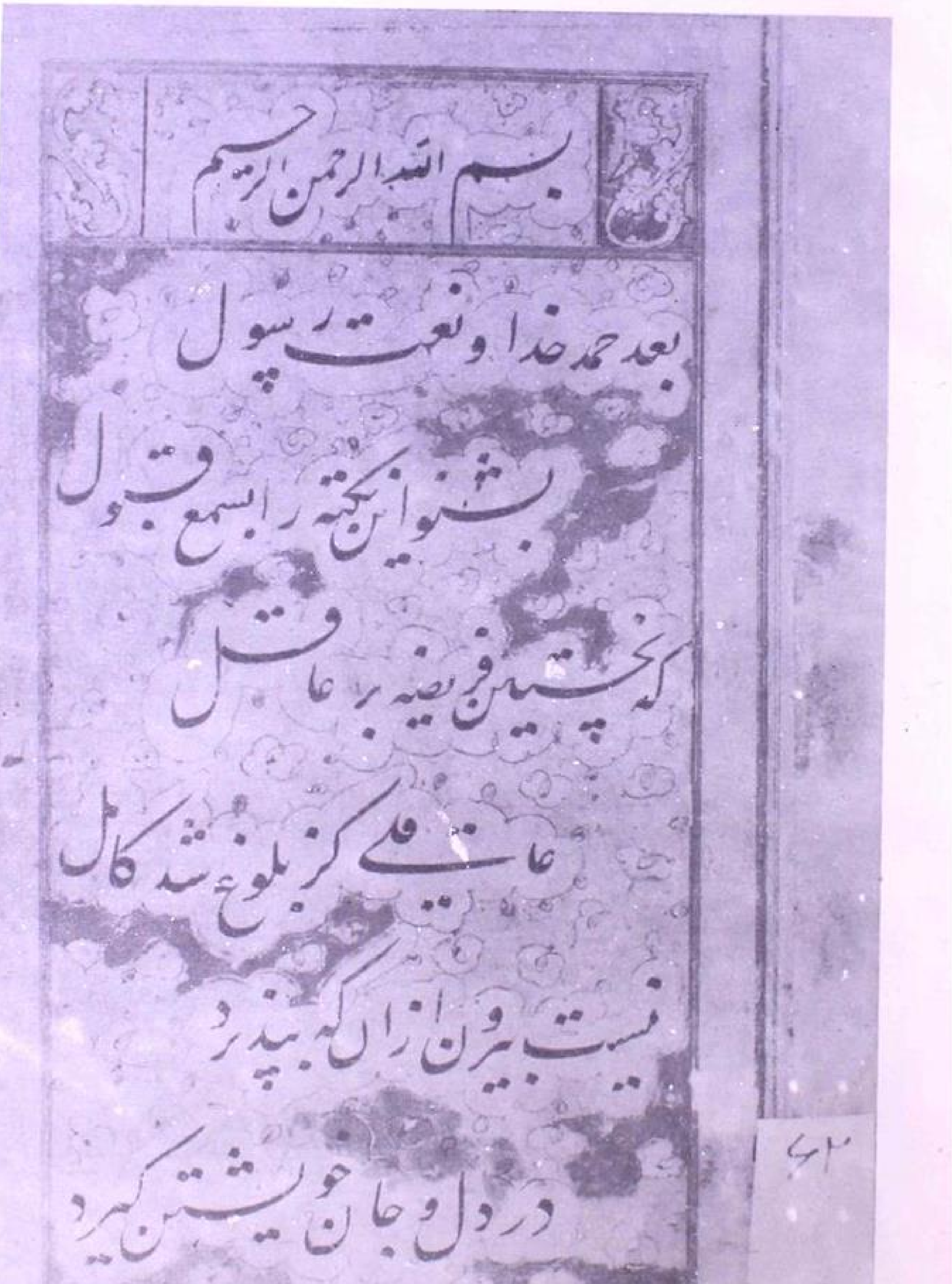

بسم الله الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت رسول
بشنو این نکته را بسمع قبول
که نخستین فریضه بر عاقل
عاقلی کز بلوغ شد کامل
نیست بیرون از آن که بپذیرد
در دل و جان خویشتن گیرد

آغاز شماره ۳۲۵

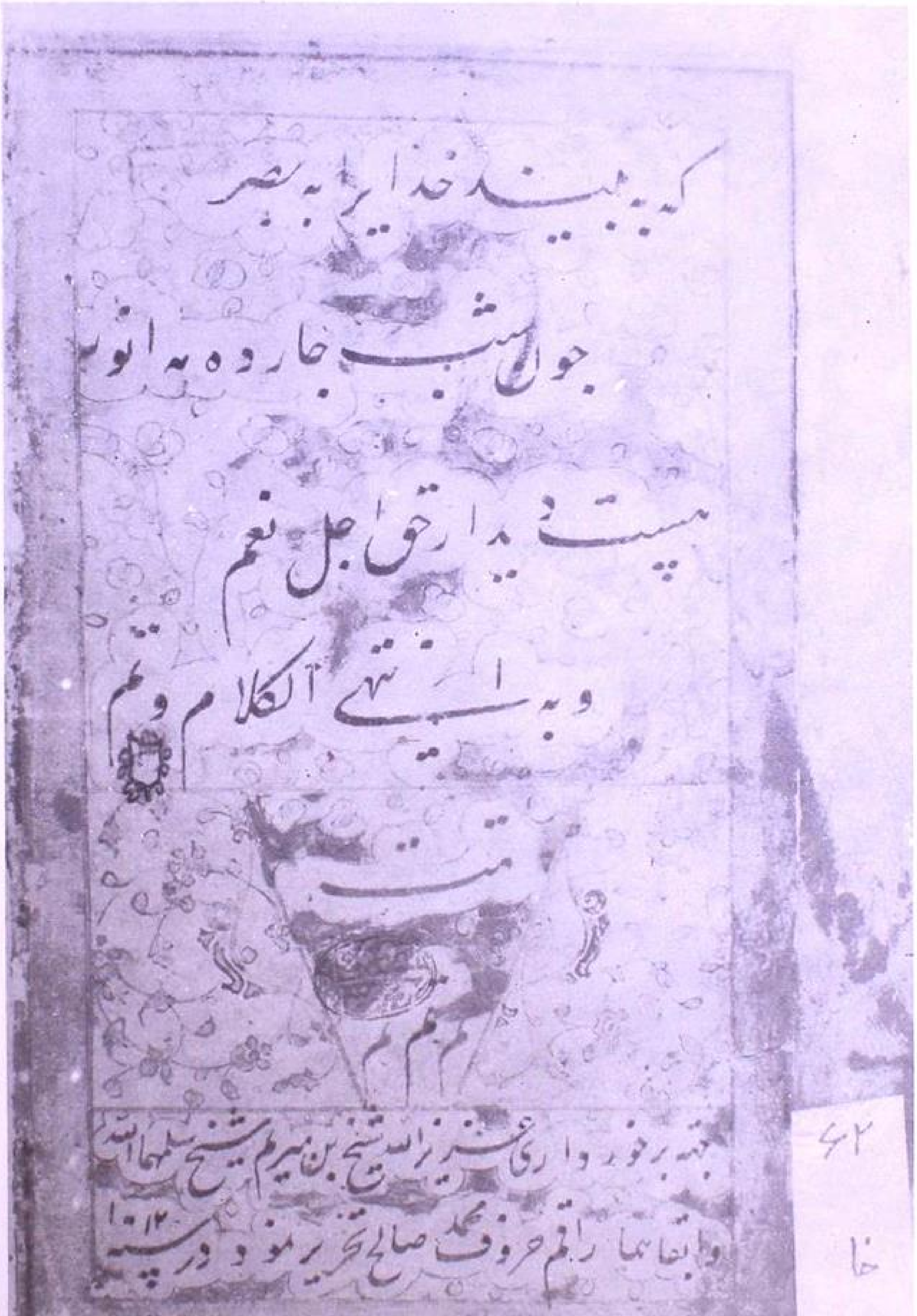

که ببیند خدا را به بصر

جوان شب جارده به انور

بیت دیدار حق جل نعم

و به انتهی الکلام و تم

تمت

تم تم تم

نسخه برخورداری عزیز الله شیخ بن میرم شیخ سلمهما الله

و ابتغا نمای راقم حروف محمد صالح تحریر نمود در سنه ۱۰۱۲

انجام شماره ۳۲۵

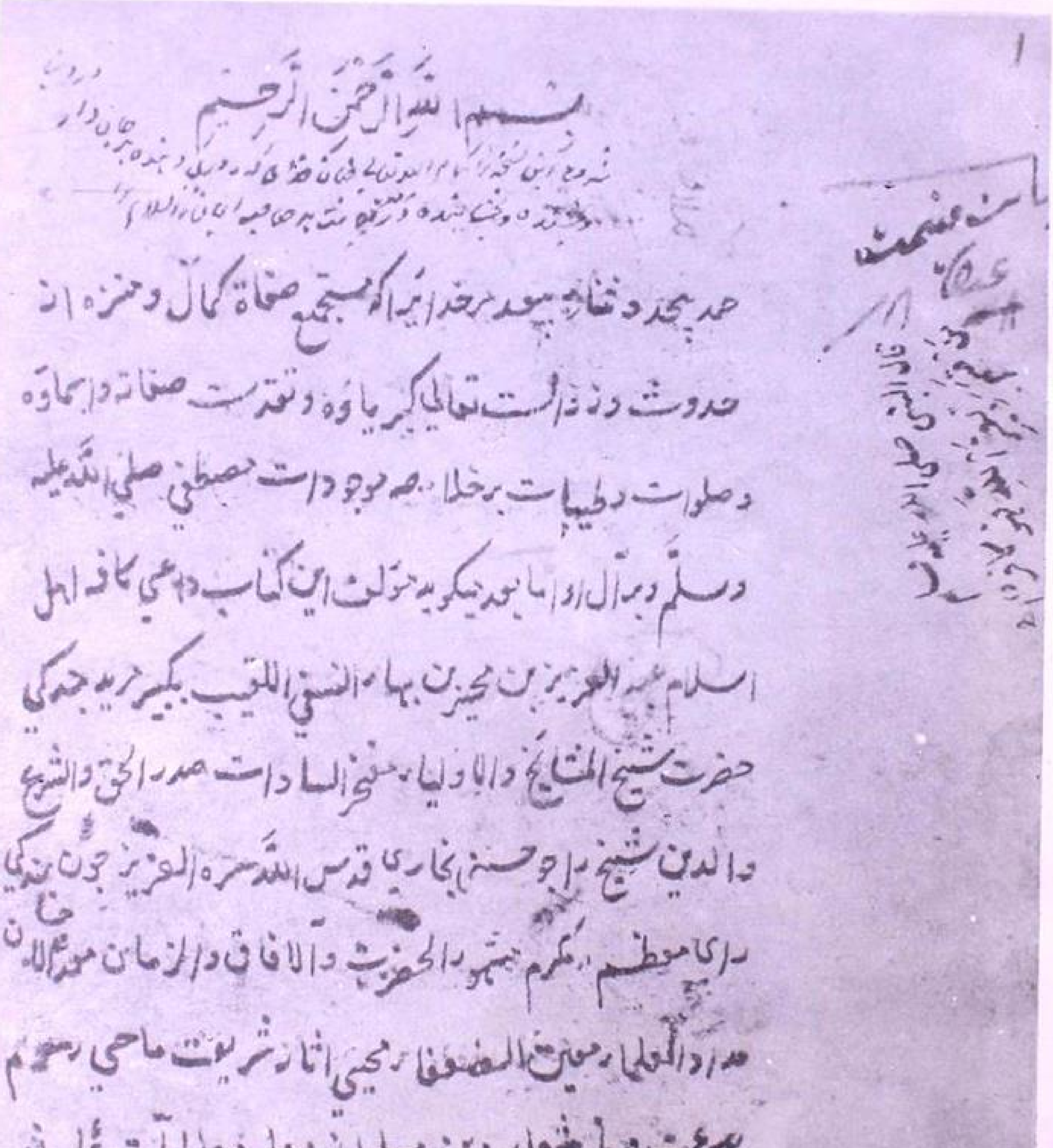

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد بیحد و ثناء بیعد مر خدایرا که مستجمع صفات کمال و منزه از
حدوث و نقصانست تعالی کبریاؤه و تقدست صفاته و اسماؤه
و صلوات و طیبات بر خلاصه موجودات مصطفی صلی الله علیه
و سلم و بر آل او اما بعد میگوید مؤلف این کتاب داعی کافه اهل
اسلام عبد العزیز بن محمد بن بهاء النسفی الملقب بکبیر خردجکی
حضرت شیخ المشایخ و الاولیاء مفخر السادات صدر الحق و الشرع
و الدین شیخ ابو حسن بخاری قدس الله سره العزیز چون بندگی
داری معظم مکرم مشهور الحضرت و الآفاق [illegible] الزمان [illegible]
عمدة العلماء معین الضعفاء محیی آثار شریعت ماحی رسوم
بدعت مظهر شعار دین مسلمانی معلی معالم ملت [illegible]
ناشر اصحاب العدل و الاحسان ناسخ آیات الکفر و الطغیان

آغاز شماره ۳۵۲

... رسول را علیه السلام ... است ... باز ...
و دیگر گفت مبهم
و لیکام و هزار ... بر غله دارد و در مبهم ... یک ... هزار دینار
رز پیش مصطفی علیه السلام آورد قول و من اذنب ...
تا زنتها ر درگناه بودن کار شیطان است شیخ شرف الدین رحمة
رحمة الله علیه در مکتوبات نبشته است که مقامی چون بهشت و ذاتی
مهتر آدم علیه السلام و منع از یک شجر ممکن نشد که باز ماند فکیف
مقامی چون دنیا و ذاتی چون ما و امر و نواهی بسیار و شیطان
دنبال پس چگونه مردم در گناه نیفتند پس واجب آمد که توبه و استغفار
آمده است قال الله تعالی استغفروا ربکم انه کان غفارا و قوله تعالی
واستغفر الله ان الله غفور رحیم و پیغامبر گفت صلی الله علیه و سلم
آمرزش خواهید از خدای تعالی اگر آمرزش نخواهید و الله که آمرزیده نگردید
و گفت علیه السلام هر بستی گرد دلها را زنگ میگیرد از سبب گناه و صیقل
آن ذکر خدای تعالی و استغفار است و گفت علیه السلام هر که یک بار بگوید اللهم
اغفر لی ذنبی خداوند تعالی گوید بکن ای بنده من هرچه خواهی که ترا آمرزیدم
تمت تمام هذه الکتاب بالنسخة المیمونة فی ... عن علم الغیب

۲۷۳

بسم الله الرحمن الرحیم

آ

حمد مجید وثنای بعدد وخالق احد ورازق صمد را که برگزیده
بشر را بر کل مخلوقات که ولقد کرمنا بنی آدم وبرگزید بعضی را
بر بعضی که ورفعنا بعضهم فوق بعض ودرجات وبیافرید آدمی و
پری را مگر از برای بندگی وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون
وبیافرید از برای بازی افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا ترجعون پس
از وجود ایشان امت من کفیل شد ومامن دابة فی الارض
الا علی الله رزقها وشکر وسپاس بی قیاس مر قادر یرا که از
رحمت قدیم او وکرم عمیم خویش عاصیان رانده را وفاسقان
درمانده را بقبول توبه وعفو گناه کاران را امیدوار گردانید برحمت
خود که غافر الذنب وقابل التوبة باحسان جزیل از برای تسکین

علف نتوانند خورد و دیگر قربانی می باید که درست اندام و فربه بود کما
قال النبی علیه السلام عظموا ضحایاکم فانها علی الصراط مطایاکم
یعنی فربه کردانید قربانی ها خود را بجهت آنکه فردا در پل صراط شما را مرکب
خواهد بود و دیگر باید که از پشم و روغن هر چه از قربانی حاصل آید آنرا
نیز صدقه دهند و دیگر قربانی را بدست خود ذبح کند افضل است
اگر نتواند بر سر قربانی ایستد کسی دیگر را فرماید ذبح کردن
تا ثواب بی شمار حاصل کند والله اعلم

تمام شد نسخه مفتاح الجنان بدست بنده ضعیف حقیر محتاج برحمت باری
محمد شیخ بن [illegible] حاجی [illegible] در تاریخ شهر صفر سنه [illegible] و تسعمائة
من الهجرة النبویة صانها الله تعالی عن الآفات والبلیات

۲۷۳
انجا

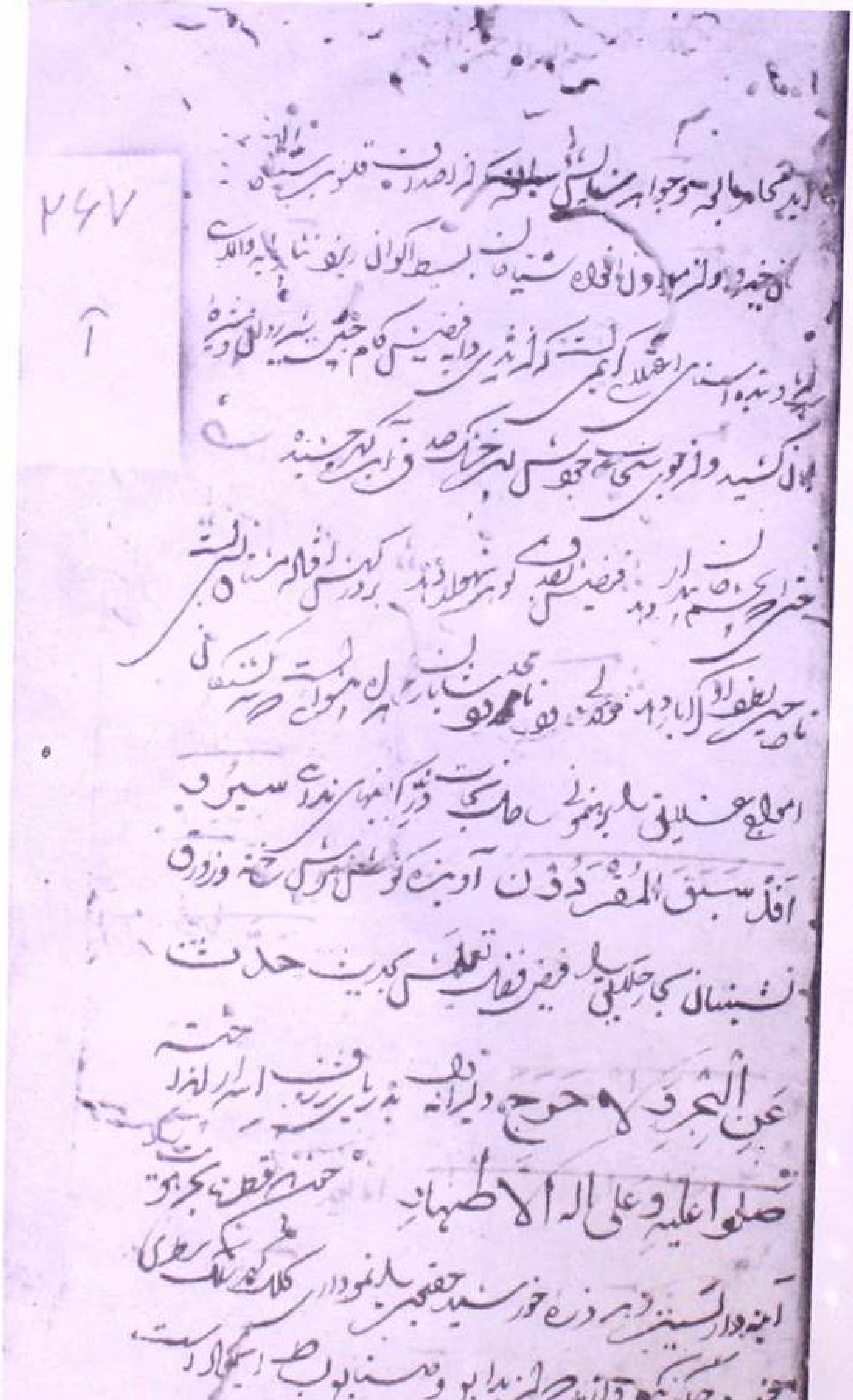

آغاز شماره ۳۹۰

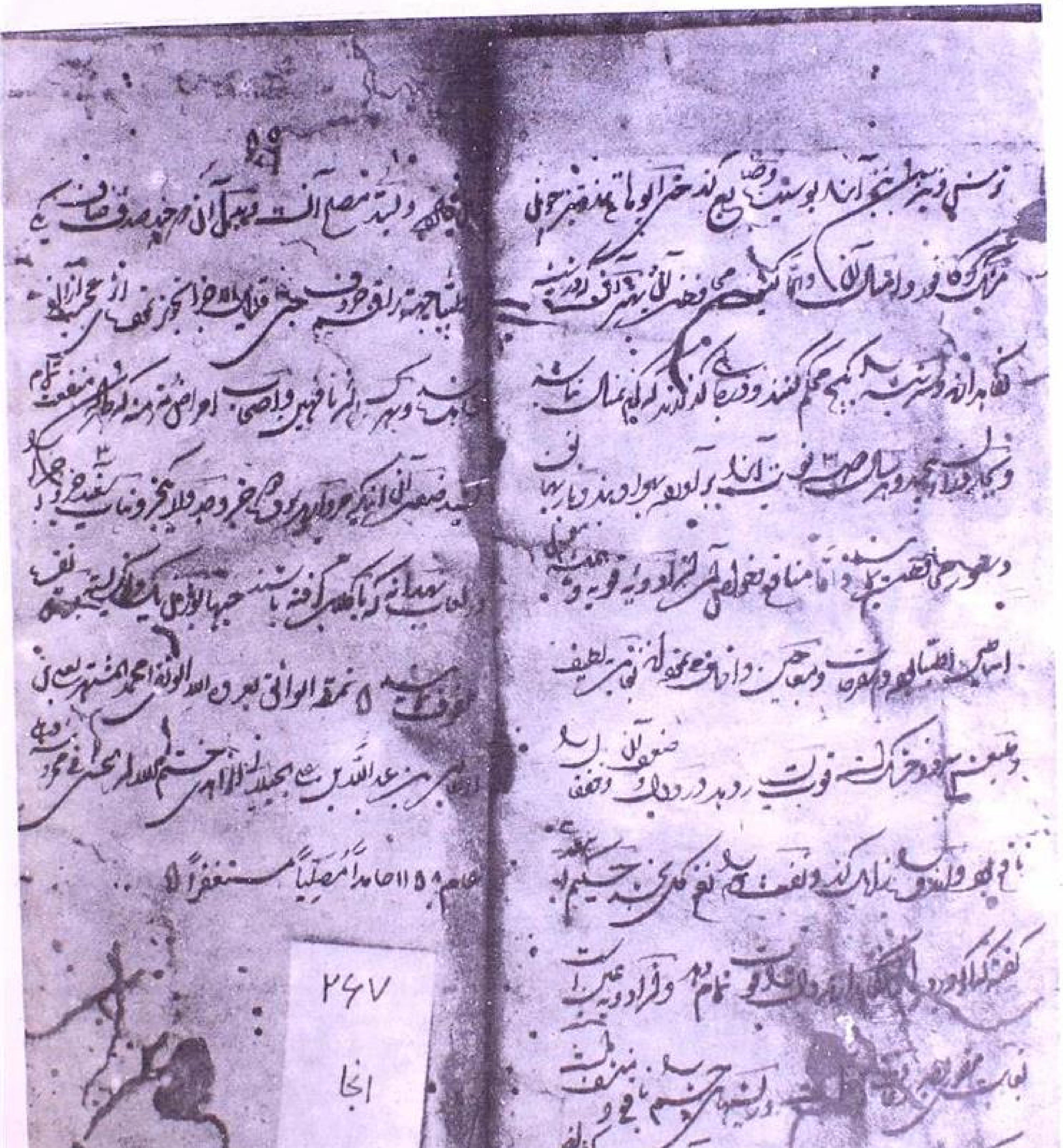

انجام شماره ۳۹۰

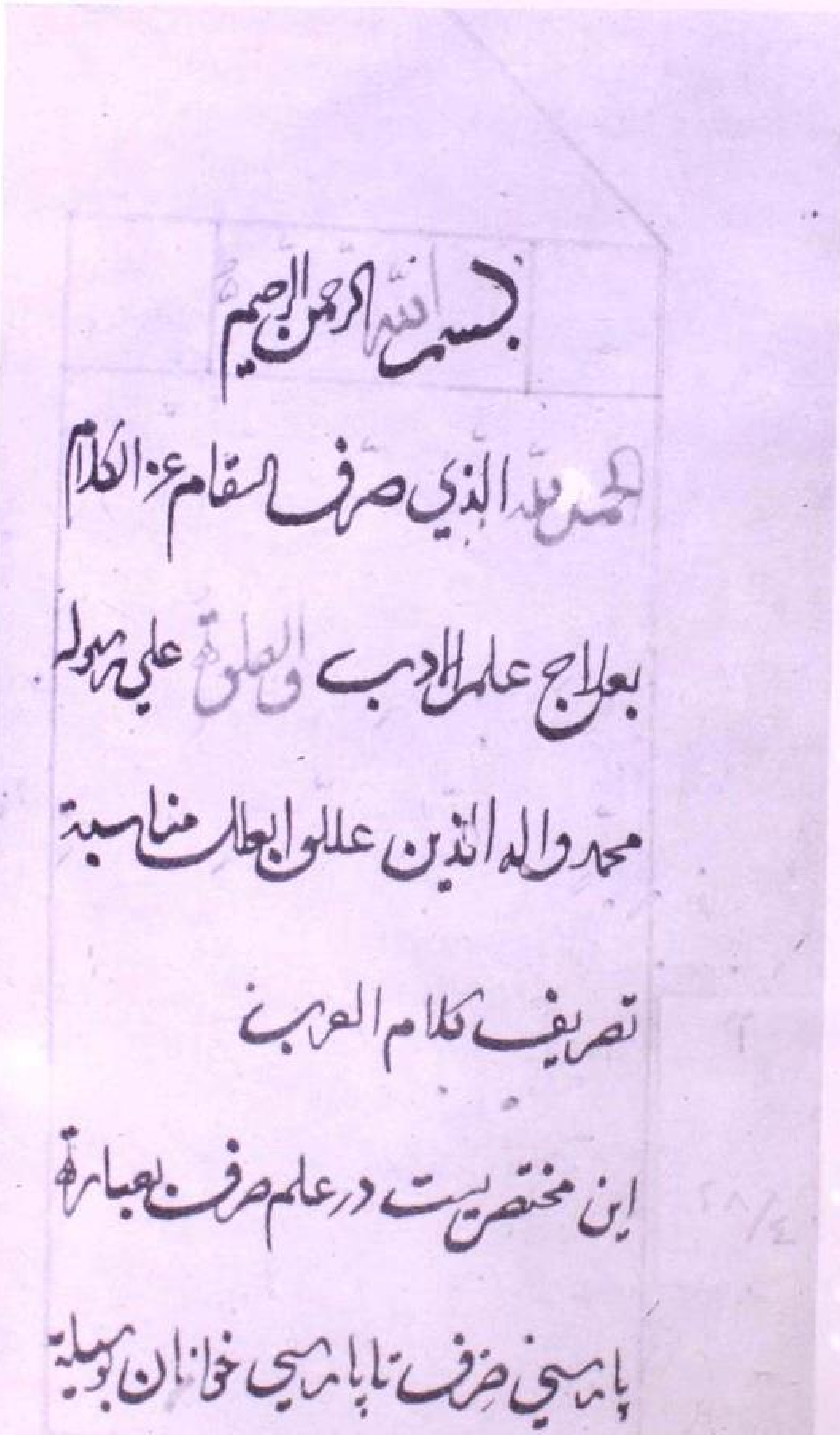

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي صرف اللسان عن الكلام

بعلاج علم الادب والصلوة علي رسوله

محمد واله الذين علموا الطلاب مناسبة

تصريف كلام العرب

اين مختصريست در علم صرف بعبارة

پارسي ظرف تا پارسي خوانان بوسيلة

آغاز شماره ۳۲۱

بود اما ظفادی که ظفادع و ثعالی در ثعالب و ثالی

تا الث و یادی در اس ضعیف است در کلام خاص عرب مستعمل

نیست جز حذف احد المثلین در ظلت و مست و لصت که ظللت

و مسست و لصصت بود حذف همزه در اکرم که ااکرم بود

و قیاس آن ابدال است جز لوده و حذف تا چون اسطاع

یسطیع در استطاع یستطیع و جز تسع و تقی و تقوا او دجوب

نیز او ناهی در تتنزل و تتناهی ام

Without his encouragement this work could never have been undertaken and finalised. My thanks are also due to Professor Ala-ud-Din Siddiqui, who succeeded him as the Vice-Chancellor and continued to extend all help to me whenever I approached him. His courtesy was, at times, embarassing, but it only showed the high esteem in which he held my father.

I thank the great scholar, Professor Wazir-ul-Hassan Abedi of the Oriental College, Lahore for reading the proofs and giving guidance to us inspite of his preoccupation. I also thank Mr. Mohammad Din of the Railway Department for his assistance in preparing this catalogue.

AHMAD RABBANI,
M.A.

"Samanzar"
24 Masson Road, Lahore.
10-10-1972.

Professor Shafi, however, detected, that the author had missed the eighth ancestor viz. Mansur bin Nuh, out of the thirteen he had mentioned. The Professor's deep knowledge of the Timurids and Samanids and his fantastic memory enabled him to detect this slip! In addition, he has recorded on the margin of the pages of the book numerous other mistakes of the author.

From this catalogue it will be seen that the Professor retained only the most rare gems and literary masterpieces—either the author's copy or a contemporary copy or anything artistic or unique. The remaining manuscripts he passed on to the Punjab University Library, of which he was the Chairman for several years. He was the builder of the Oriental section of that library. He took over 568 manuscripts way back in 1920 and when he died in 1963 he had enriched the Oriental section with more than 9,135 manuscripts !

Professor Mohammad Shafi was a great authority on calligraphy. There are several hundred original masterpieces of calligraphy by the great masters—a unique collection in the world. With the help of his extremely valuable notes on calligraphy I propose to publish a descriptive album showing the development of calligraphy.

Due to my long association with my father, I have inherited his hobby of collecting manuscripts and by now I have already retrieved a fairly large number of rare manuscripts, and specimens of calligraphy, which will also be catalogued in due course.

Before ending this note I have to acknowledge my deep gratitude to Professor Hamid Ahmad Khan, who, while working as the Vice-Chancellor of the Punjab University, readily accepted my proposal for publishing an illustrated catalogue of Professor Shafi's manuscripts for the Punjab University. In fact the idea subsequently became a passion with him and he gave me every possible help.

of Persian and Urdu manuscripts. This fine catalogue is a great tribute to his hard labour for seven years.

Professor Mohammad Shafi has left a mine of information in the form of extremely useful and learned notes in most of the manuscripts which show his extensive knowledge, his awe-inspiring memory and his clear vision. He knew several languages including Hebrew, Latin, Greek, French, German, Spanish, Turkish, English, Punjabi, Urdu, Persian and Arabic and was, therefore, able to make full use of the information about various manuscripts available in these languages. I have carefully collected these notes, deciphered them—for they were obviously not written for me—edited them and have published them in this catalogue for the guidance and benefit of posterity. This was indeed a gruelling task and I could do it successfully only because I was closely connected with his scholarly pursuits for a quarter of a century. His notes vividly show that he studied every word of his manuscripts microscopically. Take for example item 209—Diwan-e-Sa'ib (دیوان صائب) which contains about twelve thousand verses of Sa'ib written by an excellent scribe, Mohammad Riza, in an exquisite hand in 1073, A.H. and has 401 folios. Professor Mohammad Shafi very correctly detected that on folio 327 one verse, out of the twelve thousand verses in the Diwan, was written by the poet himself in his own handwriting ! This discovery was further confirmed when I got a copy of the Kulliyat-e-Sa'ib printed in Iran by Kitab Khana-e-Khayyam, in which photographic specimens of Sa'ib's handwriting are given at page 50. This was Professor Mohammad Shafi's thoroughness. His uncanny eye would catch anything important, anything sublime and anything unusual !

Another interesting example is نظام التواریخ, dated 1014. A.H./ 1605 A.D. at serial number 24. The size of the book is 18″ × 11″ with fifty lines to a page and the writing is extremely small. The Professor had the patience to go through every word of the book. The author of the book has given the genealogy of the Samanid Dynasty.

Preface

Professor Dr. Maulavi Mohammad Shafi's daily life will be of great interest to the Readers. He was an early riser and after his prayers and recitation from the Holy Quran, was at his desk at 7.30 in the morning and retired for sleep at 11.30 at night. This schedule was followed throughout the year, in winter and in summer with one hour's break for afternoon siesta. He had no recreation, no exercise, no walks—and yet, till his last day, he enjoyed excellent health—good teeth, good eye-sight, good appetite and sound sleep. His gait was stately and erect; he never studied in bed but would sit straight in the chair for hours at a stretch, engrossed in study and research work. Nothing could change or interrupt his daily routine, not even the tragic death of his three children and a son-in-law !

After joining the Government service, I was for the first time posted in Lahore in 1951. This gave me an opportunity of getting acquainted with the manuscripts in my father's library. The collection fascinated me and I suggested to him to prepare a catalogue of these priceless manuscripts. "They are under my constant reference. I, therefore, expect You to catalogue them" was his reply. With the publication of this book I have partially fulfilled his expectations. The Arabic section remains to be catalogued.

The project of cataloguing became feasible when I came across Dr. Mohammad Bashir Husain, a young Lecturer in Persian, in the Oriental College, Lahore. I was greatly impressed with his scholarship and integrity. He readily accepted my proposal to prepare a catalogue

To,

My Wife

Najaf Rabbani

A Descriptive Catalogue of
Persian, Urdu & Panjabi Mss.

in the library of

Prof. Dr. Maulavi Muhammad Shafi

by

DR. M. BASHIR HUSAIN

Lecturer in Persian,

University Oriental College, Lahore

with an

APPENDIX

(*Containing the Notes of Prof. Dr. Muhammad Shafi on these Mss.*)

by

AHMAD RABBANI

M.A.

UNIVERSITY OF THE PUNJAB, LAHORE

A Descriptive Catalogue of
Persian, Urdu & Panjabi Mss.

in the library of
Prof. Dr. Maulavi Muhammad Shafi

by

Dr. M. BASHIR HUSAIN
Lecturer in Persian,
University Oriental College, Lahore

with an
APPENDIX
(Containing the Notes of Prof. Muhammad Shafi on these Mss.)

by

AHMAD RABBANI
M.A.

UNIVERSITY OF THE PUNJAB, LAHORE